

تَسْبِيحُ النَّبِيِّ

تَرْجَمَهُ وَتَفْسِيحَهُ

صَحِيحُ بَحَارِ

حُرِّيقِ مَرْحُومِ الْقَائِمِ



نَهْدَانِي كُتُبِ عَالَمِ

حَقَّقَ سَيِّدُ

أَرْوَدُ بَابِ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# تفسیر الباری

ترجمہ و تشریح

## صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ خیر الزمان محدث مدنیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی ایسی سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیر اعماد و ترجمہ میں حال کتاب کے اس میں شے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ عربی معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب و تفسیر ہنہ ہنہ ہر حال ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح میں مبتدیان و متقدمین مثلاً فتح الباری، کرانی، بیہقی، اردو خلائی وغیرہ شریک کر کے لکھی گئی ہے اور اہل بیتین میں ہر سنی میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

بہتر ضعیف احسن لکچر

نغماتی مجلس

حق شریف / اردو زباندار / لاہور / پاکستان





نام کتاب	تیسیر الباری شرح صحیح بخاری
مؤلف	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم	علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ
تصحیح و تحقیق	مولانا عبد الصمد ریالومی
طابع	بشیر احمد نعمانی
ناشر	ضیاء احسان پبلشرز لاہور
جلد	دوم
صفحات	۴۴۰ (کاپیاں ۱/۹۲)
تعداد	ایک ہزار
ایڈیشن	اول
تاریخ اشاعت	جون ۱۹۹۰ء
قیمت مکمل	
مطبع	





# فہرست ابواب تیسیر الباری ترجمہ و تشریح اردو صحیح البخاری جلد دوم

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۱	چھٹا پارہ		باب ۱۶	اس زمانے کے آنے سے پہلے جب کوئی صدقہ نہ لے گا صدقہ دینا۔	۵۳
باب ۲	مشکوک کی نابالغ اولاد کا بیان۔	۳۳	باب ۱۷	کعبہ کا ٹکڑا یا تھوڑا سا بھی صدقہ دے کر دوزخ کی آگ سے بچنا۔	۵۵
باب ۳	پہلے باب سے متعلق ہے۔	۳۴	باب ۱۸	تندرستی اور مال کی خواہش کے زمانہ میں صدقہ دینے کی فضیلت۔	۵۷
باب ۴	پیر کے دن مرنے کی فضیلت۔	۳۷	باب ۱۹	پہلے باب سے متعلق ہے۔	"
باب ۵	ناگمانی موت کا بیان۔	"	باب ۲۰	لوگوں کے سامنے خیرات کرنا جائز ہے۔	۵۸
باب ۶	آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابو بکر رضہ اور عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کا بیان۔	۳۸	باب ۲۱	چھپ کر خیرات کرنا افضل ہے۔	"
باب ۷	جو لوگ مر گئے ان کو براگنا منع ہے۔	۴۱	باب ۲۲	اگر کسی نے نادانستہ مال دار کو صدقہ دے دیا تو اس کو ثواب مل جائے گا۔	"
باب ۸	مردوں کی برائی بیان کرنا درست ہے۔	"	باب ۲۳	اگر باپ نادانستی سے اپنے بیٹے کو خیرات دیدے اس کو معلوم نہ ہو۔	۵۹
	کتاب الزکوٰۃ		باب ۲۴	داہنے ہاتھ سے خیرات دینا۔	۶۰
	زکوٰۃ کا بیان		باب ۲۵	اگر کوئی شخص اپنے خدمت گار کو صدقہ دینے کا حکم دے اپنے ہاتھ سے نہ دے۔	۶۱
باب ۹	زکوٰۃ دینا فرض ہے۔	۴۲	باب ۲۶	صدقہ وہی عمدہ ہے جس کے بعد آدمی مالدار رہے۔	۶۲
باب ۱۰	زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا۔	۴۶	باب ۲۷	جو دے کر احسان جتاوے اس کی مذمت۔	۶۳
باب ۱۱	زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ۔	"	باب ۲۸	خیرات میں جلدی کرنا بہتر ہے۔	"
باب ۱۲	جس مال کی زکوٰۃ دی جایا کرے اس کو کثر نہیں کہیں گے۔	۴۸	باب ۲۹	خیرات کے لیے لوگوں کو تحریک کرنا اور سفارش کرنا۔	"
باب ۱۳	اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی فضیلت۔	۵۱			
باب ۱۴	ریا کی نیت سے خیرات کرنا۔	۵۲			
باب ۱۵	چھدی کے مال میں سے خیرات مقبول نہ ہوگی۔	"			
باب ۱۶	حلال کمائی میں سے خیرات قبول ہوتا ہے۔	"			



باب نمبر	مفایین	صفحہ	باب نمبر	مفایین	صفحہ
باب ۳۱	جہان تک ہو سکے خیرات کرنا۔	۶۵	باب ۳۱	زکیا جائے اور جو اکٹھا ہوں وہ جدا جدا نہ کیے جائیں۔	۶۵
باب ۳۲	خیرات سے گناہ اتر جاتے ہیں۔	۶۶	باب ۳۲	اگر دو شخص شریک ہوں تو زکوٰۃ کا خرچہ حساب سے برابر ایک دوسرے سے مجسرا لیں۔	۶۶
باب ۳۳	جس نے شرک و کفر کی حالت میں خیرات کی پھر مسلمان ہو گیا۔	۶۷	باب ۳۳	اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان۔	۶۷
باب ۳۴	خدمت گار اگر اپنے صاحب کے حکم سے خیرات کرے مگر بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اس کو ثواب ملے گا۔	۶۸	باب ۳۴	جس کے اتنے اونٹ ہوں کہ زکوٰۃ میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو۔	۶۸
باب ۳۵	عورت اپنے خاوند کے گھر میں سے خیرات کرے یا کھانا کھلاوے بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اسے ثواب ملے گا۔	۶۹	باب ۳۵	بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان۔	۶۹
باب ۳۶	اس آیت کا بیان جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا اور اللہ سے ڈرتا رہا الخ	۷۰	باب ۳۶	زکوٰۃ میں بوڑھا یا عیب دار یا نر جانور نہ لیا جائے گا مگر جب تحصیل دار اس کا لینا مناسب سمجھے۔	۷۰
باب ۳۷	صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال۔	۷۱	باب ۳۷	بکری کا بچہ زکوٰۃ میں لینا۔	۷۱
باب ۳۸	محنت اور سوداگری کے مال میں سے خیرات کرنا بڑا ثواب ہے۔	۷۲	باب ۳۸	زکوٰۃ میں بگوں کے عمدہ اور چنے ہوئے مال نہ لیے جائیں۔	۷۲
باب ۳۹	ہر مسلمان پر خیرات کرنا واجب ہے جس کے پاس مال نہ ہو اس کے لیے اچھی بات پر عمل کرنا یا اچھی بات دوسرے کو بتلانا بھی خیرات ہے۔	۷۳	باب ۳۹	پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔	۷۳
باب ۴۰	زکوٰۃ اور صدقہ میں کتنا مال دینا درست ہے اور ایک پوری بکری دینا۔	۷۴	باب ۴۰	گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان۔	۷۴
باب ۴۱	چاندی کی زکوٰۃ کا بیان۔	۷۵	باب ۴۱	اپنے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا۔	۷۵
باب ۴۲	زکوٰۃ میں اسباب کا لینا۔	۷۶	باب ۴۲	مسلمان کو اپنے گھوڑے کی زکوٰۃ دینا ضرور نہیں۔	۷۶
باب ۴۳	زکوٰۃ لیتے وقت جو مال جدا جدا ہوں وہ اکٹھا	۷۷	باب ۴۳	مسلمان کو اپنے غلام لونڈی کو زکوٰۃ دینا ضرور نہیں۔	۷۷
			باب ۴۴	یتیموں پر صدقہ کرنا بڑا ثواب ہے	۷۸



باب نمبر	مفہمیں	صفحہ	باب نمبر	مفہمیں	صفحہ
باب ۵۶	خاند کو اور جن تمیموں کو پرورش کرے	۸۴	باب ۹۸	آل کرام پر صدقہ حرام ہونا۔	
باب ۵۷	ان کو زکوٰۃ دینا۔		باب ۹۹	اسحضرت ہر کی بیبیوں کے لونڈی غلاموں	
باب ۵۸	اس آیت کا بیان خیرات کا مال گردنیں چھوڑنے	۸۵		کو صدقہ دینا درست ہے۔	
باب ۵۹	میں اور قرض داروں میں اور اللہ کی راہ میں		باب ۱۰۰	جب صدقہ محتاج کی ملک ہو جائے۔	
باب ۶۰	خرچ کیا جاوے۔		باب ۱۰۱	مالداروں سے زکوٰۃ لینا اور محتاجوں کو دینا	
باب ۶۱	سوال سے بچنے کا بیان۔	۸۷		کہیں بھی ہوں۔	
باب ۶۲	اگر اللہ کسی کو بن مانگے اور بن دل لگائے کوئی	۸۹	باب ۱۰۲	زکوٰۃ دینے والے کے لیے امام کا دعا کرنا۔	
باب ۶۳	کوئی چیز دلاوے تو اس کو لے۔		باب ۱۰۳	جو مال مندر سے نکالا جائے۔	
باب ۶۴	جو شخص دولت بڑھانے کے لیے لوگوں		باب ۱۰۴	رکانیں پانچواں حصہ واجب ہے۔	
باب ۶۵	سے سوال کرے۔		باب ۱۰۵	زکوٰۃ کے تحصیل داروں کو بھی زکوٰۃ میں سے	
باب ۶۶	اس آیت کا بیان وہ لوگوں سے چھٹ کر	۹۰		دیا جائے گا اور ان کو حاکم کو حساب	
باب ۶۷	نہیں مانگتے۔			سمجھانا ہوگا۔	
باب ۶۸	کھجور کا درختوں پر انداز کرنا۔	۹۳	باب ۱۰۶	مسافر لوگ زکوٰۃ کے اونٹوں سے کام	
باب ۶۹	جو بارانی کھیتی ہو یا ندی سے پہنچی جاوے	۹۴		لے سکتے ہیں اور ان کا دودھ پی سکتے ہیں	
باب ۷۰	اس میں دو سوال حصہ واجب ہوگا۔		باب ۱۰۷	زکوٰۃ کے اونٹوں پر حاکم کا اپنے ہاتھ سے	
باب ۷۱	پانچ دستق سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔	۹۵		داغ دینا۔	
باب ۷۲	جب کھجور درخت سے کاٹیں اس وقت		باب ۱۰۸	صدقہ فطر کا فرض ہونا۔	
باب ۷۳	زکوٰۃ لی جائے اور زکوٰۃ کی کھجور کو بچے کا		باب ۱۰۹	صدقہ فطر کا مسلمانوں پر یہاں تک کہ لونڈی	
باب ۷۴	ہاتھ لگانا۔			غلام پر بھی فرض ہونا۔	
باب ۷۵	جو شخص اپنا میوہ یا کھجور کے درخت یا	۹۶	باب ۱۱۰	صدقہ فطر میں اگر جو دسے تو ایک صاع دے	
باب ۷۶	کھیت بیج ڈالے۔		باب ۱۱۱	گیہوں یا دوسرا تاج بھی ایک صاع دینا	
باب ۷۷	کیا آدمی اپنی چیز کو جو صدقہ میں دی ہو پھر	۹۷		چاہیے۔	
باب ۷۸	خرید سکتا ہے؟		باب ۱۱۲	کھجور بھی ایک صاع دینا چاہیے۔	
باب ۷۹	اسحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے	۹۸	باب ۱۱۳	منقی ابھی ایک صاع دینا چاہیے۔	



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۸۴	صدقہ عید فطر کی نماز میں سے پہلے دینا۔	۱۰۵	باب ۹۰	عراق والے ذات عرق سے احرام باندھیں	۱۱۳
باب ۸۵	آزاد اور غلام پر صدقہ فطر کا واجب ہونا۔	۱۰۶	باب ۹۱	ذوالحلیفہ میں احرام باندھتے وقت نماز پڑھنا۔	۱۱۴
باب ۸۶	چھوٹے اور بڑے سب پر صدقہ فطر کا واجب ہونا۔	۱۰۷	باب ۹۲	آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا شجرہ پر سے گزر جانا۔	۱۱۵
<b>کتاب المتاسک</b>					
حج اور عمرے کا بیان					
باب ۸۷	حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت۔	۱۰۷	باب ۹۳	آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ تحقیق کانا لہ ایک برکت والا نالہ ہے۔	۱۱۶
باب ۸۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا لوگ پیدل چل کر تیرے پاس آئیں اور دُبیے اُونٹوں پر دو دروازے رستوں سے۔	۱۰۸	باب ۹۴	اگر کپڑوں میں خوشبو لگی ہو تو احرام باندھنے سے پہلے ان کو تین بار دھو ڈالنا۔	۱۱۷
باب ۸۹	پالان پر سوار ہو کر حج کرنا۔	۱۰۹	باب ۹۵	احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا۔	۱۱۸
باب ۹۰	مقبول حج کی فضیلت	۱۱۰	باب ۹۶	بالوں کو جھا کر احرام باندھنا۔	۱۱۹
باب ۹۱	حج اور عمرے کے میقاتوں کا بیان	۱۱۱	باب ۹۷	ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احرام باندھنا۔	۱۲۰
باب ۹۲	اللہ تعالیٰ نے فرمایا توشہ لو، اچھا توشہ سوال سے بچنا ہے۔	۱۱۲	باب ۹۸	حرم کو کون سے کپڑے پہننا درست نہیں۔	۱۲۱
باب ۹۳	تکے والے حج اور عمرے کا احرام کہاں سے باندھیں؟	۱۱۳	باب ۹۹	سواری پر حج کرنا اور سواری پر ایک ساتھ بیٹھنا۔	۱۲۲
باب ۹۴	مدینہ والوں کی میقات۔ وہ لوگ ذوالحلیفہ میں پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں۔	۱۱۴	باب ۱۰۰	حرم چار اور تیرہ بند اور کون کون سے کپڑے پہنے۔	۱۲۳
باب ۹۵	شام والے کہاں سے احرام باندھیں۔	۱۱۵	باب ۱۰۱	ذوالحلیفہ میں صبح تک ٹھیرنا۔	۱۲۴
باب ۹۶	نجد والے کہاں سے احرام باندھیں۔	۱۱۶	باب ۱۰۲	لیک بندا آواز سے کہنا۔	۱۲۵
باب ۹۷	جو لوگ میقات سے ادھر رہتے ہوں وہ کہاں سے احرام باندھیں؟	۱۱۷	باب ۱۰۳	لیک کا بیان۔	۱۲۶
باب ۹۸	یمن والے کہاں سے احرام باندھیں؟	۱۱۸	باب ۱۰۴	احرام باندھتے وقت جب جانور پر سوار ہونے لگے تو لیک سے پہلے الحمد للہ سبحان اللہ، اللہ اکبر کہنا۔	۱۲۷
باب ۹۹			باب ۱۰۵	جب سواری سیدھی سے کھڑی ہو اس وقت	۱۲۸

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۱۳۷	لیک کتنا۔	۱۲۸	۱۳۷	مکہ کی فضیلت اور کعبہ کی بناء کا بیان۔	۱۳۷
۱۳۸	قبلہ کی طرف منہ کر کے اہرام باندھنا۔	۱۲۹	۱۳۸	حرم کی زمین کی فضیلت۔	۱۳۸
۱۳۹	محرم جب نائے میں اترے تو لیک کہے۔	۱۳۰	۱۳۹	مکہ کے گھر میراث ہو سکتے ہیں ان کا بیچنا	۱۳۹
۱۴۰	حیض اور نفاس والی عورت کیونکر احرام باندھے۔	۱۳۱	۱۴۰	خریدنا جائز ہے۔	۱۴۰
۱۴۱	جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ	۱۳۲	۱۴۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کہاں	۱۴۱
۱۴۲	ساکتے احرام میں یہ نیت کی جو نیت حضرت	۱۳۳	۱۴۲	اُترے تھے۔	۱۴۲
۱۴۳	صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔	۱۳۴	۱۴۳	اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس وقت کو یاد کر	۱۴۳
۱۴۴	آیت الحج اشہد معلومات الایۃ کا	۱۳۵	۱۴۴	جب ابراہیمؑ نے کہا تھا مالک میرے اس	۱۴۴
۱۴۵	بیان۔	۱۳۶	۱۴۵	شہر کو امن کا مقام کر دے الخ	۱۴۵
۱۴۶	تمتع اور قرآن اور حج مفرد کا بیان اور حج کو	۱۳۷	۱۴۶	اللہ تعالیٰ کا فرمانا خدا تعالیٰ نے کعبہ کو جو	۱۴۶
۱۴۷	فتح کر کے عمرہ بنا دینا جس کے ساتھ	۱۳۸	۱۴۷	عزت والا گھر ہے لوگوں کا گوارہ بنایا۔	۱۴۷
۱۴۸	قربانی نہ ہو۔	۱۳۹	۱۴۸	کعبہ پر غلاوت پڑھانا۔	۱۴۸
۱۴۹	اگر کوئی لیک میں حج کا نام لے۔	۱۴۰	۱۴۹	کعبہ گرانے کا بیان۔	۱۴۹
۱۵۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں	۱۴۱	۱۵۰	حجر اسود کا بیان۔	۱۵۰
۱۵۱	تمتع جاری ہونا۔	۱۴۲	۱۵۱	کعبہ کا دروازہ اندر سے بند کر لینا اور اس	۱۵۱
۱۵۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا تمتع کا حکم ان لوگوں کے	۱۴۳	۱۵۲	کے ہر کرنے میں نماز پڑھنا بدھر جا ہے۔	۱۵۲
۱۵۳	لیے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے	۱۴۴	۱۵۳	کعبہ کے اندر نماز پڑھنا۔	۱۵۳
۱۵۴	پاس نہ رہتے ہوں۔	۱۴۵	۱۵۴	کعبہ کے اندر جانا کچھ ضرور نہیں۔	۱۵۴
۱۵۵	مکہ میں جب گھسنے لگے تو غسل کرنا۔	۱۴۶	۱۵۵	کعبہ کے چاروں کوفوں میں اللہ اکبر کہنا	۱۵۵
۱۵۶	مکہ میں دن اور رات کو جانا۔	۱۴۷	۱۵۶	رمل کرنا کیسے شروع ہوا۔	۱۵۶
۱۵۷	مکہ میں کدھر سے داخل ہو۔	۱۴۸	۱۵۷	جب کوئی مکہ میں آئے تو پہلے حجر اسود کو	۱۵۷
۱۵۸	مکہ سے جاتے وقت کون سی راہ سے	۱۴۹	۱۵۸	چومے الخ	۱۵۸
۱۵۹	جائے۔	۱۵۰	۱۵۹	حج اور عمرے میں رمل کرنے کا بیان۔	۱۵۹
			۱۶۰	لکڑی سے حجر اسود کو چھوڑنا اور چومنا۔	۱۶۰



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۱۴۴	دونوں میاں فی رکعتوں کے سوا اور کونوں کو نہ چومنا	۱۵۰	باب ۱۴۱	زمرم کا بیان	۱۵۹
باب ۱۴۵	حجر اسود کے سامنے آکر اشارہ کرنا	۱۵۱	باب ۱۴۱	قرآن کرنے والا ایک طواف کرے یا دو	۱۶۰
باب ۱۴۶	حجر اسود کے سامنے آکر اللہ اکبر کہنا	"	باب ۱۴۲	باد وضو طواف کرنے کا بیان	۱۶۲
باب ۱۴۷	جو شخص مکہ میں آئے تو اپنے گھر لوٹ جانے سے پہلے طواف کرے الخ	۱۵۲	باب ۱۴۳	صفا مردہ میں دوڑنا واجب ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانی ہیں۔	۱۶۳
باب ۱۴۸	عورتیں بھی مردوں کے ساتھ طواف کریں یا الگ ہو کر	۱۵۳	باب ۱۴۴	صفا اور مردے میں کس طرح دوڑے	۱۶۴
باب ۱۴۹	طواف میں باتیں کرنا	۱۵۴	باب ۱۴۵	حیض والی عورت حج کے سب ارکان بجا لائے صرف بیت اللہ مشرف کا طواف نہ کرے الخ	۱۶۵
باب ۱۵۰	جب طواف میں کسی کو قے سے بندھا دیکھے یا اور کوئی مکروہ چیز تو اس کو کاٹ عتد ہے	۱۵۵	باب ۱۴۶	جو شخص مکہ میں رہتا ہو وہ مناکو جاتے وقت بطحا وغیرہ مقاموں سے احرام باندھے اسی طرح ہر ملک والا حاجی جو مکہ کر کے مکہ میں رہ گیا ہو۔	۱۶۶
باب ۱۵۱	کوئی منگنا شخص بیت اللہ کا طواف نہ کرے نہ کوئی مشرک حج کو آنے پائے	"	باب ۱۴۷	آٹھ ٹھوس ذی حج کو آدمی ظہر کی نماز کہاں پڑھے۔	"
باب ۱۵۲	اگر طواف کرتے کرتے بیچ میں ٹھہر جائے تو کیا حکم ہے؟	"	ساتواں پارہ		
باب ۱۵۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طواف سات پھیروں کے بعد دو رکعت پڑھنا	"			
باب ۱۵۴	جو شخص پہلے طواف کے بعد پھر کعبہ کے نزدیک نہ پہنچے	۱۵۶	باب ۱۴۸	منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان	۱۷۱
باب ۱۵۵	طواف کا دو گانہ مسجد سے باہر پڑھنا	"	باب ۱۴۹	عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان	۱۷۲
باب ۱۵۶	مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنا	۱۵۷	باب ۱۵۰	جب صبح کو مناسے عرفات کو روانہ ہو تو لیلک اور تکبیر کہنا	"
باب ۱۵۷	صبح اور عصر کی نماز کے بعد طواف کرنا	"	باب ۱۵۱	عرفہ کے دن عین گرمی میں ٹھیک دہرہ کو روانہ ہونا	"
باب ۱۵۸	بیمار سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے	۱۵۸	باب ۱۵۲	عرفات کا وقوف جانور پر سوار رہ کر کرنا	۱۷۳
باب ۱۵۹	ساجیوں کو بانی پلانا	۱۵۹			

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۱۷	عرفات میں دو نمازوں (نہر و عصر) کو ملا کر پڑھنا۔	۱۷۳	باب ۱۹۱	قربانی کے جانور (اونٹ یا گائے) پر سوار ہونا۔	۱۸۵
باب ۱۸	عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا۔	۱۷۴	باب ۱۹۱	جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے چلے۔	۱۸۶
باب ۱۹	عرفات میں ٹھہرنے کے لیے جلدی جانا۔	"	باب ۱۹۲	اگر کوئی حج کو جاتے ہوئے رستے میں قربانی کا جانور خرید کر لے۔	۱۸۷
باب ۲۰	عرفات میں ٹھہرنے کا بیان۔	۱۷۵	باب ۱۹۲	جو شخص ذوالحلیفہ میں پہنچ کر اشعار و تقلید کرے پھر احرام باندھے۔	۱۸۸
باب ۲۱	عرفات سے لوٹتے وقت کس چال چلے۔	۱۷۶	باب ۱۹۳	قربانی کے اونٹ اور گائے کے لیے ہار بٹنا۔	۱۸۹
باب ۲۲	عرفات اور مزدلفہ کے درمیان اترنا۔	"	باب ۱۹۴	قربانی کے اونٹوں کا اشعار کرنا۔	"
باب ۲۳	عرفات سے لوٹتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اطمینان سے چلنے کے لیے حکم دینا۔	۱۷۷	باب ۱۹۵	جس نے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے۔	۱۹۰
باب ۲۴	مزدلفہ میں دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا۔	۱۷۸	باب ۱۹۶	بکریوں کے گلے میں ہار لٹکانا۔	"
باب ۲۵	مغرب اور عشاء مزدلفہ میں، ملا کر پڑھنا۔	"	باب ۱۹۷	اون کے ہار بٹنا۔	۱۹۱
باب ۲۶	سنت وغیرہ نہ پڑھنا۔	"	باب ۱۹۸	جوتی کا ہار بنانا۔	۱۹۲
باب ۲۷	جس نے کما ہر نماز کے لیے اذان اور تکبیر دینا چاہیے اس کی دلیل۔	۱۷۹	باب ۲۰۱	اونٹوں کی جھولوں کو کیا کرنا چاہیے۔	"
باب ۲۸	عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ کی رات میں آگے معنی میں روانہ کر دینا۔	۱۸۰	باب ۲۰۲	جس نے راہ میں قربانی کا جانور خریدا اور اس کو ہار پہنایا۔	"
باب ۲۹	صبح کی نماز مزدلفہ ہی میں پڑھنا۔	۱۸۲	باب ۲۰۳	اپنی عورتوں کی طرف سے بھی ان کی اجازت بغیر گائے ذبح کرنا۔	۱۹۳
باب ۳۰	مزدلفہ سے کب چلے۔	۱۸۳	باب ۲۰۴	مغی میں جہاں آنحضرت نے ٹھہریا وہاں نحر کرنا۔	۱۹۴
باب ۳۱	دسویں تاریخ صبح کو تکبیر اور لبیک کہتے رہنا۔	"	باب ۲۰۵	اپنے ہاتھ سے نحر کرنا۔	"
باب ۳۲	جمرو عقبہ کی رمی تک۔	"	باب ۲۰۶	اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا۔	۱۹۵
باب ۳۳	اس آیت کا بیان جو کوئی عمرو کے ساتھ حج کو ملا کر فائدہ اٹھائے (یعنی تمتع کرے) اس کو جو میسر ہو قربانی کرے۔	۱۸۴	باب ۲۰۷	اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا۔	"

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۲۰۹	قصاب کو مزدوری میں قربانی کی کوئی چیز نہ دیں۔	۱۹۶	باب ۲۰۹	کنکریاں مارنے کا بیان	۲۰۹
باب ۲۰۸	قربانی کی کھال خیرات کر دی جائے۔	۱۹۷	باب ۲۱۰	ناٹے کے نشیب میں جا کر کنکریاں مارنا۔	۲۱۰
باب ۲۰۷	قربانی کے جانوروں کی جھولیں خیرات کر دی جائیں۔	۱۹۸	باب ۲۱۱	سات کنکریاں مارنا ہر جمرہ پر۔	۲۱۱
باب ۲۱۰	جب ہم نے ابراہیم کو کعبے کی جگہ بتلائی اور کہہ دیا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور میرا گھر طواف کرنے والوں کے لیے	۱۹۹	باب ۲۱۲	جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے وقت بیت اللہ کے بائیں طرف جانا۔	۲۱۲
باب ۲۱۱	قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھائیں اور کیا خیرات کریں۔	۱۹۸	باب ۲۱۳	پہلے اور دوسرے جمرہ کو مارے تو قبلہ رخ کھڑا ہونے میں۔	۲۱۳
باب ۲۱۲	پہلے قربانی کرنا چاہیے پھر سر منڈانا۔	۱۹۹	باب ۲۱۴	پہلے اور دوسرے جمرہ پاس دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا۔	۲۱۴
باب ۲۱۳	احرام باندھتے وقت بالوں کو جھالینا اور احرام کھولتے وقت سر منڈانا۔	۲۰۰	باب ۲۱۵	دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا۔	۲۱۵
باب ۲۱۴	احرام کھولتے وقت سر منڈانا یا بال کترانا	۲۰۱	باب ۲۱۶	کنکریاں مارنے کے بعد خوشبو لگانا اور سر منڈانا طواف زیارت سے پہلے۔	۲۱۶
باب ۲۱۵	تنتیع کرنے والا عمرہ کر کے بال کترائے۔	۲۰۲	باب ۲۱۷	طواف وداع کا بیان۔	۲۱۷
باب ۲۱۶	دوسری تاریخ طواف زیارت کرنا۔	۲۰۳	باب ۲۱۸	اگر طواف زیارت کر لینے کے بعد عورت کو حیض آجائے۔	۲۱۸
باب ۲۱۷	کسی نے شام تک رمی نہ کی یا قربانی سے پہلے بھولے سے یا مسئلہ نہ جان کر سر منڈا لیا تو کیا حکم ہے۔	۲۰۴	باب ۲۱۹	کوچ کے دن عصر کی نماز الطیم میں پڑھنا۔	۲۱۹
باب ۲۱۸	جمرہ کے پاس سوار رہ کر لوگوں کو مسئلہ بتانا	۲۰۵	باب ۲۲۰	محصب میں اترنے کا بیان۔	۲۲۰
باب ۲۱۹	منیٰ کے دنوں میں خطبہ سنانا۔	۲۰۶	باب ۲۲۱	مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طوی میں اترنا جو مکہ کے متصل ہے اور جب مکہ سے مدینہ کو لوٹتے تو اس کنکر لیے میلان میں ٹھہرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔	۲۲۱
باب ۲۲۰	منیٰ کی راتوں میں جو لوگ مکہ میں پانی پلاتے ہیں یا اور کچھ کام کرتے ہیں وہ مکہ میں رہ سکتے ہیں۔	۲۰۷			



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۲۳۶	مکہ سے لوٹتے وقت بھی فری طوی میں اترنا	۲۱۸	۲۵۱	جو حاجی مکہ میں آئیں ان کا استقبال کرنا اور	۲۳۳
۲۳۷	حج کے دنوں میں سوداگری اور جاہلیت کے	"	۲۵۲	تین آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا۔	"
۲۳۸	زمانہ کی بازاروں میں خرید و فروخت درست	"	۲۵۳	مسافر کا صبح کو اپنے گھر میں آنا۔	"
۲۳۹	ہونا۔	"	۲۵۴	شام کو گھر میں آنا۔	۲۳۴
۲۴۰	محصب کے اخیر رات کو چلنا۔	"	۲۵۵	جب آدمی اپنے شہر میں آئے تو رات کو	"
۲۴۱	اجواب العمرة (عمرہ کے بابوں کا بیان)	"	۲۵۶	گھر میں نہ جائے۔	"
۲۴۲	عمرے کا واجب ہونا اور اس کی فضیلت۔	۲۲۰	۲۵۷	جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو سواری	"
۲۴۳	حج سے پہلے عمرہ کرنے کا بیان۔	۲۲۱	۲۵۸	کو تیز کرنا۔	"
۲۴۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے	"	۲۵۹	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اور گھروں میں دروازوں	۲۳۵
۲۴۵	کیے ہیں۔	"	۲۶۰	سے آؤ۔	"
۲۴۶	رمضان میں عمرہ کرنا۔	۲۲۳	۲۶۱	شفر بھی گویا ایک قسم کا عذاب ہے۔	"
۲۴۷	محصب کی رات میں یا اور کسی وقت میں	۲۲۴	۲۶۲	مسافر جلد چلنے کی کوشش کر رہا ہو اور	۳۳۶
۲۴۸	عمرہ کرنا۔	"	۲۶۳	اپنے گھر میں جلد پہنچنا چاہے تو کیا کرے۔	"
۲۴۹	تعمیم سے عمرے کا احرام باندھنا۔	۲۲۵	۲۶۴	احصار اور شکار کا بیان۔	"
۲۵۰	حج کے بعد عمرہ کرنا اور قربانی نہ دینا۔	۲۲۶	۲۶۵	عمرہ کرنے والا اگر روکا جائے۔	"
۲۵۱	عمرے میں جتنی تکلیف ہو اتنا ہی ثواب	۲۲۷	۲۶۶	حج سے روکے جانے کا بیان۔	۲۳۸
۲۵۲	حج کے بعد عمرہ کرنے والا عمرے کا طواف	۲۲۸	۲۶۷	جب آدمی روکا جائے تو پہلے قربانی نحر کرے	۲۳۹
۲۵۳	کر کے مکہ سے چل کھڑا ہو تو طواف واداع	"	۲۶۸	پھر سر منڈائے۔	"
۲۵۴	کی ضرورت ہے یا نہیں۔	"	۲۶۹	اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے روکے گئے شخص	"
۲۵۵	عمرے میں بھی انہی کاموں کا پرہیز ہے۔	۲۲۹	۲۷۰	پر قضا لازم نہیں۔	"
۲۵۶	جن کا حج میں پرہیز ہے۔	"	۲۷۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا جو کوئی تم میں سے بیمار ہو	۲۴۰
۲۵۷	عمرہ کرنے والا احرام سے کب نکلتا ہے	۲۳۰	۲۷۲	جائے یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدا	"
۲۵۸	جب کوئی حج یا عمرے یا بہاد سے لوٹے	۲۳۳	۲۷۳	۷۵ روزے رکھے یا صدقہ دے الخ	"
۲۵۹	تو کیا کرے۔	"	۲۷۴	اس آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا حکم	۲۴۱

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۲۵۳	محرم کو چھینی لگانا کیسا ہے۔	۲۸۰	۲۲۱	دیاس سے مراد چھ مکیٹوں کو کھلانا ہے۔	۲۸۰
۲۵۴	محرم عقد نکاح کر سکتا ہے۔	۲۸۱	۲۲۲	فدیہ میں ہر فقیر کو ادھام صاع دے۔	۲۸۱
۲۵۵	احرام میں مرد اور عورت کو خوشبو لگانا منع ہے۔	۲۸۲	۲۲۳	شک سے مراد قرآن میں بکری ہے۔	۲۸۲
۲۵۶	محرم کو غسل کرنا کیسا ہے۔	۲۸۳	۲۲۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا حج میں شہوت کی باتیں نہیں کرنا چاہئیں۔	۲۸۳
۲۵۷	جب محرم کی جوڑیاں نہ ملیں تو مونہ پہن لینا	۲۸۴	۲۲۵	اللہ تعالیٰ کا فرمانا حج میں گناہ اور جھگڑا نہ کرنا	۲۸۴
۲۵۸	جو شخص تہ بند نہ پاوے وہ پانچ ماہ پہن لے۔	۲۸۵	۲۲۶	چاہیے۔	۲۸۵
۲۵۹	محرم کو مہتیار باندھنا درست ہے۔	۲۸۶	۲۲۷	اللہ تعالیٰ کا فرمانا احرام کی حالت میں شکار نہ مارو۔	۲۸۶
۲۶۰	مکہ اور حرم میں بن احرام داخل ہونا۔	۲۸۷	۲۲۸	اگر بے احرام والا شکار کرے اور احرام والے کو تحفہ بھیجے تو وہ کھا سکتا ہے۔	۲۸۷
۲۶۱	اگر نہ جان کر کرتہ پہنے ہوئے احرام باندھ لے۔	۲۸۸	۲۲۹	احرام والے لوگ شکار دیکھ کر ہنس دیں اور بے احرام والا سمجھ جائے، شکار کرے (تو وہ بھی کھا سکتے ہیں)۔	۲۸۸
۲۶۲	محرم اگر عرفات میں مرجائے اور آخرت مٹنے یہ حکم نہیں کیا کہ حج کے باقی ارکان اس کی طرف سے ادا کیے جائیں۔	۲۸۹	۲۳۰	احرام والا شخص بے احرام والے کی شکار مارنے میں مدد نہ کرے۔	۲۸۹
۲۶۳	محرم جب مرجائے تو اس کا کفن و دفن کیونکر سنت ہے۔	۲۹۰	۲۳۱	احرام والا اس غرض سے کہ بے احرام والا شکار کرے، شکار نہ تہلا لے۔	۲۹۰
۲۶۴	میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا اور مرد کا عورت کی طرف سے حج کرنا۔	۲۹۱	۲۳۲	اگر محرم کو کوئی زندہ گور خر تحفہ بھیجے تو نہ لے۔	۲۹۱
۲۶۵	جو شخص اتنا ضعیف ہو کہ اونٹ پر بیٹھ نہ سکے اس کی طرف سے حج کرنا۔	۲۹۲	۲۳۳	احرام والا کون سے جانور مار سکتا ہے۔	۲۹۲
۲۶۶	عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا۔	۲۹۳	۲۳۴	حرم کا درخت نہ کاٹیں۔	۲۹۳
۲۶۷	بچوں کا حج کرنا۔	۲۹۴	۲۳۵	حرم کے شکار کا بھڑکانا نہ چاہیے۔	۲۹۴
۲۶۸	عورتوں کا حج کرنا۔	۲۹۵	۲۳۶	مکہ میں لڑنا درست نہیں۔	۲۹۵
۲۶۹	اگر کسی نے کعبہ تک پیدل جانے کی منت مانی	۲۹۶			

باب نمبر	مقائین	صفحہ	باب نمبر	مقائین	صفحہ
باب ۲۹۷	مدینہ کے حرم کا بیان -	۲۹۷	باب ۲۸۳	جو دونوں طرح کنا درست جانتا ہے -	۲۸۳
باب ۲۹۸	مدینہ کی فضیلت اور مدینہ کا بُرے آدمی کو نکال دینا -	۲۹۹	باب ۲۸۴	جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ	۲۸۴
باب ۲۹۹	مدینہ کا ایک نام طاہر ہے -	۳۰۰	باب ۲۸۵	ثواب کی اُمید سے نیت کر کے رکھے اس کا ثواب -	۲۸۵
باب ۳۰۰	مدینہ کے دونوں پتھر بے میدان -	۳۰۱	باب ۲۸۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں غلبہ و فلول سے زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے -	۲۸۶
باب ۳۰۱	جو شخص مدینہ سے نفرت کرے -	۳۰۲	باب ۲۸۷	جو شخص روزے میں جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا نہ چھوڑے -	۲۸۷
باب ۳۰۲	ایمان کا مدینہ کی طرف سمٹ آنا -	۳۰۳	باب ۲۸۸	کوئی اس کو گالی دے تو یہ کہہ سکتا ہے میں روزے دار ہوں -	۲۸۸
باب ۳۰۳	جو شخص مدینہ والوں کو ستانا چاہے اس پر کیسا دباں پڑے گا -	۳۰۴	باب ۲۸۹	جو مجروح ہو اور زنا سے ڈرے تو روزے رکھے -	۲۸۹
باب ۳۰۴	مدینہ کے محلوں کا بیان -	۳۰۵	باب ۲۹۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو، اور جب شوال کا چاند دیکھو تو افطار کرو -	۲۹۰
باب ۳۰۵	وہاں مدینہ میں نہیں جانے کا	۳۰۶	باب ۲۹۱	عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے -	۲۹۱
باب ۳۰۶	مدینہ بُرے آدمی کو نکال دیتا ہے -	۳۰۷	باب ۲۹۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ہم لوگ حساب کتاب نہیں جانتے -	۲۹۲
باب ۳۰۷	پہلے باب سے متعلق ہے -	۳۰۸	باب ۲۹۳	رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھنا -	۲۹۳
باب ۳۰۸	مدینہ کا دیران کرنا آنحضرت کو ناگوار تھا -	۳۰۹	باب ۲۹۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا تم کو روزے کی رات میں اپنی عورتوں سے صحبت کرنا درست ہوا الخ	۲۹۴
باب ۳۰۹	پہلے باب سے متعلق ہے -	۳۱۰	باب ۲۹۵	آیت کھڑا و اشتر بوا کا بیان -	۲۹۵
<h2>کتاب الصوم</h2> <p>کتاب روزے کے بیان میں</p>					
باب ۳۱۱	رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں -	۳۱۲	باب ۳۱۳	روزہ گناہ کا اتار ہے -	۳۱۳
باب ۳۱۲	روزے کی فضیلت -	۳۱۴	باب ۳۱۵	بہشت کا دروازہ ریان روزہ داروں کے لیے ہے -	۳۱۵
باب ۳۱۳	روزہ رکھنا -	۳۱۶	باب ۳۱۷	رمضان یا ماہ رمضان کیا کہیں اور اس کی دلیل	۳۱۷



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۲۶	آنحضرت کا یہ فرمانا تم کو بطلل کی افان سحری کھانے سے زرو کے۔	۲۹۱	باب ۳۴۱	کفارہ میں دیدے۔	
باب ۳۲۷	سحری کھانے میں دیر کرنا۔	۲۹۲	باب ۳۴۲	جو شخص رمضان میں قصداً اجماع کرے وہ کفارہ کا کھانا اپنے گھر والوں کو بھی کھلا سکتا ہے جب وہ محتاج ہوں۔	۳۰۲
باب ۳۲۸	سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہوتا ہے۔	۲۹۳	باب ۳۴۳	روزہ دار کو پیچھے لگانا اور قے کرنا کیسا ہے۔	"
باب ۳۲۹	سحری کھانا مستحب ہے، واجب نہیں ہے۔	"	باب ۳۴۴	سفر میں روزہ رکھنا یا افطار کرنا۔	۳۰۴
باب ۳۳۰	کوئی شخص دن کو روزے کی نیت کئے تو درست ہے۔	"	باب ۳۴۵	جب رمضان میں کچھ روزے رکھ کر کوئی سفر کرے۔	۳۰۵
باب ۳۳۱	صبح کو روزے دار جنابت میں اٹھے تو کیسا ہے۔	"	باب ۳۴۶	آنحضرت م کا اس شخص کے لیے جس پر سایہ کیا گیا تھا اور سخت گرمی ہو رہی تھی فرمانا کہ سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں۔	۳۰۶
باب ۳۳۲	روزہ دار کو عورت کا بوسہ ساس وغیرہ روزے میں بوسہ لینا۔	۲۹۴	باب ۳۴۷	آنحضرت م کے اصحاب سفر میں کوئی روزہ رکھتے یا کوئی افطار اور کوئی کسی پر عیب نہ لگاتا۔	"
باب ۳۳۳	روزے میں نہانا۔	۲۹۵	باب ۳۴۸	سفر میں لوگوں کو دکھا کر روزہ افطار کر ڈالنا۔	۳۰۷
باب ۳۳۴	اگر روزہ دار معمول کر کھاپی لے تو روزہ نہیں جاتا۔	۲۹۶	باب ۳۴۹	اس آیت کا بیان علی الذین علیہم یطیقونہ الخ	"
باب ۳۳۵	سوکھی اور کچی مسواک روزہ دار کو درست ہونا۔	۲۹۸	باب ۳۵۰	رمضان کے قضا روزے کب کھے جائیں۔	۳۰۸
باب ۳۳۶	آنحضرت مسلم کا یہ فرمانا جب کوئی وضو کرے تو اپنے تھنوں میں پانی ڈالے الخ	۲۹۹	باب ۳۵۱	حیض والی عورت روزہ نہ رکھے نہ ناز پر دے۔	۳۰۹
باب ۳۳۷	اگر کوئی رمضان میں قصداً اجماع کرے۔	۳۰۰	باب ۳۵۲	اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں۔	۳۱۰
باب ۳۳۸	اگر کوئی رمضان میں قصداً اجماع کرے اور اس کے پاس خیرات کو بھی کچھ نہ ہو، پھر اس کو کہیں سے خیرات مل جائے تو وہی		باب ۳۵۳	روزہ کس وقت افطار کرے۔	۳۱۱
باب ۳۳۹			باب ۳۵۴	پانی وغیرہ جو میسر آ جائے اس سے افطار کرنا۔	۳۱۲

باب نمبر	مفاین	صفحہ	باب نمبر	مفاین	صفحہ
باب ۳۵۳	روزہ جلدی کھولنا۔	۳۱۳	باب ۳۶۵	حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ	۳۲۳
باب ۳۵۴	ایک شخص نے سورج غروب ہو گیا سمجھ کر روزہ کھولا پھر سورج نکل آیا۔	۳۱۴	باب ۳۶۸	ایام بیض یعنی چاندنی کے دن ہر مہینے میں تیرھویں چودھویں پندرھویں کو روزہ رکھنا۔	۳۲۴
باب ۳۵۵	بچوں کے روزے کا بیان	"	باب ۳۶۹	کبیں ملاقات کو جانا اور نفل روزہ نہ توڑنا	"
باب ۳۵۶	طے کے روزے کا بیان اور جس نے یہ کہا کہ رات کو روزہ نہیں ہو سکتا۔	۳۱۵	باب ۳۷۰	مہینے کے اخیر میں روزہ رکھنا	۳۲۵
باب ۳۵۷	جو طے کے روزے بہت رکھے اس کو سزا دینا۔	۳۱۶	باب ۳۷۱	جمعے کے دن روزہ رکھنا اگر کسی نے اکیلا جمعہ کا روزہ رکھا۔	۳۲۶
باب ۳۵۸	سحری تک نہ کھانا۔	۳۱۷	باب ۳۷۲	روزے کے لیے کوئی دن مقرر کرنا۔	۳۲۷
باب ۳۵۹	اگر کوئی اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کے لیے قسم دے اور وہ توڑ ڈالے تو اس پر قضا نہیں ہے جب روزہ نہ رکھنا اس کو مناسب ہو۔	"	باب ۳۷۳	عزہ کے دن روزہ رکھنا۔	"
باب ۳۶۰	شعبان میں روزے رکھنے کا بیان۔	۳۱۸	باب ۳۷۴	عید فطر کے دن روزہ رکھنا۔	۳۲۸
باب ۳۶۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کا بیان۔	۳۱۹	باب ۳۷۵	عید اضحیٰ کے دن روزہ رکھنا۔	۳۲۹
باب ۳۶۲	مہمان کی خاطر سے نفل روزہ نہ رکھنا یا توڑ ڈالنا۔	۳۲۰	باب ۳۷۶	ایام تشریق میں روزہ رکھنا۔	۳۳۰
باب ۳۶۳	بدن کا بھی روزے میں حق ہے۔	"	باب ۳۷۷	عاشورا کے دن روزہ رکھنا۔	۳۳۱
باب ۳۶۴	ہمیشہ روزہ رکھنا۔	۳۲۱	باب ۳۷۸	رمضان میں تراویح پڑھنے کی فضیلت	۳۳۲
باب ۳۶۵	روزے میں بال بچوں کا حق۔	۳۲۲	باب ۳۷۹	شب قدر کی فضیلت۔	۳۳۳
باب ۳۶۶	ایک دن روزہ ایک دن افطار کا بیان۔	"	باب ۳۸۰	شب قدر کو رمضان کی اخیر رات لائقوں میں ڈھونڈنا۔	۳۳۴
			باب ۳۸۱	شب قدر کا رمضان کی اخیر دس راتوں میں ڈھونڈنا۔	۳۳۵
			باب ۳۸۲	رمضان کے اخیر دسے میں زیادہ محنت کرنا۔	۳۳۶
			باب ۳۸۳	رمضان کے اخیر دسے میں اعتکاف کرنا اور اعتکاف ہر مسجد میں درست ہے۔	۳۳۷

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۸	اگر حیض بھلائی عورت اس مرد کے کنگھی کرے جو اغتکاف میں ہو۔	۳۴۱	باب ۳۷	اغتکاف کا قصد کر کے پھر اغتکاف نہ کرنا اور نکل جانا۔	۳۴۸
باب ۳۸۵	اغتکاف والا بے ضرورت گھر میں نہ جائے۔	۳۴۲	باب ۳۸۶	اغتکاف والا سریا بدن دھو سکتا ہے۔	۳۴۲
باب ۳۸۷	اغتکاف والا سریا بدن دھو سکتا ہے۔	۳۴۲	باب ۳۸۷	صرف رات بھر کے لیے اغتکاف کرنا۔	۳۴۲
باب ۳۸۸	عورتیں اغتکاف کر سکتی ہیں۔	۳۴۲	باب ۳۸۸	عورتیں اغتکاف کر سکتی ہیں۔	۳۴۲
باب ۳۸۹	مسجدوں میں خیمے لگانا۔	۳۴۲	باب ۳۸۹	مسجدوں میں خیمے لگانا۔	۳۴۲
باب ۳۹۰	کیا اغتکاف والا کام کاج کے لیے مسجد کے دروازے تک آ سکتا ہے۔	۳۴۲	باب ۳۹۰	کیا اغتکاف والا کام کاج کے لیے مسجد کے دروازے تک آ سکتا ہے۔	۳۴۲
باب ۳۹۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اغتکاف کا اور بیسویں کی صبح کو آپ کا اغتکاف سے نکلنے کا بیان۔	۳۴۲	باب ۳۹۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اغتکاف کا اور بیسویں کی صبح کو آپ کا اغتکاف سے نکلنے کا بیان۔	۳۴۲
باب ۳۹۲	کیا مستحاضہ عورت اغتکاف کر سکتی ہے۔	۳۴۵	باب ۳۹۲	کیا مستحاضہ عورت اغتکاف کر سکتی ہے۔	۳۴۵
باب ۳۹۳	عورت اپنے فائدہ سے اغتکاف کی حالت میں مل سکتی ہے۔	۳۴۵	باب ۳۹۳	عورت اپنے فائدہ سے اغتکاف کی حالت میں مل سکتی ہے۔	۳۴۵
باب ۳۹۴	اغتکاف والا اپنے اوپر سے بدگمانی دور کر سکتا ہے۔	۳۴۶	باب ۳۹۴	اغتکاف والا اپنے اوپر سے بدگمانی دور کر سکتا ہے۔	۳۴۶
باب ۳۹۵	صبح کے وقت اغتکاف سے باہر آنا۔	۳۴۶	باب ۳۹۵	صبح کے وقت اغتکاف سے باہر آنا۔	۳۴۶
باب ۳۹۶	شوال میں اغتکاف کرنے کا بیان۔	۳۴۶	باب ۳۹۶	شوال میں اغتکاف کرنے کا بیان۔	۳۴۶
باب ۳۹۷	اغتکاف کے لیے روزہ ضرور نہ ہونا۔	۳۴۶	باب ۳۹۷	اغتکاف کے لیے روزہ ضرور نہ ہونا۔	۳۴۶
باب ۳۹۸	کسی نے جاہلیت کی حالت میں اغتکاف کی منت مانی پھر مسلمان ہو گیا۔	۳۴۸	باب ۳۹۸	کسی نے جاہلیت کی حالت میں اغتکاف کی منت مانی پھر مسلمان ہو گیا۔	۳۴۸
باب ۳۹۹	رمضان کے بیچ وائے وہے میں اغتکاف کرنا۔	۳۴۸	باب ۳۹۹	رمضان کے بیچ وائے وہے میں اغتکاف کرنا۔	۳۴۸
<h2>کتاب البیوع</h2> <p>کتاب بیع کھوپڑی کے بیان میں</p>					
باب ۳۴۰	اللہ نے یہ جو فرمایا جب جمعہ کی نماز ہو جائے تو زمین میں پھیل پڑو۔	۳۴۹	باب ۳۴۰	اللہ نے یہ جو فرمایا جب جمعہ کی نماز ہو جائے تو زمین میں پھیل پڑو۔	۳۴۹
باب ۳۴۱	حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے بیع میں کچھ شبہ کی چیزیں ہیں الخ	۳۵۲	باب ۳۴۱	حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے بیع میں کچھ شبہ کی چیزیں ہیں الخ	۳۵۲
باب ۳۴۲	ملتی جلتی چیزیں کیا ہیں۔	۳۵۳	باب ۳۴۲	ملتی جلتی چیزیں کیا ہیں۔	۳۵۳
باب ۳۴۳	مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا۔	۳۵۵	باب ۳۴۳	مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا۔	۳۵۵
باب ۳۴۴	دل میں دوسوہ آنے سے شبہ نہ کرنا چاہیے۔	۳۵۵	باب ۳۴۴	دل میں دوسوہ آنے سے شبہ نہ کرنا چاہیے۔	۳۵۵
باب ۳۴۵	اللہ تعالیٰ کا سورہ جمعہ میں یہ فرمانا جب وہ کچھ سوداگری یا تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر جھپٹ جاتے ہیں۔	۳۵۶	باب ۳۴۵	اللہ تعالیٰ کا سورہ جمعہ میں یہ فرمانا جب وہ کچھ سوداگری یا تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر جھپٹ جاتے ہیں۔	۳۵۶
باب ۳۴۶	جو روپیہ کمانے میں حلال حرام کی پروا نہ کرے۔	۳۵۶	باب ۳۴۶	جو روپیہ کمانے میں حلال حرام کی پروا نہ کرے۔	۳۵۶
باب ۳۴۷	خشکی میں تجارت کرنے کا بیان۔	۳۵۷	باب ۳۴۷	خشکی میں تجارت کرنے کا بیان۔	۳۵۷
باب ۳۴۸	سوداگری کے لیے گھر سے باہر جانا۔	۳۵۸	باب ۳۴۸	سوداگری کے لیے گھر سے باہر جانا۔	۳۵۸
باب ۳۴۹	سمندر میں تجارت کرنے کا بیان۔	۳۵۸	باب ۳۴۹	سمندر میں تجارت کرنے کا بیان۔	۳۵۸
باب ۳۵۰	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جب کوئی سوداگری کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر شک	۳۵۹	باب ۳۵۰	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جب کوئی سوداگری کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر شک	۳۵۹

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۱۳	جانتے ہیں۔	۳۵۸	باب ۳۱۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اپنی کمائی میں سے اچھی	۳۵۹
باب ۳۱۴	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اللہ سود کو مٹاتا ہے	۳۵۹	باب ۳۱۴	پاکیزہ چیزیں خرچ کرو۔	۳۶۰
باب ۳۱۵	اور خیرات کو بڑھاتا ہے الخ	۳۶۰	باب ۳۱۵	جو شخص رزق کی کشائش چاہے وہ کیا	۳۶۱
باب ۳۱۶	خرید و فروخت میں قسم کھانا مکروہ ہے	۳۶۱	باب ۳۱۶	کرے۔	۳۶۲
باب ۳۱۷	سناروں کا بیان۔	۳۶۲	باب ۳۱۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر خریدنا	۳۶۳
باب ۳۱۸	لوہاروں کا بیان۔	۳۶۳	باب ۳۱۸	آدمی کا کمائی کرنا اور اسے تحویل سے محنت	۳۶۴
باب ۳۱۹	درزی کا بیان۔	۳۶۴	باب ۳۱۹	کرنا۔	۳۶۵
باب ۳۲۰	جولہے کا بیان۔	۳۶۵	باب ۳۲۰	خرید و فروخت میں نرمی اور سیر چینی کرنا	۳۶۶
باب ۳۲۱	بڑھئی کا بیان۔	۳۶۶	باب ۳۲۱	جو شخص مال دار کو مملکت دے۔	۳۶۷
باب ۳۲۲	بادشاہ یا امام خود اپنی ضرورت کی چیزیں	۳۶۷	باب ۳۲۲	جو شخص نادار محتاج کو مملکت دے اس	۳۶۸
باب ۳۲۳	خرید سکتا ہے۔	۳۶۸	باب ۳۲۳	کا ثواب۔	۳۶۹
باب ۳۲۴	چوپائے جانوروں اور گدھوں کی خریداری	۳۶۹	باب ۳۲۴	جب بیچنے والا اور خریدار دونوں	۳۷۰
باب ۳۲۵	جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت	۳۷۰	باب ۳۲۵	صاف بیان کر دیں اور ایک دوسرے	۳۷۱
باب ۳۲۶	درست ہونا جہاں اسلام کے زمانہ میں	۳۷۱	باب ۳۲۶	کی بہتری چاہیں۔	۳۷۲
باب ۳۲۷	بھی لوگ خرید و فروخت کرتے رہے۔	۳۷۲	باب ۳۲۷	اچھی اور بری کھجور ملی جلی بیچنا۔	۳۷۳
باب ۳۲۸	بیمار یا خارش یا اونٹ خریدنا۔	۳۷۳	باب ۳۲۸	گروشت بیچنے والے اور قصاب کا بیان۔	۳۷۴
باب ۳۲۹	جب مسلمانوں میں فساد نہ ہو یا ہو رہا ہو تو	۳۷۴	باب ۳۲۹	بیع میں جھوٹ بولنے اور عیب چھپانے	۳۷۵
باب ۳۳۰	ہتھیار بیچنا کیسا ہے۔	۳۷۵	باب ۳۳۰	سے برکت مٹ جاتی ہے۔	۳۷۶
باب ۳۳۱	گندھی کا بیان اور رشک بیچنے کا۔	۳۷۶	باب ۳۳۱	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا مسلمانو! دکن تنگی سود	۳۷۷
باب ۳۳۲	پھینگی لگانے والے کا بیان۔	۳۷۷	باب ۳۳۲	مت کھاؤ الخ	۳۷۸
باب ۳۳۳	مرد اور عورت کو جس چیز کا پہننا مکروہ ہے	۳۷۸	باب ۳۳۳	سود کھانے والے اور اسلی پر گواہ بننے	۳۷۹
باب ۳۳۴	اس کی سوداگری کرنا۔	۳۷۹	باب ۳۳۴	والے اور سود کا معاملہ لکھنے والے	۳۸۰
باب ۳۳۵	جس کا مال ہے اس کو قیمت کہنے کا زیادہ	۳۸۰	باب ۳۳۵	کی سزا۔	۳۸۱
باب ۳۳۶	حق ہے۔	۳۸۱			



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۲۳۲	کس تک بیع توڑ دینے کا اختیار رہتا ہے۔	۳۷۸	۳۹۲	خریدے وہ جب تک اس کو اپنے ٹھکانے نہ لائے اور کسی کے ہاتھ نہ بیچے۔ اور اس کے خلاف کہنے والے کی سزا۔	۳۹۲
۲۳۳	اگر کوئی شخص بائع یا مشتری اختیار کی مدت معین نہ کرے تو بیع جائز ہوگی یا نہیں	۳۷۹	۳۹۳	اگر کسی شخص نے کچھ اسباب یا ایک جانور خریدا اور اس کو بائع ہی کے پاس رکھ دیا وہ اسباب تلف ہو گیا یا جانور مر گیا اور ابھی مشتری نے اس پر قبضہ نہیں کیا تھا۔	۳۹۳
۲۳۴	بائع اور مشتری دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں اختیار رہتا ہے۔	۳۸۰	۳۹۴	دوسرا مسلمان بھائی بیع کر رہا ہو تو اس پر خود بیع نہ کرے۔ اسی طرح دوسرے مسلمان بھائی کے مول پر خود مول نہ کرے جب تک وہ اجازت نہ دے یا چھوڑ نہ دے۔	۳۹۴
۲۳۵	جب بائع یا مشتری دوسرے کو بیع کے بعد اختیار دے اور وہ بیع پسند کرے تو بیع لازم ہوگی۔	۳۸۱	۳۹۵	نیلام کے بیان میں۔	۳۹۵
۲۳۶	اگر بائع اپنے لیے اختیار کی شرط کرے تب بھی بیع جائز ہے۔	۳۸۱	۳۹۶	فحش یعنی دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانا کیسا ہے۔	۳۹۶
۲۳۷	اگر کوئی شخص کوئی چیز مول لے کر وہ کسی اور کو ہبہ کر دے ابھی بائع سے جدا بھی نہ ہوا ہو اور بائع مشتری پر اعتراض نہ کرے	۳۸۳	۳۹۷	دھوکے کی بیع اور حمل کے حمل کی بیع کا بیان۔	۳۹۷
۲۳۸	بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے۔	۳۸۳	۳۹۸	بیع ملامتہ کا بیان۔	۳۹۸
۲۳۹	بازاروں کا بیان۔	۳۸۶	۳۹۹	بیع منابذہ کا بیان۔	۳۹۹
۲۴۰	بازاروں میں غل شور مچانا مکروہ ہے۔	۳۸۶	۴۰۰	اونٹ یا بکری یا گائے کے تھن میں دودھ جمع کر رکھنا بائع کو منع ہے۔ اسی طرح ہر جاندار کے تھن میں۔	۴۰۰
۲۴۱	مات تول کی مزدوری بیچنے والے پر ہے۔	۳۸۷	۴۰۱	اگر خریدار چاہے مصراۃ بکری پھیر دے اور دودھ کے عوض ایک صاع کھجور دیدے۔	۴۰۱
۲۴۲	اناج کا ماپنا مستحب ہے	۳۸۷	۴۰۲	زانی غلام کی بیع کے بیان میں۔	۴۰۲
۲۴۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع اور مد کی برکت کا بیان۔	۳۸۹	۴۰۳	اگر خریدار چاہے مصراۃ بکری پھیر دے اور دودھ کے عوض ایک صاع کھجور دیدے۔	۴۰۳
۲۴۴	اناج کا بیچنا اور اخٹکار کرنا کیسا ہے	۳۹۱	۴۰۴	زانی غلام کی بیع کے بیان میں۔	۴۰۴
۲۴۵	اناج کا قبض سے پہلے بیچنا یا اس چیز کا بیچنا حرام ہے پاس نہیں کیسا ہے۔	۳۹۱	۴۰۵	زانی غلام کی بیع کے بیان میں۔	۴۰۵
۲۴۶	جو شخص غلہ کا دھیر بن مائے بن تو لے	۳۹۲	۴۰۶	زانی غلام کی بیع کے بیان میں۔	۴۰۶

باب نمبر	مفاین	صفحہ	باب نمبر	مفاین	صفحہ
باد ۳۶۸	خودوں سے خرید و فروخت کرنا۔	۳۹۹	باد ۳۸۳	درخت کا پھل سونے چاندی کے بدل بیچنا	۴۱۰
باد ۳۶۹	کیا بستی والا باہر والے کا مال بن اجرت کے	۴۰۰	باد ۳۸۴	عزایا کی تفسیر۔	۴۱۱
باد ۳۷۰	بیچ سکتا ہے کیا اس کی مدد اور اس کو نصیحت کر سکتا ہے۔		باد ۳۸۵	بیختگی معلوم ہو جانے سے پہلے میوہ بیچنا	۴۱۲
باد ۳۷۱	جس نے اجرت لے کر بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنا کر وہ رکھا ہے۔	۴۰۱	باد ۳۸۶	منع ہے۔	
باد ۳۷۲	بستی والا باہر والے کے لیے دلالی کر کے بول نہ لے۔		باد ۳۸۷	جب تک کھجور کی بیختگی نمایاں نہ ہو اس کا بیچنا منع ہے۔	۴۱۳
باد ۳۷۳	پہلے سے جا کر قافلے والوں سے ملنے کی ممانعت۔	۴۰۲	باد ۳۸۸	اگر کسی نے پختہ ہونے سے پہلے ہی میوہ بیچ ڈالا پھر کوئی آفت آئی تو بائع کا نقصان ہوگا۔	
باد ۳۷۴	قافلے سے کتنی دور آگے جا کر ملنا منع ہے۔	۴۰۳	باد ۳۸۹	اناج اُدھار خریدنا۔	۴۱۵
باد ۳۷۵	اگر کسی نے بیع میں ناجائز شرطیں لگائیں۔	۴۰۴	باد ۳۹۰	اگر کوئی شخص خراب کھجور کے بدل اچھی کھجور لینا چاہے۔	
باد ۳۷۶	کھجور کو کھجور کے بدل بیچنا۔	۴۰۵	باد ۳۹۱	اگر کوئی بیوند کی ہوئی کھجور یا کھیتی کھڑی ہوئی زمین بیچے یا ٹھیکے پر دے تو میوہ اور اناج بائع کا ہوگا۔	
باد ۳۷۷	منفقہ کو منفقہ کے بدل اور اناج کو اناج کے بدل بیچنا۔		باد ۳۹۲	کھیتی کا اناج ماپ کی رو سے غلے کے عوض بیچنا۔	۴۱۶
باد ۳۷۸	جو کو جو کے بدل بیچنا۔	۴۰۶	باد ۳۹۳	درخت کو بڑ سمیت بیچنا۔	
باد ۳۷۹	سونا سونے کے بدل بیچنا۔		باد ۳۹۴	بیع مخاطفہ کا بیان۔	
باد ۳۸۰	چاندی کو چاندی کے بدل بیچنا۔		باد ۳۹۵	کھجور کا گاہا بیچنا اور کھانا۔	۴۱۷
باد ۳۸۱	اشرفی اشرفی کے بدل اُدھار بیچنا۔	۴۰۷	باد ۳۹۶	خرید و فروخت اور اجارے میں ہر ملک کے دستور کے موافق حکم دیا جائے گا۔	
باد ۳۸۲	چاندی کو سونے کے بدل اُدھار بیچنا۔	۴۰۸	باد ۳۹۷	ایک سانجھی اپنا حصہ دوسرے سانجھی کے ساتھ بیچ سکتا ہے۔	۴۱۹
باد ۳۸۳	سونا چاندی کے بدل ہاتھوں ہاتھ بیچنا درست ہے۔		باد ۳۹۸	بیع مزابنہ کا بیان۔	۴۲۰

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باد ۲۹۸	زمین مکان اسباب کا حصہ جو تقسیم نہ ہوا ہو بیچنا درست ہے۔	۴۱۹	<b>کتاب السلم</b> <b>بیع سلم کا بیان</b>		
باد ۲۹۹	اگر کسی نے کسی کے واسطے کوئی چیز اس کے حکم سے خرید لی پھر اس نے پسند کر لی۔	۴۲۰			
باد ۳۰۰	مشترکین معدنی کافروں سے خرید و فروخت کرنا۔	۴۲۱	باد ۵۱۲	باپ مقرر کر کے سلم کرنا۔	۴۳۳
باد ۳۰۱	حربی کافر سے غلام لوٹدی خریدنا اس کا ہمبہ کرنا، آزاد کرنا۔	۴۲۲	باد ۵۱۳	تول ٹھیرا کر سلم کرنا۔	۴۳۴
باد ۳۰۲	مردار کی کھال کا دو باغیت سے پہلے کیا حکم ہے؟	۴۲۵	باد ۵۱۴	ایسے شخص سے سلم کرنا جس کے پاس اصل مال ہی نہ ہو۔	۴۳۵
باد ۳۰۳	سور کا مار ڈالنا۔	"	باد ۵۱۵	درخت پر کھجور لگی ہو اس میں سلم کرنا۔	۴۳۶
باد ۳۰۴	مردار کی چربی گلانا اور اس کا بیچنا جائز نہیں۔	۴۲۶	باد ۵۱۸	سلم یا قرض میں ضمانت دینا۔	۴۳۷
باد ۳۰۵	ان چیزوں کی موتیں بیچنا جن میں جان نہیں ہوتی اور کونسی مورت حرام ہے۔	"	باد ۵۱۹	سلم یا قرض میں گروی رکھنا۔	"
باد ۳۰۶	شراب کی سوداگری کرنا حرام ہے۔	۴۲۷	باد ۵۲۰	سلم میں میعاد مبین ہونا چاہیے۔	۴۳۸
باد ۳۰۷	آزاد شخص کو بیچنا کیسا گناہ ہے۔	"	باد ۵۲۱	سلم میں یہ میعاد لگانا کہ جب اونٹنی بچہ جنے	۴۳۹
باد ۳۰۸	غلام کا غلام کے بدل اور جانور کا جانور کے بدل اور دھار بیچنا۔	"	باد ۵۲۲	شفعہ اسی جاؤ میں ہونا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو۔ جب حد بندی ہو جائے تو پھر شفہ نہ ہوگا۔	"
باد ۳۰۹	لوٹدی غلام بیچنا۔	۴۲۸	باد ۵۲۳	شفیع پر شفیعہ پیش کرنا بیع سے پہلے	"
باد ۳۱۰	مدبر کا بیچنا کیسا ہے۔	۴۲۹	باد ۵۲۴	کون ہمسایہ زیادہ حق دار ہے۔	۴۴۰
باد ۳۱۱	اگر کوئی لوٹدی خریدے تو استبراء سے پہلے اس کو سفر میں لیجا سکتا ہے یا نہیں۔	۴۳۰	<b>نواں پارہ</b>		
باد ۳۱۲	مردار اور بتوں کا بیچنا۔	۴۳۱	باد ۵۲۵	اجاروں کا بیان۔	۴۴۱
باد ۳۱۳	کتے کی قیمت۔	۴۳۲	باد ۵۲۶	کئی قیڑاؤ تنخواہ پر بکریاں چرانا۔	۴۴۲
			باد ۵۲۷	اگر مسلمان مزدور نہ ملے تو ضرورت کی وقت	"
				مشک سے خدمت لینا۔	"
			باد ۵۲۸	کوئی شخص کسی مزدور کو اس غرض سے رکھے	۴۴۳

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۵۲۹	کرتین دن یا ایک مہینے یا ایک سال کے بعد یہ کام کسے تو درست ہے۔	۴۴۳	۵۲۹	جماد میں مزدور لے جانا۔	۴۴۳
۵۳۰	ایک شخص کو ایک میعاد کے لیے نوکر رکھنا اور کام نہ بیان کرنا۔	۴۴۳	۵۳۰	ایک شخص کو کسی کو اس کام پر مقرر کر کے کہ ایک گرتی دیوار سیدھی کر دے تو درست ہے۔	۴۴۳
۵۳۱	آدھے دن کے لیے مزدور لگانا۔	۴۴۳	۵۳۱	عصر کی نماز تک مزدور لگانا۔	۴۴۳
۵۳۲	عصر کی نماز تک مزدور لگانا۔	۴۴۳	۵۳۲	بوجھ شخص مزدور کی مزدوری نہ دے اس پر کتنا گناہ ہوگا۔	۴۴۳
۵۳۳	عصر سے لے کر رات تک مزدور لگانا۔	۴۴۳	۵۳۳	ایک مزدور اپنی مزدوری کا پیسہ چھوڑ کر چل دے اور جس نے مزدور لگایا تھا وہ اس کے پیسے میں محنت کر کے اس کو بڑھائے یا بغیر کے مال میں محنت کر کے اس کو بڑھائے تو کیا حکم ہے۔	۴۴۳
۵۳۴	کوئی شخص حمال بن کر مزدوری کرے پھر اس کو خیرات کرے اور حمال کی اجرت نہ لے۔	۴۴۳	۵۳۴	کوئی شخص حمال بن کر مزدوری کرے پھر اس کو خیرات کرے اور حمال کی اجرت نہ لے۔	۴۴۳
۵۳۵	ولالی کی اجرت لینا۔	۴۴۳	۵۳۵	ولالی کی اجرت لینا۔	۴۴۳
۵۳۶	کیا کوئی شخص کسی مشترک کی دارالحرب میں مزدوری کر سکتا ہے۔	۴۴۳	۵۳۶	کیا کوئی شخص کسی مشترک کی دارالحرب میں مزدوری کر سکتا ہے۔	۴۴۳
۵۳۷	کتاب الحکالۃ فی القرض الذی یوں بالابدان غیرہما قرض و وغیرہ کی حاضر ضمانت اور مال ضمانت کے بیان میں۔	۴۴۳	۵۳۷	کتاب الحکالۃ فی القرض الذی یوں بالابدان غیرہما قرض و وغیرہ کی حاضر ضمانت اور مال ضمانت کے بیان میں۔	۴۴۳
۵۳۸	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جن سے تم نے قسم کھا کر قول کیا ان کا حصہ ان کو دے دو۔	۴۴۳	۵۳۸	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جن سے تم نے قسم کھا کر قول کیا ان کا حصہ ان کو دے دو۔	۴۴۳

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۵۵۲	جو شخص مردے کے قرض کی ضمانت کرے وہ پھر نہیں سکتا۔	۴۶۳	باب ۵۴۳	بادشاہ کو وکیل کر دے۔	۴۶۶
باب ۵۵۲	ابوبکر صدیق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک کافر کا امن دینا اور ان سے عہد کرنا۔	۴۶۵	باب ۵۴۳	ایک شخص کسی کو وکیل کرے پھر وکیل کوئی بات چھوڑ دے لیکن موکل اس کی اجازت دے تو درست ہے۔ اور اگر وکیل معین میعاد پر کسی کو قرض دے اور موکل اجازت دے تو بھی درست ہے۔	۴۶۶
باب ۵۵۳	قرض کا بیان۔	۴۶۸	باب ۵۴۳	اگر وکیل ایسی بیع کرے جو فاسد ہو تو وہ بیع واپس ہوگی۔	۴۶۸
۵۵۳	کِتَابُ الْوَكَالَةِ		باب ۵۴۳	وقف کے مال میں وکالت اور وکیل کا خرچہ اور وکیل کا اپنے دوست کو کھلانا اور خود بھی دستور کے موافق کھانا۔	۴۶۹
باب ۵۵۴	وِکَالَتُہٗ کا بیان		باب ۵۴۳	حد لگانے کے لیے کسی کو وکیل کرنا۔	۴۷۰
باب ۵۵۴	اگر مسلمان حربی کا فر کو دار الحرب یا دار الاسلام میں وکیل کرے تو درست ہے۔	۴۶۹	باب ۵۴۳	قربانی کے اونٹوں میں وکالت اور ان کی نگرانی کرنے میں۔	۴۸۰
باب ۵۵۴	صرافی اور باپ تول میں وکیل کرنا۔	۴۷۰	باب ۵۴۳	اگر کسی نے اپنے وکیل سے یوں کہا تم جس کام میں مناسب سمجھو اس مال کو خرچ کرو اور وکیل نے کہا اچھا میں تمہارا کفن سن چکا۔	۴۸۰
باب ۵۵۴	جب چرواہا یا وکیل بکری مرتی دیکھے یا کوئی چیز بگڑتی تو اس کو کاٹ ڈالے اور بگڑتی چیز کو درست کرے۔	۴۷۱	باب ۵۴۳	نزدیکی کا خزانہ وغیرہ میں وکیل ہونا۔	۴۸۲
باب ۵۵۸	حاضر اور غائب ہر ایک کو وکیل کرنا درست ہے۔	۴۷۱		مَا كَانَتْ فِي الْحَرْثِ وَالْمَرْاعَةِ كَهَيْتِهِ اَوْ ثَلَاثِي كَابِيَانِ	
باب ۵۵۹	قرض ادا کرنے کے لیے وکیل کرنا	۴۷۲		کھیتی اور میوہ دار درخت جس میں سے لوگ کھائیں اس کے لگانے کی فضیلت	۴۸۳
باب ۵۶۰	اگر کسی قوم کے وکیل یا سفارشی کو کچھ ہبہ کیا جاوے تو درست ہے۔	۴۷۳	باب ۵۴۳	کھیتی کے سامان میں بہت مصروف رہنا	۴۸۳
باب ۵۶۱	ایک شخص نے دوسرے شخص کو کچھ دینے کے لیے وکیل کیا اور یہ نہیں بیان کیا کہ کتنا دے اس نے دستور کے موافق دیا۔	۴۷۳			
باب ۵۶۲	کوئی عورت اپنا نکاح کرنے کے لیے	۴۷۵			



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۵۸۳	حد سے زیادہ اس میں لگ جانا اس کا انجام بُرا ہے۔	۴۸۳	باب ۵۸۳	کھیت کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا۔	۴۸۳
باب ۵۸۴	کھیت کے لیے گائے پیل سے کام لینا	۴۸۴	باب ۵۸۴	کھیت کے لیے گائے پیل سے کام لینا	۴۸۴
باب ۵۸۵	بلوغت والے کسی سے کئے تو سب درختوں وغیرہ کو دیکھ کر تو ادر میں میوہ میں شریک ہوں۔	۴۸۵	باب ۵۸۵	بلوغت والے کسی سے کئے تو سب درختوں وغیرہ کو دیکھ کر تو ادر میں میوہ میں شریک ہوں۔	۴۸۵
باب ۵۸۶	میوہ دار درخت اور کھجور کے درخت کاٹنا۔	۴۸۶	باب ۵۸۶	میوہ دار درخت اور کھجور کے درخت کاٹنا۔	۴۸۶
باب ۵۸۷	پہلے باب سے متعلق۔	"	باب ۵۸۷	پہلے باب سے متعلق۔	"
باب ۵۸۸	اُدھی دم و زیادہ پیداوار پر بٹائی کرنا۔	۴۸۸	باب ۵۸۸	اُدھی دم و زیادہ پیداوار پر بٹائی کرنا۔	۴۸۸
باب ۵۸۹	اگر بٹائی میں سالوں کی تعداد نہ کرے۔	۴۸۹	باب ۵۸۹	اگر بٹائی میں سالوں کی تعداد نہ کرے۔	۴۸۹
باب ۵۹۰	پہلے باب سے متعلق۔	"	باب ۵۹۰	پہلے باب سے متعلق۔	"
باب ۵۹۱	یہودیوں سے بٹائی کرنا۔	۴۹۱	باب ۵۹۱	یہودیوں سے بٹائی کرنا۔	۴۹۱
باب ۵۹۲	بٹائی میں کونسی شریں لگانا مکروہ ہے۔	۴۹۲	باب ۵۹۲	بٹائی میں کونسی شریں لگانا مکروہ ہے۔	۴۹۲
باب ۵۹۳	اگر کسی قوم کا روپیہ ان سے پوچھے بغیر کسی کھیتی میں لگا دے ان کے فائدے کے لیے۔	۴۹۳	باب ۵۹۳	اگر کسی قوم کا روپیہ ان سے پوچھے بغیر کسی کھیتی میں لگا دے ان کے فائدے کے لیے۔	۴۹۳
باب ۵۹۴	صحابہ کے اوقات کا اور خراجی زمین اور اس کی بٹائی کا بیان۔	۴۹۴	باب ۵۹۴	صحابہ کے اوقات کا اور خراجی زمین اور اس کی بٹائی کا بیان۔	۴۹۴
باب ۵۹۵	نما آباد زمین کو جو آباد کرے۔	۴۹۵	باب ۵۹۵	نما آباد زمین کو جو آباد کرے۔	۴۹۵
باب ۵۹۶	پہلے باب سے متعلق۔	۴۹۶	باب ۵۹۶	پہلے باب سے متعلق۔	۴۹۶
باب ۵۹۷	اگر زمین کا مالک کاشتکار سے یوں کہے میں تجھ کو اس وقت تک رکھوں گا جب تک تجھ کو اللہ رکھے کوئی مدت مبین نہ کرے تو معاملہ ان کی خوشی پر رہے گا۔	۴۹۷	باب ۵۹۷	اگر زمین کا مالک کاشتکار سے یوں کہے میں تجھ کو اس وقت تک رکھوں گا جب تک تجھ کو اللہ رکھے کوئی مدت مبین نہ کرے تو معاملہ ان کی خوشی پر رہے گا۔	۴۹۷
باب ۵۹۸	کھیتوں اور باغوں کے لیے پانی میں سے اپنا حصہ لینا۔	۵۰۱	باب ۵۹۸	کھیتوں اور باغوں کے لیے پانی میں سے اپنا حصہ لینا۔	۵۰۱
باب ۵۹۹	جو کھتا ہے پانی کا حصہ خیرات کرنا بہت کرنا اور اس کی وصیت کرنا جائز ہے خواہ وہ بٹا ہوا ہو یا بن بٹا۔	"	باب ۵۹۹	جو کھتا ہے پانی کا حصہ خیرات کرنا بہت کرنا اور اس کی وصیت کرنا جائز ہے خواہ وہ بٹا ہوا ہو یا بن بٹا۔	"
باب ۶۰۰	جس کا پانی ہے وہ سیراب ہونے تک پانی کا زیادہ حق دار ہے۔	۵۰۲	باب ۶۰۰	جس کا پانی ہے وہ سیراب ہونے تک پانی کا زیادہ حق دار ہے۔	۵۰۲
باب ۶۰۱	کوئی شخص اپنی ملکی زمین میں کنواں کھودے اور اس میں کوئی گڑ کر جائے تو اس پر تاوان نہ ہوگا۔	۵۰۳	باب ۶۰۱	کوئی شخص اپنی ملکی زمین میں کنواں کھودے اور اس میں کوئی گڑ کر جائے تو اس پر تاوان نہ ہوگا۔	۵۰۳
باب ۶۰۲	کنویں میں جھگڑا اور اس کا فیصلہ کرنا۔	۵۰۴	باب ۶۰۲	کنویں میں جھگڑا اور اس کا فیصلہ کرنا۔	۵۰۴
باب ۶۰۳	جو شخص مسافر کو پانی نہ دے اس کا گناہ۔	"	باب ۶۰۳	جو شخص مسافر کو پانی نہ دے اس کا گناہ۔	"
باب ۶۰۴	نہر کا پانی روکنا۔	۵۰۵	باب ۶۰۴	نہر کا پانی روکنا۔	۵۰۵
باب ۶۰۵	جس کا کھیت بلندی پر ہو وہ پہلے پانی پلاوے	۵۰۶	باب ۶۰۵	جس کا کھیت بلندی پر ہو وہ پہلے پانی پلاوے	۵۰۶

## کِتَابُ الْمَسَاقَاةِ

کتاب مساقات کے بیان میں۔

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باد ۵۹۹	بلذکھیت والا ٹخنوں تک پانی بھرے۔	۵۰۶	باد ۶۱۲	قرض کے اونٹ کے بدل اس سے زیادہ	۵۲۲
باد ۶۰۰	پانی پلانے کا ثواب۔	۵۰۷		نکر کا اونٹ دینا۔	
باد ۶۰۱	حوض والا یا مشک والا پہلے اپنے پانی کا	۵۰۹	باد ۶۱۱	قرض اچھی طرح سے ادا کرنا۔	۵۲۳
	زیادہ حق دار ہے۔		باد ۶۱۲	جب قرض دار قرضہ سے کم ادا کرے اور	"
باد ۶۰۲	رمہ اللہ اور اس کے رسول سلی اللہ علیہ وسلم	۵۱۱	باد ۶۱۳	قرض خواہ معاف کر دے تو یہ جائز ہے۔	
	کے سوائے کوئی محفوظ نہیں کر سکتا۔		باد ۶۱۴	اگر قرض ادا کرتے وقت کھجور کے بدل اتنی	۵۲۳
باد ۶۰۳	نروں میں سے آدمی اور جانور سب	"		ہی کھجور یا اور کوئی میوہ یا اناج اسی میوے	
	پانی ہی سکتے ہیں۔			یا اناج کے بدل برابر پ تول کرنا اندازہ	
باد ۶۰۴	کڑی گھانس بیچنا۔	۵۱۳		کر کے دے تو درست ہے۔	
باد ۶۰۵	جاگیر مقطعہ دینے کا بیان۔	۵۱۵	باد ۶۱۵	قرض سے اللہ کی پناہ مانگنا۔	۵۲۵
باد ۶۰۶	جاگیر کی سند لکھ دینا۔	"	باد ۶۱۶	قرض دار پر بخیرانہ کی نماز پڑھنا۔	۵۲۶
باد ۶۰۷	پانی کے پاس اونٹنیوں کو دوہنا۔	۵۱۶	باد ۶۱۷	مال دار ہو کر ٹالم ٹول کرنا ظلم ہے۔	۵۲۷
باد ۶۰۸	باغ میں گزرنے کا حق یا کھجور کے دختوں	"	باد ۶۱۸	جس شخص کا حق نکلتا ہو وہ تقاضا کر سکتا ہے	"
	کو پانی پلانے کا حصہ۔		باد ۶۱۹	اگر بیع یا قرض یا امانت کا مال بجنسہ مفلس	۵۲۸
باب	قرض لینے اور قرض ادا کرنے اور حجر	۵۱۸		شخص کے پاس مل جاوے تو جس کا مال	
	کرنے اور مفلس منظور کرنے کا بیان۔			ہے وہ دوسرے قرض خواہوں سے زیادہ	
باد ۶۰۹	جو شخص قرض کوئی چیز خریدے اور اس	"		اس کا حق دار ہوگا۔	
	کے پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت		باد ۶۲۰	اگر کوئی مالدار ہو کر کل پر سونے تک قرض ادا	۵۲۹
	موجود نہ ہو۔			کرنے کا وعدہ کرے تو یہ ٹالم ٹول نہ ہوگا۔	
باد ۶۱۰	جو شخص لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے	۵۱۹	باد ۶۲۱	دیو ایسے یا محتاج کا مال بیچ کر قرض خواہوں	"
	لے اور جو مہم کرنے کی نیت سے لے			کو بانٹ دینا یا خود اس کو دینا کہ اپنی ذات	
باد ۶۱۱	قرضوں کا ادا کرنا۔	"		پر خرچ کر دے۔	
باد ۶۱۲	اونٹ قرض لینا۔	۵۲۱	باد ۶۲۲	ایک معین وعدہ پر قرض دینا یا بیع کرنا۔	۵۳۰
باد ۶۱۳	نرخی سے تقاضا کرنے کا ثواب۔	۵۲۲	باد ۶۲۳	قرض میں کمی کرنے کے لیے سفارش کرنا۔	"



باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۶۵۱	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس کو، ظالموں پر اللہ کی پھٹکا رہے۔	۵۵۷	باب ۶۴۵	جو شخص ناحق جھگڑے ناحق سمجھ کر اس کا گناہ	۵۶۶
باب ۶۵۲	مسلمان مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ کسی ظالم کو اس پر ظلم کرنے دے۔	۵۵۸	باب ۶۴۶	جھگڑے کے وقت بدزبانی کرنا۔	۵۶۷
باب ۶۵۳	ہر حال میں مسلمان بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم۔	۵۵۹	باب ۶۴۷	اگر مظلوم ظالم کا مال پالے تو وہ اپنے مال کے موافق اس میں سے لے سکتا ہے۔	۵۶۸
باب ۶۵۴	مظلوم کی مدد کرنا واجب ہے۔	۵۶۰	باب ۶۴۸	منڈوں کے نیچے بیٹھنا۔	۵۶۹
باب ۶۵۵	ظالم سے بدلہ لینا۔	۵۶۱	باب ۶۴۹	اپنے ہمسایہ کو دیوار میں کڑیاں لگانے سے نہ روکنا چاہیے۔	۵۷۰
باب ۶۵۶	ظالم کو معاف کر دینا۔	۵۶۲	باب ۶۵۰	شراب کا رستے پر بہا دینا درست ہے	۵۷۱
باب ۶۵۷	ظلم قیامت کے دن اندھیرے میں ملے گا۔	۵۶۳	باب ۶۵۱	گھروں کے صحن اور بلوغاٹے اور رستوں میں بیٹھنا۔	۵۷۲
باب ۶۵۸	مظلوم کی بددعا سے بچے رہنا۔	۵۶۴	باب ۶۵۲	رستے پر کنواں کھود سکتے ہیں اگر اس سے تکلیف نہ ہو۔	۵۷۳
باب ۶۵۹	اگر کسی شخص نے دوسرے پر کوئی ظلم کیا ہو اور اس سے معاف کر لے تو کیا اس ظلم کو بھی بیان کرنا ضرور ہے۔	۵۶۵	باب ۶۵۳	رستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا۔	۵۷۴
باب ۶۶۰	جب آدمی کسی کا قصور معاف کر دے تو اب پھر رجوع نہیں کر سکتا۔	۵۶۶	باب ۶۵۴	بند اور رست بالافانوں میں چھت وغیرہ پر رہنا جائز ہے۔	۵۷۵
باب ۶۶۱	اگر کوئی شخص دوسرے کو اجازت دے یا معاف کر دے مگر یہ زبان کرے کہ کتنی کی اجازت اور معافی دی۔	۵۶۷	باب ۶۵۵	مسجد کے دروازے پر جو پتھر بچھے ہوتے ہیں وہاں یا دروازہ پر اونٹ باندھنا۔	۵۷۶
باب ۶۶۲	جو شخص کسی کی کچھ زمین چھین لے تو کیسا گناہ ہے۔	۵۶۸	باب ۶۵۶	کسی قوم کے کھورے پاس بٹھیرنا وہاں پیشاب کرنا۔	۵۷۷
باب ۶۶۳	جب کوئی شخص دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو وہ کر سکتا ہے۔	۵۶۹	باب ۶۵۷	رستے سے کانٹوں کی ڈالی یا اور کوئی تکلیف دہ چیز اٹھا کر پھینک دینا۔	۵۷۸
باب ۶۶۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہ بڑا سخت جھگڑا ہے	۵۷۰	باب ۶۵۸	اگر عام رستے میں اختلاف ہو اور وہاں رہنے والے کچھ عدالت بنانا چاہیں تو سات ہاتھ رستہ چھوڑ دیں۔	۵۷۹

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۵۷۹	کسی کی چیز پر اس کی اجازت لوٹنا منع ہے۔	۵۸۰	۶۹۵	کھیتی میں سلمان کا ذمی اور مشرک کے ساتھ شریک ہونا۔	۵۹۵
۵۸۰	صلیب کو توڑ ڈالنا اور سور کو مار ڈالنا۔	۵۸۱	۶۹۶	بکریوں کا انصاف سے تقسیم کرنا۔	۵۹۶
۵۸۱	کیا شراب کے شے کو توڑ ڈالے جائیں بیشکیں	۵۸۲	۶۹۷	اناج وغیرہ میں شرکت کا بیان۔	۵۹۷
۵۸۲	پھاڑ ڈال جائیں۔	۵۸۳	۶۹۸	غلام لونڈی میں شرکت۔	۵۹۸
۵۸۳	جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے لٹے۔	۵۸۴	۶۹۹	قربانی کے جانوروں اور ارفٹوں میں شرکت	۵۹۹
۵۸۴	اگر کسی کا پیالہ یا اور کچھ سامان توڑ ڈالے۔	۵۸۵	۷۰۰	تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر سمجھنا۔	۶۰۰
۵۸۵	اگر کسی کی دیوار گرا دے تو وہی ہی بنائے۔	۵۸۶	۷۰۱	کھانے اور سفر خرچ میں شرکت کا بیان۔	۶۰۱
۵۸۶	کھانے اور سفر خرچ میں شرکت کا بیان۔	۵۸۷	۷۰۲	جرمال دو شریکوں میں مشرک ہو وہ نکلوتے میں ایک دوسرے سے مجرا لیں۔	۶۰۲
۵۸۷	جرمال دو شریکوں میں مشرک ہو وہ نکلوتے میں ایک دوسرے سے مجرا لیں۔	۵۸۸	۷۰۳	بکریوں کا بانٹنا۔	۶۰۳
۵۸۸	بکریوں کا بانٹنا۔	۵۸۹	۷۰۴	دو دو کھجوریں ملا کر کھانا کسی شریک کو درست نہیں جب تک دوسرے شریکوں سے اجازت نہ لے	۶۰۴
۵۸۹	دو دو کھجوریں ملا کر کھانا کسی شریک کو درست نہیں جب تک دوسرے شریکوں سے اجازت نہ لے	۵۹۰	<h2>دسواں پارہ</h2>		
۵۹۰	دو دو کھجوریں ملا کر کھانا کسی شریک کو درست نہیں جب تک دوسرے شریکوں سے اجازت نہ لے	۵۹۱			
۵۹۱	دو دو کھجوریں ملا کر کھانا کسی شریک کو درست نہیں جب تک دوسرے شریکوں سے اجازت نہ لے	۵۹۲			
۷۸۹	مشرک چیزوں کی انصاف سے بھیک	۵۹۱	۷۸۹	مشرک چیزوں کی انصاف سے بھیک	۵۹۱
۷۹۰	قیمت لگا کر شریکوں میں تقسیم کرنا۔	۵۹۲	۷۹۰	قیمت لگا کر شریکوں میں تقسیم کرنا۔	۵۹۲
۷۹۱	تقسیم میں قرعہ ڈال کر حصے کر لینا۔	۵۹۳	۷۹۱	تقسیم میں قرعہ ڈال کر حصے کر لینا۔	۵۹۳
۷۹۲	یتیم کا دوسرے دانوں کے ساتھ شریک ہونا	۵۹۴	۷۹۲	یتیم کا دوسرے دانوں کے ساتھ شریک ہونا	۵۹۴
۷۹۳	زمین مکان وغیرہ شرکت کا بیان	۵۹۵	۷۹۳	زمین مکان وغیرہ شرکت کا بیان	۵۹۵
۷۹۴	جب شریک گھروں وغیرہ کو تقسیم کریں تو اب اس سے	۵۹۶	۷۹۴	جب شریک گھروں وغیرہ کو تقسیم کریں تو اب اس سے	۵۹۶
۷۹۵	لحم نہیں کھتے اور نہ شفعہ کا ان کو حق رہے گا	۵۹۷	۷۹۵	لحم نہیں کھتے اور نہ شفعہ کا ان کو حق رہے گا	۵۹۷
۷۹۶	سونے چاندی اور جرجن چیزوں میں بیع صرف ہوتی ہے ان میں شرکت۔	۵۹۸	۷۹۶	سونے چاندی اور جرجن چیزوں میں بیع صرف ہوتی ہے ان میں شرکت۔	۵۹۸
۷۹۷	کیسا بردہ آزاد کرنا افضل ہے۔	۶۰۳	۷۹۷	کیسا بردہ آزاد کرنا افضل ہے۔	۶۰۳
۷۹۸	سودج گمن اور دوسری نشانیوں کے وقت بردہ آزاد کرنا مستحب ہے۔	۶۰۴	۷۹۸	سودج گمن اور دوسری نشانیوں کے وقت بردہ آزاد کرنا مستحب ہے۔	۶۰۴

## کتاب الرهن

رهن کا بیان

۵۹۹	آدمی اپنی بستی میں ہوا اور گرو رکھے۔	۷۰۱
۶۰۰	زردہ کو گرو رکھے۔	۷۰۲
۶۰۱	ہتھیار گرو رکھنا۔	۷۰۳
۶۰۲	گرو دی جانور پر سواری کرنا اس کا دودھ پینا درست ہے۔	۷۰۴
۶۰۳	یہود وغیرہ کا فروں پاس کوئی چیز گرو کرنا	۷۰۵
۶۰۴	اگر راہن اور مرتن وغیرہ کسی بات میں اختلاف کریں تو مدعی کو گواہ لانا اور منکر کو قسم کھانا چاہیے۔	۷۰۶

## فی العتق وفضلہ بردہ آزاد کرنے کا ثواب

۶۰۳	کیسا بردہ آزاد کرنا افضل ہے۔	۷۰۳
۶۰۴	سودج گمن اور دوسری نشانیوں کے وقت بردہ آزاد کرنا مستحب ہے۔	۷۰۴

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۷۱۰	اگر مشترک غلام یا لونڈی کو آزاد کرے۔	۴۰۵	باب ۷۱۱	اگر بھول چوک کر کسی کی نیان بھٹا (آزادی) دے	۴۰۸
باب ۷۱۱	اگر کسی شخص نے ساجھی کے بروے میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور وہ فادار ہے تو دوسرے شریکوں کے لیے اس سے محنت مزدوری کرائیں گے جیسے مکاتب سے اور اس پر سختی نہیں کرنے کے۔	۴۰۸	باب ۷۱۲	اگر کوئی شخص اپنے غلام سے یوں کہے وہ اللہ کا ہے اور آزاد کرنے کی نیت ہو تو آزاد ہو جائے گا	۴۱۰
باب ۷۱۲	ام ولد کا بیان۔	۴۱۱	باب ۷۱۳	مدبر کی بیع کا بیان۔	۴۱۲
باب ۷۱۳	مدبر کی بیع کا بیان۔	۴۱۲	باب ۷۱۴	ولایت پینا یا ہبہ کرنا۔	۴۱۳
باب ۷۱۴	ولایت پینا یا ہبہ کرنا۔	۴۱۳	باب ۷۱۵	اگر آدمی کا مشترک بھائی یا بھائی کا بیٹا ہو جائے تو فدیہ دے کر اس کا چھوڑ لینا۔	۴۱۴
باب ۷۱۵	اگر آدمی کا مشترک بھائی یا بھائی کا بیٹا ہو جائے تو فدیہ دے کر اس کا چھوڑ لینا۔	۴۱۴	باب ۷۱۶	مشترک کو آزاد کرنے کا ثواب۔	۴۱۵
باب ۷۱۶	مشترک کو آزاد کرنے کا ثواب۔	۴۱۵	باب ۷۱۷	اگر عربوں پر جہاد ہو اور کوئی ان کو غلام یا غلامی جو شخص اپنی لونڈی کو ادب اور علم سکھاوے اس کی فضیلت۔	۴۱۶
باب ۷۱۷	اگر عربوں پر جہاد ہو اور کوئی ان کو غلام یا غلامی جو شخص اپنی لونڈی کو ادب اور علم سکھاوے اس کی فضیلت۔	۴۱۶	باب ۷۱۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا غلام تمہارے بھائی ہیں جو تم کھاؤ انکو بھی کھلاؤ جو غلام اللہ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے صاحب کی بھی خیر خواہی کرے اس کا ثواب	۴۱۷
باب ۷۱۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا غلام تمہارے بھائی ہیں جو تم کھاؤ انکو بھی کھلاؤ جو غلام اللہ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے صاحب کی بھی خیر خواہی کرے اس کا ثواب	۴۱۷	باب ۷۱۹	اگر کوئی غلام یا لونڈی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اس کا گناہ۔	۴۲۰
باب ۷۱۹	اگر کوئی غلام یا لونڈی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اس کا گناہ۔	۴۲۰	باب ۷۲۰	مکاتب سے کوئی شریکین کرنا درست ہے	۴۲۱
باب ۷۲۰	مکاتب سے کوئی شریکین کرنا درست ہے	۴۲۱	باب ۷۲۱	مکاتب کا لگوں سے مدد چاہنا اور سوال کرنا	۴۲۲
باب ۷۲۱	مکاتب کا لگوں سے مدد چاہنا اور سوال کرنا	۴۲۲	باب ۷۲۲	جب مکاتب اپنے تئیں بیچ ڈالنے پر راضی ہو۔	۴۲۳
باب ۷۲۲	جب مکاتب اپنے تئیں بیچ ڈالنے پر راضی ہو۔	۴۲۳	باب ۷۲۳	اگر مکاتب کسی شخص سے کہے مجھ کو مول لے کر آزاد کر دے اور وہ مول لے لے	۴۲۴
باب ۷۲۳	اگر مکاتب کسی شخص سے کہے مجھ کو مول لے کر آزاد کر دے اور وہ مول لے لے	۴۲۴	باب ۷۲۴	تھوڑی چیز ہبہ کرنا۔	۴۲۵
باب ۷۲۴	تھوڑی چیز ہبہ کرنا۔	۴۲۵	باب ۷۲۵	جو شخص اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے پانی مانگنا۔	۴۲۶
باب ۷۲۵	جو شخص اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے پانی مانگنا۔	۴۲۶	باب ۷۲۶	شکاری کا تحفہ قبول کرنا۔	۴۲۷
باب ۷۲۶	شکاری کا تحفہ قبول کرنا۔	۴۲۷	باب ۷۲۷	تحفہ قبول کرنا۔	۴۲۸
باب ۷۲۷	تحفہ قبول کرنا۔	۴۲۸	باب ۷۲۸	کسی اپنے دوست کو خاص اس دن تحفہ بھیجنا	۴۲۹
باب ۷۲۸	کسی اپنے دوست کو خاص اس دن تحفہ بھیجنا	۴۲۹			

## کتاب المکاتب

مکاتب کا بیان

## کتاب الہبۃ وفضلہا والتحریر علیہا

ہبہ کا بیان اس کی فضیلت اور اس کی تہذیب دلانا



[illegible]

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۴۶۹	اچھا سمجھتے ہیں الخ جو اپنے تئیں چھپا کر گواہ بنا ہوا اس کی گواہی درست ہے اور مرد و بن حریث نے اس کو جائز رکھا ہے۔	۶۷۳	۴۸۲	بچے کب جوان ہوتے ہیں اور ان کی گواہی درست ہے یا نہیں۔	۷۰۰
۴۷۰	اگر ایک گواہ یا کئی گواہوں نے ایک بات کی گواہی دی، دوسرے لوگوں نے یوں کہا ہم کو معلوم نہیں تو جس نے گواہی دی اس کا قول قبول ہوگا۔	۶۷۵	۴۸۵	مدعی علیہ کو قسم دلانے سے پہلے حاکم کا مدعی سے یہ پوچھنا تیرے پاس گواہ ہیں۔	۷۰۱
۴۷۱	گواہ عادل معتبر ہونا چاہیے۔	۶۷۶	۴۸۶	مدعی علیہ سے قسم لینا۔	۷۰۲
۴۷۲	تعدیل کے لیے کتنے آدمی ہونا چاہیے۔	۶۷۷	۴۸۷	پہلے باب سے متعلق۔	۷۰۳
۴۷۳	نسب اور سفاقت میں جو مشورہ ہو اسی طرح پرانی موت پر گواہی کا بیان۔	۶۷۸	۴۸۸	اگر کسی نے کوئی دعویٰ کیا یا زنا کا جرم لگایا اور گواہ لانے کے لیے حملت چاہی تو حملت دی جاوے گی۔	۷۰۴
۴۷۴	تافوت اور چور اور حرام کار کی گواہی کا بیان	۶۸۰	۴۸۹	عصر کی نماز کے بعد جھوٹی قسم کھانا اور زیادہ گناہ ہے۔	۷۰۵
۴۷۵	اگر ظلم کی بات پر گواہ بنانا چاہیں تو نہ بنے۔	۶۸۳	۴۹۰	مدعی علیہ پر جہاں قسم کھانے کا حکم دیا جاوے وہیں قسم کھالے الخ	۷۰۶
۴۷۶	جھوٹی گواہی بڑا گناہ ہے۔	۶۸۵	۴۹۱	جب چند آدمی ہوں اور ہر ایک قسم کھانے میں جلدی کرے تو پہلے کس سے قسم لی جائے	۷۰۷
۴۷۷	اندھے کی گواہی اور اس کا معاملہ الخ	۶۸۶	۴۹۲	اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا مول لیتے ہیں الخ	۷۰۸
۴۷۸	عورتوں کی گواہی کا بیان۔	۶۸۸	۴۹۳	قسم کیوں کرنی جاوے۔	۷۰۹
۴۷۹	لوٹدی غلاموں کی گواہی کا بیان۔	۶۸۹	۴۹۴	جو شخص مدعی علیہ کے قسم کھا لینے کے بعد گواہ پیش کرے۔	۷۱۰
۴۸۰	صرف دو دھ پلانے والی کی گواہی کافی ہونا۔	۶۹۰	۴۹۵	دو عدے کا پورا کرنا ضروری ہے۔	۷۱۱
۴۸۱	عورتیں عورتوں کا تزکیہ کر سکتی ہیں۔	۶۹۱	۴۹۶	مشترکوں کی گواہی قبول نہ ہوگی۔	۷۱۲
۴۸۲	جب ایک مرد دوسرے مرد کو اچھا کہے تو کافی ہے۔	۶۹۲	۴۹۷	مشکل کے وقت قرعہ ڈالنا۔	۷۱۳
۴۸۳	کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے الخ	۶۹۳			

—



## جلد دوم

## پچھٹا پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے بڑا مہربان

باب مشرکوں کی (نا بالغ) اولاد کا بیان

ہم سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابو بشر جعفر سے انہوں نے سعید ابن جبیر سے انہوں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مشرکوں کی اولاد (آخرت میں) کہاں رہے گی آپ نے فرمایا اللہ نے جب ان کو پیدا کیا تھا وہ خوب جانتا تھا اگر وہ بڑے ہوں تو کیسے کام کریں گے ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عطاء بن یربیع نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر مشرکوں کی اولاد اکل رہے گی۔ آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے وہ کیسے عمل کرنے والے تھے۔

بَاب مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

۱۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَدْخَلَهُمْ أَعْلَمُ مِنَّا كَانُوا عَامِلِينَ ۖ

۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْكَلْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذُرِّيَةِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ مِنَّا كَانُوا عَامِلِينَ ۖ

۱۔ مومنین کی اولاد تو بہشتی ہے لیکن کافروں کی اولاد میں جو نابالغ کی حالت میں مر جائیں مست اختلاف ہے امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ وہ بہشتی ہیں کیونکہ بغیر گناہ کے مذہب نہیں ہو سکتا اگر وہ معصوم مرے ہیں بعضوں نے کہا اللہ کو اختیار ہے۔ اور اس کی مشیت پر موقوف ہے چاہے بہشت میں ہے جائے چاہے دوزخ میں بعضوں نے کہا اپنے ملے باپ کے ساتھ وہ بھی دوزخ میں رہیں گے بعضوں نے کہا فاک ہو جائیں گے بعضوں نے کہا اعلان میں رہیں گے بعضوں نے کہا ان کا امتحان کیا جائے گا واللہ اعلم بالحوالہ ۱۷ منہ ۱۷ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے علم کے موافق سلوک کرے گا بظاہر یہ حدیث اس مذہب کی تائید کرتی ہے کہ مشرکوں کی اولاد کے بارے میں توقع کرنا چاہیے امام احمد اور اسحاق اور اکبر ابراہیم علم کا یہ قول ہے اور بیہقی نے امام شافعی سے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے ۱۷ منہ ۱۷ اگر اس کے علم میں یہ ہے کہ وہ بڑے ہو کر اچھے کام کرنے والے تھے تو بہشت میں جائیں گے ورنہ دوزخ میں بظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیونکہ اس کے علم میں جو ہوتا ہے وہ ضرور ظاہر ہوتا ہے تو اس کے علم میں تو یہی تھا کہ وہ بچپن میں مر جائیں گے اور اس اھل کا جواب یہ ہے کہ قطعی بات تو یہی تھی کہ بچپن میں مر جائیں گے اور پروردگار کو اس کا علم بیشک تھا مگر اس کے ساتھ پروردگار یہ بھی جانتا تھا کہ اگر یہ زندہ رہتے تو نیک نعت ہوتے یا بد نعت ہوتے اور ضروری امور کا واقع ہونا ضرور نہیں جیسے حضرت خضرؑ نے ایک نابالغ لڑکے کی نسبت یہ کہا تھا کہ اگر یہ لڑکا جڑا ہو تا تو شہادت اور قہر سے اپنے ملے باپ کو مٹاتا ۱۷ منہ

۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَلَا وَهْوَ يَهُودِيٌّ  
أَوْ نَصْرَانِيٌّ أَوْ مَجْزِيٌّ حَتَّى يَكُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ تَلْبَسُ  
الْإِسْلَامُ هَلْ تَرَى فِيهَا جَدَّ عَاطٍ

### باب

۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
جَوْرِ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَرَّاجٍ  
عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَابٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ  
فَقَالَ مَنْ تَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأَى  
أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَسَأَلْنَا يَوْمًا  
فَقَالَ هَلْ تَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لِكَيْتِي  
رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي  
فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا أَسْرَجٌ  
جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا  
عَنْ مُوسَى كَلُوبٌ مِنْ حِوَارِيِّيٍّ دَخَلَ فِي شِدْقِهِ  
حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرَ  
وَمِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَمِسُ شِدْقَهُ هَذَا فَيَعُودُ  
فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا أَوَّالُ الْإِنْطِلَاقِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی  
ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے ابی  
نے ابوسمرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے پیدا نشی دین  
(یعنی اسلام) پر پیدا ہونا ہے لیکن اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی  
یا پارسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا بچہ (صحیح اور سالم) پیدا ہونا ہے  
کبھی دیکھا کوئی بوجا پیدا ہوا ہے۔

### باب

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویز بن حازم نے  
کہا ہم سے ابوجہاد عمران بن تیم نے انہوں نے سمرہ بن جندب سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (صبح کی نماز) پڑھ چکے تو  
ہماری طرف منہ کرتے اور فرماتے آج رات کو تم میں سے کسی نے خواب دیکھا  
ہو تو وہ بیان کرے اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرنا آپ جو اللہ  
کو منظور فرماتا اس کی تعبیر بیان فرماتے ایک دن ایسا ہوا آپ نے ہم سے بھی  
پوچھا کیا تم میں کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ہم نے عرض کیا جی نہیں آپ نے  
فرمایا اگر میں نے تو آج رات کو (خواب میں) دیکھا دو شخص (فرشتے) میرے پاس آئے  
اور میرا ہاتھ پکڑ کر بیت المقدس کی طرف لے گئے وہاں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص  
تو بیٹھا ہے اور دوسرا شخص لوہے کا انکڑا ہاتھ میں لیے کھڑا ہے (امام بخاری  
نے کہا ہمارے بعض ساتھیوں نے موسیٰ بن اسماعیل سے یوں روایت کیا  
نہ) وہ بیٹھے ہوئے شخص کے ایک گلچھڑے میں یہ انکڑا گھسیڑتا ہے کہ  
اس کی گدی تک جا پہنچتا ہے پھر دوسرے گلچھڑے میں بھی جی طرح گھسیڑتا  
ہے اتنے میں پہلا گلچھڑا جڑ جاتا ہے پھر دوبارہ اس میں گھسیڑتا ہے میں نے

۱۔ اس حدیث سے امام بخاری نے اپنا مذہب ثابت کیا کہ جب ہرچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے تو اگر وہ بچپن میں ہی مر جائے تو اسلام پر رہے گا اور جب اسلام  
پر مرے تو بہشتی ہوگا اسلام کے دین میں سب سے بڑا اجر تو حید ہے۔ تو ہرچہ کے دل میں خدا کی معرفت اور اس کی توحید کی قابلیت ہوتی ہے اگر ہرچہ صحبت میں نہ رہے  
تو ضرور وہ مومن ہو لیکن منکر ماں باپ اور عزیز طاقتور اس فطرت سے اس کا دل پھر کفر میں پھنسا دیتے ہیں ۲۔ منہ ۱۱ حافظ نے کہا یہ بعض ساحقی معلوم  
نہیں ہوئے کون تھے اور شاید عباس بن فضال استغاثہ ہوں جنہوں نے اس حدیث کو موسیٰ بن اسماعیل سے روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں نکالا ۱۲۔ منہ ۱۱  
اور اتنے میں دوسرا گلچھڑا جڑ کر صحیح اور سالم ہو جاتا ہے پھر دوبارہ اس میں گھسیڑتا ہے عرض پڑی ہو رہا ہے یہ دفتر کا مذہب ہے صافانہ اس کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے ۱۳۔ منہ

فَانْطَلَقْنَا حَتَّى اَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ عَلَى  
قَفَا وَرَجُلٍ قَائِمٍ عَلَى رَأْسِهِ يَفْهَرُ اَوْ مَخْدَعٌ  
فَيَسْدُخُ بِهَا رَأْسَهُ فَاِذَا ضَرَبَهُ تَنَادَّ هَذَا  
الْحَجَرُ فَاَنْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَاْخُذَهُ فَلَا يَزِيْجُهُ اِلَى  
هَذَا اَحْتَى يَلْتَمِسُ رَأْسَهُ وَعَادَ رَأْسَهُ كَمَا  
هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَا  
اَنْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا اِلَى نَقَبٍ مِثْلِ التَّنُوْرِ  
اَعْلَاهُ مَبِيْعٌ وَّاَسْفَلُهُ وَاِسَعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ  
نَارٌ فَاِذَا اقْتَرَبْنَا تَفَعُّوْا اَحْتَى كَادُوا يَخْرُجُوْنَ  
فَاِذَا اَحْمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا  
رَجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا  
اَنْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى اَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دِمٍ  
فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى وَسْطِ النَّهْرِ قَالَ يَزِيْدُ  
اَبْنُ هَادُوْنَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ  
اَبْنِ حَازِمٍ وَعَلَى شَيْطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ  
حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَاِذَا  
اَسْرَادَانِ يَخْدُمُ رَأْسَهُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ  
فِيْهِ قَرَدَةٌ حَيْثُ كَانَ يَجْعَلُ كُلَّمَا جَاءَ  
لِيَخْوَجَ رَمَى فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَزِيْجُهُ كَمَا كَانَ  
فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا اَنْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى  
اَتَيْنَا اِلَى رَوْضَةٍ خَضِرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ  
وَفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصَبِيَّانِ قَرَا اِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ  
مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ تَتَوَقَّدُ مَا فَصِيْدًا

اپنے ساتھ والوں سے پوچھایا ہے کیا انہوں نے کہا آگے تو چلو خیر ہم  
ایک مرد پاس پہنچے جو چپٹ پڑا ہوا ہے اور ایک دوسرا مرد اس کے سر  
پر فہر یا منخر (پتھر) لیے کھڑا ہے اور اس سے اس کا سر بھوڑ رہا ہے پتھر  
مارتے ہی (سر بھوڑ کر) لڑکھاتا ہے مارنے والا اس کے لینے کو جاتا  
ہے ابھی سے کہ نہیں لوثنا کہ جس کو مارا تھا اس کا سر جڑ کر اچھا خاصا  
جیسے پہلے تھا ہو جاتا ہے پھر وہ لوٹ کر مارتا ہے اور میں نے (اپنے ساتھیوں  
سے) پوچھایا ہے کون انہوں نے کہا آگے تو چلو خیر ہم تنور کی طرح ایک کڑبے  
پر پہنچے اوپر سے تو اس کا منہ تنگ اور نیچے سے کشادہ اس کے تلے آگ  
سلگ رہی تھی جب آگ کی لپٹ اوپر تنور کے کنارے تک آئی تو اس کے  
اندر جو لوگ تھے وہ بھی اوپر اٹھ آتے نکلنے کے قریب ہو جاتے پھر  
جب دھیمی ہو جاتی تو لوگ بھی اندر لوٹ جاتے ان لوگوں میں کئی عورتیں او  
مرد ننگے بھی تھے میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھایا ہے کیا انہوں نے  
کہا آگے تو چلو۔ خیر ہم پھر چلے ایک خون کی ندی پر پہنچے اس ندی میں ایک  
شخص کھڑا ہے اور ندی کے ایک عمدہ مقام پر بیزید بن ہارون اور  
وہب بن جریر راویوں نے جریر بن حازم سے یوں نقل کیا ندی کے  
کنارے ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں وہ شخص جو ندی کے  
اندر کھڑا تھا آیا اور ندی سے نکلنے لگا۔ اس وقت دوسرے شخص نے ایک  
پتھر اس کے منہ پر مارا اور جہاں پر وہ تھا وہیں اس کو لوٹا دیا پھر ایسا ہی کیا  
جب اس نے نکلنا چاہا اس نے ایک چھفر اس کے منہ پر مار دیا وہ لوٹ کر اپنی  
جگہ جا رہا میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھایا معاملہ کیا ہے خیر ہم چلتے  
چلتے ایک ہرے بھرے باغیچے پر پہنچے وہاں ایک بڑا درخت تھا اس  
کی جڑ میں ایک بوڑھا بیٹھا تھا اور کئی بچے اور اس درخت کے پاس ایک  
مرد اور تھا جو اپنے سامنے آگ سلگا رہا تھا خیر میرے دونوں ساتھی مجھ کو

۱۔ یعنی سب چیزیں دیکھ کر پھر اخیر میں سب کی کیفیت تم سے بیان کریں گے ۲۔ ابتدا دوزخ کی پوچھ چکیا۔ آگے آگے دیکھو ہو دے چکیا ۳۔ منہ سے

راوی کا حکم ہے کہ نہ کہ اس کا منہ دیکھو اس پتھر کو کہتے ہیں جس سے ہاتھ بھر جائے ۴۔ منہ سے جیسے ناریل پھڑکتے ہیں ۵۔ منہ



بِئِي الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلَنِي دَارًا لَمْ أَسْأَلْ أَحَدًا  
وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا رَجُلٌ شَبِيحٌ وَشَبَابٌ  
وَنِسَاءٌ وَصَبِيَّانِ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا لِي  
الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَنِي دَارًا رَاحِيًا أَحْسَنَ وَ  
أَفْضَلَ فِيهَا شَبِيحٌ وَشَبَابٌ قُلْتُ  
طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا دَأَيْتُمَا  
قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِي دَأَيْتُهُ يَشْتَقِي شِدْقَهُ  
فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذِبِ فَتَحْمِلُ  
عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيَصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ  
وَالَّذِي دَأَيْتُهُ يَشْدَحُ دَأْسَهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ  
اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ  
فِيهِ بِالشَّهَادِ يُفَعِّلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَالَّذِي  
سَأَيْتُهُ فِي التَّقْبِ فَهُوَ الزَّانَةُ وَالَّذِي  
رَأَيْتُهُ فِي التَّهْمِ أَكَلُوا الرِّبَا وَالشَّبِيحُ الَّذِي  
فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ وَالصَّبِيَّانِ حَوْكَمُ  
فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّاسَ مَالِكُ  
خَازِنُ النَّارِ وَالَّذِي أَدْرَأَ الْوَلِيَّ الَّتِي دَخَلَتْ  
دَارَ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ  
فَقَدْ أَدْرَأَ الشَّهَادَةَ وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهَذَا إِمِّيكَائِيلُ  
فَادْفَعْ دَأْسَكَ فَزَفَعْتُ دَأْسِي فَإِذَا فَوْقَ  
مِثْلِ السَّابِقِ قَالَا ذَلِكَ مَثَرُكَ فَقُلْتُ  
دَعَانِي أَدْخُلْ مَثَرِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عَمْدٌ

لے کر اس درخت پر چڑھے اور ایسے ایک گھر میں لے گئے کہ میں نے  
اس سے اچھا اور اس سے عمدہ کوئی گھر ہی نہیں دیکھا اس میں بوڑھے  
اور جوان اور عورتیں اور بچے (سب طرح کے لوگ) تھے پھر وہاں سے  
نکال کر درخت پر چڑھائے گئے اور ایک دوسرے گھر میں لے گئے  
وہ پہلے گھر سے بھی اچھا اور عمدہ گھر تھا وہاں بوڑھے جوان (دو طرح کے  
لوگ تھے) میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم نے تو مجھ کو آج رات خوب  
گھمایا اب جو میں نے دیکھا اس کیفیت تو بتلاؤ انہوں نے کہا اچھا  
جس کا گھنٹہ تم نے دیکھا چیرا جا رہا تھا وہ (دنیا کا) ایک بڑا  
بھوٹا شخص ہے جو بھوٹی بات بیان کرتا لوگ اس سے سن کر سب  
طرف مشہور کر دیتے قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی اور جس  
کا سر تم نے دیکھا پھوڑا جا رہا تھا وہ شخص ہے جس کو (دنیا میں) اللہ  
نے قرآن کا علم دیا تھا لیکن رات کو تو وہ سوتا رہا اور دن کو اس پر عمل  
نہیں کیا قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی اور تنور میں جو لوگ  
تم نے دیکھے وہ زانی بدکار لوگ ہیں اور نہ نہیں جن کو دیکھا اور سو د  
خوار ہیں اور درخت کی جڑ میں جو بوڑھا دیکھا تھا وہ ابراہیمؑ پیغمبر ہیں  
ان کے گرد جو بچے دیکھے وہ لوگوں کے بچے ہیں اور وہ شخص جو آگ سلگا  
رہا تھا مالک فرشتہ ہے دوزخ کا داروغہ اور پہلے جس گھر میں  
تم گئے تھے وہ عام مسلمانوں کے رہنے کا گھر ہے اور یہ دوسرا  
شہیدوں کے رہنے کا گھر ہے اور میں جبریلؑ ہوں اور یہ (میرا ساتھی)  
میکائیلؑ تم اپنا سر تو اٹھاؤ میں نے سر اٹھایا دیکھا تو اب کی طرح ایک  
چیز میرے اوپر ہے انہوں نے کہا یہ تمہارا مقام ہے میں نے کہا مجھ کو  
چھوڑو میں اپنے مقام میں جاؤں انہوں نے کہا الھی دنیا میں رہنے کی تمہاری

۱۔ یعنی رات غفلت میں کافی نہ قرآن کی تلاوت کی نہ تہجد پڑھا اور دن کو دنیا کے کام کاج میں غرق رہ کر قرآن پڑھ نہ کر سکا ۲۔ منہ ۳۔ اس سے معلوم ہوا  
کہ شہیدوں کا مقام بہت اعلیٰ ہے مگر یہ نہیں ثابت ہوتا کہ شہیدوں کا درجہ حضرت ابراہیمؑ سے بھی زیادہ ہے کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کا اصل مقام اس سے  
اعلیٰ ہوا اور وہ درخت کی جڑ میں تھیں انہوں کی نگرانی کے لیے بھیجے گئے ۴۔ منہ

لَوْ تَسَبَّحْتُمْ لَهٗ فَلَوْ اسْتَكْمَلْتُمْ اَنْتَبِتْ  
مِنْ ذٰلِكَ -

### بَابُ مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

۵ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى اَبِي بَكْرٍ فَقَالَ فِي كُمُ  
كَفَنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
فِي ثَلَاثَةِ اَنْوَاعٍ بَيْضِ سَحَابٍ لَيْسَ فِيهَا  
قَيْصٌ وَلَا عَمَامَةٌ وَقَالَ لَهَا فِي اَيِّ يَوْمٍ  
تُوتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَآخَى يَوْمَ هَذَا قَالَتْ  
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ اَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ  
فَنَظُرًا لِي تَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يَمْرُضُ فِيهِ يَه  
رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوا ثَوْبِي هَذَا  
وَزَيِّدُوا عَلَيْهِ تَوْبَيْنِ فَكَفَنُونِي فِيهِمَا قُلْتُ  
اِنَّ هَذَا اَخْلَقَ قَالَ اِنَّ الْحَيَّ اَحَقُّ بِالْحَمْدِ يَدُ  
مِنَ الْمَيِّتِ اِنَّمَا هُوَ لِمَهْلَةٍ فَلَمْ يَتَوَفَّ حَتَّى  
اَمْسَى مِنْ لَيْلَةِ الثَّلَاثَةِ وَدُفِنَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ -

### بَابُ مَوْتِ النَّبِيِّ اَبُو بَكْرَةَ

۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو

کچھ عمر باقی ہے جس کو تم نے تیر نہیں کیا اگر تیر کر چکے ہوتے تو اپنے  
مقام میں آجاتے۔

### باب پیر کے دن مرنے کی فضیلت

ہم سے معنی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد  
نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیماری  
میں گئی انہوں نے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں  
میں کفن دیا میں نے کہا تین دھوئے ہوئے سفید کپڑوں میں نہ ان میں قمیص  
نہ تھنا نہ عمامہ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات  
کس دن ہوئی تھی میں نے کہا پیر کے دن انہوں نے کہا آج کونسا  
دن ہے میں نے کہا پیر کا دن انہوں نے کہا مجھے بھی امید ہے کہ اب  
سے لے کر رات تک کسی وقت میں گرجاؤں پھر اپنے کپڑے پر  
لگاؤں جو بیماری میں پہنے تھے اس پر زعفران کا دھبہ لگا تھا اور کہا  
یہ کپڑا دھوؤ الٹا اور دو کپڑے اور لے لینا ان میں میرا کفن کر دینا  
میں نے کہا یہ کپڑا تو پرانا ہے انہوں نے کہا نیا کپڑا تو زندہ آدمی  
کے لیے زیادہ درکار ہے بہ نسبت مردے کے کیونکہ مردے کا کپڑا تو  
پسپ اور خون میں بھرنے کے لیے ہے پھر اس روز ابوبکر نہیں مرے یہاں  
تک کہ نکل کی رات آگئی اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

### باب ناگہانی موت کا بیان

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن  
جعفر بن ابی کثیر نے کہا مجھ کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے

ابو جعد کے دن کی موت کی فضیلت اس طرح ابو جعد کی رات کو مرنے کی فضیلت دوسری حدیثوں میں آئی ہے پیر کا دن بھی موت کے لیے بہت افضل ہے کیونکہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن وفات فرمائی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی دن مرنے کی آرزو کی مگر وہ مشکل کی شب کو مرے ۱۲ منہ ۱۷ منہ اور  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح پیر کے دن موت کی فضیلت پاؤں ہمیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ پیر کے دن ابوبکر نے مرنے کی آرزو کی ۲ منہ  
۱۷ منہ یعنی مردے کو کچھ بتاؤں سگاری کی ضرورت نہیں پڑتی اس کو سنے کپڑے کی اتنی حاجت نہیں ہوتی جتنی زندہ کے کو بے مردے کا کپڑا تو خون پسپ  
میں گل سرخ غراب غصہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّيْ أَفْتَلَنْتُ نَفْسَهَا وَأَطْلَمْتُهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا فَتَالَ نَعَمْ.

**باب مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاقْبَرَهُ أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ أَقْبَرُهُ إِذَا جَعَلْتُ لَهُ قَبْرًا وَقَبْرَتُهُ دَفْنَتُهُ كِفَاتًا يَكُونُونَ فِيهَا أَحْيَاءٌ وَيَدْفَنُونَ فِيهَا أَمْوَاتًا**

۷ - حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي ذَكْرِيَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَدَّرُنِي مَرَضُهُ إِيَّيْنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتَبْطَأَ يَوْمَ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَتْ

اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سعد بن عبادہؓ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں ایک ہی ایک مر گئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرنے پاتی تو کچھ خیرات کرتی اب اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو اس کو کچھ ثواب ملے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کی قبروں کا بیان**  
سورہ مجلس میں جو آیا ہے فاقبرہ تو عرب لوگ کہتے ہیں اقرت الرجل قبرہ یعنی میں نے اس کے لیے قبر بنائی اور قبر نہ کا معنی میں نے اس کو دفن کیا اور سورہ المراتل میں جو کفانا کا لفظ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی بھی زمین میں بسر کرو گے اور مر کر بھی اسی میں گرو گے۔

ہم سے اسلیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے سلیمان بن ہلال نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ کو محمد بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے البرموانی بن ابی ذکریانہ انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی (موت کے شروع) بیماری میں (دو بری بیبیوں سے) معذرت کے طور پر فرماتے تھے آج میں کہاں کہوں گا کہ میں کمال میں کہوں گا حضرت عائشہؓ کا دن آپ دور سمجھتے تھے آخر میری باری ہی کے دن اللہ

**۱۰ باب کی حدیث لاکرام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ مؤمن کے لیے انسانی موت سے کوئی فرق نہیں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پناہ مانگی ہے کیونکہ اس میں وحیت کرنے کی مصلحت نہیں ملتی ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ ناگہانی موت مؤمن کے لیے راحت ہے اور جو کار کے لیے غصے کی پکڑ ہے ۱۲ منہ ۱۰ اس فقیر کو ترجمہ باب سے کوئی تعلق نہیں امام بخاری نے اپنی مادت کے موافق چونکہ کفانا کے معنی میں موت کا ذکر بھی شامل تھا اس کو یہاں بیان کر دیا ۱۲ منہ ۱۰ یہ نتیجہ ذکر کا ترجمہ ہے کیا آپ کی کمال مردت اور غنائت کو تعلق تھی کہ دوسری بیبیوں سے حضرت عائشہؓ کے گھر میں جانے کے لیے معذرت کرتے تھے حالانکہ آپ پر باری باری رہنا واجب تھا۔ یعنی رواتر میں یقیناً ہے بیبی آپ پوچھتے تھے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس جانے میں کتنے دن باقی ہیں اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ بیمار تھے اور بیماری میں آپ کو حضرت عائشہؓ کے گھر میں زیادہ آرام ملتا تھا ۱۲ منہ ۱۰ آپ کو انہی کے دن کا امتیاق رہتا کہ ان کی باری کب آتی ہے اور یہ خیال کر کے کہ ان کی باری میں اب کتنی دیر ہے بار بار پوچھتے آج کس کی باری ہے ہر کس کی باری ہے۔ یہ آپ کی شروع بیماری کا ذکر ہے تو اس دوسری حدیث کے خلاف ہو گا جس میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے دوسری بیبیوں سے اجازت لے کر اپنی بیماری کے دن حضرت عائشہؓ کے گھر میں بسر کیے ۱۲ منہ**

يَوْمَ قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَعْدِي وَنَحْرِي وَدَفِنَ فِي بَيْتِي ۝

۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لَوْلَا ذَلِكَ أَبْرَزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ أَوْخِشِيَ أَنْ يَتَّخِذَ مُسْجِدًا وَدَعَنَ هِلَالٌ قَالَ كُنَّا فِي عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُولَدِي ۝

۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلَانَ التَّمَامِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَمًا ۝

۱۰- حَدَّثَنَا فَرْدَوْهٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَاطِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ فَبَدَّتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَرَعُوا وَظَنُوا أَنَّهُ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَاللَّهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے آپ کو اٹھایا میرے پہلو اور سینے کے بیچ میں اور میرے ہم گھر میں دفن ہوئے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ہلال بن حمید سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس سے اچھے ہو کر انہیں باٹھے یوں فرمایا اللہ یہود نصاری پر لعنت کرے انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا حضرت عائشہ کہتے ہیں اگر یہ ڈر رہتا تو آپ کی قبر کھول دی جاتی مگر آپ ڈرے یا لوگوں کو ڈر ہوا کہیں آپ کی قبر مسجد نہ ہو جائے اور ہلال اس حدیث کے راوی نے کہا عروہ نے میری کنیت رکھ دی اور میری کوئی اولاد ہی نہ تھی۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ابو بکر بن عیاش نے خبر دی انہوں نے سفیان بن دینار سے جو کھجور فروش تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو دیکھا وہ اونٹ کی کوبان کی طرح تھی۔

ہم سے فروہ بن ابی المغیرا نے بیان کیا کہ ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا جب ولید بن عبد الملک بن مروان کی حکومت کے زمانہ میں حضرت عائشہ کے حجرے کی دیوار گری تو اس کو بنانے کے ایک ٹانگ دکھلائی دی لوگ گھبرائے کچھ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک قدم ہے اور کسی ایسے شخص کو نہ پایا جو اس کو بچاتا ہو یہاں تک کہ عمرو بن زبیر نے ان سے کہا ہر گز نہیں خدا کی قسم یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم نہیں ہے بلکہ حضرت عروہ کا قدم ہے

۱۱- باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے اس حدیث سے گھر میں دفن کرنے کا جواز بھی معلوم ہوا ۱۲- منسلک لوگ اس کی طرف سجدہ کرنے لگیں یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۳- حالانکہ کنیت اکثر اولاد ہونے کے بعد رکھی جاتی ہے اس سے امام بخاری کی عرق ہلال کا سماج عروہ سے ثابت کرنا ہے ۱۴- منسلک ابو نعیم کی ثقافت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو بکر اور عروہ کی قبریں بھی اسی طرح کی قبریں چنانچہ اہل حدیث اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ اسی روایت کے رو سے قبر کو کوبان کی طرح بنانا افضل مانتے ہیں لیکن شافعی نے مسلح بنانا افضل کہا ہے ۱۵- ہوا یہ کہ ولید کی خلافت کے زمانہ میں اس نے عمر بن عبد العزیز کو جو اس کی موت سے مدینہ کے عامل تھے یہ لگا کہ ازواج مطہرات کے حجرے گروا کر مسجد کو وسیع کروا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک بلند کر دو کہ نمازیں ادھر منہ نہ ہو عمر بن عبد العزیز (بانی موعود) نے

وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عَمْرٍو عَنْ هِشَامٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَوْضَعَتْ عَبْدَ اللَّهِ بَنَ  
الزُّبَيْرِ لَا تَدْفِي مَعَهُمْ وَأَدْفِي مَعَ صَوَاحِبِي  
بِالْبَقِيعِ لَا أَذْكِي بِهِ أَبَدًا -

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ  
الْحَكِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ سَأَلْتُ  
عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنَ عَمْرٍو  
إِذَا هَبَّ إِلَى أَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ فَقُلْ يَقْرَأُ  
عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ سَلَّمَ  
أَنْ أَدْفَنَ مَعَ صَاحِبِي قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ تَفْقُو  
فَلَا وَثَرَتْهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ  
مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنْتُ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجِعِ  
فَإِذَا قَبِضْتُ فَأَحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِمُوا ثُمَّ قُلْ  
يَسْتَأْذِنُ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنْتُ لِي فَأَدْفِنُونِي  
وَالْأَفْرَدُونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ  
أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ  
نُوفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
عَنْهُمْ رَاضٍ فَمِنْ أَسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ

اور اسی اسناد سے ہشام سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے (مرتبہ وقت) عبد اللہ بن الزبیر کو وصیت کی مجھ کو بغیر  
صاحب اور ابو بکر اور عمر کے پاس نہ گاڑنا بلکہ بقیع میں میری سونوں کے پاس دفن  
کر دینا میں یہ نہیں چاہتی کہ ان کے ساتھ میری تعریف بھی ہو کر لے

ہم سے قیدیہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے کہا ہم سے حصین نے  
انہوں نے عمر بن مہمون سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو (اس  
وقت) دیکھا (جب وہ زخمی ہوئے) انہوں نے کہا عبد اللہ تمام المؤمنین عائشہ  
صدیقہؓ پاس جا اور کہہ تم کو سلام کہتا ہے پھر ان سے عرض کر کہ میں اپنے  
دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں (عبد اللہؓ گئے اور ایسا ہی پیغام پہنچایا)  
حضرت عائشہؓ نے کہا یہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر میں آج ان کو اپنے  
اوپر مقدم رکھوں گی عبد اللہؓ لوٹ کر آئے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا ہوا انہوں نے  
کہا حضرت عائشہؓ نے اجازت دی حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو اس جگہ دفن ہونے  
کا بڑا خیال تھا اتنا خیال کسی بات کا نہ تھا جب میں مر جاؤں تو ایسا کرو اور اجازت  
اٹھا کر لے جاؤ اور حضرت عائشہؓ کو سلام کہو اور عرض کرو کہ عمرؓ آپ کے حجرے میں  
دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے اگر وہ اجازت دیں تو مجھے وہاں دفن کردے اور مسلمانوں  
کے مقبرے میں دفن کر دینا دیکھو خلافت کا حق دار میں ان چند لوگوں سے  
بڑھ کر کسی کو نہیں پاتا جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک راضی  
رہے ہیں پھر یہ لوگ جس کو خلیفہ بنائیں میرے بعد وہی خلیفہ ہے اس  
کی بات سننا اور اس کا کہا ماننا حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے حضرت علیؓ  
اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور عبد الرحمنؓ بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ کا نام لیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) نے یہ حجرے گرانے شروع کیے اس وقت ایک پاؤں اندر سے نودا ہوا وہ نے بتایا کہ یہ حضرت عمرؓ کا پاؤں ہے ۱۲ (حواشی صفحہ ۱۱)  
حضرت عائشہ صدیقہؓ کی کسر تھی انہوں نے فرمایا میں اس لائق نہیں کہ لوگ میری تعریف کریں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونگی تو لوگ آپ کے  
ساتھ میری ذکر کریں گے اور دوسری بیویوں پر میری ترجیح اور فضیلت بیان کریں گے کہ وہ سب بقیع میں دفن ہوئیں اور میں خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
کے ساتھ ۱۳ منہ سلمہ سبحان اللہ یہ حضرت عمرؓ کی بڑی احتیاط اور حق شناسی تھی انہوں نے یہ خیال کیا کہ شاید حضرت عائشہؓ نے میری مرادت سے اور یہ سمجھ کر کہ میں  
امیر المؤمنین ہوں اس کی اجازت دے دی ہو لیکن دل سے نہ چاہتی ہوں تو میرے بعد پھر اجازت لینا مرنے کے بعد پھر کچھ باؤ نہیں دہتا ۱۴ منہ سلمہ  
مشہور ہیں سے یہی لوگ موجود تھے ابو عبیدہ بن الجراح کا انتقال ہو چکا تھا اور سعید بن زید کو زندہ تھے باقی برصو آئندہ

فَأَمَرَ مَوْلَاهُ دَاوُدَ بِمَوَاتِي عَمَّانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَذَو الْوَلَدِ  
وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ  
وَوَلِيَّهِ عَلَيْهِ شَأْبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ ابْتِغَا  
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يُبَشِّرِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَأَنَّكَ مِنَ  
الْفِرْقِ فِي الْإِسْلَامِ مَا تَدْعِلْتَ ثُمَّ اسْتَخْلَفْتَ  
فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هَذَا كُلِّهِ فَقَالَ  
لَيْتَنِي يَا ابْنَ آجَى وَذِيكَ كَفَافٌ لَا عَلَى وَلَا لِي وَحِي  
الْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِي يَا أَلْمَعِجَرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا أَنْ  
تَيَّرُونَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَ  
أَوْصِيهِ بِالْأَنْصَارِ الْخَيْرِ الَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّرَجَاتِ الْأَعْلَى  
أَنْ يَقْبَلَ مِنْ تَحْسِنِهِمْ وَيُعْفِيَ عَنْ مُسِيئَتِهِمْ وَتَحْسِنُ  
بِدِمَةِ اللَّهِ وَدِمَةِ رَسُولِهِ أَنْ يُؤْفَى لَهُمْ بِعَقْدِهِمْ  
وَأَنْ يُقَالَ مِنْ ذَلَالِهِمْ وَأَنْ لَا يَكْفُوا قَوْنًا  
طَائِفَتِهِمْ.

بَاب مَا يُقَالُ مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ  
۱۲ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَايَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَلَتْ

اور ایک انصاری جوان ان کے پاس پہنچا وہ کہنے لگا اے امیر المؤمنین  
تم کو اللہ کی طرف سے خوشی ہی خوشی ہے خوش جاؤ ایک تو اسلام  
میں تمہارا جیسا درجہ ہے۔ وہ تم جانتے ہو پھر اُس کے بعد خلیفہ ہوئے  
تو انصاف کرتے رہے پھر اُن سب کے بعد شہادت ملی حضرت عمرؓ نے کہا  
میرے بھتیجے میری توبہ آرزو ہے۔ کاش یہ خلافت برابر برابر اتر جائے  
مجھے کچھ ثواب ملے نہ میرے اوپر کچھ وبال ہو میرے بعد جو خلیفہ  
ہو میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ اگلے مہاجرین سے بھلائی کرتا ہے  
ان کا حق پہچانے اور ان کی عزت کا خیال رکھے اور انصار کے ساتھ  
بھی بھلائی کرے جنہوں نے مدینہ میں جگہ لی اور ایمان پر ثابت قدم ہے  
یعنی ان میں جو نیک ہے اس کی نیکی کی قدر کرے اور جو ان میں قصور کے  
اُس کے قصور سے درگزر کرے میں یہ بھی خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ  
اور اُس کے رسول کے ذمہ کا خیال رکھے تاکہ ان کا فخر و میوں کا عہد پورا  
کرے اُن سے نہ لڑے اُن کے سوا دوسرے کافروں سے لڑے۔ اور  
طاقت سے زیادہ اُن کو تکلیف نہ دے۔

باب جو لوگ مر گئے اُن کو برا کہنا منع ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے  
انہوں نے اعمش سے انہوں نے عباد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

بقیہ صفحہ سابقہ اگر حضرت عمرؓ کے دشت یعنی چچا زاد بھائی مورتے تھے۔ اس لئے ان کا نام تک نہیں لیا دوسری روایت میں ہے یوں فرمایا دیکھو میرے بیٹے کا  
خلافت میں کوئی حق نہیں ہے حضرت عمرؓ کا ایک بی بی کام دیکھو اور اس کو معاویہؓ کے کام سے ملاؤ کہ انہوں نے مورتے وقت زبردستی اپنے ناخلف بیٹے یزید سے بیعت  
کر دی تو دونوں میں زمین آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ جو لوگ حضرت عمرؓ پر طعن کرتے ہیں انکو یہ کاروائی ان کی دیکھ کہ حق تعالیٰ سے شرمانا چاہیے جس شخص کی  
پاک فکری اور عدالت کا یہ حال ہے کہ حکومت کے ساتھ اپنے عزیزوں کی ذرا رعایت نہ کی اور اپنے خاص بیٹے کو ایک ادنیٰ سپاہی کے برابر رکھا ہو اور مورتے وقت بھی  
اس کو ترجیح نہ دی ہو۔ جھاکسی کا منہ ہے۔ جو اس پر طعنے مارے سب سے زمانہ کے بدعاش اور اٹھائی گیرے اپنی آنکھ کا شہر نہیں دیکھتے اور بزرگوں کی آنکھ کا  
دیکھتے ہیں۔ استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ نہ حواشی صفحہ ۱۵۰ اللہ اکبر خلافت اور حکومت ایسی ہی نادرک چیز ہے حضرت عمرؓ نے اس کے بدلے کے  
چھلائی مگر مورتے وقت اسی کو نصرت کیے کہ خلافت کا نہ ثواب ملے نہ عذاب ہو ہوا برابر اتر جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جو زمانہ گزرا اس کی تعلیم  
میں ۱۱ منہ ۱۲ یعنی کافروں سے عہد کرے اور انھوں نے لورہ جو یہ ادا کرتے رہیں تو پھر ان کو نہ ستائے اُن کے جان اور مال کی مسلموں کی طرح حفاظت کی  
جائے ۱۱ منہ ۱۲ یعنی مسلمان جو مر جائیں اُن کا سرے بعد عہد کرنا چاہیے اگر کافر یا فاسق ہو گا تو ان کا عہد کرنا درست ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو تنبیہ ہو۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الْأَمْوَالَ  
فَاتَّخَمْتُمْ قَدًا فَخْضُوا إِلَى مَا قَدْ مَوَاتَابَعَهُ عَلَى بَن  
الْجَعْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍوَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ  
شُعْبَةَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ  
الْأَعْمَشِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ۞

### بَابُ ذِكْرِ شَرِّ الْأَمْوَالِ

۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ قَالَ  
أَبُو لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَّالَكَ سَلَوْتُ  
الْيَوْمَ فَذَلَّتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۞

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## كِتَابُ الزَّكَاةِ

بَابُ وَجُوبِ الزَّكَاةِ وَقَوْلِ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ حَدَّثَنَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَرْثَا بِالصَّلَاةِ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مر گئے ان کو براؤ کہو  
کیونکہ انہوں نے جیسے عمل کئے تھے ویسا بدلہ پا چکے آدم بن ابی یاسر کے  
ساتھ اس حدیث کو علی بن جعد اور محمد بن عمرہ اور ابن ابی عدی نے  
بھی شعبہ سے روایت کیا ہے۔ اور عبد اللہ بن عبد القدوس اور  
اور محمد بن انس نے بھی اُس کو ائش سے روایت کیا ہے۔

باب برے مردوں کی برائی بیان کرنا درست ہے  
ہم سے عمر بن حصن نے بیان کیا کہ اچھے سے میرے باپ نے  
انہوں نے ائش سے انہوں نے کہا مجھ سے عمر بن مروہ نے بیان کیا  
انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا  
ابو لہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تیری خرابی ہوسارے دن  
تب یہ آیت اتری تبت یدایا ابی لہب وتب

شرع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

## کتاب زکوٰۃ کے بیان میں

### باب زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور درستی سے ادا کرو نماز کو اور زکوٰۃ دو اور اللہ  
بن عباس نے کہا مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا قصہ نقل کیا تو کہا وہ ہم کو نماز اور زکوٰۃ اور ناطہ جوڑنے اور کھانسی

۱۔ اب ان کو برا کہتے ہیں کوئی فائدہ نہیں بلکہ ان کے عزیز و قریب اور رشتہ دار دوستوں کو ایذا دینا ہے۔ البتہ حدیث کے زاویوں کا حال مہے بعد بھی بیان  
کرنا درست ہے کیونکہ اس میں دین کی حفاظت مقصود ہے۔ ۱۲۔ منہ ۱۲۔ یہ باب لاکرام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ میں حدیث میں مردوں کی برائی بیان  
کرنا منع ہوا ہے۔ اُس سے مراد وہ سلمان مرنے والے جو بظاہر نیک گزرے ہوں لیکن کافروں اور ناسقوں کی برائی تو مرنے بعد بھی کرنا درست ہے جیسے ابن  
عباس نے ابولہب مردوں کی برائی اُس کے مرنے بعد بیان کی ۱۳۔ منہ ۱۳۔ جب یہ آیت اتری واندز عیش تک المربعین یعنی اپنے قریب رشتہ داروں کو ڈرا  
تو آپ صفا پرچم سے اور قریش کے لوگوں کو بکرا دہ سب کھٹے ہوئے پھر اپنے انکو خدا کے غضب سے ڈرایا تب ابولہب مرد دیکھتے لگا تیری خرابی ہو چکی  
کیا تو نے ہم کو اسی بات کے لئے اکٹھا کیا تھا۔ اُس وقت یہ سورت اتری تبت یدایا ابی لہب وتب یعنی ابولہب ہی کے دونوں ہاتھ ٹوٹے اور ہلاک ہوا  
۱۴۔ منہ ۱۴۔ خود قرآن سے زکوٰۃ کی فرضیت ثابت ہوئی نماز کے ساتھ یہی جگہ قرآن میں زکوٰۃ کا بھی ذکر ہے اور وہ ایک رکں ہے اسلام کا اُس کا منکر  
کا قرہ۔ اور جو لوگ زکوٰۃ دیکر حاکم اسلام رہا تو بر صفا آئندہ۔



وَالزَّكَاةَ وَالصَّلَاةَ وَالْعَقَا فِي -

۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الطَّحَاكُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَكْرِيَّا ابْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَواتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَذَلِكَ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تَتَوَخَّذُونَ مِنْ غَنَائِكُمْ وَتَرُدُّونَهَا فِي سَبِيلِهِمْ -

۱۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ سَاجِدًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخُلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَا لَهُ مَالُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّبَ مَالَهُ تَعَبَّدَ اللَّهُ لِرَهْتِهِ لَكَ بِهِ شَيْبًا وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَقِصِّلَ الزَّحِيمَ وَقَالَ ثُمَّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى

بچنے کا حکم دیتے ہیں۔

ہم سے ابو عاصم ضحاہ بن محمد نے بیان کیا انہوں نے زکریا بن اسماعیل سے انہوں نے یحییٰ بن عبد اللہ بن حنفیہ سے انہوں نے ابو معبد بن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا یمن والوں سے (پہلے) کہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں پھر اگر وہ اس کو مان لیں تو اُن سے یہ کہہ کہ اللہ نے ہر دن رات میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں پھر اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو اُن کو یہ بتلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر مال کا صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالداروں سے لیا جائے گا۔ اور انہیں کے محتاجوں کو دیا جائے گا۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن عثمان بن عبد اللہ بن مویہ بن طلحہ سے انہوں نے ابو ایوب سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کوئی ایسا کام بتائیے جو مجھ کو بہشت میں لے جائے لوگ کہنے لگے اس کو کیا ہوئے (اس کے پوچھنے کی کوئی ضرورت ہے) آپ نے فرمایا کیوں ضرورت کیوں نہیں یہ تو بڑی ضروری بات ہے تو ایسا کہ اللہ کو پوج اُس کے حق کسی کو شریک نہ کر اور نماز درست سے ادا کر اور زکوٰۃ دینا رہ اور نا طہ جوڑنا اور ہر بن اسد راوی نے یوں کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ ہم محمد بن عثمان اور ان کے باپ عثمان بن عبد اللہ نے اُن دونوں نے موسیٰ بن طلحہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ان پر جہاد کر سکتا ہے ہجرت کے دوسرے سال زکوٰۃ فرض ہوئی ۱۲ھ یہ فقہ ابو رگدہ پہلے شروع کتاب میں جس میں ہر بن بادشاہ قوم کا ذکر ہے ۲۰ھ سنہ ۱۱ھ میں یا سید ہجری میں جب آپ غزوہ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے ۱۲ھ سنہ ۱۱ھ اس حدیث سے بھی زکوٰۃ کی فرضیت ثابت ہوئی تسطیل فی نے کہا حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کافر کو زکوٰۃ دینا درست نہیں اسی طرح اگر اپنے شہر میں محتاج لوگ موجود ہوں تو دوسرے شہروں میں زکوٰۃ کا مال بھیجنا منع ہے۔ اگر ایسا کرے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی ۱۳ھ سنہ ۱۱ھ بعضوں نے کہا یہ خود ابو ایوب تھے بعضوں نے کہا کوئی امرا تھا۔ بعضوں نے کہا ابن مسعود ۱۲ھ سنہ ۱۱ھ جب تو یہ کام کرے گا تو مجھ کو بہشت مل جائے گی۔ امام بخاری نے اس حدیث زکوٰۃ کی فرضیت یوں نکالی کہ نماز کے بعد اُس کو بیان کیا دوسرے بہشت میں جانا زکوٰۃ دینے پر منحصر نہ تھا تو معلوم ہوا کہ جو زکوٰۃ نہ دے گا وہ دوزخ میں جائے گا اور دوزخ میں جانا اُسی چیز کے ترک سے ہوتا ہے۔ جو واجب ہو ۱۳ھ سنہ

ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا قَالَ أَبُو عُمَيْرٍ اللَّهُ أَخْشَى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُحْفُوظٍ أَمَّا هُوَ عَمَرُو

۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَبِيبَانَ عَنْ أَبِي ذَرَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَقْبَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا أَفَلَا كَفَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَاهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى دَجَلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا

۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَبِيبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

۱۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ

ؑ انہوں نے ابو ایوبؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھری حدیث بیان کی امام بخاری نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ محمد بن عثمان صحیح نہ ہو بلکہ محمد بن عثمان صحیح نہ ہو

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہ ہم سے عفان بن مسلم نے کہا ہم سے وسیب بن خالد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید بن حبان سے انہوں نے ابو زرہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے ایک گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایسا کام بتلائیے جب میں اس کو کروں تو بہشت میں جاؤں آپ نے فرمایا اللہ کو پوجتا رہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا اور فرض نماز درست سے ادا کرتا رہ اور فرض زکوٰۃ دیتا رہ اور رمضان کے روزے رکھتا رہ وہ گنوار کہنے لگا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں اس میں بڑھاؤں گا نہیں کہ جب وہ پیچھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا اگر کوئی بہشتی آدمی دیکھنا اچھا لگتا ہو تو وہ اس شخص کو دیکھے۔

ہم سے مسدد بن مسرور نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے ابو حیانؓ سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو زرہؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی ہے

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ابو جمرہ نصر بن عثمان ضبعی نے کہا ہم نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے عبد القیس قبیلے کے دچودہ یا چالیس لوگ آنحضرت

۱۹ امام بخاری نے دوسری سند بھری اسی لئے بیان کی کہ بعض بن عمرؓ کی طرح انہوں نے بھی شعبہ سے محمد بن عثمانؓ کہا ہے اور صحیح یہ ہے کہ شعبہ نے اس حدیث میں غلطی کی اور ٹھیک یوں ہے محمد بن عثمانؓ یحییٰ بن سعید قطانؓ اور اسحاقؓ اور ابواسامہؓ اور ابو نعیمؓ سب نے محمد بن عثمانؓ کہا ہے اور امام بخاری نے تاریخ میں کہا کہ یہ صحیح ہے۔ اور دارقطنیؓ اور نوویؓ نے کہا کہ شعبہ نے اس میں غلطی کی اور صحیح عمروؓ ہے۔ ۱۲ منہ سے اس حدیث میں تو صاف اور صریح مذکور ہے کہ زکوٰۃ فرض ہے ۱۲ منہ سے حج کا ذکر نہیں کیا بعضوں نے کہا کہ راوی اس کو مقبول کیا ۱۲ منہ سے مسئلہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ اور گمشاؤں کا بھی نہیں ۱۲ منہ سے ان کا نام یحییٰ بن سعید بن حبانؓ ہے ۱۲ منہ سے یحییٰ بن سعید قطانؓ کی یہ روایت مرسل ہے۔ کیونکہ ابو زرہؓ تابعی ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا اور وسیبؓ ثقہ ہیں ان کی زیادت مقبول ہے اس لئے حدیث میں کوئی علت نہیں ۱۲ منہ سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا  
هَذَا الْيَوْمَ مِنْ رِيعَةٍ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ  
كَفَّارُ مَضْرٍ وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ  
الْحَرَامِ فَمَرَّ نَابِشِي تَأْخُذُ عَنْكَ وَنَدَّ عُوا  
إِلَيْهِ مِنْ دَرَاءِهَا قَالَ أُمِدُّكُمْ بِأَسْبِغِ دَانَهَاكُمْ  
عَنْ أَرِيعِ الْإِيمَانِ يَا اللَّهُ وَشَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدٍ يَبْدِي هَكَذَا أَوْ أَقَامِ الصَّلَاةَ  
وَأَيْتَاءِ الزَّكَاةَ وَأَنْ تَوَدَّ وَحُشَسَ مَا عَمِلْتُمْ وَ  
أَنَّهُكُمْ عَنِ الدُّبَاوِ وَالْحُتْمِ وَالْتَقِيرِ وَالْمَرْفَقِ  
وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو الشَّعْمَانِ عَنْ حَمَادٍ  
الْإِيمَانِ يَا اللَّهُ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ  
أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ  
ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَاهُ بَرْدَةَ قَالَ لَمَّا تَوَنَّى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَمَنْ  
كَفَرَمِنْ الْعَرَبِ فَقَالَ عَمَّا كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ  
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم ریعہ قبیلہ کی ایک شاخ  
ہیں ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کے کافر حائل ہیں ہم سوا حرام مہینے کے  
دوس میں عرب لوگ جنگ نہیں کرتے تھے۔ اور دنوں میں آپ تک نہیں پہنچ  
سکتے۔ تو ہمیں ایک ایسی بات بتا دیجئے جس کو ہم خود بھی آپ سے سیکھ لیں اور  
دہماری قوم کے جو لوگ یہاں نہیں آئے ان کو بھی سکھائیں آپ نے فرمایا میں  
تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں جن کا حکم دیتا  
ہوں وہ یہ ہیں۔ اللہ پر ایمان لانا اور اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا  
کوئی سچا معبود نہیں اور اپنے اُنکلی سے ایک کا اشارہ کیا اور تین زور سے  
اور زکوٰۃ دینا اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ داخل کرنا اور میں تم  
کو منع کرتا ہوں کدو کے توبے اور سبز لکھی مرتبان اور کرکیدی ہوئی لکڑی  
کے باسن اور زعفرانی باسن سے اور سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان نے حماد  
یوں روایت کی اللہ پر ایمان لانا اس بات کی گواہی دینا اللہ کے سوا  
کوئی سچا معبود نہیں ہے۔

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب بن  
ابی حمزہ نے خبر دی انھوں نے زہری سے انہوں نے کہا ہم سے عبید اللہ  
بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا جب  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
ہوئے اور عریک کئی لوگ کافر ہو گئے ابو بکرؓ نے ان سے لڑنا چاہا  
حضرت عمرؓ نے کہا تم ان لوگوں سے کیسے لڑو گے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے تو یوں فرمایا ہے مجھے لوگوں سے لڑنے کا اسی وقت تک حکم ہے

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور مٹھ نہیں ہے اور مجاہد کی روایت میں وہ مٹھ تھا جلیبہ اور گزرا ایمان بالہذا اور  
شہادت ان لا آلہ الا اللہ وہوں ایک ہی پس اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ یہ باجی بنیں ہو گئیں اور حج کا ذکر نہیں کیا کیونکہ ان لوگوں پر شاید حج فرض نہ ہوگا اس حدیث سے بھی زکوٰۃ کی فرضیت  
نکلتی ہے کیونکہ آپؐ کے کفر کیا اور اس وجہ کے لیے ہوا کہ یہ تاجی بنیں ہو گئیں اور حج کا ذکر نہیں کیا کیونکہ ان لوگوں پر شاید حج فرض نہ ہوگا اس حدیث سے بھی زکوٰۃ کی فرضیت  
ابو سلیمان کی روایت کو بھی خود نوٹوں نے غور میں لیا کہ یہ مسلک ہے کہ آپؐ پرست ہیں لہذا اور بعد میں کہ آپؐ کے تابع ہو گئے جیسے یہاں روا ہے اور بعض مسلمانوں نے مغان میں اور  
کرنے لگے اور قرآن شریف کی یوں تاویل کرنے لگے کہ زکوٰۃ لینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص تھا کیوں کہ اللہ نے فرمایا اخذ من أموالهم صدقة تطهرهم وتزكّيهم بها  
وہم علیہم ان ملوک سکون لہم اور پیغمبر کے سوا اور کسی کی دعا سے ان کو تسلی اور مدد نہیں ہو سکتی ۱۱۰

أَنَّ أَقَاتِلَ النَّاسِ حَتَّى يَقُولُوا إِلَهِ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ  
قَالَهَا فَقَدْ عَمَّ مَتْنِي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَ  
حِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَكَ مِنْ خَلْقِ  
بَيْنَ الْعَبْلَةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ  
وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُوهُ عَنَّا قَاتِلًا يَدُودُوهَا إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا  
قَالَ عُمَرُ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ  
صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

**بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى إِبْتِئَاءِ الزَّكَاةِ فَإِنْ  
تَابُوا وَاقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَأَخْوَانُكُمْ  
فِي الدِّينِ -**

۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَرِّقٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَبِيصٍ قَالَ  
قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَ  
التَّصَدُّقِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ -

**بَابُ إِشْرَافِ مَا نِعِ الزَّكَاةَ وَقَوْلِ اللَّهِ  
تَعَالَى وَالَّذِينَ يَكْنُزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ**

وَهُ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ كَيْسَ جَبَّ يَهْكُنْ لَكِ تَوَانُمُونَ نَظْمُ مَالِ أَوْرِجَانِ كَوْجُجِ  
بِجَالِيَا الْبَيْتِ كَيْسِ حَقِّ كَيْسِ بَدَلِ يَدِ اُورِجَانِ هَبَّ ابْنُ كَاحِسَابِ اُشْدِ بِرِجَالِ  
اُبُو كَرْدِ لَكِ كَيْسِ تَوْسَمِ خَدَاكِ جَوْ كُوْلِي نَازِ اُورِ زَكَاةِ مِیْنِ فَرَقِ كَجِیْ كَا لَكِ اُسْ  
ضُرُورِ رُزُونِ كَا۔ كِیْمُونَكِ زَكَاةِ مَالِ كَا حَقِّ هَبَّ۔ دِجِیْسِ نَازِ بَدَلِ كَا حَقِّ هَبَّ،  
قَسَمِ خَدَاكِ اُگْرِیْ لَوُكِ اِیْكَ بَكْرِیْ كَا چُشْبِیَا جَوَا اُخْشَرْتِ صَلَّى اُشْدِ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ كُو دِیَا كَرْتِ  
تَجِیْ مَجْهُ كُو نَدِیْسِ كِی۔ تَوِیْمِ اُسْ كِی نَدِیْسِ پُر اُنْ سِیْ ضُرُورِ رُزُونِ كَا حَصْرْتِ  
عَمْرُشْنِ كَمَا۔ بَجْرِ خَدَاكِ قَسَمِ اُشْدِ نِیْ اُبُو كَرْدِ كَا سِیْنِ كَحُولِ دِیَا تَجَا دَاوِرِیْ خِیَالِ  
اِنْ كَا اُشْدِ كِی طَرَفِ سِیْ تَجَا، مِیْنِ كَجْهِ كِیَا كَرِیْ حَقِّ هَبَّ

**باب زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا۔**

اللہ تعالیٰ نے سورہ برلوت میں فرمایا اگر وہ توبہ کریں اور نماز درست کر لیں اور زکوٰۃ دینے پر بیعت کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ  
نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے انھوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں  
نے کہا جریر بن عبد اللہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کو  
درستی کے ساتھ ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر ایک مسلمان کے خیر خواہ رہنے  
پر بیعت کی۔

**باب زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ۔**

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ برلوت میں) فرمایا جو لوگ سونا اور چاندی کا زکوٰۃ

۱۔ متحمل ہیں ان کے ایمان ہے یا نہیں اس سے تم کو غرض نہیں اس کی بوجھ قیامت کے دن اللہ کے سامنے ہوگی۔ اور دنیا میں جو کوئی زبان میں لا الہ الا اللہ کہے گا اس کو کوئی  
سمجھیں گے اس کے مال اور جان پر تکرار نہ کریں گے ۲۔ منہ ۳۔ خدا کو فرض ہے کہ ہر زکوٰۃ کو فرض نہ جانے گا۔ ۴۔ منہ ۵۔ حضرت عمرؓ نے بعد کو بکرہ کی رائے سے اتفاق  
کیا اور سب صحابہؓ متفق ہو گئے۔ اور زکوٰۃ نہ دینے والوں پر جہاد کیا جہا سے زبان میں بعض نادان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ صرف لا الہ الا اللہ کہہ دینے سے آدمی مومن  
ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کے دوسرے اصول اور احکام کا اقرار نہ کرے اگر اسلام کے ایک دکن کا بھی انکار کرے جیسے نماز یا روزے یا حج کا یا اللہ جل جلالہ کے  
صفات کا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا یا قیامت یا حشر نشر یا ملائکہ کا یا حور یا قصور اور جنت کی نعمتوں اور دوزخ کے عذابوں کا تو وہ کافر  
ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج اس سے مسلمانوں کی طرح برتاؤ نہیں کر سکتے نہ اس سے شادی بیاہ درست ہے۔ ۶۔ منہ

وَلَا يَتَّقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ -

۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَةَ الْأَعْوَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلَ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطْلُأُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي النَّعَمَ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطْلُأُ بِأَخْلَافِهَا وَتَنْتَقِلُهَا يَقْرُؤُ فِيهَا خَالَ وَ مِنْ حَقِّهَا أَنْ تَحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِشَاةٍ يَجْعَلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يَبْعَادُ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَغْتَ وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَجْعَلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ دَعَاؤُ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَغْتَ :

۲۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَبَيْنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

میں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اخیر آیت خدا تو مانتے تھے نہ تم کو شاکر نہ

نیک یعنی اپنے گناہوں کا مزہ چکھو گے

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی کہ ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا اُن سے عبدالرحمن بن ہریرہ نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی دن اونٹ جن کی دنیا میں زکوٰۃ نہ دی ہو خوب موٹے نازے اچھے بن کر آئیں گے اور اپنے مالک کو پاؤں سے روندیں گے۔ اور اسی طرح بکریاں بھی جن کی زکوٰۃ نہ دی ہو۔ اچھی موٹی تازی بن کر اپنے مالک کو کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی آپ نے فرمایا بکریوں کا ایک تن یہ بھی ہے۔ کہ پانی پر پہنچ کر اُن کا دودھ دو ہا جٹے آپ نے فرمایا ایسا نہ ہو تم میں سے کوئی قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر لٹے ہوئے لٹے وہ بھانٹیں جائیں کر رہی ہو۔ تمہارے بکریوں کے محمدؐ کو بچاؤ میں کہوں گا۔ میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا تھا اور ایسا نہ ہو کوئی اونٹ اپنی گردن پر لٹے ہوئے لٹے وہ بڑ بڑ کر رہا ہو پھر کہے محمدؐ کو چھڑاؤ میں کہوں گا میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا تھا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدنی نے بیان کیا کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح ودعین فروش سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں

۱- آیت میں کفر کا لفظ ہے کفر اس مال کو کہیں گے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائیگی اور اکثر صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے۔ کہ آیت اہل کتاب اور مشرکین اور مومنین سب کو شامل ہے۔ امام بخاری نے بھی اسی طرف اشارہ کیا اور بعض صحابہ نے اس آیت کو کافروں سے خاص کیا ہے ۲- منہ ۳- مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے منہ سے میں نے کچھ بڑا کا جو دن ہو گا اس دن بھی کرتے ہیں گے کہ اللہ نہروں کا فیصلہ کرے اور وہ اپنا ٹھکانا دیکھے یا بہشت میں یا دوزخ میں ۴- منہ ۵- پانی پر لٹ کر غریب لوگ بیچ رہتے ہیں۔ وہ ان دودھ دہنے سے یہ غرض ہے کہ کچھ دودھ غریب کینوں کو بھی پلایا جائے بعضوں نے کہا یہ حکم زکوٰۃ کی فرضیت سے پہلے تھا۔ جب زکوٰۃ فرض بنی تو اب کوئی اور صدقہ یا حق واجب نہیں رہا ایک حدیث میں ہے۔ کہ زکوٰۃ کے سوال میں دوسرا حق بھی ہے۔ اس کو ترمذی نے فاطمہ بنت قیس سے سنا ایک حدیث میں ہے۔ کہ انہوں کا بھی یہی حق ہے۔ کہ پانی کے کنارے ان کا دودھ دیا جائے ۶- منہ

السَّمَانِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَوَتَهُ مِثْلَ لَهُ مَالَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شُبَّاعًا اقْتَرَعَ لَهُ زَيْبَتَانِ يَطْوِقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِإِمْرَئَيْنِ يَتَعَبَىٰ فِيهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالِكٌ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ الْأَيَّامَ يَمَّا أَتَتْهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا يَخْلُقُوه يَوْمَ الْقِيَمَةِ

بَاب مَا أَدَّى زَكَوَتَهُ فَلَيْسَ بِكَافِرٍ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي مَا دُونَ خَمْسٍ آدَاءُ صَدَقَةٍ

۲۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْنُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَعْدَائِي أَخْبَرَنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ الْفِضَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَتَمَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَوَتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا أَقْبَلَ أَنْ تَنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا أَنْزَلَتْ

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کو مال دے اور وہ اس زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اُس کا مال ایک گنجنے سانپ کی شکل بن کر جس کی آنکھوں پر دو کالے ٹپکے دروغ ہوں گے اُس کے گلے کا طوق ہو جائے گا پھر اس کی دونوں باجھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ اُس کے بعد آپ نے سورۃ آل عمران کی یہ آیت پڑھی جس لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے۔ اور وہ اس میں بخلی کرتے ہیں تو بخلی اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں بلکہ اُن کے حق میں بری ہے جس کے لئے بخلی کرتے تھے۔ وہ قیامت کے دن قریب میں اُن کے گلے کا طوق ہونے والا ہے۔

باب جس مال کی زکوٰۃ دی جائے کہ اسے ان کو کمتر نہیں سمجھیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

ہم سے احمد بن شعیب بن سعید سے بیان کیا کہ ہم سے سیر باب شعیب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے خالد بن اسلم سے انہوں نے کہا ہم عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ نکلے تو ایک گتوار نے پوچھا مجھے اس آیت کی تفسیر بتائیے وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ الْفِضَّةَ بن عمرؓ نے کہا شخص نے چاندی سونا جوڑ رکھا اور اسکی زکوٰۃ ندی اس کی خلی ہوگی۔ اور یہ آیت زکوٰۃ کا حکم اترنے سے پہلے کی ہے۔ جب زکوٰۃ۔

۱۔ بعضوں میں تحریر ہے اس کے منہ پر دو نوں کتا لٹکے ہیں۔ ہاں لکھا ۱۲ منہ ۱۲ یعنی حقیقہ حقوق ہوگا بعضوں نے کہا طوق ہوئیے مجازی معنی ملا ہے یعنی اس پر مال ہوگا اور اس حدیث سے اس کا رد ہوتا ہے ۲ منہ ۱۲ یعنی اس مال سے یہ آیت متعلق نہیں ہے۔ وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ الْفِضَّةَ معلوم ہوا اگر کوئی مال چھپ کر رکھے تو گنہگار نہیں بشرطیکہ زکوٰۃ دیا کرے تعویذ فضیلت کے خلاف ہے۔ یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث ہے جس کا نام مالک نے ابن عمرؓ سے سونو نا نکالا اور ابو داؤد نے ایک مرفوع حدیث نکالی جس کا مطلب یہ ہے۔ ۱۲ منہ ۱۲ یہ حدیث اس باب میں آتی ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے وہ کفر نہیں ہے۔ اس کا دبانہ اور کہ چھوڑنا درست ہے۔ کیونکہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں موجب دفع حدیث زکوٰۃ نہیں ہے۔ پس اپنی چاندی کا کچھ چھوڑنا اور دبانہ کفر نہ ہوگا۔ اور اس آیت میں سے اس کو طعن کرنا ہوگا۔ اور خاص کرنے کی وجہ یہی ہوئی کہ زکوٰۃ اس پر نہیں ہے تو جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی تو وہ بھی کفر نہ ہوگا کیونکہ اس پر بھی زکوٰۃ نہیں رہی۔ ۱۲ منہ ۱۲

جَعَلَهَا اللَّهُ مُكْهَرًا لِلْأَمْوَالِ -

٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ يَحْيَى بْنَ عَمَادَةَ أَخْبَرَهُ  
عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنَ عَمَادَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَيْسَ فِيمَادُونَ تَحْمِسُ أَوْاقِي صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَادُونَ تَحْمِسُ  
فَوْادٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَادُونَ تَحْمِسُ أَوْسَقِي صَدَقَةٌ  
٢٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ هُثَيْمًا قَالَ  
أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ مَرَرْتُ  
بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْزَلَكَ  
مَتَرِكَ هَذَا قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاحْتَلَفْتُ أَنَا وَ  
مُعَاوِيَةُ فِي الدِّينِ يَكْتُزُونَ الدَّهْبَ وَالْفِهْجَةَ  
وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ نَزَلَتْ  
فِي أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ  
فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذَلِكَ فَكُتِبَ إِلَيَّ  
عُثْمَانُ يَشْكُونِي فَكُتِبَ إِلَى عُثْمَانَ أَنِ اقْدُم  
الْمَدِينَةَ فَقَدِمْتُهَا فَكَثُرَ عَلَى النَّاسِ

فرض ہوئی تو اللہ نے مالوں کو اس سے پاک کر دیا۔

ہم سے اسحاق بن یزید نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب بن اسحاق نے خبر دی کہ ہم کو امام اوزاعی نے کہا مجھ کو یحییٰ بن ابی کثیر نے اپنی عمر و بن یحییٰ بن عمارہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ ابی الی الحسن سے انہوں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا نبی اذقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ اذنوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ وسن کھجور سے کم میں زکوٰۃ ہے۔

ہم سے علی بن ابی ہاشم نے بیان کیا انہوں نے شہیم سے سنا انہوں نے  
 کہا ہم کو حمین نے خبر دی انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے کہا میں بدو  
 پر سے گذرا وہاں مجھ کو ابوذر (صحابی) ملے میں نے پوچھا تم اس جگہ تنہا ہو  
 کر جنگل میں کیوں رہتے تھے؟ انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں گیا تھا وہاں  
 مجھ میں اور معاویہ ہیں (جو حضرت عثمانؓ کی طرف سے شام کے حاکم تھے) اس  
 آیت میں اختلاف ہوا الذین یکنزون الذہب والفضۃ واللاتقون انافی سبیل  
 اللہ معاویہؓ کہنے لگے یہ آیت اہل کتاب کے حق میں اتاری میں نے کہا نہیں ہم مسلم  
 کے باب میں بھی اور اہل کتاب کے حق میں بھی۔ خیمہ مجھ میں اور ان میں (خوب)  
 محبت ہوئی انہوں نے حضرت عثمانؓ کو مکیٹر کا بیت لکھی حضرت عثمانؓ و  
 نے مجھے کچھ بھیجا تم مدینہ میں چلے آؤ میں مدینہ میں آیا تو اتنے

۱۔ عبد اللہ بن عمر کا مطلب یہ ہے کہ کثرت والذین یکمنون الذہب فالغنیۃ میں جو وید ہے وہ انہی لوگوں کے لیے ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور سونا اور چاندی جو رکھتے ہیں لیکن جو لوگ زکوٰۃ دیا کریں وہ کتنا بھی سونا چاندی اکٹھا کریں تو کچھ گنتہ گنتہ سونے کی کوئینہ زکوٰۃ سے ان کا مال پاک اور صاف رہتا ہے اس کو کتنی نہیں کہیں گے کتر صحابہ بلکہ سب اس مسئلہ میں ابن عمر سے صحیح ہیں صرف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جوڑے نہ ابداد اور درویش اور تارک الدنیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت مطلق ہے ہر مال جو پڑے وہ اس کو کتنا مال ہے زکوٰۃ دے یا نہ دے ان کا مذہب درویشانہ ہے کہ مال جو پڑا نامسلمان کو کسی حال میں جائز نہیں جو آدے کھا دے اور کھلا دے اور اللہ پر بھروسہ رکھے وہ رزاق مطلق ہے جب تک جینے دے گا ۲۔ منہ ۱۔ ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے پانچ اوقیوں کے دو سو درم ہوئے یعنی ساڑھے باون تو رے چاندی یہی چاندی کا کھانا ہے اس سے کم ہیں زکوٰۃ نہیں اور وقت مطلق کا ہوتا ہے صاع چار کھانا چلے اور تنزل چل جائے بدستان کا وزن کے لحاظ سے ایک دو سو کے ساڑھے پانچ سو کے قریب ہوتا تو پانچ سو کے ایک کھڈی سے کچھ زیادہ ہووے ایک کھڈی سے کم غلبا کچھ درویش زکوٰۃ نہیں ہے ۳۔ منہ ۲۔ ایک کافل ہے مدینہ سے تین منزل کے فاصلے پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں مگر رتے اور وہیں انتقال کیا ۴۔ منہ ۳۔ یعنی آیت عام ہے جو کوئی سونا چاندی جوڑے رکھے مسلمان ہو یا کافر یہ آیت اس کو شامل ہے ۵۔ منہ

حَتَّى كَانَتْهُمْ كَمَا يَدُونِي قَبْلَ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ  
ذَلِكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِي إِنْ شِئْتَ تَنْحَبِتَ  
كَأَنْتَ قَدِيرٌ فَذَلِكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هَذَا  
السَّنُورَ وَلَوْ أَمَرُوا عَلَيَّ حَبِيشًا لَسَمِعْتُ  
وَأَطَعْتُ ۝

۲۶ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى  
قَالَ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ  
الْأَخْفَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَسْتُ وَحَدَّثَنِي  
إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشَّخْبَرِ أَنَّ الْأَخْفَفَ  
ابْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَلَأٍ  
مِنْ قُرَيْشٍ فَمَاءٌ دَجَلُ حَيْشٍ الشَّعْرَ وَالشَّيَابَ  
وَالْهَيْئَةَ حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ  
بَشِيرُ الْكَانِزِينَ يَرْصِفُ يَحْنِي عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ  
ثُمَّ يُوَضِّعُ عَلَى حَلْمَةٍ تَدِي أَحَدَهُمْ حَتَّى  
يَخْرُجَ مِنْ نَغْصٍ كَيْفَهُ وَيُوَضِّعُ عَلَى نَغْصٍ  
كَيْفَهُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلْمَةٍ تَدِيهِ  
يَتَنَزَّلُ ثُمَّ وَلِي تَجَلَّسَ إِلَى سَائِرِ بَيْتِهِ  
تَبَعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ

بہت لوگ میرے پاس جمع ہونے لگے جیسے انہوں نے مجھ کو اس سے  
پہلے کبھی دیکھا ہی نہ تھا میں نے حضرت عثمانؓ سے اُس کا ذکر کیا انہوں  
نے کہا تم جیسا ہو تو الگ ایک گوشے میں رہو مدینہ سے قریب میں اسی وجہ  
سے یہاں (جنگل میں) پڑا ہوں اور حضرت عثمانؓ تو بڑے شخص ہیں (اگر مجھ پر  
ایک حبشی کو سردار کریں تو میں اس کی بات سنوں گا اور اس کا کاموں کا

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن عبد اللہ  
نے کہا ہم سے سعید جریری نے انہوں نے ابو العلاء یزید سے انہوں  
نے اخف بن قیس سے انہوں نے کما دوسری سند اور امام بخاری نے  
کہا مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث  
نے کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے سعید جریری نے کہا ہم سے  
ابو العلاء بن شخیر نے ان سے اخف بن قیس نے بیان کیا کہ میں قریش کے  
لوگوں کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیا جس کے  
بال سخت کپڑے موٹے شکل بھی سیدھی سادی وہ اُن کے پاس کھڑا  
ہوا اور سلام بلیک کی پھر کہنے لگا جو لوگ مل جمع کرتے ہیں اُن کو خوش  
خبری سنا ایک پتھر روزِ خ کی آج میں بیٹھا جائے گا وہ اُن کی چھاتی کی بھٹی  
پر رکھ دیا جائے گا اور ان کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے پار ہو  
جائے گا اور ان کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جائے گا اور چھاتی  
کی بھٹی سے پار ہو جاوے گا اسی طرح وہ پتھر ڈھلکنا رہے گا یہ کہہ کر اُس  
نے پیچھے موڑی اور ایک ستون پاس جا بیٹھا میں اس کے پیچھے چلا اور  
اُس کے پاس جا کر بیٹھا مجھے معلوم نہ تھا یہ کون شخص ہے میں نے اُس

۱۔ حضرت ابوذر غفاریؓ نے مالِ شانِ محراب اور زہاد و درویشی میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے ایسے بزرگ شخص کے پاس فخر و غنا ہوگ بہت جمع ہو تو یہی معاشرہ نے ان سے یاد دہانی کی کہ  
کوئی فساد نہ مٹے پھر حضرت عثمانؓ نے ان کو وہاں سے لایا یہی تو فوراً چلے آئے غلیظ اور حاکم اسلام کی اطاعت فرض ہے اور نہ اسے ایسا ہی کا مدینہ میں آنے تو یہاں شام سے بھی زیادہ ان کے  
پاس جمع ہونے کا حضرت عثمانؓ کو بھی وہی اندیشہ ہوا جو معاویہ کو ہوا تھا انہوں سات تو یہ نہیں کیا کہ تم مدینہ سے نکل جاؤ مگر صلاح کے طور پر یہاں کیا اور نہ کہنے ان کی مدنی پاکر مدینہ کو بھی پھڑا اور  
وہ نہ ایک گاؤں میں جا کر رہ گئے اور نہ تادمِ دفاعت وہیں مقیم رہے آپ کی قریشی وہیں سے امام احمد اور ابوالحسن نے فرمایا نکالا حضرت علیؓ اور نہ مدینہ سے نکالا جائے  
گا تو کہاں جائے گا تو کہاں جائے گا تو کہاں کے شام کے ملک میں آپ نے فرمایا جب وہاں سے نکالا جائے گا پھر مدینہ میں آجائے گا آپ نے فرمایا جب پھر وہاں سے نکالا جائے گا تو کہاں کے گاؤں کے گاؤں کے  
کہ میں اپنی تلوار رخصت کروں اور ماہر کا آپ نے فرمایا میں تجھ کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں تو میں کہہ کر کہاں سے اور کہاں سے تجھ کو دلائیں وہاں چلا جا اور نہ کہنے اسی مدینہ پر نکل گیا اور دم و مال دھو نہ



فَقُلْتُ لَهُ لَا أَرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا السُّبْحِي  
قُلْتُ قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ شَيْئًا قَالَ لِي خَلِيلِي  
قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيلُكَ تَعْنِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَنْتَ بَصِيرٌ أَحَدًا قَالَ فَتَطَرْتُ  
إِلَى الشَّامِ مَا بَقِيَ مِنَ الثَّمَارِ وَأَنَا أَسْرَى أَتَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلِفِي فِي حَاجَةٍ  
لَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي مِثْلُ أَحَدٍ هَبًا  
أَنْفَقَهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرٍ وَإِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ  
شَيْئًا إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا وَلَا دَانَ اللَّهُ لَا أَسْلَمَهُمْ  
دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى اتَّقَى اللَّهُ ۝

بَابُ ۱۲ انفاق المال في حقها -

۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
يَعْقُبُ عَنْ إِبْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ عَنِ  
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ  
رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَاسْلَطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي  
الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا  
وَيَعْلِمُهَا ۝

سے کہا میں سمجھتا ہوں تمہاری اس بات سے لوگ ناراض ہوئے اس  
نے کہا یہ لوگ تو بے وقوف ہیں مجھ سے میرے عابی دوست نے کہا میں نے  
کہا تمہارا عابی دوست کون ہے اس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کون  
آپ نے فرمایا اے ابو ذر کیا تو احمد پہاڑ دیکھتا ہے یہ سن کر میں نے سورج  
کو دیکھا کتنا دن باقی ہے میں سمجھا کہ آپ کسی کام کے لیے مجھ کو بھیجنے والے  
میں میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا میرے پاس  
احمد پہاڑ برابر سونا ہوگا کہہ تو میں سب اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں صرف تین  
انہریاں رکھ لوں۔ اور یہ لوگ تو بے وقوف ہیں روپیہ اکٹھا کرتے ہیں اور میں  
تو خدا کی قسم نہ ان سے دنیا کا کوئی سوال کروں گاندین کی کوئی بات پوچھوں گا  
یہاں تک کہ اللہ سے مل جاؤں۔

باب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

ہم سے محمد بن منشی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا مجھ سے قیس بن  
ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سنان سے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دو ہی آدمیوں پر رشک کر سکتے ہیں ایک  
تو اس شخص پر جس کو اللہ نے روپیہ دیا اور اس کو نیک کاموں میں خرچ کرنے  
کی توفیق دی دوسرے وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن اور حدیث کا علم دیا وہ خود  
بھی ان پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔

۱۔ شاید تین اشرفیاں اس وقت آپ پر فخر ہوں گی یا آپ کا روزانہ خرچ تین اشرفیوں کا ہوگا۔ حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مال جمع کیے مگر اعلیٰ مرتبہ پر  
محول ہے کہ یہ جمع کرنے والا زکوٰۃ دے تب بھی اس کو قیامت کے دن حساب دینا ہوگا اس لیے بہتر یہی ہے کہ جو کچھ آئے خرچ کر ڈالے ۲۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس کا مطلب  
یہ ہے کہ کچھ کو ان لوگوں سے کوئی مرض یا احتیاج نہیں ہے کہ میں ان کی ناراضی کا اندیشہ کروں نہ میں ان سے کوئی دنیا کا مال ستا چاہتا ہوں نہ دین کا علم ان سے  
حاصل کرنا چاہتا ہوں پھر حق بات کہنے میں مجھے کونسا امر مانع ہے سبحان اللہ مسلمان مولویوں اور درویشوں کو حضرت ابو ذرؓ کی طرح بے غرض اور متوکل رہنا چاہیے بلکہ  
شریعت کی بات سنانے اور خدا کا حکم پہنچانے میں کسی کی کچھ پرواہ نہ کرنا چاہیے کوئی نواب یا امیر یا بادشاہ ناراض ہو جائے تو ہیرا سے اپنی روئی منت مشقت سے پیدا کرے  
ان کی ناراضی یا دشمنی سے کچھ غرض نہ رکھے اگر عالم یا درویش میں یہ بات نہ ہو اودہ دنیا داروں کی رعایت یا مردت کرے تو وہ خدا کا چور ہے ایسے عالم اور درویش  
سے دور بھاگنا چاہیے اس سے تو جاہل دنیا دار بہتر ہیں ہمارے زمانے کے مولوی اور مشائخ اکثر اسی بلا میں مبتلا ہیں ان اللہ وانا الیہ راجعون ۳۔ منسلک یعنی  
کاموں میں جیسے فقر اور محتاجین کو کھانے پلانے مدرہ اور مشائخ اور سردارانہ نے مجاہدین کے لیے جہاد کا سامان کر دینے طلبہ ملعون کی فریاد اور پوشاک کھانا کرنا وغیرہ

**بَابُ الرِّبَا فِي الصَّدَقَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى**  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ  
وَالَّذِي كَالَّذِي يُبْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا  
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ لَا  
يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قَالَ أَبُو عَبَّاسٍ صَلَواتُ  
لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَإِلَّ مُطَرِّشِيْدٌ  
وَالطَّلُّ التَّدْيُ ۖ

**بَابُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَةً مِّنْ**  
عُلُوٍّ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مَن كَسَبَ حَظَّ لِقَوْلِهِ  
تَعَالَى قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَتَّعَهُمْ حَتَّىٰ تَصِلَ  
إِلَيْهِمْ أَذَىٰ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَلِيمٌ ۖ

**بَابُ الصَّدَقَةِ مَن كَسَبَ حَظَّ**  
لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَسْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرِي الصَّدَقَاتِ  
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ  
الصِّلَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ  
عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۖ

۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسِيرٍ مِمَّنْ أَمَّا النَّصْرُ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
وَبْنَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن

### باب ربا کی نیت سے خیرات کرنا

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانوں اپنی خیرات کو احسان  
جنتا کر اور فقیر کو سنا کر برباد نہ کرو اس شخص کی طرح جو لوگوں کے دکھاوے کے  
لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے اور اس کو اللہ اور آخرت کے دن کا یقین نہیں بغیر  
آیت والہ لا یمدی القوم الکافرین تک۔ ابن عباسؓ نے کہا اس آیت  
میں جو صلہ کا لفظ ہے اُس کا معنی (صفا چٹ) یعنی اس پر کچھ نہ رہا اور  
عکس مرنے کا دابل زور کا مہینہ اور طل کہتے ہیں شبنم (اوس کو)

**باب چوری کے مال میں سے خیرات قبول نہ ہوگی وہی خیرات قبول**  
ہوگی جو حلال کمائی سے دی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی سورہ بقرہ میں فرمایا  
نرمی سے جواب دے دینا اور فقیر کی سخت باتوں سے درگزر کرنا اس خیرات  
بہتر ہے جس کے بعد رستنا نا ہو اور اللہ تو بے نیاز تحمل والا ہے۔

**باب حلال کمائی میں سے خیرات قبول ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ**  
نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اللہ سود کو کھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے  
اور اللہ ناشکر ہے گناہگار کو پسند نہیں کرتا جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے  
اچھے کام کیے اور نماز درستی سے ادا کی اور زکوٰۃ دی اُن کو پروردگار  
پاس اُن کا ثواب ملے گا نہ اُن کو ڈر ہو گا نہ غم۔

ہم سے عبد اللہ بن میسر نے بیان کیا انہوں نے ابو انقر سالم بن  
ابی امیہ سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے  
بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو مالج سے انہوں  
نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

۱۔ یعنی لوگوں کو دکھلانے کے لیے ناکہ لوگ تعزین کریں اور سنی کہلائیں ایسی خیرات سے مجھے ثواب کے اور عذاب ہوگا ۲۔ منہ ۳۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ  
احسان جنتا دے اور فقیر کو سنا دے والے کی تثنیہ دی ربا کار کے ساتھ تو معلوم ہوا کہ ربا کار کی خیرات اس سے بھی بڑھ کر لغو اور بے فائدہ اور برباد ہے  
۴۔ منہ ۵۔ اس سورت میں آگے واپل اور طل کا لفظ آیا ہے امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق ان کی تفسیر کر دی ۶۔ منہ ۷۔ اس آیت سے امام بخاری نے  
باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب چوری کے مال میں سے خیرات کرے گا تو جو لوگوں پر خیرات کرے گا اُن کو حسب اس کی خبر معلوم ہوگی تو وہ بخیرہ ہو گئے اُن کو ایذا نہ ہوگی ۸۔ منہ  
۹۔ اس آیت کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اس کی توجیہ یوں کی ہے کہ آیت میں صدقات سے وہی مراد ہے جو حلال مال سے دیئے جائیں کیونکہ اس کے لیے  
بیان فرمایا ہے ولا یمدی القوم الکافرین منہ تنفقون اخیر تک ۱۰۔ منہ

تَصَدَّقَ بِعَدَلٍ مَّمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ حَيْثُ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الْكَيْبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُكُمَا بِمِثْلِهِ ثُمَّ بَرَّيَاهُمَا لِيَصْلَحَا كَمَا بَرَّيَ أَحَدَكُمُ فَلَوْكَ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ قَالَ وَرَفَّاعُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ اسْلَمَ وَسَمِيعٌ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ دَلَالَةِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الزَّكَاةِ ۝

۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ دَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمِشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَةٍ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتُ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَقَامَ الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا ۝

۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْتُمُوا فِيكُمْ الْمَالَ فَيَقْبِضَ حَتَّى يَهْمَ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَةً وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ فِي

حلال کمائی سے ایک کھجور برابر صدقہ کرے اور اللہ حلال کمائی کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے واسطے ہاتھ دیتا ہے پھر صدقہ دینے والے کے فائدے کے لیے اس کو پاتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنا کھجور پاتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ برابر ہو جاتا ہے عبدالرحمن کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن بلال نے بھی عبداللہ بن دینار سے روایت کیا اور ورقانے اس کو عبداللہ بن دینار سے روایت کیا اس نے سعید بن مسیر سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مسلم بن ابی مرزم اور زید بن اسلم اور سہیل نے اس کو ابو صالح سے روایت کیا اس نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باب اس زمانہ کے آنے سے پہلے جب کوئی صدقہ نہ دیکھتا تو مینا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم نے شعبہ سے کہا ہم سے عبد بن خالد نے کہا میں نے حارثہ بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خیرات کرو کیونکہ ایک زمانہ تم پر آیا آنے والا ہے کہ آدمی خیرات لے کر چلے گا اور کوئی ایسا شخص نہ ملے گا جو اس کو قبول کرے جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا آج تو مجھ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ہم سے ابو ایمانی حکم بن نافع نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی کہ ہم سے ابو الزناد و کوان نے انہوں نے عبدالرحمن بن ہریرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ تم میں دولت ریل پھیل ہو کر پہلے پہل نہ پڑے یہاں تک کہ مالدار کو یہ فکر رہے گی اس کی خیرات کون لے گا اور کسی شخص کو خیرات دینے لگے گا تو وہ کہے گا مجھے کیا کرنا ہے

۱۔ حدیث میں ہے کہ اللہ کے دونوں ہاتھ دانتے ہیں ایسا نہیں کہ اس کے ایک ہاتھ میں دوسرے ہاتھ سے قوت کم ہو جیسے قلو قات میں ہوتا ہے اہل حدیث اس قسم کی آیتوں اور حدیثوں کی تاویل اور تحریف نہیں کرتے اور ان کو اپنے ہاں ہر جگہ پر محمول رکھتے ہیں یا مہتمم زندی کے الفاظوں میں کہ اللہ کے ہاتھ ہر شے پر قبضہ ہے بلکہ تشبیہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہیں ۲۔ امام سلیمان کی روایت کو خود مؤلف نے اور ابو حسانہ نے منقول کیا اور ورقانے کی روایت کو امام سہیلی اور ابو یوسف نے اپنی فوائد میں اور مسلم کی روایت کو قاضی یوسف بن عتب نے کتاب الزکوٰۃ میں اور نووی نے اسلام اور سہیل کی روایتوں کو امام مسلم نے منقول کیا ۳۔ قیامت کے قریب زمین کی ساری دولت باہر نکل آئے گی اور لوگ کہہ جائیں گے ایسی حالت میں کسی کو مال کی احتیاج نہ ہوگی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت کو عظمت سمجھو جب تم میں محتاج ہوگا پھر وہیں اور جتنی ہو کے خیرات کرو حدیث سے یہ بھی نکالو کہ قیامت کے قریب ایسے جلد جلا انقلاب ہوں گے کہ آج آدمی محتاج ہے کل امیر کی طرح ۴۔



يَهْمُونَ قُلُوبَهُ الرِّجَالُ وَكَثُورَةُ النِّسَاءِ

بِكُلِّ أَتَقُوا النَّارَ لِوَدَيْشِقٍ تَمَبَرَّ

وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُبْغُونَ

أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَضَيُّعًا مِمَّا أَتَوْا

كَثَلِ جَنَّةٍ يَرْجُونَ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ الْمَثَرَاتِ

۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عِبِيدُ اللَّهِ بْنُ

سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ

عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ

آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نَحْمِلُ كُلُّ فُجَّارٍ دَجَلَ فَتَصَدَّقَ

بِشَيْءٍ وَكَثِيرٌ فَقَالُوا أَمَّا شَيْءٌ وَجَاءَ دَجَلَ فَتَصَدَّقَ

بِمَصَاعٍ فَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ لَغَفِيٌّ عَنْ صَاعٍ هَذَا

فَنَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَكْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ

الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ

الْأَجْرَ لَهُمُ الْآيَةَ

۳۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا

أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ

الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عورتیں رہیں گی کیونکہ مزد کم ہوں گے عورتیں بہت ہوں گی

باب کھجور کا ٹکڑا یا ٹھوڑا سا بھی صدقہ دے کر دوزخ آگ سے بچنا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو لوگ اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے

کے لیے اور نیت ٹھیک رکھ کر اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی خیرات

کی مثال ایک باغ کی طرح ہے جس میں ہر ایک شجر کی برگ

ہم سے ابو قتادہ مجید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے ابو النعمان

عمر بن عبد اللہ بصری نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سلیمان

اعمش سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے ابو مسعود الفزاری سے جب

صدقہ کی آیت اتری۔ اُس وقت ہم جمالی (مزدوری) کیا کرتے تھے ایک شخص

(عبد الرحمن بن عوف) آئے انہوں نے بہت سی خیرات کی لوگ کہنے لگے یریا

کار ہے اور ایک دوسرا شخص (ابو عقیل) آیا اُس نے ایک صاع کھجور دی

تو لوگ کہنے لگے اللہ اس کے ایک صاع کا محتاج نہیں سے نب سورہ براۃ

کی آیت اتری جو لوگ خوشی سے صدقہ دینے والے مسلمانوں پر طعن کرتے

ہیں اور ان (غریب) مسلمانوں پر جن کو محنت کی کمائی کے سوا زیادہ مقدور

نہیں آئیر آیت نازل ہوئی۔

ہم سے سعید بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے میرے باپ یحییٰ

بن سعید نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں ابو مسعود

الفزاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم کو

۱۔ قیامت کے قریب باوجود عورتوں کی پیدائش بڑھ جائے گی مرد کم پیدا ہوں گے یا لڑکیوں کی کثرت سے مردوں کی قلت ہو جائے گی ۲۔ یہاں آیت سورہ بقرہ

۳۳ کو ع میں ہے اس آیت اور حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ صدقہ ٹھوڑا ہو یا بہت ہر طرح اُس پر ثواب ملے گا کیونکہ آیت میں مطلق اموال کا ذکر ہے جو قلیل اور

کثیر سب کو شامل ہے ۳۔ یہاں امراہ صدقہ متطہر ہم بھارت کی ہر چیز کا صدقہ ۴۔ یہاں پر ابو یحییٰ کا ذکر محنت مزدوری کر کے کچھ کماتے تھے تاکہ اللہ کی

راہ میں خیرات کریں ۵۔ یہ طعنہ مارنے والے کثرت منافق تھے ان کو کسی طرح جہنم ہی نہ تھا عبد الرحمن بن عوف نے اپنا آدمی مال آٹھ ہزار درہم نقد کی کثرت

توان کو دیا کار کہنے لگے ابو عقیل بے چارے غریب آدمی نے محنت مزدوری کی کمائی سے ایک صاع کھجور اللہ کی راہ میں دی تو اس پر طعنہ مارنے لگے تاکہ لو اس کی احتیاج نہ تھی

اسے مزدور اللہ کو تو کسی چیز کی احتیاج نہیں آٹھ ہزار کیا آٹھ کروڑ بھی ہوں تو اُس کے آگے بے حقیقت ہیں وہ تو دل کی نیت کو دیکھتا ہے ایک صاع کھجور بھی بہت ہے ایک

کھجور بھی کوئی خلوص کے ساتھ محال مال سے دے تو وہ اللہ کے نزدیک مقبول ہے انجیل شریعت میں ہے کہ ایک بڑھیا نے خیرات میں ایک درہم ڈالی لوگ اس پر ہنسے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس بڑھیا کی خیرات تم سب سے بڑھ کر ہے ۱۲۔



**بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ**  
 يَقُولُهُ تَعَالَى وَاتَّقُوا مِمَّا رَزَقْنَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ  
 أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ إِلَىٰ أَخِرِهِ ۚ وَأَوْقُولُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا  
 الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ  
 أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خِلَافٌ وَلَا شَفَاعَةٌ  
 إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ

۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَعْقَاعِ  
 قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
 قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَى الصَّدَقَةُ أَكْثَرُ أَجْرًا  
 قَالَ إِنَّ فَصْدًا قِيٍّ وَانْتِ صَبِيحٌ شَبِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ  
 وَتَأْمَلُ الْغِنَى وَلَا تَهْمِلُ حَقِّي إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ  
 قُلْتُ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ -

**بَابُ ۱۹۔ ۳۸۔** حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ  
 إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسِ بْنِ  
 الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَسْرَعُ بِكَ لِحَوْقًا قَالَ أَطْوَلُ لَكُنَّ  
 يَدًا فَاحْذَرِي وَأَقْصِبِي يَدَا دَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةً

باب تندستی اور مال کی خواہش کے زمانہ میں صدقہ دینے کی فعلیت  
 کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ منافقون میں) فرمایا اور ہم نے جو تم کو دیا اس میں  
 سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ موت تم پر آن پڑے (آخر آیت تک اور (سورہ  
 بقرہ میں فرمایا) مسلمانو! ہم نے جو تم کو دیا اس میں سے خرچ کرو اس سے  
 پہلے کہ وہ دن آن پہنچے کہ جس دن نیچ کھوج ہوگی نہ دوستی نہ سفارش چلے  
 گی (آخر آیت تک)۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالواحد بن زیاد  
 نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے کہا ہم سے ابو زرہ نے کہا ہم سے  
 ابو ہریرہؓ نے ایک شخصؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے  
 لگا یا رسول اللہ کس صدقے میں زیادہ ثواب ملے گا آپ نے فرمایا جب  
 تو تندستی کی حالت میں مال کی خواہش ہوتے ہوئے محتاجی سے ڈر  
 کر مال داری کی طمع رکھ کر غیرات کمرے اور اتنی دیر مت کر کہ جان حلق میں  
 آپیئے اس وقت تو کہے فلاں کو اتنا دینا اور فلاں کو اتنا اب تو فلاں نے  
 کمال ہو ہی چکا۔

باب ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو ہریرہؓ نے  
 بیکری نے انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر شعبی سے  
 انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی بعض بیویوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم میں سے  
 پہلے آپ سے کون ملے گا۔ آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ زیادہ لمبے  
 ہیں پھر وہ ایک چھڑی لے کر اپنے اپنے ہاتھ تاپنے لگیں تو سودہ

۱۔ ان آیتوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ صدقہ دینے میں جلدی کرنا چاہیے ایسا نہ ہو موت آن دو پہرے اس وقت کہ افسوس ملتا رہے اگر میں اور  
 جیسا تو صدقہ دینا بہتر اور زیادہ کرنا باب کا مطلب بھی قریب قریب یہی ہے ۲۔ منہ ۳۔ اس کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا ابو ذرؓ سے ۴۔ منہ ۵۔ یعنی  
 آدمی ابھی طرح صحیح و سالم جاق اور صحت ہو مال کمانے کی خواہش ہو نفس بخلی کر رہا ہو فتاحی کا اندیشہ لگا ہو آئندہ یہ توقع ہو کہ ہم ہمارے ہوا میں گئے اگر  
 مال جوڑتے رہیں گے ۶۔ منہ ۷۔ یعنی اب تیرا مال کم رہا کوئی دم کا تو مہمان ہے جو کچھ تیرا مال متاع ہے وہ گویا دشمن کا ہو گی ۸۔ منہ ۹۔ اس باب میں  
 کوئی ترمیم نہ کر نہیں ہے گویا یہ اگلے ہی باب سے متعلق ہے ۱۰۔ منہ ۱۱۔ یعنی سب بیویوں میں پہلے کسی بی بی کا انتقال ہو گا ۱۲۔ منہ

کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے نکلے بعد جب سب بیبیوں میں پہلے حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا تو ہم سمجھے کہ ہاتھ کی لمبائی سے خیرات کرنا مراد تھا اور وہ سب بیبیوں میں پہلے آپ سے ملیں اور خیرات کرنا ان کو بہت پسند تھا۔

باب لوگوں کے سامنے خیرات کرنا (جائز ہے) اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا جو لوگ رات دن اپنے مال چھپ کر اور کھلم کھلا خرچ کرتے ہیں ان کو اپنا ٹولہ ان کے مالک کے پاس ملے گا نہ ان کو ڈر ہو گا نہ غم۔

باب چھپ کر خیرات کرنا (افضل ہے) اور ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی (جو اوپر گزر چکی ہے) اور ایک وہ مرد جس نے اتنی چھپا کر خیرات کی کہ داہنا ہاتھ جو خرچ کرتا ہے بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اگر تم کھلم کھلا خیرات کرو تو بھی اچھا ہے اور جو چھپاؤ اور محتاجوں کو پہنچاؤ تو اور زیادہ اچھا ہے اللہ تمہاری برائیاں اُتار دے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

باب اگر کسی نے نادانستہ (معلوم نہ تھا) مالدار کو صدقہ دے دیا تو اس کا ثواب مل جائے گا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے ضروری کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اس سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے

أَطْلَقْتَن يَدَافَعِلْمَنَا بَعْدَ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدَيْهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَ عَالِ حَقَابِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ ۝

بَابُ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلِ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

بَابُ ۲ صَدَقَةِ الْيَتِيمِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَجَلُ تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَقَوْلُهُ إِنْ تَبَدُّ وَالصَّدَقَاتُ فَيُعَيَّنَ هِيَ وَإِنْ تَخْفُوها وَتَوَدُّهَا الْفَقْرَاءُ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيَكْفُرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

بَابُ ۲۲ إِذَا تَصَدَّقْتَ عَلَى غَيْفٍ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ۝

۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

لَهُ وَه كَاتِبِي هُنَّ مَشَقَّتْ كَرْتِي هُنَّ اسر حواس سے حاصل ہوتا وہ اللہ کی راہ میں خیرات کرتیں اکثر علماء نے یہی کہا ہے کہ طول یہ ہاؤد کانت کی ضمیروں سے عزت و شہرت مراد ہیں گواں کا ذکر اس روایت میں نہیں ہے کیوں کہ اس امر پر اتفاق ہے کہ آنحضرت کی وفات کے بعد سب بیبیوں میں پہلے عزت و شہرت ہی کا انتقال ہوا لیکن امام بخاری نے تاریخ میں جو روایت کی اُس میں ام المومنین سودہ کی صراحت ہے اور یہ مشکل ہے اور ممکن ہے یوں جواب دینا کہ جس جنگ میں یہ سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا وہاں حضرت زینبؓ موجود نہ تھیں اور انبیاء و اہل موجود تھیں ان سب میں پہلے حضرت سودہ کا انتقال ہوا اگر ابن حبان کی روایت میں یوں ہے کہ اس وقت کی سب بیبیاں موجود تھیں کوئی باقی نہ رہی تھیں اس حالت میں یہ احتمال مل نہیں سکتا واللہ اعلم ۱۷۷۷۷ اس آیت سے علانیہ خیرات کرنے کا جو ارتکا گو پوشیدہ خیرات کرنا بہتر ہے کیونکہ اس میں ریا کا اندیشہ نہیں رہتا کہتے ہیں یہ آیت حضرت عائشہؓ کی شان میں اتری ان کے پاس چار اشرفیاں تھیں ایک دن کو دی ایک رات کو ایک علانیہ ایک چھپ کر ۱۷۷۷۷ اپنے نفل صدقہ کا لیکن فرض صدقہ لینے کو وہ اگر مالدار کو پہنچے گو اس کو معلوم نہ ہو بعد کو معلوم ہو تو وہ بارہ دینا چاہیے اکثر اماموں کا یہی قول ہے لیکن ابو حنیفہؒ اور محمدؒ کے نزدیک دوبارہ دینے کی ضرورت نہیں ان کی دلیل یہی حدیث ہے ۱۷۷۷۷



أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ  
رَجُلٌ لَا تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ تَخْرُجُ بِصَدَقَتِهِ  
فَوْضَعَهَا فِي بَيْدٍ سَارِقٍ فَاصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ  
نُصْدِقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ  
لَا تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ تَخْرُجُ بِصَدَقَتِهِ فَوْضَعَهَا  
فِي بَيْدٍ زَانِيَةٍ فَاصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصْدِقَ اللَّيْلَةَ  
عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ  
لَا تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ تَخْرُجُ بِصَدَقَتِهِ فَوْضَعَهَا  
فِي بَيْدٍ غَنِيٍّ فَاصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصْدِقَ عَلَى غَنِيٍّ  
فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ  
وَعَلَى غَنِيٍّ فَإِنِّي قَبِيلُ لَهُ أَمَا صَدَقْتِكَ عَلَى سَارِقٍ  
فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِيفَ عَنْهُ بِرَقَبَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ  
فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِيفَ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ  
يَعْتَبِرُ فَيَنْفِقُ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۝

**بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى لَابِنِهِ وَهُوَ**  
**لَا يَشْعُرُ**

۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ  
أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ بَايَعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنِي  
وَجَدِّي وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ  
إِلَيْهِ وَكَانَ ابْنِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل کا) ایک شخص کہنے لگا  
میں (آج رات کو) ضرور خیرات کروں گا پھر وہ (رات کو) اپنی خیرات لے  
کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں ڈال دی صبح کو لوگ باتوں میں کہنے لگے  
چور کو خیرات ملی یہی کہہ کر وہ شخص بولایا اللہ تیرا شکر ہے۔ میں (آج رات  
کو) اور ایک خیرات کروں گا۔ خیر پھر (رات کو) اپنی خیرات لے کر نکلا اور  
ایک کچنی کے ہاتھ میں ڈال آیا صبح کو لوگ باتیں بنانے لگے عجیب بات ہے  
رات کو ایک کچنی کو خیرات ملی یہی کہہ کر اس نے کہا اللہ تیرا شکر ہے کچنی کو خیرات  
پہنچے یہی (آج رات کو) ضرور ایک خیرات ادا کروں گا پھر رات کو خیرات لے کر نکلا  
اور ایک سالدار آدمی کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ لگے باتیں کرنے دیکھو مالدار کو  
خیرات ملی یہی کہہ کر وہ بولایا اللہ پورا کچنی اور سالدار ان سب کے خیرات پہنچے پھر تیرا  
شکر کرتا ہوں پھر ایک آنے والا اس کے پاس آیا اور کہنے لگا تیری مینوں خیراتیں  
قبول ہوئیں چور کی اس وجہ سے شاید وہ اس رات خیرات پا کر چوری سے  
باز رہے کچنی کی اس لیے شاید وہ زنا سے پرہیز کرے مالدار کی اس لیے کہ شاید  
وہ سوچے اس کو عزت ہو اور اللہ نے جو اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔

**باب اگر باپ ناواقفی سے اپنے بیٹے کو خیرات دیدے**  
**اس کو معلوم نہ ہو**

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل  
بن یونس نے کہا ہم سے ابو الجوزی (حطان بن خفاف) نے اُن سے  
معن بن یزید صحابیؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے اور میرے  
باپ یزید اور میرے دادا (اغنس بن حبيب) نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ نے میری منگنی کرائی اور نکاح پڑھایا اور  
میں ایک مقدمہ آپ کے پاس لے کر گیا ہوا یہ کہ میرے باپ یزید نے

**۱۷** میرا تجھے منظور تھا ویسا ہی ہوا تیری کچھ حکمت اسی میں تھی کہ چور کو میری خیرات دلا دی ۱۲ منہ **۱۷** بے خواب میں اس کو بتلایا گیا یا ہاتھ جنب  
نے نماز دی یا اس زمانہ کے پیغمبر نے اس سے کہا ۱۲ منہ **۱۷** حدیث سے معلوم ہو گا ناواقفی سے اگر غیر مستحق کو صدقہ دیا جائے تو بھی اللہ قبول کر لیتا  
ہے دینے والے کو ثواب مل جاتا ہے اور اگر گزر چکا کہ امام ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک فرض زکوٰۃ میں بھی یہی حکم ہے ۱۲ منہ







عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَكْثَرُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غَنَى وَابْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ ۖ

۴۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْبَدِ السُّفْلَى وَابْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غَنَى وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَعَنْ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا .

۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَهْوٌ عَلَى الْيَسْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْئَلَةَ الْبَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْبَدِ السُّفْلَى فَالْبَدُ الْعُلْيَا هِيَ

نے انہوں یونس سے انہوں زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو یحییٰ بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عمدہ خیرات وہی ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مال دار رہے اور پہلے اُن لوگوں سے شروع کرو جو تیری نگہبانی میں ہیں

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے اپنے بال بچوں عزیزوں کو دے اور عمدہ خیرات وہی ہے جس کو دے کر آدمی مالدار رہے اور جو کوئی سوال کرنے سے بچنا چاہے گا اللہ اس کو بچائے گا اور جو کوئی بے پرواہی کی دعا کرے گا اللہ اس کو بے پرواہ کر دے گا موسیٰ نے اس حدیث کو وہیب سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا ہے

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قفبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خیرات اور سوال سے بچنے کا اور سوال کرنے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ

پہلے اپنے بال بچوں اور متعلقین کو کھلا بلا اُن کی قبر گیری کران سے جو بچے وہ خیرات کر ۱۲ من سلعہ دوسری حدیث میں ہے اپنے مل باپ بہن بھائی پر دوسرے رشتہ داروں کو ایک حدیث میں ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ میرے پاس ایک اشتر ہے آپ نے فرمایا اپنے اوپر خرچ کر اس نے کہا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنی بی بی پر خرچ کر کہنے لگا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کر کہنے لگا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنے غلام لونڈی پر خرچ کر کہنے لگا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اب تم کو اختیار ہے اس کو امام ناٹا نے نکالا ۱۲ منہ۔

الْمُتَّقَةِ وَالسَّقَطِ هِيَ السَّائِلَةُ -

**بَابُ ۲۸۷** السَّائِلَانِ يَمَّا آتَى لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ  
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ أَمْرَ الْمُحَرِّمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ  
لَا يَتَّبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَتًّا وَلَا أَذَىٰ إِلَيْهِ ۖ

**بَابُ ۲۸۸** مَنْ أَحَبَّ تَحْمِيلَ الْقَدَاقَةِ مَزِيدَ فِيهَا  
۴۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ  
عَنِ ابْنِ مَلِكَةَ أَنَّ عَقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ  
قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ  
يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْفَيْتُ لَهُ فَقَالَ  
كُنْتُ خَلَفْتُ فِي الْبَيْتِ تَبَا مِنْ الصَّدَقَةِ  
فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ -

**بَابُ ۲۸۹** الصَّارِفُ عَلَى الْقَدَاقَةِ وَالشَّفَاعَةُ فِيهَا  
۴۷۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا عِدِّي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَقَصَلَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَصِلُ  
قَبْلَ وَلَا بَعْدَ ثُمَّ مَالَ عَلَى النَّسَاءِ وَبَلَغَ  
مَعَهُ فَوَظَّهِنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَّصِدْنَ ثُمَّ فُجِعَتْ

مانگنے والا ہے۔

**باب جو دے کر احسان جتائے اُس کی مذمت کیونکہ اللہ تعالیٰ**  
نے (سورہ بقرہ) میں فرمایا ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے  
ہیں پھر خرچ کیے ہوئے نہ احسان جتائے ہیں نہ جس کو یا اس کو سناتے  
ہیں یا خبر آیت تک۔

**باب خیرات میں جلدی کرنا بہتر ہے**  
ہم سے ابو عامر مہمبیل نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید سے  
انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کی نماز پڑھائی پھر جلدی سے گھر میں تشریف  
لے گئے فقوڑی دیر میں باہر نکلے میں نے آپ سے اس کا سبب  
پوچھا یا کسی اور نے پوچھا آپ نے فرمایا خیرات کے مال میں سے  
میں ایک سونے کا ٹکڑا لکھ کر چھوڑ آیا تھا مجھے بُرا معلوم ہوا کہ وہ رات  
کو میرے پاس رہے میں نے اُس کو بانٹ دیا

**باب خیرات کے لیے لوگوں کو تحریک کرنا اور سفارش کرنا**  
ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم  
سے عدی بن ثابت نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن  
عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن نکلے  
(مدینہ کے باہر تشریف لے گئے) وہاں دو رکعتیں عید کی نماز لکھی پھر عید  
اس سے پہلے یا پیچھے نفل نہیں پڑھا پھر عورتوں کی طرف مڑے  
ان کو نصیحت کی اور خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنا لنگن پہننے

۱۔ اس سے وہ قول رد ہوتا ہے جو لینے والے ہاتھ کو اُونچا کہتے ہیں لیکن بزرگوں نے خیرات دیتے وقت یوں دی ہے کہ اپنا ہاتھ نیچے رکھا اور پھر سے کہا کہ اوپر  
سے اٹھاے اور یہ ادب اور کسر نفس ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے ظاہر ہے کیونکہ جب کوئی آدمی خود محتاج ہو کر خیرات کرے گا تو اس کو سوال کرنے  
کی ضرورت پڑے گی اور اپنا ہاتھ نیچا کرنا جو کہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ اس باب میں امام بخاری نے قرآن شریف کی آیت پر لکھا کہ اور کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید اُن کی شرط  
پر کوئی حدیث اُن کو نہ ملی ہوگی امام مسلم نے ابوزر سے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ قیامت کے دن بات نہیں کرنے کا ایک نودہ  
جو دے کر احسان جتائے دوسرے جو بھوٹی قسم کھا کر اپنا مال چلائے تیسرے جو اپنی ازار لٹکانے ۱۲۷ منہ ۱۲۸ حدیث سے یہ نیکانہ خیرات اور صدقہ میں جلدی کرنا  
بہتر ہے ایسا نہ ہو موت آجائے یا مال باقی نہ رہے اور ثواب سے محروم رہ جائے ۱۲۷ منہ

لکی کوئی بالی۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابو بردہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے کہا ہم سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل آیا یا کوئی شخص اپنی عرض بیان کرتا تو آپ (دوسرے لوگوں سے) فرماتے تم بھی سفارش کرو تم کو ثواب ملے گا اور اللہ اپنے پیغمبر کی زبان سے جو چاہے گا حکم دے گا۔ ہم سے صدیق بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا (خیرات کو) مت روک ورنہ تیرا رزق بھی روکا جائے گا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے عبدہ سے یہی حدیث روایت کی اس میں یہ ہے مت گن ورنہ اللہ بھی تجھے شمار سے دے گا۔

باب جہاں تک ہو سکے خیرات کرنا

ہم سے ابو عاصم (ضحاک) نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا انہوں نے حجاج بن محمد سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن ابی ملیک نے خبر دی انہوں نے عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے

السَّارَةُ تَلْفِي الْقَلْبَ وَالْخَرَصَ۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طَلَبَتِ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوا تَوْجُرُوا وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔ ۵۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوْكِي قِيُولِي عَلَيْكَ۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ قَالَ لَا تَحْصِي قِيُولِي عَلَيْكَ عَلَيْكَ۔

بَابُ نَسْلِ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

۱۔ باب کی مطابقت ظاہر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خیرات کرنے کے لیے رغبت دلائی ۲۔ منہ سے معلوم ہو اگر حاجت مندوں کی حاجت اور غرض پوری کرنا یا ان کے لیے سچی اور سفارش کرنا ثواب ہے کیونکہ خلق خدا کی راحت رسانی ہے جس سے بڑھ کر کوئی شے نہیں ہے اہل اللہ اور بزرگ لوگ اور باب حاجات کی سفارش کرنے میں کبھی دریغ نہیں کرتے اور ان کی حاجتیں پوری کرانے کے لیے اللہ اور دنیا دونوں کے پاس ماننا بھی گوارا کرتے ہیں اور دولت اور نعمت بھی اٹھاتے ہیں مگر جو ثواب اس میں حاصل ہوتا ہے اس کے مقابل میں اس دولت اور نعمت کوئی چیز نہیں سمجھتا بلکہ خوش ہوتے ہیں البتہ فقراء اپنی خاص حاجتیں اور اب دنیا کے پاس نہیں لے جاتے بلکہ فقر و فاقہ میں لے کر لیتے ہیں اور اپنی کل حاجتیں پروردگار ہی سے طلب کرتے ہیں یہ پیغمبر کی ایک بڑی شاخت یہ بھی بیان کی ہے کہ وہ دوسرے بندگان خدا کے کام اور حاجتیں پوری کرنے کے لیے دیر تا پھر سے محنت اور مشقت اٹھاتے مگر اپنی کوئی حاجت کسی دنیا دار کے پاس نہ لے جاتے ۳۔ منہ سے اور جو بے گن حساب خیرات کرے گا اللہ بھی بے شمار رزق دے گا ۴۔

أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتْ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَتَوَعَّى  
فَيَتَوَعَّى اللَّهُ عَلَيْكَ أَرْضَيْتِي مَا اسْتَطَعْتُ -  
بَابُ الصَّدَقَةِ تُكْفَرُ بِهَا الْخَطِيئَةُ -

۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ  
قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ  
الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا  
قَالَ قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيئٌ فَكَيْفَ قَالَ  
قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَ  
جَارِهِ تُكْفَرُ بِهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوفُ  
قَالَ سَلِيمَانٌ قَدْ كَانَ يَقُولُ الصَّلَاةُ وَ  
الصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ  
الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هَذِهِ أَرِيدُ وَلَكِنِّي أُرِيدُ  
الَّذِي تَتَوَجَّعُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ  
عَلَيْكَ مِنْهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ  
بَيْنَهُمَا وَبَيْنَكَ بَابُ مُعَلَّقٍ قَالَ فَيُكْسَرُ  
الْبَابُ أَمْ يَفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ  
قَالَ فَإِنَّهُ إِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا قَالَ  
قُلْتُ أَجَلٌ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مِنْ الْبَابِ  
فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ  
عُمَرُ قَالَ فَقُلْنَا أَفَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي

اسماء بنت ابی بکر سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں آپ  
نے فرمایا تہلیلوں میں بند کر کے روپیہ پیسہ دے رکھ دو رنہ اللہ بھی تیرا  
رزق بند کر کے رکھ لے گا جہاں تک ہو سکے غیرات کرتی رہے۔  
باب غیرات سے گناہ اتر جاتے ہیں۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں نے  
اعمش سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے  
انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے فرمایا تم میں سے کس کو فتنوں کے باب  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے حذیفہؓ نے کہا  
مجھ کو یاد ہے جس طرح آپؐ نے فرمایا حضرت عمرؓ نے کہا اتیر کیا کہنا  
تو بڑا سبادر ہے۔ اچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا میں  
نے کہا آدمی کو اس کے گھر والوں یاں بچوں دوست ہمسایوں  
میں ایک فتنہ ہوتا ہے (اُن کی محبت میں عبادت سے غافل رہتا  
ہے) نماز اور صدقہ اور اچھی بات کہنے سے اس فتنے کا اتار ہو جاتا  
ہے اعمش نے کہا ابو داؤد اچھی بات کہتے تھے نماز اور صدقہ اور اچھی  
بات کا حکم کرنا بڑی بات سے منع کرنا یہ اتار میں اس فتنے کے حضرت  
عمرؓ نے کہا میں اُس فتنے کو نہیں پوچھتا میں تو اُس فتنے کو پوچھتا ہوں جو سند  
کی موج کی طرح امند آئے گا میں نے کہا امیر المؤمنین تم کو اُس فتنے کا  
ڈر نہیں تمہارے اور اس کے بیچ میں تو ایک بند دروازہ ہے حضرت  
عمرؓ نے کہا پھر وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا میں نے کہا نہیں  
توڑا جائے گا انہوں نے کہا جب توڑا جائے گا تو پھر تو کبھی بند نہ ہو گا  
میں نے کہا ہاں ابو داؤد نے کہا ہم حذیفہؓ سے یہ پوچھنے میں ڈر ہے کہ  
دروازے سے کیا مراد ہے ہم نے مسروق سے کہا تم پوچھو انہوں نے  
پوچھا حذیفہؓ نے کہا دروازہ خود عمرؓ تھے ہم نے کہا کیا عمرؓ اس بات کو

۱۔ یعنی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر فتنوں اور فسادوں کو جو آپؐ کے بعد ہونے والے تھے پوچھتا رہتا دوسرے لوگوں کو اتنی جرأت نہ ہوتی  
ہے شک تو بہادری سے اُن کو بیان کرے گا کیونکہ تو خوب جانتا ہے ۲۔ منہ:-



قَالَ تَعْمَلُ كَمَا أَنَّ دُونَ عِدَائِكَ وَ  
ذَلِكَ أَتَى حَدَّثَتْهُ حَدِيثًا لَيْسَ  
بِالْغَالِطِ -

باب ۳۲ - مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اسْلَمَ  
۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَدُوَّةَ  
عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدَّيْتُ  
أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَعْتَبُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ  
أَوْ عَتَاقَةٍ وَصَلَّيْتُ رَحِمَهُ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ  
بِأَمْرٍ أَجْرُ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرٍ  
صَاحِبِهِ غَيْرَ مُقْسِدٍ -

۵۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقْتَ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامٍ

جانتے تھے انہوں نے کہا ہاں اس طرح (یعنی کے ساتھ) جانتے تھے  
جیسے یہ کہ آج کی رات کل کے دن سے نزدیک ہے وہ بیعتی کہ میں نے  
ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو اکل بچہ بات نہ تھی نہ

باب جس نے شرک کے کفر کی حالت میں خیرات کی پھر مسلمان ہو گیا  
ہم سے عبد اللہ بن محمد مدنی نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے  
کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے  
حکیم بن حزام سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلائیے کفر کے  
زمانہ میں جو میں نیکیاں کی ہیں جیسے خیرات کرنا برہ آزاد کرنا ناطے والوں  
سے سلوک کرنا کیا ان کا ثواب مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا جو جتنے نیک  
کام کر چکا ہے ان کو قائم رکھ کر مسلمان ہوا ہے۔

باب خدمت گار (بی بی) غلام کو بی بی نوکر اگر اپنے صاحب کے  
حکم سے خیرات کرے مگر بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اس کو ثواب ملے گا  
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں  
نے اعش سے انہوں ابو داؤد سے انہوں مسروق سے انہوں نے حضرت  
عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب عورت اپنے خاوند کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ

۱۔ یہ حدیث اور گزشتہ جگہ پر یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صدقہ گناہوں کا کفار ہو جاتا ہے ۲۔ منہ سے تو  
اس کو ثواب ملے گا بہت سے علماء نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ کافر نے جو نیکیاں کفر کے زمانہ میں کیں وہ سب لغو ہو جاتی ہیں کیونکہ کافر کی نیت  
بیچ نہیں اور نیت شرط ہے اعمال کی امام بخاری نے باب کی حدیث لا کر ان پر رد کیا اور یہ ثابت کیا کہ اگر کافر مسلمان ہو جائے تو کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی اس کو  
ثواب ملے گا یہ اللہ جل جلالہ کی عنایت ہے اس میں کسی کا کیا اجارہ بادشاہ حقیقی کی پیغمبر نے جو فرمایا وہی قانون ہے ۳۔ منہ سے اسلام لانے سے تیری اگلی نیکیاں ربا  
نہیں ہو سکتیں بلکہ اور فقیر ملو جو جاتی ہے اگر اسلام نہ لاتا تو وہ سب نیکیاں آخرت میں بیکار ہو جاتیں اس سے زیادہ قہر جہاد حق کی روایت میں ہے اس میں یوں  
ہے جب کافر اسلام لاتا ہے اور اچھی طرح مسلمان ہو جاتا ہے تو اس کی سب نیکیاں جو اس نے (اسلام سے پہلے) کی تھیں کھل جاتی ہیں اور ہر برائی جو اسلام سے  
پہلے کی تھی میٹ دی جاتی ہے اس کے بعد ہر نیکی کا ثواب دس گنا سات سو گنے تک ملتا رہتا ہے اور ہر برائی کے بدل ایک برائی کھی جاتی ہے مگر جب اللہ اس  
کو بھی معاف کر دے ۴۔ منہ سے ۵۔ یعنی بیکار مال تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کو بھی ثواب ملے گا قسطاً لکھنے کہا خادم کے لفظ میں بی بی بھی آگئی بعضوں نے  
خدمت گار اور بی بی میں فرق کیا ہے کہ بی بی بغیر خاوند کی اہانت کے اس کے مال میں سے خیرات کر سکتی ہے لیکن خدمت گار ایسا نہیں کر سکتا اکثر علماء کے  
نزدیک بی بی کو بھی اس وقت تک خاوند کے مال میں سے خیرات درست نہیں جب تک اس جلالاً یا فقرلاً اس نے اجازت نہ دی ہو اور یہی امت مسلمہ کی نزدیک یہ  
عرف اور دستور ہے یعنی بی بی یا پھر کھانا وغیرہ کسی متوشیح میں جو کچھ سے کوئی ناراض نہیں رہتا یا اس کو سکتی گو خادم کی بابت بھی اگر فقہاء میں قیاسی غیر بغیر غلام کی اہانت کے کفر

خرابی نہ ڈالئے۔ تو اس کو ثواب ملے گا (دینے کا) اور اس کے خاوند کو کمائی کا اور دار و نہ کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (خرابی) دار و نہ جو مسلمان اور امانت دار ہو صاحب کا حکم جاری کرے یا اس کا ثواب جو دلائے وہ پورا خوشی کے ساتھ اس کو دے دے جس کو دلا یا گیا (اس میں سے اپنا سہی نہ مانگے نہ دینے میں کٹیاٹے تو دو خیرات کرنے والوں میں کا ایک وہ ہوگا۔

باب عورت اپنے خاوند کے مال میں سے خیرات کرے یا اپنے خاوند کے گھر میں سے کسی کو کھلائے بشرطیکہ برباد کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کو ثواب ملے گا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی کہ ہم سے منصور بن معتمر اور اعش دولوں نے بیان کیا انہوں نے ابو ذریل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر میں سے خیرات کرے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ حفص بن غیاث نے کہا ہم سے اعش نے انہوں نے ابو ذریل شقیق سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر میں سے (محتاج کو) کھانا کھلائے بشرطیکہ بگاڑ کی نیت نہ ہو تو عورت کو خیرات کا ثواب ملے گا۔

زَوْجَهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَتْ لَهَا أَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَاوِنِ مِثْلُ ذَلِكَ -

۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْقَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَاوِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُبْقِي دُونَمَا قَالِ يُعْطَى مَا أَمْرِيهِ كَامِلًا مُؤَقَّتًا لَطِيبٌ بِهِ نَفْسُهُ قِيَدٌ قَعَةٌ إِلَى الَّذِي أَمْرُهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَصِّ كَيْنِ

بَابُ ۳ أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ -

۵۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ قَالَ أَعْمَشُ عَنْ أَبِي ذَرِيْلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ إِذَا تَصَدَّقَتْ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا سَمَّ وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ لَهَا أَجْرُهَا وَكَهْ مِثْلُهُ وَلِلْخَاوِنِ

۱۔ مثلاً ایک عورت یا ایک روٹی خیرات کرے کہ خاوند کو تکلیف نہ ہو یہ نہیں کہ سارا کھانا اٹھا کر خیرات کو دے دے اور گھر والے عمو کے ہیں ۲۔ دار و نہ سے وہ مرد یا عورت مراد ہے جس کی حفاظت میں مودی خانہ رہتا ہے ۳۔ یعنی ایسا ہو گا تو یہ دونوں شخصوں نے خیرات کی ایک تو مالک مال اور ایک اس کا دار و نہ دونوں کو خیرات کا ثواب ملے گا ۴۔ منہ۔

اور خاوند کو بھی اتنا ہی اور داروغہ کو بھی اتنا ہی خلوٰۃ کو کمانے کا اور عورت کو خرچ کرنے کا

ہم سے بھیجتی بتیجی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل شقیق سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے ضلک راہ میں خرچ کرے تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کو الگ ثواب ملے گا اور خاوند کو الگ کمانے کا اور داروغہ کو بھی اتنا ہی ملے

### باب سورۃ وائیل کی اس آیت کا بیان

پھر جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور اللہ سے ڈرتا رہا اور اچھی بات لینے اسلام کے دین کو سچا سمجھا تو ہم آسانی کی جگہ یعنی بہشت اس کے لیے آسان کر دیں گے۔ اور جس نے بخیلی کی اور آخرت کی پرواہ نہ کی، اخیر آیت تک اور فرشتوں کی اس دعا کا بیان یا اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے۔

ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی ابو بکر بن ابی اوس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے معاویہ بن ابی مرزومہ سے انہوں نے ابو الجباب سعید بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جو بندوں پر گذرے جس دن صبح کو دو فرشتے (آسمان سے) نازل ہوں ان میں ایک تو یوں دعا کرتا ہے یا اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے دے اور دوسرا یوں دعا کرتا ہے یا اللہ بخیل کا مال تباہ کر دے

مِثْلُ ذَلِكَ لَهُ يَمَّا اكْتَسَبَ وَلَهَا يَمَّا أَنْفَقَتْ .

۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ يَمَّا اكْتَسَبَ وَلِلْخَاوِنِ مِثْلُ ذَلِكَ .

بَابُ ۳ قَوْلِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَلَّى بِالْحُسْنَى فَسَنِيسِرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ يَخْلُ وَاسْتَعْتَلَ الْآبِيَةَ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلْفًا .

۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مَرْزُومٍ عَنْ أَبِي الْحَبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِمَّنْ يَوْمَ يُصْبِحُ الْعِبَادَ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْوَلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُسِيئًا تَلْفًا .

لے امام بخاری نے اس حدیث کو تین طریقوں سے بیان کیا اور یہ تکرار نہیں ہے کیونکہ ہر ایک کے الفاظ جدا ہیں کسی میں اذا انقضت الزکوٰۃ ہے کسی میں اذا طعت الزکوٰۃ ہے کسی میں من بہت زو جہا ہے کسی میں طعام بہتہا ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نینوں کو برابر ثواب ملے گا لیکن دوسری روایت میں ہے کہ عورت کو مرد کا دوا ثواب ملے گا مطلقانے نے کہا کہ داروغہ کو بھی ثواب ملے گا مگر مالک مال کی طرح اس کو دو دن ثواب نہ ہو گا واللہ اعلم ۱۳ منہ سلمہ یعنی جتنے مال اس نے نیک راہ میں خرچ کیا ہے تو اتنا ہی مال اس کو اور دوسرے دوسری حدیث میں ہے کہ کسی بندے کا مال خیرات سے کم نہیں ہوا ۱۳ منہ سلمہ ابن ابی حاتم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری فاما من اعطی و اتقی اخیر تک اور اس روایت سے باب میں اس آیت کے ذکر کرنے کی وجہ معلوم ہو گئی ۱۳ منہ سلمہ

بَاب ۲ مَثَلُ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ

۴۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جَبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جَبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ شِدَّتِهِمَا إِلَى تَرَاثُمِهِمَا فَاثَمًا الْمُنْفِقُ فَلَا يَنْفِقُ إِلَّا سَبْعَتِ أَوْفَرَتْ عَلَى جُلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْقُوا نَزْرَهُ وَامَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يَنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ تَابِعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْجَبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوُسٍ جَبَّتَانِ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّتَانِ -

بَاب ۳ صَدَقَاتُ الْكَسْبِ وَالْتَّجَارَةِ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا

بَاب ۱ صَدَقَاتُ دِينِ وَالْأَوَّلَى الْبَخِيلِ كِ مَثَالِ .

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبد اللہ بن طاووس نے انہوں نے اپنے باپ طاووس سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو مردوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کڑے (زرہیں) پہنے ہوں دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی کہ ہم کو ابو الزناد نے ان سے عبد الرحمن بن ہرمز اعرج نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کڑے چھانٹیوں سے ہنسیلوں تک پہنے ہوں خرچ کرنے والا جب کچھ خرچ کرتا ہے تو وہ کڑے لگایا بھیل جاتا ہے یا لمبا چوڑا ہو کر سارا بدن ڈھانپ لیتا ہے انگلیوں تک بھی اور چلتے ہیں اس کے پاؤں کا نشان مینٹا جاتا ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرنا چاہتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ کر رہ جاتا ہے وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا عبد اللہ بن طاووس کے ساتھ اس حدیث کو حسن بن مسلم نے بھی طاووس سے روایت کیا اس میں دو کڑے ہیں اور حنظلہ نے طاووس سے دو کڑے نقل کیا ہے اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبد الرحمن بن ہرمز سے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث بیان کی اس میں دو زرہیں ہیں۔

بَاب ۲ مَنَّةٌ أَوْ سُدْرَةٌ كِ مَالِ مِنْ سَعِيَرَاتِ كِرْنَا ثَوَابِ

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو! اپنی کمائی میں سے عمدہ چیز

۱۔ اسانچا ہو جاتا ہے جیسے بہت نیچا کپڑا آدمی جب چلے تو زمین پر گھسٹتا رہتا ہے اور پاؤں کا نشان میٹ دیتا ہے مطلب یہ ہے کہ کئی آدمی کا دل رویہ خرچ کرنے سے خوش ہوتا ہے اور کشادہ ہو جاتا ہے ۱۱ منہ ۱۲ منہ بن مسلم کی روایت کو امام بخاری نے کتاب البیاس میں اور حنظلہ کی روایت کو اسماعیل نے وصل کیا اور لیث بن سعد کی روایت اس سند سے نہیں لی لیکن ابن حبان نے اس کو دوسری سند سے لیٹ سے لکھا کہ اقل الیٰ حفظہ منہ

مِنْ حَلِيبَاتٍ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ  
مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ عَنِ حَبِيبٍ -

بَابُ ۳۱ عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ  
لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ -

۴۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بَدْرَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى  
كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَمَنْ لَمْ  
يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَصَّدَّقُ  
قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَبْعِنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْفُوفَ  
قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ طَمَسِكَ  
عَنِ الشَّيْءِ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ -

بَابُ ۳۲ قَدْ كَفَّرَ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ  
وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أَعْطَى شَاةً

۴۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو شَيْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ  
سَبْرَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ بَعَثَ إِلَى نُسَيْبَةَ  
الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ مِمَّا فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ كَتَمَتْنِي فَقَالَتْ لَا  
إِلَّا مَا أَرْسَلْتَ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ ذَلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ

(اللہ کا وہ ہیں) نہیں کہہ دو اور ان پر وہ چیزیں جو تم نے تمہارے لیے زمین سے لائیں ان میں سے بھی تمہاری

باب ہر مسلمان پر خیرات کرنا واجب ہے جس کے پاس مال  
نہ ہو اس کے لیے اچھی بات پر عمل کرنا یا اچھی بات دوسرے کو بتلانا  
بھی خیرات ہے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے  
سعید بن ابی بردہ نے انہوں نے اپنے باپ ابوبردہ عامر سے انہوں  
نے سعید کے دادا ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر مسلمان کو خیرات کرنا ضرور ہے لوگوں نے  
کہا یا رسول اللہ جس کے پاس مال نہ ہو آپ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے  
محنت کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور خیرات بھی کرے لوگوں نے  
کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے آپ نے فرمایا تو اچھی بات پر عمل کرے اور بری  
بات سے باز رہے اس کے لیے یہی خیرات ہے۔

باب زکوٰۃ اور صدقہ میں کتنا مال دینا درست ہے اور  
ایک بکری کی دینا۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے ابوشہاب نے  
انہوں نے خالد بن عاص سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہؓ  
سے (ان کا نام نسیبہ بنتا) ان کے پاس ایک بکری خیرات کی بھیجی گئی تھی  
انہوں نے اس میں سے کچھ گوشت حضرت عائشہؓ پاس بھیجا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں  
نے کہا کچھ نہیں وہی گوشت ہے جو نسیبہ نے صدقہ کی بکری میں سے

۱۷ امام بخاری نے اشارہ کیا اس روایت کی طرف جو جلیلہ سے منقول ہے کہ کاتب کہانی سے اس آیت میں تجارت اور سود گری مراد ہے اور زمین سے جو چیزیں آگائیں  
ان سے غلہ اور کھجور وغیرہ مراد ہے ۱۸ امام بخاری نے اب میں جو روایت نکالی اس میں یوں ہے کہ ابھی یا نیک بان کا حکم کہ جو دو دیو یا کسی نے اتنا زیادہ کیا اور  
بری بات سے منع کرے معلوم ہوا جو شخص نادار ہو اس کے لیے وہ غلو و فصاحت میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے ۱۹ امام بخاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجا اس سے باب کا مطلب  
تجارت ہوا کہ پوری بکری صدقہ دینا یا اب ام عطیہؓ نے اس بکری میں سے جو غلو و گوشت حضرت عائشہؓ کو تحفہ کے طور پر بھیجا اس سے نکلا کہ غلو گوشت بھی صدقہ دے سکتے ہیں  
کیونکہ ام عطیہؓ کا حضرت عائشہؓ کو بھیجا کہ صدقہ تھا مگر یہ لکھا پاس صدقہ کو اس پر قیاس کیا ابن مزین نے کہا امام بخاری نے یہ باب لاکر ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں ایک  
فقیر کو اتنا دینا مکروہ سمجھتے ہیں کہ وہ صاحب نصاب ہو جائے امام ابو حنیفہ رحمہ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن امام محمد نے کہا اس کوئی قباحت نہیں ۲۰

هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ حِلَّهَا -

بَابُ زَكَاةِ الْوَسَاقِ -

۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ مِائَةِ نَدْوٍ

صَدَقَةٌ وَلَا إِلَيْهِ وَلَا لَيْسَ فِيمَا دُونَ مِائَةِ أَوَاقٍ

صَدَقَةٌ وَلَا لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ -

بَابُ الْغَرَضِ فِي الزَّكَاةِ وَقَالَ

طَاءُوسٌ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ لَيْسَ الْمُتَوَنِّي يَعْزُضُ

نِيَابَ خَيْبِصٍ أَوْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانُ الشَّعْبِ

وَالذُّرَّةُ أَهْوَنُ عَلَيْكَ وَخَيْرٌ لِصَحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

بِهِمَا هِيَ أَهْلٌ نَفْسٌ بَلَغَتْ حِلَّهَا -

بَابُ جَلْدِي كِي زَكَاةُ كَابِيَانِ

ہم سے عبد الشہین یوسف تنہیسی سے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک

نے خبر دی انہوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے اپنے باپ

یحییٰ بن عمارہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوسعید خدری سے سنا

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ مہار اونٹ

کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے

اور پانچ مسن سے کم (کمچور یا تاج یا مسوہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

ہم سے محمد بن مشی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب نے کہا

ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو عمرو بن یحییٰ نے خبر دی انہوں نے

اپنے باپ سے سنا انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث سنی۔

بَابُ زَكَاةِ مِائَةِ جَلْدِي سَوْنَةَ كَسُوَاوِ اسباب کالینا

اور طاؤس نے کہا معاذ بن جبلؓ نے بین والوں سے کہا زکوٰۃ میں مچھ کو جو

اور جو ار کے بدل سامان دو کپڑے جیسے کالی چادریں دھاری داریا

دوسرے لباس اس میں تم پر بھی آسانی ہوگی اور مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے بھی بہتر ہوگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ یعنی زکوٰۃ کامل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر حرام تھا مگر حبیب فقیر کو دے دیا اور فقیر نے اس میں سے کچھ تحفہ کے طور پر بھیجا تو وہ درست

ہے کیونکہ ملک کے بدل جانے سے حکم بدل جاتا ہے یعنی منہ بن بریرہؓ کی حدیث میں بھی وارد ہے جب بریرہؓ نے صدقہ کا گوشت حضرت عائشہؓ کو بخشا تو آپ نے فرمایا سو لیا

صدقہ و لہم تہنہ ۱۰۰۰ یہ حدیث بھی روایت کی کہ کھٹکس کینتیں گزرتی ہیں اور وہ حق اور اوقیہ کی مقدار بھی وہیں ذکر ہو چکی ہے پانچ اوقیہ جو درم کے ہوتے ہیں ہر درم چھ دانے

کا ہر دانہ آٹھ جوار ہے چھ دانے درم ۵۰ جوار ہے چھ دانے درم ۵۰ جوار ہے چھ دانے درم ۵۰ جوار ہے چھ دانے درم ۵۰ جوار ہے چھ دانے درم ۵۰ جوار ہے چھ دانے درم ۵۰ جوار ہے چھ دانے درم ۵۰ جوار ہے

۱۲۔ منہ ۱۰۰۰ جہور علماء کے نزدیک زکوٰۃ میں چاندی سونے کے سوا دوسرے اسباب کالینا درست نہیں لیکن حنفیہ نے

اس کو جائز کہا ہے اور امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲۔ منہ ۱۰۰۰ اس لیے کہ اول تو جو اور جو ار کا مدینہ تک لا کر دے جانے میں بار بار دلا

کا خرچ بہت پر تھا دوسرے زکوٰۃ دینے والوں کو بھی اپنے گاؤں سے معاذ تک یہ غلہ لا کر لانا دشوار ہوتا تھا ۱۳۔ اس وقت صحابہ کو مدینہ منورہ میں غلہ

سے زیادہ کپڑوں کی احتیاج تھی تو معاذ نے زکوٰۃ میں اسی کالینا مناسب سمجھا مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ روایت منقطع ہے طاؤس نے باقی نہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدْ احْتَبَسَ أَدْرَعَةً  
وَأَعْتَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكَ فَلَمْ يَسْتَنْ  
صَدَقَةَ الْعُرْضِ مِنْ غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ  
تَأْتِي خَوْصَهَا وَيَخَابُهَا وَلَمْ يَخْصُ الدَّهَبُ  
وَالْفِضَّةُ مِنَ الْعُدُوسِ -

۶۵. حَكَاتَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبِي تَلْحَظْتُ ثَمَامَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ  
أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ أَنِّي أَمَوْتُ لِرَسُولِهِ وَمَنْ بَلَغَتْ  
صَدَقَتُهُ يَنْتَ فَخَاضَ وَلَيْسَتْ عِنْدَكَ وَعِنْدَكَ  
يَنْتَ لَبُونِ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمَصْلُوقُ  
عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَكَ  
يَنْتَ فَخَاضَ عَلَى رَجُلَيْهِمَا وَعِنْدَكَ ابْنُ لَبُونِ  
فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ دَلِيسٌ مَعَ شَيْءٍ -

۶۶. حَكَاتَنَا مَوْمَلٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
تَوْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ ابْنُ  
نَبَاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَصْلَى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ

نے فرمایا خالد بن ولید نے تو اپنی زرہیں اور اختیار اور گھوڑے وغیرہ  
(سامان جنگ) اللہ کی راہ میں وقف کر دیے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے (رعیدہ کے دن) اور قول کو فرمایا کچھ قیمت کرو اپنے زیور ہی  
میں سے سہی تو یہ نہیں فرمایا کہ اسباب کا مدقہ درست نہیں ہے چھوٹی ٹوٹ  
اپنی بالی ذاتی کوئی گلے کا ہار اور آپ نے زکوٰۃ کے لیے سونے اور چاندی  
کی تخصیص نہیں کی۔

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ عبد اللہ  
بن مشن نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبد اللہ نے ان سے انس نے بیان  
کیا کہ ابو بکر صدیقؓ نے ان کو فرض زکوٰۃ کہہ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے  
رسولؐ کو دیا تھا اس نے یہ بھی تھا کہ جس پر ایک برس کی اونٹنی (زکوٰۃ میں)  
واجب ہو وہ اس کے پاس نہ ہو دو برس کی اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے  
گی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا برس درہم یا دو مہراں اس کو دیدے گا اگر برس  
بھر کی اونٹنی جیسی زکوٰۃ میں دینا چاہیے اس کے پاس نہ ہو اور اونسٹ  
دو برس کا ہو تو وہی لے لیا جائے گا اور نقد نہ دینا ہوگا

ہم سے مومل بن ہشام نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل نے انہوں  
نے ابوب سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا ابن عباس  
نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ  
عید کی نماز نعلی سے پہلے پڑھی پھر آپؐ نے خیال کیا کہ عورتوں تک آواز

(تقریباً معنی سابقہ) معاذ سے نہیں سنا دوسرے یہ معاذ کا اجتہاد ہے اور صحابی کی رائے حجت نہیں ہے ۱۲ منہ :-

۱۷. اس حدیث کو خود مولف نے آگے چل کر واصل کیا ہے اس سے امام بخاری نے یہ مطلب کہ زکوٰۃ میں اسباب دینا درست ہے اس طرح نکالا کہ اگر خالد  
نے ان چیزوں نے کو وقت کیا ہوتا تو ضرور ان میں سے کچھ زکوٰۃ میں دیتے تھے الغرض یہ کہتے ہیں کہ اگر خالد نے یہ وقت نہ کیا تو زکوٰۃ میں کچھ چاندی ہو نہ قیمت لگا کر  
کاتے فلا جہ یہ معقول ہے لیکن توہم کی ہے کہ جب خالد نے عبادین کی سربراہی سامان سے کی اور یہ بھی زکوٰۃ کا ایک معقول ہے تو گویا زکوٰۃ میں سامان دینا یا مطلوب ۱۲ منہ  
یہ حدیث مومل کتاب العیدین میں گزرنے لگی ہے اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ زکوٰۃ میں اسباب دینا درست ہے کیونکہ ان عورتوں کے سب زیور چاندی سونے کے نہ تھے  
جیسے ہار کہ وہ تنگ اور تنگ سے بنا کر گول ہیں اور انیس مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ نعل مدقہ تھانہ فرض زکوٰۃ کیونکہ زیور میں اکثر طلا کے نزدیک زکوٰۃ فرض نہیں ہے ۱۲ منہ  
۱۸. یہ حدیث تفصیل کے ساتھ آگے آئے گی اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب واجب سے زیادہ اونٹنی زکوٰۃ میں ہیں تو زیادہ درست ٹھیک تو اسباب دینا زکوٰۃ میں جائز ہوا  
مخالفین یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں کوئی حجت نہیں بلکہ یہ ہماری دلیل ہے کیونکہ اگر زکوٰۃ میں قیمت کا لحاظ ہوتا تو پھر ان عمروں کے تعلقات کا معین کرنا ضرور نہ تھا ۱۲ منہ

النِّسَاءَ قَاتِنَاتٍ مِّنْ دِمَائِهِمْ وَإِلَىٰ أَرْوَاحِهِمْ فَذُكِّرُوا بِاللَّغْوِ وَفِي الْأَعْيُنِ  
وَأَمْرُهُمْ أَن يَتَصَدَّقُوا فَبَعْدَتْ أَلْمَؤَاتَةُ تَلْقَىٰ وَاشْتَدَّ  
أَيُّوبُ إِلَىٰ أَدْنَاهُ وَإِلَىٰ حَلْقِهِ -

بَابُ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يَفَرِّقُ  
بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَيَذْكُرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي شَامَةُ أَنَّ أَنَسًا  
حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الْتَمِيمُ فَدَرَسَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ  
وَلَا يَفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ -

بَابُ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا  
يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوْيَةِ وَقَالَ طَارِدُ بْنُ  
عَطَاةٍ إِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلَا يَجْمَعُ  
مَا لَهُمَا وَقَالَ سَفِيْنٌ لَا يَجِبُ حَتَّىٰ يَتِمَّ لِهَذَا أَنْ يَجْعَلَ  
شَاةً وَلِهَذَا أَدْبَعُونَ شَاةً -

۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي

نہیں پہنچی آپ ان کے پاس آئے بلال آپ کے ساتھ تھے اپنا کپڑا بیچ دیا  
ہوئے آپ نے ان کو نصیحت کی اور مدد دینے کا حکم دیا کوئی عورت بیچنے  
کی اور ایوب راوی نے اپنی کان اور حلق کی طرف اشارہ کیا۔

باب زکوٰۃ لینے وقت جو مال جدا جدا ہوں وہ اکٹھا نہ کیے جائیں  
اور جو اکٹھا ہوں جدا جدا نہ کیے جائیں اور سالم نے ابن عمر سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ  
نے کہا مجھ سے شامہ نے ان سے انس نے بیان کیا کہ ابو بکر نے ان کے  
لیے فرض زکوٰۃ کا بیان لکھ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی اس  
میں یہ بھی تھا کہ زکوٰۃ کے دوسرے جدا جدا مال کو ایک جا اور ایک جا مال کو  
جدا جدا نہ کیا جائے

باب اگر دو شخص شریک ہوں تو زکوٰۃ کا خرچہ حساب سے برابر برابر  
ایک دوسرے سے مجراے اور طاؤس اور عطانے کہا اگر دونوں شریکوں کے  
جانور الگ ہوں اپنے اپنے جانور پرچا تے ہوں تو ان کو اکٹھا نہ کریں  
گے۔ اور سفیان ثوری نے کہا مشترک بکریوں میں زکوٰۃ نہ ہوگی جب تک  
ہر شریک کی چالیس بکریاں (یا اس سے زیادہ) نہ ہوں

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے  
اسے مطلب یہ ہے کہ جو زکوٰۃ کے مال کے کپڑے میں بیچنے لگیں اور پکڑ چکا کہ ان کے لیے زکوٰۃ چاہیے سو نے کے نہ تھے جیسے کہ ان کے  
بار خیرہ میں معلوم ہو کہ اسباب کا زکوٰۃ میں دینا درست ہے اور مخالفین جو اس جواب دیتے ہیں وہ گڑبگڑا ہے ۷۸ سال کی روایت کو امام احمد اور ابوالاعلیٰ اور ترمذی وغیرہ  
نے نقل کیا ہے امام مالک نے جو طائیں اس کی تفسیر کو بیان کی ہے مثلاً تین آدمیوں کی الگ الگ چالیس چالیس بکریاں ہوں تو ہر ایک پر ایک بکری زکوٰۃ کی واجب ہے  
زکوٰۃ لینے والا جب آیا تو تینوں بکریاں ایک جگہ گرویں اس صورت میں ایک ہی بکری دینا پڑے گی اسی طرح دو آدمیوں کی شرکت کے مال میں دوسو بکریاں ہوں تو ان پر  
تین بکریاں زکوٰۃ کی لازم ہوں گی اگر وہ زکوٰۃ لینے والے جب آئے اس کو جدا جدا گرویں تو دوسری بکریاں دینا ہوں گی اس منع فرمایا کیونکہ یہ حق تعالیٰ کے ساتھ غیب  
کرنے کے معاذ اللہ وہ تو سب جانتا ہے ۷۹ منہ اس کو ابو عبید نے کتاب الاموال میں نقل کیا اور عبد الرزاق نے سفیان ثوری کی تعلیق کو نقل کیا ۸۰ منہ اس کے  
بلکہ عبد الجبار بن عبد بن جریس کے اور گبرہ بن مالک بقدر نصاب ہو گا تو اس میں سے زکوٰۃ لیں گے ورنہ نہ لیں گے مثلاً دو شریکوں کو چالیس بکریاں ہیں مگر ہر  
شریک کو اپنی اپنی بکریاں علیحدہ اور معین طور سے معلوم ہیں تو کسی پر زکوٰۃ نہ ہوگی اور زکوٰۃ لینے والے کو یہ نہیں پہنچتا کہ دونوں کے جائزہ ایک جگہ کر کے ان  
کو چالیس بکریاں سمجھ کر ایک بکری زکوٰۃ کی ہے ۸۱ منہ اس کو ابو حنفیہ کا بھی یہی قول ہے لیکن امام احمد اور شافعی اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ جب  
دونوں شریکوں کے جانور مل کر حد نصاب کو پہنچ جائیں تو زکوٰۃ لی جائے گی ۸۲ منہ



أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ النَّاسَ حَدَّثُوهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ  
كَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا  
كَانَ مِنْ خَلِيفَتَيْنِ فَإِنَّمَا يَتَزَجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ  
بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ -

ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ قَابُودِي وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَحَدًا يَأْسَأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَيَجِبُكَ إِن شَاءَ بَنِي  
شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ  
نَعَمْ قَالَ فَأَعْمَلْ مِنْ وَرَادِ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ  
يَتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا -

بَابُ ۲۵ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ  
بَنِي فَخَّازٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ -

۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ النَّاسَ حَدَّثُوهُ  
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ  
رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنْ  
الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ  
وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّمَا تَقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ  
مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تَالَهُ أَوْ عَشْرَتَيْنِ

کما مجھ سے ثمامہ نے اُن سے انس نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُن کے  
لیے فرض زکوٰۃ لکھ دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی اس  
میں یہ تھا کہ جو مال دو شتر کیوں کا ہو تو وہ ایک دوسرے سے برابر برابر الیٰس  
باب اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

اس باب میں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایتیں کیں ہیں

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ مجھ سے ولید بن مسلم  
کما ہم سے امام اوزاعی نے کما مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے  
عطاء بن یزید سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے ایک گنوار نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کو پوچھا یعنی اگر آپ فرمائیے تو مدینہ میں ہجرت  
کراؤں آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے تیرے پاس کچا اونٹ  
میں جن کی تو زکوٰۃ دیا کرتا ہے اُس نے کما جی ہاں آپ نے فرمایا تو پھر  
کیا ہے سمندروں کے اس پار یعنی جس ملک میں تو رہے وہاں عمل  
کرتا رہے اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا

باب جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ زکوٰۃ میں ایک  
برس کی اونٹنی دینا ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو -

ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے  
باپ نے بیان کیا کہ مجھ سے ثمامہ نے اُن سے انس نے بیان کیا کہ ابو بکر  
نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا یعنی  
جس کے پاس اتنے اونٹ ہو جائیں کہ چار برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا پڑے  
(یعنی ۱۱ سے ۷ تک) اور چار برس کی اونٹنی اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین  
برس کی ہو تو وہی لے لی جائے اور اُس کے ساتھ اگر بکریاں اُس کے پاس  
ہوں تو دو بکریاں لے لی جائیں یا بیس درہم لے جائیں اور جس کے پاس

۱۱ سے ۷ شتر کیوں کی چالیس بکریاں ہوں تو زکوٰۃ لینے والا ایک بکری زکوٰۃ کی لے لے اب جس کے مال میں سے یہ بکری لی گئی ہو وہ اپنے شریک سے اس بکری  
کی آدمی قیمت وصول کرے یہ نہیں کہ ایک غریب آدمی بکری دے اور دوسرا شریک آدمی بکری ۱۱ منہ لے لے ان سب روایتوں کو خود امام بخاری نے اسی کتاب  
میں وصل کیا ہے ۱۱ منہ لے لے یعنی ۱۲ اونٹوں سے ۲۵ اونٹ تک ہوں ۱۲ منہ

وَرَهْمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقِّهِ وَ  
 لَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحَقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَدَّةُ فَإِنَّهَا  
 تَقْبَلُ مِنْهُ الْجَدَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمَصَدِّقُ عَشْرِينَ  
 دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ  
 الْحَقِّهِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تَقْبَلُ  
 مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرِينَ  
 دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ  
 حَقَّةٌ فَإِنَّهَا تَقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمَصَدِّقُ  
 عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ  
 بِنْتُ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ خَاضٍ  
 فَإِنَّهَا تَقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ خَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا  
 عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ -

### بَابُ ۲۶ زَكَاةُ الْغَنَمِ

۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْثَرِ  
 الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ  
 بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَسَا حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ  
 كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَدْرَيْنِ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ  
 بِهِ رَسُولَهُ فَمَنْ سَأَلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا  
 وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِي أَرْبَعٌ وَعَشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ  
 فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ حَسٍّ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ  
 خَمْسًا وَعَشْرِينَ إِلَى ثَمَسٍ وَتَلَكَيْنِ فِيْهَا بِنْتُ خَاضٍ  
 أَنْتَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَتَلَكَيْنِ إِلَى ثَمَسٍ وَارْبَعَيْنِ

اتنے اونٹ ہوں کہ تین برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو (۳۶) سے ۵۰ تک  
 اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی نہ ہو چار برس کی ہو تو وہی لے لی جائے  
 اور زکوٰۃ کا تحصیل دار اس کو بیس درم یا دو بکریاں دیدے اور جس کے  
 پاس اتنے اونٹ ہوں کہ تین برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو وہ اس کے  
 پاس نہ ہو دو برس کی اونٹنی ہو تو وہی اس سے لے لی جائے اور وہ بیس  
 درم یا دو بکریاں اور تحصیل دار کو دے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں  
 کہ دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو (۳۶) سے ۵۰ تک لیکن اس کے پاس  
 وہ نہ ہو تین برس کی اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور تحصیل دار اس کو بیس  
 درم یا دو بکریاں دیدے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ دو برس کی  
 اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو وہ اس کے پاس نہ ہو ایک برس کی اونٹنی ہو تو  
 وہی لے لی جائے اور اس کے ساتھ تحصیل دار کو بیس درم یا دو بکریاں  
 اور دے -

### باب بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن منشی انصاری نے بیان کیا کہ مجھ سے  
 میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے ان سے انس  
 نے بیان کیا کہ ابو بکر نے جب انس کو بحرین کا حاکم مقرر تو ان کو یہ  
 پروانہ لکھ کر دیا -

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

یہ زکوٰۃ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کی اور جس  
 کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا تو اس پروانہ کے موافق جس مسلمان  
 سے زکوٰۃ مانگی جائے وہ ادا کرے اور اگر کوئی اس سے زیادہ مانگے  
 تو ہرگز نہ دے چوبیس اونٹوں میں یا ان سے کم میں ہر چوبیس ایک بکری  
 دینا ہوگی (پانچ سے کم میں کچھ نہیں) جب تک چوبیس اونٹ ہو جائیں پچیس  
 اونٹوں تک تو ان میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہوگی جب چھتیس اونٹ ہو جائیں  
 پتالیس تک تو ان میں دو برس کی اونٹنی دینا ہوگی جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں

فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أَنْشَىٰ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَارْبَعِينَ  
 فِي سِتِّينَ فَفِيهَا حَقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ  
 مِائَةً وَثَلَاثِينَ إِلَى مِائَةٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَلَةٌ  
 إِذَا بَلَغَتْ بَعْنَى سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى نِسْعِينَ فَفِيهَا بَنَاتُ  
 لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَنِسْعِينَ إِلَى عَشْرِينَ مِائَةً  
 فَفِيهَا حَقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عَشْرِينَ  
 مِائَةً فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ حَقَّةٌ  
 وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْأَيْلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ  
 إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْأَيْلِ فَفِيهَا شَاةٌ  
 وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ  
 إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عَشْرِينَ  
 وَفَاءَةً إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ  
 إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى  
 ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الْجَمَلِ  
 نَاقِصَةً مِنَ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا  
 أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَاقِ ثَمَنُ الْعَشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا سِتِّينَ  
 وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا.

بَابُ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ  
 وَلَا ذَاتُ عَوَاسٍ وَلَا نَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

۷۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
 أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ

ساتھ اونٹوں تک تو ان میں تین برس کی اونٹنی جفتی کے لائق دینا ہوگی اسٹھ  
 اونٹ ہو جائیں پھر اونٹوں تک تو ان میں چار برس کی اونٹنی دینا ہوگی جب چھ ہزار  
 ہو جائیں نوے اونٹوں تک تو ان میں دو درہم برس کی دو اونٹیاں دینا ہوگی جب ملکیا کو  
 اونٹ ہو جائیں ایک سو بیس اونٹوں تک تو ان میں تین برس کی دو اونٹیاں جفتی  
 کے قابل دینا ہوگی جب ایک سو بیس اونٹوں سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس اونٹ  
 میں دو درہم کی اونٹنی اور ہر چالیس میں تین برس کی دینا ہوگی اور جس کے پاس چارہ  
 (یا چارے سے کہیں کم) اونٹ ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ  
 دے جب پانچ ہو جائیں تو ایک بکری دینا ہوگی اور چھل میں چرنے والی بکریاں جب  
 چالیس ہو جائیں ایک سو بیس بکریوں تک تو ایک بکری دینا ہوگی جب ایک  
 سو بیس سے زیادہ ہو جائیں دو سو تک تو دو بکریاں دینا ہوں گی جب  
 دو سو سے زیادہ ہو جائیں تین سو تک تو تین بکریاں دینا ہوں گی جب تین سو  
 سے زیادہ ہو جائیں تو ہر ستر گڑے پیچھے ایک بکری دینا ہوگی جب کسی شخص  
 کی چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر  
 اپنی خوشی سے مالک کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور چاندی میں چالیس  
 حصہ زکوٰۃ میں دینا ہوگا (بشرطیکہ دوسو درم یا اس سے زیادہ چاندی ہو)  
 اگر ایک سو نوے درم برابر (یا ایک سو نواوے) برابر چاندی ہو تو زکوٰۃ نہ ہو  
 گی مگر خوشی سے کچھ مالک دینا چاہے (تو اور بات ہے)

بَابُ زَكَاةِ بَيْتِ لُبٍّ هَا يَعْجِبُ دَارِ بَانِرٍ حَانُورٌ لِهَ لِيَا حَبَّ  
 لَّا مَرَّ جَبَّ تَحْصِيلُ دَارِ اس كَالْيَنَامِ نَسَبٌ نَسَبٌ

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے  
 کہا مجھ سے شام نے ان سے افس نے بیان کیا کہ ابو بکر نے ان کو وہ زکوٰۃ

لے زکوٰۃ ہی کا سے بیل یا اونٹوں یا بکریوں میں واجب ہے جو آدمی سے زیادہ جنگل میں چرتی ہوں اور اگر آدمی سے زیادہ ان کو گھر  
 سے کھلا باؤں یا بونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اہل حدیث کے نزدیک سوا ان تین جانوروں یعنی اونٹ، بکری، کسی جانور میں زکوٰۃ نہیں ہے مثلاً گھوڑا  
 یا خیرین یا گدھوں میں یا مرنے والا مثلاً زکوٰۃ کے جانور سب مادیوں ہی مادیوں میں زکوٰۃ کی ضرورت ہو تو زکوٰۃ لے سکتا ہے یا کسی عمدہ نسل کے اونٹ یا گائے یا  
 بکری کی ضرورت ہو تو اس میں عیب ہو مگر اس نسل لینے میں آئندہ فائدہ ہو تو لے سکتا ہے ۷۳

لَهُ الْفَقْرُ أَمَّا اللَّهُ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَخْرُجُ فِي  
الصَّدَقَةِ هَرَمًا وَلَا ذَاتُ عَوَارِدٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

بَابُ أَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ

۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ

اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَاهُ هَبْرَةَ

قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ اللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا

يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ

عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَرَّ آيَتْ

أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ بِالْقِتَالِ

فَعَرَفَتْ أَنَّهُ الْحَقُّ -

بَابُ لَا تَتَّخِذْ كَرَامَ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

۳۵- حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْقَائِمِ عَنْ

إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِّيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ

أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَلَابَعَتْ مَعَاذَ عَلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدَرُ عَلَى قَوْمِ

أَهْلِ كِتَابٍ فَلَنْتَكُنَّ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ

لکھ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا کہ زکوٰۃ میں  
لوہڑا اور عیب دار بطور اور نرم نکالا جائے مگر جب تکمیل دار لینا چاہے

باب بکری کا بچہ زکوٰۃ میں لینا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں

نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبد الرحمن

بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ

بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ابو ہریرہ کہتے تھے ابو بکر

صدیق نے یہ کیا خدا کی قسم اگر وہ مجھے بکری کا بچہ نہ دیں گے جو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو (زکوٰۃ میں) دیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے

پر ان سے جہاد کروں گا عمرؓ نے کہا اور کچھ نہ تھا بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ

نے ابو بکرؓ کا سینہ کھول دیا تھا لڑنے کے لیے میں بھی سمجھ گیا کہ یہی

حق ہے

باب زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ اور چنے ہوئے مال نہ لینے جائیگے

ہم سے امیہ بن بسطام نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے

کہا ہم سے روح بن قاسم نے انہوں نے اسماعیل بن امیہ سے انہوں نے

یحییٰ بن عبد اللہ صیفی سے انہوں نے ابو عبد مناف سے انہوں نے ابن

عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر

بھیجا تو فرمایا معاذ تو اہل کتاب (سیود اور نصاریٰ) لوگوں پاس پہنچنے کا سب

سے پہلے ان کو خدا کی عبادت کی طرف بلا (اس کی توحید کی طرف) جب وہ اللہ

کے بکری کا بچہ اس وقت زکوٰۃ میں لیا جائے گا کہ تحصیلدار مناسب سمجھے یا کسی شخص کے پاس نرمے بچے ہی بچے رہ جائیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک

نرمے بچوں میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی وہ کہتے ہیں حضرت صدیقؓ کو فرمانا بطریق مبالغہ کے ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ واقعی زکوٰۃ میں بچہ دیا کرتے تھے

۱۲ منہ لیث کی روایت کو ذہبی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ سے پہلے پل حضرت عمرؓ کو ان لوگوں سے جو زکوٰۃ نہ دیتے تھے لڑنے میں تامل ہوا

کیونکہ وہ کلمہ گو تھے لیکن ابو بکرؓ کو ان سے زیادہ علم تھا آخر کو حضرت عمرؓ بھی ان سے متفق ہو گئے اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ صرف کلمہ

پڑھنے سے آدمی کو اسلام نہیں پہنچتا بلکہ تمام احوال ظنی و ظنی کو زمانہ اگر ایک دفعی قرنی کا کوئی انکار کرے جیسے نماز یا زکوٰۃ یا جہاد یا حج تو

وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس پر جہاد کرنا درست ہے ۱۲ منہ سے کہہ نہ لیا کرنے سے لوگوں نے ناراضی پیدا ہوگی بلکہ اوسط درجہ کامل لینا چاہیے نہ

خراب احسن اعلیٰ البتہ اگر زکوٰۃ دینے والا لشکر راہ میں اپنا بچہ کر عمدہ سے عمدہ مال دے تو یہ اودبات ہے تحصیلدار اس کو لے لے ۱۲ منہ





لِلَّهِ اَرْجُوْا بَرَّهَا وَذَخَّرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَخَضَّهَا يَآ  
رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَّ ذَلِكَ مَا لَكَ تَرَاهُ ذَلِكَ  
مَالٌ رَّاحٍ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّي اَرَى اَنْ تَجْعَلَهَا  
فِي الْاَقْرَبَيْنِ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ اَفْعَلْ يَآ رَسُوْلَ  
اللّٰهِ فَخَسَّهَا اَبُو طَلْحَةَ فِي اَقَارِيهِ وَبَنَى عَلَيْهِ  
تَابَعَهُ رُوْحٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاسْمِعِيْلُ عَنْ  
مَالِكٍ رَّاحٍ بِالْيَاسِ

۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْثَمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ  
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ  
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَصْحٰى اَوْ فِلْطٍ  
اِلَى الْمَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَطَ النَّاسُ وَامْرَهُوْ  
بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ يَا يَهْيَا النَّاسُ نَصَدَّقُوا فَمَتَّعَنِي  
النِّسَاءُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ قَصَدْتُنَّ فَاِنِّي  
اُرِيْتِكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَيْمَ ذَلِكَ يَآ رَسُوْلَ  
اللّٰهِ قَالَ تَكْتَفِرْنَ اللَّعْنُ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَةَ اَوَايْتُ  
مِنْ تَاْقِصَاتٍ عَقْلِي وَدَيْنِ اَدْهَبَ لِلْبَّ التَّجَلِ  
الْحَا زِمِ مِنْ اَحَدٍ سَكُنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا  
صَارَ اِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْدَاةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ  
تَسْتَاوِنُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَآ رَسُوْلَ اللّٰهِ هَذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ  
اَيُّ الزَّيْنَبِ فَقِيْلَ اُمُّ اَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ نَعَمْ اُنْذَرُكَ

میں خیرات کرتا ہوں اللہ سے اُمید ہے وہ مجھ کو اس کا ثواب دے گا اور  
میرا ذخیرہ رہے گا یا رسول اللہ آپ جس کام میں مناسب سمجھیں اس کی آمدنی  
خرچ کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا واہ شاہاش یہ تو  
بڑی آمدنی کا مال ہے بڑے فائدے کا میں نے سنا جو تم نے کہا لیکن میں مناسب  
سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کرو ابو طلحہ نے کہا بہت خوب  
میں ایسا ہی کرتا ہوں پھر اپنے باغ کو اپنے ناتے داروں اور چچا زاد بھائیوں  
میں تقسیم کرو یا عبد اللہ بن یوسف کے ساتھ اس حدیث کو روح نے بھی روایت  
کیا اور شیخ بن یحییٰ اور اسمعیل نے امام مالک سے رائج کے بدل رائج کیا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی  
کہ مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے عیاض بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو سعید  
خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الفطرین  
عید گاہ کو تشریف لے گئے پھر (نماز پڑھ کر) لوٹے تو لوگوں کو مدعو فرمائے ان کو  
خیرات کرنے کا حکم دیا فرمایا لوگو خیرات کرو پھر غور تو لپڑے گذرے فرمایا غور تو  
تم بھی خیرات کرو کیوں کہ مجھ کو دکھلا یا گیا دو رخ میں خود تم بہت ہیں انہوں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا تم کو کتنی کتنی بہت سہو ربات  
بات میں اللہ کی سنوار اور خداوند کی ناشکری تمہارا شذر و تنقا میں نے کم  
عقل اور ناقص دین والیوں میں تم سے بڑھ کر پویشیار آدمی کی عقل کو کھونے  
والا کسی کو نہیں دیکھا یہ فرما کر آپ گھر کو لوٹے جب گھر میں پہنچے تو عبد اللہ بن  
مسعود کی جو زینب آئیں انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی کسی نے کہا  
یا رسول اللہ یہ زینب (دلو دار سے پر کھڑی) ہے آپ نے فرمایا کوئی زینب  
کہا عبد اللہ بن مسعود کی جو رو آپ نے فرمایا اچھا اس کو آنے دو پھر اسے اذن دیا  
وہ آئی اور کہنے لگی یا نبی اللہ آپ نے آج عید کے دن ہم کو خیرات کرنے

لے تو خیرات کا بھی ثواب لے گا اور ناپا جوڑنے کا بھی بڑی حد یہ صدقہ نفل تھا مگر امام بخاری نے زکوٰۃ کو بھی نفل صدقہ پر قیاس کیا ۱۱ منہ ۱۲ منہ  
رائج کا مننے بے شک آمدنی کا مال یا بے محنت اور مشقت کے آمدنی کا ذریعہ روح کی روایت خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں افذ بخاری  
میں بھی کی کتاب الوصایا میں اور اسمعیل کی کتاب التفسیر میں وصل کی ۱۱ منہ





## باب ۵۵۔ الصَّدَقَاتُ عَلَى النَّبِيِّ

۸۱۔ حَتَّى تَنَامَ عَادُ بْنُ فَصَّالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمُنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ وَمَنَا أَخَانِي عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْضِ مَا يَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ سَرَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَيْتَ الْخَيْرَ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَأَيْتَ أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَسَمِعَ عَنْهُ الرَّحَضَاءُ وَقَالَ ابْنُ السَّائِلِ وَكَأَنَّهُ حَمْدُهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرَ بِالشَّرِّ وَإِنْ مِمَّا يُلَبِّتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِيمُ إِلَّا أَجَلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنِ السَّمْسِ فَكَلَّطَتْ وَبَالَتْ وَدَقَعَتْ

## باب ۵۶۔ پرمیوں پر صدقہ کرنا پڑا ثواب ہے۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام و تنواری نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے مکہم سے عطابن یسار نے بیان کیا انہوں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرد اور حوطة سننے کو بیٹھے آپ نے فرمایا دیکھو مجھے اپنے بعد جس چیز کا تم پر پڑے دنیا کی ریب و زینت ہے جو (چار طرف سے) تم پر پھیل پڑے گی ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اچھی چیز ہے مجی برائی پیدا ہوگی یہ سن کر آپ خاموش ہوئے لوگوں نے اس سے کہا اسے تجھے کیا ہوگی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیے جاتا ہے اور آنحضرت منجھ سے بات نہیں کرتے پھر جو ہم نے (غور سے) دیکھا تو آپ پر وحی اتار رہی ہے آپ نے چہرہ پر سے پسینہ پونچھا، پوچھا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ جیسے آپ کو اس کا پونچھنا اچھا لگا۔ پھر آپ نے فرمایا بیشک یہ بات تو ہے کہ اچھی چیز بری نہیں ہو سکتی مگر بے موقع استعمال سے برائی پیدا کرتی ہے (دیکھو ربیع جو گھانس لگاتی ہے وہ کبھی جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے بلکہ لیکن وہ جانور جو ہمہری نہری دوپ چرے جب اس کی دونوں کھوپڑیاں تن جائیں تو سورج کی طرف منہ کر کے پھر پٹلا لگے اور مرنے اور چرنا ہے وہ نہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) سے وہی مال مراد ہیں جن کی زکوٰۃ کی زکوٰۃ تصریح حدیث میں آئی ہے یہ امام شوکانی کی تحقیق ہے اور سید علامہ نے اسی کی تائید کی ہے اس بنا پر جو اہر موقی منونگیا قوت الماس اور دوسری صدقہ لاشیا و تجارتی میں جیسے گھوڑے گاڑیاں کتابیں کاغذ وغیرہ میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی مگر چونکہ آئمہ الربیع اور جمہور علماء احوال تجارتی میں وجوب زکوٰۃ کی طرف کیے ہیں لہذا احتیاطاً اور تقویٰ میں ہے کہ ان میں زکوٰۃ لگائے منہ جوشی صفحہ ۱۱۷۱ یعنی مال دولت تو لاش کی نعمت ہے وہ مذب کا سبب کیونکر ہوگی منہ ۱۱۷۲ عابہ سبب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پوچھنے سے ناراض ہو دیے منہ ۱۱۷۳ یہ مثال دے کر آپ نے اس کو سمجھایا کہ دولت گو حق تعالیٰ کی نعمت اور اچھی چیز ہے مگر جب بے موقع اور گناہوں میں صرف ہوگی تو وہی دولت مذب ہو جائے گی جیسے فصل کی بہی گھانس وہ جانور کے لیے بری عمدہ نعمت ہے مگر جب جانور ایک ہی مرتبہ مگر اس کو حد سے زیادہ کھا جائے تو اس کے لیے زہر کا کام دیتی ہے جانور پر کیا مضر ہے یا رفتی جو آدمی کے لیے باعث قیامت ہے اگر اس میں بے اعتدالی کی جائے تو باعث موت ہے تم نے دیکھا ہوگا قحط سے جو کے لوگ جیب ایک ہی مرتبہ کھانا پالیتے ہیں اور جب تک کر کھا جاتے ہیں تو پانی پیتے ہی دم توڑ دیتے ہیں اور ہاگہر جو جاتے ہیں یہ کھانا ان کے لیے زہر قاتل کا کام دیتا ہے منہ ۱۱۷۴ :-

وَأَنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلُوٌّ فَنِعَمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أُعْطِيَ مِنْهُ الْمُسْكِينُ وَالْيَتِيمُ وَابْنُ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذْ لَا يَغْيِرَ حَقَّهُ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

**باب الزکوٰۃ علی الذمیر والایتام فی الحج** قَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۸۲ - حَدَّثَنَا عَمَّا بَنُ حَقِصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي السَّجْدِ فَدَايْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَصَدَّقْ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكَ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تَشْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَآيَتَاهُ فِي حُجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْجِزْ عَنِّي أَنْ أَنْفِقَ عَلَيْكَ وَهَلْ آيَتَاهُ فِي حُجْرِي

مرتا اور یہ دنیا کا مال (ظاہر میں) سہرا بھرا اثر میں ہے تو مالدار مسلمان اچھا ہے جب تک اس مال میں سے مسکین اور یتیم اور مسافر کے ساتھ کچھ نہ کرتا رہے یا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شکت بھی بن ابی کثیر راوی کو ہوئی اور دیکھو جو کوئی ناجائز طور سے مال کھاتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے پھر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔

**باب خاوند کو اور بہن بھتیجیوں کو پرورش کر دیا ہو ان کو زکوٰۃ دینا** یہ ابو سعید خدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے زینب سے جو عبد اللہ بن مسعود کی بی بی تھیں اعمش نے کہا میں نے روایت البراء بن نخی سے بیان کی تو انہوں نے ابو سعید سے روایت کی انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے زینب سے جو عبد اللہ بن مسعود کی بی بی تھیں بالکل ایسی ہی روایت جیسے شقیق نے کی زینب نے کہا میں مسجد نبوی میں خفی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا تم لوگ خیرات کر دو اپنے زبیر ہی میں سے دو اور زینب اپنے خاوند عبد اللہ بن مسعود کو اور چند یتیموں کو جو ان کی پرورش میں تھے خرچ دیا کرتے انہوں نے اپنے خاوند سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو میں اگر خیرات کا مال اپنے خاوند کو اور چند یتیموں کو جو میری پرورش میں ہیں دوں تو کیا درست ہے انہوں نے

اسے مطلب یہ ہے کہ جو جانور ایک ہی مرتبہ دین کی پیداوار پر نہیں گرتا بلکہ سوکھی گھاس پیچر یا شے سے خیرا خیرا ہری دہر نکلتی ہے اس کے کھانے پر قناعت کرتا ہے اور پھر کھانے کے بعد سورج کے طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر اس کے ہضم ہونے کا انتظار کرتا ہے بیشتاب پاخانہ کرتا ہے تھوہہ ہلاک نہیں ہوتا اسی طرح دنیا کا مال بھی جو امتدال ہے ہلاک ہوا اس کی پابندی کے ساتھ اس کو کھاتا ہے اس سے فائدہ اٹھاتا ہے آپ کھاتا ہے اور دوسرے خلق خدا کو اس سے پہنچاتا ہے وہ پکارتا ہے مگر جو بھیس کٹے کی طرح دنیا کے مال و اسباب پر گریز کرتا ہے اور حلال حرام کی قید اٹھا دیتا ہے آخر وہ مال اس کو ہضم نہیں ہوتا اور استفادہ کی ضرورت پڑتی ہے کبھی بد بھنی ہوئی مٹی کی دیہن میں لانی جالیں بھی گنوا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح اور جس سے بچا نہ سکے اور اس کی ظاہری خوبصورتی پر فریب مت کھاؤ ہوشیار ہو ملو کہ اندر زہر لپٹا ہوا ہے ہر آدمی میں جو این صحت کہ تو ظنی خاندان میں ست اور نہ اس کو جو بھرا بھر کی بیماری ہوگی کسی طرح دنیا کی بھوس نہیں جاتی اور نہ سکھایہ صحت معلوم اب الزکوٰۃ علی الظاہر میں گریز کی ہے اور نہ اس صحت میں مردہ کی خیرات کا فائدہ ہے جو فرض مرتہ میں کھلا اور غفلت کو شال ہے الما شافعی اور ثوری اور حاکم ابن احمد سے ایک روایت ایسی ہی ہے کہ زکوٰۃ اپنے خانی بھراؤ بندہ

مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَيِّئٌ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتَهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٍ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّخِرُنِي عَنِّي أَنْ أَنْصَدَ قِيَّ عَلَى نَفْسِي وَآيَتَاكِ فِي حَجْرِي وَقُلْنَا لَا تُخْذِرُنَا فَدْ خَلَّ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَن هُمَا قَالَ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيْ الزَّيْنَابِ قَالَ أَمْرًا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَآجُرُ الصَّدَقَةِ -

۸۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِيَ أَجْرًا أَنْ أَتِفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِي فَقَالَ أَتَفِيقُ عَلَيْهِمْ فَلَا أَجْرَ مَا أَتَفِيقُ عَلَيْهِمْ -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فِي الزَّكَاةِ وَالْقَارِئِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيَذْكُرُونَ ابْنِ عَتَابٍ يَتَعَقُّ مِمَّنْ زَكَاةً مَالِهِ وَيُعْطِي فِي الْحَجِّ وَقَالَ الْمُحْسِنُ إِنْ أَشْتَرَى أَبَاكَ مِنَ الزَّكَاةِ جَاذٍ وَيُعْطِي فِي الْمَجَاهِدِينَ وَالَّذِي لَمْ يَحْجِرْ ثُمَّ تَلَا إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ الْأَبْيَاقِ

کہا نہیں تم خود جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا آخر زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں وہاں ایک انصاری عورت (زینب ابوسعود انصاری کی بی بی) کو آپ کے دروازے پر پایا وہ بھی یہی پوچھنے آئی تھی جو میں پوچھنا چاہتی تھی اتنے میں بلالؓ شہارے سامنے سے نکلا ہم نے ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کیا اگر میں اپنے خاوند اور چند بیٹیوں کو جو میری پرورش میں ہیں خیرات دوں تو درست ہوگا اور ہم نے بلالؓ سے بھی کہہ دیا کہ ہمارا نام نہ لینا بلالؓ نے آپ سے عرض کیا کہ دو عورتیں یہ مسئلہ پوچھتی ہیں آپ نے فرمایا کہ کنسی عورتیں بلالؓ نے کہا زینب نامی آپ نے فرمایا کہ کنسی زینب بلالؓ نے کہا عبد اللہ بن مسعود کی جو رو آپ نے فرمایا بیشک درست ہے اور اس کو دوسرا ثواب ملے گا ایک تو نا ملنا جوڑنے کا دوسرا خیرات کا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبدہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زینب بنت اُم سلمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں ابوسلمہ اپنے اگلے خاوند کے بیٹیوں پر خرچ کروں تو درست ہے یا نہیں وہ میرے بھی بیٹے ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں ان پر خرچ کرتو جو ان پر خرچ کرے گی اس کا ثواب تجھ کو ملے گا۔

باب اللہ تعالیٰ نے جو (سورہ برات میں) فرمایا خیرات کاملہ گرونیں چھوڑانے میں اور قرمز داروں میں اور الشک راہ میں خرچ کیا جائے اس کا بیان اور ابن عباس سے منقول ہے آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ میں سے بڑھ کر آزاد کر سکتا ہے اور حاجیوں کو دے سکتا ہے اور امام حسنؓ بصری نے کہا اگر کوئی زکوٰۃ کے مال میں سے اپنے باپ کو (جو غلام ہو) خرید کر آزاد کر دے تو درست ہوگا اور زکوٰۃ کاملہ محابہدین میں خرچ کیا جائیگا اور جس نے حج نہ کیا ہو اس

(جو بقیہ سابقہ) خاوند کو اور بیٹوں کو دینا درست ہے جیسے کہ میں نے باپ اور بیٹے کو دینا درست نہیں اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک خاوند کو بھی زکوٰۃ دینا درست نہیں وہ کہتے ہیں کہ ان میں فرق ہے میں صدقہ سے نفل صدقہ مراد ہے ۱۱ اور حواشی صفحہ ۱۸۱ کے فی الزکات سے یہ مراد ہے بعضوں نے کہا کتاب کی مدد کرنا مراد ہے اور الشک راہ سے مراد غازی اور محابہدین ہیں اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ حاجیوں کو بھی دینا فی سبیل اللہ میں داخل ہے ۱۲ اور ابن عباسؓ کے اس قول کو ابوعلیہؒ نے کتاب الاصل میں منقول کیا ہے مسئلہ اس کو ابن ابی شیبہ نے منقول کیا ہے

فِي أَيَّهَا أَعْطَيْتَ أَجْزَأْتُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدًا أَحْتَبَسَ أَدْرَاعًا  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي لَاسٍ حَمَلَنَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ  
لِلْحَجِّ -

۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ قَالَ  
ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ  
فَقِيلَ مَنْعَ ابْنِ جَبِيلٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ جَبَّاسُ  
ابْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا بَيْنَهُمَا ابْنُ جَبِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَفِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَطْلُبُونَ خَالِدًا قَدْ أَحْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ  
وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ  
فَعَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ عَلَيْهِ  
صَدَقَةٌ وَضَلَّهَا مَعَهَا تَابِعُهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ  
وَقَالَ ابْنُ اسْتَعْنَى عَنْ أَبِي الزِّنَادِ هِيَ عَلَيْهِ وَضَلَّهَا مَعَهَا

کو حج کرادینے میں پھر انہوں نے (سورہ قوسہ کی) یہ آیت پڑھی اِنَّا الصَّدَقَاتُ  
لِلْفُقَرَاءِ اَوْ خَيْرُ نَكَ اور کہا کہ ان میں سے جس میں زکوٰۃ کا مال دیا جائے کافی ہے  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد نے تو اپنی زربیں اللہ کی راہ میں  
وقف کر دی ہیں اور ابلاس (زیاد خزامی صحابی) سے منقول ہے کہ کواٹھرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے اونٹوں پر سوار کر کے حج کے لیے بھیجے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی کہ ہم سے  
ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ تحصیل کرنے کا حکم دیا لوگوں نے  
آپ سے کہا ابن جہیل اور خالد بن ولید اور عباس بن عبد المطلب زکوٰۃ نہیں  
دیتے آپ نے فرمایا ابن جہیل یہ شکر نہیں کرتا کہ وہ محتاج تھا اللہ اور اس کے  
رسول کی برکت سے وہ مالدار بن گیا رہا خالد تو اس سے زکوٰۃ مانگنا تہمرا  
ظلم ہے اس نے تو اپنی زربوں اور ہتھیاروں کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیا  
ہے عباس بن عبد المطلب تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں اُن کی زکوٰۃ  
انہی پر صدقہ ہے اور اتنا ہی اور امیری طرف سے (شعیب کے ساتھ اس  
حدیث کو ابی الزناد نے بھی اپنے باپ سے روایت کیا اور ابن اسحاق  
نے ابو الزناد سے یوں روایت کی عباس پر یہ ہے اور اتنی ہی اور ابن جہیل نے کہا کواٹھ کر

لے قرآن شریف میں زکوٰۃ کے آٹھ صرف مذکور ہیں فقراء، مساکین، مالئین، زکوٰۃ، موقوفۃ، العلوب، رقاب۔ فارمین فی سبیل اللہ ابن السبیل یعنی مسافر امام حسن بصری کے قول  
کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والا ایسے سے کسی میں بھی زکوٰۃ کا مال خرچ کرے تو کافی ہو گا اگر ہو سکے تو انھوں قوموں میں دے مگر یہ ضرور نہیں ہے امام ابو حنیفہؒ ج اور جہور  
علماء اہل حدیث کا یہی قول ہے اور شافعیہ سے منقول ہے کہ انھوں صرف میں زکوٰۃ خرچ کرنا واجب ہے گو کسی مہر کا ایک ہی آدمی ملے مگر ہمارے زمانہ میں اس پر عمل مشکل  
ہے اکثر ملکوں میں مجاہدین اور موقوفۃ العلوب اور رقاب نہیں ملتے اسی طرح عالمین زکوٰۃ ۱۲۷۱ھ میں یہ حدیث آگے موصولی باب میں آئے گی ۱۲۷۱ھ میں اس کو امام احمد  
اور ابن خزیمرہ اور حاکم نے منقول کیا ۱۲۷۱ھ میں ان کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا ان کا نام حمید تھا بعضوں نے کہا عبد اللہ بن علی نے کہا وہ اپنے باپ ہی کے نام سے مشہور ہیں  
۱۲۷۱ھ میں اسلام لانے سے پہلے محض تلاش اور غفلت تھا اسلام کی برکت سے مالدار بن گیا تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے میں کراہتا ہے اور خفا ہوتا ہے  
۱۲۷۱ھ میں اسے اب وقتی ملک کی وہ زکوٰۃ کیوں دینے لگا اللہ کی راہ میں مجاہدین کو دنیا یہ خود زکوٰۃ ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ خالد تو لایا سنی ہے کہ  
اس نے بھید سامان گھوڑے وغیرہ سب راہ خدا میں دے ڈالے ہیں وہ بھلا فرض زکوٰۃ کیسے نہ دے گا تم غلط کہتے ہو کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتا  
۱۲۷۱ھ میں یہ زکوٰۃ بلکہ اس کا دونوں اُن پر سے تصدق کروں گا مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ عباسؓ کی زکوٰۃ بلکہ اس کا دونوں پر یہی دونوں  
کا وہ مجھ پر ہے کہتے ہیں حضرت عباسؓ کو دو برس کی زکوٰۃ پیشگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے چکے تھے اس لیے انہوں نے ان تحصیل کرنے والوں کو زکوٰۃ  
نہ دی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کو مصلحت دو سال آئیکہ ان سے دھرا لینے دو برس کی زکوٰۃ وصول کرنا ۱۲۷۱ھ

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثْتُ عَنْ الْأَعْمَشِ وَثَلَّةَ

بَابُ ۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ

الْتَيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَنَسًا

مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى

تَقْدَمَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ

فَلَنْ أَذْخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يَعْفَهُ اللَّهُ

وَمَنْ يَسْتَسْغِنِ يَغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يَصْبِرْهُ

اللَّهُ وَمَا أَعْطَى أَحَدٌ عَطَاءَ خَيْرٍ إِذْ أَوْسَمَ

مِنَ الصَّبْرِ-

۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي

نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَجْتَهِبَ

عَلَى ظَهْرِهِ خَيْلَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ

أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ-

۸۷- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا

هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ

عبد الرحمن بن ہریرہ عرج سے ایسے ہی حدیث بیان کی ہے

باب سوال سے بچنے کا بیان۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے

خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عطاء بن یزید لیلیٰ سے انہوں

نے ابو سعید خدری سے انصار کے کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

سوال کیا (میرے پیچھے مانگا) آپ نے ان کو دیا پھر انہوں نے سوال کیا آپ نے پھر

دیا میں تک کہ آپ کے پاس جو مال تھا وہ ختم ہو گیا آپ نے فرمایا دیکھو میرے پاس

جو مال و دولت ہو وہ میں تم سے اٹھا نہیں رکھوں گا مگر جو کوئی سوال سے بچے تو اللہ

بھی اس کو بچائے گا اور جو کوئی (دنیا کے مال سے) بے پروا ہو جائے اللہ اس کو

بے پروا کرے گا اور جو کوئی (اپنے اور پرانے مال کو صبر کرے اللہ اس کو صبر

دے گا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسی کو کوئی نعمت نہیں ملی (صبر تمام نعمتوں

سے بڑھ کر ہے)۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے

خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے عرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان

ہے اگر کوئی اپنی رسی اٹھائے اور لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لا دے کہ اس

کو بچ کر اپنا پیٹ چلائے تو وہ اس سے اچھا ہے کہ کسی سے جا کر سوال

کرے وہ دے یا نہ دے۔

ہم سے موسیٰ بن اسعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے کہا ہم سے

ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زبیر بن عوام سے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے پھر لکڑی کا گٹھا

لے لے اس میں ہے علیہ وسلم ہاں صلفہ کا لفظ نہیں ہے امام مالک سے حدیث سے لکھنا ہے کہ ہاتھ سے محنت کر کے کھانا کھا کر ناشائستہ افضل ہے علماء

نے کہا ہے کہ کمائی کے تین اصول ہیں ایک زراعت دوسری تجارت تیسری صنعت و حرفت بعضوں نے کہا ان تینوں میں تجارت افضل ہے

بعضوں نے کہا زراعت افضل کیونکہ اس میں ہاتھ سے محنت کی جاتی ہے اور حدیث میں ہے کہ کوئی کھانا اس سے بہتر نہیں ہے جو ہاتھ سے محنت

کر کے پیدا کیا جائے زراعت کے بعد پھر صنعت افضل ہے اس میں بھی ہاتھ سے کام کیا جاتا ہے اور نوکری تو بندہ زبیر بن کعب کے بھی نوکری میں جو کام کرنا

پڑتا ہے وہ جائز ہے تاہم کبھی ناجائز مگر افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے کمائی کے عمدہ ذریعے تو چھوڑ دیئے اور نوکری پر مرتے مارتے چھوڑ دیئے کم نہیں ہوتا

حَبْلَهُ قِيَّامِي بِحُزْمَةٍ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا  
فَيَكْفِ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ  
النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ -

۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ  
قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ  
وَسْعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ  
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي  
ثَمَرًا سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثَمَرًا سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثَمَرًا  
قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ حُلُوةٌ فَمَنْ  
أَخَذَهُ يَسْعَا وَنَفْسُ بَوْمٍ لَهُ فِيهِ وَمَنْ  
أَخَذَهُ يَأْكُلُهُ نَفْسٌ لَمْ يَأْكُلْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ  
كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ لَيْدًا عَلَيْهِ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّقْلَى  
قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ  
لَا أَرَى أَحَدًا أَبْعَدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا  
فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْإِعْطَاءِ قِيَّامِي أَنْ يَقْبَلَهُ  
مِنْهُ ثَمَرًا عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لِيُعْطِيَهُ قِيَّامِي أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ  
شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ ابْنِي أَشْهَدُكُمْ بِأَمْعَشِ الْمُسْلِمِينَ  
عَلَى حَكِيمٍ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا النَّقْضِ  
قِيَّامِي أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَزَلْ أَحَدٌ مِنْ أَحَدٍ مِنَ  
النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے اس کو بیچے اور اللہ اُس کی آبرورچائے رکھے تو یہ اس  
کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے وہ دیں یا نہ دیں۔

ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی،  
کہ ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن  
مسیب سے حکیم بن حزام (صحابی) نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے (کچھ روپیہ) مانگا آپ نے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر مانگا پھر  
آپ نے دیا پھر فرمایا حکیم یہ دنیا کا مال بہر ابھرا (ظاہر میں بہت ثیریں  
لیکن جو کوئی اس کو اپنا نفس سخی رکھ کر لے اس کو تو برکت ہوگی اور جو کوئی سخی میں  
لا لچ رکھ کر لے اس کو برکت نہ ہوگی اس کا حال اس شخص کا سا ہوگا جو کھائے  
اور پیر نہ ہو اور اونچا دینے والا ہانڈ نیچے لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے حکیم  
بن حزام کہتے ہیں میں نے آپ سے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ قسم اُس  
کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں اب آپ کے بعد سرے تک  
کسی سے کچھ نہیں لینے کا (حکیم اسی قول پر قائم رہے) ابو بکر صدیق اپنی  
خلافت میں حکیم کو اُن کا معمول دینے کے لیے بلا تے وہ نہ لینے پھر حضرت  
عمرؓ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو ان کا حصہ دینے کے لیے بلایا انہوں نے  
لینے سے انکار کیا آخر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا تم گواہ رہنا مسلمانوں  
میں حکیم کو ملک کی آمدنی میں سے ان کا حصہ دے دے ہا ہوں مگر وہ لینے سے  
انکار کر رہے ہیں عرض حکیم نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کی تھی یہاں تک کہ

یعنی اس کو جو عاقبت کا مار نہ ہو جو پائے کھا جائے مگر کسی طرح پیٹ نہ بھرے تھیں آدمی کا دنیا میں یہی حال رہتا ہے کتنی ہی مال و دولت  
اس کو ملے میری نہیں ہوتی اور نہ یاد رکھ لیجئے کہ اس کے بعد حضرت حکیم بن حزام عدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زندہ  
رہے یہاں تک کہ معاویہؓ کی امارت بھی دس سال تک انہوں نے دیکھی لیکن کسی سے کبھی ایک پیسہ بھی انہوں نے نہیں لیا تو دوسرے نے کہا پھر حضرت  
سوال کرنا تو حرام ہے اس پر زوال ہے لیکن جو شخص محنت مزدوری پر قادر ہو اور سوال کرے تو اس کے باب میں اختلاف ہے بعضوں نے کہ  
حرام ہے بعضوں نے کہ حلال ہے لیکن مکروہ ہے پر کئی شرطوں سے اپنے تئیں ذلیل نہ کرے مانگنے میں امر ارادہ نہ کرے جس سے مانگنے اس کو تکلیف  
نہ دے اگر بیشمار ہیں نہ ہوں تو بالاتفاق حرام ہے ۱۲ منہ



ثُمَّ بِحَدَّثٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَعْفَرٍ  
فَيَسْأَلُ لِقَاضِي بَيْنَ الْخَلْقِ فَيَمِيتُ حَتَّى يَأْخُذَ  
بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمِئِذٍ يَبْعَثُهُ اللَّهُ مَقَامًا مَحْمُودًا  
يُحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مَعْنَى حَدَّثَنَا  
وَهَبٌ عَنِ الثَّعْمَانِ ابْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ سَمِعَ بَنَ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْمَسْئَلَةِ ۝

بَاب ۴ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْأَلُونَ

النَّاسَ الْخِصَاءَ ذَكَرَهُ النُّعْمَانِيُّ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَا يَجِدُ غَنًى يَبْعَثُهُ لِقَاضِي آدَمَ الَّذِينَ أَحْبَبُوا  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ خُضْرًا بَاقِي الْأَرْضِ  
يَجْمَعُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنَاءَ مِنَ التَّعَقُّفِ إِلَى قَوْلِهِ  
فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝

۹۱- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمُسْكِينُ  
الَّذِي تَرُدُّهُ الْأَكْلَةُ وَالْأَكْلَتَانِ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ

فریاد کریں گے پھر مروئی سے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عبد اللہ بن مسالم نے  
اپنی روایت میں اتنا بڑھایا ہے مجھ سے لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن ابی  
جعفر نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سفارش کریں گے آپ مجلس گے  
بیان تک کہ بہشت کے دروازے کا حلقہ قائم ہیں گے اس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود  
میں مقرر کرے گا جتنے لوگ وہاں جمع ہوں گے سب اس کی تعریف کریں گے اور معنی  
بن اسد نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا انہوں نے نعمان بن راشد سے انہوں  
نے عبد اللہ بن مسلم سے جو ابن شہاب زہری کے بھائی تھے انہوں نے حمزہ بن عبد اللہ  
سے انہوں نے ابن عمر سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھائی حدیث  
بیان کی جو سوال کے باب میں ہے۔

بَاب ۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْأَلُونَ

اور کتنے مال سے آدمی مالدار کہلاتا ہے اس کا بیان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا یہ فرمان اس کو تو نگری نہیں جو بے پروا دینا دے اور اللہ نے اسی صورت میں  
فرمایا خیرات تو ان محتاجوں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں گھر گئے ہیں کسی ملک میں  
جا نہیں سکتے نہ جانے والا ان کے نہ مانگنے سے ان کو مالدار سمجھتا ہے اخیر آیت  
فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ مجھ کو محمد بن زیاد نے خبر دی کہ میں  
نے ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا لیکن  
(اصل میں) وہ نہیں ہے جس کو ایک فقے دو تھے کی خواہش (اور بدلتی رہتی  
تھی۔ لیکن مسکین وہ ہے جس کو احتیاج ہے اور مانگنے میں شرم کرے تاکہ

اس روایت میں اختلاف ہے دوسری روایت میں حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰؑ کا بھی ذکر ہے اور ان سب پر مفروض ہے کہ وہ بے گناہ تھے یعنی نہ گناہ  
میں قیامت کا عروج کے قریب آنے کا ذکر نہیں ہے عبد اللہ بن مسالم کی روایت کو برابر اور بلال اور ابن مسعود نے اصل کی روایت کو مانگا ہے فقہاء نے اس سے کہا ہے جس سوال  
کو مانگا جائے وہ اب کی حدیث میں اس کی تفسیر نہیں ہے شاید امام بخاری کو کوئی حدیث اس کے متعلق ایسی نہیں ملے جو ان کی شرط پر اور ان کے سہل بن علی نے نکالا ہے نہ پچھوئی کسی سے سوال  
منہ ہو گیا ہے آپ نے فرمایا جب صبح شام کا کھانا کھا کر سب کو سنا کہ اس کی روایت میں یوں ہے جب ایک دن رات کا بیت بھر کر کھانا کھا کر سب کو سنا کہ یہ حدیث مسخ سے دوسری حدیثوں  
سے جس میں بدلتی ہے کہ سب کو سنا کہ اس کی روایت میں یوں ہے جب ایک دن رات کا بیت بھر کر کھانا کھا کر سب کو سنا کہ یہ حدیث مسخ سے دوسری حدیثوں  
امامی مفکرانہ تھے وہ رات دن کو خبری کے سامان میں چرے دہتے ان کا شمار اس کے قریب فقہاء ایک جہاں میں جایا کرتے اور وہ نہ ہو گئے کہ جسے سنا کر کہ کچھ دیر کا کسی قدرت نہ تھی  
۹۲- حدیث میں ہے کہ وہ در بدیع کوئی نہ دیکھ کر لیتا ہے اس کو احتیاج نہیں رہتی اور نہ عیلت اس کا ہے جس کو اس نے نہیں نہ تھا نہ عیلت پر مبنی رہتا ہے وہ

نہ دیکھ کر لیتا ہے



لَهُ يَغْفِرَ وَيَسْفِي وَيَسْخِي وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ إِلَّا حَقًّا ۝

۹۲ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَذَّادِ عَنْ ابْنِ شَوْحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مَعَاذُ بْنُ أَبِي إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنْ كَتُبَ إِلَيَّ بَيْتًا وَمَعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَأَصَاغَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤْلِ

۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْزِ بْنِ الرَّهْزَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْمًا قَا أَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَوَكَّلْ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيهِمْ لَمْ يُعْطِهِ وَدُمُوعُهُمْ إِلَى فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَرْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فَلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ عَلِمْتُ مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فَلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ عَلِمْتُ مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فَلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنِّي لَأَعْطِي

لیٹ کر لوگوں سے مانگتا بھی نہیں۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا ہم سے خالد خدا نے انہوں نے سعید بن عمرو بن اشوع سے انہوں نے علم شعی سے انہوں نے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ کے منشی (دوراد) نے بیان کیا انہوں نے کہا معاویہ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ تم مجھے کوئی حدیث بھیج جو تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو انہوں نے جواب میں یہ لکھا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کو تین باتیں ناپسند ہیں ایک بے فائدہ بک بک دوسرے روپیہ نبیہ کرنا تیسرے بہت مانگنا

ہم سے محمد بن عزیز زہری نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر بن ابی وقاص نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور میں بھی وہاں بیٹھا تھا آپ نے ایک شخص دھیل بن سرقمہ کو اس میں پھیر دیا کچھ نہیں دیا اور ان لوگوں میں مجھے بھی زیادہ پسند تھا آخر میں اٹھ کر آپ کے پاس گیا اور آپ سے کان میں کچھ عرض کیا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو فلاں شخص کا طرف سے کیا خیال ہے اس کو کچھ چھوڑ دیا خدا کی قسم میں تو اس کو ایمان دار سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان پھر پھر توڑی دیر میں چپ رہا بعد اس میں جو اس کا حال جانتا تھا اس نے زور کیا میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص سے آپ کیوں خفا ہیں اس کو چھوڑ دیا خدا کی قسم میں تو اس کو ایمان دار سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان سعد نے کہا پھر پھر توڑی دیر میں چپ رہا بعد اس کے جو حال اس کا میں جانتا تھا اس نے زور کیا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ فلاں شخص سے کیوں خفا ہیں میں تو قسم خدا کی اس کو ایمان دار سمجھتا ہوں آپ نے

سہ بے فائدہ بک بک پھیرنا انہیں کرتا ہے تاہی کی بڑ بڑکے جن میں نبیوں کا فائدہ ہو دنیا کا روپیہ تباہ کرنا یہ ہے کہ چار طرح کرے دنیا کی ضرورت میں دینی کے کاموں میں جیسے شادی بیاہ موت قی کے رسومات میں لوگوں کا روپیہ اڑا دے پس آتش بازی ناچ رنگ آرائش وغیرہ کیل کو دھلا پتنگ بازی مرغ بازی بٹری وغیرہ میں بہت مانگنا یہ ہے کہ بے ضرورت سوال کرتا رہے کہ اللہ نے دیا ہو گناہ خواہ غواہ علی جمالی جمع کرے کہ طمع سے سوال کرتا پھر اسے اپنی خجانی کا انکار کرے ۱۲ مسئلہ یہ حدیث کتاب ایمان میں گذر چکی ہے ابن اسحاق نے خلافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے عیسائیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا تو انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں قتل کرنے سے منع کیا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں قتل کرنے سے منع کیا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں قتل کرنے سے منع کیا تھا

الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةٌ أَنْ يُكَيِّتَ  
فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ  
بِهَذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَصَرَّفَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ فَجَمَعَ بَيْنَ حَقِّقِي  
وَكَيْفِي ثُمَّ قَالَ أَقْبِلْ أَيْ سَعِدْ إِنِّي لَأُعْطِيَ الرَّجُلَ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَكَيْفِي وَأَقْبِلْ مَا مَكَّنَّا أَكْبَرَ الرَّجُلَ  
إِذَا كَانَ فَعَلَهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ فَإِذَا وَقَعَ الْفَعْلُ  
قُلْتُ كَبَّهُ اللَّهُ بِوَجْهِهِ وَكَبَّيْنَهُ أَنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
صَالِحٌ بْنُ كَيْسَانَ هُوَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ  
أَدْرَكَ ابْنَ عَمَّا :

وَاللَّهِ لَمَّا تَمَّ بَابِي فَتَكُونُ أَبِي آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور دوسرا  
شخص اس سے زیادہ مجھ کو پسند کرتا ہے میں یہ دونوں کہیں وہ اوندھے منہ غریب میں نہ  
گرا یا جاوے اور بغیر بپا نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے صالح سے انہوں نے  
اسماعیل بن محمد سے انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ محمد بن سعد سے سنا وہ یہی حدیث  
بیان کرنے تھے انہوں نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ جوڑ کر میری  
گردن اور مؤذنہ کے پیچ میں مارا اور فرمایا سعد اتر آ میں ایک شخص کو دیتا ہوں  
(آخر حدیث تک) امام بخاری نے کہا سورہ شوریٰ میں جو کجا کا لفظ ہے اس کا معنی  
بیس ہے اوندھے گردا دیئے گئے اور سورہ ملک میں جو کجا کا لفظ ہے وہ اکب سے  
مکمل ہے اکب لازم ہے یعنی اوندھا کر اور اس کا متضاد کب ہے کہتے ہیں  
کہ اللہ کو جہہ یعنی اللہ نے اس کو اوندھے منہ کر دیا کہبتہ یعنی میں نے اس کو اوندھا  
گردا یا امام بخاری نے کہا صالح بن کيسان مکر و بن زہری سے بڑے تھے وہ عبد اللہ  
بن عمر سے ملے ہیں۔

ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان  
کیا انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں پاس  
گھومتا رہتا ہے ایک قلم اور دو قلم اور ایک کھجور اور دو کھجور کی خواہش اس کو  
در بدر پھراتی ہے بلکہ (پور اور اعلیٰ) مسکین وہ ہے جس کو اتنی دولت نہیں ملتی کہ  
وہ سبے پروا ہو جائے اور نہ کوئی اس کا حال جانے لے کہ اس کو خیرات دے اور  
نہ اٹھ کر سوال کرتا ہے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے میرے باپ نے  
کہا ہم سے اعش نے کہا ہم سے ابو صالح ذکوان نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنی بی

۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمَسْكِينُ  
الَّذِي يَخْشَى عَلَى النَّاسِ تَزَوُّدَهُ الْقَمْعَةَ وَاللَّقْمَتَانِ وَ  
التَّشَدُّدَ وَالْقَمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمَسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى  
يُغْنِيهِ وَلَا يَقْنَنُ بِهِ فَيَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومَ  
فَيَسْأَلُ النَّاسَ :

۹۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْجَجُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ

بقیہ صفحہ سابقہ میں اور اقراغ ایسے ساری زمین ہر لوگوں سے بہتر ہے لیکن میں عینہ اور اقراغ کو روپیہ دے کر دل ملاتا ہوں اور جیل کے مکان میں  
کو بھر دیا ہے ۱۲ منہ خوشی صفحہ ۱۱۱ لے شاید حدیث میں کوڑا مل دینے ہوں تو آپ نے فرمایا سعد اتر آ بعضوں نے بلوں تو ہم کہتے ہیں سعد اس  
بات کو قبول کر اور ملے ۱۲ منہ لے باوجود اس کے انہوں نے یہ حدیث ابن شہاب زہری سے روایت کی جو ان سے عمر بن حفص سے ۱۲ منہ

يَا خُذْ أَحَدَكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَبْدُو أَحْسِبُهُ قَالَ إِلَى الْجَبَلِ  
فَيَحْتَطِبُ قَبِيحٌ قِيَامًا يَصْدُقُ خَبْرُهُ مَنْ أَنْ يَسْلَمَ  
بَاب ۶۲ خَرْصِ النَّمْرِ

۹۶ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَتَابِ بْنِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي  
حَبِيبٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَرَّوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ غَرَّةً تَبْرُكٌ فَلَمَّا جَاءُوا وَادِيَ الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ  
فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَّا أَصْحَابِيهِ اخْرُصُوا وَخَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْ سَقٍ فَقَالَ لَهَا أَحْصِي مَا يَمُوتُ  
مِنْهَا فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبْرُكٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَهَبُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ  
شَدِيدَةٌ وَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ كَانَ مَعَهُ بِغِيرٌ  
فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلَتْهَا وَهَبَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَفَقَامَ  
سُجْلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِي طَرَفًا وَاهِدًا مَلِكٌ أَيْلَةً  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ  
بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبُحْرِهِمْ فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى قَالَ  
لِلْمَرْءَةِ كَمْ جَاءَتْكِ حَدِيقَتُكَ قَالَتْ عَشْرَةَ أَوْ سَقٍ  
خَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي مُضَعِّجٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ

سے کر میں سمجھتا ہوں یوں فرمایا سپاڑ پر چاٹے وہاں کھڑیاں بنے اس کو بیچ کر آپ  
کھائے اور غیرات بھی کرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے  
باب کجور کا درختوں پختہ تخمینہ آنک اندازہ کرنا درست ہے  
ہم سے سہل بن بکارت نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے  
انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے عباس بن سہل بن سعدی نے انہوں نے  
ابو حمید سعدی سے انہوں نے کہا ہم جنگ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ تھے جب آپ وادی القریٰ میں پہنچے دیکھا تو ایک عورت اپنے باغ میں  
(کھڑی) تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اے انکھ ٹھوس  
میں کتنی کجور نکلتے گی (لوگوں نے آنکھ) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس  
دوق آگلی پھر اس عورت سے فرمایا اے کجور اس میں سے جتنی کجور نکلتے جب ہم  
تبوک میں پہنچے تو آپ نے فرمایا ہوشیار ہو آج رات کو زور کی آندھی آئے گی لوگوں  
کھڑا نہ رہے اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو باندھ دے غیر ہم نے اونٹوں  
کو باندھ دیا اور زور کی آندھی چلی ایک شخص کھڑا ہوا تھا آندھی نے اس کو طے  
کے پہاڑوں پر جا پھینکا اور ایک کے بادشاہ (یوحنا بن ربیعہ) نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو ایک سپید خیمہ بھیجا اور ایک چادر گذرائی اور آپ نے اس کے  
ملک کی حکومت اس کے نام لکھ دی جب آپ لوٹ کر پھر وادی القریٰ پر آئے  
تو اس عورت سے پوچھا تیرے باغ میں کتنا میوہ نکلا اس نے کہا پودے دس  
دوق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خیمے پھر آپ نے فرمایا میں ذرا مدینہ  
کو جلدی جایا چاہتا ہوں تم میں جس کو جلد چلانا ہو وہ میرے ساتھ جلدی ہو اور سہل

۱۔ جب کجور یا کجوریا اور کوئی میوہ درختوں پختہ ہو جائے تو ایک جاننے والے شخص کو بادشاہ یا حاکم بھیجتا ہے وہ جانکر اندازہ کرتا ہے اس میں اتنا زیادہ میوہ ہے  
کا پھر اسی کا سوال حصار زکوة کے طور پر لیا جاتا ہے اس کو فرض کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید شہ جاد رکھا اور عطا فرماتے راشدین نے بھی امام شافعی اور احمد اور  
ابو حنیفہ سب اس کو جائز کہتے ہیں لیکن حنفی نے برخلاف احادیث میچ کے صرف اپنی رائے سے اس کو ناجائز قرار دیا ہے ان کا قول دیوار پھینک دینے کے لائق ہے  
۲۔ منہ ۱۷ وادی القریٰ ایک قصبہ کا نام ہے مدینہ اور شام کے بیچ میں ۱۷ منہ ۱۷ اس عورت کا نام معلوم نہیں ہو ۱۷ منہ ۱۷ کہ جو تبوک سے کئی دن کی راہ پر  
واقع ہیں جیسے نخول ہیں جہلی کے بدل چلی ہے جیسے کے پہاڑوں ۱۷ منہ ۱۷ صلیہ ایک شہر کا نام تھا سندھ کے کنارے پر ۱۷ منہ ۱۷ کہتے ہیں اسی خمر  
کا نام دلدل تھا بعضوں نے کہا دلدل پر تو آپ جنگ حنین میں سوار تھے وہ شہر میں ہوئی اور غزوہ تبوک سبھی پھری میں ہوا بعضوں نے کہا حنین میں  
خمر پر سوار تھے وہ غزوہ بدر میں آپ کو گزارنا تھا ۱۷ منہ ۱۷

أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّعَجَلَ مَعِيَ فَلْيَتَّعَجَلَ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ  
بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهُ أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَابَةُ فَلَمَّا  
رَأَى أَحَدًا قَالَ هَذَا جَبَلٌ تَجِنُّنَا وَنَجِيَّةٌ إِلَّا أَخْبَرَكُمْ  
بِخَيْرٍ دَوْرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى قَالَ دَوْرُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ  
دَوْرُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَوْرُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دَوْرُ  
بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَفِي كُلِّ دَوْرٍ الْأَنْصَارُ يَعْنِي  
خَيْرٌ أَقَلُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كُلُّ بَشَرٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ قَهْوُ  
حَدِيقَةٍ وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِطٌ لَا يَقَالُ حَدِيقَةُ  
وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَنْ عُمَرَ وَثَمَ دَارِ بَنِي الْحَارِثِ  
ابْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَعِيدِ  
ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ غَزِيَّةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي  
النَّيِّبِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُ جَبَلٍ تَجِنُّنَا وَنَجِيَّةٌ.

**بَابُ الْعَشِيرِ فِيمَا يَنْفِي مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ  
وَالْمَاءِ الْجَدِيِّ وَلَمْ يَوْعَرْ بَنِي عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْعَمَلِ شَيْئًا**  
۹۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَّتِ السَّمَاءُ وَالْعِبْوَنُ  
أَوْ كَانَ عَطْرًا الْعَشِيرُ وَمَا سَقَى بِالنَّخْلِ يَنْصَفُ الْعَشِيرُ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَتَقْصِيرُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَمْ يَوْفَقْ فِي الْأَوَّلِ  
بِعَيْنِ حَدِيثَيْنِ عَمَّا فِيمَا سَقَّتِ السَّمَاءُ الْعَشِيرُ وَبَيَّنَّ  
فِي هَذَا أَوْفَقَ وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ وَالْمَقْصِدُ يَقْضَى عَلَى

بن بکارتے ایک لفظ کا اس کا معنی یہ تھا جب مدینہ دکھلائی دیتے لگا تو  
فرمایا یہ طابہ ہے جب احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا  
ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں کیا تم کو بتلا دوں انصا کا کونسا گھرانہ بہتر ہے  
لوگوں نے کہا بتلائیے آپ نے فرمایا بنی نجار پھر بنی عبد الاشہل کے گھرانے  
پھر بنی ساعدہ کے گھرانے یا بنی حارث بن خزرج کے اور انصار کا بہتر نہ ہو سکتا  
امام بخاری نے کہا جس باغ کے گرد دیوار ہو (حصار) اس کو حدیقہ کہتے ہیں  
اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اس کو حدیقہ نہیں کہتے اور سلیمان بن بلال نے کہا  
مجھ سے عمرو نے بیان کیا آپ نے یوں فرمایا پھر بنی حارث بن خزرج کا گھرانہ پھر  
بنی ساعدہ کا اور سلیمان نے سعد بن سعید سے روایت کیا انہوں نے کہا ہر جن  
سے انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں یوں ہے احد وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا  
ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں۔

**باب جو بارانی کھیتی ہو یا ندی سے پہنچی جائے اس میں دسواں حصہ**  
واجب ہو گا۔ اور عمر بن عبد العزیز نے شہد کی زکوٰۃ نہیں لی تھی  
ہم سے سعید بن ابی مسرک نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن وہب نے  
کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے  
سالم بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے (آپ نے فرمایا جس کھیتی کو آسمان یا چشمے کا پانی دیا جائے  
یا وہ زمین خود بخود دیراب ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے اور جس کھیتی  
میں کنوئیں سے پانی دیا جائے اس میں سے بیسواں حصہ لیا جائے امام بخاری نے  
کہا یہ حدیث یعنی عبد اللہ بن عمر کی حدیث کہ جس کھیتی میں آسمان کا پانی دیا جائے  
دسواں حصہ ہے پہلی حدیث یعنی ابوسعید کی حدیث کی تفسیر ہے اس میں زکوٰۃ کی

سہ ماہیہ سے مشتق ہے یہ مدینہ منورہ کا دوسرا نام ہے پھر بالکبرۃ الحمد للہ سبحانہ و تعالیٰ وہاں موت نصیب کرے آمین یا رب  
الاعلیٰ ۱۱ منہ ۱۲ انہی لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمہیال تھی اور سب سے پہلے حب آپ مدینہ میں آئے یہ لوگ بھیجا رہا نہ کہ آپ کی حفاظت کے لیے حاضر ہوئے ۱۳  
۱۴ سبھی نے آپ کی مدد کی ان کے سب گھرانے نور علی نور ہیں یہاں اللہ مدینہ منورہ کے لوگوں کے چہرے پر ابد تک حسن اور جمال برساتا ہے دیکھتے ہی عاشق ہو کر  
جی چاہتا ہے ۱۵ منہ ۱۶ اس کو امام مالک نے موطائیں و مل کیا کہ گھوڑوں اور شہد کی زکوٰۃ نہ لی جائے اور خنہ کی زکوٰۃ نہ لی جائے ۱۷ منہ

الْمُبْعَرُ إِذَا سَاوَاهُ أَهْلُ الثَّبَتِ كَمَا سَوَى  
الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمْ يَصِلْ فِي الْكُعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ  
قَدْ صَحَى فَخِذْ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتَرِكَ قَوْلَ  
الْفَضْلِ ۝

بَاب ۶۳ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ  
۹۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
هَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ أَبِي صَعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا أَقَلَّ مِنْ  
خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خَمْسِينَ مِنَ الْإِذِلِّ  
الرُّودِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خَمْسٍ أَكْلَاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ  
بَاب ۶۴ أَخَذَ صَدَقَةَ التَّمْرِ عِنْدَ صِهَامِ  
النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فِيمَنْ نَمَرُ الصَّدَقَةِ ۝

۹۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَسَدِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ  
ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کوئی مقدار مذکور نہیں ہے اور اس میں مذکور ہے اور زیادتی قبول کی جاتی ہے  
اور گول گول حدیث کا حکم صاف صاف حدیث کے موافق لیا جاتا ہے جب اس  
کاراوی نقہ ہو جیسے فضل بن عباس نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کعبے میں نماز نہیں پڑھی اور بلال نے کہا پڑھی تو بلال نے قول معتبر مانا گیا۔ اور  
فضل کا قول چھوڑ دیا گیا ۝

### باب پانچ و سق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

ہم سے مسدود نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے  
امام مالک نے کہا مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے  
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پانچ و سق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے  
اور نہ پانچ مہار اوٹھوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیے چاندی سے  
کم میں زکوٰۃ ہے ۝

باب جب کھجور دھنوں سے کاٹیں اس وقت زکوٰۃ لی جائے اور  
زکوٰۃ کی کھجور کو بچے کا ہاتھ لگانا یا بچے کا اس میں سے کھانا۔

ہم سے عمر بن محمد بن حسن اسدی نے روایت کیا کہ ہم سے میرے باپ  
نے کہا ہم سے البراء بن محمد بن طہان نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے  
ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا جس وقت کھجور کٹی تھی تو لوگ اپنی اپنی زکوٰۃ کی کھجوریں

لے کر نکال کر حدیث میں ایک زیادتی تھی اور اس کے راوی فقہ ہیں اس لیے وہ اصل حدیث میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ فقہاء حدیث میں زیادتی قبول  
ہے اسی بنا پر ابوسعید کی حدیث سے جس میں یہ مذکور نہیں ہے کہ زکوٰۃ میں مل سکن ساحتہ لیا جائے گا لیکن وہاں حدیث یہ سوال حدیث میں ہے ابن عمر کی حدیث  
میں زیادتی ہے تو یہ زیادتی واجب قبول ہوگی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ حدیث یعنی ابوسعید کی حدیث پہلی حدیث یعنی ابن عمر کی تفسیر کرتی ہے کیونکہ  
ابن عمر کی حدیث میں نصاب کی مقدار مذکور نہیں ہے بلکہ ہر ایک پیداوار سے وہاں حدیث یہ سوال حدیث میں ہے جانے کا اس میں ذکر ہے خواہ پانچ و سق ہو یا  
اس سے کم ہوا اور ابوسعید کی حدیث میں تفصیل ہے کہ پانچ و سق سے کم میں زکوٰۃ نہیں تو یہ زیادتی ہے اور زیادتی فقہاء معتبر راوی کی مقبول ہے ۱۳ منہ  
۱۴ اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ گہریوں اور جو درجہ اور انگوٹھ اور انگوٹھ میں جب ان کی مقدار پانچ و سق یا زیادہ ہو زکوٰۃ واجب ہے اور ان کے سوا  
دوسری چیزوں میں جیسے ادرکار یاں میوے وغیرہ میں مطلقاً ذکر نہیں خواہ وہ کتنے ہی ہوں قسطانی نے کہا یوں میں سے صرف کھجور اور انگوٹھیں  
اور انگوٹھیں میں سے ہر ایک ۱۵ من ہو چھوڑ رکھے جاتے ہیں جیسے گہریوں جو جوار سورماش یا جوار لوبیا پن وغیرہ ان سب میں زکوٰۃ ہے اور فقہ کے نزدیک  
پانچ و سق کی قید بھی نہیں ہے قلیل ہوا اکثر سب میں زکوٰۃ واجب ہے اور امام بخاری نے یہ حدیث لاکر ان کا رد کیا ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ منہ ۱۰۵۰ منہ ۱۰۵۱ منہ ۱۰۵۲ منہ ۱۰۵۳ منہ ۱۰۵۴ منہ ۱۰۵۵ منہ ۱۰۵۶ منہ ۱۰۵۷ منہ ۱۰۵۸ منہ ۱۰۵۹ منہ ۱۰۶۰ منہ ۱۰۶۱ منہ ۱۰۶۲ منہ ۱۰۶۳ منہ ۱۰۶۴ منہ ۱۰۶۵ منہ ۱۰۶۶ منہ ۱۰۶۷ منہ ۱۰۶۸ منہ ۱۰۶۹ منہ ۱۰۷۰ منہ ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۲ منہ ۱۰۷۳ منہ ۱۰۷۴ منہ ۱۰۷۵ منہ ۱۰۷۶ منہ ۱۰۷۷ منہ ۱۰۷۸ منہ ۱۰۷۹ منہ ۱۰۸۰ منہ ۱۰۸۱ منہ ۱۰۸۲ منہ ۱۰۸۳ منہ ۱۰۸۴ منہ ۱۰۸۵ منہ ۱۰۸۶ منہ ۱۰۸۷ منہ ۱۰۸۸ منہ ۱۰۸۹ منہ ۱۰۹۰ منہ ۱۰۹۱ منہ ۱۰۹۲ منہ ۱۰۹۳ منہ ۱۰۹۴ منہ ۱۰۹۵ منہ ۱۰۹۶ منہ ۱۰۹۷ منہ ۱۰۹۸ منہ ۱۰۹۹ منہ ۱۱۰۰ منہ ۱۱۰۱ منہ ۱۱۰۲ منہ ۱۱۰۳ منہ ۱۱۰۴ منہ ۱۱۰۵ منہ ۱۱۰۶ منہ ۱۱۰۷ منہ ۱۱۰۸ منہ ۱۱۰۹ منہ ۱۱۱۰ منہ ۱۱۱۱ منہ ۱۱۱۲ منہ ۱۱۱۳ منہ ۱۱۱۴ منہ ۱۱۱۵ منہ ۱۱۱۶ منہ ۱۱۱۷ منہ ۱۱۱۸ منہ ۱۱۱۹ منہ ۱۱۲۰ منہ ۱۱۲۱ منہ ۱۱۲۲ منہ ۱۱۲۳ منہ ۱۱۲۴ منہ ۱۱۲۵ منہ ۱۱۲۶ منہ ۱۱۲۷ منہ ۱۱۲۸ منہ ۱۱۲۹ منہ ۱۱۳۰ منہ ۱۱۳۱ منہ ۱۱۳۲ منہ ۱۱۳۳ منہ ۱۱۳۴ منہ ۱۱۳۵ منہ ۱۱۳۶ منہ ۱۱۳۷ منہ ۱۱۳۸ منہ ۱۱۳۹ منہ ۱۱۴۰ منہ ۱۱۴۱ منہ ۱۱۴۲ منہ ۱۱۴۳ منہ ۱۱۴۴ منہ ۱۱۴۵ منہ ۱۱۴۶ منہ ۱۱۴۷ منہ ۱۱۴۸ منہ ۱۱۴۹ منہ ۱۱۵۰ منہ ۱۱۵۱ منہ ۱۱۵۲ منہ ۱۱۵۳ منہ ۱۱۵۴ منہ ۱۱۵۵ منہ ۱۱۵۶ منہ ۱۱۵۷ منہ ۱۱۵۸ منہ ۱۱۵۹ منہ ۱۱۶۰ منہ ۱۱۶

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِاللَّيْلِ عِنْدَ صَلَاتِهِ الْغُلِيِّ فَيُعْطِي هَذَا يَتِمُّ بِهِ وَهَذَا مِنْ تَمِيمٍ وَحَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَمَا مِنْ تَمِيمٍ فَعَمِلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ فَاحْدَا حِدَهُمَا تَمْرَةً فَعَمَلَهُ فِي فِيهِ نَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ مِنْ فِيهِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ ۖ

**باب ۶۶** مَنْ بَاعَ تَمْرَهُ أَوْ خَلَّهُ أَوْ أَسْرَضَهُ

أَوْ زَرَعَهُ وَقَدْ قَبِضَ فِيهِ الْعَشْرُ أَوْ الصَّدَقَةَ فَأَقْبَحَ الزَّكَاةَ مِنْ غَيْرِهِ أَوْ بَاعَ تَمْرَهُ وَلَمْ يَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ فَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا التَّمْرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا فَلَمْ يَخْطُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلاَحِ عَلَى أَحَدٍ وَلَمْ يَخْصُصْ مِنْ وَصِيَّتِ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ وَمَنْ لَمْ يَجِبْ ۖ

**۱۰۰- حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ**

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا وَكَانَ إِذَا سِئِلَ عَنْ صَلاَحِهَا قَالَ حَتَّى تَذْهَبَ عَاقَتُهُ ۖ

**۱۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي**

الَلَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَحْيُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے جاتے ہیں تک کہ کھجور کا ایک ڈھیر آپ کے پاس لگ جاتا ایک بار ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما اس کھجور سے کھیل رہے تھے انہیں ایک نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور ان کے منہ سے نکال لی اور فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ محمد کی آل زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتی

**باب جو شخص اپنا میوہ یا کھجور کا درخت بیابکیت بیچ ڈالے حلال کہ**

اس میں دسواں حصہ یا زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو اب وہ اپنے دوسرے مال سے بیہ زکوٰۃ ادا کرے تو یہ درست ہے یا وہ میوہ بیچے جس میں صدقہ واجب نہ ہو اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میوہ اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس کی پختگی معلوم نہ ہو جائے تو پختگی معلوم ہوجانے کے بعد کسی کو بیچنے سے آپ منع نہیں فرمایا کہ زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو تو نہ بیچو اور واجب نہ ہوئی ہو تو بیچو

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا جو کھجور عبد اللہ بن دینار نے خریدی کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک اس کی پختگی کھل نہ جائے اور ابن عمرؓ سے جب پوچھتے اس کی پختگی کیا ہے وہ کہتے ہیں جب یہ معلوم ہوجائے کہ آفت سے بچ رہے گا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے کہا مجھ سے

خالد بن یزید نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع کیا جب

**۱۰۲- معلوم ہوا کہ یہ زکوٰۃ فرض زکوٰۃ کی ایک قسم ہے حدیث سے یہ نکلا کہ کھجور کے پھول کو بیج کی باقیں سکھانا اور ان کو تینہ کرنا ضرور ہے ۱۱۷- امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں مالگ کو اپنے مال کا بیچنا درست ہے خواہ اس میں زکوٰۃ اور شرفا واجب ہو یا نہ ہو اور اگر کیا شافعی کے قول کو جنہوں نے ایسے مال کا بیچنا جائز نہیں رکھا جس میں زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو جب تک زکوٰۃ ادا نہ کرے ۱۱۸- منہ سے یہ حدیث آگے اس کتاب میں موصول آئے گی ۱۱۹- منہ سے امام بخاری نے اس حدیث کے عموم سے دلیل لی کہ میوہ کی پختگی کے جب آثار معلوم ہوجائیں تو اس کا بیچنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً درست رکھا اور زکوٰۃ کے وجوب یا عدم وجوب کی کوئی قید آپ نے نہیں لگائی ۱۲۰- منہ سے یہ حدیثیں معلوم ہوجائیں کہ میوہ اب ضرور اترے گا اور کسی آفت کا ڈر نہ رہے جس سے میوہ بالکل تباہ ہوجاتا ہے ۱۲۱- منہ سے اسی کا رنگ بدل جائے نرم ہوجائے اس میں صرفی یا زرد دنی یا سیاہی آجائے اور اس سے پیچلے بیچنا اس لیے منع ہوا کہ کبھی کوئی آفت آئی ہے تو سدا میوہ خراب ہوجاتا ہے یا اگر جاتا ہے اب گویا مشتری کا مال مفت تھا لہذا مٹھرا ۱۲۲- منہ سے**

ان کی کھٹکی کھل نہ جائے۔

ہم یہ قیہ نے بیان کیا کہ انہوں نے امام مالک سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے نیچے سے منع فرمایا جب تک ان میں سرفی نہ آجائے۔

باب کیا آدمی اپنی چیز کو جو صدقہ میں دی ہو پھر خرید کر سکتا ہے اور دوسرے کا دیا ہوا صدقہ خریدنے میں تو کوئی قیاس نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص صدقہ دینے والے کو پھر اس کے خریدنے سے منع فرمایا لیکن دوسرے شخص کو منع نہیں فرمایا۔

ہم سے یحییٰ بن کبیر نے بیان کیا کہ اہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا الشکی راہ میں خیرات دے دیا پھر دیکھا تو (بانار میں) وہ بکر رہا ہے انہوں نے اس کو (دوبارہ) مول لینا چاہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ سے اجازت چاہی آپ نے فرمایا اپنی خیرات کو مت پھر یہی سبب تھا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خیرات میں دی ہوئی چیز کو پھر خرید لیتے تو اس کو خیرات کر دیتے (اپنے استعمال میں نہ رکھتے)

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ اہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دے ڈالا جس کو دیا تھا اس نے اُس کو خراب کر دیا میں نے اُس کو پھر مول لینا چاہا میں سمجھا وہ مستایح ڈالے گا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اب اس کو مت خرید اور اپنی خیرات مت پھر اگرچہ وہ ایک روپیہ میں تھے دے ڈالے کیونکہ خیرات دے کر پھر لینے والا

۱۰۲۔ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَیْعِ الثَّمَارِ حَتَّى تَنْزِهِ قَالَ حَتَّى تَعْمَاكَ۔

باب ۶۔ هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَةً وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِي صَدَقَةً غَيْرَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الْفَرَائِدِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْدِثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَ بَيْعًا فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فَقَالَ لَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ فَبَدَّلَكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ أَنْ يَتَّكَمَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الْبُذْيُ كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَطَلَنْتُ أَبَاهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَ بِيَدِهِ فَإِنَّ الْعَاقِلَ فِي صَدَقَتِهِ

سہ باب کی حدیثوں سے ظاہر یہ نکلتا ہے کہ اپنا دیا ہوا صدقہ خریدنا حرام ہے لیکن دوسرے کا دیا ہوا صدقہ خریدنے سے ذراعت کے ساتھ خرید سکتا اگر اپنا دیا ہوا صدقہ بھی ایک شخص ثالث سے لے تو اس کو بھی بعضوں نے جائز رکھا ہے جمہور علماء کہتے ہیں کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی ۱۱ منہ ۱۲ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دے ڈالا جس کو دیا تھا اس نے اُس کو خراب کر دیا میں نے اُس کو پھر مول لینا چاہا میں سمجھا وہ مستایح ڈالے گا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اب اس کو مت خرید اور اپنی خیرات دے کر پھر لینے والا اگرچہ وہ ایک روپیہ میں تھے دے ڈالے کیونکہ خیرات دے کر پھر لینے والا

كَالْعَائِدِي قَبِيْهِ ۞

باب مَا يَذْكُرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو دَرْدَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ ثَمَرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كُنْخَ لِبَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرَاتُ أَثَلَا أَكُلُ الْعَلَنَةَ

باب ۶۹ الصَّدَقَةُ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۱۰۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ رَمَنَ الصَّدَقَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَا أَنْتَفَعْتُمْ بِحَلِيهَا قَالُوا إِنَّمَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا

۱۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو دَرْدَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَدَّتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعَتِيقِ وَأَسْرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرُوهُنَّ وَأَوْلَاهَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ

ایسا ہے جیسے قے کر کے پھر چائے والا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کرام پر مدقہ کا حرام ہونا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے امام حسن بن علی علیہ السلام نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بھی اس لیے کہ وہ اس کو بھیٹ کر دیں پھر فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں ہم لوگ مدقہ کمال نہیں کھاتے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کی لونڈی غلاموں کو مدقہ دینا درست ہے۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑی دیکھی جو ام المومنین میمونہؓ کی لونڈی کو خیرات میں ملی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی کھال کیوں کام میں نہ لائے انہوں نے عرض کیا وہ مرد اچھی آپ نے فرمایا مردار کا مرنے کھا حرام ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے بریرہؓ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا اور بریرہؓ کے مالک یہ شرط کرنا چاہے تھے کہ اس کا ترکہ وہ بیس کے حضرت عائشہؓ

لے قطعہ فی نے کہا کہ ہمد سے اصحاب کے نزدیک میچ یہ ہے کہ فرض زکوٰۃ آپ کی آل کے لیے حرام ہے امام احمد بن حنبل کا بھی یہی قول ہے امام جعفر صادق سے شافعی اور حنفی نے نکالا کہ وہ سیلوں میں سے پانی پیا کرتے لوگوں نے کہا یہ مدقہ کا پانی ہے انہوں نے کہا ہم پر فرض زکوٰۃ حرام ہے ۷۳ من ۷۷ کیوں کہ فرض غلام آل نہیں ہو سکتی بعضوں نے کہا آپ کی بی بیوں کے آزاد کردہ غلام اور لونڈی کو بھی مدقہ لینا درست نہیں امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور بعض مالکیہ سے ایسا ہی منقول ہے اور محمود غلام کے نزدیک درست ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اندراج کو بھی کیونکہ وہ آل میں داخل نہیں ہے لیکن ایک روایت میں حضرت عائشہؓ نے منقول ہے انہوں نے کہا ہم محمد کی آل ہیں ہم کو مدقہ کمال حلال نہیں اس کو غلام نے نکالا البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے آزاد شدہ لونڈی اور غلام کو بھی مدقہ لینا درست نہیں آل سے مراد بی بی ہاشمہؓ اور بی بی مطلبہؓ ہیں کیونکہ قریش کی حدیث میں ہے کہ مدقہ ہر کوئی درست نہیں اور قوم کلمیؓ نے آتش زدہ غلام اور لونڈی کو بھی اس قوم میں سے ہر منسلک اس کا کھال قائم اٹھانا جائز ہے۔



لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِيهَا قَالَتْ أَلَا أَدْرِي مَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَ أَلَيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ حَقَّقْتُ هَذَا مَا أَتَصَدَّقَ بِهِ عَلَى بَرِيَّةٍ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۖ بَابُكَ إِذَا تَخَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ -

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے ان سے فرمایا تو خرید لے (اور آزاد کر دے) مگر تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت آیا میں نے کہا وہ یا بروہ گوشت ہے جو بروہ کو خیرات میں ملا ہے آپ نے فرمایا اس کے لیے خیرات ہے اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔

باب صدقہ جب محتاج کی ملک ہو جائے (تو پھر سید کو اس میں سے کھانا درست ہے۔

۱۰۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيِّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَلَغْتَ بِهِ الْبَيْتَانِ سَيِّئَةً مِنَ الشَّكَاةِ الَّتِي بَعَثَتْ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا ۖ

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے زید بن زریع نے کہا ہم سے خالد خذامی نے انہوں نے حفصہ بنت سید سے انہوں نے ام عطیہؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ پاس گئے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں مگر گوشت ہے اس کو بروہ کا جو آپ نے نسبہ کو خیرات دی تھی اور نسبہ نے (تحفہ کے طور پر) ہم کو بھیجا آپ نے فرمایا (الاول) خیرات تو اپنے ٹھکانے پہنچ گئی۔

۱۰۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا كَيْسٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَلْعَمَ فَبَدَّقَ بِهِ عَلَى بَرِيَّةٍ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهِمَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ ابُودَاودُ أَبَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُكَ أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْأَعْيُنِ وَتَرَدَّى الْفَقْرُ حِينَئِذٍ ۖ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے کعب نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروہ گوشت لایا گیا جو بروہ کو خیرات میں ملا تھا آپ نے فرمایا بروہ پر یہ صدقہ تھا اور ہمارے لیے تحفہ ہے اور ابوداؤد طلمی نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے انسؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باب مالداروں سے زکوٰۃ لینا اور محتاجوں کو دینا کہیں بھی ہوں ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے

۱۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ

کہا ہم کو زکریا بن اسحاق نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن عبد اللہ بن یحییٰ سے انہوں (ابو معبد (نافذ) سے جو غلام تھے ابن عباسؓ کے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ

لے بروہ حضرت عائشہؓ کی نوذری تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کی نوذریوں کو خیرات دینا ثابت ہوا اور اب کا یہی مطلب تھا ۱۲ منہ مثلاً ایک جانور کسی محتاج کو خیرات دیا وہ اس کو بے کرمل دیا اب اس نے وہ جانور کا اور اس کے گوشت میں سے خیرات دینے والے کو تحفہ کے طور پر بھیجا تو اس کا کھانا درست ہے کیونکہ جب خیرات محتاج کو پہنچ گئی اس کی ملک ہو گئی اب اس کا حکم خیرات کا سا رہا ۱۲ منہ اس کا جو داؤد طلمی نے اپنی مسند میں ذکر کیا امام بخاری نے اس اسناد کو اس لیے بیان کیا کہ اس میں قتادہ کے سماع کی انسؓ سے تقریباً ۱۲ منہ سکھ شاید امام بخاری کے نزدیک ایک ملک کی زکوٰۃ دوسرے ملک کے فقیروں کو بھیجتا درست ہے تنقیہ کا یہی مذہب ہے اور شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اصح روایت میں یہ درست نہیں ۱۲ منہ

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ  
جَبَلِي حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَلْقَى قَوْمًا أَهْلَ الْكِتَابِ  
فَلَا تَجْتَنِمُ فَاخْذِمُوهُمْ إِنْ يَتَّبِعُوا دِينَنَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّا  
فَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَاخْذِمْهُمْ  
إِنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ مَالِهِمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ  
وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَاخْذِمْهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ  
افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تَتَّخِذُ مِنْ غَنِيِّائِهِمْ وَتَرُدُّ عَلَى  
فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَّاهِمُ أَمْوَالِهِمْ  
وَأَتَى حَوَءَ الْمَطْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ.

بَابُ صَلَوةِ الْإِمَامِ وَدُعَايِهِ لِصَاحِبِ  
الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً  
نُظَرُ بِهَا وَتُرَكَّبُ بِهَا وَصَلَّ عَلَيْهِمُ الْآيَةُ.

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ

ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ  
فُلَانٍ فَإِنَّهُ آتَى بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى  
بَابُ مَا يُسْتَعَذَّرُ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِكَافٍ هَوَشِي دَسَّاهُ الْبَحْرُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل سے فرمایا یا حبیب ان کو یمن کی طرف  
روانہ کیا تم کو اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) ملیں گے جب تو ان کے پاس پہنچے  
تو پہلے ان سے کہہ اس بات کی گواہی دو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں  
اور حضرت محمد اُس کے پیغمبر ہیں اگر وہ یہ مان لیں تو پھر ان سے یہ کہہ اللہ نے  
اُن پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر یہ بھی مان لیں تو پھر ان سے  
کہہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور  
ان کے محتاجوں کو دیدی جائے گی اگر وہ یہ بھی مان لیں تو ان کے عمدہ عمدہ  
مالوں سے بچاؤ اور مظلوم کی بارگاہ سے بھی بچاؤ اللہ شہید اس میں کوئی آڑ  
نہیں ہے۔

باب زکوٰۃ دینے والے کے لیے اہل حکم کا دعا کرنا اور اللہ  
تعالیٰ نے سورۃ توبہ میں فرمایا ان کے مال میں سے خیرات لے ان کو اس خیر  
سے پاک اور صاف بنا اور ان کے لیے دعا کر آخر آیت تک۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے  
عمر بن مرثدہ سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی قوم اپنی زکوٰۃ لے کر آتی تو آپ اس کے لیے دعا کرتے فرماتے  
یا اللہ فلاں کے آل پر رحم کر یہ آپ اپنی زکوٰۃ آپ پاس لیکر آیا تو اپنے فرمایا یا اللہ ابواؤفی کی آل پر رحم  
باب جمال سندرہیں سے نکالا جائے اور عبد اللہ بن عباس نے  
کہا عنبر کور کار نہیں کہہ سکتے عنبر تو ایک چیز ہے جس کو سندرہ کرنا ہے پر

۱۔ یعنی مسلمانوں محتاجوں کو وہ کہیں بھی ہوں مظلوم ہوا زکوٰۃ کا فروغ دینا درست نہیں مگر نفلی صدقہ دینا درست ہے ۲۔ منہ ۳۔ یعنی زکوٰۃ میں جو جن کے عمدہ مال  
دے جیسے اور پگڑیاں ۴۔ منہ ۵۔ یعنی مظلوم کی دعا فوراً بارگاہ الہی تک پہنچ جاتی ہے اور ظالم کی خرابی آتی ہے ۶۔ بہتر سے آزاد مظلوموں کے ہنگام دعا  
کردن صاحبان از در حق بہر استقبال سے آئید ۷۔ منہ ۸۔ یعنی خود اس پر چونکہ کلام اللہ خود اس پر ہوتا ہے جیسے عین اللہ ہے اللہ علیہ السلام ہر آل داؤد اور  
مراد خود داؤد علیہ السلام ہیں قسطنطینی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص افس میں سے یہ تھا کہ آپ صلوٰۃ دو سرور پر پہنچ سکے تھے اوروں کے لیے یہ امر  
مکروہ ہے کہ بلا افراد کسی پر صلوٰۃ بھیجیں مثلاً یوں کہیں ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم ۹۔ منہ ۱۰۔ خواہ موطہ مار کر محنت کر کے یا بہ محنت اور شفقت کندہ پر آجائے  
ہر حال میں اس کا لینا درست ہے گو وہ چیز پہلے کسی کی ملک ہو لیکن دریا میں بہ جانے سے پہلے ملک اس سے ناامید ہوگی ہواب دیا ہے جو چیزیں نکالی جاتی ہیں  
جیسے موتی مونگا عنبر وغیرہ جسور ملکہ کے نزدیک اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اہل حدیث کا یہ مذہب ہے اور اس کو اختیار کیا ہے شوقانی نے ۱۱۔ منہ ۱۲۔ کار زوہ خزانہ  
جو زمین سے نکلے اس میں پانچواں حصہ زکوٰۃ کا واجب ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۳۔ منہ ۱۴۔

وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَبْدِ وَالْأَوْلَادِ الْخُمْسُ وَإِنَّمَا  
جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزَّكَاةِ  
الْخُمْسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَاحِبُ فِي الْمَاءِ وَقَالَ  
اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ  
فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَخَوَّجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا  
فَأَخَذَ خَشْبَةً فَتَقَطَّرَهَا فَادْخَلَ فِيهَا أَلْفَ  
دِينَارٍ فَدَرَجَ بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَوَّجَ الرَّجُلُ  
الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَذَابَ الْخَشْبَةَ فَأَخَذَهَا  
لَا هَيْلَ حَطَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا  
وَجَدَ الْمَالَ -

بَابُكَ فِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ وَقَالَ مَالِكٌ  
وَأَبْنُ إِدْرِيسَ الزَّكَاةُ دَفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي قَلِيلِهِ  
وَكَثِيرِهِ الْخُمْسُ وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِزَكَاةٍ  
وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْمَعْدِنِ جُبَاً وَفِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ وَ

بھینک دیتا ہے اور امام حسن بصری نے کہا غنہ اور موتی میں پانچواں حصہ  
لازم ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز میں پانچواں حصہ مفقود  
فرمایا ہے تو رکاز اس کو محفوظ رکھتے ہیں جو پانی میں ہے اور بیش  
نے کہا مجھ سے جعفر بن یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے عبد الرحمن  
بن ہریرہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس میں ایک دوسرے بنی اسرائیل  
کے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں اس نے (اللہ کے بھروسے پر)  
اس کو دے دیں اب جس نے قرض لیا غناؤں سے مندر پر گیا کہ سوار ہو کر جائے  
اور قرض خواہ کا قرض ادا کرے لیکن سواری نہ ملی آخر اس نے قرض خواہ  
تک پہنچنے سے ناامید ہو کر ایک لکڑی لی اس کو کر بٹا اور ہزار اشرفیاں اُس  
میں بھر کر وہ لکڑی سمندر میں بھینک دی اتفاق سے قرض خواہ کام کاج کو باہر  
نکلا سمندر پر پہنچا تو ایک لکڑی دیکھی اُس کو گھر میں جلانے کے لیے لے  
آیا پھر پوری حدیث بیان کی جب لکڑی کو چیرا تو اس میں اشرفیاں پائیں  
باب رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے اور امام مالکؒ اور امام

شافعی نے کہا رکاز جاہلیت کے زمانے کا خزانہ ہے اس میں محفوظ مال  
نکلے یا بہت پانچواں حصہ لیا جائے گا اور کان رکاز نہیں ہے اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کان کے بارے میں فرمایا اس میں جو کوئی گر کر یا کام  
کرتے ہوئے مر جائے تو اُس کی جان معاف گئی اور رکاز میں پانچواں حصہ

۱۔ اس کو امام شافعیؒ نے مول کی تاقوں میں ہے کہ غنہ ایک دریائی جانور کی لید ہے بھنوں نے کہا غنہ ایک دریائی گھاس ہے امام شافعی نے ام میں ایسا ہی  
نقل کیا ہے ۲۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے مول کیا ۱۲ من ۳۔ یہ امام بخاریؒ نے امام حسن بصریؒ کے قول کا رد کیا کہ دریائی مال میں یعنی غنہ اور موتی وغیرہ  
میں جو انہوں نے پانچواں حصہ اس کو رکاز نہ سمجھا کہ لازم کیا ہے بیان کی غلطی ہے رکاز تو وہ مال ہے جو زمین میں سے نکلے نہ وہ مال جو دریا میں لگے ۴۔ امام شافعیؒ نے  
امام بخاریؒ سے یہ دلیل لی کہ دریا میں بیکر جو چیز آجائے اس کا لے لینا درست ہے کیونکہ اس شخص نے لکڑی کو لے لیا اور اس میں اشرفیاں بھی لگیں حالانکہ اُس کو یقین نہ تھا  
کہ یہ لکڑی یا اشرفیاں میری ہیں اس پر بھنوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ لکڑی کے اندر تو خط ہو گا جو قندار شخص نے بھیجا ہو گا پس اشرفیاں تو اس نے پہچان لی تھیں کہ میری مال ہے  
اس لیے کہ اس نے یہ لکڑی کے لیے سے دلیل لی جائے کیونکہ جب اس نے لکڑی لی تھی اس کو معلوم تھا کہ یہ میرا مال ہے اور جب لکڑی کا لینا درست ہو اور دوسرے کی ملک تھی تو جو چیز  
خود دریا میں پیدا ہو اور کسی کی ملک نہ ہو جیسے موتی تو لکڑی سے بھیجی وغیرہ اس کا تو لینا بطریق اولیٰ درست ہو گا ۱۲ من ۵۔ اس کو ابو سعیدؒ نے کتاب الاموال میں مول کیا ۱۲ من ۶۔  
یعنی کسی نے اپنی زمین میں کان کھودی اس میں کوئی گر کر یا کام کرتے ہوئے مزدور وغیرہ تو اُس کی جان معاف گئی اس کے خون کا تاوان نہ ہو گا ۱۲ من :-

أَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَلِيفَةُ كَانُوا مِنْ جَالِيسُوا حَصَّةً لِيَاكُرْتَهُ نَحْنُ  
 كُلِّ مَائَتَيْنِ خَمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ مَا كَانَ مِنْ  
 زَكَاةٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمْسُ وَمَا كَانَ  
 مِنْ أَرْضِ السَّلَامِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ وَإِنْ وَجَدَتْ  
 لِقَظَةٌ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرَفَهَا فَإِنْ كَانَتْ مِنَ  
 الْعَدُوِّ وَفِيهَا الْخُمْسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْمَعْدُونِ  
 زَكَاتٌ وَمِثْلُ ذَلِكَ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ أَرَكَزَ  
 الْمَعْدُونُ إِذَا أَخْرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ فَقَدْ  
 يُقَالُ لِمَنْ وَهَبَ لَهُ الشَّيْءُ وَسَايَحَرَجَّ كَثِيرًا  
 أَوْ كَثُرَ شَرُّهُ أَسْرَكَتْ شَيْئًا فَخَصَّهُ وَقَالَ لَابَاسٌ  
 أَنْ يَكْتُمَهُ وَلَا يُؤَدِّي الْخُمْسَ

۱۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
 وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخُمْسُ أَجْبَلُ  
 الْبَيْتِ جِبَارًا وَالْمَعْدُونِ جِبَادًا وَفِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ  
 بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْعَمِلَيْنِ عَلَيْهِمَا  
 وَفُتَّحَتْهُ الْمُصَدِّقَيْنِ مَعَ الْإِمَامِ

لے اور عمر بن عبد اللہ بن عبد العزیز خلیفہ کانوں سے جالیساں حصہ لیا کرتے تھے  
 دوسروں پر سے پانچ روپیہ اور امام حسن بصری نے کہا جو رازدار الحرب میں پائے  
 تو اس میں سے پانچواں حصہ لیا جائے اور جو اس میں اور صلح کے ملک میں ملے اس میں سے  
 زکوٰۃ جالیساں حصہ لیا جائے اور اگر دشمن کے ملک میں پڑی ہوئی چیز ملے تو  
 اس کو بیچناوے (مثلاً یہ مسلمان کا مال ہو اگر دشمن کا مال ہو تو اس میں سے پانچواں  
 حصہ ادا کرے اور بعض لوگوں نے کہا معدن بھی رازدار ہے جاہلیت کے وہینہ  
 کی طرح کیونکہ عرب لوگ کہتے ہیں اگر معدن جب اس میں سے کوئی چیز نکلے  
 ان کا جواب یہ ہے اگر کسی شخص کو کوئی چیز منہ کی جائے یا وہ نفع کمائے یا  
 اس کے باغ میں میوہ بہت نکلے تو کہتے ہیں اگر زکرت (حالات کہ یہ چیزیں  
 بالاتفاق رازدار نہیں ہیں) پھر ان لوگوں نے اپنے قول کے آپ خلاف کیا  
 کہتے ہیں رازدار کا بچا لینا کچھ برا نہیں پانچواں حصہ نہ دے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ امام مالک نے  
 خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ  
 بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا جانور سے جو نقصان پہنچے اس کا کچھ بدلہ نہیں اور کنوے کا بھی  
 یہی حال ہے اور کان کا بھی یہی حکم ہے اور رازدار میں سے پانچواں حصہ لیا جائے  
 باب اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ میں فرمایا زکوٰۃ کے تفصیل داروں  
 کو بھی زکوٰۃ میں سے دیا جائے گا اور ان کو حاکم کو حساب سمجھانا ہوگا

۱- یہ حدیث آگے موصولہ کتاب میں آتی ہے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکلا معدن ایسے مکان رازدار نہیں کیونکہ آنحضرت نے رازدار معدن کے بعد صلح بیان فرمایا ہے  
 اس کو ابو سعید نے کتاب الاموال میں روایت کیا امام بخاری نے نظر بن عبد الرحمن کے اس قول سے یہ دلیل لی کہ کان رازدار نہیں ہے اگر کان ہوتو تو اس میں سے پانچواں حصہ حدیث کے موافق لیتے  
 جالیساں حصہ ۱۲۰ حصہ اس کو اس ابی شہاب نے روایت کیا ۱۲۰ حصہ قطلانی نے کہا امام بخاری نے بعض الناس سے امام ابو حنیفہ کو مراد لیا اور اس کی کتاب میں ان کا نام نہیں لیا ہے  
 بلکہ بعض الناس سے تعبیر کیا ہے اور یہ پلا موقع ہے ان کو قبول میں نہیں لکھا ہوں یہ اعتراض امام بخاری کا امام ابو حنیفہ پر بھیج نہیں ہے اول تو امام ابو حنیفہ نے اگر معدن کے متعلق نہیں  
 بیان کیے ہیں کہ جب معدن میں سے کچھ نکلے تو اس کے کچھ حصہ سے اس کو رازدار معدن کا یہ معنی ہے کہ معدن رازدار میں سے کچھ نکلے تو اس کی خاصیت ہے جو رازدار کے افعال کی  
 خاصیتوں میں سے ایک خاصیت ہے اور یہ بھی نہیں کہ کچھ نکلے یا نفع کمائے تو اس کو رازدار کہتے ہیں بلکہ عرب لوگ اگر معدن میں سے کچھ نکلے تو اس کی خاصیت ہے جو رازدار کے افعال کی  
 نے رازدار کا چھپانا اس وقت جائز رکھا ہے جب پانچواں حصہ نکلے تو اس شخص محتاج ہوگا اس کو بیت المال میں دیا جائے گا جو اپنے حق کے بدلہ اگر رازدار نے  
 تو اس کو چھپا لے سکتا ہے اور احتمال ہے کہ امام بخاری کی مراد بعض الناس سے کوئی اور لوگ ہوں کیونکہ امام ابو حنیفہ پر تو یہ اعتراض متوہم نہیں ہوتا امام بخاری نے

۱۱۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ ابْنِ حَبِيبٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْلَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسَدِ عَلَى صَدَقَةٍ  
بَنَى سَلِيمٌ يَدُ عَلِيِّ بْنِ اللَّيْثِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبُهُ  
بِأُطْبَاقِ اسْتَعْمَالَ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَالْبَائِكَا  
لِأَبْنَاءِ الشَّيْبِلِ ۝

۱۱۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَسْلَمًا مِنْ حَمْرِيَّةَ  
اجْتَنَوْا الْمَدِينَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرِبُوا  
مِنَ الْبَائِكَا وَأَيُّوَالِهَا فَفَعَلُوا الرَّاعِي وَاسْتَأْخَرُوا  
الدَّوْدَ فَارْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ  
أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَدِّ يَعْضُونَ الْحِجَابَةَ تَابِعَهُ  
أَبُو قِلَابَةَ وَثَابِتٌ وَحَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ ۝

بِأُطْبَاقِ اسْتَعْمَالَ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَلَمَّا جَاءَ  
۱۱۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ السُّدِّيِّ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
مَالِكٍ قَالَ عُدْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحْكِمَ لِي فَوَاقَيْتُهُ

ہم سے یونس بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے  
کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں  
نے ابو حمید راہی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے  
کے لیے اسد قبیلہ کے ایک شخص کو مقرر کیا جس کو (عبداللہ ابن الشیبہ کہتے  
تھے جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا

باب مسافر لوگ زکوٰۃ کے اونٹوں سے کام لے سکتے ہیں ان کا  
دودھ پی سکتے ہیں

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے  
شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے  
کہا عرینہ کے کچھ لوگوں کو مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اُن کو اجازت دی کہ وہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں چلے جائیں اُن کا دودھ  
اور موت پییں انہوں نے کیا کیا چر داسے کو مار ڈالا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کو ان کے تعاقب میں بھیجا وہ گرفتار ہو  
کر آئے اپنے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور آنکھیں پھوڑنے کا حکم دیا اور ان  
کو پتھر پیلے میدان میں ڈال دیا وہ پتھر چاب رہے تھے قتادہ کے ساتھ اس  
حدیث کو ابو قلابہ اور ثابت اور حمید نے بھی انسؓ سے روایت کیا

باب زکوٰۃ کے اونٹوں پر چاکر کا اپنے ہاتھ سے دلغ دینا  
ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے  
نے کہا ہم سے ابو عمرو راہی نے کہا مجھ سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے  
بیان کیا کہ ہم سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں صبح کو  
ابو طلحہ کے نوموود بیچے عبداللہ کے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس گیا کہ آپ مجھ پر کیا کر اس کے منہ میں دہن میں نے دیکھا آپ کے ہاتھ

لے کر شخص جب زکوٰۃ وصول کر کے آیا تو بعض چیزوں کی نسبت کہنے لگا یہ مجھ کو تقدیس ملی ہیں اس حدیث کا پورا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الاحکام میں آئے ہیں مندرجہ  
یعنی پیاس کی شدت سے یاد رکھنے کی بات ہے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب زکوٰۃ کے جانوروں کا دودھ پینا درست ہو اور سواری یا دھنضوت لینا  
بظریق اولیٰ درست ہو گا ۱۲ مندرجہ قریب قتادہ میں تلمیذ کی عادت ہونے سے حدیث میں کوئی منقطع مدد ثابت اور ابو قلابہ کی روایت کو خود امام بخاری نے  
وصل کیا اور حمید کی روایت کو امام مسلم اور نسائی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ۱۱ مندرجہ

فِي يَدَيْهِ الْيَسَمِ يَمِ اِبِلَ الصَّدَقَةِ -

يُسَمِّيُ اللّٰهُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمُ

بَابُ فَرَضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرَأَى ابُو الْعَلَاءِ

وَعَلَاءُ وَابْنُ سَبْرٍ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيضَةً ۝

۱۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَهْظٍ قَالَ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ

عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَرَضَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ

تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَاءِ وَالْأُنْثَى

وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَمْرِيهَا أَنْ تَوَدَّيَ

قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ ۝

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۱۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا

مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرَهُ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

۱۱۸ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عَقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

سُقْلَبُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ

اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَطْعُمُ الصَّدَقَةَ

صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ۝

میں داغ دینے کا آکہ تھا آپ زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ دے رہے تھے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب صدقہ فطر کا فرض ہونا اور ابو العالیہ اور عطاء اور ابن سیرین

نے بھی اس کو فرض کہا ہے

ہم نے یحییٰ بن محمد بن السکن نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جہضم

نے کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے عمر بن نافع سے انہوں نے

اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کا صدقہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع فرض

کیا ہر غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے کی طرف سے

جو مسلمان ہوں اور عید کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے اس کے ادا کرنے

کا حکم فرمایا

باب صدقہ فطر کا مسلمانوں پر بیان تاکہ غلام لونڈی پر بھی فرض ہونا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فطر کا صدقہ کھجور یا جو کا ایک ایک صاع ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت

پر بشرطیکہ مسلمان ہو فرض کیا۔

باب صدقہ فطر میں اگر جو دے تو ایک صاع دے

ہم سے قبیصہ بن عقیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے انہوں

نے زید بن اسلم سے انہوں نے عیاض بن عبد اللہ سے انہوں نے

ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا ہم صدقہ میں ایک صاع جو دیا کرنے

(یعنی آنحضرت کے زمانہ میں)

۱۔ معلوم ہوا کہ جانور کو مس مروت سے داغ دینا درست ہے اور دوسرا خفیہ کا جنہوں نے داغ دینا مکروہ اور اس کو مشلہ سمجھا ہے ۲۔ منہ سلمہ ابو العالیہ اور ابن سیرین کے قول

کو ابو الی شیبہ نے اور عمار کے قول کو عبد الرزاق نے وصل کیا شافعیہ اور محمود علماء کے نزدیک اور ابن منذر نے کہا بالاجماع صدقہ فطر فرض ہے فقیر نے اس کو واجب کہا

ہے اور مالک نے اشتب سے نقل کیا کہ وہ سنت مکرر ہے ۳۔ منہ سلمہ قسطلانی نے کہا امام احمد اور مالک اور شافعی اور اہل حجاز کے نزدیک صاع گلوہ لڑ کا ہوتا ہے اور رطل

۴۔ اور رطل کا ہونا اول صورت میں صاع کا ۵۔ دوم ہودے اور دوسری صورت میں ۶۔ مسلمان کی قید سے معلوم ہوا کہ کا فطر غلام اور لونڈی کا بدن سے صدقہ فطر دینا ضروری نہیں

۷۔ منہ سلمہ غلام اور لونڈی پر صدقہ فرض ہونے سے یہ مراد ہے کہ ان کا مالک ان کی طرف سے صدقہ دے یعنی ان کے کیا صدقہ پہلے غلام لونڈی پر فرض ہوتا ہے پھر ان کی لڑکا اپنے چادر وغیرہ سے ۸۔ منہ

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ -

۱۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ بِنِ ابْنِ سَرْمٍ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ خِطِّ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ -

۱۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ تَائِفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَا قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مَدَّ بَيْنَ مِرْخَطَيْهِ

بَابُ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ -

۱۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ

أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سَقِينٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ بِنِ ابْنِ سَرْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَعْطِيهِمَا فِي ذِمَّانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ الشُّمَّاءُ قَالَ أَرَأَيْتَ مَدًّا مِنْ هَذَا يَبْدُلُ مَدِّيْنٍ -

بَابُ الْمَدَقَةِ قَبْلَ الْيَبِينِ -

باب گہیوں یا دوسرا اناج بھی ایک صاع دینا چاہیے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عامری سے انہوں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے ہم فطر کا صدقہ ایک صاع اناج (گہیوں) کا ایک صاع جو کا یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع پیپر کا یا ایک صاع منقے کا نکالا کرتے

باب کھجور بھی ایک صاع دینا چاہیے

ہم سے احمد بن یونس سے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو دینے کا عبد اللہ نے کہا پھر لوگوں نے دو مد گہیوں (نصف صاع) اس کے برابر سمجھی

باب منقی بھی ایک صاع دینا چاہیے

ہم سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی حکیم عدنی سے سنا انہوں نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے کما مجھ سے عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صدقہ فطر ایک صاع (اناج یا) گہیوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع منقی کا دیا کرتے جب معاویہؓ (مدینہ میں) آئے اور گہیوں کی آمدنی ہوئی تو کہنے لگے میں سمجھتا ہوں اس کا ایک مد دوسرے اناج کے دو مد کے برابر ہے

باب صدقہ عید سے پہلے دینا

لے ظلم سے اکثر لوگوں کے نزدیک گہیوں ہی مراد ہے بعضوں نے کہا جو کچھ سوا دوسرے اناج اور اہل حدیث اور شافعیہ اور حنبلہ کا کہنا ہے کہ اگر صدقہ فطر گہیوں دے تو بھی ایک صاع دے اور حقیر نے اس مسئلہ میں معاویہ بن ابی سفیان کی تقلید کی ہے انہوں نے گہیوں کا دو صاع دینا کافی سمجھا البتہ زیادہ حکم نے ابوسعیدؓ سے نکالا میں تو یہ صدقہ دوں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیا کرتا تھا یعنی ایک صاع کھجور یا ایک صاع پیپر یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع منقی یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو دینے کا عبد اللہ نے کہا ہمیں یہ معاویہؓ کی نظر آتی ہوئی بات ہے منہ پر اس کو انوں کا دناں پر عمل کروں گا وہ منہ سے معاویہ بن ابی سفیان کی یہ رائے تھی جو حدیث اور فرمان نبوی کے بالکل عمل کے لائق نہیں ہو سکتی اور حقیر سے تعجب ہے کہ حدیث کو کھجور کے معاویہؓ کے اقتداء پر چھپیں حالانکہ ابوسعیدؓ صحابی تھے ان سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں رہیں اس کا انکار کیا جہنم

۱۲۲- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَقُّصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزُكُوتِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۲۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُصَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو حَقُّصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَخْرُجُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَكَانَ طَعَامُنَا الشَّعِيرَ وَالزَّبِيبَ وَالْأَقِطَ وَالْتَمَرَةَ.

**بَابُ مَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ**  
وَقَالَ الزُّهْرِيُّ الْمَمْلُوكَيْنِ لِلتَّجَارَةِ يُبْرَكُ فِي التَّجَارَةِ وَيُبْرَكُ فِي الْفِطْرِ.

۱۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَمَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَقَةَ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمْضَانَ عَلَى الذَّكُورِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَقَعَدَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مَنْ يُبْرِكُ كَانَ ابْنُ عَمٍّ يُعْطَى التَّمْرَ فَأَعْوَدَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى شَعِيرًا وَكَانَ ابْنُ عَمٍّ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے حفص بن بمر سے نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد کی ناز کے لیے لوگوں کے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر دینے کا حکم کیا۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عمر حفص بن بمر سے نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عیاض بن عبد اللہ بن سعد سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانے کا (صدقہ کے لیے) نکالا کرتے ابوسعید نے کہا ان دنوں ہمارا کھانا یہی تھا جو اور مفتی اور نبیر اور کھجور۔

**باب آزاد اور غلام پر صدقہ فطر کا واجب ہونا**  
اور زہری نے کہا جو غلام لونڈی سوداگری کا مال ہو تو ان کی رسالہ ان کو بھی دی جائے اور ان کی طرف سے صدقہ فطر بھی دیا جائے

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کا صدقہ (یا یوں فرمایا رمضان کا صدقہ) مرد و عورت اور آزاد اور غلام ہر ایک پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کافر میں کیا پھر لوگوں نے گہیوں کا آدھا صاع اس کے برابر سمجھ لیا اور عبد اللہ بن عمر صدقہ فطر کھجور میں سے دیا کرتے جب مدینہ والے کھجور کے محتاج بن گئے (کھجور کم ملنے لگی) تو وہ جو دینے لگے اور عبد اللہ بن عمر صدقہ فطر چھوٹے اور بڑے

اسے یہ حکم اگر علماء کے نزدیک استحباً ہے ابن عیینہ نے کہا اس نے بھی اپنی کتاب میں پہلے صدقہ فطر کو بیان کیا پھر عید کی نماز کو فرمایا قدام قلع من ترک ذی ذی اسہم ربہ فقلے اور عروب آفتاب تک بھی صدقہ کی تاخیر درست ہے اور اس سے زیادہ تاخیر کرنا حرام ہے اس لئے پہلے ایک باب اس مضمون کا گذر چکا ہے کہ غلام و غیرہ پر جو مسلمان ہوں صدقہ فطر واجب ہے پھر اس باب کے دوبارہ لانے سے کیا غرض ہے معلوم نہیں ہوتی ابن عمر نے کہا پہلے باب سے امام بخاری کا مطلب یہ تھا کہ کافر کی طرف سے صدقہ فطر نہ نکالیں اس لیے اس میں قید کی من المسلمین اور اس باب کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان ہونے پر صدقہ فطر کس کس پر اور کس کس کی طرف سے واجب ہے اس لئے حافظ نے اس تطبیق کو ابن منذر نے تسلیم کیا اور اس میں کچھ مضمون ابوسعیدہ نے کتاب الاسوال میں نکالا اس لئے کہ محمود علماء کا یہی قول ہے اور تفسیر کہتے ہیں تجارت کی لونڈی غلاموں کی طرف سے صدقہ فطر مالک کو دینا ضروری نہیں اس لئے:-





يَسَارِعَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ  
رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ  
مَرَأَةٌ مِنْ خَتَمِ الْفَضْلِ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْتَظِرُ إِلَيْهِ  
وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَهُ  
الْفَضْلُ إِلَى الشَّقِ الْأَخِيرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنْ كَرِهَيْتَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكْتُ ابْنِي  
شَيْخًا كَبِيرًا لَأَيْتَبْتُ عَلَى الدَّاحِلَةِ أَفَأَحْجُّ عَنْهُ  
قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ ۝

باب ۸۸ - قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا تَوَكُّ  
رَجَالًا ذَعَلَ كُلٌّ ضَامِرًا يَاتَيْنِ مِنْ كُلِّ فَجٍّ  
عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ فَجَاءَ الطُّرُقُ  
الْوَاسِعَةُ ۝

۱۲۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ يَدِي  
الْحُلَيْفَةِ تَشْرَبُ يَوْمَ حَيْثُ تَسْتَوِي قَائِمَةً ۝

۱۲۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا

نے عبد اللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا فضل بن عباس (حجۃ الوداع میں)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اتنے میں خنم قبیلہ کی  
ایک (خوبصورت) عورت آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل  
کو جو گورے چٹے خوبصورت تھے دیکھنے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ (بار  
بار) دوسری طرف پھرنے لگے اس عورت نے کہا یا رسول اللہ! اللہ نے مجھ پر  
پر حج فرض کیا تو ایسے وقت کہ میرا باپ بوڑھا پھونس ہے وہ اونٹنی پر  
جم نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا ہاں یہ  
قصہ حج ووداع کا ہے

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حج میں) ایفر یا ابوبکر پیدل چل کر تیرے  
پاس آئیں اور دسلجہ اونٹوں پر دو دراز دستوں سے اس لیے کہ دین دنیا  
کے فائدے حاصل کریں امام بخاری نے کہا سورہ فوج میں جو فوجی جا کا لفظ ہے  
اس کے معنی ہیں کھلے اور کشادہ رہنے۔

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے  
انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سالم بن  
عبد اللہ بن عمرؓ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر دوا الحلیفہ میں سوار ہوتے جب وہ سیدھی  
کھڑی ہوتی تو آپ لیبک پکارتے

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا کہا ہم کو ولید بن مسلم

۱۔ اس حدیث سے یہ ظاہر کیا گیا کہ دوسرے کی طرف سے حج کرنا درست ہے مگر وہ شخص دوسرے کی طرف سے حج کر سکتا ہے جو اپنا فرقہ حج ادا کر چکا ہو اور تہجد کے  
نزدیک مطلقاً درست ہے اور ان کے مذہب کو وہ حدیث رد کرتی ہے جس کو ابن خزیمہ اور اصحاب سنن نے ان عباسیوں نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خبر مند  
کی طرف سے لیبک پکارتے ہوئے متاخر فرمایا کہ تو اپنی طرف سے حج کر چکا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پہلے اپنی طرف سے حج کر پھر شہرہ کی طرف سے کروں اسی طرح  
کسی شخص کے سر جانے کے بعد بھی اس کی طرف سے حج درست ہے بشرطیکہ وہ وصیت کر گیا ہو اور معنوں نے مل باپ کی طرف سے بلا وصیت بھی حج درست رکھا ہے ۱۲۷ منہ  
۱۲۸ اگلی آیت سورہ حج کی اس باب سے مطلق معنی اور چونکہ اس میں فتح کا لفظ ہے اور فیما بین کی جمع ہے جو سورہ فوج میں مراد ہے اس لیے اس کا بھی تفسیر بیان کر دی ۱۲۸ منہ  
۱۲۹ امام بخاری کی طرف ان حدیثوں کے لانے سے یہ ہے کہ حج یا پیادہ اور سوار ہو کر دونوں طرح درست معنوں نے کہا ان لوگوں پر رد کیا جو کہتے ہیں حج یا پیادہ  
افضل ہے کیونکہ اگر ایسا ہو تو آپ بھی یا پیادہ حج کرتے مگر آپ نے اونٹنی پر سوار ہو کر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی سب سے افضل ہے ۱۲۹ منہ

الْوَيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَدَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ إِهْلَالَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحِلْفَةِ حَتَّى  
اسْتَوَتْ بِهِ رَأْسُهُ رَوَاهُ أَنَسُ بْنُ عُبَيْسٍ يُعْنَى  
حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى ۞

**باب ۸۹** الْحَجَّ عَلَى الرَّحْلِ وَقَالَ أَبَانُ  
حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا  
أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمَهَا مِنَ التَّعْطِيمِ وَحَمَاهَا  
عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ شِدُّ الرِّحَالِ فِي الْحَجِّ قَائِلَةً  
أَحَدُ الْمُجَاهِدِينَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
بِزِيدُ بْنُ ذَرِّيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ رَافِعِ بْنِ تَابِتٍ عَنْ  
ثُمَّامَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَجَّ أَنَسٌ عَلَى  
رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ تَحِيحُهَا وَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ رَأْمَلَنَّهُ ۞

۱۲۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ  
ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْتَمِرْ  
وَلَمْ اعْتَمِرْ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَهْبُ بِأُخْتِكَ  
فَاعْتَمِرْهَا عَلَى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ ۞

نے خبر دی کہ ہم سے امام ابو اعلیٰ نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن ابی  
رباع سے سنا وہ جابر بن عبد اللہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا جب وہ آپ کو لے  
کر سیدھی کھڑی ہوئی اس حدیث کو انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی  
روایت کیا یعنی اسی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو

**باب پالان پر سوار ہو کر حج کرنا اور ابان نے کہا ہم سے مالک**  
بن دینار نے بیان کیا انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ  
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائی عبد الرحمن کو ان کے  
ساتھ بھیجا انہوں نے تنعیم سے ان کو عمرہ کیا یا اور پالان کئی پھلی لکڑی پر  
ان کو بٹھالیا اور حضرت عمرؓ نے کہا حج میں پالانیں باندھو حج بھی ایک  
جہاد ہے اور محمد بن ابی بکرؓ نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا  
کہ ہم سے عزرہ بن ثابت نے انہوں نے ثمامہ بنت عبد اللہ بن انسؓ  
سے انہوں نے کہا انسؓ نے ایک پالان پر حج کیا اور وہ کچھ ٹھیل نہ تھنے اور بیان  
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک پالان پر سوار ہو کر حج کیا  
اسی پر آپ کا اسباب بھی لدا تھا

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عاصم نے  
کہا ہم سے ایمن بن نابل نے کہا ہم سے قاسم بن محمد نے انہوں نے  
کہا یا رسول اللہ آپ لوگوں نے تو عمرہ بھی کیا اور میں نے عمرہ نہیں کیا آپ نے  
فرمایا عبد الرحمن اپنی بہن کو لے جا اور تنعیم سے عمرہ کرو لا عبد الرحمن نے اونٹنی  
پر ان کو پیچھے بٹھالیا انہوں نے عمرہ کیا۔

انسؓ اور ابن عباسؓ کی حدیثوں کا خود امام بخاری نے اسی کتاب میں دل کیا ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ مطلب یہ ہے کہ حج میں تکلیف کرنا اور کرام کی سواری دھونڈنا  
سنت کے خلاف ہے سادہ پالان پر چڑھنا کافی ہے شغرف اور رحل اور عمدہ عمدہ کجاوے اور گدے اور ٹکیے ان چیزوں کی ضرورت نہیں عبادت میں جس قدر شفقت  
ہو اتنا ہی زیادہ ثواب ہے ۱۲۸ منہ کیونکہ حج میں بھی نفس کو سفر کی تکلیفیں اور سختیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں ۱۲۹ منہ کیونکہ یہ فعل بان کا ٹھیلی کا وعبہ سے  
نہ تھا بلکہ نفس پر بار ڈالنا اور سنت کی پیروی کرنا منظور تھا ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ تو سنت ہی ہے کہ اونٹ کے دونوں طرف دو ٹھیلوں میں اپنا اسباب رکھے اور پالان  
باندھ کر خود سوار ہوا اسی طرح حج کر کے شغرف اور شہری باندھنا دونوں سنت نہیں ہیں ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ

### باب مقبول حج کی فضیلت

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا پوچھا پھر کون سا فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کو نالو پوچھا پھر کون سا فرمایا سرور مقبول حج ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن عبد اللہ طحان نے کہا ہم کو جیب بن ابی عمرہ نے خبر دی انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین سے انہوں نے عرض کیا رسول اللہ ہم جانتے ہیں کہ جہاد مبارک ملکوں سے بڑھ کر ہے تو ہم جہاد کو آپ نے فرمایا نہیں محمد جہاد حج ہے سرور۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے مبارک ابو الحکم نے کہا میں نے ابو حازم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اللہ کے لیے حج کرے اور شہوت اور گناہ کی باتیں نہ کرے وہ ایسا پاک ہو کہ ٹوٹے گا جیسے اس دن پاک مقام جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا۔

### باب حج اور عمرے کی میقاتوں کا بیان

ہم سے مالک بن انس نے بیان کیا کہ ہم سے زہری نے کہا مجھ سے زہد بن جہیر نے وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے آئے ان کے ٹھکانے میں دیکھا تو انہوں نے ڈیرہ لگایا ہے قنات کھڑی کی ہے زہد نے

### باب ۹ فضیل الحج المبرور

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَىَ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

### باب ۱۰ فرض مواقیب الحج والعمرة

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ دُوسِرَادِيٌّ فَسَأَلَتْهُ

۱۔ حدیث میں سرور کا مفہوم ہے اختلاف ہے کہ حج سرور کسے کہتے ہیں بعضوں نے کہا جس میں ریانہ ہو خاص اللہ کے لیے ہو بعضوں نے کہا جس میں کوئی گناہ نہ کرے بعضوں نے کہا جس کے بعد حاجی گناہوں سے توبہ کرے بعضوں نے کہا جو حج خدا کی بارگاہ میں قبول ہو ۱۱ من ۱۲ من ۱۳ من اس حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ حج مقبول سے حقوق العباد بھی معاف ہو جاتے ہیں بعضوں نے کہا حقوق اللہ معاف ہوتے ہیں نہ حقوق العباد واللہ اعلم ۱۱ من ۱۲ من ۱۳ من میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حج یا عمرے کا احرام باندھنا چاہیے اور وہاں سے بغیر احرام کے آگے بڑھنا جائز ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لینا درست ہے یا نہیں بعضوں نے کہا مکہ وہ ہے ۱۱ من ۱۲ من ۱۳ من شاید ان کے ساتھ زمانہ ہو گا پر دے کے لیے قنات کھڑی ہوگی ۱۱ من

مِنْ آيِنَ يَحْمُورُ أَنْ أَعْتَمِرَ قَالَ قَرَضَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ تَيْمِ بْنِ قُرَيْشٍ وَلَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَا أَهْلَ الشَّامِ الْحُجَّةَ ۖ

**باب ۹** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى ۖ

۱۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَشْكُرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دُبَيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحْجُونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا ۖ

**باب ۹۳** مَهْلُ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ۖ

۱۳۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَا أَهْلَ الشَّامِ الْحُجَّةَ وَلَا أَهْلَ تَيْمِ بْنِ قُرَيْشٍ وَلَا أَهْلَ الْيَمَنِ يَلْسَمُونَ لَهْمًا وَلَيْسَ أَتَى عَلَيْهِمْ مِنْ عَيْدٍ هَتَّيْ مَنْ أَدَامَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَيَمْنُ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ

کہا میں نے ان سے پوچھا عمر سے کا احرام کہاں سے باندھوں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لیے قرن اور مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے حجہ مقرر کیا ہے

**باب** اللہ تعالیٰ نے (سورہ فرقہ میں) فرمایا تو شدہ اچھا تو شدہ سوال سے بچنا ہے۔

ہم نے یحییٰ بن بشر نے بیان کیا کہ ہم سے شیبانہ بن سوار نے انہوں نے وفاء بن عمرو سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا یمن کے لوگ حج کیا کرتے تھے اور توشہ (خریج) ساتھ نہیں لاتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکل ہیں جب مکہ میں پہنچتے تو لوگوں سے بھیک مانگتے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری توشہ لیا کرو اچھا توشہ یہ ہے کہ آدمی سوال سے بچے اس حدیث کو ابن عبیدہ نے عمرو سے انہوں نے عمرو سے مرسل روایت کیا ہے

**باب** مکہ والے حج اور عمرے کا احرام کہاں سے باندھیں

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبد اللہ بن طاووس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے (احرام) باندھنے کا مقام ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے حجہ اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلم مقرر کیا ہے یہ مقام ان ملک والوں کے لیے بھی ہیں اور جو دوسرے ملک والے ان پر سے گذریں ان کے لیے بھی جو حج اور عمرے کے ارادے سے آئیں اور جو ان مقاموں کے اس طرف (مکہ کی جانب) رہتا ہو وہ جہاں سے

سورہ فرقہ کے قریب ہے اور ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل پر ہے اور حنظلہ کے پانچ منزل پر ہے یا چھ یا تین منزل پر قطعاً ہی نہ کیا اب لوگ حجہ کے بدلے رافع سے احرام باندھ لیتے ہیں جو حجہ کے برابر ہے کیونکہ حجہ ویران ہے وہاں کی آب و ہوا خوب ہے کوئی وہاں نہیں جاتا نہ اترتا ہے نہ سٹھ اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں ہے مرسل اسی حدیث کو کہتے ہیں کہ تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے اور صحابی کا نام نہ لے نہ سٹھ یلم ایک پہاڑ ہے مکہ سے دو منزل پر ہندوستان سے جو لوگ مکہ کو جاتے ہیں وہ جہاز میں ہیں اس پہاڑ کے برابر پہنچ کر احرام باندھ لیتے ہیں نہ سٹھ مظلوم ہر گز تجارت یا اور کسی مفروض کام کے لیے نہ جاتے تو ان مقاموں پر سے احرام باندھنا مفروض نہیں لیکن حج یا عمرے کی نیت ہو اور زیارت سے غیر احرام کے آگے بڑھ جائے تو گناہ کا واسطہ ہو اور اس پر دم لازم آئیگا اور عبید بن جراح

مِنْ مَكَّةَ.

بَابُ مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا

يُهَلُّوْا قَبْلَ ذِي الْحَلِيفَةِ.

۱۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عَنْ ثَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ وَاهْلُ الشَّامِ

مِنْ الْحُجَّةِ وَاهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ

بَابُ ۹ مَهْلُ أَهْلِ الشَّامِ.

۱۳۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ

عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ

الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْحُجَّةَ وَلِأَهْلِ

نَجْدٍ قَرْنِ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْسَمُ فَهِنَّ لَهُنَّ

وَلَيْسَ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِيهِنَّ لَيْسَ كَانَ يُرِيدُ

الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ قَمْنًا كَانَ دَوْمَتَيْنِ قَمْلَةً مِنْ أَهْلِهِ

وَكَذَلِكَ حَقُّ أَهْلِ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا.

بَابُ ۹ مَهْلُ أَهْلِ نَجْدٍ.

۱۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينٌ قَالَ

حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي

أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

چلے وہیں سے احرام باندھے مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں

باب مدینہ والوں کا میقات وہ لوگ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے

احرام نہ باندھیں۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے

خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے

حجہ سے اور نجد والے قرن سے عبد اللہ بن عمر نے کہا مجھ کو خبر پہنچی کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یمن والے یلم سے احرام باندھیں

باب شام والے کہاں سے احرام باندھیں

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے

عمرو بن دینار سے انہوں نے طاووس سے انہوں نے ابن عباس سے

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ

(میقات) ٹھہرایا اور شام والوں کے لیے حجہ اور نجد والوں کے لیے قرن

المنازل اور یمن والوں کے لیے یلم بی مقام ان ملک والوں کے لیے ہیں

اور ان کے لیے بھی جو دوسرے ملکوں سے ان پر ہو کر آئیں جو حج یا عمرے کی

نیت رکھتے ہوں جو لوگ ان کے ادھر رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام

باندھیں اسی طرح کے والے کے سے

باب نجد والے کہاں سے احرام باندھیں

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا

ہم نے زہری سے یہ حدیث یاد رکھی انہوں نے سالم سے انہوں نے

اپنے باپ ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری سند

امام بخاری نے کہا اور مجھ سے احمد محمدانی نے کیا کہ ہم سے عبد اللہ

لشائید امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ میقات سے پہلے احرام باندھا درست نہیں ہے اسحاق اور داؤد کا بھی یہی قول ہے جسور کے نزدیک درست ہے یہ

میقات مکانی ہیں اختلاف ہے لیکن میقات زمانی لینے حج کے مہینوں سے پہلے حج کا احرام باندھنا تو بالاتفاق درست نہیں ہے ۱۳۷۲ نجد وہ ملک ہے جو یمن

کا بلوچی حصہ تیسرا سے عراق تک واقع ہے معنوں کے جرح سے لے کر کوہ کی نواح تک اس کی مغربی حد مجاز ہے ۱۳۷۳

يُؤْتِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحَلِيفَةِ وَمَهْلُ أَهْلِ  
الشَّامِ مَهْبِيعَةٌ وَهِيَ الْحُجُفَةُ وَأَهْلُ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ  
ابْنُ عُمَرَ دَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
وَلَمْ أَسْمَعْهُ وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمُّهُ

بَاب ۹ مَهْلُ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِبِ -  
۱۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ  
عُمَرَ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحَلِيفَةِ  
وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْحُجُفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمُّهُ وَلِأَهْلِ  
نَجْدٍ قَرْنًا فَهَؤُلَاءِ لَمْ يَأْتِ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ  
أَهْلِهِمْ مَتَى كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ  
دُونَهُمْ فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّى إِذَا أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُوْنَ  
مِنْهَا

بَاب ۹ مَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ

۱۴۰ - حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا دُهَيْبٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ  
ذَا الْحَلِيفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْحُجُفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا  
وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمُّهُ هَؤُلَاءِ لَمْ يَأْتِ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ  
أَهْلِهِمْ مَتَى كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ  
كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ انْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ  
بَاب ۹۹ ذَاتُ عَرِيقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ

بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں  
نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مدینہ والے ذوالحلیفہ سے اور  
باندھیں اور شام والے مہبیعہ یعنی حُجُفہ سے اور نجد والے قرن سے ابن  
عمرؓ نے کہا لوگ کہتے تھے میں نے خود نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اور یمن والے یلم سے احرام باندھیں

باب جو لوگ میقات کے ادھر (یا وکھے) رہتے ہوں  
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے  
انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاووس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ  
(میقات) ٹھہرایا اور شام والوں کے لیے حُجُفہ اور یمن والوں کے لیے یلم اور  
نجد والوں کے لیے قرن تو یہ مقام ان ملکوں والوں کے لیے ہیں اور باہر والوں  
کے لیے بھی جو ان پر ہو کر گذریں اور وہ حج یا عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور  
جو لوگ ان کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں مکہ والے  
خود مکہ سے

باب یمن والے کہاں سے احرام باندھیں

ہم سے معقل بن اسد نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں  
نے عبد اللہ بن طاووس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن  
عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ  
کو میقات مقرر کیا اور شام والوں کے لیے حُجُفہ کو نجد والوں کے لیے  
قرن المنازل کو اور یمن والوں کے لیے یلم یہ مقام ان ملک والوں کیلئے بھی ہیں اور ان  
غیر ملک والوں کیلئے بھی جو باہر سے گذریں اور وہ حج یا عمرے کا قصد رکھتے ہوں پھر  
جو لوگ ان مقاموں سے ادھر رہتے ہوں وہ جہاں سے چلیں وہیں احرام باندھیں مکہ والے  
باب عراق والے ذات عرق سے احرام باندھیں

لے عزادہ مکہ والے عرب کے ملک کا جو ایران اور فارس سے مسلمانوں کے لئے اور کربلا اور کائیں اور مدینہ اور مکہ کے لئے بڑے بڑے شہر ہیں ہر منہ

١٢١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا فَتَحَ هَذَانِ الْمَصْرَيْنِ  
أَتَوَا عُمَرَ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ نَجَّى قَرَأَاهُ  
جُودَ عَنْ طَرِيقَيْنِ وَإِنَّا إِنْ أَرَدْنَا قَرَأْنَا شَقَّ عَيْنِنَا قَالَ  
فَانْظُرُوا حَدِّثَاهَا مِنْ طَرِيقِكُمْ مُحَمَّدٌ لَهُمُ ذَاتُ  
عَرَقٍ ۞

بَابُ الصَّلَاةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ۝

١٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَاكَ بِالْبُحَاةِ بِيَدِي  
الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ  
بِأَنَّ الْخُرُوجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ  
١٣٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ  
مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمَغْرِبِ وَأَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ  
بَصَلَ فِي مَسْعِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِيَدِي الْحُلَيْفَةِ

١٣٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَنَسُ بْنُ عَمِيَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ  
مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ السَّعْرَةِ وَإِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ  
يَصِلُ إِلَى مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِنَّا رَجَعُ صِلَى يَدَى الْحُلَيْفَةِ

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن خمیر نے کہا  
ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن  
عمر سے انہوں نے کاجبہ بن دہلوی شہر دھیرہ اور کوثر افصح ہودے تو لوگ حضرت  
عمرؓ پاس آئے کہنے لگے اہل النعمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں  
کے لیے ایک حد باندھی ہے (میتات مقرر کیا ہے) ہمارا راستہ اُدھر  
سے نہیں ہے اور اگر ہم ادھر سے جائیں تو مشکل ہوتی ہے حضرت عمرؓ  
نے کہا تم اس کے برابر کوئی دوسرا مقام اپنے رستے میں بناؤ آخر ذات عرق  
اُن کے لیے مقرر کر دیا۔

باب ذوالحلیفہ میں (احرام باندھنے وقت نماز پڑھنا ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے پتھر لے میدان میں اپنی اٹھنی بٹھائی وہاں نماز پڑھی (یعنی احرام کا دو گانہ ادا کیا) اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیساتھ آیا کرتے باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ پر سے گذر جانا

ہم سے ابلاہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن عیاض نے انہوں  
علیہ اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی سے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہر کے رستے سے (مدینہ سے) روانہ ہمارے اور  
معرس کے رستے سے مدینہ میں آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب  
(مدینہ سے) مکہ کو روانہ ہوتے تو شہرہ کی مسجد میں نماز پڑھا کرتے اور جب  
لوٹ کر آتے تو (رات کو) ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں ٹھہر جاتے

۱۷۔ یہ مقام کہ ہے یہ الیس اہل پر ہے بظاہر یہ مہم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ مقام اپنی رائے اور اجتہاد سے مقرر کیا مگر جابرؓ کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرق والوں کا یہ مقامات ذات عرق مردی ہے گو اس کے مرفوع ہونے میں شک ہے اس روایت سے بھی حکم نکلا کہ اگر کوئی مکہ میں حج یا عمرہ سے مکہ نیت سے آئے جس میں کوئی یقیناً راہ میں نہ پڑے تو جن مقامات کے مقابل پہنچے وہاں سے احرام باندھ لے جنھوں نے مکہ اگر کسی مقامات کی برابری معلوم ہو کہ تو جو مقامات سب سے فہم ہے اتنی دور سے احرام باندھ لے جس میں کتا ہوں الہواز اور نسا فی نے باندھ لیج حضرت عائشہؓ نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لیے ذات عرق مقرر کیا اور اعمدا اور ذاقطنی نے باندھ لیج محمد بن عمارؓ نے بھی ایسا ہی کیا اس حضرت عمرؓ کا اجتہاد حدیث کے مطابق پڑا ۱۸۔ شجرہ ایک درخت تھا قریب ذوالخلیفہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آئے اور جاتے آہ وہاں ایک مسجد بن گئی ہے ۱۹۔ عرب کی زبان میں اس کو کہتے ہیں جہان مسافرت کو آتے یہ وہی ذوالخلیفہ کا مسجد کہتے واقع ہے اور ذوالخلیفہ کی بدست مدینہ سے زیادہ



يَطْلُنَ الْوَادِيَّ وَبَاتَ حَتَّى يَصْبِحَ ۚ

بَابُ ۱۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ ۚ

۱۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ  
وَبَشَرُ بْنُ بَكْرِ بْنِ النَّبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ  
عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَادُّ الْعَقِيقَ يَقُولُ أَنَا فِي اللَّيْلَةِ  
أَبْتُ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلَّى فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ  
وَقَدْ عَمَّرْنَا فِي حُجَّةٍ ۚ

۱۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
فَضِيلُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقَبَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَدْرَى وَهُوَ فِي مَعْرَسٍ بِدَى  
الْحَلِيفَةِ يَطْلُنُ الْوَادِيَّ قِيلَ لَهُ إِنَّكَ يَطْلَعُ مُبَارَكٌ  
وَقَدْ أَنَا بِمَا سَأَلْتُ بَنِي النَّخَعِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ  
بَيْنَهُمْ يَتَعَرَّى مَعْرَسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ اسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَطْلُنُ الْوَادِي  
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطُ مَنْ ذَلِكَ ۚ

بَابُ ۱۲۳ غَسْلُ الْخُلُقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
مِنْ الشَّيْبِ ۚ

صبح تک وہیں رہتے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ عقیق کا نالہ ایک برکت  
والا نالہ ہے۔

ہم سے ابو بکر بن عبد اللہ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے ولید  
اور بشر بن بکر بن النبی نے کہا ہم سے امام ازہلی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی  
کثیر نے کہا مجھ سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس سے سنا انہوں نے  
حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے میں نے وادی عقیق کے باب میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آج رات کو میرے مالک کے  
پاس سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور کہنے لگا اس برکت والی وادی میں  
مناز پرہ اور کمرہ عروج میں شریک ہو گیا۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدی نے بیان کیا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان  
نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم سے سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ نے  
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ  
نے خواب میں دیکھا آپ رات کو ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں اترے  
میں آپ سے کہہ رہے ہیں کہ تم برکت والے میدان میں بٹھ رہے ہو موسیٰ بن  
عقبہ نے کہا سالم نے ہم کو بھی وہاں بٹھا یادہ اس مقام کو ڈھونڈ رہے تھے  
جہاں عبد اللہ اونٹ کو بٹھا یا کرتے یعنی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات  
کو اتر کرتے وہ مقام اس مسجد کی نیچے کی طرف میں ہے جو نالے کے نشیب  
میں ہے اترنے والوں اور رستے کے پیچانچ

باب اگر کپڑوں میں خوشبو لگی ہو تو احرام باندھنے سے پہلے ان کو  
تین بار دھو ڈالنا۔

۱۔ دن کی روشنی میں مدینہ میں داخل ہوتے سنت بھی ہے کہ مسافر جب دوسرے ملک سے کہیں آئے تو رات کو نہ جائے دن کو اپنے گھر میں داخل ہو کر رات میں رات ہو  
جائے تو رات کو وہیں بٹھ جائے ۲۔ منہ سے وادی عقیق کے قریب ہے مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ۱۲ منہ سے یعنی قرآن مجید کے  
جہاز پر ۳۔ ذوالحلیفہ ساتھ احرام باندھنا معنوں نے پھر ترک کیا ہے حج کے ساتھ عمرہ کی بھی نیت کرے یعنی قرآن ۱۲ منہ سے نسخہ منہ سے معنوں میں حدیث محمد نہیں ہے معن  
یوں ہے حال ابو حاتم حافظ نے کہا محمد سے محمد بن بشر اور یحییٰ بن محمد بن عمر یا خود امام بخاری مراد ہیں اور اس روایت میں کو فلفظ خلوق کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری نے اس  
کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ابواب العمرہ میں نکالا اس میں صاف ہیں ہے علیہ اثر الخلق ۱۲ منہ سے۔

۱۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ التَّمِيمِيُّ  
قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ  
بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ أَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُؤْتَى إِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرَانِ دُمْعَةٌ نَفَرَتْ مِنْ أَحْصَابِهِ جَاءَهُ  
رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بَعْرَةً  
وَهُوَ مُتَضَمِّمٌ يَطِيبُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَهُ الرَّجُلُ فَاسْتَلَمَ عُمَرَ إِلَى يَعْلَى فَبَاءَ  
يَعْلَى وَعَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ  
أُكِلَ بِهِ فَأَذْخَلَ دَاسَةً فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَمِلًا الْوُجْهَ وَهُوَ يَغِطُّ شَمْسُورِي  
عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ الْأَدَى سَأَلَ عَنِ الْعُمَةِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ  
فَقَالَ اغْسِلِ الطَّيِّبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَنْزِعْ  
عَنْكَ الْحَبَّةَ وَأَصْنَعْ فِي عُمَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حُجَّتِكَ فَقُلْتُ  
لِعَطَاءٍ أَرَادَ كَلَامَ نِقَاطٍ حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ فَقَالَ نَعَمْ

بَابُ الطَّيِّبِ عِنْدَ الْحُرَامِ وَمَا يَلْبَسُ  
إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ وَيَتَرَجَّلَ وَيَدَّهِنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
يَشْتَمُّ الْحُرُمُ الرَّجِيحَانَ وَيَتَكَلَّمُ فِي الْمِرَاثَةِ وَيَتَنَادَى بِمَا  
يَأْكُلُ الزَّيْتُونَ وَالسَّمْنِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَتَغَنَّمُ وَيَلْبَسُ الْهَيْئَةَ

ہم سے محمد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عاصم صمناک بن مخلد  
نبیل نے کہا ہم کو ابن جریر نے خبر دی کہ ہم کو عطاب بن ابی ابرار نے  
ان کو صفوان بن یعلیٰ نے خبر دی کہ ان کے باپ یعلیٰ بن امیہ نے حضرت عمرؓ  
سے کہا مجھ کو دکھلاؤ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری ہے تو ایسا ہو  
ایک بار آپؐ حجرات میں تھے آپ کے ساتھ کئی اصحاب بھی تھے اتنے میں ایک شخص  
آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپؐ کی فرماتے ہیں ایک شخص نے عمرؓ کا احرام باندھا  
اور اس کے کپڑے میں خوشبو ٹھہری ہو یہی کہ ایک گھڑی تک آپؐ خاموش رہے آپ  
پر وحی آنے لگی حضرت عمرؓ نے یعلیٰ کو اشارہ کیا وہ آئے دیکھا تو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑا سب طرف سے گھیر دیا گیا ہے یعلیٰ نے اپنا سر اس کے  
اندروں والا دیکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک پہرہ سرخ سہو رہا  
ہے۔ اور آپؐ خراٹے لے رہے ہیں پھر یہ حالت باقی رہی تو آپؐ نے فرمایا  
وہ شخص کہاں گیا جو عمرؓ کے کامنڈ پوچھتا تھا لوگ اس کو بلا لائے آپؐ نے  
فرمایا جو خوشبو نہیرے لگی ہو اس کو تین بار دھو ڈال اور کرت یا چنڈا نڈال  
اور حج میں جن باتوں سے پرہیز کرتا ہے عمرؓ میں بھی کہ ابن جریر نے کہا میں نے  
عطاء سے پوچھا آنحضرتؐ نے جو اس کو تین بار دھونے کا حکم دیا اس سے  
یہ غرض ہے کہ خوب صفائی ہو جائے انہوں نے شکا ہاں

باب احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا اور جب احرام کا قصد کرے تو کیا کپڑے  
پہنے اور کٹھنی کے نیل ڈالے اور ابن عباسؓ نے کہا عمرؓ خوشبو اور پھول سوگھ سکتا ہے  
اور آئینہ دیکھ سکتا ہے اور جن چیزوں کو کھا سکتا ہے جسے نیل کھلی وغیرہ ان سے دوا بھی کرے  
ہے اور عطاب بن ابی ابرار نے کہا انکو بھی پہن سکتا ہے اور ہموانی باندھ

لے حافظ نے کہا اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا لیکن ابن قحطون نے ذیل میں مروی کی تعبیر سے نقل کیا کہ اس کا نام عطاب بن مہیضاب بن قحطون ہے کہ اگر یہ صحیح ہو تو وہ یعلیٰ بن  
امیہ کا بھائی ہے جو راوی ہے اس حدیث کا منسلک اس حدیث سے ان لوگوں نے ذیل میں ہے جو احرام کے وقت خوشبو لگانا جائز نہیں سمجھتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اس خوشبو کے اثر کو تین بار دھو ڈالنے کا حکم فرمایا امام مالک اور امام محمد کا یہ قول ہے اور محمود طحاوی کے نزدیک احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا درست ہے  
گو اس کا اثر احرام کے بعد باقی رہے وہ کہتے ہیں یعلیٰ کی حدیث شمد ہجری کی ہے اور شمد ہجری یعنی حجۃ الوداع میں حضرت عائشہؓ نے احرام باندھتے وقت آپؐ کے  
خوشبو لگائی اور یہ بخاری فعل پہلے حکم کا منسلک ہے منسلک اس کو صید بن معمر نے نقل کیا دافنی کی روایت میں یوں ہے اور حمام بن جاسک نے اور راویوں میں درود ہونے والا لگا سکتا ہے  
جس پر ہجرت سکتا ہے اگر ان خوشبو کو لگا کر ہوتا ہے پھر اس سے نیسے میں اختلاف ہے اسحاق نے کہا درست ہے امام احمد نے اس میں توقف کیا شافعی نے حرام کہا حنفیہ لکیر کچھ کہتے

وَكَاثُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَقَدْ حَرَّمَ عَلَى بَطْنِهِ نَبُوءَ  
وَلَمْ تَرَ عَائِشَةَ بِالسَّبَّانِ بَأْسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَعْنِي  
لَيْذِي يَنْ يَحْلُونَ هُوَ جَهَاً

۱۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُقَيْنٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ  
ابْنُ عُمَرَ يَدَّهِنَّ بِالزَّيْتِ فَذَكَرَتْهُ لِإِبْرَاهِيمَ  
فَقَالَ مَا تَمْنَعُ يَقُولُهُ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ الْعَلِيِّ فِي  
مَقَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ مُحَرَّمٌ

۱۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَحْوَالِهِ  
حِينَ يُحَرِّمُ وَيَحْلِلُهُ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

بَابُ ۱۰ مَنِ أَهَلَ مَلَيْتًا

۱۴۹- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سَلَّمَ لَمَّا أَهَلَ ابْنُ مَرْثَدٍ حُرَامَ كِي حَالَتِ فِي طَوَاتٍ كَرَّرَ بِهِ تَحْتَهُ ان كِسْرِي  
پر کچرا بندھا ہوا تھا اور حضرت عائشہؓ نے جاگلیا پہننا جائز رکھا امام بخاری  
نے کہا ان لوگوں کے لیے جو ان کا یہودہ اونٹ پر کسا کرتے تھے

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری  
نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا  
عبد اللہ بن عمر احرام باندھتے وقت بالوں میں سادہ تیل ڈالتے (بن  
خوشبو کا) منصور نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا بیان کیا انہوں نے  
کہا ابن عمرؓ کے فعل کو تو کیا کرے گا مجھ سے تو اسود نے حضرت عائشہؓ سے  
یہ حدیث نقل کی گو با میں دیکھ رہی ہوں احرام کی حالت میں خوشبو انھرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگوں میں چکنی رہتی

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی  
انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے  
حضرت عائشہؓ سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا  
میں احرام باندھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی اسی طرح  
جب آپ احرام کھول ڈالتے طواف الزیارة سے پہلے

باب بالوں کو جما کر احرام باندھنا

ہم سے اصمغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن وہب نے  
خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم  
سے انہوں نے عبد الشہین مکرزی سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ

۱۵۰ اس کا ابن ابی شیبہ نے مل کیا ۱۵۱ اس کو امام شافعی نے لاؤس کے طریق سے مل کیا ۱۵۲ اس کو سعید بن منصور نے مل کیا یہ حضرت عائشہؓ کا اجتہاد  
ہے جمہور علماء کے نزدیک احرام میں ہر گائیک پہننا درست نہیں کیونکہ جائگیا اور پا جائگیا کا ایک ہی حکم ہے ۱۵۳ ابراہیم نخعی کا مطلب یہ ہے کہ ابن عمرؓ نے نماز احرام  
لگاتے وقت خوشبو سے پرہیز کیا اور سادہ یا خوشبو کا تیل ڈالا تو ہمیں ان کے اس فعل سے کوئی عرص نہیں جب آنحضرتؐ کی حدیث موجود ہے جس سے نیابت ہوتا ہے کہ احرام  
باندھتے وقت آپؐ نے خوشبو لگائی یہاں تک کہ احرام کے بعد بھی اس کا اثر آپؐ کی مانگ میں رہا اس روایت سے تنفیہ کو سبق لینا چاہیے ابراہیم نخعی جو حنفیہ کے استاد استاذین  
انہوں نے حدیث کے خلاف عبد اللہ بن عمرؓ کا قول فعل رد کردیا تو اور کس جہت یا قیاس کا قول حدیث کے خلاف کب قابل قبول ہوگا ۱۵۴ دوسری تلخیص جب عیو حبس کی مدد کر لے مولا  
تو مولا کے سوا اور سب چیزیں جن کا احرام میں پرہیز تھا درست ہو جاتی ہیں طواف الزیارة کے بعد خوشبو سے بھی محبت کرنا درست ہو جاتا ہے ۱۵۵ احرام باندھتے وقت اس  
خیال سے کہ بال پریشان نہ ہوں میں ہر چیز زیادہ نہ سائے بالوں کو گوندیا خطمی یا کچی اور شہاب سے مجالیٹے ہیں عربی زبان میں اس کو کجید کہتے ہیں ۱۵۶

وَسَلَامٌ يُهْلُ مَلِكِدًا \*

باب الإسرائيل عند مسجد ذي الحليفة :  
 ١٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
 قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ  
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
 مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
 عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ مَا أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِلَّا أَمْرًا عِنْدَ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحَلِيفَةِ :

بَابُ مَا لَا يُلْبِسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ÷

١٥١- **حَكَّ نَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ**  
**عَنْ تَائِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ**  
**اللَّهِ مَا يَلْبَسُ السُّحُومُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَبِيضَ وَلَا الْعَرَمَ وَلَا السَّرَايِلَاتِ**  
**وَالْأَبْرَانِيسَ وَلَا الْحَفَافَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ**  
**فَلَيْبَسُ خَبِينَ وَلِيَقْطَعَهُمَا اسْقِلَ مِنَ الْكَبِيرَيْنِ وَلَا**  
**تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَدُرُسٌ قَالَ أَبُو**  
**عَبْدِ اللَّهِ يَقْسِلُ الْحُرْمَرُ سَهَ وَلَا يَنْزَجِلُ وَلَا يَحْكُ**  
**جَسَدٌ وَهُوَ يُلْقِي الْقُفْلَ مِنْ رَأْسِهِ وَجَسَدٌ فِي الْأَرْضِ**

بَابُ الرُّكُوبِ الْإِدْتِدَافِ فِي الْمَجَرَّةِ

۱۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

و سلم بالوں کو جمائے ہوئے لبیک پکار رہے تھے

باب ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احرام باندھنا

ہم سے علی بن عبد اللہ دینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے  
مسویٰ بن عقبہ نے کہا میں نے سالم بن عبد اللہ سے سنا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی  
وہ دوسری سند امام بخاری نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن یحییٰ بیان کیا کہ انہوں نے امام مالک سے انہوں  
نے مسویٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی  
کہنے فقہ ائمتہ علیہ السلام نے ذوالحلیفہ مسجد ہی کے پاس سے احرام باندھا جاتے  
لیک پکاری

باب محرم کو کون سے کپڑے پہننا درست نہیں ہیں

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا کہ نہ پہنے نہ عمامہ نہ پاجامہ نہ کن ٹوپ (یا بارلان کوٹ) اور نہ موزہ مگر جس کو جو تبتاں نہ ملیں تو وہ موزے تختوں کے نیچے تک کاٹ کر پہن سکتا ہے اور وہ کپڑا بھی (احرام میں) نہ پہنوں جس میں زعفران یا درس لگی ہو امام بخاری نے کہا محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن کنگھی نہ کرے نہ اپنا بدن کھلائے اور جوڑوں کو سر یا بدن سے نکال کر زمین پر ڈال دے (اُن کو مارے نہیں)

وَهُبُّ بْنُ جَوَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عِيْنٍ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ أَسَامَةَ كَانَ يَرُدُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَافَةَ إِلَى الْمَرْدِفَةِ ثُمَّ ارْدَفَ الْفُضْلَ مِنَ الْمَرْدِفَةِ إِلَى مِثْنَى قَالَ فَلَا هُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَيِّقُ حَتَّى دَفَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ۝

يَا ۱۵۹ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَرَبِيَّةُ وَالْأَزْدِيَّةُ عَاثِشَةُ الثِّيَابِ الْمُحْصَرَّةُ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلْبَسُ وَلَا تَبْرُقُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا يُوْنُسُ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِدٌ لَا أَسَى لِلْمُحْصَرِّ طَبِيبًا وَلَمْ تَرَوْا عِشَّةَ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَالْتَوْبِ إِلَّا سُودَ وَالْمُؤَرَّوْدَ وَالْحَقْفَ لِلْمَاءِ أَوْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يَبْدَلَ ثِيَابَهُ ۝

۱۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقَبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَأَذْهَمَ وَكَسَى إِخْفَاسَةً وَمِرْدَأَةً هَوَّوْا أَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَسْرِ وَبِهِ وَالْأَزْدِيُّ أَنْ تَلْبَسَ إِلَّا الْمَرْعَمَةَ الَّتِي تَرَدُّعٌ عَلَى الْيَلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ سَرَكَبٌ دَاخِلًا حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْتِ وَأَهْلُ هَوَّوْا أَصْحَابًا

کما جمہ سے میرے باپ جریر بن حازم نے انہوں نے یونس بن یزید ابلی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ عرفات سے مزدلفہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسامہ بن زید سوار تھے پھر مزدلفہ سے مثنی تک آپ نے فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھایا دونوں بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر ایک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر لنگریاں ماریں ۛ

باب محرم چادراور تہ بند کون کون سے پہنے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے احرام کی حالت میں کم میں رنگے سوئے کپڑے پہنے اور کتنی عفتیں عورت احرام کی حالت میں اپنے ہونٹ نہ چھپائے نہ اپنے منہ پر برقعہ ڈالے نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں درس یا زعفران لگی ہو اور جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہا کہ کم میں خوشبو نہیں سمجھنا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا عورت احرام کی حالت میں زیور کالا اور گلابی کپڑا اور موزہ پہن سکتی ہے اور ابراہیم نخعی نے کہا عورت احرام میں کپڑے بدل سکتی ہے

ہم سے محمد بن ابی بکر مقددی نے بیان کیا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا جمہ کو کریم نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا لا حجة الوطاع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلی کر کے بالوں میں نیل لگا کر چلے (ظہر اور عصر کے بیچ میں ہفتہ کے دن) اور اپنی تہ بند پہنی اور چادر اور مٹی آپ کے اصحاب رونے بھی تہ بند اور چادر پہنی آپ نے چادروں اور تہ بندوں سے بالکل منع نہیں کیا مگر اس کپڑے سے منع کیا جو زعفران میں رنگا ہو اور زعفران بھی اتنی کہ بدن پر چھڑ رہی ہو خیر صبح کے وقت آپ ذوالحلیفہ سے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب وہ بیدار پر آپ کو لے کر پہنچی تو آپ نے اور آپ کے

۱۵۴- اس وقت ایک موقوفہ کیا ۱۲ منہ اس کو سعید بن مسعود نے قائم بن محمد کے طریق سے پاسا دیجی وہ مل گیا اور مسعود علیا کہم کا رنگ محرم کے لیے جائز سمجھتے ہیں لیکن ابو حنیفہ نے اس سے منع کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ خوشبو ہے اگر کوئی کہم کا رنگ ہوا کپڑا احرام میں پہنے تو اس پر دم لازم ہوگا ۱۲ منہ ۱۵۵- اس کو امام شافعی نے مل کیا ۱۲ منہ ۱۵۶- اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر مل کیا ہے اور موزے کے جواز کو ابی ابی شیبہ نے مل کیا ہے ۱۵۷- اس کو سعید بن مسعود نے مل کیا ۱۲ منہ ۱۵۸- ترجمہ باب یکس سے نکلتا ہے کہ مکہ محرم کو چادر اور تہ بند پہننے کی اجازت ہوئی ۱۲ منہ

وَقَدْ بَدَنَهُ وَذَلِكَ لِحَيْثُ بَقِيَّتْ مِنْ ذِي  
الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَسْبَغِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ  
ذِي الْحِجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَوْءِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بَدَنِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَلَدَهَا  
ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحِجَّوْنِ وَهُوَ مُهَلَّلٌ  
بِالنَّحْلِ وَلَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى  
رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا  
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْءِ ثُمَّ يَقْصُرُوا مِنْ  
ذُو سَيْمِهِمْ ثُمَّ يَحِلُُّوا ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ  
بَدَنَةٌ قَلَدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ أُمْرَأَتُهُ فَبِهِي  
لَهُ حَلَالٌ وَالطَّيِّبُ وَالنِّثَابُ ۖ

بَابُ مَنْ بَاتَ يَذِي الْحُلَيْفَةَ حَتَّى أَصْبَحَ  
قَالَ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ  
۱۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَشَامُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ السُّنْدُكَرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَدْبَعَا  
يَذِي الْحُلَيْفَةَ دَكَّتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ يَذِي

اصحاب نے احرام باندھا (لیکے پکڑی) اور اونٹوں کے گلے میں بار ڈالے  
اُس وقت ذیقعدہ مہینہ کے پانچ دن باقی تھے خیر آپ مکہ میں اس وقت  
چپٹے جب ذیحجہ کے چار دن گزر گئے تھے (انوار کے دن صبح کو آپ  
نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ دوڑے اور چونکہ آپ قربانی کے  
اونٹ ساتھ لائے تھے ان کے گلے میں بار ڈالے تھے اس لیے احرام نہ کھول  
سکے پھر آپ مکہ کے بالائی حصہ میں عجون پہاڑ کے پاس اترے اور حج  
کا احرام باندھے رہے طواف کرنے کے بعد پھر آپ کعبے کے پاس بھی  
نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے لوٹے اور آپ نے اپنے اصحاب کے  
یہ حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے بال کترا ڈالیں اور احرام  
کھول دیں مگر یہ حکم انہی لوگوں کو دیا جن کے ساتھ قربانی کا اونٹ نہ تھا جس  
کو ہار پہنایا ہوا اور جس کے ساتھ اس کی بی بی بھی اس کو اپنی بی بی سے صحبت  
کرنا اور خوشبو لگانا اور کپڑے پہنا سب درست ہو گیا

باب ذوالحلیفہ (مدینہ سے چل کر) صبح تک ٹھہرنا یہ ابن عمر رضی  
انھوں نے صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن  
یوسف نے کہا ہم کو ابن جریر نے خبر دی کہا مجھ سے محمد بن مسکد نے بیان  
کیا انس بن مالک سے انہوں نے کہا انھوں نے صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ  
میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں  
پھر رات کو وہیں رہ گئے صبح کو ذوالحلیفہ سے اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے

۱۔ پہلی آپ ہفتہ کے دن مدینہ منورہ سے نکلے تھے اس دن ذیقعدہ کی ۲۵ تاریخ تھی مگر مہینہ تیس دن کا ہوتا تو پانچ دن باقی رہتے لیکن اتفاق سے مدینہ ۲۹ دن  
کا ہو گیا اور ذیحجہ کی پہلی تاریخ بخشتیہ کو واقع ہوئی کیونکہ دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ عرفات میں جمعہ کے دن ٹھہرے تھے ابن ہزم نے جو کہا کہ آپ جمعرات  
کے دن مدینہ سے نکلے تھے یہ سن نہیں آتا البتہ ممکن ہے کہ آپ جمعہ کو مدینہ سے نکلے ہوں مگر صحیحین کی روایتوں میں ہے کہ آپ نے اس دن ظہر کی مدینہ  
میں چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں ان روایتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن جمعہ کا دن نہ تھا ۱۱ منہ ۱۲ منہ صبح خائے مہملہ اور  
نم جیم ایک پہاڑ ہے مسجد کے قریب مسجد عقبہ کے برابر اور مشرق میں ہے کہ عجون جنت الطے کے مقبرہ کو کہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ آپ کچھ کاموں میں مشغول  
ہوں گے آپ کو بالکل فرصت نہ ہوئی ہوگی کہ کعبے کے پاس آئی کر نفل طواف کرتے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ حدیث اور پھر صلا گزری ہے باب خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی  
طریق الشجرة میں ۱۲ منہ



لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتَيْكَ إِنْ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابِعَةً  
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا  
سَلِمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَبِيثَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ  
سَمِعْتُ عَائِشَةَ ۞

**بَابُ التَّحْيِيدِ وَالتَّسْيِيرِ وَالتَّكْيِيرِ**  
قَبْلَ الْإِهْلَالِ عِنْدَ الزُّكُوفِ عَلَى الدَّائِمَةِ ۞

۱۵۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا الْعَصَى بِيَدِي  
الْحُلَيْفَةِ دَعَوْتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ  
رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْتِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاسْتَبْرَحَ  
وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهْلًا مَجْرَ دَعْوَةٍ قَاهِلَ النَّاسُ بِهَا فَلَمَّا  
قَدِمَا مَأْمُرَ النَّاسِ فُلُّوْا حَتَّى كَانَ يَوْمَ التَّوْبَةِ  
أَهْلُوا بِأَيْلَافِهِمْ قَالَ وَنَحْوُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا مَذْمُومًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبَشَيْنِ الْمَحْمِيَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ ۞

**بَابُ الْإِهْلَالِ**  
۱۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ قَالَ أَهْلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ  
بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً ۞

**بَابُ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ**

لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتَيْكَ إِنْ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ سَفِيَانُ ثَوْرِي فِي طَرَحِ الْإِهْلَالِ  
بِهِ اسْتَبْرَحَ عَنِ الْأَعْمَشِ سَعْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ  
خَبَرُونِي كَمَا مِثْلُ خَبَرِ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ  
خَبَرُونِي كَمَا مِثْلُ خَبَرِ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ  
خَبَرُونِي كَمَا مِثْلُ خَبَرِ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا چھری حدیث بیان کی  
باب احرام باندھنے کے وقت جب جانور پر سوار ہونے لگے تو  
لیک سے پہلے الحمد للہ سبحان اللہ اللہ اکبر کہنا

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد  
نے کہا ہم سے ایوب بخاری نے انہوں نے ابو قلابة سے انہوں نے انس  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار کھنٹیں پڑھیں  
ہم آپ کے ساتھ تھے اور ذوالحلیفین پہنچ کر کھڑکی دور کھنٹیں پھر رات کو وہیں  
رہے صبح کو وہیں سے سوار ہوئے جب آپ کی اونٹنی بیدار ہوئی تو آپ نے  
الحمد للہ سبحان اللہ اللہ اکبر کہا پھر حج اور عمرہ دونوں کی لیکن پکاری اور لوگوں  
نے بھی ایسا ہی کیا (یعنی قرآن کیا) جب ہم مکہ میں پہنچے تو آپ نے لوگوں کو  
حکم دیا انہوں نے احرام کھول کر ڈالا پھر کھنٹیں تاریخ حج کا احرام باندھا انس  
نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج سے فارغ ہو کر) اونٹوں کو کھڑا  
کر کے اپنے ہاتھ سے عمر کیا اور مدینہ میں (عید الفصحی کے دن) آپ نے دو  
چیت کیلے میزڈھے کاٹے امام بخاری نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو یوں  
روایت کرتے ہیں ایوب سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے انس سے

باب جب سوار سیڑھی لے کر کھڑی ہو اس وقت لیکن کہنا  
ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہ ہم کو ابن جریر سے خبر دی کہ  
مجھ کو صالح بن کیسان نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت لیکن پکاری جب  
اونٹنی آپ کو لے کر میڈھی کھڑی ہوئی

باب قبلے کی طرف منہ کر کے احرام باندھنا اور ابو عمر نے کہا

اس میں عمر کے بعد ادویہ لگ گئیں جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لائے تھے جیسے اور گزشتہ جگہ ۱۵۹ وہ شخص ابو قلابة ہیں یا حمل بن سلمہ ۱۶۰ منہ



أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ تَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ يَذِي الْحُلُقَةَ أَمْرًا رَاحِلَتَهُ فَرَجَلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَأَوَّمَ شَرِيكِي حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يَمْسِكُ حَتَّى إِذَا لَجَأَ وَدَا طَوَى بَاتَ بِهِ حَتَّى يَبْصُرَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَنَزَعَ عَمَّاءَ رَسُولاَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ تَابِعَةً إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَيُّوبَ فِي الْفَسْلِ ۝

ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر جب صبح کی نماز فدا الحلیفہ میں پڑھ لیتے تو اپنی اونٹنی پر پالان لگانے کا حکم دیتے پھر اس پر سوار ہوتے جب وہ ان کو لے کر اٹھ کھڑی ہوتی تو قبلے کی طرف نہ کرتے پھر ایک کہتے رہتے جب حرم میں پہنچتے تو ایک چھوڑ دیتے جب ذی طوی میں آتے تو رات کو وہیں رہ جاتے صبح تک صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے (پھر مکہ میں داخل ہوتے) اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے عبد الوارث کی طرح اس حدیث کو اسماعیل نے بھی ایوب سے روایت کیا اس میں بھی غسل کا ذکر ہے

ہم سے سلیمان بن داؤد ابو البرقع نے بیان کیا کہ ہم سے یلیح بن سلیمان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر جب (حج یا عمرے کے لیے) مکہ کو جانا چاہتے تو ایسا تیل لگاتے جس میں خوشبو نہ ہوتی پھر فدا الحلیفہ کی مسجد میں آتے وہیں صبح کی نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے جب اونٹنی ان کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے پھر کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

### باب محرم نالے میں آنے تو ایک کہتے

ہم سے محمد بن منہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عدی نے انہوں نے عبد اللہ بن عون سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا ہم عبد اللہ بن عباس کے پاس بیٹھے تھے لوگوں نے دجال کا ذکر کیا کہ آنحضرت نے فرمایا اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہو گا ابن عباس نے کہا میں نے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا البتہ آپ نے یہ فرمایا گویا میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں جب وہ نالے میں آنے تو ایک

۱۶۱- حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الْبَرَقِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ عَنْ تَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَسْرَأَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ أَذْهَنَ يَدَهُنَ لَيْسَ لَهُ رَاحِلَةٌ طَيِّبَةٌ شَرِيكِي مَسِيْدِي الْحُلُقَةَ فَيَعْبُلُ ثُمَّ يَرَكِبُ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا آيَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِأَبِي النَّبِيَّةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي ۝

۱۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو عَدِي عَنْ ابْنِ عَنَابَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي ۝

محرم سے ماہِ ذی الحج میں ہر عزم کی نعمتوں کے ساتھ مسجدِ مبارکہ میں پہنچنے تو ایک موقوف کر دیتے کیونکہ طواف اور سعی و غیرہ میں مشغول ہو جاتے ابنِ خزیمہ نے اپنی مجلس میں عطاء سے نکالا کہ ابنِ عمرؓ میں ہر حال میں یہی ایک موقوف کر دیتے پھر جب بیت اللہ اور مقامِ درود کا طواف کر لیتے تو ایک کہتے رہتے اس نے ذی طوی بالکل مکہ سے قریب جہاکہ میل پر آپ اس کو ہرگز نہیں ہرگز اسٹیل کی روایت کو خود مؤلف نے منکر کیا آگے چل کر یہ مسئلہ اسی طرح جب پڑھائی پر چلے رستہ میں ایک کہتے رہنا مستحب ہے لیکن اگر تہہ پڑھے اور زیادہ اس کے کہنے کی تاکید ہے ہرگز

يُكَيِّتُ ۞

بَابُ كَيْفَ تَهْلُ الْمَائِضُ وَالْمَقْسُ  
 أَهْلَ تَكَلَّمَ بِهِ وَاسْتَهْلَكْنَا وَأَهْلَكْنَا الْهَلَالُ  
 كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ وَاسْتَهْلَ الْمَطْرُخَ مِنْ  
 السَّحَابِ وَمَا أَهْلَ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ بِهِ وَهُوَ مِنَ  
 اسْتِهْلَالِ الصَّيِّتِ ۞

۱۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ  
 أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ عَيْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ  
 الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوِدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعَمْرٍو ثُمَّ قَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ  
 فَلْيَهْلُ بِأُحْمٍ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ  
 مِنْهَا جَسَعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَآنَا حَائِضٌ وَلَمْ  
 أَطْفِ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّخَاوِ وَالرَّوَةِ فَشَكَوْتُ  
 ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقَضَى  
 رَأْسُكَ وَأَمْتَشِطِي وَاهْلِي بِالْحَجِّ وَحَيِّ الْعُمْرَةَ فَقَعَلْتُ فَلَا

کہہ رہے ہیں۔

باب حیض اور نفاس والی عورت کیونکر احرام باندھے عرب لوگ  
 کہتے ہیں اہل یعنی بات منہ سے نکال دی واستہلنا اہلنا الہمال ان سب  
 لفظوں کا معنی ظاہر ہوتا ہے اور استہل المطرخ کا معنی پانی ابریس سے نکلا اور قرآن  
 شریف میں سورہ مائدہ میں جو ماہل بغیر اللہ بہ ہے اس کا معنی جس جانور  
 پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے اور یہ بچہ کی استہلال سے نکلا  
 ہے یعنی پیدا ہوتے وقت اس کا آواز کرنا

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
 خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے  
 حضرت عائشہ ام المومنین سے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے ساتھ (مدینہ سے مکہ کو) روانہ ہوئے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں کے ساتھ قربانی ہے وہ تو حج کے  
 ساتھ عمرہ کا بھی احرام باندھیں وہ اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتے  
 جب تک دونوں سے فراغت نہ کریں خیر میں جب کہ پہنچی تو حالتہ ہو گئی میں  
 نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا نہ صفاروے کا اور میں نے اپنا یہ شگودہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ حج کے دن آٹن پہنچے میں ابھی عمرہ سے بھی  
 فارغ نہیں ہوئی آپ نے سر کھول ڈال لکھی کہ اور حج کا احرام باندھ لے  
 اور عمرہ کو رہنے دے میں نے ایسا ہی کیا جب ہم حج پورا کر چکے تو

۱۲۴- میں سے ترمذی باب نکلا۔ مطلب نے کہا راوی کی غلطی ہے کیونکہ حضرت موسیٰ اور زید بن ابیہ نے حضرت موسیٰ اور زید بن ابیہ سے اس کے دوسری حدیث میں یہ ہے حضرت  
 کے بیٹے نبی اور عباس احرام باندھیں گے میں کہتا ہوں ایک روایت میں حضرت ابراہیم کا بھی ذکر ہے اور حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم گزر گئے ہیں مگر ان کی مثالی صورتیں آنحضرت کو  
 دکھائی جاتا نا کچھ بعد میں سے شب معراج میں دکھائی گئیں اور یہی احتمال ہے کہ ان میں آپ نے یہ دیکھا ہو ملاحظہ کیا میرے نزدیک یہی معتد ہے ۱۲۵- امام بخاری کی  
 غرض اس نثری تحقیقات سے یہ ہے کہ الہال کے اصل معنی ظاہر ہونے کے ہیں اور چونکہ پکارنے اور آواز بلند کرنے میں بھی ایک امر کا اظہار ہوتا ہے لہذا الہال اس معنی میں بھی استعمال ہوا  
 اور حج کے باب میں الہال کا ترمذی معنی پکار کر لیک کہتا ہے ۱۲۶- میں سے ترمذی باب نکلا ہے کہ حیض والی عورت کو حج یا عمرہ کا احرام باندھنا درست ہے وہ احرام کا دکھا  
 نہ پڑے عمرہ لیک پکار کر حج یا عمرہ کی نیت کر لے اس روایت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ چھوڑ دیا اور حج مفرد کا احرام باندھا تغیر کا یہ قول  
 ہے اور شافعی کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ عمرہ کو بالفعل پہنچنے دے حج کے ارکان ادا کرنا شروع کر تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قرآن کیا اور سر کھولنے اور لکھی کر نہیں ہوا  
 کی حالت میں فراغت نہیں اگر ان نہ اظہر یہ مگر یہ تاویل ظاہر کے خلاف ہے ۱۲۷- منہ ۲۰

قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى اتَّعِيمٍ فَأَعْمَتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانٌ عَرْتَلٍ قَالَتْ قَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهْلُوا بِالْعِمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا شَوْءًا كَمَا قَوَّطُوا فَأَحْرَجُوا أَنْ رَجَعُوا مِنْ هُنَا وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعِمْرَةَ فَأَتَمُّوا طَوَافًا وَقَادَحًا.

بَابُ مَنْ أَهْلَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَهِلًا لِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ جُنَيْهِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يَقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سَرِاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُنَيْهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَّا أَهَلَّتْ يَاعَلِيَّ قَالَ يَمَّا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْدِ وَلَمْ تَكُ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ.

۱۶۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهَمْدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ ابْنُ حَبَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن ابن ابی بکر کو میرے ساتھ دے کر مجھ کو تنعیم کو بھیجا میں نے وہاں سے عمر کیا آپ نے فرمایا یہ عمر اس عمرے کے بدل ہے حضرت عائشہؓ نے کہا تو جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالا پھر مٹی سے لوٹنے کے بعد دوسرا طواف یعنی طواف الزیارة کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی تھی انہوں نے ایک ہی طواف یعنی طواف الزیارة کیا

باب جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احرام میں یہ نیت کی کہ جو نیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یہاں سے عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے

ہم سے علی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہ عطاء بن ابی رباح نے کہا جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور سراقہ بن مالک کا قول بیان کیا۔ اور محمد بن بکر نے ابن جریج سے یوں روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم نے کیا احرام باندھا انہوں نے کہا میں نے یہ پکارا کہ جو احرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپ نے فرمایا تو قربانی دے اور احرام میں رہ جیسے اب ہے

ہم سے حسن بن علی خللال ہمدانی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا ہم سے سلیم بن حیان نے کہا میں نے مردان الصفر سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ میں سے ہیں

۱۶۶- جس کو تو نے چھوڑ دیا تھا بظاہر اس روایت سے اور نیز امام بخاری کی اس روایت سے جس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے جا رہے ہیں میں صرف حج کر کے جا رہی ہوں حنفیہ کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حج معہ کو کیا تھا شافعی کہتے ہیں اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس عمرے کے بدل ہے جس کو تو نے اکیلا پہلے کرنا چاہا تھا تو یہ عمرہ جو تنعیم سے انہوں نے کیا نفل ہو گا مگر یہ تاویل حدیث کے دوسرے لفظوں پر نہیں مبنی ۱۶۷- اس لیے کہ طواف کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور عمرے کے افعال حج میں شریک ہو جاتے ہیں امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد اور عبد الوہاب علی قول ہے فقط حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ طواف کو دو طواف اور دو سعیاں کرنا چاہئیں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور ابن مسعودؓ اور امام حسن بن علیؓ سے ایسا ہی نقل کرتے ہیں مگر کوئی روایت صحیح نہیں ہے لیکن حنفیوں نے ان میں عمر کی حدیث سے دلیل لی جو دارقطنی نے نکالی کہ آنحضرت نے حج اور عمرے میں جمع کیا اور دو طواف کئے دو بار سعی کی بعضوں نے ابن مسعودؓ اور عمرؓ ان ہی حدیثوں سے گمان مبہم میں لایا کہ وہ حج اور عمرے کی وجہ سے دو حجت لینے کے لائق نہیں ہیں کافعی ارشاد اللہ منہ وسلم اس کو خود امام بخاری ہی باوجود اس حدیث میں اس کی دلیل کی ہے کہ حدیث

أَسَىٰ بِنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ يَمَا أَهْلَتْ قَالَ يَمَا أَهْلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا أَن مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَحْلَلْتُ ۖ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ قَبِيصِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فِجْتٌ وَهُوَ بِالْبَحَاءِ فَقَالَ يَمَا أَهْلَتْ فَقُلْتُ أَهْلَلْتُ كُلَّ هَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالْمَقَامِ وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَخَشَطَنِي وَأَغْسَلَتْ دَأْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ إِنْ تَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَا مَرْثَا بِالتَّكْمِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَابْتِئُوا الْحَجَّةَ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَإِنْ تَأْخُذْ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ حَتَّى تَحْرُمَ الْهَدْيُ ۖ

باب ۱۱۹ قول الله تعالى الْحَجُّ أَشْهُدٌ مَعْلُومَاتٍ

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِمْ الْحَجَّ فَلَا دَفْعَ وَلَا فَسْقَ وَلَا حِدَالَ فِي الْحَجِّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِهْلَةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجُّ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَشْهُدُ الْحَجَّ شَوَالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرُ صِنِّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے ان سے پوچھا تم نے احرام کا بیجا باندھا انہوں نے کہا اسی کا جو آپ نے باندھا آپ نے فرمایا میرے ساتھ تو قربانی ہے ورنہ میں احرام کھول ڈالتا

ہم سے محمد بن یوسف قریانی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن میں میری قوم کی طرف بھیجا میں لوٹ کر آیا اس وقت آپ بطن میں تھے (مکہ کے میدان میں) آپ نے پوچھا تو نے کیا احرام باندھا میں نے کہا وہی جو اللہ کے پیغمبر نے باندھا آپ نے پوچھا تیرے ساتھ قربانی کا جانور ہے میں نے کہا نہیں نبی آپ نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ اور مقامہ کا طواف کر کے میں احرام کھول ڈالوں میں نے ایسا ہی کیا پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت پاس آیا۔ اُس نے میرے بالوں میں کنگھی کی یا میرا سر دھویا جب حضرت عمرؓ کا وقت آیا وہ غلیفہ ہوئے تو انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر عمل کریں تو وہ یہ حکم دیتی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور حج اور عمرہ پورا کرو خدا کی رضا مندی کے لیے اور اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو آنحضرت نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی نہیں کاٹی

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا حج کے مہینے مقرر ہیں جو کوئی ان میں حج کی ٹھان لے تو شہوت کی باتیں نہ کرے نہ گناہ اور نہ جھگڑا جب حج کر رہا ہو اسے پیغمبر لوگ تجھ سے چاند کو پوچھتے ہیں کہ دس چاند سے لوگوں کے کاموں کے اور حج کے وقت معلوم ہوتے ہیں اور ابن عمرؓ نے کہا حج کے مہینے یہ ہیں شوال اور ذیقعد اور ذیحجہ کے

اس عورت کا نام نہیں معلوم ہوا جو عورت نفیس خبیث کی ایک عورت تھی اور شاید ابو موسیٰ کی محرم ہوگی «متن سطحی حدیث اور پندرہ جی ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ حضرت عمرؓ کی رائے صحیح نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو احرام نہیں کھولا اس کی وجہ خود بیان فرمادی کہ آپ کے ساتھ ہدی تھی اور حدیث کے خلاف کسی کی رائے قابل نہیں ہو سکتی خواہ حضرت عمرؓ ہوں یا اور کوئی حضرت مقلد بن کو غور کرنا چاہیے کہ جب حضرت عمرؓ بنو غلیفہ راشد تھے اور جن کی پیروی کرنے کا خاص حکم نبوی ہے اقتدا بالذمین ہی بعدی الی بکر و عمر حدیث کے خلاف قابل اقتدا نہ تھے تو اگر کسی امام یا مجتہد کی کیا بسا دے ۶۷

ذِي الْحِجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ السَّنَةِ أَنْ لَا يَحْرِمَ  
بِالْحِجْرِ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَكَرِهَ عُثْمَانُ أَنْ يُحْرِمَ مِنْ  
خُرَاسَانَ أَوْ كِرْمَانَ ۖ

۱۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَفَاكُمُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ  
سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
أَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيْلِي الْحَجِّ وَحَدَّثَنَا فَتَنَّا لَيْسَ فَ  
قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ  
مِنْكُمْ مَعَهُ هَدًى فَاحْبَبْ أَنْ يَجْعَلَهَا عَمْرَةً  
فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلْيَأْخُذْ  
بِعَادِ الشَّارِكِ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَتْ فَأَمَّا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِنْ  
أَصْحَابِهِ فَكَادُوا أَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ  
فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعَمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنِي فَقَالَ مَا يَكِينُكَ  
يَا هَتَنَاءُ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِأَصْحَابِكَ فَوُضِعَتْ  
الْعَمْرَةُ قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قُلْتُ لَا أَصْلِي قَالَ فَلَا  
يُضْرُكَ إِنَّمَا أَنْتَ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ  
اللَّهُ عَلَيْكَ مَا كَتَبَ عَلَيْهِمْ فَكُونِي فِي حِلِّكَ

دس دن اور ابن عباسؓ نے کہا سنت یہ ہے کہ حج کا احرام نہ باندھے  
مگر حج کے مہینوں میںؓ اور حضرت عثمانؓ نے کہا کوئی خراسان (یا ہندوستان  
یا کرمان سے احرام باندھ کر چلے تو یہ بیکروہ ہے

ہم سے محمد بن شہار نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بکر حنفیؓ نے کہا ہم سے  
افلح بن حمید نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں  
نے کہا ہم (مدینہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں میں اور حج  
کی راتوں میں اور حج کے موسم میں نکلے پھر سرت میں جا کر اترے آپ اپنے  
اصحاب پر برآمد ہو دے اور فرمانے لگے جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو تو  
میں چاہتا ہوں وہ حج کو عمرہ کر ڈالے اور جس کے ساتھ قربانی ہو وہ ایسا نہ  
کرے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر کسی نے اس ارشاد پر عمل کیا اور کسی نے عمل نہیں  
کیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور چند اصحاب جو روز قوت رکھتے تھے (احرام  
کے منوعات سے بچ سکتے تھے) اپنے ساتھ قربانی لائے تھے وہ عمرہ نہیں  
کر سکتے تھے (احرام نہیں کھول سکتے تھے) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ نے  
پوچھا روتی کیوں ہے بھئی بھائی عورت میں نے عرض کیا آپ نے جو اپنے اصحابؓ  
سے فرمایا وہ میں نے سنا لیکن میں تو عمرہ ہی نہیں کر سکتی آپ نے پوچھا کیوں  
میں نے کہا میں ناز نہیں پڑتی آپ نے فرمایا (اس کا غم نہ کر) آخر تو  
بھی آدم کی ایک بیٹی ہے اور اللہ نے جو ان کی قسمت میں لکھا ہے تیرے  
لیے بھی لکھا ہے تو حج کرتی رہو اللہ سے امید ہے کہ وہ عمرہ بھی تجھ کو  
نسیب کرے حضرت عائشہؓ نے کہا پھر ہم حج کرنے کے لیے نکلے جب

۱۷- اس کو ابن جریر طبری اور دلقطی نے مؤمل کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ حج کا احرام پہلے غزہ شمال سے باندھ سکتے ہیں لیکن اس کے پہلے دست نہیں امام ابوحنیفہ  
اور امام احمد کے نزدیک امام ابوحنیفہ ان میں داخل ہے اور شافعی نے کہا داخل نہیں ۱۸- منہ ۱۷- اس کو ابن جریر طبری اور دلقطی اور حاکم نے مؤمل کیا ۱۸- منہ ۱۷- بلکہ  
میقات یا میقات کے قریب سے احرام باندھنا سنت اور بہتر ہے گو میقات سے پہلے باندھ لینا درست ہے اس کو سعید بن منصور نے مؤمل کیا اور احمد بن حنبل نے تاربخ  
مرو میں نکالا کہ جب عبد اللہ بن عامر نے خراسان فتح کیا تو اس کے شکر میں انہوں نے منت مانی کہ میں یہیں سے احرام باندھ کر نکلوں گا حضرت عثمانؓ پاس آئے تو انہوں نے  
اُن کو ملات کی کہتے ہیں اسی سال حضرت عثمانؓ شہید ہوئے وہی اللہ عندہ وارضاء ۱۹- منہ ۱۷- صرف ایک مقام کا نام ہے کہ سے قریب دس میل پر اب اس کو فاطمہ وادی کہتے ہیں ۲۰- منہ ۱۷-  
پچھ آپ کا حکم کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالو ۲۱- منہ ۱۷- کتاب یہ ہے حیض سے پہلے حائضہ ہوں ۲۲- منہ ۱۷-

فَقَسَمَ اللَّهُ أَنْ يَذْرُؤَهُمَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِي حَاجَتِنَا  
 حَتَّى قَدِمْنَا مِثْقَى فَطَهَرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِثْقَى  
 فَأَقْصَمْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي  
 التَّفَرُّدِ الْخَرِجْتُ حَتَّى نَزَلَ الْمُحَصَّبُ وَنَزَلْنَا مَعَهُ  
 فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اخْذُ  
 بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتَهْلِ بِمَعْمَرٍ ثُمَّ اقْدَعَا  
 ثُمَّ اعْتَابَاهُمَا قَالَتِي أَنْظِرْ كَمَا حَتَّى تَأْتِيَا فِي  
 قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا اقْدَعْتُ وَقَدِمْتُ مِنَ الطَّلَافِ  
 ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَعْوٍ فَقَالَ هَلْ فَرَعْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ فَأَذِنَ  
 بِالزَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ فَأَذِنَ النَّاسُ فَتَمَتَّعُوا بِهَا  
 إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُعْصِدُ مِنْ ضَارٍ  
 يُعْصِدُ ضَمِيرًا وَيُقَالُ ضَارٌ يَبْصُودُ ضُورًا وَضَرَ  
 يُعْصِرُ ضَمْرًا.

بَابُ ۱۲ الثَّعْتِ وَالْقُدَانِ وَالْإِفْدَادِ  
 بِالْحَجِّ وَالْفَحْرِ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ  
 ۱۶۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
 عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ  
 عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں (عرفات سے) مئی کو آئی اس وقت پاک ہوئی پھر میں مئی سے نکلی اور مکہ  
 جا کر طواف الزیارت کیا بعد اُس کے آخری کوچ میں آپ کے ساتھ نکلی آپ  
 محصب میں آن کر اترے ہم بھی آپ کے ساتھ اترے اس وقت آپ نے  
 عبد الرحمن بن ابی بکر (بھائی) کو بلایا اور فرمایا اپنی بہن کو لے کر حرم کی حد سے  
 باہر جاؤ ہاں سے وہ عمرے کا احرام باندھے پھر دونوں عمرے سے فارغ ہو  
 کر یہاں آ جاؤ میں تمہارا انتظار کرتا رہوں گا حضرت عائشہؓ نے کہا ہم نکلے  
 (یعنی محصب سے) جب میں اور عبد الرحمن دو فوطاؤں سے فارغ ہوئے  
 تو سحر کے وقت آپ پاس آ گئے آپ نے فرمایا تم فارغ ہو چکے ہیں نے کہا  
 جی ہاں تب آپ نے اپنے اصحاب میں کوچ کی منادی کی لوگوں نے چلنا شروع  
 کیا آپ بھی چلے مدینہ کی طرف رخ کیا امام بخاری نے کہا حدیث میں جو لایفیکر  
 ہے وہ ضاربینہ ضیر اسے نکلا ہے اور بعضوں نے اس کو (اجوت وادی)  
 یعنی منار یمنہ زور کہا ہے اور جس روایت میں لایفیکر ہے وہ ضاربینہ زور  
 سے نکلا ہے۔

### باب تمنع اور قرآن اور حج مفرد کا بیان

اور حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا جس کے ساتھ قربانی نہ ہو

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں  
 نے منور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں  
 نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷ آخری کوچ مئی سے تیرہویں کوچ کو ہوتا ہے یعنی لوگ بارہویں ہی کو چلے جاتے ہیں یہ پہلا کوچ کہلاتا ہے ۱۷ منہ ۱۷ یعنی معاف سے اور معنی دونوں کے ایک ہیں  
 یعنی نیچے کچھ نقصان نہیں ۱۸ منہ ۱۷ حج میں قسمیں ہیں ایک تمنع وہ یہ ہے کہ بیقات سے عمرے کا احرام باندھے اور مکہ میں جا کر طواف اور سعی کر کے احرام کھل ڈالے پھر اٹھویں  
 تاریخ حرم ہی میں سے حج کا احرام باندھے دوسرے قرآن وہ یہ ہے کہ بیقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے یا پہلے صرف عمرے کا احرام باندھے پھر حج کو بھی  
 اس میں شریک کرے اس صورت میں عمرے کے افعال حج میں شریک ہو جاتے ہیں اور عمرے کے افعال طہیرہ نہیں کرنا پڑتے تیسرے حج مفرد یعنی بیقات سے جسے حج کا احرام  
 باندھے ۱۸ منہ ۱۷ یہ ہمارے امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک جائز ہے اور امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور حنبل اور حنبل نے کہا ہے کہ یہ بیافاض تھا ان میں سے  
 جن کو آنحضرتؐ نے اس کی اجازت دی تھی اور دلیل لیتے ہیں بلال بن عمارؓ کی حدیث سے جس میں یہ ہے کہ یہ تمہارے لیے خاص ہے اور یہ روایت ضعیف ہے اعتماد کے لائق نہیں  
 امام ابن تیمیہ اور شولکانی اور محققین اہل حدیث نے کہا ہے کہ فسخ حج کو چوبیس صحابہ نے روایت کیا ہے بلال بن عمارؓ کی ایک ضعیف روایت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۱۸ منہ

وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ أَلْحَمُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَلَوْنَا  
بِالْبَيْتِ فَأَمَّا الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن لَّمْ  
يَكُن سَاقًا لِّهَدَى أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَن لَّمْ يَكُن سَاقًا  
لِّهَدَى وَيَسْأَلُ لَمْ يَسْفَنَ فَأَحْلَلْنَ فَتَأَلَّتْ  
عَائِشَةُ فَعِضْتُ فَلَمَّا أَلْفُ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ  
لَيْلَةُ الْحَمْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ  
بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَارِجَةٍ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا  
طُفْتُ لِيَاكِ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَادْهَبِي  
مَعَ أَجِيكَ إِلَى التَّعَبِ فَأَجِي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ  
كَذَا وَكَذَا وَقُلْتُ صَفِيَّةُ مَا أَرَانِي إِلَّا هَا بَسْتَكُمْ  
فَقَالَ عَفْرَى حَلَقِي أَوْ مَا طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْتُ  
قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ أَفْرَى قُلْتُ عَائِشَةُ فَلَقِينِي النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصِيبٌ مِّنْ مَّكَّةَ وَأَنَا مُنْهِيَّةٌ  
عَلَيْهَا وَأَنَا مُصِيبَةٌ وَهُوَ مُنْهِيٌّ عَنْهَا

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ تَوْفَلٍ عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيمَا مِنْ أَهْلِ يَمَعٍ وَوَصَّيْنَا  
مَنْ أَهْلَ يَمَعٍ وَعُمَرَةُ وَمَنْ أَهْلَ يَأْجُجٍ وَأَهْلَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْجُجٍ فَمَّا مِنْ أَهْلِ

کے ساتھ نکلے اور ہماری نیت حج ہی کی تھی جب مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا  
طواف کیا (یعنی اور لوگوں نے) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو  
جو قربانی ساتھ نہیں لائے تھے یہ حکم دیا کہ احرام کھول ڈالیں انہوں نے  
کھول ڈالا آپ کی بی بیوں نے بھی احرام کھول ڈالا وہ بھی قربانی نہیں لائیں  
میں مجھ کو بھی آگیا تھا اس لیے میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا (حج  
کرتی چلی گئی) جب محصب کی رات آئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ تو عمرہ آور  
حج دونوں کر کے نہیں گئے اور میں صرف حج کر کے اپنے فرمایا جب تو مکہ میں آئی تھی تو طواف نہیں  
کی تھا میں نے کہا نہیں اپنے فرمایا اچھا تو اپنے بھائی کے ساتھ تھیں تک جہاد میں سے مرگے احرام  
باندھ لے پھر اسے فاسا ہو کر فلاں جگہ پر چسے لے آگے اہل یمنین مغمیہ کئے لگیں ہیں  
شائد تم کو روک رکھوں گی آپ نے فرمایا مردار سر نہڑی کیا تو نے دوسری تاریخ  
طواف نہیں کیا تھا وہ کہنے لگیں طواف تو کر چکی ہوں آپ نے فرمایا پھر کیا ہے  
چل کوچ کر حضرت عائشہ نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اس وقت ملے  
جب آپ مکہ سے اوپر چڑھ رہے تھے اور میں مکہ پر اتر رہی تھی یا میں چڑھ  
رہی تھی آپ اتر رہے تھے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیس نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک  
نے خبر دی انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن نوفل سے  
انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا  
جس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج واد کیا ہم بھی آپ کے ساتھ گئے تھے  
اور ہم لوگوں میں کسی نے عمرے کا احرام باندھا تھا کسی نے حج اور عمرہ دونوں کا  
کسی نے صرف حج کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام (پہلے)  
باندھا تھا (پھر عمرہ بھی شریک کر لیا) پھر جن لوگوں نے حج کا (احرام باندھا تھا

لے آپ نے ان کو جو قربانی نہیں لائے تھے عمرہ کر کے طواف کھول ڈالنے کا حکم دیا تو اس سے متح اور حج کو فتح کر کے عمرہ کر ڈالنے کا جو از معلوم ہوا اور حضرت عائشہ کو حج  
کی نیت کر لینے کا حکم دیا اس سے قرآن کا جو از نکلا گویا روایت میں اس کی صراحت نہیں ہے مگر جب انہوں نے حیف کی وجہ سے عمرہ ادا نہیں کیا تھا اندھ چمکے لگیں تو یہ بھی  
نکلا آیا اور یہ کہ روایتوں میں اس کی صراحت ہو چکی ہے ۱۲۹ منہ یہ راوی کی شک ہے ۱۲۹ منہ اس روایت سے حج کی تین قسموں کا جو از معلوم ہوا عرب کے لوگ  
جاہلیت کے زمانہ میں حج کے طواف میں عمرہ کرنا برا جانتے تھے آپ نے اس کو ناجائز کر دیا ۱۲۹ منہ

يَا أَيُّهَا جَمْعُ الْحُجَّ وَالْعُمْرَةِ لَمْ يَجِدُوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْيِ  
 ۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
 قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكِيمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ  
 عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكِيمِ قَالَ شَرِّهُتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا  
 وَعُمَّانَ ابْنَيْ أَبِي عَنِ الْمُتَعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا  
 نَأَى عَنِ أَهْلِ بَيْتِكَ بِعَمْرَةٍ وَجَعَلْتُ قَالَ مَا  
 كُنْتُ لِأَحَدٍ مَسَّةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ  
 ۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
 وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَأْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ  
 عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يُدْرُونَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُدِ الْحُجَّ أَجْزَأُ  
 الْغُجُوفِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ حَقًّا وَيَقُولُونَ  
 إِذَا بَرَأَ الدَّيْرُ عَقَابًا لَنَا وَسَلَّمَ حَقًّا لَكَ الْعُمْرَةُ  
 لَيْسَ أَعْتَمَرُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَبَا  
 صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ قَهْلِيْنِ بِالْحُجَّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوا  
 عُمْرَةً قَتَعًا ظَهْرَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا بَا

یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام دسویں تاریخ تک نہ کھل سکتا  
 ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ  
 نے انہوں نے حکم سے انہوں نے علی بن حسین (امام زین العابدین) سے انہوں  
 نے مروان بن حکم سے انہوں نے کہا میں اس وقت موجود تھا جب حضرت  
 عثمانؓ اپنی خلافت میں تمتع اور قرآن سے منع کرنے تھے حضرت علیؓ نے  
 یہ دیکھ کر یوں احرام باندھا لیکن بختہ و عمرہ (یعنی قرآن کیا) اور کہنے لگے  
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسی کے قول یا فعل سے نہیں چھوڑ سکتا  
 ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے کہا  
 ہم سے عبد اللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عباسؓ  
 سے انہوں نے کہا عرب لوگ (جاہلیت کے زمانہ میں) حج کے مہینوں میں  
 عمرہ کرنا برا گناہ جانتے تھے اور محرم کو سفر کر لیتے اور کہتے جب اڈنٹ  
 کی پیٹھ چٹکی ہو جائے اور اس پر خوب بال اُگ جائیں اور سفر گزر جائے تو عمرہ  
 کرنے والے کو عمرہ درست ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ  
 جو بھی تاریخ ذیحجہ کی صبح کو مکہ میں تشریف لائے لوگ حج کا احرام باندھے  
 ہوئے تھے آپ نے یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالو یہ امر ان پر گراں گذار انہوں نے

لہ مراد وہ لوگ ہیں جو قربانی ساتھ لائے تھے لیکن جو قربانی نہیں لائے تھے ان کو تو آپ نے حج کو فسخ کر کے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا اہل حدیث کا یہ مذہب ہے  
 کہ حج کی قبولیت میں تمتع سب سے افضل ہے اور بعضوں نے قرآن کو افضل کہا ہے اور رد کرتا ہے اس قول کو آپ کی یہ فرمائش اگر مجھے پہلے سے وہ معلوم ہوتا تو بعد کو معلوم ہوتا تو میں  
 قربانی ساتھ نہ لاتا اور تمتع کرتا ۱۲ منہ ۱۳ منہ حضرت عثمانؓ شاید حضرت عمرؓ کی تقلید سے تمتع کو ترجیح دیتے تھے ان کو بھی یہی خیال ہوا کہ آنحضرتؐ نے حج کو فسخ کر کے احرام باندھا  
 وہ خاص تھا صحابہؓ نے کہا مکہ وہ نہ رہی مجھ اور چونکہ حضرت عثمانؓ کا یہ خیال حدیث کے خلاف تھا اس لیے حضرت علیؓ نے اس پر عمل نہیں کیا اور یہ فرمایا کہ میں آنحضرتؐ  
 کی حدیث کو کسی کے قول سے چھوڑ نہیں سکتا مسلمان بھائیوں اور اہل حق سے اس قول کو غور سے دیکھو حضرت عثمانؓ علیہ وقت اور علیہ بی کیسے راشد اور ہونیں لیکن حدیث کے  
 خلاف ان کا قول بھی ٹھیک دیا گیا اور خود ان کے سامنے ان کا خلاف کیا گیا پھر تم کو کیا ہو گیا ہے جو تم ابو حنیفہ یا شافعی کے قول کو لیے رہتے ہو اور بھیج حدیث کے خلاف ان  
 کے قول پر عمل کرتے ہو یہ مزید گمراہی ہے خدا کے لیے اس سے باز آؤ اور ہمارا کہنا مانو ہم نے جو حق بات کہی وہ تم کو بتا دی آئینہ تم کو اختیار ہے تم قیامت کے دن جواب  
 آنحضرتؐ کے سامنے کھڑے ہو گے اپنا مذہب بیان کر لینا والسلام ۱۲ منہ ۱۳ منہ عرب میں یہ چار مہینے حرام کہلاتے رجب ذیقعد ذیحجہ محرم ان مہینوں میں بڑا بھڑکاٹ پڑتا  
 کرنا حرام جانتے یعنی عرب لوگ تین مہینے پہلے درپے حرام آنے سے پہلے ذیقعد ذیحجہ محرم سے گھرا جاتے اور لوٹ پوٹ کی طمع سے محرم کو حلال کر کے سفر  
 بنا دیتے اور سفر کو محرم کے حرام سمجھتے ۱۲ منہ ۱۳ منہ بعضوں نے دعائے اثر کا لوں ترغیب کیا ہے اور حامیوں کے چلنے کا نشان نہیں سٹ جائے بعضوں نے یوں کیا  
 ہے اور غم خانان مٹ جانے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ہر آدمی کے دل میں قدیمی رسم و رواج بڑا اثر رہتا ہے جاہلیت کے زمانہ سے ان کا یہ اعتقاد چلا آتا تھا کہ حج کے دنوں  
 میں عمرہ کرنا برا گناہ ہے اسی وجہ سے آپ کا یہ حکم ان پر گراں گذرا ۱۲ منہ



رَسُولَ اللَّهِ أَتَى الْحِلَّ قَالَ حِلٌّ مَجْلِبٌ ۝

۱۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّثَيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ قَبِيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِالْحِلِّ ۝

۱۷۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ وَحِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بَعْدَ ذَلِكَ فَخَلَّيْتُ عَنْكَ فَقَالَ إِنِّي لَبَيْدٌ يَتَدَارَسُ وَقَدِمْتُ هَدِيٍّ فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَتَحَوَّرَ ۝

۱۷۴- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ فَصَّرَبْنِ عُمَرَ أَنَّ الشَّجْبِيَّ

عرض کیا یا رسول اللہ عمرہ کر کے ہم کو کیا چیز حلال ہوگی آپ نے فرمایا سب چیزیں ہم سے محمد بن شثنیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے غنڈ محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے وہ (میں سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (حج واداع میں) آئے آپ نے عمرہ کر کے اُن کو احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے ام المومنین حفصہ سے جو بنی بنی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا ہے انہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے اپنے بال حمالیہ تھے اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالا تھا تو جب تک میں قربانی نحر نہ کروں احرام نہیں کھول سکتا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے ابو جمرہ بن عمارؓ نے انہوں نے کہا میں نے تمتع کیا تو کئی لوگوں نے اس سے منع کیا انہوں نے

۱۷۵- یعنی جتنی چیزیں احرام میں منع تھیں وہ سب درست ہو جائیں گی انہوں نے یہ بیان کیا کہ شاید عورتوں سے جماع درست نہ ہو جیسے وہی اور حلق اور قربانی کے بعد سب چیزیں درست ہو جاتی ہیں لیکن جملہ درست نہیں ہوتا جب تک طواف الزیارتہ نہ کرے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں عورتیں بھی درست ہو جائیں گی دوسری روایت میں ہے کہ بعض صحابہ کو اس میں تاہل ہوا اور ان میں سے بعضوں نے بھی کہا کہ کیا ہم حج کو اس حال میں جائیں کہ ہمارے ذکر سے میٹنگ رہی ہو آنحضرتؐ کو ان کا یہ حال دیکھ کر سخت ملال ہوا کہیں حکم دیتا ہوں اور یہ اس کی تسلیل میں تامل کرتے ہیں اور چہ میں گونیاں نکالتے ہیں لیکن جو صحابہ قوی الایمان تھے انہوں نے فوراً آنحضرتؐ کے ارشاد پر عمل کیا اور عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا پیغمبر صاحب جو حکم دیں وہی اللہ کا حکم ہے اور یہ ساری محنت اور مشقت اٹھاتے سے غرض کیا ہے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنا تو کیا چیز ہے اگر میں حج میں آپ جماع کرنے کا حکم صادر فرماتے تو ہم کسی وقت بجالا تے ہم اللہ کی مرضی کیا جانیں جو حکم آپ میں اللہ کی مرضی سے گو سدا ازانہ اس کے خلاف کہتا رہے ان کا قول اور خیال اپنی کوسبارک رہے ہم کو مرتے ہی اپنے پیغمبر کے ساتھ رہنا ہے اگر بالفرض دوسرے مجتہد اور ایامہ یا پیغمبر مرد و رویش ولی قطب یا اختر پیغمبر صاحب کی پیروی کرنے میں ہم سے غصا ہو جائیں تو ہم کو ان کی غلطی کی ذرہ پرواہ نہیں ہے ہم کو قیامت میں ہمارے پیغمبر صاحب کا سایہ عظمت پس کرتا ہے سارے ولی اور مرد و رویش اور قطب اور مجتہد اور امام اسی بارگاہ کے ایک ادنیٰ کفایت بردار ہونے پر رشک اور کبر و غرور کا سامنا کرنا ہوتا ہے طبعی و علی اگر وہ صحابہ وسلم در وقت شفاعت یوم القیامت حاضر تھے زمرۃ انبا شوقتنا علی معانیتہ و اعلیٰ سنتہ ۱۷۵ حافظہ نکما لہے ان لوگوں کے نام نہیں معلوم ہوئے یہ عبد اللہ بن زبیر کا نانا تھا وہ بھی تمتع سے منع کرتے تھے ۱۷۵

قَالَ تَمَنَعْتُ فَمَهَانِي نَاسٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَن رَجُلًا يَقُولُ لِي حَبْرٌ  
مَبْرُورٌ وَعُمَرَةُ مُتَقَبِّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَمُّ قَالَ  
لِي أَذْهَبُ عِنْدِي وَأَجْعَلُ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِي قَالَ  
شَجَبَةٌ فَقُلْتُ لِمَ فَقَالَ لِلرَّوْيَةِ الرَّحْمَةُ دَأْبَتْ

۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْمَاءٍ  
قَالَ قَدِمْتُ مَتَّبِعًا مَكَّةَ بِعَمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ  
التَّوْبَةِ بِشَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ لِي أَنَا سٌ مِّنْ أَهْلِ  
مَكَّةَ تَصْبِرُ أَلَا نَحْتَنِّكَ مَكَّةَ فَدَخَلْتُ  
عَلَى عَطَاءٍ أَسْتَفِيدُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ أَنَّهُ سَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَأَى  
الْبَدَنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهْلُوا بِالنَّجْمِ مَقْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ  
أَحِلُّوا مِنِّي إِحْرَامَكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ وَفَصْرًا شَرًّا فَيَمُوتُوا أَحِلًّا لَّحَتَّى إِذَا كَانَ  
يَوْمَ التَّوْبَةِ فَأَهْلُوا بِالنَّجْمِ وَاجْعَلُوا النَّبِيَّ قَدِيمًا مِّمَّنْ هُمَا  
مُتَعَةٌ فَقَالُوا كَيْفَ يَجْعَلُهَا مُتَعَةً وَقَدْ سَمِعْنَا النَّجْمَ  
فَقَالَ أَفْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا أَنِّي سَقَيْتُ الْهَدْيَ

ابن عباسؓ سے پوچھا انہوں نے کہا تمتع کر پھر میں نے خواب میں نے دیکھا  
جیسے ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے تیرا حج میرا اور تیرا عمرہ مقبول ہوا  
میں نے یہ خواب ابن عباسؓ سے بیان کیا انہوں نے کہا اس میں شک کیا ہے  
تمتع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے پھر انہوں نے کہا تو میرے پاس رہ جا  
اور میں اپنے مال میں تیرا ایک حصہ لگا دوں گا شعبہ نے کہا میں نے ابو جہرہ سے پوچھا  
اُس کی وجہ کیا تھی انہوں نے کہا وہی خواب جو میں نے دیکھا تھا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے ابو شہاب نے کہا میں تمتع کی  
حالت سے عمرے کا احرام باندھ کر مکہ میں آیا اٹھویں ذی الحجہ سے نین دن پہلے  
میں پہنچا تو مکہ کے چند لوگ مجھ سے کہنے لگے جب تیرا حج کی ہو جائیگا (یعنی اس کا  
ثواب کم ملے گا) میں کہیں کہیں عطابن ابی رباحؓ پاس گیا ان سے سنا پوچھا انہوں نے  
کہا مجھ سے جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
اس دن حج کیا جس دن قربانی کے جانور آپ کے ساتھ ہانکے ان لوگوں نے  
مفرد حج کا احرام باندھا تھا تو آپ نے فرمایا تم طواف اور صفا مروہ کی سعی  
کر کے اپنا احرام کھول ڈالو اور بال کنز اور پھر اُسی طرح بے احرام ٹھہرے رہو  
جب اٹھویں تاریخ پہنچو تو (مکہ ہی سے) حج کا احرام باندھو اور اس طرح اپنے  
حج مفرد کو جس کی تم نے پہلے نیت کی تھی تمتع کر دو انہوں نے کہا ہم اس کو تمتع  
کیسے کر دیں ہم نے تو احرام باندھتے وقت حج کا نام لیا تھا آپ نے فرمایا میں  
جیسے کہتا ہوں ویسا کرو اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا لیکن میں

۱- اور سنت کے موافق جو کوئی کام کر کہ ضرور اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت بھی فلاح سنت بڑی عبادت سے زیادہ ثواب دے سکتی ہے ملکہ  
چہ سے منقول ہے کہ ادنیٰ سنت کی پیروی جیسے فجر کی سنت کے بعد لیٹ جانا اور جب میں بڑے بڑے بدمات حسد سے شلانیاتے سدا رس وغیرہ سے زیادہ ہے اور  
یہ ساری نعمت آنحضرت کی ظلمی اور بخشش برہادی کی وجہ سے ملتی ہے پروردگار کو کسی کی عبادت کی احتیاج نہیں بڑے سے بڑا دنیا کا بادشاہ اور اس کی دولت خداوند  
کریم کے نزدیک ایک پرلہ سے بھی زیادہ قیمتی ہے اس کو یہ سچ ہے کہ اس کے حسب کی چال اھمال اختیار کی جائے جس کو بیا چاہے وہی ساگن کیا یہ نیک تم نے نہیں سنی  
۲- ابن عباسؓ کو ابو جہرہ کا یہ خواب بہت بھلا معلوم ہوا کیونکہ انہوں نے جو تھوڑی سی عبادت کی صحت اُس نے نکلے ہر چند خواب کوئی شرعی جہت نہیں ہے مگر نیک  
لوگوں کے خواب جب شرعی امور کی تائید میں ہوں تو ان کے صحیح ہونے کا ظن غالب ہوتا ہے ۳- منہ سے ملے کی ج سے یہ مراد ہے کہ مکہ دے ہو کہ سے حج کیا کرتے ہیں  
ان کو چونکہ تکلیف اور محنت کم ہوتی ہے لہذا ثواب بھی زیادہ نہیں ملتا ان لوگوں کی یہ عرض تھی کہ جب تم نے تمتع کیا اور حج کا احرام مکہ سے باندھا تو ثواب حج  
کا ثواب اتنا نہ ملے گا جتنا حج مفرد میں ملتا جس کا احرام باہر سے باندھا ہوتا نہ ملتا

کیا کروں جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ لے کوئی چیز جو احرام میں  
حرام ہے مجھ پر حلال نہیں ہو سکتی پھر ان لوگوں نے ایسا ہی کیا امام بخاری  
نے کہا البتہ ہر آدمی سے ایک یہی مرفوع حدیث مروی ہے

ہم سے فقیہ بن سعید نے بیان کیا ہم سے حجاج بن محمد اعرار نے اُنہوں  
نے شعبہ سے اُنہوں نے عمرو بن مرہ سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے  
اُنہوں نے کیا حضرت علیؑ اور حضرت عثمانؓ نے عصفان میں جمعہ کے بارے  
میں اختلاف کیا حضرت علیؑ نے کہا تمہارا مطلب کیا ہے تم اُس کام سے منع  
کرتے ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حضرت عثمانؓ نے (لا جواب  
ہو کر) کہا یہ بچت جانے دو جب حضرت علیؑ نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا ایک  
سابقہ احرام باندھا

باب اگر کوئی بے نیک میں حج کا نام لے

ہم سے مسدود نے بیان کیا کہ اہم سے حماد بن زید نے انہوں نے  
 ابوب سختیانی سے انہوں نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے جابر  
 بن عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 تھے اور حج کی لیبیک کہہ رہے تھے (جب مکہ میں پہنچے) تو آپ نے حکم دیا ہم  
 نے حج کو عمرہ کر دیا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمتع جاری ہوتا

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام بن یحییٰ نے

فَعَمِلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتَكُمْ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَوَامٌ  
حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ حِمْلَهُ فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
أَبُو ثَهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ إِلَّا هَذَا ۖ

٤١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْمَدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلَى دُرِّ  
عُثْمَانَ وَهَبُ بَعْضُفَانِ فِي الشُّعَةِ فَقَالَ عَلَى مَا تَرِيدُ  
إِلَى أَنْ تَتَنَّى عَنْ أَمْرِ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنِي عَنْكَ قَالَ فَلَمَّا سَأَى  
ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِمَا جَمِيعًا

بَابُ مَنْ كَتَبَ بِالْحِجْرِ وَسَمَاهُ \*

١٠٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا  
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَيْلِيكَ بِالْحَجْرِ فَأَمَّا نَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلْنَا مَا عَمَّرَ ۝

بَابُ التَّبَتُّعِ عَلَى عَمَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٤٨- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا

**۱۷** جابر نے یہ حدیث بیان کی کہ وہ دلوں کا رویہ اور ایشمال کا شنبہ دو دریا کے نتیجے میں ثواب کم ملنے کا نتیجہ تو سب قوموں میں افضل ہے اور اس میں افراد و اقرا و قرآن دونوں سے زیادہ ثواب ہے۔ **۱۸** منہ صفحان ایک مقام ہے کہ سے پہلے پر ہمارے زمانہ میں حایہوں کی جو مدینہ کو روانہ ہوتے ہیں دوسری منزل ہوتی ہے پہلے منزل فاطمہ داوی دوسری محفلان صفحان میں تیروڑ ایسے مکدہ پیدا ہوتے ہیں کہ ویسے مکدہ تیروڑ کسی نے بہت کم کھائے ہوں گے ایسا خشک بریت کا ملک اور ایسے شاداب تر لوڑ خدا کی قدرت صاف معلوم ہوتی ہے۔ **۱۹** منہ آنحضرت نے گو خود واقع جنیں کیا تھا مگر دوسرے لوگوں کو اس کا حکم دیا تو گو یا خود کیا یہاں یہ اعراض ہوتا ہے کہ بخت تو نتیجے میں حق پھر حضرت علی نے قرآن کیا اس کا مطلب جواب یہ ہے کہ قرآن اور نتیجہ دونوں کا ایک حکم ہے حضرت عثمان دونوں کو اجازت سمجھتے تھے عجیب بات ہے قرآن شریف میں صاف یہ موجود ہے فمن نتبع بالعمرة الی الحج اور احادیث صحیحہ متعدد صحابہ کے موجود ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت نے نتیجہ کا حکم دیا پھر ان صاحبوں کا اس سے منع کرنا سمجھ میں نہیں آتا بعضوں نے کہا حضرت عمرؓ اور عثمانؓ اس نتیجے سے منع کرتے تھے کہ حج کی نیت کے کہ حج کا معنی کرنا اس کا عمرہ بنانا مگر بھی ہر امتزاع احادیث سے ثابت ہے بعضوں نے کہا ممانعت بطور تنبیہ کے تھی لیکن نتیجہ کو فضیلت کے خلاف جانے تھے بھی ممکن نہیں ہے کہ بلکہ حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ نتیجہ سے ہم فضل حاصل کا مشکل ہے البتہ وہی کہ حضرت عثمانؓ کو ذکر منزل سے قبل کہ بائیں ہاتھ سے ایک بانٹی لٹائی ہوئی

هَذَا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَطْرِفٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَمَنَعْنَا عَلَى عُمَرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْفُكْرَانُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَا شَاءَ  
بِأَسْبَابِ ۱۲۳ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لِيَنْ لَمْ  
يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ  
فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ ۝

۱۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ  
ابْنُ عِمْرَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ  
تَمَنُّعِ الْحَجِّ فَقَالَ أَهْلُ الْمَهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَأَزْوَاجُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوُطَاءِ وَأَهْلُنَا فَلَمَّا  
قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اجْعَلُوا أَهْلَكُمْ بِالْحَجِّ عُمَرَةَ إِلَّا مَنْ قَدِمَ الْهَدْيَ طِفْلاً  
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْدِ وَابْنًا نِسَاءً وَلَيْسَ  
الْيَتِيمُ وَقَالَ مَنْ قَدِمَ الْهَدْيَ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ حَتَّى  
يَبْلُغَ الْهَدْيَ قِيلَ ثُمَّ أَمَرْنَا عَشِيَّةَ التَّوْبَةِ أَنْ تُهْمَلَ  
بِالْحَجِّ فَإِذَا فَرَغْنَا مِنَ النَّاسِكِ جِئْنَا طِفْلاً بِالْبَيْتِ  
وَبِالصَّفَا وَالْمَوْدِ فَقَدْ تَمَّ حُجَّتُنَا وَعَلَيْنَا الْهَدْيُ كَمَا قَالَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا اسْتَبَسَّرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ  
فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتَ إِلَى  
أَمْصَارِكُمْ الشَّأْنُ يُجْزَى فِيمَا أَرَادَ السَّكِينُ فِي عَامِهِ  
بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمَرَةِ فَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ وَسَنَّهُ  
نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَاحَهُ لِلثَّالِثِ غَيْرِ أَهْلٍ

انہوں نے قتادہ سے کہا مجھ سے سطرف نے بیان کیا انہوں نے عمران بن حصین  
سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمنع کیا اور خود  
قرآن میں تمنع کا حکم اتر لیا لیکن ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہہ دیا  
باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں یہ فرمانا تمنع یا قربانی کا حکم ان لوگوں  
کے لیے ہے جن کے گھرواے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں اور ابوالکامل فضیل بن  
حسین بصری نے کہا

ہم سے مشر یوسف بن زید نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن غیاث  
نے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اُن سے پوچھا گیا حج میں تمنع  
کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا مہاجرین اور انصار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں  
سبہوں نے حجۃ الوداع میں احرام باندھا ہم نے بھی احرام باندھا جب ہم مکہ میں  
پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حج کے احرام کو عمرے کا احرام کر دو مگر جس  
کے ساتھ قربانی ہو وہ نہ کرے یہ سن کر ہم نے بیت اللہ اور صفا و مود کا طواف  
کیا (احرام کھول ڈالا) عورتوں سے صحبت کی سیئہ ہوئے کپڑے پہنے آپ نے یہ  
فرمایا کہ جس نے قربانی کے گلے میں ہار ڈالا وہ جب تک قربانی ذبح نہ ہوے احرام  
نہیں کھول سکتے پھر آٹھویں فریجہ شام کو آپ نے یہ حکم دیا کہ ہم حج کا احرام باندھیں  
جب ہم حج کے کاموں سے فارغ ہوئے تو مکہ میں آئے اور بیت اللہ اور  
صفا و مود کا طواف کیا ہمارا حج پورا ہو گیا اب ہم پر قربانی لازم ہوئی جیسے  
اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو قربانی میسر ہو وہ کرے جس کو قربانی کا  
مقدور نہ ہو وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب اپنے  
شہر کو لوٹے قربانی میں ایک بکری بھی کافی ہے تو لوگوں نے دونوں عبادتیں لینے  
حج اور عمرہ ایک ہی سال میں ادا کیں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اپنی کتاب میں اُتانا اور  
اُس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو جاری کیا اور مکہ والوں کے سوا

بقیہ صفحہ سابقہ حج کی بکار سے اور حج کا احرام باندھنے میں بھی مکہ میں پہنچ کر حج کو فرج کر سکتا ہے اور عمرہ کے احرام کھول سکتا ہے منوطاً اسی مفہوم پر اس سے مراد حضرت  
عمرؓ ہیں یا حضرت عثمانؓ جنہوں نے کہا حضرت عثمانؓ نے اُن کی تقلید کی تھی منوطاً تطہیر کے اُس کو اسٹیل نہ اپنی معجز میں ولا کیا منوطاً یہ عبد الرحمن بن عباسؓ کی  
تفسیر ہے کہ جب حاجی لوٹ کر اپنے ملک میں آئے اس وقت سات روزے رکھے اگر کوئی حج کے بعد مکہ ہی میں رہ جائے تو وہیں یہ روزے رکھے منوطاً

مَكَّةَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلَهُ حَاضِرِي  
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَأَنْتُمْ مَدَامُ الْحَجَّ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي  
كِتَابِهِ شَوَّالٍ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ فَمَنْ تَمَتَّعَ  
فِي هَذِهِ الْأَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ أَوْ صَوْمٌ وَالزَّكَاةُ الْجَمَاعُ  
وَالْفُسُوقُ الْمَاعِي وَالْجِدَالُ الْمَوَاءُ ۝

باب ۱۲۰ الْإِغْتِسَالُ عِنْدَ دُخُولِ مَكَّةَ ۝

۱۸۰- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا ابْنُ  
عَلِيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ  
إِذَا دَخَلَ أَدْنَى الْحَوْمِ امْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَمِيتُ  
بِذِي طُوًى ثُمَّ يَصِلُ بِهِ الصُّمَيْعِ وَيَغْتَسِلُ وَيَجِدُ  
أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ  
بَاب ۱۲۱ دُخُولُ مَكَّةَ نَهَادًا أَوَّلًا ۝

۱۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ  
دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْعُلُهُ

بَاب ۱۲۲ مِنْ آيِنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ ۝

اور لوگوں کے لیے یہ جائز رکھا اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے یہ حکم ان لوگوں کے  
لیے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں اور حج کے مہینے  
جن کا ذکر قرآن میں ہے (الحج اشہر معلومات) یہیں سوال اور ذیقعدہ اور ذیحجہ جو کوئی  
ان مہینوں میں تمتع کرے وہ یا قربانی دے یا اگر مقدور نہ ہو تو روزے رکھے اور  
رفت کا معنی جماع (یا فحش باتیں) اور فحش گناہ اور جدال لوگوں سے جھگڑنا

باب مکہ میں جب پہنچنے لگے تو غسل کرنا۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے اسعیل بن علی نے  
کہا ہم کو ایوب سختیانی نے ضروری انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبد اللہ  
بن عمر جب حرم کی سرحد کے قریب پہنچے تو لبیک کہنا موقوف کر دیتے پھر  
رات کو ذی طوی میں رہ جاتے پھر لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے اور  
غسل کرتے اور یہ بیان کرنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے

باب مکہ میں دن اور رات کو جانا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں  
نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ  
بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ذی طوی میں رہ گئے صبح تک وہیں  
رہے پھر مکہ میں داخل ہوئے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ایسا ہی کیا کرتے تھے

باب مکہ میں کدھر سے داخل ہو

۱- اختلاف ہے کہ حاضری مسجد الحرام کون کون ہیں امام مالک کے نزدیک اہل مکہ اور وہیں بعضوں کے نزدیک اہل حرم ہمارے امام احمد بن حنبل اور شافعی کا یہ قول ہے کہ وہ لوگ  
مراد ہیں جو مکہ سے مسافت فخر کے اندر رہتے ہوں حنفیہ کے نزدیک مکہ والوں کو تمتع درست نہیں اور شافعی وغیرہ کا قول یہ ہے کہ مکہ والے تمتع کر سکتے ہیں لیکن ان پر قربانی یا روزے  
واجب نہیں ہیں اور مالک کا اشارہ اسی طرف ہے یعنی یہ قربانی اور روزوں کا حکم حنفیہ کہتے ہیں ذلک کا اشارہ تمتع کی طرف یعنی تمتع کسی جگہ ہے جو مسجد حرام کے پاس نہ رہتا ہو یعنی  
آفتاب ہو ۱۱ منہ ۱۲ یعنی غسل ہر ایک کے لیے واجب ہے جو احببہ بانفاس دانی عورت ہو اگر کوئی تنیم سے عمرے کا احرام باندھ کر آئے اور احرام باندھتے وقت خلعت پہن کر آئے تو مکہ میں  
گھومتے وقت پھر غسل کرنا مستحب نہیں کیونکہ تنیم مکہ سے بہت قریب ہے البتہ اگر دور سے احرام باندھ کر آیا ہو جیسے جعفرنا یا حدیبیہ سے تو پھر غسل کر لینا ہے مستحب ہے  
۱۲ منہ ۱۳ جو ایک کنواں ہے یا مقام بالکل مکہ کے قریب مکہ سے ایک میل پر ۱۴ منہ ۱۵ فوسطہ مطہرہ میں اس کے بعد اتنی عبارت زیادہ ہے بابت یعنی صلی اللہ علیہ وسلم  
بذی طوی تھے اجمع ثم دخل مکہ یعنی آپ رات کو ذی طوی میں رہ گئے صبح تک پھر مکہ میں داخل ہوئے ۱۶ منہ ۱۷ ترجمہ باب میں رات کو بھی داخل ہونا مذکور ہے لیکن حدیث اسی معنی  
کی امام بخاری نہیں لے آئے اصحاب سنن نے ردایت کیا کہ آپ جمرانہ کے عمرے میں مکہ میں رات کو داخل ہوئے اور شاذانہ امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا بعضوں نے یوں جواب دیا  
کہ ذی طوی گویا خود مکہ ہے اور آپ شام کو وہاں پہنچے تھے تو اس سے رات کو داخل ہونے کا بھی جواز نکال آیا کیونکہ شام اور صبح قریب ہیں سعید بن مسعود نے عطا سے نکالا  
انہوں نے کہا مکہ میں رات کو جانا دن کو دونوں امر تبار ہے لیے ہر ایک میں آنحضرت امام وقت تھے تو آپ نے دن کو داخل ہونا مناسب سمجھا لہذا لوگ آپ کو لکھیں ۱۸ منہ

۱۸۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِي عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَةِ السُّفْلَى ۖ

باب ۱۲ من أين يخرج من مكة ۖ

۱۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ صُهَيْبٍ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِي عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبُطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَةِ السُّفْلَى ۖ

۱۸۴- حَدَّثَنَا الْحَمِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَوَحْدُ بْنُ الشَّيْخِ قَالَا حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ اَغْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اسْفَلِهَا ۖ

۱۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلَى مَكَّةَ ۖ

۱۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ مجھ سے معن بن عیسٰی نے کہا کہ مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بلند گھاٹی (یعنی جنت المعلیٰ) کی طرف سے داخل ہوتے اور نیچے کی گھاٹی (باب شیبکہ) کی طرف سے نکل جاتے باب مکہ سے جاتے وقت کون سی راہ سے جائے۔

ہم سے مسدد بن مسدد بصری نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حمید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کداء کی طرف سے بیچے اور نیچے گھاٹی کی طرف سے جو بطحاء میں ہے داخل ہو دے اور نیچے کی گھاٹی کی طرف سے نکلے (جاتے وقت)

ہم سے حمید بن محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو اوپر کی بلند جانب سے داخل ہو دے اور جب گئے تو نیچے کی طرف سے نکل گئے ہم سے محمد بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء سے داخل ہو دے اور کدے سے نکل گئے جو مکہ کی بلند جانب ہے

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا

الح ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ میں ایک راہ سے آنا اور دوسری راہ سے جانا مستحب ہے لہذا مطہرہ میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابو عبد اللہ کان یقال بوجہ مد کا کہ مکہ قتل ابو عبد اللہ سمعت یحییٰ بن معین یقول سمعت یحییٰ بن سعید القطان یقول لوان مسدد اذ اتیت فی بیتہ فحدثتہ لانی لانی ذک واما ابی کتی لانت عندی اور عند مسدد یعنی امام بخاری نے کہا مسدد اسم باسنی قبی بیسے مسدد کے معنی زبان عربی میں مضبوط اور کثرت کے معنی تو وہ حدیث کی روایت میں مضبوط اور درست تھے اور میں نے یحییٰ بن معین سے سنا وہ کہتے تھے اگر میں مسدد کے گھر پر جا کر ان کو حدیث سنایا کرتا تو اس کے لائق تھے اور میری کتابیں حدیث کی جیسے پاس رہیں یا مسدد کے پاس مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے گو یحییٰ قطان نے مسدد کی یہ حدیثوں کی اور ان کو نہایت ثقہ اور مضبوط قرار دیا ۱۸۵ کداء کا لفظ ایک پہاڑ ہے کہ کے نزدیک اور کدے لفظ کا بھی ایک دوسرا پہاڑ جو بین کے رستہ پر ہے یہ روایت بظاہر اگلی روایتوں کے خلاف ہے لیکن کرمانی نے لکھا یہ فتح مکہ کا ذکر ہے اور اگلی روایتوں میں جنتہ الوداع کا صاف ذکر ہے کہ یہ راوی کی غلطی ہے اور ٹھیک یہ ہے کہ آپ کداء یعنی بلند جانب سے داخل ہوئے یہ عبارت میں اعلیٰ مکہ کداء سے متعلق ہے نہ کہی بالفقر سے ۱۸۶

قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَيْحِ مِنْ كَدَّاءٍ  
مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامُ وَكَانَ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
يُدْخِلُ عَلَيْهِ كَلْبَتَيْنِ مِمَّا مِنْ كَدَّاءٍ وَكَانَتْ مَاءً يَدْخُلُ مِنْ كَدَّاءٍ فَكَانَتْ

۱۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُمَرَ وَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَيْحِ مِنْ كَدَّاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ  
عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَدْخُلُ مِنْ كَدَّاءٍ وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَبْرَأَةٍ  
۱۸۸- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَامَ الْفَيْحِ مِنْ كَدَّاءٍ وَكَانَ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَدْخُلُ مِنْهُمْ  
كَلْبَتَيْنِ مِمَّا وَكَانَ أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَّاءٍ أَقْرَبَهُمَا  
إِلَى مَبْرَأَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَدَّاءُ وَكَدَّاءُ مَوْضِعَانِ

بَابُ ۲۸ فَضْلُ مَكَّةَ وَبَنِيهَا وَقَوْلُهُ تَعَالَى  
وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمَّا وَاتَّخِذُوا  
مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَهَمْدًا نَّالِيَ إِبْرَاهِيمَ  
وَأَسْمِعِيلَ إِنَّ طَهْرَ ابْنَيْهِ لَطَائِفَيْنِ وَالْعَاكِفِينَ  
وَالرَّكَّعِ السُّجُودِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ  
هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ  
مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ يَبْتَغِ اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ قَالَ وَمَنْ  
كَفَرَ فَأُمِّتْهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ  
النَّارِ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ الْكَافُّ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ  
الْقَوِيُّ عَدَمُ الْبَيْتِ وَأَسْمِعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ  
وَمِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا  
مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ دُرِّ يَدَيْنَا أَمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ لَّكَ

ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے  
باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کدواء سے جو مکہ کے اعلیٰ جانب میں ہے مکہ میں داخل ہوئے ہشام نے کہا  
اور عمرو مکہ میں کدواء کدی دونوں مقاموں میں سے داخل ہوا کرتے جو ان کے گھر سے قریب تھا  
ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے حاتم بن اسماعیل نے  
انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کدواء بلند جانب  
سے مکہ میں داخل ہوئے اور عروہ اکثر کدی نشیبی جانب سے داخل ہوا کرتے وہ  
ان کے گھر سے قریب تھا

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے کہا  
ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کدواء کی جانب سے داخل ہوئے اور عروہ دونوں طرف سے  
داخل ہوا کرتے اور اکثر کدی کی طرف سے داخل ہوا کرتے جو ان کے مکان سے قریب  
تھا امام بخاری نے کہا کدواء اور کدی دونوں مقاموں کے نام ہیں

باب مکہ کی فضیلت اور کعبے کی بنا کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ  
میں) فرمایا اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لوٹ آنے کی اور امن کی جگہ بنایا  
اور ان کو حکم دیا کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل  
سے فرمایا تم میرے گھر طواف کرنے والوں اور مجاہدوں اور کو عبادت کرنے والوں  
کے لیے پاک مقام رکھو اور اسے پیغمبرہ وقت یاد کر جب ابراہیم نے عرض کیا  
میرے مالک اس شہر کو (مکہ کو) امن کا گھر بنا دے اور یہاں کے رہنے والوں  
کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوں میسرے کھانے کو دے پروردگار نے  
فرمایا جو منکر ہو گا اس کو بھی میں چند روز (دنیا میں) مزے کرنے دوں گا پھر دوزخ  
کے عذاب میں کھینچ لاؤں گا وہ برا مقام ہے اور اسے پیغمبرہ وقت یاد کر جب  
ابراہیم اور اسماعیل کعبے کے پائے اٹھا رہے تھے اور دھار رہے تھے مالک  
ہمارے یہ حدیث ہماری قبول فرمائے تو سب کچھ مستحبات تاجہ ملک ہمارے  
ہم دونوں کو اپنا ابعاد رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک مستحسان جھٹکا نکال

وَأَرَانَا مَنَّا سَكَنًا وَتُبَ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ  
الْرحِيمُ۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
لَمَّا بَيَّنَّتِ الْكُفَّةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ الْعِبَّاسُ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَيَّ فَقَبِلَ  
فَخَزَا إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَعَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ  
إِرْفِي إِذَا رَأَيْتِ فَخَذَّهُ عَلَيْهِ۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ نَائِلٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ  
عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرَيِ أَقْرَبَكَ  
حِينَ بَنُوا الْكُفَّةَ أَفْتَصَّرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَيَّ قَوَاعِدُ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ لَوْلَا جَدُّ نَانَ قَوْلِكَ يَا كُفَّةً لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
لَكِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرْسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الَّذِينَ يَلْبَسُونَ الْإِزَارَ الْجَبْرُ

اور ہم کو حج کے طریقے بتلا دے اور ہمارے قصور معاف کر دے بیشک توبہ  
معاف کرنے والا مہربان ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عامر مہمل نے  
کہا مجھ کو ابن جریر نے خبر دی کہ مجھ کو عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر  
بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے جب (حالیہ کے زمانہ میں) کعبہ بننا شروع  
ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباسؓ آپ کے کچھ چاہتے تھے اور  
تھے۔ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ اپنی تہ بند  
آٹا کر کا ندھے پر ڈال لیجئے (آپ نے ایسا ہی کیا) ننگے ہوتے ہی آپؐ ہوش ہو کر  
گرسے آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا  
میرا تہ بند دو انہوں نے دیا آپ نے مضبوطی سے پکڑ لیا

ہم سے عبد اللہ بن مسدد نے بیان کیا کہ انہوں نے امام مالک  
سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے  
کہا عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر نے عبد اللہ بن عمر سے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ  
یہ روایت کرتی تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لہائی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اُن سے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا جب تیری قوم (فریش) نے کعبہ بنایا تو  
ابراہیم کے پایوں میں کمی کر دی (چھوٹا بنایا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر  
آپ ابراہیم کے پایوں پر اُس کو کیوں نہیں بنا دیتے آپؐ نے اگر تیری قوم کے  
کفر کا زمانہ ابھی قریب نہ گذرا ہوتا تو بیشک میں ایسا ہی کرتا عبد اللہ بن عمرؓ نے  
کہا اگر حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے (جو ضرور  
سنی ہے کیونکہ وہ سچی اور حافظہ تھیں) تو میں سمجھتا ہوں یہی وہی تھی جو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم جلیل کے متصل جو دیواروں کے کونے میں اُن کو نہیں چوستے تھے کیوں کہ

۱۔ کہتے ہیں کہ یہ تیر آپ کی نیت سے پانچ برس پہلے ہوئی تھی اور سب سے پہلے کعبہ کو فرشتوں نے بنایا تھا پھر آدم علیہ السلام نے پھر ان کی ادلانے پھر حضرت  
نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان سے غرق ہو گیا حضرت ابراہیم نے اپنے زمانہ میں از سر نو بنایا پھر علقہ نے پھر ہر ہم نے پھر قحی بن کلاب نے پھر قریش نے  
جس کا ذکر اس حدیث میں ہے پھر عبد اللہ بن زہیر نے شامہ ہجری میں پھر حجاج بن یوسف خالم نے ۱۸ منہ ۱۸ اس زمانہ میں محنت مزدوری کے وقت ننگے ہونے میں  
حیث تھا لیکن چونکہ یہ امر مدت اور غیرت کے خلاف تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے لیے اس وقت بھی یہ گزارنا کیا کہ اس وقت تک آپ کو یہ غمیری نہیں ملتی تھی ۱۸ منہ



إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَبْنِ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

۱۹۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْأَسودِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِدَارِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يَدْخُلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَصُرَتْ بِهِمُ التَّقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَأْدٍ أَوْ يَنْعَوُوا مِنْ شَأْدٍ أَوْ لَوْكَ أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ هُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَفَ أَنْ تُتَكْرَفُوا أَنْ أَدْخَلَ الْجِدَارَ فِي الْبَيْتِ وَأَنَّ الصَّوْفَ بِبَابِهِ بِالْأَرْضِ ۱۹۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَّثَ أَتَى قَوْمُكَ بِالْكَفْرِ لَنَفَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَابِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا انْقَصَرَتْ بِسَاءِكَ وَجَعَلَتْ لَهُ خَلْفًا وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ خَلْفًا يَغْنَى بَابًا.

۱۹۳. حَدَّثَنَا بَيَّانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ

فَانْكَرَ إِبْرَاهِيمَ كَيْسَ بَابِ يَزِيدَ لَمْ يَبْنِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم جعفری نے کہا ہم سے اشعث نے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا عظیم خانہ کعبہ میں فعل ہے آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر لوگوں نے اس کو کعبہ میں شریک کیوں نہیں کیا آپ نے فرمایا تیری قوم اس روپیہ کہ عقابیں نے پوچھا کعبہ کا دروازہ اونچا کیوں بنایا آپ نے فرمایا اس بیگاری قوم کے لوگ جس کو چاہیں اس کو اندر کر لیں اور جس کو چاہیں اندر نہ آنے دیں اور اگر تیری قوم کا جاہلیت کا زمانہ بھی تازہ تازہ نہ ہوتا اور ان کھول گبر جانے کا مجھے اندیشہ نہ ہوتا تو میں عظیم کو کعبے کے اندر شریک کر دیتا اور کعبہ کا دروازہ زمیں سے لگا ہوا بناتا

ہم سے عبید بن اسفیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالاسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ ہوتا تو کعبہ کو توڑ ڈالتا اور ابراہیم علیہ السلام کے پایوں پر اس کو اٹھاتا ہوا یہ بخاک قریش نے اس کو چھوٹا کر دیا اور اس میں ایک اور دروازہ اس دروازے کے مقابل رکھا ابو معاویہ نے کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا حدیث میں خلعت سے دروازہ مراد ہے

ہم سے بیان بن عمرو نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم سے جبریر بن حازم نے کہا ہم سے یزید بن رومان نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عائشہؓ اگر تیری قوم کی جاہلیت کا زمانہ ابھی تازہ نہ

لے کیونکہ عظیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنائیں کہ میں داخل مقام قریش نے پیرہ کم ہونے کی وجہ سے کعبہ کو چھوٹا کر دیا اور عظیم کی زمیں کعبے کے باہر چھوڑ دینے دی ایسے طواف میں عظیم کو شامل کر لیتے ہیں ۱۸ منہ سے اب کعبہ میں ایک ہی دروازہ ہے وہ بھی آدم قدس سے زیادہ اونچا داخلے کے وقت لوگ بڑی مشکل سے میرے پرچہ پر چڑھ کر کعبے کے اندر جاتے ہیں اور ایک ہی دروازہ ہونے سے اس کے اندر تازی ہوا مشکل سے آتی ہے جو م کے وقت دم رک جاتا ہے بعد اللہ بن زبیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہو کر کعبہ کو بنا دیا تھا لیکن خدا کا جلال سے سمجھے اس نے چھ جاہلیت کے زمانہ کی طرح کر دیا بھلا ایسے شخص کو کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے چاہے کے بعد دوسرے بادشاہوں نے گھڑی گھڑی کعبہ کا توڑنا مناسب نہ سمجھا ۱۸ منہ

حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَالزَّفْنَةُ بِالْأَذْرِ لِيُعْلَمَ لَهُ بَابَيْنِ بَابٌ شَرْفِيٌّ وَبَابٌ غَرِيبٌ فَخَلَعْتُ بِاسْمِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى هَذَا قَالَ يَزِيدُ وَشَرِيفُ ابْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ دَاخَلَ فِيهِ مِنَ الْحَجَرِ وَقَدْ رَأَيْتُ آسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْمَةِ الْإِبِلِ قَالَ حَرِيرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيكُمْ الْآنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحَجَرَ فَأَشَارَ لِي مَكَانَ فَقَالَ هَهُنَا قَالَ حَرِيرٌ فَخَرَرْتُ مِنَ الْحَجَرِ سَيْتَةً أَذْمُرُ أَوْ تَحْوَهَا.

**باب ۱۲۹** فَضْلُ الْحَرَمِ وَقَوْلُهُ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَوْلُهُ أَوْلَهُ تَمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُحْبِبُ إِلَيْهِ تَمَكِّنَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رَزَقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

۱۲۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمٌ لِلَّهِ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يَنْقَرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْقَى لُقْطَةً إِلَّا مِنْ عَرَفَاتٍ.

**باب ۱۳۰** تَوْرِيثُ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعُهَا وَشَرِّهَا

گزارش ہوتا تو میں کہنے کو گرانے کا حکم دیتا اور عقینا حصہ اس میں سے نکال دیا گیا ہے وہ شریک کر دیتا اور اُس کی کرسی زمین دور کر دیتا اور اُس میں دور دور رکھنا ایک پور بی ایک کھمی اور ابراہیم کے پائے پر برابر اٹھا دیتا اسی حدیث کو عبد اللہ بن زبیر نے سن کر (اپنی خلافت میں) کہہ کر ابراہیم بن رومان نے کہا میں اس وقت موجود تھا جب عبد اللہ بن زبیر نے کہنے کو گرایا اور بنا یا اور جب ہم کو اُس کے اندر کر دیا اور میں نے ابراہیم کے پائے کے پتھر دیکھے اونٹوں کی کوفوں کی وضع تھی جریر بن حازم نے کہا میں نے یزید بن رومان سے پوچھا ابراہیم کا پایا کہاں پڑھا انہوں نے کہا میں تجھے ابھی دکھاتا ہوں پھر میں اُن کے ساتھ حطیم میں گیا انہوں نے ایک جگہ بتلائی کہ یہاں جریر نے کہا میں نے اس کا اندازہ کیا حطیم میں سے چھ ہاتھ ہوگی یا ایسی ہی کچھ

**باب ۱۳۱** حریم کی زمین کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نمل میں) فرمایا مجھے تو حکم ہوا اس شہر یعنی مکہ کے مالک کو پوچھنا کہ جس نے اُس کو حرام کیا (عزت دی) اور اُس کا سب کچھ ہے اور مجھے حکم ہے تا بعد از رہنے کا اور (سورہ قصص میں) فرمایا کیا ہم نے ان کو حرام میں جگہ نہیں دی جہاں امن ہے اور اس طرح کامیوہ کھانے کو ہماری طرف سے کھچا چلا آتا ہے اولیٰکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہم سے علی بن عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا کہ اہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاووس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اُس شہر کو اللہ نے حرام کیا ہے یا عزت دی ہے وہاں کا کاشا تک نہ کاٹا جائے نہ وہاں کا شکاری جانور نہ کاٹا جائے نہ وہاں کی بڑی چیز اٹھائی جائے مگر وہ اٹھا جو اُس کو پہنچوائے۔

**باب ۱۳۲** مکہ کے گھر میراث ہو سکتے ہیں ان کا بیچنا اور خریدنا جائز ہے

۱۳۱- علم ہوا کہ حطیم کی زمین کس میں شریک نہ تھی کہ نہ پرنا سے سے کہ حطیم کی دیوار تک ستر ہاتھ جگہ ہے اور ایک نہائی ہاتھ دیوار کا عرض دو ہاتھ ہے باقی پندرہ ہاتھ حطیم کے اندر ہے یعنی کہ جس میں کل حطیم کی جگہ کعبہ میں شریک تھی اور حضرت عائشہ نے اپنی خلافت میں امتیاز کے لیے حطیم کے گرد ایک چھوٹی سی دیوار اٹھا دی ۱۲۹- مجاہد سے منقول ہے کہ مکہ تمام مباح ہے نہ وہاں کے گھر و کتبیاں درست ہے نہ کوہ دینا اور ابن عمر سے بھی ایسی ہی منقول ہے اور امام ابو حنیفہ اور شافعی کا یہی مذہب ہے اور منصور علماء کثرت کے مکہ کے گھر ملک ہیں اور مالک کعبہ کے کے بعد وراثت کے مکہ ہوتا ہے جس امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ۱۳۲

وَأَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةٌ  
لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَصْذُقُوا  
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ  
لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ  
فِيهِ بِالْحَادِ يُطْلِمُ نَذْرُهُ مِنْ عَذَابِ إِلَهِهِ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَادِي الظَّارِي مَعَكُمْ قَا  
مَحْبُوسًا۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ  
بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ آيَةٌ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَهْلُ  
تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَايَعٍ أَدُوذِي تَوَكَانَ عَقِيلٌ قَدِثَ  
أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَكَالِبٌ وَكَأَمْرِيثُهُ جَعْفَرٌ وَكَالِبٌ  
شَيْئًا لَا تَهْمَا كَانَا مُسْلِمِينَ وَكَانَ عَقِيلٌ وَكَالِبٌ قَدِثَ  
فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ  
فَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ كَانُوا يَتَوَلَّوْنَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ  
وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ أَوْوَدَّ أَنْصُرُوا  
أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ الْآيَةِ۔

اور مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں یعنی خاص مسجد میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے  
(سورہ حج میں فرمایا) جو لوگ منکر ہووے اور اللہ کے رستے سے لوگوں کو  
روکتے ہیں اور مسجد حرام میں جانے سے جس کو ہم نے سب لوگوں کے سبیل  
یکساں مقرر کیا ہے وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے اور جو کوئی وہاں  
شرارت سے کفر کرنا چاہے اس کو ہم دیکھ کا عذاب چکھائیں گے امام بخاری نے کہا  
بادی سے (اس سورہ میں) مراد باہر والا اور (سورہ فتح میں) جو محکوم کا لفظ  
ہے اُس کا معنی رکی ہوئی ہے

ہم سے الضعیف بن فرج نے بیان کیا کہ مجھ کو عبد اللہ بن وہب نے خبر دی  
انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں  
نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (جب آپ مکہ کے قریب پہنچے) آپ مکہ میں اپنے گھر میں  
کہاں اتریں گے آپ نے فرمایا عقیل نے کوئی حلقہ یا مکان ہمارے لیے کہاں  
چھوڑا ہے (بلکہ سب بیچ کھوج برابر کر دیئے) ہوا یہ کہ عقیل اور طالب ابو طالب  
اپنے باپ کے وارث ہوئے اور جعفر اور علی کو خاک نہیں ملا کیونکہ وہ دونوں مسلمان  
ہو گئے تھے اُس وقت عقیل اور طالب کا فرشتے حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ مسلمان  
کا فرکا وارث نہیں ہوتا ابن شہاب نے کہا وہ لوگ اس آیت سے دلیل لیتے تھے  
(جو سورہ انفال میں ہے) جو لوگ ایمان لائے اور دیس چھوڑا اور اللہ کی راہ میں  
جان اور مال سے جہاد کیا اور جن لوگوں نے اُن کو جنگ دی اور ان کی مدد کی وہی ایک  
دوسرے کے وارث ہوں گے

۱۔ خاص مسجد میں سب مسلمان کا حق برابر ہے جو ان میں سے کوئی اٹھا نہیں سکتا ۱۲ منہ ۱۳۰۰ اور اگر کسی آیت میں مالک اور محکوم کا مادہ ایک ہی ہے اس لیے محکوم کی بھی تفسیر بیان کر  
دی ۱۲ منہ ۱۳۰۰ اور طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اور آپ کے ساتھ مسلمان ہو کر یزید میں آ گئے تھے لیکن عقیل مسلمان نہیں ہوئے تھے اس  
لیے سارے مکانات اور ابو طالب کی جائیداد ان کا حصہ نہیں بنی ان کے قبضے آگئی تھی انہوں نے ان کو بیچا ۱۰۰ ڈالہ اور کھپا کر برابر دیا اور وہی نے کہ جو کوئی جہاد کے لیے مدینہ منورہ چلا آنا اس کا  
عمر کا فرج ہو کہ میں رہتا ساری جائیداد اپنا آنحضرت تھے مگر فتح ہونے کے بعد ان معاملات کو قائم رکھا تاکہ لوگوں کی دل شکنی نہ ہو کہتے ہیں ابو طالب کے یہ مکانات مدت و مدت عقیل ہی کی اولاد ہیں  
رہے ان میں سے ایک مکان مگر بنی زید کا مال ہے عجمانی نے ایک لاکھ دینار خرید لیا اس میں یہ مکانات باقی تھے ان کے بعد اطلب کو ملے انہوں نے سب بیٹوں کو تقسیم کر دیے  
اس درجہ سے آنحضرت کا مال ان میں حصہ تھا کیونکہ آپ کے والد عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلب کے صاحبزادے تھے ۱۳۰۰ منہ ۱۳۰۰ یہ آیت شروع اسلام میں مدینہ منورہ میں اُتری تھی اللہ تعالیٰ  
نے ان کے والد اللہ ان کو ایک دوسرے کا وارث بنایا تھا بعد میں یہ آیت اُتری داد اللہ اور اللہ انہیں اونی بعض بیٹے تو آدمیوں کی نسبت دشت واد میراث کے زیادہ جملہ میں فرمایا اس آیت کے بعد



بَنِي هَارِثٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ شَبَهَ  
بَاب ۱۳۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَرَأَى قَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ  
اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا أَيْمًا وَاجْتَنِبِي دِينِي أَنْ تَعْبُدَ  
الْأَصْنَامَ رِبِّ انْهَنِي أَضْلَلَن كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ إِلَى  
قَوْلِهِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ۔

بَاب ۱۳۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ  
الْكَبِيرَةَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ إِلَى قَوْلِهِ  
وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْرَبُ الْكَعْبَةُ ذُو التَّوَلُّفَتَيْنِ  
مِنَ الْحَبَشَةِ۔

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بَكْرِ بْنِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ سَمِعَتْ وَحَدَّثَنِي  
مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفَرَّضَ رَمَضَانُ كَانَ  
يَوْمًا تَسْتَرْفِيهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللَّهُ رَمَضَانَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ

نے کہا بنی مطلب زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے  
باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ ابراہیم میں) فرمایا اُس وقت کو یاد کرو جب  
ابراہیم نے کہا تھا مالک میرے اس شہر کو اس کا مقام کر دے اور مجھ کو اور میری  
اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھ مالک میرے ان (مکعب) بتوں نے بہت لوگوں  
کو گمراہ کر دیا علیہم یسکرون تک

باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ المائدہ میں) فرمایا خدا نے کعبہ کو جو عزت والا  
گھر ہے لوگوں کا گناہ را بنایا اسی طرح رحمت و اسے عینے کو اخیر آیت ان اللہ بکل شئی  
علیم تک۔

ہم سے علی بن محمد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے کہا ہم سے زیادہ بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید  
بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایک چھوٹا سپند لیوں والا (حقیر) حبشی کعبہ کو  
دور ان کرے گا

ہم سے محمد بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے  
عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ  
دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ  
بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو محمد بن ابی حنفہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ  
انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے کماؤں و رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ  
(دسویں محرم) کو روزہ رکھا کرتے تھے اور اسی دن کعبہ کو پردہ پھرایا جاتا۔ جب رمضان کے  
روزے فرض ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کا جی چاہے اب

۱۳۳۔ کہ جو کعبہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے بنائی ہے ہم اس پر عید مناسبت طلب کرتے ہیں کہ ایک دوسرے طریق پر بھی بنی عبد المطلب ہے  
۱۳۴۔ اس باب میں امام بخاری نے صرف آیت یہ لکھا ہے اور کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کو کوئی حدیث اپنی شرط کے موافق نہ ملے ہوگی ۱۳۵۔ منسلک ہے کعبہ اور ماہ حرام  
کی بدولت بیگانوں میں راہوں اور یوں کو روٹی ملتی ہے ہزاروں آدمی حج کو آتے ہیں تو مکہ و اسے پرورش پاتے ہیں اونٹ والوں کے اونٹ کرا پر چلتے ہیں مدہا سود اگر تجارت  
کر کے واپس کیا ہے اسی طرح اگر ماہ حرام نہ ہوتا اور ہمیشہ کو حج کا خوف لگتا رہتا تو تجارت بند ہو جاتی اور مدہا آدمی روٹی نہ ملنے سے ہلاک ہو جاتے ۱۳۶۔ منسلک  
یہ واقع بالکل قیامت کے قریب ہو گا جب دنیا پوری ہوئے کہ ہوگی تو یہ ان آیتوں کے خلاف نہیں ہے جن میں مکہ کو اس کا شہر فرمایا ہے اس لیے قیامت تک اللہ تعالیٰ اس  
کو محفوظ رکھے گا پھر جب قیامت ہی آجائے گی تو کعبہ کی ہر چیز تباہ اور ویران ہو جائے گی ۱۳۷۔

وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتَزَكَّىٰ فَلْيَتَزَكَّىٰ ۖ

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ قَتَادَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتَبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُحْجَجَنَّ الْبَيْتَ وَيُعْمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تَابِعَةَ أَبَانَ وَعُمَرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا يَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُحْجَجَ الْبَيْتُ وَالْأَوَّلُ أَكْثَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَمِمْ قَتَادَةَ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ أَبَا سَعِيدٍ ۖ

### بَابُ ۱۳۲ كَعْبَةِ الْكَعْبَةِ

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ إِلَى شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْبِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَقَدْ جِئْتَ هَذَا

ما شورے کا روزہ رکھے اور جس کا حج چاہے نہ رکھے (وہ نفل ہو گیا)

ہم سے احمد بن حنبل نے بیان کیا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہان نے انہوں نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی عتبہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یا جوج اور ما جوج نکلنے کے بعد بھی خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ ہوتا رہے عبد اللہ بن ابی عتبہ کے ساتھ اس حدیث کو ابان اور عمران نے بھی قتادہ سے روایت کیا ہے اور عبد الرحمن نے اس حدیث کو شعبہ سے یوں روایت کیا قیامت جب تک قائم نہ ہوگی جب تک خانہ کعبہ کا حج موقوف نہ ہوگا امام بخاری نے کہا پہلی روایت بہت لوگوں نے کی ہے اور قتادہ نے عبد اللہ بن عتبہ سے اور عبد اللہ نے ابو سعید خدری سے سنا ہے

### باب کعبہ پر غلاف چڑھانا۔

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حذاف نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے کبرٹے واصل نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا میں شیبہ بن عثمان پاس آیا دوسری سند اور ہم سے قبیلہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا میں شیبہ کے ساتھ کعبے میں گھسی پڑھا شیبہ نے کہا (ایک دن) اسی جگہ حضرت عمرؓ بیٹھے تھے انہوں نے کہا میرا قصد یہ ہے کہ کعبے

۱۔ اس حدیث کی مناسبت ترمذی باب سے یوں ہے کہ اس میں ما شورے کے معنی کعبہ پر پردہ ڈالنے کا ذکر ہے تو کعبہ کی عظمت اس سے ثابت ہوتی جو باب کا مقصود ہے ۱۲۷۔ سن ۱۷۰۰ یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں کافروں کی یافت بن نوح کی اولاد میں جن کی اولاد میں ترک اور روس بھی ہیں قیامت کے قریب دوسری دنیا پر غالب ہو کر بڑا دھند مچائیں گے پورا ذکر ان کا علامات قیامت میں آئے گا اس حدیث کو امام بخاری اس لیے لائے کہ اس کی دوسری روایت میں یہ ظاہر ہے کہ وہ افرونی الحقیقت خدا تعالیٰ نہیں کسی لیے قیامت تو یا جوج اور ماجوج کے نکلنے اور ہلاک ہونے کے بہت دنوں بعد قائم ہوگی تو یا جوج ماجوج کے وقت میں لوگ حج اور عمرہ کرتے رہیں گے اس کے بعد پھر قریب قیامت پر لوگوں میں کھڑیل جانے کا اور حج اور عمرہ موقوف ہو جانے کا ۱۷۰۔ سن ۱۷۰۰ ابان کی روایت کو امام احمد نے اور عمران کی روایت کو ابویعلیٰ اور ابن قسیر نے نقل کیا ۱۷۱۔ سن ۱۷۰۰ اس کو حاکم نے قول کیا ۱۷۲۔ سن ۱۷۰۰ یہ امام بخاری نے اس لیے بیان کر دیا کہ قتادہ پرندہ لبس کی نسبت کی گئی ہے تو ان کا سامع کھول دیا ۱۷۳۔ سن ۱۷۰۰ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ کعبہ پر غلاف چڑھانا ما جوج یا اس کے غلاف کا تقسیم کرنا کہتے ہیں سب سے پہلے قریب میری نے اس پر غلاف چڑھایا اسلام سے نو سو برس پہلے یعقوب نے کہا عدنان نے اور دریشی غلاف عبد اللہ بن زبیر نے چڑھایا اور آنحضرت کے عہد میں اس کا غلاف انطاہ اور کل کا تھا پھر آپ نے یہی کبرے کا غلاف چڑھایا ۱۷۴۔ سن ۱۷۰۰ پر شیبہ بن عثمان محابی تھے کعبہ کی کجی انہی کے پاس رہتی اور اب تک ان کی اولاد میں قائم ہے اسی لیے اس کو شیبہ کہتے ہیں جو کعبہ کی کلید برداری کی خدمت رکھتا ہے ۱۷۵۔ سن ۱۷۰۰

الْجُلُوسِ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيهَا صَفَرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهٖ ثَلَاثَ أَصْلَابِينَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرَانِ اقْتَدِيَ بِهَمَّا۔

**باب ۱۳۵** هَدَمَ الْكَعْبَةَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُوجُ جِيشُ الْكَعْبَةِ يَحْشِفُهُمْ ۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْنُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْطَرِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانِي بِهَا سُودًا فَحَجَّ يَقْلَعُهَا حَجْرًا ۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عِيْنُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَثِيرُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَبُ الْكَعْبَةُ ذَوَا السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

**باب ۱۳۶** مَا ذَكَرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ۔ ۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ بَرِيعَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ جَاءَهُ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَلَهُ فَقَالَ

میں تختنا سونا چاندی ہے میں اس میں سے کچھ نہ رکھوں سب بانٹ دوں میں نے کہا تمہارے دونوں ساتھیوں نے تو ایسا نہیں کیا انہوں نے کہا اپنی دونوں ماحول کی تو میں پیروی کر رہا ہوں۔

**باب کعبہ گرانے کا بیان** اور حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر کے پر رٹنے کے لیے چڑھ گاہہ زمین میں دھنس جائے گا ہم سے عمر بن ابی فلاس نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن قطان نے کہا ہم سے عبید اللہ بن احنس نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یو ایسا میں کہے کہ گرانے والے کو دیکھ رہا ہوں ایک کالا بھڑا اس کا ایک ایک پتھر اکھڑ رہا ہے

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ ابوبکرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایک چھوٹی چھوٹی پتھریوں والا حبشی خراب کرے گا

### باب حجر اسود کا بیان

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان ثوری نے یزید بن ابی انیس نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عابس بن ربیعہ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے وہ حجر اسود پاس آئے اس کو چومنا چاہتے تھے

**سود** دونوں ماحولوں سے مراد پیغمبر صاحب اور ابوبکر صدیقؓ نہیں کہتے ہیں کہے کے نکلے ایک بڑا خزانہ ہے اس کے کھودنے اور طرح کر ڈالنے کا حضرت عمرؓ نے ارادہ کیا لیکن بچے گئے ہیں اس خزانہ سے مراد وہ آمدنی ہے جو بطور نذر و نیاز کے حاجی اور زائر جڑھاتے اور وہ ایک مندوق بن مع ربتی اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب وہاں کی آمدنی کی تقسیم جائز ہوئی تو کہے کا خلاف بھی تقسیم ہو سکتا ہے اور اس کے خریدنے میں علماء و اختلاف ہے اور صحیح ہے کہ اس کی خرید و فروخت درست ہے فاکھی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی انہوں نے کہا کہے کا خلاف بیچ ڈال اور اس کا پیسہ مختا جوں کو دے ۱۲ منہ ۱۳ اس کو خود امام بخاری نے کتاب المہاجر میں نکالا ۱۲ منہ ۱۳ حدیث میں افحج کا لفظ ہے افحج زبان لہنی میں اس شخص کو کہتے ہیں جو اکڑتا ہوا چلے یا پھلے میں اس کے دونوں تختے توڑ دیکھیں اور دونوں پٹیوں میں فاصلہ رہے وہ ہنسی مردود جو قیامت کے قریب کہے کو بٹھائے گا اسی شکل کا ہوگا ۱۲ منہ ۱۳ دوسری روایت میں ہے اس کی آنکھیں نیلی ناک پھیل ہوئی ہو گی پیٹ بڑا اس کے اور لوگ ہوں گے وہ کہے کا ایک ایک پتھر کھا ڈالیں گے اور اکھاڑ کر مسند میں جا کر پھینک دیں گے غالباً یہ لوگ دوسری پتھری ہوں گے جو قیامت کے قریب بہت پھیل جائیں گے علمی نے کہا حضرت عیسیٰؑ کی زندگی میں یہ ہو گا اور صحیح یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بعد ہو گا جب قرآن بھی دلوں سے اٹھ جائے اور مصلحت میں سے بھی لغویا اللہ منہ ذلک الزمان العاشر ۱۲ منہ ۱۳ حجر اسود کا لا پتھر ہے جو کہے کے منترقی کو نے میں لگا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ حجر اسود جنت کا پتھر ہے پہلے وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا پھر آدمیوں کے گنہوں نے اس کو کالا کر دیا ۱۲ منہ

إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا آتَى  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

**بَابُ ۱۲ اغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي آتَى  
نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ.**

۲۰۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْكِتَابِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ  
دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ  
وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ لُحْمَةَ فَأَغْلَقُوا  
عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيتُ  
بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعُودَيْنِ الْيَمَانِيِّينِ.

**بَابُ ۱۳ الصَّلَاةُ فِي الْكَعْبَةِ**

۲۰۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَوْسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ الْوُجْهِ  
حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّاهِرِ يَتَنَبَّهُ حَتَّى يَكُونَ  
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحِجَارِ الذَّوِي قَيْلٍ دَجْهَهُ قَرِيبًا ثَلَاثَةَ

میں جانتا ہوں تو ایک پتھر سے نہ بگاڑ کر سکتا ہے نہ فائدہ اور اگر میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہو تا تجھ کو چوتھے ہوئے تو میں کمی تم کو نہ  
باب کعبہ کا دروازہ اندر سے بند کر لینا اور اس کے ہر کونے میں

نماز پڑھنا جہاں چاہے

ہم سے قتیبہ سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ  
عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اور اسامہ بن  
زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ چاروں مل کر کعبہ کے اندر گئے اور دروازہ لگا لیا  
جب دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں گھسا بلال سے ملا میں نے ان سے پوچھا  
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں دونوں  
یعنی ستونوں کے درمیان

**باب کعبہ کے اندر نماز پڑھنا۔**

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی  
کہ ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے وہ  
جب کعبہ کے اندر جاتے تو سیدھے منہ کے سامنے چلے جاتے اور دروازہ  
پیچھ کی طرف کرتے اتنا آگے بڑھے کہ وہ دیوار جو منہ کے سامنے ہوتی تھی ہاتھ  
کے قریب رہ جاتی وہاں نماز پڑھتے اس مقام میں قصد کر کے جہاں پر بلال

۱۷- حاکم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا اے امیر المؤمنین یہ بگاڑ اور فائدہ کر سکتا ہے قیامت کے دن اس کی آنکھیں ہونگی اور زبان اور ہونٹ  
اور گواہی دے گا حضرت عمرؓ نے یہ سن کر کہا لو الحسن جہاں تم نہ ہو وہاں اللہ مجھ کو نہ رکھے وہی نے کہا حاکم کی روایت ساقط ہے خود مرفوع حدیث میں آنحضرتؐ  
سے ثابت ہے کہ آپؐ نے بھی حجرِ سود کو بوسہ دیتے وقت ہی فرمایا تو ایک پتھر سے نہ بگاڑ کر سکتا ہے نہ فائدہ اور حضرت ابو بکرؓ نے بھی ایسا ہی کیا آخر صاحب ابی شیبہ ۱۲ منہ  
۱۸- یعنی تیرا جو منہ صحن آنحضرتؐ کی اتباع کی نیت سے ہے اس روایت سے صاف یہ نکلا کہ قبروں کی چوکھٹ چوٹیا قبروں کی زمین چوٹیا خود قبر کو چوٹیا یہ سب  
امور مکروہ ہیں کیوں کہ حضرت عمرؓ نے حجرِ سود کو صرف اس لیے چوما کہ آنحضرتؐ نے اس کو چوما تھا اور آنحضرتؐ یا صحابہ سے کہیں مقول نہیں ہے کہ انہوں نے قبر کا  
بوسہ لیا یہودی سب کام جاہلوں کے نکالے ہوئے اور بدعت ہیں ۱۲ منہ ۱۹- اس حدیث سے ترجمہ باب کا ایک مطلب یعنی دروازہ بند کر لینا تو نکل آیا لیکن دوسرا  
مطلب نہیں نکلا کہ جس کونے میں چاہے نماز پڑھے اور مکئی ہے کہ جب آپؐ نے کعبہ کے اندر ایک طرف بھی نماز پڑھی تو اس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ ہر طرف  
جائز ہے کیونکہ کعبہ کے اندر سب جوان برابر ہیں اور اس طرح سے باب کا دوسرا مطلب بھی ثابت ہوا ۱۲ منہ ۲۰- اس میں اختلاف ہے ابن عباسؓ سے منقول  
ہے کہ درست نہیں اور مشہور علماء کے نزدیک اس کے اندر فرق نہیں اور نفل سب درست ہیں اور مالکیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ نفل درست ہیں فرض درست





يَسْتَعْمِلُ بِهَا قَطُّ قَدْ خَلَّ لَيْلَتٌ فَلَكَتُ فِي مَوَاجِئِهِ لَوْ تَفَيَّضَ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمْلِ

### بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمْلِ

۲۰۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدُمُ عَلَيْكُمْ وَتَدُّ  
وَهُنُومُهُمْ مُمَيَّتٌ يَثْرَبُ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا  
مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَنْعُهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ

يَرْمُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ-

### بَابُ ۱۴۲ السَّلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِينَ

يَقْدُمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَرْمِي ثَلَاثًا-

۲۱۰- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ  
عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدُمُ  
مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ

يَحْبُ ثَلَاثَةَ أَطْوَانٍ مِنَ السَّبْعِ-

### بَابُ ۱۴۳ الرَّمْلِ فِي الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ-

۲۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ

النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ  
قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ

### باب رمل کرنا کیسے شروع ہوا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے

انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب (عمرہ قضائیں

کے بعد حجری میں لکھیں آئے تو مشرک کہنے لگے محمد آتے ہیں ان کے ساتھ وہ

لوگ ہیں جن کو مدینہ کے بخار نے کمزور کر دیا ہے پھر ان کی بات کو غلط کرنے کے لیے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل

کریں اور دونوں میان رکھیں کے درمیان معمولی چال سے چلیں اور آپ نے یہ حکم

نہیں دیا کہ سب پھیروں میں رمل کریں اس لیے کہ ان پر آسانی ہو

باب جب کوئی لکھیں آئے تو پہلے حجر اسود کو چومے طواف شروع کرتے

وقت اور تین پھیروں میں رمل کرے

ہم سے ابی بن فرج نے بیان کیا کہ مجھ کو عبد اللہ و سبب نے خبر

دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں

نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

آپ جب مکہ آتے تو طواف شروع کرتے وقت پہلے حجر اسود کو چومتے اور سات

پھیروں میں سے پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے

باب حج اور عمرے میں رمل کرنے کا بیان

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم سے سرج بن نعمان نے کہا

ہم سے فلیح نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں

رمل کرتے

ابو صفیہ سابقہ سے بخاری نے منوں دی ہے جو حدیث میں وارد ہے ۱۴ منہ (حواشی صفحہ ۱۴)

۱۵ امام بخاری نے بلال کی حدیث کو جس میں کہے کے اندر نماز پڑھنا مذکور ہے اس

کو کیا اس حدیث سے یہ نہیں نکالا کہ آپ نے کہے کے اندر نماز نہیں پڑھی کیونکہ بلال کی حدیث میں اثبات ہے اور بلال آنحضرت کے ساتھ اندر گئے تھے ابن عباس کا آپ کے ساتھ

کہے کے اندر جانا ثابت نہیں ۱۶ طواف کے پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلنا سنوں ہے حنفیہ کہتے ہیں مؤخر ہوتا ہے ہوتے جیسے کوڑا جنگ جاتا ہے کڑتے ہوئے

چلنا کسی کو رمل کہتے ہیں ۱۷ منہ مالک اور کثر کرتے ہوئے چلنا منع ہے مگر امام الاصل بالنیات بیان کا فہرہ پر عبد و ان اور ان کے خیال کو غلط کرنا غلو صاف ہے فضل پروردگار کو پسند آیا

اور بیشک کے لیے سنت ہو گیا ۱۸ منہ کیوں کہ اس وقت کافر لوگ دونوں شاہی رکھوں کی طرف جمع تھے اور ان کی نگاہیں جاتی تھی ۱۹ منہ

وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابِعَهُ اللَّيْثُ قَالَ  
حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۲۱۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ  
أَبِي هَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لِلرُّكْنِ أَمَّا وَاللَّهِ لَئِنْ  
لَا عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَنْفَعُ وَلَا تَلَا أَرَأَيْتَ  
رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ  
مَا اسْتَلَمَكَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ دَالْنَا وَلِلرَّكْبِ إِنَّمَا  
كُنَّا مَائِنًا بِالشُّرَكِيِّنَ وَقَدْ أَهْلَكَكُمْ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ  
شَيْءٌ صَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَحْجِيَنَّ  
۲۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ  
هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُتَذَكِّرًا لَيْتَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ  
لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْسُحُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ  
إِنَّمَا كَانَ يَمْسُحُ لِيَكُونَ أَيْسَرَ لاسْتِلَامِهِ-

باب ۱۳ اسْتِلَامُ الرُّكْنِ بِالْيَحْيَى

۲۱۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَحْيَى بْنُ  
سُلَيْمَانَ قَالَ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

معمولی چال سے حج اور عمرہ دونوں میں مرتب کے ساتھ اس حدیث کو لیتے  
بھی روایت کیا کیا مجھ سے کثیر بن فرقہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں  
نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کیا مجھ کو محمد بن جعفر نے خبر  
دی کیا مجھ کو زید بن اسلم نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے  
نے حجر اسود کو کہا قسم خدا کی میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے تیرے سے  
نہ فائدہ ہو سکتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ  
دیکھا ہو تا مجھ کو چوتھے ہوئے تو میں کبھی تجھ کو نہ چومنا پھر کہنے لگے اب ہم کو ریل  
کی کیا ضرورت ہے ریل ہم نے مشرکوں کے دکھانے کے لیے کی تھی تو اللہ نے  
اُن کو تباہ کر دیا پھر کہنے لگے یہ وہ بات ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی  
تھی اس کا چھوڑ دینا ہم کو پسند نہیں

ہم سے مسدد نے بیان کیا کیا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے  
عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے  
کہا میں نے حجر اسود اور رکن بیانی کا چومنا نہیں چھوڑا نہ یحییٰ بن اسلمؓ میں جب  
سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان کو چوتھے ہوئے عبید اللہ نے کہا  
میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمرؓ دونوں میاں رکنوں کے درمیان معمولی چال سے  
چلتے تھے انہوں نے کہا ہاں معمولی چال سے چلتے تھے تاکہ حجر اسود کے چومنے میں مشکل نہ ہو  
باب لکڑی سے حجر اسود کو چھوڑنا اور اس کو چومنا

ہم سے احمد بن صالح اذریجی بن سلیمان نے بیان کیا کیا ہم سے عبد اللہ  
بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے  
انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا

لہ مراد عجمہ الوداد اور عمرہ القضا ہے کیونکہ حدیث میں تو آپ کے پہنچے ہی نہ سکے تھے اور جو انہیں ابن عمرؓ کے ساتھ نہ تھے وہ منہ سے حضرت عمرؓ نے پہلے  
کی علت اور سبب پر خیال کر کے اس کو چھوڑ دینا چاہا پھر ان کو خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کیا تھا شاید اس میں اور کوئی حکمت ہو اور آپ کی پیر دی ضروری ہے  
اس لیے اس کو جاری رکھا ۱۲ منہ سے یحییٰ بن اسلمؓ کو ہم بہت ہو حجر اسود تک رسائی مشکل ہو آسانی یہ کہ وہاں جو ہم نہ ہو اور بخوبی جو منہ سے لاہو قلعے ۱۲ منہ سے جہور علماء  
کایہ قول ہے کہ حجر اسود کو منہ لگا کر چومنا چاہیے اگر یہ نہ ہو سکے تو ہاتھ لگا کر چومنا چاہیے اگر یہ نہ ہو سکے تو ہاتھ لگا کر چوم لے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ٹکڑی لگا کر  
اس کو چوم لے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو جب حجر اسود کے سامنے پہنچے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کر کے اس کو چوم لے ۱۲ منہ

ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ عَلَى بَيْعِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمَحَجِّجٍ تَابَعَهُ النَّدَا وَرَدَّ فِي عَيْنِ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ -

**باب ۲۴۰** مَنْ لَمْ يَسْتَلِمِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ زَوْجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَا تَسْلِمُ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فَقَالَ لَهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّنْ الْبَيْتِ بِمَعْجُورٍ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ ۲۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ -

**باب ۲۴۱** تَقْبِيلُ الْحَجَّيْ -

۲۱۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا زَكَوَاءُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَّوَرِ وَلَا أَرَى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا آپ حجرا سود میں ایک چھڑی لگا کر اس کو چومتے تھے یونس کے ساتھ اس حدیث کو دور اور دی نے زہری کے بھتیجے سے روایت کیا انہوں نے اپنے چچا یا بیٹے زہری سے -

**باب دونوں میانی رکنوں کے سوا اور رکنوں کو چومنا**

اور محمد بن بکر نے کہا ہم کو ابن جریر نے خبر دی کہ مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے ابو الشعثاء سے انہوں نے کہا کہ کسی چیز سے کون پرہیز کرنا ہے اور معاویہ چاروں رکنوں کو چومتے تھے تو ابن عباس نے ان سے کہا یہ دونوں رکن لینے شامی اور عراقی ہم نہیں چومتے معاویہ نے ان سے کہا خانہ کعبہ کی کوئی چیز نہیں چھوڑی جاسکتی اور عبد اللہ بن زہری بھی چاروں رکنوں کو چومتے ہم سے ابو الولید طرابلسی نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کامیاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کعبہ کا کوئی کونہ چومنا نہیں دیکھا سوا دونوں میانی رکنوں کے

**باب حجرا سود کا چومنا**

ہم سے احمد بن سنان نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو درقانہ نے خبر دی کہ امام کو زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کامیاب نے حضرت عمرؓ کو دیکھا انہوں نے حجرا سود کو چوما اور کہنے لگے اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تو مجھ کو چومتے ہوں گے تو میں

اے کعبہ کے حاکم نے ہیں حجرا سود اور رکن میانی اور رکن شامی اور رکن عراقی اور رکن شامی یہ عرب کا حادثہ ہے شیخ ابن کثیر نے کہا کہ دیکھتے ہیں - ۲۱۷ - منہ سے اسے سب کو نہ متبرک ہیں سب کو چومنا چاہئے حجرا سود مشرق کو ناہے اور رکن میانی جنوبی اور رکن شامی شمالی اور رکن عراقی مغربی اس تعلیق کو امام احمد نے اپنی مسند میں مل کیا ۲۱۸ - منہ سے اس کو امام احمد اور زہری اور حاکم نے مل کیا ۲۱۹ - منہ سے معاویہ کی یہ رائے صحیح نہیں ہے بلکہ سارا خانہ کعبہ متبرک ہے مگر ہر کام میں سنت کی پیروی ضرور ہے معاویہ کی رائے پر لازم آتا ہے کہ آدمی کعبہ کی ساری دیواروں کو چوم چھپرے پر چومنا جائے اور کوئی جانے نہ چھوگا پھر تو طواف مکمل ہو جائے گا ۲۲۰ - منہ سے کہ کو ابن ابی شیبہ نے مل کیا ۲۲۱ - منہ سے بیٹے حجرا سود اور رکن میانی کے عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ اور اسحاقؓ معاویہ کا اسی پر عمل رہا ہے ہم کو اپنے پیغمبر کے طریق پر چلنا چاہئے معاویہ کے فعل سے ہم کو غرض نہیں ۲۲۲ - منہ سے اس پر لپ لگا کر لیکن آواز نہ نکالنا چاہئے امام شافعی سے ایسا ہی منقول ہے اور قاضی نے سعید بن جبیر سے نکالا جب تو حجرا سود کو چومے تو آواز نہ نکال اور رکن کعبہ چومنے کی طرح ۲۲۳ - منہ

مَا قَبَّلْتُكَ -

۲۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ تَنَاخَاذُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ

عَمْرِيقٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ بَنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلامِ الْحَجَّوِ  
فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ  
وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ آيَاتُ إِنْ شَرَحْتُ آيَاتُ إِنْ قُبِّلْتُ  
قَالَ اجْعَلْ آيَاتُ يَالَيْمَنَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ  
الْفَرَبِيُّ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ الرَّبِيعُ بْنُ عَبْدِ كُوفِيٍّ وَالرَّبِيعُ بْنُ  
عَمْرِيقٍ بَصْرِيُّ -

بَابُ ۱۳۶ مَنْ أَشَارَ إِلَى التُّرْكِيِّ إِذَا آتَى عَلَيْهِ  
۲۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى  
بَعِيرٍ كُلَّمَا آتَى عَلَى التُّرْكِيِّ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشُرْ

بَابُ ۱۳۷ التَّكْبِيرُ عِنْدَ التُّرْكِيِّ  
۲۱۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ عِكْرَمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا آتَى التُّرْكِيَّ أَشَارَ إِلَيْهِ

کبھی تجھ کو نہ چومتا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے  
زبیر بن عری سے انہوں نے کہا ایک شخص (زبیر) نے عبد اللہ بن عمر سے حجرا سود  
کے چومنے کو پوچھا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس  
کو ہاتھ لگاتے تھے اور چومتے تھے انہوں نے کہا بھلا بتاؤ اگر ہجوم ہو یا میں عاجز ہو  
عاجز تو کی کروں انہوں نے کہا یہ اگر مگر میں میں جا کر کھڑکیں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دیکھا آپ حجرا سود کو ہاتھ لگاتے تھے اور چومتے تھے اور محمد بن یوسف  
فربری (امام بخاری کے شاگرد) نے کہا ابو جعفر بن ابی حاتم کی کتاب میں دیکھا  
امام بخاری نے کہا زبیر بن عدی کو نے کارہنے والا ہے اور زبیر بن عمری  
اس حدیث کا راوی بھری کا۔

باب حجرا سود کے سامنے آن کر اشارہ کرنا جب چومنا نہ ہو سکے  
ہم سے محمد بن منشی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب نے کہا ہم سے خالد  
ہذا نے انہوں نے مکرہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا جب حجرا سود کے سامنے  
آئے تو کسی چیز سے اشارہ کرتے۔

باب حجرا سود کے سامنے اللہ اکبر کہنا  
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن عبد اللہ الطحان نے  
کہا ہم سے خالد بن مہران ہذا نے مکرہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا جب آپ  
حجرا سود کے سامنے آئے تو کوئی چیز نہ پوچھ پاس تھی اس سے اشارہ کرتے اور

۱۷ یعنی آنحضرت کی سنت پر چلے اس میں چوبیس گویاں اور اگر گزراں کیا دہا بیت بات ہے اہل بدعات کی یہ عادت ہے حدیث شریف بیان کرد تو لغو مدرات پیش کرتے ہیں  
اگر ایسا ہو مگر وہیاب عبد اللہ بن عمر سے اس پر انکار کیا بیان کی نشانی یہ ہے کہ جہاں حدیث شریف کی اس پر عمل کرنا شروع کر دے سدا امانہ اس کے خلاف بکتار ہے اگر حدیث شریف  
پر عمل کرنے کی وجہ سے کوئی وہابی کہے کوئی غیر مقلد تو ہے حق میں نعمت غیر مترقبہ سمجھے یہ دولت کس کو نصیب ہو تی ہے کہ یہ حدیث پر عمل کرنے میں ابھارا اور نکلے اٹھائے اللہ کی راہ میں  
گالیں یا مار مارے گا ان ذیل ٹیٹ پوچھے دنیا کے بادشاہوں اور نوابوں کی لاکھوں خطبات اور خلعت سے زیادہ بیش بہا اور قابل قدر ہے وکھلے اللہ پر یہ بیش بہا سے ۱۷ یعنی پھری سے  
شافعی اور ہارے امام احمد بن حنبل نے یہ کہا ہے کہ طواف شروع کرتے وقت جب حجرا سود چومے تو مستحب ہے کہ یوں کہ ہم اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر یا تاک و بعد فقہا نے کہا کہ طواف کعبہ کا طواف کعبہ کا طواف کعبہ کا  
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ شافی غلامی سے نکال کر محراب نے آنحضرت سے پوچھا حجرا سود کو چومنے وقت ہم کیا کہیں آپ نے فرمایا میں کہ ہم اللہ اکبر یا تاک و بعد فقہا نے کہا کہ طواف کعبہ کا طواف کعبہ کا طواف کعبہ کا

يُشْفَى عِنْدَهُ وَكَتَبْنَا بَعْدَهُ اَبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ  
خَالِدِ الْحَذَّاءِ -

باب ۱۷۹ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اِذَا قَامَ مَسْكَةً  
قَبْلَ اَنْ يَنْجِعَ اِلَى بَيْتِهِ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا  
۲۲۰ - حَدَّثَنَا اَصْبَغُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اخْبَرَنِي عَنْ  
عَنْ مُتَحَدِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَوْدَةٍ قَالَ  
فَاَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ اَنْ اَوَّلَ شَيْءٍ يَدَّ اِلَيْهِ حِينَ قَدَّمَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَوْبًا طَافَ ثُمَّ لَمْ  
تَكُنْ عُمَرَةُ ثُمَّ حَجَّ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِثْلَهُ ثُمَّ حَجَّ  
مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَاوُلَ شَوْحٍ بَدَأَ بِرِ الْكَوَاثِ ثُمَّ  
ذَابَتْ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ يَفْعَلُونَ وَهَذَا  
اَخْبَرْتَنِي اَعْلَى اَنَّهُمَا هَلَكَتْ هِيَ وَاخْتِطَا وَالزُّبَيْرُ  
وَقُلَانِ وَقُلَانِ يَحْمَرُ قَلْبًا مَسَحُوا الزُّكْنَ  
حَلَوًا -

۲۲۱ - حَدَّثَنَا اَبْرَاهِيْمُ بْنُ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو  
خَمْرَةَ اَنَّ ابْنَ عِيَّاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا صُوسِي بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ اکبر کہتے خالد طحان کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن طحمان نے بھی خالد  
ہذا سے روایت کیا۔

باب جو شخص مکہ میں (حج یا عمرے کی نیت سے) آئے تو اپنے گھروٹ  
جانے سے پہلے طواف کرے پھر دو گانہ طواف ادا کرے پھر صفا پہاڑ پر جائے  
ہم سے اصبح بن فرج نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن وہب سے  
انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن معدی کثر نے خبر دی انہوں نے ابو الاسود بن مہاجر  
سے انہوں نے کہا میں نے عمروہ سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عائشہ  
نے بیان کیا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو پہلا کام آپ نے یہ  
کیا کہ وضو کیا پھر طواف کیا طواف کرنے سے عمرہ نہیں ہوا پھر آپ کے بعد ابو بکر اور عمر  
نے بھی ایسا ہی حج کیا پھر عمروہ نے کہا میں نے اپنے والد عبد رب کے ساتھ حج کیا انہوں  
نے بھی پہلا جو کام کیا وہ طواف تھا بعد اس کے میں نے مہاجر بن اور انصار  
کو ایسا ہی کرنے دیکھا اور مجھ سے والدہ (اسامہ) نے بیان کیا انہوں نے اور ان  
کی بہن حضرت عائشہ اور زبیر اور فلاں لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا جب انہوں  
نے حجرا سود کو چومالا اور مفاخرہ پر دوڑے اور سر منڈایا اس وقت احرام کھولا۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے ابو ضمروہ انس بن عیاض  
نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرے میں مکہ آتے ہی پہلے طواف کرتے اول

امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ عمرے میں صرف طواف کر لینے سے آدمی کا احرام پورا نہیں ہوتا جب تک صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے گو ابن عباسؓ سے اس کے خلاف  
مستقل ہے لیکن یہ قول جمہور علماء کے خلاف ہے اور امام بخاری نے بھی اس کا رد کیا ہے کہتے ہیں ابن عباسؓ کا یہ مذہب ہے کہ جو کوئی حج معز کو نیت کرے وہ جب  
بیت الشریعہ داخل ہو تو طواف نہ کرے جب تک عرفات سے لوٹ کر نہ آئے اگر طواف کرنے کا تو حلال ہو جائے گا اور حج کا احرام ٹوٹ جائے گا یہ قول بھی جمہور علماء کے خلاف  
ہے اور امام بخاری سے یہ باب لا کر اس قول کا رد کیا ۱۷ منہ ۱۸ کیا ذکر کیا وہ اس روایت میں مذکور نہیں ہے لیکن امام مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ عراق کے ایک شخص نے  
ابو الاسود سے کہا تم مروہ بن زبیر سے یہ مسئلہ پوچھو اگر ایک شخص حج کا احرام باندھے پھر بیت اللہ کا طواف کرے تو وہ بغیر مفاخرہ و دوڑے حلال ہو جاتا ہے یا نہیں  
ابو اسود نے کہا میں نے پوچھا مروہ بن زبیر سے کہنا جو حج کا احرام باندھے وہ ہے حج کے حلال نہیں ہو سکتا پھر اس شخص سے بیان کیا اس نے کہا عمروہ سے کہو کہ ابن عباسؓ اس کے  
خلاف بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ان لوگوں کو جنہوں نے حج کا احرام باندھا تھا اور ہدی نہ لائے تھے یہ حکم دیا تھا کہ اس کو عمرہ کر ڈالیں دوسری ہدایت  
میں یوں ہے ابن عباسؓ سے کہنا جب خانہ کعبہ کا طواف کر لیا تو وہ حلال ہوئے ۱۷ منہ ۱۸ یعنی حج کا احرام باندھا کہ سب مکہ میں اگر طواف کرتے اور طواف  
سے یہ نہ سوتا کہ ان کا احرام کھل جائے یا حج بگڑ جائے جیسے ابن عباسؓ کہتے ہیں ۱۷ منہ

كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ سَعَةَ ثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ  
وَسَعَةَ أَرْبَعَةٍ ثُمَّ سَجَدَ تَبَيُّنَ ثَمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ  
۲۲۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّذِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ  
بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَارِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِأَيِّ  
الطَّوَّافَاتِ الْأُولَى يَخْبُثُ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ ثَمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً وَ  
أَنَّهُ كَانَ يَسْعُ بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ  
بَابُ ۱۵ طَوَّافَاتِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ وَقَالَ  
بْنُ عَسْمَاءٍ وَبْنُ عُلَيٍّْ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ بَنُو جَرِيْ  
أَخْبَرَنِي عَطَاءُ إِذَا مَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَّافَاتِ  
مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ  
الْحِجَابِ أَفِي قَبْلِ قَالَ أَيْ لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ  
الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطُهُنَّ الرِّجَالُ قَالَ لَمْ  
يَكُنْ يُخَالِطُهُنَّ كَأَنَّ عَائِشَةَ تُطَوِّفُ حَجْرَةً مِنَ  
الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتْ أَمْرًا أَنْطَلِقِي نَسْتَكْمِ  
يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنْطَلِقِي عَنْكَ وَابْتَغِي خُرُوجَ  
مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطْفِئْنَ مَعَ الرِّجَالِ فَلَكُنَّ  
كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ فَمِنْ حِينَ يَدْخُلْنَ  
وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ أَفِي عَائِشَةَ أَنَا وَ  
عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَارِدَةٌ فِي جَوْثِ ثَمِيْرٍ  
قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُزَكِّي

کے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار میں معمولی چال سے پھر طواف کا دو گنا  
ادار کرتے پھر مفسر وہ ۵ کا طواف کرتے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن عیاض  
نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے تارفع سے انہوں نے عبد اللہ  
بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلا طواف (یعنی  
طواف قدوم کرتے تو اول کے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں معمولی  
چال سے اور مفا اور دوسرے کے پچھ میں نالے کے نشیب میں دوڑ کر چلتے

باب عورتیں بھی مردوں کے ساتھ طواف کریں یا الگ ہو کر  
امام بخاری نے کہا عمرو بن علی نے مجھ سے کہا کہ ہم سے ابو اسام نے بیان کیا ابن  
جریر نے کہا ابن ہشام نے (جب وہ ہشام بن عبد الملک کی طرف سے مکہ کا  
حاکم تھا) عورتوں کو منع کیا مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے تو ابن ابی رباح  
نے کہا تو ان کو کیسے منع کرتا ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی  
بیوں نے مردوں کے ساتھ طواف کیا ابن جریر نے پوچھا حجاب کا حکم اترنے  
کے بعد یا اس سے پہلے انہوں نے کہا میری عمر کی قسم میں نے یہ حجاب کا حکم  
اترنے کے بعد دیکھا ابن جریر نے کہا مرد عورت مل جل جاتے تھے انہوں نے  
کہا نہیں حضرت عائشہؓ ایک الگ کوٹنے میں مردوں سے جدا رہ کر طواف کیا  
کرتیں مردوں میں رکھتیں ایک عورت نے ان سے کہا (جس کا نام وقرة عقا)  
ام المؤمنین چلو مجھ اسود چومیں انہوں نے کہا تو جا چوم میں نہیں چومتی اور عورتیں  
رات کو نکلتیں اس طرح کہ پہچانی نہ جائیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں البتہ  
عورتیں جب کبھی کے اندر جانا چاہتیں تو کھڑی رہتیں مرد باہر نکالے جاتے  
اس وقت اندر رہتیں اور میں اور عبید بن عمر حضرت عائشہؓ پاس جایا کرتے وہ  
شیر پہاڑ پر ٹھہری تھیں (جو مزدلفہ میں ہے) ابن جریر نے کہا میں نے اس

سے کہا وہاں مایہوں کے پیچانے کے لیے دو سبز پھرتوں کا نشان قائم کر دیا میں ۱۲ منہ سے عطا تو تابعی تھے مطلب یہ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی بیویوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرتے دیکھا اور جب عطا نے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پر ایک مدت گزر چکی تھی تو ظاہر ہے کہ حجاب کے بعد  
یہ معاملہ ہوا ۱۲ منہ سے طواف کا دائرہ وسیع ہے حضرت عائشہؓ ایک طرف الگ رہ کر طواف کرتیں اور مرد بھی طواف کرتے رہتے یعنی نسوان میں مجرہ ہے زائے

مجمہ سے یعنی آئیں دیکھ طواف کرتیں ۱۲ منہ

لَهَا غَشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَبَرٌ ذَلِكَ وَ  
رَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مَوْزَدًا.

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَرْوِجُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ  
دَرَاهِمِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ مِنْ دَرَاهِمِ النَّاسِ  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي  
جَنَابَ بَيْتٍ وَهُوَ يَقْرَأُ الطُّورَ بِكِتَابٍ مَسْطُورٍ

### بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
هَاشِمُ بْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ  
الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ  
بِإِنْسَانٍ مَرَبُودَةٍ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَرَاوِجٍ يَطُوفُ  
بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قَدْ بَيَّدَ -

سے پوچھا پھر پردہ کیا تھا انہوں نے کہا وہ ایک ترک ڈیرے میں عقیس اُس پر پردہ  
پڑا تھا اس ہمارے اُن کے بیچ میں ہی پردہ تھا میں نے دیکھا وہ گلابی کرتہ پہنی  
ہوئی عقیس۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک  
نے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں  
نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہ سے جو ابی عقیس آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت  
کی میں بیمار ہوں (بیدل طواف نہیں کر سکتی آپ نے فرمایا سو اور لوگوں کے  
پیچھے رہ کر طواف کر لے آخر میں نے لوگوں کے پیچھے رہ کر طواف کیا اُس وقت  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہے کے بازو نماز پڑھ رہے تھے آپ سورہ والطور  
و کتاب مسطور پڑھ رہے تھے۔

### باب طواف میں باتیں کرنا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام صنعانی  
نے اُن سے ابن جریج نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو سلیمان بن ابی مسلم اتول  
نے خبر دی اُن کو طواف میں نے انہوں نے ابن عباس سے کہہ دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کہے کا طواف کر رہے تھے انہیں میں ایک آدمی کو دیکھا اُس نے اپنا ہاتھ  
دوسرے آدمی سے باندھ لیا تھا تیسے سے یادھا گے سے یا اور کسی چیز سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا پھر فرمایا ہاتھ  
پکڑ کر اُس کو لے چلے

۱۔ حضرت عائشہ کے لباس پر طواف کی نظر پڑی یہ کچھ منع نہیں ہے بخیر کے اھواز دھنیے رہنا چاہئیں نہ کہ اس لباس اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ازواج مطہرات  
کا حجاب یہ تھا کہ ستر کپڑے پہنے رہیں نہ یکہ ایک چار دیواری میں بند رہیں مگر ہر اس کے باہر نکلیں جیسے ہندوستان میں رواج ہے ہندوستان کا یہ پردہ مالکل  
رسی ہے کہ شرعی حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عورت اور مرد کسی مقام میں جمع ہو سکتے ہیں جیسے مجلس و عطا نماز یا عید یا طواف یا حج یا اور ثواب کے کاموں میں  
گو اختلاف ہے بالکل میل جول جائز نہیں ۲۔ منہ ۳۔ شاید وہ اندھا ہو گا مگر طواف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باپ بیٹے تھے بیٹے طلق بن بشر اور ایک  
رسی سے دونوں بندھے ہوئے تھے آپ نے محل پوچھا تو بشر کہنے لگا میں نے صلی اللہ تعالیٰ میرا مال اور میری اولاد دلا دے گا تو میں بندھا ہوا  
حج کروں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رسی کاٹ دی اور فرمایا دونوں حج کرو مگر یہ باندھ نہ لیا کہ طواف میں کلام کرنا درست ہے  
کیونکہ آپ نے میں طواف میں فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر چلے ۴۔ منہ



**باب ۱۵۲** اِذَا رَأَى سَيِّئًا أَوْ شَيْئًا يَكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سَلَمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ۔

**باب ۱۵۳** لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُمَارًا وَلَا يَجْعَلُ فِيهِ مَذْبُوحًا۔ ۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَجَّيْزُ بْنُ يَكْنَزٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ تَلَاؤُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ هَرِيرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي آمَرَهُ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوُدَّاعِ يَوْمَ التَّحْرِيفِ رَهْطًا يُؤَدُّونَ فِي النَّارِ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَعْدَ الْعَامِ مَشْرُكًا وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

**باب ۱۵۴** اِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ وَقَالَ عَطَاءُ فَمَنْ يَطُوفُ فَقَامُ الصَّلَاةِ أَوْ يَدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا اسْتَكْبَرُ مِنْ جَعْرِ إِلَى حَدِيثٍ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَذِي وَيَذْكُرُ نَحْوَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ۔

**باب ۱۵۵** طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَبَّيْتُوهُ رُكْعَتَيْنِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي

**باب** جب طواف میں کسی کو باندھا دیکھو یا اور کوئی مکروہ چیز تو اس کو کاٹ سکتا ہے۔

ہم سے ابو امامہ ثمالی نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان الاحول سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ باگ کی رسی یا اور کسی چیز سے بندھا ہوا کعبہ کا طواف کر رہا تھا آپ نے اس کو کاٹ دیا۔

**باب** کوئی شخص ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے نہ مشرک چمکانے پائے ہم سے عیسیٰ بن کبیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ سے حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا ان کو ابو ہریرہ نے خبر دی ابو بکر صدیقؓ نے ان کو چند لوگوں کے ساتھ اس جگہ میں بھیجا جو حج واداع سے پہلے تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیقؓ کو امیر مقرر کیا تھا اس لیے کہ وہ فی جہ کی دوسو سال تارخ لوگوں میں یہ سنائی کہ وہ اس سال کے بعد کوئی مشرک مکہ کا حج نہ کرے نہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف کرے۔

**باب** اگر طواف کرنے کو تینے حج میں ٹھہر جائے تو کیا حکم ہے اور عطا نے کہا ایک شخص طواف کر رہا ہو پھر نماز کی تکبیر ہو یا وہاں سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیر کر یا موقع پا کر جب لوٹے سابق کے طواف پر یا اگر اسے اور عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے بھی ایسا ہی نقل کیا جاتا ہے۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کے سات پھروں کے بعد دو رکعتیں پڑھنا اور نافعؓ نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ سات پھروں کے لیے دو رکعتیں

**۱۵** مسلم ہوا کہ طواف میں متر و بالکن ضروری ہے یا بلایت کے زمانہ میں اور بے وقوفان نہیں ایک یہ بھی ہے کہ ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا کرتے اور کہتے کیا کہ جہی کہ میں کو ہیں کہ ہم ننگے کیے ہیں ان کو تاڑنا ان پر ہے ۱۲ منہ ۱۳ امام حسن عسکری سے منقول ہے اگر کوئی طواف کر رہا ہو اور نماز کی تکبیر ہو تو طواف چھوڑ دے جماعت میں نہ کہ نہ ہو جائے اور نماز کے بعد از سر نو طواف شروع کرے امام بخاری نے عطا کا قول الا کر ان پر رد کیا امام مالکؒ اور شافعیؒ نے کہا کہ فرض نماز کے لیے اگر طواف چھوڑ دے تو نماز مکمل ہے لیکن نقل نماز کے واسطے اگر چھوڑ دے تو از سر نو شروع کرنا اولیٰ ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہر حال میں بنا درست ہے حالانکہ کہنے میں طواف میں ہوا لات واجب ہے اگر گنہ گار یا سہواً موالاۃ چھوڑ دے تو طواف صحیح نہ ہو گا مگر نماز فرض یا نماز سے کے لیے قطع کرنا جائز ہے تین ۱۴ منہ ۱۵ یعنی جتنے پھیرے کر چکا تھا ان کو قائم رکھا کر سات پھیرے پورے کرے ۱۶ منہ ۱۷ عطا کے قول کو عبد الرزاق نے اور ابن عمرؓ کے قول کو سعید بن منصور نے اور عبد الرحمن کے قول کو بھی عبد الرزاق نے نقل کیا ۱۸ منہ

لِحُجَّتِي سُبُوغَ تَرَكْتَيْنِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أُمَيَّةَ قُلْتُ  
لِلْزُهْرِيِّ إِنْ عَطَا يَقُولُ تَجْزِيئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ  
تَرَكَّتِي الطَّوَافِ فَقَالَ الشَّيْخُ أَفْضَلَ لَمْ يُطْعِفِ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوغًا قَطْرًا لِأَصْلَى رَكْعَتَيْنِ  
۲۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ  
قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ يَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى أَمْرٍ فِي الْعَمَلِ  
قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ  
صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ  
وَقَالَ لَقَدْ كَانَ كَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسْوَأُ حَسَنَةً قَالَ  
وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَقْرُبُ  
أَمْرُهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ-

**بَاب ۱۵۶** مَنْ كَوَّرَ قُرْبَ الْكَعْبَةِ وَلَمْ يُطْعِفِ حَتَّى  
يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ-

۲۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ  
وَلَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ يَمَّا حَتَّى رَجَعَ مِنْهَا  
**بَاب ۱۵۷** مَنْ صَلَّى رَكْعَتِي الطَّوَافِ خَارِجًا مِنْ

پڑھا کرتے اور اسماعیل بن امیہ نے کہا میں نے خبر سہری سے کہا عطا کہتے ہیں کہ  
فرض نماز (طواف) کے بعد پڑھنا کافی ہے پھر دو گانہ طواف کی ضرورت نہیں  
انہوں نے کہا سنت کی پیروی افضل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب  
طواف کے سات پھرے پورے کیے تو دو گانہ ادا کیا۔

ہم سے قتیبہ بن سعد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں  
نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ہم نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کیا عمر میں  
آدمی صغافروہ دوڑنے سے پہلے اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لائے اور بیت اللہ کے سات پھرے کیے پھر  
مقام البراہیم کے نیچے دو رکعتیں پڑھیں اور صغافروہ کا طواف کیا اور کہنے لگے تم کو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی پیروی ہے عمر بن دینار نے کہا میں نے  
جابر بن عبد اللہ سے اسی مسئلہ کو پوچھا انہوں نے کہا جب تک صغافروہ کا  
طواف نہ کرے اپنی عورت سے صحبت نہ کرے۔

**باب جو شخص پہلے طواف یعنی طواف قدوم کے بعد پھر کعبہ کے نزدیک  
نہ پھٹکے اور عرفات کو حج کے لیے چلا جائے**

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہم سے فضیل نے کہا ہم سے  
موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کرب نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لائے سات بار بیت اللہ کا طواف کیا  
اور صغافروہ دوڑے اور طواف کے بعد پھر بیت اللہ کے نزدیک نہ گئے یہاں تک  
کہ حج کر کے عرفات سے لوٹے

**باب طواف کا دو گانہ مسجد سے باہر پڑھنا اور حضرت عمرؓ نے حرم سے**

۱۵ اس کو عبد الرزاق نے ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اول کیا یہ دو گانہ طواف کہلاتا ہے مشہور علماء کے نزدیک سنت ہے  
اور فقیر اور مکیہ کے نزدیک واجب ہے ۱۶ اس کو ابن ابی شیبہ نے اول کیا قسطنطینی کا صحیح ہے کہ دو گانہ طواف سنت ہے اور سوربن حمزہ سے قول ہے کہ وہ جب صبح یا  
عصر کے بعد طواف کرتے تو سات پھرے کرتے اور سورج نکلنے یا ڈوبنے کے بعد سات پھرے کرتے ۱۷ اس سے یہ کوئی نہ سمجھے  
کوئی قاضی نہیں اگر کوئی نفل طواف حج سے پہلے نہ کرے اور کعبہ کے پاس بھی نہ جائے تو حج سے فارغ ہو کر طواف الزیادہ کرے جو فرض ہے ۱۸ اس سے یہ کوئی نہ سمجھے  
کہ حاجی کو طواف قدوم کے بعد پھر نفل طواف کرنا منہ ہے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے کاموں میں مشغول ہوں گے اور آپ کعبہ سے دور ٹھہرے تھے لیکن محب  
میں اس لیے حج سے فراغت ہوئے تک آپ کو کعبہ میں آنے کی اور نفل طواف کرنے کی مصلحت نہیں ملی ۱۹

الْمُحْتَدِ وَصَلَّى عَمْرُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ -

۲۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَنَا  
مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُذُوَةَ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَّ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكْرِيَّا  
الْقَسْبِيُّ عَنْ هُشَامٍ عَنْ عُذُوَةَ عَنْ لُؤْمِ سَلَمَةَ زَوْجِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَأَرَادَ الْخُرُوجَ وَكَرِهَ تَكْلُفُ  
طَافَتْ بِالْبَيْتِ أَرَادَتِ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِمَّتِ الصَّلَاةُ لِلصُّبْحِ  
فَطُفُّوا إِلَى الْعَيْرِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ

بَابُ ۱۵۸ مَنْ صَلَّى رَكَعَتَيِ الطَّوَائِفِ خَلْفَ الْإِمَامِ  
۲۳۰- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ  
قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا  
وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا  
قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَرَّمْنَا رَسُولَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ

بَابُ ۱۵۹ الطَّوَائِفُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ كَانَ ابْنُ  
عُمَرَ يُصَلِّي رَكَعَتَيِ الطَّوَائِفِ تَامًا تَطْلِعُ الشَّمْسُ وَطَائِفًا  
بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَزَكَّيْتُ الْوُكُوفَيْنِ بِذِي طُلُوعِ  
۲۳۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

بھی باہر طواف کا دو گنا نہ ادا کیا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف قتیبی نے بیان کیا کہ امام مالک نے فرمایا  
انہوں نے محمد بن عبد الرحمن سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زینب بنت  
ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہ سے انہوں نے کمایس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
و سلم سے بیماری کی شکایت کی دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن حرب  
نے بیان کیا کہ امام ابوہریرہ بن ابی زکریا غسانی نے انہوں نے شام سے  
انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام سلمہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے فرمایا اُس وقت آپ مکہ میں تھے اور وہ نہ  
ہونا چاہتے تھے اور ام سلمہ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا وہ بھی روانہ ہونا چاہتی  
تھیں آپ نے اُن سے فرمایا جب صبح کی نماز کی تکبیر ہو تو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف  
کرے اور لوگ نماز پڑھتے رہیں انہوں نے ایسا ہی کیا اور طواف کا دو گنا نہ نہیں  
پڑھا یہاں تک کہ مکہ یا مسجد سے نکل گئیں۔

### باب مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ امام شعیبہ نے کہا ہم  
سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے آپ نے طواف کے ساتھ پھیرے کیے اور مقام  
ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ مفاہیراڑی طرف نکلے اور اللہ تعالیٰ  
نے سورہ اتراب میں فرمایا اللہ تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے  
باب صبح اور عصر کی نماز کے بعد طواف کرنا اور عبد اللہ بن عمر طواف کا  
دو گنا نہ اس وقت تک پڑھتے تھے جب تک سورج نہ نکلے اور حضرت عمرؓ نے  
صبح کی نماز کے بعد طواف کیا پھر سوار ہوئے اور دو گنا نہ طواف کا ذی طوی میں پڑھا  
ہم سے حسن بن عمر لہیری نے بیان کیا کہ امام شعیبہ بن زید بن زید

۱۵ اس کو امام شعیبہ نے اصل کیا مطلب یہ ہے کہ طواف کا دو گنا نہ جب چاہے ادا کر لیا جائے پڑھے یہ ضرور نہیں کہ طواف کے بعد ہی یا حرم یا مسجد حرام ہی میں  
پڑھے ۱۶ منہ ۱۷ عبد اللہ بن عمرؓ کا مذہب تھا کہ خاص نماز اس وقت مکروہ ہے جب سورج نکل رہا ہو یا ڈوب رہا ہو لیکن سورج نکلنے سے پہلے نماز درست  
ہے ۱۸ منہ ۱۹ ذی طوی ایک مقام ہے مکہ کے متصل ایک میل پر ۱۲ منہ

يَزِيدُ بْنُ زُرَّاعٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْدَةَ عَنْ عَلِيَّةَ  
أَنَّ نَاسًا هَاجُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا  
إِلَى الْمَذْكُورِ حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يَصِلُونَ فَقَالَتْ  
عَلِيَّةٌ مَعْدُو أَحَقُّ إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تَكُونُ فِيهَا الصَّلَاةُ

٢٣٢- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّذِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
صَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فِي عِنْدُ غُرُوبِهَا .

٢٣٣ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ  
 بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَرْفُوعٍ قَالَ  
 رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي  
 رَكَعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ  
 يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخَيِّرُ أَنْ عَاشَةَ حَدَّثَنَا  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا أَصْلًا  
 بَابُ الْمَرْفُوعِ يَطُوفُ رَاكِبًا

بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

٣٣٣ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ الْأَحْمَضِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَ  
هُوَ عَلَى بَعِيرٍ كَلَّمَآ أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ  
فِي يَدِهِ وَكَتَبَ

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

نے انہوں نے حبیب معلم سے انہوں نے عطایا ابی رباح سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے کچھ لوگوں نے صبیح کی نماز کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر واپس کے پاس جا  
بیٹھے جو سورج نکلنے لگا تو گے طواف کا دو گنا نہ پڑھے حضرت عائشہ نے کہا تو بیٹھے رہے  
جب وہ گھڑی آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے ابو ضمرو نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقیقہ نے انہوں نے نافع سے کہہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سورج نکلنے اور ڈوبتے وقت نماز سے منع کرتے۔

ہم سے حسن بن محمد مبارح نے بیان کیا کہ ہم سے عیدہ بن حمید نے کہا  
میرے عہد العزیز بن ربیع نے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن زبیر کو دیکھا وہ  
فجر کی نماز کے بعد طواف کرنے اور طواف کا دو گنا نہ پڑھتے عہد العزیز نے کہا  
اور میں نے عبد اللہ بن زبیر کو دیکھا وہ صبح کی نماز کے بعد دو رکعتیں سنت کی پڑھا  
کرتے اور کہتے کہ حضرت عائشہؓ نے اُن سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب  
اُن کے گھر میں آتے تو بیرکعتیں پڑھتے

باب بیہا سوار رہ کر طواف کر سکتا ہے

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہ ہم سے خالد طحان نے  
 اُنہوں نے خالد خدا سے اُنہوں نے مکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار رہ کر بیت اللہ کا طواف کیا جب  
 حجر اسود کے برابر آئے تو آپ کے ہاتھ میں ایک چیز تھی اس سے اشارہ  
 کرنے اور اللہ اکبر کہتے۔

ہم سے حمید اللہ بن مسلمہ قعقنی نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے

۱۷ شایہ حضرت عائشہ کا بھی یہی مذہب ہو گا کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد کوکب میں نماز پڑھنی مکروہ ہے ۱۲ منہ ۱۷ ان دونوں حدیثوں میں گو عصر اور فجر کے بعد طواف کا ذکر نہیں ہے پھر ترجمہ باب تھا گراما بخاری نے طواف کو نماز پر قیاس کیا تنقیہ نے فجر اور عصر کے بعد طواف جائز رکھا ہے لیکن طواف کا جو گناہ پڑھنا مکروہ رکھا ہے ۱۴ منہ ۱۷ اس حدیث میں گو یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ بیمار تھے اور بظاہر ترجمہ باب سے مطابقت نہیں ہے مگر ۱۸ امام بخاری اور ابوداؤد کی حدیث کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ ہے کہ بیمار تھے بعضوں نے کہا جب بغیر بیماری اور عند کسوی پر طواف کرنا درست ہو تو بیماری میں بطریق اولیٰ درست ہو گا اور اس طرح باب کا مطلب نکل آیا تنقیہ کے نزدیک طواف پسند کرنا چاہیے جو علامہ زسواں سوچ کر کہے تو اعاذہ اللہ منہ سے اگر مکروہ سمجھی اور اگر حلالا حسائے تو دم میں ہے ۱۲ منہ



أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَسْبُؤُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرْعَ شَقِيٌّ وَأَنَا بَعْلَةٌ  
فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَرَعَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَا وَدَعْتُمْ  
ثُمَّ جَاءَ بَطْشٌ مِنْ ذَهَبٍ فَمَتَّلِي بِحِكْمَةٍ فَإِنَّمَا أَنَا  
فَأَرُوهُمَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَعَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي  
فَعَوَّجَنِي إِلَى التَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ جِبْرِيلُ لِنَازِلِ  
التَّمَاءِ الدُّنْيَا إِنَّمَا أَفْتَحُ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ -  
۲۳۸- حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْقُرَظِيُّ  
عَنْ عَصَمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَأَلْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ زُهْرَمٍ فَتَشْرَبَ وَهُوَ  
قَائِمٌ قَالَ عَصَمٌ خَلَفَ عِزْمَةً مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ

### بَابُ ۱۶۳ طَوَائِفُ الْفَارِسِ

۲۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ  
الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ  
هَذِيٌّ فَلْيُجِئْ بِالْعَجِيزِ وَالْعُمَرَةِ ثُمَّ لَا يَجْعَلْ حَتَّى  
يَجْلُ مِنْهُمَا فَقَدْ مِتْ مَكَّةَ وَأَنَا حَافِضٌ فَلَمَّا  
فَضَيْنَا حَجَّجْنَا السَّكْفِيَّ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى الشَّعْبِيِّ

اور عبد اللہ نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو یونس نے انہوں  
نے زہری سے کہ انس بن مالک نے کہا ابو ذر غفاری حدیث بیان کرتے تھے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چھتیر ہی لگی اُس وقت میں مکہ میں تھا  
اور جبریل اترے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر زمزم کے پانی سے اس کو دھوا  
بعد اُس کے ایک سو نے کالشت لائے جو علم اور ایمان سے بھرا ہوا تھا میرے  
سینے میں انڈیل دیا پھر سینہ جوڑ دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر پہلے آسمان پر مجھ کو چڑھا  
اُسے گئے جبریل نے وہاں کے داروغہ کو پکارا کھول اس نے پوچھا کون بولے  
جبریل (آخر حدیث تک)

مجھ سے محمد بن سلام بکندی نے بیان کیا کہ ہم کو مروان بن معاویہ زادی  
نے خبر دی انہوں نے عاصم اہول سے انہوں نے شعبی سے ابن عباس نے اُن سے بیان  
کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا اپنے کھڑے کھڑے پیامبر نے کہا میں نے  
مکرمہ سے اس کا ذکر کیا انہوں نے قسم کھا کر کہا اس دن تو آپ اونٹ پر سوار تھے۔

### باب فہر ان کرنے والا ایک طواف کرے یا دو

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر  
دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ  
سے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ  
سے) نکلے اور عمرے کا احرام باندھا پھر آپ نے فرمایا جس کے ساتھ قربانی  
کا جانور ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے اور جب تک وہ دونوں سے فارغ  
نہ ہوا احرام نہ کھوے خبر میں جب مکہ پہنچی تو (اتفاق سے) حالت غنی جب  
ہم لوگ حج پورا کر چکے تو آپ نے مجھ کو عبد الرحمن کے ساتھ تنغیم لکھنے بھیجے

۱۷- یہ مراج کی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جو مشہور ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس سے زمزم کے پانی کی فضیلت نکلتی ہے کس لیے کہ  
آپ کا سینہ اسی پانی سے دھویا گیا ۱۸- منہ ۱۷ کو یا مکرمہ نے شعبی کی روایت کو غلط سمجھا مگر ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے اونٹ بٹھایا پھر  
دو رکعتیں پڑھیں تو شاید اونٹ سے اتر کر آپ نے کھڑے ہو کر پانی پیا لیکن اہل تفسیر حافظ ہیں بلکہ مکرمہ میں تو لوگوں نے کلام کیا ہے شعبی کے ثقہ  
ہونے میں کسی نے شک نہیں کیا کھڑے ہو کر پانی پینا گو بعضوں نے مکروہ رکھا ہے مگر زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا اسی حدیث کے رد سے جائز رکھا ہے  
۱۹- منہ ۱۷ تنغیم ایک مقام مشہور ہے مکہ سے تین میل پر اس کو مسجد عائشہ بھی کہتے ہیں اکثر لوگ اب وہیں سے عمرے کا احرام باندھا کرتے ہیں کہیں کوہ

حل کی قریب ترین سرحد ہے ۱۸ منہ

فَاَعْمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكَ فَطَافَ  
الَّذِينَ اَهْلَوْا بِاَلْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا  
اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ تَرَجَعُوا مِنْ مَتًى وَاَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا  
بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاَتَمَّ طَافُوا طَوَافًا وَاَحَدًا  
۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي ثَوْبٍ عَنْ تَارِغِ بْنِ اَبِي عُمَرَ فَحَلَّ  
ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَظَهَرَ فِي الدَّارِ فَقَالَ  
رَبِّي لَا اَمِنْ اَنْ يَكُونَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ  
فَيَصُدُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ فَلَوْ اَقَمْتُ فَقَالَ فَاَذْهَبْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَالَ كُفَّارٌ فَرَفِضَ  
بَيْتَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ اِنْ يُحَلَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ اَفْعَلُ  
كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ  
لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ  
ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ كَمَا اَتَى قَدْ اَوْجَبْتُ مَعَ عُمَرَاءِ حِجَّاتِ  
قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهَا طَوَافًا وَاَحَدًا۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيْبُ عَنْ تَارِغِ بْنِ اَبِي عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ  
الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَبَيَّنَ لَهُ اِنْ النَّاسَ كَانُوا  
بَيْنَهُمْ وَقَالَ قَدْ اَتَا نَخَافُ اَنْ يَصُدُّوْكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ  
لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذْ اَنْصَحَ كَمَا صَنَعَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى اَتَشْهَدُ كَمَا اَتَى قَدْ  
اَوْجَبْتُ عُمَرَاءَ تَخَوَّعَ حَتَّى اِذَا كَانَ رَظَاهِلُ لَيْلٍ قَالَ

وہاں سے عمرہ کیا آپ نے فرمایا تیرے عمرے کے بدلے یہ عمرہ ہے نیز تم لوگوں  
نے عمرے کا احکام باندھا تھا انہوں نے طواف (الدستی) کر کے احرام کھول  
ڈالا پھر جب مٹی سے لوٹ کر آئے تو دوسرا طواف یعنی طواف الزیارة  
کیا اور جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا انہوں نے بھی ایک ہی طواف کیا  
ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علی نے  
انہوں نے ابوب سے انہوں نے نافع سے عبد اللہ بن عمر کے بیٹے عبد اللہ  
ان کے پاس گھر میں گئے ان کی سواری (حج کو جانے کے لیے) طیارہ تھی عبد اللہ  
بن عبد اللہ نے کہا مجھے اس سال ڈربے کہیں لوگوں میں لڑائی نہ ہو جائے اور  
تم کو کعبے میں جانے سے روک دیں بہترین یہ ہے کہ اس سال گھر میں رہو انہیں  
نکلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی (حدیبیہ کے سال) عمرے کی نیت سے نکلے  
لیکن قریش کے کافروں نے آپ کو کعبے جانے نہ دیا اگر مجھ کو بھی لوگ دیکھیں  
گئے تو میں بھی وہی کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا کیوں کہ تم کو  
اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے پھر کہنے لگے تم گواہ رہو میں نے عمرے کے  
ساتھ حج کی بھی نیت کر لی پھر عبد اللہ بن عمر کہہ چکے تھے حج اور عمرہ دونوں کے لیے  
ایک ہی طواف کیا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سیف بن سعد نے انہوں  
نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر نے اُس سال جس سال حجاج عبد اللہ  
بن زبیر سے لڑنے گیا حج کا قصد کیا لوگوں نے ان سے کہا کہ اس سال جنگ کا  
احتمال ہے ایسا نہ ہو تم کو کعبے میں نہ جانے دیں انہوں نے یہ جواب تم کو اللہ  
کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے اگر ایسا ہوا تو میں ویسا ہی کروں گا جیسے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا دیکھو تم کو اور مہنا میں نے اپنے اوپر پھر واجب کر  
لیا پھر وہ نکلے جب بیداء کے میدان میں پہنچے تو کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں کا

۱۔ احادیکی ہی سہی مضمون ملتا اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ تارغ کے لیے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے کافی ہے اور ابو سعید کے دو طواف  
اور دوسری لازم رکھے پھر اور جن روایتوں سے دلیل لی ہے وہ سب ضعیف ہیں ۲۔ منہ ۳۔ پھر عبد اللہ بن عمر نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا پھر انہوں نے خیال کیا کہ صرف  
عمرہ مکہ کے حج اور عمرہ دونوں یعنی قرآن کرنا بہتر ہے تو حج کی بھی نیت باندھ لی اور پھر لوگوں سے اس لیے کہہ دیا کہ اگر لوگ بھی ایسی ہی کر دیں یعنی اللہ عز و جل ۴۔ منہ  
۵۔ بیداء ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ذوالعقیدہ سے آگے ۶۔ منہ

مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أَشْبَهْتُ كَوْنِي قَدْ  
 أَوْجَبْتُ حَجَّامَةً عُمَرِي وَأَهْدَى هَذَا يَا شَتْرَاهُ يُقَدِّدُ  
 وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمْ يَخْرُ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ  
 وَلَمْ يَخْلُقْ وَلَمْ يَقْصِرْ حَتَّى كَانَ يَوْمَ الْفَجْرِ فَخَرَّ وَحَلَّقَ وَكَرَّ  
 أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ يَطُوفُ فِيهِ الْأَوَّلُ قَالَ  
 ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَدَسُورُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بَابُ ۱۶ الطَّوَافُ عَلَى دُضْوَعٍ

۲۴۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ بْنَ  
 الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي  
 عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ  
 ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةُ تَحْرَجُ أَبُو بَكْرٍ  
 فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ  
 تَكُنْ عُمَرَةُ تَحْرَجُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ حَتَمَ عُثْمَانُ  
 فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ  
 عُمَرَةُ تَحْرَجُ مِثْلَ ذَلِكَ وَهَبَدُ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ ثُمَّ حَجَّجَتْ مَعَهُ  
 ابْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ  
 الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةُ تَحْرَجُ أَيْدُ

حال یک سال ہے تم گواہ رہنا میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اور واجب  
 کر لیا اور وہ قدید سے قربانی کا جانور بھی خرید کر کے اپنے ساتھ لے گئے اور  
 کوئی کام نہیں کیا انہوں نے قربانی کا عمر نہیں کیا نہ اور کوئی کام جو احرام میں منع  
 نہ سر منڈایا نہ بال کترائے جب دسویں ذی الحجہ آئی تو قربانی کا عمر کیا اور سر منڈایا اور  
 پہلا طواف جو کر چکے تھے حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے اُسی کو کافی سمجھے اور کہنے  
 لگے انحرث صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

### باب با وضو طواف کرنا

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے  
 کہا مجھ کو عمر بن حارث نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن نوفل قرشی سے  
 انہوں نے عمرہ بن زبیر سے پوچھا وہ کہنے لگے انحرث صلی اللہ علیہ وسلم نے حج  
 کیا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا سب سے پہلے جو کام آپؐ نے مکہ میں آن کر کیا  
 وہ یہ تھا کہ اپنے وضو کیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپؐ کا حج عمرہ نہیں بنا بعد  
 اُس کے ابوبکر صدیقؓ نے (اپنی خلافت میں) حج کیا انہوں نے بھی سب باتوں سے  
 پہلے طواف کیا ان کا حج بھی عمرہ نہیں بنا پھر حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی کیا پھر حضرت عثمانؓ  
 نے اپنی خلافت میں حج کیا اور پہلے جو کام کیا وہ طواف ہی تھا ان کا بھی حج عمرہ نہ پھر  
 معاویہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ نے حج کیا پھر میں نے اپنے باپ زبیر بن عوامؓ کے ساتھ  
 حج کیا انہوں نے بھی پہلے جو کام کیا وہ یہی بیت اللہ کا طواف تھا لیکن ان کا حج عمرہ  
 نہیں بنا بعد اس کے میں نے مہاجرین اور انصار کو ایسا ہی کرتے دیکھا ان میں سے  
 کسی کا حج عمرہ نہیں بنا پھر سب کے اخیر میں میں نے عبد اللہ بن عمرؓ کو ایسا کرتے دیکھا

قدید ایک مقام ہے محض کے پاس ۷۰ منہ ۵۰ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ ۳۰ جمہور علماء کے نزدیک طواف میں طمات لینے با وضو ہونا شرط ہے اور حنفیہ  
 کے نزدیک ہے وضو بھی طواف درست ہو جاتا ہے مگر گناہ ہوا ۱۲ منہ ۳۰ اس روایت میں مذکور نہیں کر کیا پوچھا لیکن امام مسلم کی روایت میں اس کا بیان ہے ایک راوی مرد نے محمد  
 بن عبد الرحمن سے کہا تم عمرہ سے پوچھو اگر ایک شخص حج کا احرام باندھے تو طواف کر کے وہ حلال ہو سکتا ہے اگر وہ کہیں نہیں ہو سکتا تو گناہ ایک شخص تو کہتے ہیں  
 حلال ہو جاتا ہے محمد بن عبد الرحمن نے کہا میں نے عمرہ سے پوچھا انہوں نے کہا جو کوئی حج کا احرام باندھے وہ جب تک حج سے فارغ نہ ہو حلال نہیں ہو سکتا میں نے  
 کہا ایک شخص تو کہتے ہیں حلال ہو جاتا ہے انہوں نے کہا اس نے بری بات کہی اخیر حدیث تک ۱۲ منہ ۵۰ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے گواہوں سے  
 یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وضو طواف کی شرط ہے مگر جب دوسری حدیث کو اس کے ساتھ ملاؤ جس میں یہ ہے غذا حتیٰ مناسک کو مطلب حاصل ہو جاتا ہے ۷۰ منہ



الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرُ  
ثُمَّ أُخْرِجَ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا  
عُمَرُ وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَ وَلَا أَحَدٌ  
يَمْنَعُ مَقْعِي مَا كُنَّا يَبْدَأُ فَنَبْشِي حَتَّى يَضَعُونَ  
أَفْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَدَدُّ  
رَأَيْتُ رُمِي وَخَالَفِي حِينَ نَعْدُ مَا لَا تَبْدَأُ ابْنُ عُمَرَ أَكَلَتْ  
مِنَ الْبَيْتِ طَوَافًا بِهِ ثُمَّ لَمْ تَهْمَا لَا تَحِلَّ لِي قَدْ أَخْبَرَنِي  
أُمِّي أَنَّهُمَا هَلَكْتَ هِيَ وَأَخْتُهُمَا وَالزُّبَيْرُ فَلَانٌ وَقُلَانِي  
يَعْنِدُ فَلَمَّا سَكُو الرُّكْنَ حَلُّوا۔

باب ۱۶۵ وَجُوبُ الصَّغَاوَةِ الْمَرْدَةِ وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ  
۲۴۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتَ  
قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّغَاوَةَ الْمَرْدَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ  
فَمَنْ حَبَسَ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ  
بِهِمَا فَوَاللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّغَاوَةِ  
وَالْمَرْدَةِ قَالَتْ بَشَمًا قُلْتُ يَا ابْنَ أُمِّ حَتَّى إِنَّ هَذِهِ  
لَوْ كَانَتْ كَمَا أَذَلَّتْهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ  
أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا وَلَكِنَّهَا أُتْرِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ  
كَأَنَّا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا يُهْلُونَ لِمَنَاةَ الطَّائِفَةِ  
الَّتِي كَانُوا يَبْعُدُونَ فَهِيَ عِنْدَ الْمُشْكَلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَ

انہوں نے حج کو توڑ کر عمرہ نہیں قرعہ یا انفسوس تو یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ ان کے پاس  
موجود ہیں ان سے کیوں نہیں پوچھتے اور بچنے والے لوگ گندے ہیں انہوں نے  
بھی حج کو توڑ کر عمرہ نہیں قرعہ کیا وہاں اپنا قدم بیت الشیث رکھتے تو طواف  
کرتے پھر ان کا احرام نہیں کھلتا اور میں نے اپنی ماں (اسماء) اور عمارہ  
(حضرت عائشہؓ) کو دیکھا وہ جب مکہ میں آئیں تو پہلے بیت الشیث اس کے طواف شروع  
کرتیں اور ان کا احرام نہ کھلتا (حج کا احرام قائم رہتا) اور میری ماں نے مجھ سے  
بیان کیا کہ انہوں نے اور ان کی بہن (حضرت عائشہؓ) اور زبیر اور فلان فلان  
لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا جب انہوں نے حجر اسود چومنا اور صفارہ پر  
دوڑے سر منڈایا اس وقت احرام کھلا

باب صفارہ و دولہا واجب ہے وہ اللہ کی نشانی نہیں  
ہم سے ابوالیہام نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے  
زہری سے عروہ نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا یہ تو بتلاؤ اللہ تعالیٰ جو  
(سورہ بقرہ میں) فرمایا ہے بے شک صفارہ اللہ کی نشانیاں ہیں پھر جو کوئی  
بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان کے طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں اس  
کا مطلب تو قسم خدا کی یہ معلوم ہوتا ہے اگر کوئی صفارہ کے طواف نہ کرے  
تو اس پر کوئی گناہ نہیں انہوں نے کہا میرے بھانجے تو نے یہ بُری بات  
کہی اگر اللہ کا یہ مطلب ہوتا تو قرآن میں یوں اترتا ان کے طواف نہ کرنے  
میں کوئی گناہ نہیں بات یہ ہے کہ یہ آیت انصار کے باب میں اتری وہ اسلام  
لانے سے پہلے مناتہ بیت کے لیے احرام باندھا کرتے تھے اُسی کو پوجتے  
تھے وہ مثل پر رکھا تھا تو انصار لوگ جو حج یا عمرے کا احرام باندھتے وہ صفارہ

۱۔ یہ سدا و عبد اللہ بن عباسؓ کا ہے ان کا یہ خیال تھا کہ جو کوئی حج کی نیت سے بیت اللہ میں آئے اس کو طواف نہ کرنا پناہ بیٹے جب تک کہ حج سے فارغ نہ ہو اگر طواف کرے  
تو حج فسخ ہو کر عمرہ ہو جائے ۲۔ عمرہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر صرف عمرے کا احرام باندھے تو اس وقت طواف اور سعی کر لینے کے بعد احرام کھل جاتا ہے لیکن قرآن یا  
تبع میں طواف کرنے سے حج عمرہ نہیں ہو جاتا تاہم احرام کھلتا ہے ۳۔ مثل ایک ٹیلے سے قدید پر مناتہ وہی نصب تھا انصار اسی کی پوجا کیا کرتے تھے دوسرے  
لوگ اسات اور ناکر تشرش کرتے اسات صفارہ پر اور ناکر عمرہ پر رکھا تھا انصار لوگ صفارہ کے درمیان وٹھارہ لیتے کیونکہ ان اسات اور ناکر کو پوجنے والے جایا  
کرتے انصار تو ان کے پوجنے والوں میں نہ تھے مگر ان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے عربوں کا یہ حال ہو رہا تھا کہ ایک ایک قوم کا معبود معبود اجداد اور  
ہر ایک قوم دوسری قوم کے خون کی پیاسی تھی لاکھ لاکھ اولاد وہاں سے

يَخْرُجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّغَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا سَلَّوْا سَأَلُوا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّا كُنَّا نَخْرُجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّغَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
إِنَّ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ  
وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ  
بَيْنَهُمَا فَلَئِنْ لَأَحَدٌ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا لَأَكُونُ  
أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ  
مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَجُلًا لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَنْكُرُ  
أَنَّ النَّاسَ إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ وَمَنْ كَانَ يَهْلُ  
لِسَنَةِ كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّغَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ  
اللَّهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ فِي  
الْقُرْآنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّغَا وَالْمَرْوَةِ  
وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّغَا  
فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّغَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ  
قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْمَعُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ  
كُلِّهِمَا فِي الدِّينِ كَانُوا يَخْرُجُونَ أَنْ يَطُوفُوا فِي الْحَاثِلَةِ  
بِالصَّغَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ تَحْتَ حَوْجُوا أَنْ  
يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِالطَّوَافِ  
بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّغَا حَتَّى ذَكَرَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا  
ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ -

بَابُ ۶۶۶ مَلَجَاءُ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ  
ابْنُ عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَبْدِ دُلَاجٍ إِلَى رُقَاقِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ

مروہ دوڑنا اور سمجھتے تھے جب اسلام لائے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اس بات کو پوچھا اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم تو صفا مروہ کا طواف  
برائے سمجھ کر کرتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری صفا اور مروہ  
دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اخیر کہ بیت تک حضرت عائشہؓ نے کہا تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کے طواف کو جاری فرمایا اب کوئی ان کا  
طواف چھوڑ نہیں سکتا زہری نے کہا پھر میں نے حضرت عائشہؓ کا قول ابو بکر  
بن عبد الرحمن سے بیان کیا انہوں نے کہ میں نے تو یہ علم کیا بات اب تک نہیں  
سنی تھی میں نے تو کئی علم والوں سے سنا دیوں کہتے تھے کہ عرب کے لوگ (اُن لوگوں  
کے سوا جن کا حضرت عائشہؓ نے ذکر کیا جو مناتہ کے لیے احرام باندھتے تھے  
سب صفا مروہ کا پھر کیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں  
بیت اللہ کا طواف بیان فرمایا اور صفا مروہ کا ذکر نہیں کیا تو وہ لوگ کہنے  
لگے یا رسول اللہ تم تو جاہلیت کے زمانہ میں صفا مروہ کا پھر کیا کرتے  
تھے اور اب اللہ نے بیت اللہ کا طواف کا ذکر فرمایا لیکن صفا (مروہ) کا ذکر  
نہیں کیا تو کیا صفا مروہ کا پھر کرتے ہیں ہم پر کچھ گناہ ہو گا تب اللہ نے  
یہ آیت اتاری صفا مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ اخیر تک ابو بکرؓ نے کہا  
میں سنتا ہوں کہ یہ آیت دونوں فرقوں کے باب میں اتری ہے یعنی اُس  
فرقے کے باب میں جو جاہلیت کے زمانہ میں صفا مروہ کا طواف برائے سمجھتا تھا  
اور اُس کے باب میں بھی جو جاہلیت کے زمانہ میں صفا مروہ کا طواف کیا کرتے  
تھے پھر مسلمان ہونے کے بعد اُس کا کرنا اس وجہ سے کہ اللہ نے بیت اللہ  
کے طواف کا ذکر کیا اور صفا مروہ کا ذکر نہیں کیا لکھتے ہیں تک کہ اللہ  
تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کے بعد ان کے طواف کا بھی ذکر فرمایا

باب صفا مروہ میں کس طرح دوڑے اور عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا نبی  
عبادہ کا گھر سے لے کر بنی ابی الحسین کے کوپے تک دوڑ کر چلے (باقی راہ میں معمول چال)

۱۔ صفا مروہ کا طواف حج اور عمرہ کا ایک رکوع ہے جس کے بغیر حج یا عمرہ پورا نہ ہو گا جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہؒ اس کو واجب کہتے ہیں ۲۔ منسلک  
بنی حواء کا گھر اور بنی ابی الحسین کا کوپہ اُس زمانہ میں مشہور تھا اب حجازیوں کی شناخت کے لیے دوڑنے کے مقام میں دو ہزار منسلک بنا دیے ہیں ۱۲ منہ

۲۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ تَارِغِ بْنِ  
أَبْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا طَافَ الطَّوْفَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا  
وَكَانَ يَسْمُو بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِمَ تَفْعَلُ أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَنْشِئُ  
إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِي قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاخِمَ  
عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَّعُهُ حَتَّى  
يَسْتَلِمَهُ-

۲۴۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا أَبْنَ عُمَرَ عَنْ  
تَرْجِيلِ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ ذَكَرَ يُطْفِئُ بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ أَيَّامَ امْرَأَتِهِ فَقَالَ قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْقَامِ  
ذَكَرَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ  
كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُهَا حَتَّى يُطُوفَ بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ-

۲۴۶- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبْنَ عُمَرَ قَالَ  
قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ  
ثُمَّ صَلَّى ذَكَرَتَيْنِ ثُمَّ سَمِعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ  
ثَلَاثًا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں  
نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن  
عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکہ میں آن کر) پہلا  
طواف (یعنی طواف قدوم اور طواف الزیارتہ) کرتے تو تین پھیروں میں دوڑ  
کر چلتے اور چار پھیروں میں معمولی چال سے اور جب مفاہروہ کا طواف  
کرتے تو نالے کے نشیب میں دوڑ کر چلتے عبید اللہ نے کہا میں نے نافع  
سے پوچھا کیا عبد اللہ بن عمر جب رکن یمانی پاس پہنچے تو معمولی چال  
سے چلتے انہوں نے کہا انہیں مگر جب ہجوم ہوتا تو حجر اسود پاس آن کر آہستہ  
چلنے لگتے کیوں کہ وہ بغیر چوڑے اس کو نہ چھوڑتے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عبید  
نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ہم نے عبد اللہ بن عمر سے  
پوچھا ایک شخص بیت اللہ کا طواف عمرے کے احرام میں کرتے لیکن مفاہروہ کا  
طواف ابھی اُس نے نہ کیا ہو کیا وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات  
چکر کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور مفاہروہ پر سات  
پھیرے کیے اور تم کو اللہ کے رسول کی اچھی پیروی ہے اور ہم نے جابر بن عبد اللہ  
سے پوچھا (یہی مسئلہ) تو انہوں نے کہا اپنی عورت سے اُس وقت تک  
صحبت نہ کرے جب تک مفاہروہ کا طواف نہ کرے

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں  
نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی کہ میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ  
کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو بیت اللہ کا طواف  
کیا پھر طواف کا دو گانہ ادا کیا پھر مفاہروہ دوڑے پھر عبد اللہ نے یہ آیت  
(سورہ اتراب کی) پڑھی تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے

۱۔ اس حدیث کی متابعت تو عمر باب سے یہ ہے کہ اُس میں مفاہروہ کے ساتھ پھیرے کرنا مذکور ہے چونکہ مفاہروہ کی سعی حج اور عمرے کا یکی ہے تو اس سے پہلا مگر  
صحبت کرے گا تو حج اور عمرہ بال ہر جائے گا اور دم سے اس کا تدارک نہیں ہو سکتا لیکن جنتیہ کے نزدیک دم سے اس کا تدارک ہو جائے گا ۲۔ منہ

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِرَافِعِ بْنِ كَلَابٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لَا تَهْأَكَأَنَّتُ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ ۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُزَيِّرَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحَمِيدُ ثُمِّي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَثَلَهُ۔

بَابُ الْقَفْضِ لِحَاضِ الْمَنَاسِكَ كُلِّهَا إِلَّا الطَّوَّافَ بِالْبَيْتِ إِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ۲۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَنَا

ہم سے احمد بن محمد وزی نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو امام محل نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا تم صفا مروہ کی دوڑنا برا سمجھتے تھے انہوں نے کہا ہاں اس لیے کہ یہ ایک جاہلیت کے زمانہ کی نشان دہی ہیں جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اور اس پر کچھ گناہ نہیں اگر ان کا طواف کرے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن یثیہ نے انہوں نے عمر بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ اور صفا مروہ کے طواف میں اس لیے دوڑے کہ مشرک آپ کی زور قوت دیکھ لیں حمیدی نے اتنا اور بڑھایا ہم سے سفیان بن یثیہ نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے عطاءؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے یہی حدیث

باب قبض والی عورت کے سب اسکان بحال لے صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور صفا مروہ کا طواف بے وضو کرے تو کیا حکم ہے ہم سے عبد اللہ بن یوسف ثنیسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں مکہ میں پہنچی اس وقت

۱۔ یہ مضمون اس روایت کے موافق ہے جو حضرت عائشہؓ سے اوپر گزری کہ انصار صفا مروہ کی سعی بری سمجھتے تھے ۲۔ اور ان کا وہ خیال باطل ہو کہ مسلمان بڑبڑ کی آپؐ کو اسے ضرور سہاگئے ہیں ۳۔ اس سند میں اتنی زیادتی ہے کہ سفیان کے سماع کی عطا سے اس میں تقریباً ۱۲۷۷ باب کی حدیثوں سے پہلا حکم کو ثابت ہوتا ہے لیکن دوسرے حکم کا ان میں ذکر نہیں ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں امام مالک سے آثار لودہ منقول ہے کہ صفا مروہ کا طواف بھی نہ کرنا ابن عمرؓ نے کہا اس زیارت کو صرف مکہ کی پہلی پہچان پوچھنے کے لیے ہے اور ابن ابی شیبہ نے اسناد و صحیح ابن عمرؓ سے نقل کیا کہ قبض والی عورت سب کام کرے مگر بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف نہ کرے ابن ابی ہلال نے کہا امام بخاری نے دوسرا مطلب باب کی حدیث سے میں نکالا کہ اس میں یوں ہے سب کام کرے جبے حاجی کرتے ہیں صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرے تو معلوم ہوا کہ صفا مروہ کا طواف بے وضو اور بے طہارت عورت ہے اور ابی ابی شیبہ نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ اگر طواف کے بعد عورت کو حیض آجائے صفا مروہ کی سعی سے پہلے تو صفا مروہ کی سعی کرے ۴۔

حَاصِصٌ وَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ  
قَالَتْ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفْعَلِ كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ  
تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي.

۲۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْكُنَنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هُوَ وَاصْعَابُهُ بِالْحَجَّةِ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ  
هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ  
وَقَدِيمَ عَلَيْهِ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ  
أَهْلُتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ  
يَجْعَلُوا هَاجِرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يَقْصُرُوا وَيَحِلُّوا  
إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مَنًى  
وَذَكَرُوا أَحَدًا ثَابِتًا مَدِينًا بَلَغَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ  
مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْ لَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَحْلَلْتُ وَ  
حَاصِصٌ غَائِثَةٌ فَشَكَاكَ النَّاسُ كُلُّهَا غَيْرَ أَنَّهَا  
لَمْ تَطْفِ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهَّرْتُ طَافْتُ بِالْبَيْتِ  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنْطَلِقُونَ بِحُجَّةٍ وَعُمْرَةٍ  
وَأَنْطَلِقُ بِحُجَّةٍ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ  
أَنْ يَخْرِجَهُ مَعَهُ إِلَى النَّعِيمِ فَأَعْمَرَتْ بَعْدَ  
الْحَجَّةِ.

۲۵۱- حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا

جیض میں تھی اور میں نے بیت اللہ اور مقام وہ کا طواف نہیں کیا تھا  
تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا  
جیسے کام حاجی کرتے ہیں تو بھی (سب کام) کر صرف بیت اللہ کا طواف  
نہ کر جب تک پاک نہ ہو لے

ہم سے محمد بن منشی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے  
دوسری سند اور علیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے عبد الوہاب ثقفی  
نے بیان کیا کہ ہم سے حبیب معلّم نے انہوں نے عطائ بن ابی رباح سے  
انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے  
کسی کے پاس سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ کے قربانی کا جانور  
نہ تھا اور جب آپ مکہ میں پہنچے تو حضرت علیؓ بھی سے تشریف لائے  
آپ نے ان سے پوچھا تم نے کیا احرام باندھا انہوں نے عرض کیا  
وہی جو آپ نے باندھا پھر آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ حج  
کو عمرہ بنادیں اور طواف کریں اور بال کترائیں اور احرام کھول ڈالیں مگر جس  
کے ساتھ قربانی کا جانور ہو (وہ احرام نہ کھولے) یہی مگر صحابہ کہنے لگے کیا  
ہم بھی کو اس حال میں جائیں کہ ہمارے ذکر سے مٹی ٹپک رہی ہو یہ خبر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو  
معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ  
قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول ڈالتا اور ایسا ہوا کہ حضرت  
عائشہؓ کو جیض آگیا انہوں نے حج کے سب کام کیے صرف بیت اللہ کا  
طواف نہیں کیا جب جیض سے پاک ہوئیں اس وقت طواف کیا وہ کہنے  
لگیں یا رسول اللہ آپ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے جانتے ہیں اور میں صرف  
حج کر کے پھر آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کو حکم دیا کہ تعیم تک ان کے ساتھ جائیں  
انہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا

ہم سے محمد بن ہشام نے بیان کیا کہ ہم سے اسمعیل بن علیؓ

إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَسْتَعْرِ  
عَوَاقِفَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فَقَدِمَتْ مَرَّةً فَانْزَلَتْ  
قَصْرَ بَنِي خَلِيفَ فَعَدَّتْ أَنَّ اخْتِمَافًا كَأَنَّكَ تَحْتَ  
رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ  
عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ  
قَالَتْ كُنَّا نَدْأِي الْكَلْبَى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى  
فَسَأَلْتُ أُخْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَتْ هَلْ عَلَى أَحَدٍ أُنَابَسُ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا  
جَلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ لَيْلِي سَهًا صَاحِبَتُهَا  
مِنْ جَلْبَابِهَا وَلَتَشْهَدَ الْخَيْرَ وَدَعَوَةَ الْمُؤْمِنِينَ  
فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلَتْهَا أَوْ قَالَتْ سَأَلْنَاَهَا  
قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَبَدًا إِلَّا قَالَتْ بَيِّنَا فَقُلْتُ أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا أَوْ كَذَا قَالَتْ نَعَمْ  
بَيِّنَا فَقَالَتْ لِخُرُوجِ الْعَوَاتِقِ ذَوَاتِ الْخُدُورِ  
أَوِ الْعَوَاتِقِ ذَوَاتِ الْخُدُورِ وَالْحَيْضُ فَيَشْهَدْنَ  
الْخَيْرَ وَدَعَوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَنَعَزِلُ الْحَيْضُ الْمُضِلُّ  
فَقُلْتُ الْحَائِضُ فَقَالَتْ أَوْ لَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ  
وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا

نے انہوں نے ایوب بخاری سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں  
نے کہا ہم اپنی کنواری عورتوں کو باہر نکلنے سے منع کرتے تھے پھر ایک  
عورت آئی اور بنی خلیفہ کے محل میں (جو بصرے میں تھا) اتری اُس نے یہ  
بیان کیا کہ اس کی بہن (ام عطیہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی  
کی بی بی بقیہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد کیے تھے  
اور میری بہن بھی چھ جہادوں میں اُس کے ساتھ تھی وہ کہتی تھی کہ ہم زخمیوں  
کی دوا دیکھنے والوں کی خبر لیا کرتے تھے

پھر میری بہن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر ہم میں سے  
کسی عورت پاس چادر نہ ہو تو کچھ بڑا تو نہیں اگر وہ عید گاہ کو نہ جائے اپنے  
فرمایا اُس کی گیان اپنی چادر اُس کو اٹھا دیں اور اس کو چاہیے کہ نیک کام  
میں اور مسلمانوں کی دعائیں شریک ہو خیر جب ام عطیہ خود بصرے میں آئیں  
تو حفصہ کہتی ہیں میں نے اُن سے یہ حدیث پوچھی ام عطیہ کی عادت تھی کہ جب  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام بیٹیں تو ہمیشہ یوں کہتیں میرا باپ آپ  
پر مدد تھے میں نے اُن سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا  
ایسا فرماتے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں میرا باپ آپ پر قربان ام عطیہ  
نے کہا آنحضرت نے فرمایا کنواریاں اور پردے والیاں یا یوں فرمایا کہ پردے  
والی کنواریاں اور حیض والیاں یہ سب (نکلیں) نیک کام اور مسلمانوں کی  
دعائیں شریک ہوں اور حیض والیاں نماز کے مقام سے الگ رہیں میں نے  
کہا حیض والیاں بھی نکلیں انہوں نے کہا کیوں کیا حیض والیاں عرفات نہیں  
جائیں یہاں نہیں جائیں وہاں نہیں جائیں

۱۔ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۲۔ منہ ۳۔ اسی حدیث سے یہ نکلا کہ عورت غیر مردوں سے بات نہ کرے اور ضرورت کے وقت اُن کے بدن کو ہاتھ لاسکتی ہے افسوس یہ  
اور جو مسلمان عورتوں یا قدیمہ عورتوں کی عورتوں میں ہر جگہ میں اپنی قوم کے مردوں کو دعا دے اور خدا کی حمد میں وہ بھی نعمت انسانی ہمدردی کے تقاضے  
سے اور مسلمانوں کی عورتوں کو کجا مردوں میں بھی ہمدردی کا مضمون لافور ہے اور اگر کسی ملک کے مسلمانوں پر دشمنوں کا ہجوم ہوتا ہے تو دوسرے ملک کے مسلمان خوشی سے شہنائی  
دیکھنے رہتے ہیں ۴۔ منہ ۵۔ یعنی حیدران کی بہن نے بیان کیا تھا ۶۔ منہ ۷۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حیض والی طواف نہ کرے جو ترمذی باب  
کا ایک مطلب تھا کہ حیض والی عورت کو جب نماز کے مقام سے الگ رہنے کا حکم ہوا تو کہنے کے پاس جانا بھی اس کو جائز نہ ہو گا بعضوں نے کہا باب کا دوسرا مطلب  
بھی اس حدیث سے نکلتا ہے یعنی معاصروہ کی سعی حالانکہ کہہ سکتی ہے کہ یہ نہ کہ حالانکہ عرفات کا ذکر نہ کر سکتی ہے اور معاصروہ عرفات کی طرح ہے ۸۔ منہ



يَمِيْنُ قُلْتُ قَابِئَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ  
بِأَلْبَنِي ثُمَّ قَالَ أَفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرَأَةٌ -  
۲۵۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمْعٍ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَقِيتُ أَنَسًا  
حَرَّ وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مَدِيْنَةِ  
يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ  
فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ قَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي  
أَمْرَأَةٌ لَكَ فَصَلِّ -

اور صحیح تاریخ عصر کی نماز کماں پڑھی انہوں نے کہا محصب میں آن کر لیکن  
تو اپنے حاکموں کی پیروی کر  
ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے  
سنا انہوں نے کہا ہم سے عبد العزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں انس  
سے ملا دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے اسماعیل بن ابان نے  
بیان کیا کہ ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے عبد العزیز سے انہوں  
نے کہا میں انھوں نے تاریخ کو منیٰ گیا وہاں انس سے ملا وہ ایک گدھے پر سوار  
ہمارے تھے میں نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج کون  
ظہر کی نماز کماں پڑھی تھی انہوں نے کہا دیکھ یہاں نبیرے حاکم لوگ نماز  
پڑھیں تو بھی وہیں پڑھ لے۔

۱۔ جہاں وہ نماز پڑھیں تو بھی پڑھ لے اگرچہ افضل یہی ہے کہ جو نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں پڑھی ہے وہیں پڑھے اور سنت کی پیروی کرے ۱۲ منہ  
۲۔ معلوم ہو کہ حاکم اور بادشاہ اسلام کی اطاعت واجب ہے جب اس کا حکم شرع کے خلاف نہ ہو اور جماعت کے ساتھ رہنا فرض ہے اگرچہ اس میں شک  
نہیں کہ مستحب وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مگر مستحب امر کے لیے حاکم یا جماعت کی مخالفت کرنا بہتر نہیں ہے ابن منذر نے کہا سنت یہ ہے کہ امام ظہر  
اور عصر اور مغرب اور عشاء اور صبح کی نماز میں ملے چاہیں پڑھے اور منیٰ کی طرف ہر وقت نکلنا درست ہے لیکن سنت یہی ہے کہ انھوں نے تاریخ نکلنے اور ظہر کی نماز  
جا کر منیٰ میں ادا کرے ۱۳ منہ

ثُمَّ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ السَّابِعُ إِنِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

چھٹا پارہ تمام ہوا، اب اللہ چاہے تو ساتواں پارہ شروع ہو گا۔ فقط



# ساتواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شرح اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

## بَابُ الصَّلَاةِ بِمَنَى

## باب منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکرؓ عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے حضرت عثمانؓ بھی اپنی شروع خلافت میں ایسا ہی کرتے تھے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق ہمدانی سے انہوں نے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہمارا شمار اس وقت سب وقتوں سے زیادہ تھا اور ہم ان سے بے در کسی وقت میں نہ تھا۔

ہم سے قیسہ بن عقبہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے انش سے انہوں نے ابراہیم بنی سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں نے منیٰ میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکرؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں اور حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پھر ان کے بعد تم میں اختلاف ہو گیا تو کلاش ان چار

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى سِتْرَتَيْنِ وَابُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا اَدُمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي لَاسِقٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطْرًا اَمَنَةً بِمَنَى اَمْرًا كَعَتَيْنِ۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنِ الْأَعْشَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ

ابواب یہ ہے کہ میں تھر کرے یا نہ کرے ۱۲ منہ ۱۲ اور گزر چکا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے چھٹے برس اپنی خلافت میں منیٰ میں نماز کا تھرمو تو کیا اور پوری نماز پڑھی لیکن دوسرے مقام سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کا یہ فعل خلاف سنت سمجھا ۱۲ منہ ۱۲ کوئی مجلس تھر کرنا عاقد رکعتیں پڑھتا ہو گا تو چار رکعتیں پڑھنے کا ۱۲ منہ

بِكُمْ الظُّرَى قِيَالَيْتَ حَتَّى مِنْ أَرْبَعٍ وَكُنْتَ تَنْتَقِبُ لَتَانِ-

بَابُ ۱ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ-

۲۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ يَجْعَلُ عُمَيْرًا مَوْتَى أَوْ الْفَضْلُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ شَكَ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَعْتُهُ إِلَى الْبَقِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرَ بِفَتْحِ رِيَّةِ-

بَابُ ۲ التَّيْلِيَةِ وَالتَّكْيِيرِ إِذَا عَادَ مِنْ مَقْعَةٍ إِلَى مَقْعَةٍ ۲۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الشَّقَقِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ذَهَابًا وَإِنْ مَرَّقَ إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا كَانُوا يُهَيِّئُونَ مِمَّا فِي الْبَهْلِ فَلَا يَكْثُرُونَ عَلَيْهِ وَيَكْثُرُ مِمَّا فِي الْكَلْبِ

بَابُ ۳ التَّحْجِيرِ بِالزَّوْجِ يَوْمَ عَرَفَةَ-

۲۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يَحْجِلِفَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَبَجَّاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنَا مَعَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سَرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِخْفَقَةٌ مَعْصُفَةٌ فَقَالَ مَالِكٌ يَا أَبَا عُبَيْدٍ أَلَمْ تَنْ

رکھتوں کے بدل مجھ کو دو رکعتیں نصیب ہوتیں جو قبول ہوتیں  
باب عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے کہا ہم سے سالم ابو الغفر نے بیان کیا کہ ہم میں نے عُمیر سے سنا جو ام الفضل کے غلام تھا انہوں نے ام الفضل سے انہوں نے کہا عرفہ کے دن لوگوں کو خشک ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں یا نہیں میں نے آپ کے لیے پینے کو کچھ بھیجا آپ نے پی لیا

باب جب صبح کو مٹی سے عرفات کو روانہ ہو تو بیک اور تکبیر کرنا  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن ابی بکر الشَّقَقِی سے انہوں نے انس بن مالک سے پوچھا وہ دونوں صبح کو مٹی سے عرفات کو جا رہے تھے تم آج کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے انہوں نے کہا کوئی ہم سے بیک پکارتا اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور کوئی تکبیر کرتا اس پر بھی کوئی اعتراض نہ کرتا

باب عرفہ کے دن عین گرمی میں ٹھیک دو پہر کو روانہ ہونا  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے کہا عبد الملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا کہ حج کے کاموں میں عبد اللہ بن عمر کا خلاف نہ کرے سالم نے کہا تو عبد اللہ سورج ڈھلنے ہی آئے ہیں اُن کے ساتھ تھا اور حجاج کے ڈیرے پہنچ کر زور سے آواز دی حجاج کہم میں رنگی ہوئی چادر اوڑھے باہر نکل آیا کہنے لگا ابو عبد الرحمن کہا کہتے ہو

۱۔ جو حضرت عثمان غنی کو مٹی میں پڑھنے لگے ۲۔ اس روزے میں علماء کا بہت اختلاف ہے ابن عمر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ روزہ نہیں رکھا نہ عروہ نہ عثمانؓ نے اور میں بھی نہیں رکھتا یعنی شافعیہ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور امام مالک اور ثوری اور ابو عقیفہ نے بھی یہی کہا ہے کہ اس دن افطار کرنا بہتر ہے تاکہ آدمی کو حج کے کام ادا کرنے میں منع نہ پیدا ہو مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عرفہ کے روزے سے دو برس کے گناہ اتر جاتے ہیں ۳۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاجی کو اختیار ہے بیک پکارتا ہے یا تکبیر کرتا ہے ۴۔ اس روزے سے نکلنا نہ وہ مقام ہے جہاں حاجی نوین تاریخ پہنچ کر ٹھہرتے ہیں وہ حرم کی حد سے خارج عرفات سے متصل ہے ۵۔ حجاج عبد الملک کی طرف سے حجاز کا حاکم تھا جب اس نے عبد اللہ بن زبیرؓ پر فتح پائی تو عبد الملک نے اسی کو دباں کا حکم بنا دیا ۶۔ ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن عمرؓ کی کنیت ہے ۷۔

فَقَالَ الرَّوَّاحُ إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ السَّنَةَ قَالَ هَذِهِ  
السَّاعَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْظُرْنِي حَتَّى أَفْضِرَ  
عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرَجَ فَانْزَلَ حَتَّى حَرَجَ الْحَجَابُ  
فَسَارِبْنِي وَبَيْنَ آيِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ  
السَّنَةَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ  
فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ -

بَابُ الْوُقُوفِ عَلَى الذَّائِبَةِ بِعَرَفَةَ -  
۲۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ قَالِكٍ  
عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيْثٍ  
عَنْ أُمِّ الْقُضَيْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا  
عِنْدَ هَذَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ  
لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ لَيْنٍ فَهُوَ  
وَارِقٌ عَلَى يَدَيْهِ عَشْرَةَ رُبَعًا -

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ بِعَرَفَةَ  
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قَاتَنَتِ الصَّلَاةُ  
مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

انہوں نے کہا اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو جلدی اٹھ چل کھڑا ہو جا  
نے کہا اسی وقت عبد اللہ نے کہا ہاں اسی وقت حجاج نے کہا اچھا اتنی  
مہلت دو کہ میں ذرا انہماں پھرنے لگتا ہوں عبد اللہ سواری پر سے اتر پڑے  
میں تک کہ حجاج باہر نکلا اور میرے اور اللہ کے درمیان چلنے لگیں نے  
حجاج سے کہا اگر تو سنت پر چلنا چاہتا ہے تو خطبہ چھوٹا پڑھ اور وقوف  
میں جلدی کرو ویریں کہ عبد اللہ کی طرف دیکھنے لگا جب عبد اللہ نے یہ  
دیکھا تو کہا سالم سچ کہتا ہے۔

باب عرفات کا وقوف جانور پر سوار رہ کر کرنا  
ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک  
سے انہوں نے ابو النضر سے انہوں نے عمیر سے جو عبد اللہ بن عباس کے  
علام تھے انہوں نے ام الفضل بنت حارث سے کچھ لوگوں نے جو ان کے پاس  
تھے اس میں اختلاف کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن روزے سے  
ہیں یا نہیں بعضوں نے کہا روزے سے ہیں بعضوں نے کہا نہیں ہیں آخر  
میں نے ایک پیالہ دودھ کا آپ پاس بھیجا آپ اونٹ پر سوار ٹھہرے  
ہوئے تھے آپ نے اُس کو پی لیا

باب عرفات میں دو نمازوں (ظہر اور عصر) کو ملا کر پڑھنا  
اور عبد اللہ بن عمر کو جب امام کے ساتھ (عرفات میں) نماز نہیں ملتی  
تھی تو بھی جمع کرتے اور لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا انہوں نے ابن

۱۷۳ - والد سے مراد عبد اللہ بن عمر ہیں امام کے صاحبزادے تھے ۱۷۳ - معلوم ہوا کہ وقوف عرفات میں گرمی کے وقت دوپہر کے بعد ہی کرنا چاہیے کیونکہ عبد اللہ  
نے کہا ہاں اسی وقت وقوف کے لیے غسل کرنا انزالِ علم سے مستحب رکھا ہے ابی عمر سے مروی ہے کہ وقوف کے لیے شام کو نہایا کرتے اور احرام میں کسم کا رنگ  
پہننا منع ہے مگر حجاج ظالم ہمارا اور بڑے سخت گنہگار تھا وہاں یہ حرکت بھی اس نے کیا اور تعجب ہے کہ امام طحاوی نے حجاج کے فعل سے یہ دلیل لی کہ وہ  
میں کسم کا رنگ درست ہے اور مکی ہے کہ امام طحاوی نے عبد اللہ بن عمر کے انکار نہ کرنے سے دلیل لی ہو مگر احتمال ہے کہ عبد اللہ کو اس سے بالواسطہ ہو  
کہ حجاج ان کی بات مانے گا اس وجہ سے خاموش ہو رہے ہوں یا انکار کیا ہو لیکن یہ انکار منقول نہ ہوا سہو واللہ اعلم ۱۷۳ - معنی اہل حدیث  
کا یہ قول ہے کہ عرفات اور مزدلفہ میں مطلقاً جمع کرنا چاہیے خواہ آدمی مسافر ہو یا نہ ہو امام کے ساتھ نماز پڑھے یا اکیلے پڑھے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک  
دو عرفات میں جمع کرے جو امام کے ساتھ نماز پڑھے اور مزدلفہ میں مغرب کو عشاء کے وقت پڑھنا ان کے نزدیک بھی واجب ہے اگر راہ میں مغرب کی نماز پڑھ لے  
تو پھر عارادہ کرے اور امام مالک کے نزدیک مزدلفہ میں پڑھ لینا درست ہے لیکن لال شفیق فائز ہونے کے بعد پڑھے ۱۷۳ -

عُقِيلَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ أَمْرُ  
الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ عَامَ نَزْلِ يَابِنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ  
تَصَنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اذْكُنْتَ  
تَرْيِدُ السَّنَةِ فَهَجَرِ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِلَهُكَ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ  
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّنَةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَمَلَكُ ذَلِكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ  
تَلْبَعُونَ فِي ذَلِكَ إِلَّا السَّنَةَ.

بَابُ ۱۷ قَصْرِ الْخُطْبَةِ بَعْدَهُ.

۲۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ يَأْتِمَرَ بَعْدَ اللَّهِ بِنِ  
عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ جَاءَهُ ابْنُ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا دَانَا مَعَهُ حِينَ رَأَتْ الشَّمْسُ زَالَةً  
فَصَاحَ عِنْدَ فُطَيْطَةِ ابْنِ هَذَا أَفْخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ  
ابْنُ عُمَرَ الرَّوَاحُ فَقَالَ الْآنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَنْظِرْنِي  
لُفْضٍ عَلَى مَا نَزَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَتَّى  
خَوِّجَ فَسَادَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ تَرْيِدُ  
أَنْ قُصِبَ السَّنَةُ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ  
الْوُتُوفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ.

بَابُ ۱۸ التَّعَجُّلِ إِلَى الْمَوْقِفِ.

شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ حجاج بن یوسف  
جس سال عبد اللہ بن زبیر سے لڑنے کے لیے (مکہ میں) آئے اور عبد اللہ بن  
عمر سے پوچھنے کا عرفہ کے دن تم عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ میں کیا کرتے ہو  
(ظہر اور عصر کی نماز و قنوت سے پہلے پڑھ لیتے ہو یا کیا) سالم نے کہا اگر تو  
سنت پر چلنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن نماز و قنوت ڈھلتے ہی پڑھ لے عبد اللہ  
نے کہا سالم سچ کہتا ہے صحابہ سنت کے موافق ظہر اور عصر جمع کیا کرتے  
تھے زبیر ہی کہتے ہیں میں نے سالم سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بھی ایسا ہی کیا تھا سالم نے کہا پھر اور کس کی سنت پر اس مسئلے میں  
چلتے ہو۔

باب عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر  
دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے کہ  
عبد الملک بن مروان نے (جو خلیفہ تھا) حجاج کو یہ لکھا کہ حج کے کاموں میں  
عبد اللہ بن عمر کے کہے پر چلے جب عرفہ کا دن ہو تو میں عبد اللہ اپنے  
باپ کے ساتھ تھا وہ سورج ڈھلتے ہی حجاج کے ڈیرے پر آئے اور ایک  
آواز لگائی جلال کہاں ہے وہ باہر نکلا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا چل  
جلدی کر حجاج نے کہا ابھی سے ابن عمر نے کہا ہاں حجاج نے کہا  
اتنی جلدت دو کہ میں اپنے اوپر پانی بہاؤں (ہمالوں) آنحضرت ابن عمر سواری  
پر سے اتر پڑے حجاج نکلا اور میرے اور والد کے بیچ میں چلنے لگائیں  
نے کہا اگر تو آج کے دن سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھ اور  
وقوف میں جلدی کر ابن عمر نے کہا سالم سچ کہتا ہے

باب عرفات میں ٹھہرنے کے لیے جلدی جانا

۱۷- بیعت عرفات میں ظہر اور عصر میں جمع کرنا آنحضرت ہی کی سنت ہے آپ کے سوا اور کس کا فعل سنت ہو سکتا ہے اور آپ کی سنت کے سوا اور کس کی سنت پر عمل کیجئے  
ہو بعض نفوس میں متبعین کے بدل متبعین ہے یعنی آپ کے سوا اور کس کا طریق لوگ ڈھونڈتے ہیں ۱۸- باب ۱۷ مطلب یہیں سے نکلتا ہے بعضوں کے نزدیک  
عرفات میں خطبہ پڑھ لیکن جس طرح طلبہ میں خطبہ پڑھے ۱۹- صبح بخاری کے اکثر نفوس میں اس باب میں کوئی حدیث مذکور نہیں ہے کیونکہ اگلے باب میں جو  
حدیث بیان ہوئی اس سے اس باب کا بھی مطلب نکل آتا ہے نسخہ مطبوعہ دہلی میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال ابو عبد اللہ زید ادنیٰ ہذا الباب ہم ہذا الحدیث (ابو یوسف بخاری)

## باب ۱۷۸ الوُفُوفُ يَعْرِفَةُ۔

۲۶۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ وَحْدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ مُطْعِمِ بْنِ أَبِيهِ كُنْتُ أَطْلُبُ بَعِيزًا لِي ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَمِيعٍ فَحَدَّثَنَا جُبَيْرٌ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضَلَّكَ بَعِيزًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يَعْرِفَةُ فَقُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ مِنَ الْخُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَهُنَا۔

۲۶۲ حَدَّثَنَا قُرُوبُ بْنُ أَبِي الْعَوَّادِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ كَانُوا النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الْحَاجَةِ عَرَاةً إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ وَكَانَتِ الْخُمْسُ يَحْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الْيَتِيمَ يَطُوفُ فِيهَا مَا تُعْطِي الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ الْيَتِيمَ يَطُوفُ فِيهَا مَا تَنْعَمُ بِطُفْلِ الْخُمْسِ طَائِفًا بِالْبَيْتِ يُؤَيَّا تَأَوَّكَانَ يُفِيضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ

## باب عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا ہم سے محمد بن جبیر بن مطعم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں (عرفہ کے دن) اپنا اونٹ ٹھہر کر رہا تھا دوسری سند اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ جبیر بن مطعم سے انہوں نے کمیر افوف کھو گیا تو میں عرفہ کے دن اس کو ٹھہر دینے کیس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ عرفات میں کھڑے تھے میں نے کہا خدا کی قسم یہ شخص (یعنی پیغمبر صاحب) تو قریش میں سے ہیں ان کا یہاں کیا کام

ہم سے قروہ بن ابی العفراء نے بیان کیا کہ ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہ عروہ نے کہا لوگ جاہلیت کے زمانہ میں ننگے ہو کر طواف کیا کرتے تھے مگر جس لینے قریش کے لوگ اور ان کی اولاد جیسے خزامہ بنی کنانہ وغیرہ اور قریش کے لوگ دوسرے لوگوں کو خدا واسطہ کیڑے دیا کرتے تھے ان میں سے مرد مرد کو کیڑے دیتا وہ ان کو پسین کر طواف کرتا اور ان میں سے عورت عورت کو کیڑے دیتی وہ ان کو پسین کر طواف کرتی اور جس کو قریش کے لوگ کیڑا نہ دیتے وہ ننگا طواف کرتا اور دوسرے سب لوگ (وقوف کر کے) عرفات سے لوٹتے اور قریش

(فقیر مفسر بقلم) حدیث ایک من ابن شہاب وکنی رید انہ داخل فیہ معاد یعنی امام بخاری نے کہا کہ اس باب میں بھی وہی حدیث امام مالک کی ابن شہاب سے (جو اوپر لکھی) بڑھائی جاتی ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کتاب میں وہی حدیث لاؤں جو مکرر نہ ہو یعنی جس میں بلا فائدہ تکرار نہ ہو اس جارت سے یہ نکتہ ہے کہ امام بخاری نے اس کتاب میں ایسی حدیثیں نہیں لکھیں جن میں بلا فائدہ تکرار ہو بلکہ جہاں کسی حدیث کو مکرر لائے ہیں تو اسناد میں کچھ فرق ہے یا الفاظ میں کچھ اختلاف ہے یا ایک موصول ہے ایک معلق ہے یا ایک مقصر اھا یا سببت کم ہے کہ بے فائدہ محض تکرار ہو ۱۱۔ جو اشیاء صفحہ ۱۸۱ قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں حرم کے باہر نہیں نکلتے تھے اور عرفات میں جو حرم کی حد سے خارج ہے وہ قوت نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے ہم اہل اللہ ہیں ہمارا حرم کے باہر کیا کام عرفات کے بدل وہ مزدلفہ ہی میں جو حرم کی حد کے اندر ہے وقوف کر لیتے تھے جبیر بن مطعم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی چونکہ آپ قریشی تھے یہی خیال کیا اور ان کو آپ کے عرفات میں کھڑے ہونے پر تعجب آیا جس حماسہ سے مشتق ہے قریش کے لوگوں نے اس وجہ سے کہہ کر وہ اپنے دین میں حماسہ بیچنے سعی رکھتے تھے ۱۲ منہ

وَقُلِيصُ الْحُسَيْنِ مِنْ جَمِيعٍ قَالَ وَآخِرُ بَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هَذَا الرَّأْيَةَ تَزَلَّتْ فِي الْحُسَيْنِ ثُمَّ أَيْضُوا مِنْ حَدِيثٍ أَقَاضَ النَّاسُ قَالَ كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمِيعٍ فَذُفَعُوا إِلَى عَرَافَاتٍ -

**باب ۱۷۹** السَّيْرُ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ -

۲۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ أَسَامَةُ وَآنَا جَابِلٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاءِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقُ فَإِذَا وَجَدَ نَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ قَوْقُ الْعَنَقِ نَجْوَةٌ مُتَسَمِّعٌ وَالْجَمْعُ نَجَوَاتٌ وَفَجَاءَهُ وَكَذَلِكَ رَكُوعٌ وَرُكُوعٌ مَنَاصُ لَيْسَ جَنِينَ فِرَاجًا -

**باب ۱۸۰** التَّزْوِيلُ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

۲۶۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَقَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالٌ إِلَى السَّيْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَّا لَكَ

کے لوگ مزدلفہ سے ہی لوٹ آتے ہشام نے کہا میرے باپ عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ (سورہ بقرہ کی آیہ آیت ثم افیضوا من حيث افاض الناس قریش کے باب میں اتری وہ مزدلفہ سے لوٹ آئے تھے تو ان کو حکم ہوا عرفات سے لوٹنے کا

**باب عرفات سے لوٹتے وقت کس چال چلے**

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ اسامہ بن زیدؓ سے کسی نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حجتہ الوداع میں عرفات سے لوٹے تو کس چال سے چل رہے تھے میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا آپ پاؤں اٹھا کر چلتے تھے (یعنی ذرا تیز) جب بلکہ پاتے (بجھم نہ ہوتا) تو تیز چلتے ہشام نے کہا عنق تیز چلنا ہے اور نص عنق سے زیادہ تیز چلنے کو کہتے ہیں فوجہ کے معنی کشادہ جگہ اس کی جمع فجوات اور فجاہ ہے جیسے رکوع مفر اس کی جمع رکوع اور سورہ حق میں جو مناس کا لفظ ہے اُس کا معنی بھاننا ہے

**باب عرفات اور مزدلفہ کے درمیان اترنا**

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کریم سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے (مزدلفہ کو آ رہے تھے) (توراہ میں) ایک گھاٹی کی طرف مڑے وہاں حاجت سے فارغ ہوئے وہو کیا میں نے عرض کیا (مغرب کی) نماز یا رسول اللہ آپ نہیں پڑھتے آپ نے فرمایا نماز کے چل کر

**۱۷۹** یعنی وہی چال سے یا جلدی جو مکہ مزدلفہ اگر مغرب اور عشاء کی نمازیں مل کر پڑھتے ہیں عرفات سے لوٹتے وقت جلد چلنا سنو یہ جیسے آگے حدیث میں آتا ہے ۱۸۰ تہذیب اس نص سے مشتق نہیں ہے جو حدیث میں مذکور ہے تو ایک ادنیٰ آدمی ہی جس کو عربیت میں درسی استعداد ہو سکتا ہے کہ مناس کو نص سے کیا علاقہ نص معنا حاجت ہے اور مناس مثل باب یزید کی کہ امام بخاری نے مناس کو نص سے مشتق سمجھا ایسے یہاں مناس کے معنی بیان کر دیے جیسے معنی نے نقل کیا بالکل کم فہم ہے اور اصل یہ ہے کہ اکثر نسخوں میں یہ عبارت ہی نہیں ہے اور جہنم نسخوں میں موجود ہے ان کی توجیہ دونوں ہو سکتی ہے کہ بعض لوگوں کو کم استعدادی سے یہ وہم ہوا ہو گا کہ مناس اور نص کا مادہ ایک ہی ہے تو امام بخاری نے مناس کو تفسیر کر کے اس وہم کو رد کر دیا واللہ اعلم ۱۸۱ یعنی کسی مزدلفہ سے مثلاً آٹھ حاجت وغیرہ کے لیے ۱۸۲

۲۶۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَوْشَعُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمْعًا غَيْرَ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشَّيْخِ الَّذِي أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَيْدَهُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يَبْعَثُ حَتَّى يَمُتَ يَجْمَعُ.

۲۶۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَزْمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كَذَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَايَةٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَةَ الْأَيْمَنِ الَّذِي دُونَ الْمَرْوَةِ قَالَ لَمْ يَجَأْ فَمَضَتْ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَتَوَضَّأَ وَصَوَّغَ خِفَاءً فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَكَامَلُكَ رَبِّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ أَكَى الْمَرْءُ لِفِرْعَوْنَ ثُمَّ كَذَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ نَافَعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّفْعِ عَنْ النَّفْعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يَبْعَثَ بِالنَّفْعِ إِلَّا فَاغْتَرَبَ وَأَشَارَ تَبَاكَ إِلَيْهِ بِخَطِّ السَّوْطِ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ مزدلفہ میں اگر مغرب اور عشاء ملا کر پڑھا کرتے صرف اتنا کرتے کہ راہ میں جس گھاٹی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو گئے تھے عبد اللہ بھی اس میں جاتے حاجت سے فارغ ہوتے اور وضو کرتے لیکن ناز نہ پڑھتے ناز مزدلفہ میں اگر پڑھتے۔

ہم تیسے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے محمد بن ابی حزمہ سے انہوں نے کریب سے جو ابی عباس کے غلام تھے انہوں نے اسامہ بن زید سے، انہوں نے کہا میں عرفات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر بیٹھا، جب آپ بایل طوف پہاڑ کی گھاٹی پر پہنچے جو مزدلفہ سے قریب ہے، آپ نے اپنا اونٹ بٹھایا اور پیشاب کیا پھر آئے میں نے وضو کا پانی آپ پر ڈالا آپ نے ہکا سا وضو کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ غار آپ نے فرمایا ناز آگے چل کر اور آپ سواری پر گئے مزدلفہ میں آئے وہاں (مغرب اور عشاء کی) ناز پڑھی پھر مزدلفہ کی یعنی دسویں تاریخ کو فضل بن عباس آپ کے ساتھ سواری پر گئے کریب نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن عباس نے فضل سے سن کر خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر لیک کہتے رہے یہاں کہ حجرہ عقبہ پر (کنکریاں مانسنے کے لیے پہنچے)۔

باب عرفات سے لوٹنے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اطمینان سے چلنے کے لیے حکم دینا اور کوڑے سے اشارہ فرمانا۔

۱۔ یہ عبد اللہ بن عمر کی کمال متابعت سنت حق ملا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدورت سابت بشری اس گھاٹی پر ٹھہرے تھے کوئی حج کار کی رہتا ہو گا وہ بھی وہاں ٹھہرے اور حاجت وغیرہ سے فارغ ہو کر وہاں وضو کر لیتے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ ۲۔ منہ ۱۷۷ لیکن اگر کوئی اس گھاٹی میں مغرب کی ناز پڑھ لے تو کاس میں خلوت ہے بعضوں کے نزدیک مزدلفہ میں اگر دوبارہ چرہ عام مانگتے کہا ہے ناز تو ہر جا کی مگر غلات سنت ہے خطہ یروشلم اور جہود علما کا یہ قول ہے ۱۷۸ منہ ۱۷۷ یعنی اعشاء وضو کر لیں یا پانی بہت کم ڈالا اس حدیث سے یہ سن نکال کر مغرب دوسرے آدمی سے مدد لینا درست ہے پیچھے پانی ڈالنے یا پانی دینے میں کوئی عیب نہیں درج منہ اس کو کہہ سچا اس کا قول غلط ہے البتہ اعشاء کے وضو نے جن دوسرے سے مدد لینا کر دہے اگر غلظہ سواد مذہب سے یہ بھی درست ہے ۱۷۸ منہ ۱۷۷ معلوم ہوا کہ جب کسی کی بارگاہی حجرہ عقبہ پہنچے اس وقت سے لیک پکانا موقوف کرنے امام ابو حنیفہ رحمہ اور شافعی اور امام احمد اور اسحاق سب کا یہ قول ہے ۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرَبَةَ  
بْنُ مُسَوِّدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو وَمَوْلَى الْمَلِيبِ  
أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بَنُ جَبْرِ مَوْلَى وَالِيَةِ الْكُوفِيِّ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ وَقَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَّةَ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَوَاءَهُ دَجْرًا شَدِيدًا أَوْ مَكْرَبًا وَصَوْتًا لِلْأَيْلِ قَائِلًا  
بِسُوطِهِ الْيَهُودَ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّيِّئَةِ  
ثُمَّ الْبَرَكِيِّسَ بِالْإِلْيَافِ أَوْ مَعَهُ أَسْرَ عَمَّا  
خِلَاكُمْ مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَفَجَّرْنَا  
خِلَاكُمْ بَيْنَهُمَا.

باب ۱۸۲۔ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمَزْدَلِفَةِ  
۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا اللَّهُ  
عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ  
رُحَيْلٍ أَنَّهَا رَأَتْهُ سَمِعَتْهُ يَقُولُ دَفَعْتُ رِسْوَالَهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَّةَ فَانْزَلَ الشَّعْبَ  
فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَكَلَّمَ سَبْعَ الْوُضُوءِ فَقُلْتُ لَهُ  
الْصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَّا كَ فَجَاءَ الْمَزْدَلِفَةَ  
فَتَوَضَّأَ سَبْعَ ثَمَّ أَتَمَّتِ الصَّلَاةَ فَصَلَّى لَعَرَبٍ ثَمَّ أَتَاهُ  
كُلُّ أَسَانٍ يُعْبَرُ فِي مَزْدَلِفٍ ثَمَّ أَتَمَّتِ الصَّلَاةَ فَصَلَّى  
وَلَمْ يَصَلِّ بَيْنَهُمَا  
باب ۱۸۳۔ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن سوید  
نے کہا مجھ سے عمر بن ابی عمرو مطلب کے غلام نے کہا مجھ کو سعید بن جبر نے  
خبر دی جو والہ کوئی کے غلام تھے کہا مجھ سے ابن عباس نے بیان کیا۔  
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرہ کے دن (عرفات سے لوٹے  
آپ نے اپنی رسواری کے پیچھے بہت غل شوق کی اور اونٹوں کو مار دھاڑ  
کی اور سنی آپ نے اپنے کوڑے سے اُن کو اشارہ کیا اور فرمایا لوگو! تم  
اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ دوڑنا یا دوڑنا کچھ ثواب نہیں ہے۔ (سورہ  
براء میں) اونٹنوں کے لئے دوانی کھلیں غلام کا معنی تمہارے بیچ  
میں اُسی سے (سورہ کہف میں) آیا ہے۔ فجرنا غلاما یعنی اُن کے بیچ  
میں۔

### باب مزدلفہ میں دونوں کا ملا کر پڑھنا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے  
انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کریم سے انہوں نے اسامہ بن زید  
سے وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور گھاٹی میں  
دو مزدلفہ کے قریب ہے۔ اترے وہاں پیشاب کیا پھر وضو کیا اور پورا  
وضو نہیں کیا (خوب پانی نہیں بہایا ہلکا وضو کیا) میں نے عرض کیا تو آپ نے  
فرمایا نماز کے چل کر مزدلفہ میں آن کر پورا وضو کیا پھر نماز کی تکبیر سوئی  
مغرب کی نماز پڑھی پھر سیر آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹھکانے میں بٹھایا پھر  
تکبیر سوئی اور عشا کی نماز پڑھی ان کے بیچ میں کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھا  
باب مغرب اور عشا مزدلفہ میں ہے

۱۔ چونکہ حدیث میں ایضاً کا لفظ آیا تو امام بخاری نے اپنی حالت کے موافق قرآن کے اسی آیت کی تفسیر کر دی جس میں دُعا وضو اور نفل کا ذکر آیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ  
غلام کے معنی بیان کر دیے پھر سورہ کہف میں بھی غلام کا لفظ آیا تھا اُس کی تفسیر کر دی۔ ۲۔ سئلہ اس حدیث سے مزدلفہ میں جمع کرنا ثابت ہوگا جواب کا  
مطلب ہے۔ اور یہی حکم اگر دو نمازوں کے بیچ میں جمع کرنا ہو۔ آدمی کوئی تھوڑا سا کام کرے تو قیامت نہیں ہے یہی حکم جمع کی حالت میں سنت  
وغیرہ پڑھنا ضروری ہے جمع شافعیہ کے نزدیک سفر کے دور سے ہے۔ اور حنفیہ اور مالکیہ جمع کی وجہ سے کہتے ہیں۔ ۳۔ سئلہ مزدلفہ کو جمع کہتے ہیں کیونکہ وہاں  
آدم اور حوا کا جمع ہوا تھا۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہاں دونوں زمین جمع کی جاتی ہیں ان مندرجہ اس پر جامع نفل کیا ہے کہ مزدلفہ میں دو نمازوں کے بیچ  
میں سنت نفل نہ پڑھے ان مندرجہ کا جو کوئی بیچ سنت یا نفل پڑھیکے قرآن کا جمع صحیح نہ ہوگا۔ ۴۔



ملاک پر حنا سنت و غیرہ نہ پڑھنا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا ملا کر پڑھی ہر ایک کے لئے ایک انگ انگ تکبیر سوئی لیکن ان کچھ میں نہ تھیں تھیں اور ان کے بعد ہم سے خالد بن عکلمہ نے بیان کیا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہ مجھ کو عبد اللہ بن یزید خطمی نے کہا مجھ سے ابو ایوب انصاری نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجة الوداع میں مزدلفہ میں ان کر مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا۔

باب جس نے کہا ہر نماز کے لئے اذان اور تکبیر دینا چاہیے۔ اس کی دلیل۔

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہ ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق دعوون عبد اللہ نے کہا میں نے عبد الرحمن بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے عبد اللہ بن مسعود نے حج کیا تو ہم مزدلفہ میں اُس وقت پہنچے جب عشا کی اذان ہوا کرتی یا اُس کے قریب انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے اذان اور تکبیر کہی پھر انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی اور اُس کے بعد دو رکعتیں دستِ اکِ پڑھیں پھر رات کا کھانا کھوایا اور کھایا لیکن انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا اُس نے اذان کہی پھر تکبیر کہی۔

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَهِبُ الْعِشَاءَ بِمَجْمَعٍ مَلَأَ حَقَّهُ بِأَنَاءٍ لَمْ يَسْتَمِرَّ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى أَرْكَلٍ وَاحِدَةٍ وَتَبَاهَا.

۲۷۱- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ.

بَابُ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مَتْنًا.

۲۷۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَنِبُ الْإِذْنَ وَالْعِشَاءَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا أَنْ أَذِّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَ هَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِمْ فَتَعَشَوْا ثُمَّ أَمَرَ فَأَذَّنَ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ قَالَ عُمَرُ وَلَا أَعْلَمُ الشَّيْءَ

۱۷۹ میں نے کہا اس میں علماء کے ہر قول میں ایک یہ کہ ہر نماز کے لئے ایک ایک تکبیر کے اور اذان بالکل شک کے دوسرے یہ کہ صرف پہلی نماز کے لئے تکبیر کے اذان بالکل کہے تیسرے یہ کہ پہلی نماز کے لئے اذان کہے اور دونوں کے لئے ایک ایک تکبیر کہے شافعی کا یہی صحیح ہے۔ اور حنا بھی ایسی کہ قائل میں چھوٹی ہے کہ پہلی نماز کے لئے اذان اور تکبیر دونوں کہے اور دوسری کے لئے اذان کہے نہ تکبیر امام ابو حنیفہ سے ایسا ہی منقول ہے۔ پانچویں یہ کہ ہر ایک کے لئے ایک ایک اذان اور تکبیر کے امام مالک سے ایسا ہی منقول ہے چھٹی یہ کہ کسی نماز کے لئے اذان کہے نہ تکبیر اور ابن عمر سے اس باب میں مختلف روایتیں ہیں۔ امام بخاری نے پانچوں قول اختیار کیا اور ان میں سے اہل مدینہ نے تو عبد اللہ بن مسعود کے فعل کو لیا اور اہل کوفہ نے عبد اللہ بن عمر کے فعل کو حالانکہ یہ ان کی عادت کے خلاف ہے۔ اور راجع ان سب اقوال میں میرے نزدیک تیسرا قول ہے جو امام احمد بن حنبل نے اختیار کیا ہے۔ اور امام ابن حزم نے بھی اسی کو قوی کہہا ہے۔ ۱۷۸ سنہ ۱۷۸۸ھ

اَلْاَمِنْ رَهْنِمْ صَلَّی الْعِشَاءُ وَرَكَعَتَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ الْفَجْرُ  
قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَصِلُ بِخُذُو  
السَّاعَةِ الْاُولٰٓئِكَ الصَّلٰوةَ فِيْ هٰذَا الْاَمَانِ مِنْ هٰذَا  
الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلَوَتَانِ تُهَوَّلَانِ  
عَنْ رَقِيَّتِهَا صَلَوَةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي  
اَلْاَمِنْ الْمُسَدَّدَةُ لَفَتْ ذَا لَفْجِهِ حِينَ يَبْرُؤُ  
اَلْفَجْرِ كَا كَرَايَتِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَفْعَلُهُ

باب ۱۸۱ مَنْ قَدَّمَ مَنَعَةً اَهْلِيْهِ بِلَيْلٍ فَيَقُومُ  
بِالنَّاسِكَةِ وَيَدْعُوْنَ وَيَقْدُمُ رَاغَاكِبَ الْقَمَرِ  
۱۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِي بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ عَنْ  
يُوْسُفَ بْنِ اَبِي شَرِيْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلًا  
اَللّٰهُ عَنْهُمَا يَقْدُمُ مَنَعَةً اَهْلِيْهِ فَيَقُومُ عِنْدَ الشَّعْرِ الْحَرَامِ  
بِالنَّاسِكَةِ بِلَيْلٍ فَيَدْعُوْا لِنَا اللّٰهُ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ كَبَلٍ  
اَنْ يَقْبَلَ الْاَمَامَ وَبَلٍ اَنْ يَدْفَعَهُ فَيَمْنَعُهُ مِنْ يَقْدُمُ  
وَيُؤَلِّصُوْهُ اَلْفَجْرِ وَمَنْعُهُ مَنْ يَقْدُمُ بَعْلًا ذَاكَ كَذَا  
كَذَلِكَ مَوْلَا مُحَمَّدٍ وَكَانَ اَبُو حَنِيْفَةَ اَللّٰهُ عَنْهُمَا يَقْعَلُ

پھر انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی اور اُس کے بعد دو رکعتیں دستت کی پڑھیں  
پھر رات کا کھانا منگوا دیا اور کھایا میں سمجھتا ہوں پھر انہوں نے ایک شخص کو حکم  
دیا انہوں نے اذان بھی پھر تکبیر کی عمرو بن خالد نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ شک  
نہ میر کو ہوئی پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں جب صبح نمود ہوئی تو کہنے لگے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت (یعنی تاریکی میں) صبح کی نماز اسی دن اسی جگہ  
میں پڑھتے تھے عبداللہ بن مسعود نے کہا یہ دو نمازیں میں جو پڑھے مولیٰ  
وقت سے ہٹائی گئیں ایک تو مغرب کی نماز اُس وقت پڑھنا چاہیے  
جب لوگ مزدلفہ میں پہنچ لیں دوسرے صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی  
پڑھنا چاہیے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔

باب ۱۸۲ عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ کی رات میں آگے مٹی میں روند  
کر دینا وہ مزدلفہ میں ٹھہریں اور دعا کریں چاند ڈرتے ہی چل دیں۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے  
انہوں نے ابن شہاب سے سالم نے کہا عبداللہ بن عمرؓ اپنے گھروالوں میں  
کرور لوگوں کو عورتوں بچوں کو آگے ہی سے مٹی روند کر دینے وہ رات کو  
مزدلفہ میں شعر حرام پاس ٹھہرتے پھر متبک اُن کے دل میں آتا اللہ کی یاد کرتے  
پھر لوٹ جاتے امام کے ٹھہرنے اور لوٹنے سے پہلے تو اُن میں بعضے تو مٹی میں صبح  
کی نماز کے وقت پہنچ جاتے اور بعضے اُس کے بعد جب مٹی میں پہنچتے تو کنکریاں  
مارتے اور عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے۔

۱۸۱۔ یعنی جو کہ میں سمجھتا ہوں اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ناول کا معنی کرنا ادا کرنا ہے۔ یا ادا کچھ کام کر سکتا ہے۔ اس حدیث  
میں جمع کے ساتھ نفل پڑھنا بھی مذکور ہے۔ اور ابن منذر نے اس کے خلاف پر اجماع نقل کیا ہے۔ ۱۲۔ منہ ۱۸۱۔ یہ عبداللہ بن مسعود کا خیال تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ  
صبح کی نماز اسی دن تاریکی میں پڑھی اور شام کی نماز اُن کی یہ ہو کہ اُس دن بہت تاریکی میں پڑھی یعنی صبح صادق طلوع ہوتے ہی درنہ دوسرے بہت محالہ نے  
روایت کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت ہمیشہ یہی تھی۔ کہ صبح کی نماز تاریکی میں پڑھا کرتے اور حضرت عمرؓ اپنے عاملوں کو پروردگار کھا  
کہ صبح کی نماز اُس وقت پڑھا کہ وجیب تارے گئے ہوتے ہوں یہ بھی صرف ابن مسعود کا خیال ہے۔ کہ آنحضرت نے سوا اس مقام کے اور کہیں جمع نہیں  
کیا دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر میں آپ سے جمع نفل کیا ہے۔ اور ابن عباسؓ نے حضرت ابی جیسے اور ہے۔ ۱۲۔ منہ ۱۸۱۔  
شعر حرام ایک یہاں سے مزدلفہ میں ۱۲۔ منہ ۱۸۱۔

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۲۴۳- حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَلَةُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
اللَّهِ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ جَمْعٍ بَكِيلٍ

۲۴۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَالٍ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
عَنْهُمَا يَقُولُ أَنَا وَمَنْ قَدَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمَوْدِ لَفِي فِي حَقِّهِ  
أَهْلِيهِ

۲۴۶- حَدَّثَنَا سَدِّدُ بْنُ عَيَّادٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْقِلٍ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ  
تَزَكَّتْ لَيْلَةُ جَمْعٍ مِنْهُ الْمَوْدِ لَفِي فِي حَقِّهِ  
سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بَنِي هَلْ غَابَ الْقَمَرُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ  
سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ  
قَالَ عَمْرُو بْنُ قَارِظٍ وَهَذَا مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
وَجَعَلْتُ فَكَّرْتُ فِي مَازِلِهَا فَقُلْتُ لَيْلَا يَا هَذَا  
هَذَا أَرَأَيْتَ الْإِسْلَامَ هَكَذَا قَالَتْ يَا بَنِي إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ لَيْلَتَهُ

۲۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

واسطے یہ اجازت دی ہے

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے  
انہوں نے ابوبختیاری سے انہوں نے عکرمہ سے ابن عباس سے  
انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کو رات ہی کو مزدلفہ سے  
مٹھی میں روانہ کر دیا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیسہ نے کہا کہ فجر کو عبد اللہ بن ابی یزید نے خبر دی انہوں نے ابن عباس  
سے سنا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے آگے سے مزدلفہ کی رات میں مٹھی کو بھیج دیا تھا۔ یعنی آپ کے گھر  
والوں کے کمر در لوگوں میں

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے عیسیٰ بن سعید قطان سے  
انہوں نے ابن جریر نے انہوں نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا جو اسلمہ  
کے غلام تھے۔ اسلمہ بنت ابی بکرؓ مزدلفہ میں رات کو اتاریں اور کھڑی ہو کر  
ایک گھڑی تک نماز پڑھتی رہیں پھر کہنے لگیں بیٹا کیا چاند ڈوب گیا میں نے  
کہا نہیں تب تھوڑی دیر اور نماز پڑھتی رہیں پھر کہنے لگیں کیا چاند ڈوب  
گیا میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا تو کوئی کدو ہم نے کوچ کیا اور چلے مٹھی  
میں پہنچ کر انہوں نے کنکریاں ماریں اور لوٹ کر کدو کی نماز اپنے ٹھکانے میں  
پڑھی میں نے اُن سے کہا ابی جی بی ہم سمجھتے ہیں ہم نے تاریکی میں وقت سے  
پہلے کنکریاں ماریں انہوں نے کہا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں  
کو اس کی اجازت دی ہے۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے

۱۔ میں عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ میں عورتوں اور بچوں کے لیے جگہ کی اجازت دی ہے اُن کے سوا دوسرے سب لوگوں کو رات کو مزدلفہ میں رہنا چاہیے بعضی اور بھی اور فقہ  
نے کہا جو کوئی رات کو مزدلفہ میں نہ رہے۔ اُس کا حج فوت ہوگا اور علماء اور نری کہتے ہیں کہ اس پر دم لازم آتا ہے۔ اور آدمی رات سے پہلے وہاں سے لوٹنا درست  
نہیں ہے۔ ۲۔ معلوم ہوتا کہ سورج نکلنے سے پہلے حج کنکریاں مار لینا درست ہے۔ لیکن سفیہ نے اُس کو جائز نہیں رکھا امام احمد اور اسحاق اور ابو یوسف  
کا یہ قول ہے کہ صبح صادق سے پہلے درست نہیں اگر کوئی اُس پہلے مارے تو صبح ہو سکے بعد دوبارہ ملنا چاہیے اور شامی کے نزدیک صبح سے پہلے حج کنکریاں مار  
لینا درست ہے۔ ۳۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الْقَاسِمِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ  
الْبَنِيَّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَبِمْ دَكَانَتْ ثِقِيلَةً  
تَبِيْطَةً فَأَذِنَ لَهَا:

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْفَرُّوخُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ  
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ تَزَلُّنَا الْمَرْذَلَةُ فَاسْتَأْذَنْتُ الْبَنِيَّ عَلَى  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةَ أَنْ تَدْفَعَ بَيْنَ حُطْمَةِ النَّاسِ  
وَكَاثِبِ امْرَأَةٍ بَطِيْطَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَنَعْتُ بَيْنَ  
حُطْمَةِ النَّاسِ وَأَمْنًا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ لَمْ نَدْعُهَا لِنَعْمِ  
فَلَا أَنْ كُنَّا اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ نِسَاءٍ

باب ۱۸۶ فَمَنْ يَصَلِّي الْقُبُورَ يَجْزِيهِ

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَفْصٍ عَنْ عِيَاثِ  
حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّادٍ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
مَا رَأَيْتُ الْبَنِيَّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَوةً بَعْدَ  
مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ جُمِعَ بَيْنَهُمَا الْغَرْبُ وَالْعِشَاءُ  
وَصَلَّى الْقُبُورَ قَبْلَ مِيقَاتِهِمَا:

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِجَاءٍ حَدَّثَنَا  
إِسْرَءِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
يَزِيدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى  
مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَعَلْنَا نَصَلِّي الْقَبَلَاءَيْنِ كُلَّ صَلَوةٍ

کہا ہم سے عبد الرحمن بن قاسم نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا بی بی سودہ نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات میں جلدی سے روانہ ہو جانے کی اجازت  
چاہی وہ بھاری بھر کم عورت تھیں آپ نے ان کو اجازت دی۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے الفروخ بن حسیب نے انہوں  
قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم مزدلفہ  
میں آئے تو بی بی سودہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت  
چاہی کہ لوگوں کے سجود سے پہلے روانہ ہو جائیں اور وہ درمیان میں چل پھر سکتی  
تھیں آپ نے ان کو اجازت دی وہ لوگوں کے سجود سے پہلے ہی نکل کر  
ہوئیں اور ہم لوگ صبح تک وہیں ٹھہرے رہے اور جب آپ لوٹے تو ہم  
بھی لوٹے اگر میں بھی بی بی سودہ کی طرح آپ کی اجازت لے لیتی تو مجھ کو  
تمام خوشی کی چیزوں میں یہ بہت ہی پسند ہوتا۔

باب صبح کی نماز مزدلفہ ہی میں پڑھنا۔

ہم سے عمر بن حفص بن عیاض نے بیان کیا کہ مجھ سے سیراب  
نے کہا ہم سے ایش نے کہا مجھ سے عمار نے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید  
سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا مگر دو نمازیں  
مغرب اور عشاء جن کو مزدلفہ میں ملا کر پڑھا اور صبح کی نماز بھی اُس دن  
(مکہ) وقت سے پہلے پڑھی تھیں

ہم سے عبد اللہ بن رجا نے بیان کیا کہ ہم سے اسرئیل نے  
انہوں نے ابوالاسحاق سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے کہا  
ہم عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے (رجوع شروع کیا) پھر ہم مزدلفہ  
میں آئے تو انہوں نے دو نمازیں ملا کر پڑھیں ہر نماز میں ایک ایک

۱۔ یعنی بہت اول وقت یہ نہیں کہ صبح صادق ہونے سے پہلے پڑھ لی جیسے بعض لوگ کیا اور دلیل اس کا اگے کی روایت ہے اُس میں صحت  
کہ صبح کی نماز پڑھنا ہوتا ہے ہی پڑھی ۲ منہ



عَبَّاسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَزَ  
الْفَضْلَ فَأَخْبَرَ الْفَضْلُ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يَلْبِسُ حَتَّى رَوَى عَنْهُ  
۲۸۳ مَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ  
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
أَسْمَةَ بِنْتُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ رَدَّتْ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَمْرَاءَ إِلَى الْمَزْدَلِفَةِ  
عَلَّمَتْ أَرْدَى الْفَضْلَ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ إِلَى مِثْقَالٍ  
فَكَوَّهَهَا قَالَتْ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِسُ  
حَتَّى رَجَى جَبْرَةَ الْعَقْبَةَ.

بَابُ مَنْ تَشَعَّ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَتَنَا  
اشْتَبَهَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعِيْبًا مَثَلَتْ  
أَيَّامِي الْحَجِّ وَسَبْعَةِ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ  
ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلَهُ حَاضِرَ  
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

۲۸۳ مفضل بن عباسؓ کو مزدلفہ سے لوٹتے وقت اپنے ساتھ سوار کر لیا فضل  
کہتے تھے۔ آپ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

ہم سے زہیر بن حربؓ نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم  
سے میرے باپ جریر بن حازم نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری  
سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ اس  
بن زید رضی اللہ عنہا عرفات سے لے کر مزدلفہ تک آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے۔ پھر آپ نے مزدلفہ سے ملحق تک اپنے ساتھ  
فضل بن عباسؓ کو سوار کر لیا دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

باب (سورۃ بقرہ کی) اس آیت کے بیان میں جو کوئی عمرے  
کے ساتھ حج کو ملا کر نائزہ اٹھائے (یعنی تمتع کرے) اس کو جمرہ  
ہو قربانی کرے جس کو قربانی نہ ملے حج کے دنوں میں روزے رکھے  
اور سات روزے جب حج سے لوٹے یہ سب دس روزے ہوئے یہ تمتع ان  
لوگوں کے لئے (درست) ہے۔ جن کے گھر طائف مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں

ہم سے اسحق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو نصر بن شیبہ نے خبر  
دی کہا ہم کو شعبہ نے کہا ہم سے ابو جمرہ نے بیان کیا کہا میں نے اس جہاں  
رضی اللہ عنہما سے تمتع کو پوچھا انہوں نے کہا کرو اور میں نے اُن سے  
قربانی کو پوچھا انہوں نے کہا ایک اونٹ قربانی کرے یا ایک گائے  
یا ایک بکری یا اونٹ یا گائے میں شریک ہو جائے ابو جمرہ نے کہا

۲۸۴ مَحَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
النَّضْرُ أَخْبَرََنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَبْرَةَ قَالَ  
سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّعْتِ  
فَأَمَرَنِي بِهَا وَمَا لَنِي مِنَ الْهَدْيِ نَعَالٍ فِيهَا  
جَزْءٌ أَوْ بَقْرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شَرَكٌ فِي ذِمَّتِي قَالَ كَانَ نَأَا

لے یعنی آفاقی ہوں دوسرے ملک کے رہنے والے کیونکہ مکہ میں رہنے والوں کو تمتع درست نہیں وہ ہر وقت عمرہ کر سکتے ہیں ۱۲ منہ ۱۱ اونٹ اور گائے میں سات  
آدھ تک شریک ہو سکتے ہیں یہود و ملکا کا یہی قول ہے۔ اسحاق اس غریب کے نزدیک دین آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں بکری میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا اس پر اجماع  
ہے۔ تمتع میں بکری کی قربانی درست ہے۔ کیونکہ قرآن میں تھا اس کے معنی ہوتا ہے ہدیی عام ہے شل ہے بکری کو بھی اور بعضوں اس کو اونٹ اور گائے سے  
خاص کیا ہے ۱۲ منہ ۱۱ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہما سے تمتع کی کراہت منقول ہے۔ لیکن اُن کا قول احادیث صحیحہ اور بعض قرآن کے یہ خلاف ہے اسلئے  
حرک کیا گیا اور کسی نے اس پر عمل نہیں کیا۔ جب حضرت عمرؓ کی لاش جو غفائے راشدین میں سے ہے میں حدیث کے خلاف مقبول نہ ہوا درجہ یا مولوی کشمیری میں ہیں







تَسَاقُ الْهُدَىٰ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ فَمَا قَدَرَمُ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ  
 أَهْدَىٰ فَإِنَّكَ لَا تَجِدُ مِنْ شَيْءٍ حَرَمٍ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ  
 حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَىٰ فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ  
 وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَقْعِرْ وَيُحِلِّمْ ثُمَّ لِيَمَلَّ  
 بِالْحَجِّ مَنْ لَمْ يَجِدْ هَدًى فَلْيَقْضِهِمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ  
 وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ طَلَقَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ  
 وَأَسْتَمَ الرِّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ  
 وَرَمَى الْأَزْبَعَا فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ  
 الْقَامِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ فَإِلَى الصَّفَا  
 فَلَمَّا بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةً أَطْوَاةً ثُمَّ يَحِلُّ  
 مِنْ شَيْءٍ حَرَمٍ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَيَحْجِرَ هَدْيَهُ  
 يَوْمَ النَّحْرِ وَكَافَرَضَ طَلَقَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ  
 كُلِّ شَيْءٍ حَرَمٍ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْدَىٰ وَسَاقِ  
 الْهُدَىٰ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَتَسَعَّرَ النَّاسُ مَعَهُ  
 بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بَابُ مَا اشْتَرَى الْهُدَىٰ مِنَ الطَّرِيقِ  
 ۲۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ  
 أَبِي يُونُسَ عَنْ كَافِرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَرَّ

پہنچے تو اپنے لوگوں سے فرمایا تم میں سے جو کوئی قربانی ساتھ لایا ہو وہ احرام  
 میں جن چیزوں سے پرہیز کرتا ہے پرہیز رکھے حج پورا ہونے تک اور جو  
 قربانی ساتھ نہیں لایا تو بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ میں دوڑ کر  
 بال کترائے اور احرام کھول ڈالے پھر ساتویں یا آٹھویں تاریخ حج ۱۰  
 کا احرام باندھے اب جس کو قربانی کا مقدور ہو وہ تین روزے حج کے  
 دنوں میں رکھے اور سات روزے جب اپنے گھر لوٹ کر جائے غرض  
 آنحضرت جب مکہ میں آئے تو پہلے جو کام کیا وہ طواف تھا اور حجر اسود کا  
 چومنا اور طواف میں پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں  
 معمولی چال سے اور طواف کے بعد دو گھنٹیں بیت اللہ کے پاس مقام ہجیم  
 میں پڑھیں پھر سلام پھیرا اور فارغ ہو کر صفا پہاڑ پر گئے وہاں صفا  
 مروہ کے سات پھیرے کیے پھر فتنی چیزوں سے احرام میں پرہیز تھا ان سے  
 حج پورا کیے تک پرہیز کرتے رہے اور دسویں تاریخ دی حجہ کی قربانی کا غر  
 کیا اور لوٹ کر مکہ میں آئے بیت اللہ کا طواف کیا اب بتی چیزوں کے احرام  
 میں پرہیز تھا۔ ان کا پرہیز جاتا رہا اور جو لوگ قربانی ساتھ لائے تھے  
 انہوں نے بھی وہی کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور ابن شہبانے بھی  
 اسناد سے عروہ سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت  
 اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے حج کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ  
 تمتع کیا۔ اور ایسی ہی حدیث بیان کی جیسے سالمہ نے عبداللہ بن عمر سے  
 انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حج سے بیان کی۔

باب اگر کوئی حج کو جاتے ہوئے سستے میں قربانی کا جانور خرید کرے  
 ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے انہوں نے ایوب سے  
 انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ

سہ یعنی ساتویں ٹھوس نویں کو یا چھٹی ساتویں آٹھویں کو ۱۱ ہر سالہ یعنی اگر کوئی کوڑھوں کو ہلاتے ہوئے جب کوئی کہتے ہیں یہ اس واسطے کیا کہ ان کے مشرکوں نے سلا فدا کی  
 نسبت ایک وقت یہ خیال کیا تھا کہ درینکے بخار سے وہ ناتواں ہو گئے ہیں تو پہلی بار فیصل اُن کا خیال غلط کرنے کیلئے کیا گیا تھا پھر ہمیشہ ہی سنت قائم رہی ۱۱ مندر

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمْ يَأْمُرْهُ لَأَمِيرُهُ أَقْبَمَ مَا قِي  
لَا أَمَرَهُمَا أَنْ سَتَصَدَّحَيْنِ الْبَيْتَ قَالَ إِذَا أَفْعَلْ كَمَا  
فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ  
اللَّهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ  
فَأَنَّا أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَذَجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعَمْرَةَ  
فَأَهْلًا بِالْعَمْرَةِ كَمَا لَمْ تَخْرُجْ حَتَّى إِذَا كَانَ  
بِالْبَيْتِ أُمَّ أَهْلٍ بِالْحَجِّ وَالْعَمْرَةَ وَقَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ  
وَالْعَمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ ثُمَّ أَشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ  
قُدَيْدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَاتَ لَهَا طَوَائِفًا وَاحِدًا فَاكُمُ  
يَحِلُّ حَتَّى حَلَّ مِنْهَا جَبِينُهَا

بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَقَدْ بَذَى الْحَلِيفَةَ  
ثُمَّ أَحْرَمَ وَقَالَ نَافِعُ كَانَ ابْنُ رَضِي اللَّهِ عَنْهُمَا إِذَا  
أَهْدَى مِنَ الْبَيْتَةِ قُلْدَةً وَأَشْعَرَةً بَذَى الْحَلِيفَةَ  
يَطْعُنُ فِي شِقِّ سِنَانِهِ الْأَيْمَنِ بِالشَّفْرِفَةِ وَفَتْحَهَا  
قَبْلَ الْبَيْتَةِ بَارَكَةَ

۲۸۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ  
عَنِ السَّوْدِيِّ بْنِ عَمْرٍاءَ وَمَوْلَايَ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتَةِ فِي يَضِيعَ عَشْرَةَ بِأَجْزِ  
وَمِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَابِ الْحَلِيفَةِ قَلَدَ النَّبِيُّ

عہم نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہا تم اس سال شہر جاؤ  
ج کو نہ جاؤ، مجھے ڈر ہے کہ میں کعبے میں جانے سے تم روک د جاؤ انہوں  
کہا دیکھا ہوگا، میں دہی کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا  
اور اللہ تعالیٰ (دوسرے مہینہ میں) فرماتا ہے تم کو اللہ کے رسول کی پیروی سچی  
پیروی ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا پھر  
انہوں نے عمرے کا احرام باندھا تا جہاں پہنچا تو عبداللہ (مدینہ سے) نکلے  
جب میدان میں پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا تو کہنے لگے  
حج اور عمرہ ایکساں ہے پھر تہدید میں جب پہنچے وہاں قربانی خرید لی پھر مکہ  
میں آئے تو حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا اور احرام اُس  
وقت تک نہیں کھولا جب تک دونوں سے فارغ نہیں ہوئے۔

باب جو شخص ذوالحلیفہ سے پہنچ کر اشعار اور تعلید کرے پھر احرام  
باندھے اور نافع نے کہا ابن عمرؓ جب مدینہ سے اپنے ساتھ قربانی لیتے  
تھے تو تعلید اور اشعار ذوالحلیفہ میں پہنچ کر کرتے تو قربانی کے جانوروں کا  
منہ قبلے کی طرف کر کے بٹھاتے پھر اُسی کو ہاں دہی جانب چھری سے چیر  
دیتے۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر  
دی کہ ہم کو کومر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر  
انہوں نے مسعود بن عمرہ اور مروان سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ہزار پر کئی اصحاب کے ساتھ مدینہ سے (عمرے کے لئے) نکلے جزیرہ الحلیفہ  
میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کی تعلید کی اور اشعار

۱۰ بخاری تھا کہ اس مردود حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زہیرؓ پر چڑھائی کہ تمی رشتہ میں نہاد ہو رہا تھا اور انی میں ہی تھی ۱۱ منہ ۱۰ معلوم ہوا کہ یہاں تک پہلے  
بھی احرام باندھ سکتے ہیں ۱۲ منہ ۱۰ بیداء ایک مقام ہے ذوالحلیفہ کے سامنے اور فیض الباری میں جویداء کو مذکور ہے۔ یہ صریح غلطی ہے عبداللہ بن عمرؓ  
مدینہ سے چلے گئے مدینہ میں کہاں سے آئے ۱۳ منہ ۱۰ قد بیداء ایک مقام کا نام ہے۔ جو مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ہے۔ ذوالحلیفہ سے تین منزل آگے ۱۴ منہ ۱۰  
ذوالحلیفہ ایک مقام ہے۔ مدینہ سے چھ میل پر مہی اہل مدینہ کا یہاں تک پہنچتا ہے ۱۵ منہ ۱۰ تعلید کہتے ہیں قربانی کے جانور کے گلے میں جوتوں وغیرہ کا باندھنا کہ اللہ عز و  
جل میں نشان تھا ہری کا ایسے جانور کو عرب لوگ نہ لیتے نہ اُس سے معروض ہوتا اور اشعار کے معنی خود کتاب میں مذکور ہیں۔ یعنی اونٹ کا کوہان دھاتی طوق سے لڑا  
سایہ پر دینا اور خرمن ہر دینا یہ بھی سنت ہے۔ اور جس نے اُس سے منع کیا ہے۔ اُس نے غلطی کی ۱۶ منہ ۱۰



الْهَدْيِ وَالْأَشْعَرِ وَأَخْوَمَ بِالْعُمَرَاءِ.

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
أَنَّهُ بَنِي مُحَمَّدٍ بْنِ الْقَيْمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ تَلَّكَ هَدْيِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْأَشْعَرَهَا وَتَذْأَقْلُدَهَا. أَوْ قُلْدُهَا  
ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ  
فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهَا شَيْءٌ كَانَ لَهَا  
جَدًّا.

باب ۱۹۔ مَنْ قُلْدَ الْقَلَادِ بَيْدًا.

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَمٍ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ  
زِيَادَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
مَنْ أَهْدَى هَذَا حَرَمٌ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَرَمِ  
حَقٌّ يُحَرِّمُ هَذِهِ قَالَتْ عُمَرَةُ نَعَالَكَ عَائِشَةُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا قُلْدُ  
قُلْدًا هَدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْدًا  
ثُمَّ قُلْدَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْدًا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي قُلْدَ حَرَمٌ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ  
اللَّهُ لَهُ حَتَّى يُجْزِيَ الْهَدْيَ.

باب ۱۹۔ تَقْلِيدُ الْغَنَمِ.

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الرَّعْمَشُ

بارہ اے اور ان کا اشعار کیا اور عمر کے احرام باندھا

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ تعفی نے بیان کیا ہم سے افح بن حمید  
نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں  
نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے  
باربٹے پھر آپ نے ان کا اشعار کیا اور ان کے گلے میں آپ نے ہار  
ڈالے یا میں نے ہار ڈالے پھر آپ نے ان کو کعبہ کی طرف روانہ کر دیا اور  
خود مدینہ میں ٹھہرے رہے جو باتیں درست تھیں ان میں سے کوئی بات  
آپ پر حرام نہیں ہوئی۔

باب جس نے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم سے انہوں نے  
عمرو بن عبد الرحمن سے انہوں نے کہا کہ زباد بن ابی سفیان نے جو معاذ  
کی طرف سے عراق کا حاکم تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ عبد اللہ بن عباس  
کہتے ہیں جو کوئی قربانی کا جانور بیت اللہ کو روانہ کرے تو جب تک  
وہ قربانی کاٹی جائے اس پر وہ سب باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی  
پر حرام ہوتی ہیں عمرو نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا عبد اللہ بن عباس رضی  
اللہ عنہ کا کہنا صحیح نہیں ہے۔ میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے  
جانوروں کے لئے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے وہ ہار جانوروں کو پہنائے اور میرے  
باپ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بیت اللہ کی روانہ کر دیے اور آپ پر کوئی  
چیز جو اللہ نے حلال کی ہے۔ حرام نہیں ہوئی یہاں تک کہ وہ جانور  
کاٹے گئے۔

باب بکریوں کے گلے میں بھی ہار لٹکانا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے ایش نے انھوں نے

۱۔ لیکن بکریوں کا اشعار کرنا بالاتفاق جائز نہیں ہے۔ البتہ گائے کا اشعار کر سکتے ہیں۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَهَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَّمَ عَيْنَاهُ.

۲۹۶ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَسودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَقْبِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْلِدُ الْغَنَمَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهَا حَلَالًا.

۲۹۷ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَقْبِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْلِدُ بِهَا أَهْلَهُ حَلَالًا.

۲۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فَكَلْتُ لِمُعَاذٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى الْقَلَائِدَ قَبْلَ أَنْ يُجُوزَ.

بابُ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ  
۲۹۹ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ الْقَسِيمِ عَنْ أَهْلِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فَكَلْتُ مُلَائِدَ عَامِرٍ عَمِينَ كَانَ حَبَشِيًّا.

ابراہیم بنی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہیں کہ ہمارے حضرت متی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے لئے بکریاں دیتے تھے کہ بھینس لے

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم بنی نے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں آنحضرت متی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہار بٹ کرتی رہی تھی۔ آپ بکریوں کے گلوں میں ڈالتے ادبے اسرام گھر میں رہتے۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے منصور بن عسکری سند اور ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم بنی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں آنحضرت متی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے ہار بٹ کرتی پھر آپ ان بکریوں کو روانہ کر دیتے اور خود بے احرام رہتے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر شجعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت متی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہار بٹے آپ کے احرام باندھنے سے پہلے لے

باب اون کے ہار بٹنا۔

ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میرے پاس کچھ اون تھا میں نے اس کے ہار بٹے بانی کے جانوروں کے لئے بٹا دیے۔

۱۔ کو اس حدیث میں بکریوں کے لئے ہار بٹنے کا ذکر نہیں ہے جو باب کا مطلب ہے۔ لیکن آگے کی حدیث میں اس کی وضاحت ہے ۲۔ اس حدیث میں بکریوں کی وضاحت نہیں ہے مگر اگلی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کے جانوروں سے بکریاں ہی مراد ہیں پس باب کی مطابقت ہوگئی ۳۔

## باب ۱۹۹ تَقْلِيدِ النَّعْلِ:

۳۰۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَمْشِي بَدَنَةً قَالَ أَرَكِيهَا قَالَ لَأَنْهَا بَدَنَةً قَالَ أَرَكِيهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَأَيْتُهَا يَسِيرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِي مَعْقِلِهَا تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ.

۳۰۱. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ الْبَحْلِ لِلْبَدَنِ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَشُقُّ مِنَ الْبَحْلِ إِلَّا مَوْضِعَ السَّيْفِ وَإِذَا نَحَوَهَا نَزَلَ عَجَلًا تَحَاذَةً أَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَصْدُقُ بِهَا:

۳۰۲. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَصْطَلِقَ بِحْلًا لِلْبَدَنِ أَلَيْسَ تَحْتَرُّ وَبِحْلٍ وَهَذَا:

بَابُ مَنْ اشْتَرَى هَدْيًا مِنَ الْغُرَبَاءِ لَمْ يَكُنْ

## باب جُوتَى كَاهِرَبَانَا

ہم سے محمد بن سلام یا محمد بن شثنیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے عمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا۔ وہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے اُس کو دیکھا اونٹ پر سوار آپ کے ساتھ چل رہا تھا اور جوتی اُس کے گلے میں لٹک رہی تھی۔ محمد بن سلام یا محمد بن شثنیٰ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن بشاش نے بھی روایت کیا انہوں نے کہا۔

ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا کہ ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب اونٹوں کی جھولوں کو کیا کرنا چاہیے اور عبد اللہ بن عمرؓ جھول کو اتنا ہی پھاڑتے کہ کوہان باہر نکل آتا (شعار کے لئے) اور جب اونٹ کو خر کرتے تو جھول اتار لیتے کہیں خون لگ کر خراب نہ ہو پھر اُس کو خیرات کر دیتے یہ

ہم سے قیس نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابن ابی نعیم سے انہوں نے عباد سے انہوں نے عبد الرحمن ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ قربانی کے اونٹ جن کو میں نے خر کیا اُن کی جھولیں اور کھالیں فقیروں کو خیرات کر دوں۔

باب جس نے راہ میں قربانی کا جانور خریدا اور اس کو باہر لیا

۱۔ اس میں اشارہ ہے۔ کہ ایک جوتی بھی شکا تا کافی ہے۔ اور رد ہے۔ اس کا جو کم سے کم دو جوتیاں شکا تا ضرور کہتا ہے۔ اور مستحب یہی ہے کہ وہ جوتیاں ۱۲ سے ۱۵ سالہ جوتیاں جھول کا خیرات کرنا کچھ ضرور نہیں مگر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُس چیز کا پھیر لینا مکروہ جانتے جو اللہ کے نام پر نکالی گئی۔ اسی طرح بہتر یہ ہے۔ کہ کھال فقیروں کو دے اور قصائی کی اجرت میں نہ دے ۱۲۷۵



ذِي الْقَعْدَةِ لَا تَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَكُّوْا مِنْ مَكَّةَ  
أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ  
يَكُنْ مَعَهُ هَدًى إِذَا طَافَ دَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَجْعَلَ ثَلَاثَ فُجَلٍ عَلَيْهَا يَدُ  
النَّجْرِ بِلَحْمٍ بَقَرٍ فَعَلْتُ مَا هَذَا قَالَ نَحْرُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْدٍ أَجَبٍ قَالَ يَحْيَى  
كَذَّكَرُهُ لِلْقَبْرِ فَقَالَ أَتَشْكُ بِالْحَدِيثِ عَلَى  
وَجْهِهِ ۝

باب ۲۳ البَحْرُ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَيْئِ

۳۰۵ - حَدَّثَنَا اسْتَوْقِي بْنُ إِسْرَاهِيْمَ سَمِعَ  
خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
عَنْ كَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ مَنْعَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝  
۳۰۶ - حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيْمُ بْنُ الْكُنْدَرِ حَدَّثَنَا  
أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ  
تَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيٍ مِنْ  
جَمْعٍ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ حَتَّى يُدْخِلَ بِهِ مَنْحَرَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ تَحْجَاهُ فَيَهْدِيهِ إِلَى الْمَوْجِ  
بَابُ ۲۴ مَنْحَرُ النَّبِيِّ ۝

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درمیان سے نکلے ہمارا ارادہ حج کرنے ہی کا تھا  
جب مکہ کے قریب پہنچے تو جن لوگوں کے ساتھ قربانی نہ تھی۔ اُن کو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ طواف کر کے صفا مردہ دوڑ کے  
احرام کھول ڈالیں۔ پھر بقرہ عید کے دن لوگ گائے کا گوشت لے کر  
ہمارے پاس آئے میں نے پوچھا یہ گوشت کیسا آگہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بے بیوں کی طرف سے گائے کا ٹکڑا لیا بھیجی  
نے کہا میں نے یہ عمرہ کی حدیث قاسم سے بیان کی انہوں نے کہا عمرہ نے  
یہ حدیث ٹھیک ٹھیک بیان کی۔

باب مثنیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
جہاں ٹھیک کیا وہاں نحر کرنا۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے خالد  
بن حارث سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا  
انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر اُس مقام میں نحر کیا کرتے تھے عبد اللہ  
نے کہا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نحر کیا کرتے تھے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے  
انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر اپنی قربانی کے جانوروں کو مرد لطفہ  
سے اخیرات میں مثنیٰ کو بجا دیتے۔ یہ قربانیاں حاجی لوگ جن میں غلام  
اور آزاد دونوں طرح کے لوگ ہوتے اُس مقام میں لے جاتے جہاں  
آنحضرت نحر کیا کرتے تھے

باب اپنے ہاتھ سے نحر کرنا۔

۱۔ کہ وہ جاہلیت کے زمانہ میں حج کے مہینوں میں عورتاں بڑھکتی تھیں ۲۔ یہاں یہ اعتراض ہوگا کہ اگرچہ کاذب کہنا مذکور حدیث میں نحر کا  
لفظ ہے تو حدیث بابک مطابق نہیں ہوئی اور اُس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں نحر سے ذبح مراد ہے چنانچہ اس حدیث کے دوسرے طریق میں جو آگے مذکور ہوگا۔  
ذبح ہی کا لفظ ہے۔ اور گائے کا نحر مذکور نہیں ہوتا۔ مگر ذبح کرنا حملہ کرنے سے مراد ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی اَنْ تَذْبَحُوْا ذَبْحًا ذَوَّارِہ ۳۴ سورہ آلہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے نحر کا مقام مثنیٰ میں ہر وقت کے قریب ہی خیف کے پاس تھا۔ ہر چند سائے مثنیٰ میں کہیں بھی نحر کرنا درست ہے۔ مگر عبد اللہ بن عمر کو اتنا ع  
میں بڑا تشدد تھا۔ وہ خود نحر کرنا کسی مقام میں نہ کرتا تھا کرتے تھے۔ جہاں آنحضرت نے نحر ہی جیسے اور اگر چاہے۔ اسی طرح نحر ہی اسی مقام میں کرتے جہاں آنحضرت  
نحر کیا تھا ۳۵۔ اور مطلب یہ کہ قربانیوں کے لیے کچھ آزاد و رزق کے لیے نحر کرنا بھی مکروہ ہے۔ اور اگرچہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگرچہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔



۳۰۷۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا دُحَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَدْ كُنَا لِحَدِيثِ قَالَ وَنَحْنُ اللَّيْلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدَةِ سَبْعِ بَدَنٍ قِيَامًا وَخُفِي بِالْمَدِينَةِ كَثِيرِينَ أَمْحَقِينَ أَمْرَيْنِ مُخْتَصَرًا  
باب ۲۵۵ نَحْرُ الْإِبِلِ مَقْبَعَةٌ ۝

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا آتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَتَاهُ بَنَاتُهُ يَخْرُهَا قَالَ أَبْعَثْهُمَا قِيَامًا مَقْبَعَةً مُسْتَهْمَةً مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ -

باب ۲۵۶ نَحْرُ الْإِبِلِ قَائِمَةٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَوَّافَتِ قِيَامًا

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا دُحَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَهْمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَاعْتَصَرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَمَّا فَلَمَّا أَتَوْهُ رَكِبَ وَاجْتَلَسَ فَبَعَلَ يَكْمَلُ وَيَسْتَبِيحُ فَلَمَّا عَلَى عَلَى الْبَيْدَةِ اللَّيْلُ هَيَا سَمِعْنَا قَلَمًا دَخَلَ مَكَّةَ أَمْرُهُمْ أَنْ

ہم سے سہل بن بکارت نے بیان کیا کہ ہم سے دہیجے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے مختصر طور سے حدیث بیان کی اور کہا آنحضرتؐ نے سات اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیا۔ اور میرے میں دو چنگیرے سینکڑے ارینڈے قربانی کیے

### باب اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ ثقفی نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن ذریع نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زیاد بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے نحر کرنے کے لئے اپنا اونٹ بٹھایا تھا عبداللہ نے کہا اُس کو کھڑا کر اور پاؤں باندھ دے راہ نحر کرنا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت ہے اور شعبہ نے جوئی سے روایت کی اُس میں یونس ہے۔ زیاد نے مجھ کو خبر دی۔

باب اونٹوں کو کھڑا کر کے نحر کرنا اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا (سورۃ حج میں) جو آیا ہے۔ اذکروا اسمہ اللہ علیہما صواف کے معنی یہی ہیں۔ وہ کھڑے ہوں۔

ہم سے سہل بن بکارت نے بیان کیا کہ ہم سے دہیجے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں دھڑکیا ذوالحلیفہ مدینہ سے تین کوس پر ہے۔ رات کو وہیں رہ گئے۔ جب صبح ہوئی تو اونٹنی پر سوار ہوئے تہلیل اور تسبیح کرنے لگے۔ جب بیداء میں پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک پکاری جب مکہ میں پہنچے تو لوگوں کو

۱۔ معلوم ہوا اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا افضل ہے۔ اور ضعیف ہے کھڑا اور بیٹھا دونوں طرح نحر کرنا برابر رکھا ہے۔ اور اس حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے۔ کیوں کہ اگر ایسا ہوتا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص پر انکار نہ کرتے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۱۰۰  
رَبِّ اعْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَتَنْتَ حَيُّ الْغَفُورُ

يَحْلُوْا وَنَحْنُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَ  
سَبْعُ بَدَنٍ قِيَامًا وَصَحِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ كَبَشِيْنٍ  
أَمْكِيْنٍ أَمْرَيْنِ ۝

۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ شَأْنُ الْمَوْعِلِ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ  
وَكُعْتَيْنِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ  
عَنْهُ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ  
وَرَحِلَتُهُ حَتَّى إِذَا سَوَّيْتُ بِهِ الْبَيْدَ آءَ أَهْلَ بَعْرَةَ  
وَرَحَجَةَ ۝

باب ۲ لَا يَطْعَمُ الْحَجْرُ مِنْ الْهَدْيِ شَيْئًا  
۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي بَنُو أَبِي جَحْفَرٍ عَنْ عَجَّاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بْنِ أَبِي لَيْلى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي  
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمْتُ عَلَى الْبَدَنِ  
فَأَهْرَنِي فَقَسَمْتُ لِحَوْمَتِهَا ثُمَّ أَهْرَنِي فَقَسَمْتُ  
حِلَاءَهَا وَجَلَدُوهَا كَالسُّفِينِ وَحَدَّثَنِي  
عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عَجَّاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلى  
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَهْرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَقْوَمَ عَلَى الْبَدَنِ وَكَأَنَّ

حکم دیا کہ عمرہ کو کہے احرام کھول ڈالیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
سات اونٹ کھڑے کر کے اپنے ہاتھ سے خرکیئے اور مدینہ میں وجہت  
کبرے سینک دارینڈھے قسربانی کیئے۔

ہم سے سہد نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن علیہ نے انہوں نے  
ایوب سے انہوں نے ابوتلاب سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں  
اور دو التحلیفہ درجہ مدینہ سے چھ میل پر ہے پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں  
پڑھیں ایوب نے ایک شخص سے روایت کی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے  
پھر آپ صبح تک وہیں رہ گئے بعد اُس کے صبح کی سزا پڑھی اور اپنی  
اڑنی پر سوار ہوئے جب میدان میں آپ کو لے کر پہنچی تو آپ نے عمرہ اور  
حج دونوں کا نام لے کر لبیک کہی۔

باب قصاب کو مزدوری میں قربانی کی کوئی چیز نہ دیں  
ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا  
مجھ کو عبد الرحمن بن ابی نجم نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبد الرحمن  
بن ابی سلمیٰ سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھیجا میں قربانی کے اونٹوں پاس کھڑا ہوا میں نے  
اُن کا گوشت باٹا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تو میں نے اُن کی جھولیں اور کھالیں بھی  
بانٹ دیں سفیان نے کہا مجھ سے عبد الکریم نے مجاہد سے روایت کی  
انہوں نے عبد الرحمن بن ابی سلمیٰ سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا قربانی کے اونٹوں کا  
جند و بستہ کر دوں اور اُن میں سے کوئی چیز نہ قصابی کو نہ

لہ یعنی جس بھول ہے مگر امام بخاری نے متابعت کے طور پر اس سنہ کو ذکر کیا تو اس کے بھول ہونے میں متابعت نہیں بعضوں نے کہا شخص ابوتلاب میں واقع  
الم ۱۲۷۔ جیسے بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ قصابی کو اجرت میں کھال یا اوجڑی یا سری پائے حوالہ کر دیتے ہیں۔ بلکہ اجرت علیحدہ اپنے پاس سے  
دینا چاہیے۔ البتہ اگر قصاب کو شہ کوئی چیز قربانی میں سے دیں تو اس میں تباہت نہیں ہر سنہ ۱۷۰ ہجری اور ۱۷۱ ہجری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے  
کے لئے گئے تھے دوسری روایت میں ہے کہ یہ سواونٹ تھے۔ اُن میں سے ترشہ اونٹوں کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے  
کیا بانی اونٹوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے کلمے سے خرکیا۔ ۱۲۷ سنہ ۱۷۰

أُطْعِمَ عَلَيْهِمَا شَيْئًا فِي جُزْأَيْهِمَا:

باب ۳۱۲ يُصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ:

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقْضَى عَلَى بَدَنِهِ ثَمَانِ يَقْضِيَهُمْ بِدَنِهِ كُلِّهَا لِكُلِّ هَدْيٍ وَحِلْوٍ وَهَذَا كَجِلْدِ كَلْبٍ وَلَا يُطْعِمُ فِي جُزْأَيْهِمَا شَيْئًا:

باب ۳۱۹ يُصَدَّقُ بِجِلْدِ الْبَدَنِ:

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَعْمِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَائَةً بَدَنِيَةٍ فَأَمَرَنِي بِأَكْثَرِهَا فَقَسَمْتُهَا ثَمَنًا أَمَرَنِي بِجِلْدِهَا فَقَسَمْتُهَا ثَمَنًا بِجُلُودِهَا فَقَسَمْتُهَا:

باب ۳۲۰ إِذَا بَوَّأْنَا لِأَبْرِهِمْ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكَ فِي شَيْئٍ وَطَهْرٌ بَيْتِي:

لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ أَدْنَى فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَا تُوكِ رِجَالًا دَعَى كُلُّ مَنَاءٍ يَا أَيُّهَا مَنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ لَشَهْدٍ وَأَمْنًا فَمَكَرَ:

مزبورہ کی بھی تہہ دوں۔

## باب قربانی کی کھال خیرات کر دی جائے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو حسن بن مسلم اور عبد الکرم جزری نے خبر دی اُن دونوں کو مجاہد نے اُن سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آپ کے قربانی کے اونٹوں کو کھیں اور اُن کی سب چیزیں بانٹ دیں۔ گوشت اور کھال اور مچھول اور قسمائی کی اجرت میں کچھ دیں۔

## باب قربانی کے حالوں کی مچھولیں خیرات کر دی جائیں

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سعید بن ابی سلیمان نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا اُن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا دھن قربانی کیے اور مجھ کو حکم دیا کہ اُن کے گوشت بانٹ دوں میں نے بانٹ دیے پھر آپ نے فرمایا اُن کی مچھولیں بھی بانٹ دو میں نے وہ بھی بانٹیں پھر کھال کے بانٹنے کا حکم فرمایا میں نے اُن کو بھی بانٹ دیا۔

## باب (سورہ حج میں) اللہ نے فرمایا جب ہم نے ابراہیم کو

کعبہ کی جگہ بتا دی اور کہہ دیا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور میرا گھر طواف کرنے والوں اور کھڑے رہنے والوں اور رُکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھ اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے وہ پیدل اور ڈبلے ڈبلے اونٹوں پر سوار ہو کر دور دراز رستوں سے آئیں تاکہ

۱۔ میں نے کہا مجھوں کو خیرات کر دے گا حکم اسباب ۱۲۰۔ اس باب میں امام بخاری نے صحت آیت قرآنی پر اکتفا کیا۔ اور کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید اُن کی شرط پر اس باب کے مناسب کوئی حدیث اُن کو نہ مل سکی ہو یا علی ہوا دریکھے کا اتفاق نہ ہوا ہو بعض نسخوں میں اس کے بعد کا باب مذکور نہیں بلکہ یوں بند ہے۔ وَمَا يَكُنْ مِنَ الْبَدَنِ وَمَا يَصْدُقُ بِهِ دَاؤُ عَطْفِ كَسَاثَةٍ اس مکتوب میں آگے جو حدیثیں بیان کی ہیں وہ اسی باب سے متعلق ہو چکی گویا پہلی آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ قربانی کے گوشت میں سے خود بھی کھانا درست ہے پھر حدیثوں سے بھی ثابت کیا ۱۲۰۔

وَيَذَرُكُمْ دُرُاسِمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقْتُم مِّنْ لَّيْسَ بِهِيَ مَنَ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا أَمْرَ الْبَاسِ الْفَقِيرِ لَكُمْ لِقَافَتُ أَفْعَاهُمْ وَلْيُؤْفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ذَلِكَ وَمَنْ يُعْطِ حُكْمَ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۝

باب ۲۱ - مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُذْنِ وَمَا يُبْذَرُ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي تَائِفَعْنُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَكُلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَالنُّذُرِ وَيَكُلُ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتَعَمَّرِ ۳۱۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَنَا كُلُّ مَنْ يُحْمَلُ مِنْ بَدْنِ نَسَا فَوَيْ قُلْتُ مَتَى فَرَضَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا فَكُلُوا وَتَزَوَّدُوا فَكُلُوا لِعَطَاءٍ أَكَالَ حَتَّى جُنَّ الْمَدِينَةُ قَالُوا ۴ -

۳۱۵ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ قَالَ كُنْتُ مَعَهُ عَامَ نَشَأَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُسْنِ بَقِيَّةٍ مَرَجَ

اپنے فائدوں کو حاصل کریں اور مقررہ دنوں میں اللہ کی یاد کریں اُن سے جو پائے جانوروں کو پر جو اللہ نے اُن کو دیئے ہیں اُن میں سے خود بھی کھاؤ اور دکھیا محتاج کو بھی کھلاؤ پھر اپنا میل کچل دور کریں اور اپنی نذر پوری کریں اور پرنے گھر رکعبہ کا طواف کریں۔ یہ سب اس لئے کہ جو کوئی اللہ کی عزت دی ہوئی چیزوں کی عزت کرے تو اس کو اپنے مالک پاس بھلائی پہنچے گی۔

باب قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھائیں اور کیا خیرات کریں۔ اور عبید اللہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا احرام میں کوئی شکار کرے اور اُس کا بدلہ دینا پڑے تو بدلہ کے جانور اور نذر کے جانور میں سے کچھ نہ کھائے باقی سب میں سے کھائے۔ اور عطاء نے کہا تمتع کی قربانی میں سے کھائے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ابن جریج سے کہا ہم سے عطاء نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے۔ ہم قربانیوں کے گوشت منی کے تین دنوں کے بعد نہیں کھاتے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو اجازت دی فرمایا کھاؤ اور توشہ کے طور پر ساتھ لوہم نے کھائے اور توشے بنائے ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے کہا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے انہوں نے کہا نہیں۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھ سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں ذیقعد مہینے کے پانچ دن باقی رہے تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۵ امام احمد نے فرمایا ہے۔ کہ نفل قربانی اور تمتع اور قرآن کی قربانی میں سے کھانا درست ہے مہینے نے کہا تنقیہ کا بھی یہی قول ہے ۱۶ سنہ ۱۷ یحییٰ جابر نے نہیں کہا کہ ہم نے مدینہ پہنچے تک اُس گوشت کو توشہ کے طور پر رکھا لیکن مسلم کی روایت میں یوں ہے۔ کہ عطاء نے نہیں کے بدلہ ہاں کہا شاید عطاء بھول گئے ہوں پہلے نہیں کہا ہو پھر یاد آیا تو ہاں کہنے لگے۔ اس حدیث سے وہ حدیث منسوخ ہے۔ جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع فرمایا ۱۸ سنہ ۱۹

رَبِّ الْعُقَدَةِ وَلَا تُرَى إِلَّا حَجْرًا حَقًّا إِذَا دُنُوْنَا مِنْ  
مَلَكَةِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَدُنْهُ  
يَكُونُ مَعَهُ عَذْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَجْلُ ثَلَاثَ  
عَاشِرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ عَلَيْهِمَا يَوْمَ النَّحْرِ  
بَلْعَمٍ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ ذَبْحُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرَجِهِ قَالَ يُخْبِي قَدْ كُرِثَ  
هَذَا الْحَدِيثُ لِلنَّحْرِ فَقَالَ أَشْنَكُ بِالْحَدِيثِ  
عَلَى كِبَرِهِ :

باب ۳۱۲ الدَّبْحُ قَبْلَ الْخَلْقِ :

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ حُزَيْفٍ  
حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ خَلْقٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخَلَ  
وَحْجَرُهُ فَقَالَ لَا حَرَجَ لَكَ حَرَجٌ :

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا  
أَبُو بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ  
بَعَثَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْجِيَ قَالَ  
لَا حَرَجَ قَالَ خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْبَحَ قَالَ لَا :

حَرَجٌ قَالَ دَبَّحْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْجِيَ قَالَ لَا حَرَجَ  
وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنْ ابْنِ هُثَيْمٍ  
أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

کے ساتھ مدینہ سے نکلے ہمارا ارادہ صرف حج ہی کا تھا جب ہم مکہ کے  
قریب پہنچے تو جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے ان کو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مردہ کی  
سعی کر کے احرام کھول ڈالیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں پھر میرے پاس  
بقریہ کے دن گائے کا گوشت لایا گیا میں نے پوچھا یہ کہاں سے  
آیا لوگوں کو بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیسویں طریقت کا مکہ کافی  
بیچھی بن سعید انصاری نے کہا میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی تو انہوں  
نے کہا عمر بن الخطاب سے تم سے ٹھیک ٹھاک حدیث بیان کر دی ۔

باب پہلے قربانی کرنا چاہیے پھر سر منڈانا ۔

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوثب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم  
بن بشیر نے کہا ہم سے منصور بن فاذا ان نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح  
سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے پوچھا قربانی سے پہلے کوئی سر منڈالے یا ایسا ہی کوئی کام آگے بھیجے  
کرے آپ نے فرمایا کوئی قباحت نہیں کوئی قباحت نہیں ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بکر بن عباس نے  
خبر دی انہوں نے عبد العزیز ابن رافع سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح  
سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے رمی سے پہلے طواف الزیارة کر لیا اپنے  
فرمایا کچھ حرج نہیں اس نے کہا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈایا اپنے  
فرمایا کچھ حرج نہیں اور عبد الرحیم لازمی نے اس حدیث کو ابن عثیم سے ثابت  
کیا کہ مجھ کو عطاء نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رضی  
اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قاسم  
بن عیینہ نے کہا مجھ سے ابن عثیم (عبد اللہ بن عثمان بن عفان) نے بیان

الْقِسْمُ بْنُ أَبِي حَدَّثَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَلَاءِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
قَالَ عُمَرَانُ أَرَاهُ عَنْ وَهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ  
اللَّهِ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ  
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبْرَةَ مَوْلَى اللَّهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ۳۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دَمِيكَ بَعْدَ مَا أُسَيِّتُ  
فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ فَمَنْ قَالَ أَنْ أُنْحَرَّ قَالَ لَا  
حَرَجَ ۳۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ

شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ  
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ طَعَامًا  
فَقَالَ احْجَبْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَا أَهْلَكَ تَلَدْتُ  
لَيْسَ بِكَ يَأْكُلُ كَالْهَلَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ احْشَنْتُ أَنْطَلِقُ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصُّفَا

انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عفان بن مسلم صفار نے کہا میں سمجھتا ہوں  
وہیب بن خالد سے روایت ہے ہم سے ابن خثیم نے بیان کیا انہوں نے  
سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حماد بن سلمہ بصری نے قیس بن سعد سے روایت کی  
اور عباد بن منصور سے انہوں نے عطیہ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن علی نے کہا ہم  
سے خالد بن عذافر نے انہوں نے مکرہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ  
عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا میں  
میں نے شام ہو جانے کے بعد رکی کی آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں اس  
نے کہا میں نے قرآنی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ آپ نے فرمایا کچھ حرج  
نہیں ہے

ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو والد عثمان نے خبر دی انہوں نے  
شعبہ سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے  
انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اس وقت آپ بطحا میں تھے۔ درمکہ کے  
پاس ایک جگہ ہے، آپ نے پوچھا کیا تو نے حج کی نیت کی میں نے عرض  
کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تو نے لہیک میں کیا پکارا میں نے عرض کیا  
لہیک اسی طرح جس طرح پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۵ اس تعلق کو امام احمد نے نقل کیا ۱۲۷۸ اس کو نسائی اور طحاوی اور ابی نعیم اور ابن ماجہ نے نقل کیا ۱۲۷۹ اس کو نسائی نے کہا یہی یعنی نکل کر جانے  
کا افضل وقت زوال تک ہے۔ اور غروب آفتاب سے قبل تک بھی عمدہ ہے۔ اس کے بعد جائز ہے۔ اور حلق اور تراویح طواف الزیارة کا وقت عین نہیں لیکن  
پریم انحر سے ان کی تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ ادایا تم تشریق سے تاخیر کرنا سخت مکروہ ہے۔ غرض یوم النحر کے دن حاجی کو چار کام کرنے ہوتے ہیں۔ رکی اور قرآنی اور  
حلق یا تراویح طواف الزیارة ان چاروں میں ترتیب سنت ہے۔ لیکن فرض نہیں اگر کوئی کام دوسرے سے آگے پیچھے ہو جائے تو رکی حرج نہیں جیسے ان۔  
حدیثوں سے نکلتا ہے۔ امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے۔ اور ابو حنیفہ کہتے ہیں۔ اس پر دم لازم آئے گا اور اگر قاعدہ  
ہوں تو دوم لازم آئیں گے ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴ ۱۸۱۵ ۱۸۱۶ ۱۸۱۷ ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰ ۱۸۲۱ ۱۸۲۲ ۱۸۲۳ ۱۸۲۴ ۱۸۲۵ ۱۸۲۶ ۱۸۲۷ ۱۸۲۸ ۱۸۲۹ ۱۸۳۰ ۱۸۳۱ ۱۸۳۲ ۱۸۳۳ ۱۸۳۴ ۱۸۳۵ ۱۸۳۶ ۱۸۳۷ ۱۸۳۸ ۱۸۳۹ ۱۸۴۰ ۱۸۴۱ ۱۸۴۲ ۱۸۴۳ ۱۸۴۴ ۱۸۴۵ ۱۸۴۶ ۱۸۴۷ ۱۸۴۸ ۱۸۴۹ ۱۸۵۰ ۱۸۵۱ ۱۸۵۲ ۱۸۵۳ ۱۸۵۴ ۱۸۵۵ ۱۸۵۶ ۱۸۵۷ ۱۸۵۸ ۱۸۵۹ ۱۸۶۰ ۱۸۶۱ ۱۸۶۲ ۱۸۶۳ ۱۸۶۴ ۱۸۶۵ ۱۸۶۶ ۱۸۶۷ ۱۸۶۸ ۱۸۶۹ ۱۸۷۰ ۱۸۷۱ ۱۸۷۲ ۱۸۷۳ ۱۸۷۴ ۱۸۷۵ ۱۸۷۶ ۱۸۷۷ ۱۸۷۸ ۱۸۷۹ ۱۸۸۰ ۱۸۸۱ ۱۸۸۲ ۱۸۸۳ ۱۸۸۴ ۱۸۸۵ ۱۸۸۶ ۱۸۸۷ ۱۸۸۸ ۱۸۸۹ ۱۸۹۰ ۱۸۹۱ ۱۸۹۲ ۱۸۹۳ ۱۸۹۴ ۱۸۹۵ ۱۸۹۶ ۱۸۹۷ ۱۸۹۸ ۱۸۹۹ ۱۹۰۰ ۱۹۰۱ ۱۹۰۲ ۱۹۰۳ ۱۹۰۴ ۱۹۰۵ ۱۹۰۶ ۱۹۰۷ ۱۹۰۸ ۱۹۰۹ ۱۹۱۰ ۱۹۱۱ ۱۹۱۲ ۱۹۱۳ ۱۹۱۴ ۱۹۱۵ ۱۹۱۶ ۱۹۱۷ ۱۹۱۸ ۱۹۱۹ ۱۹۲۰ ۱۹۲۱ ۱۹۲۲ ۱۹۲۳ ۱۹۲۴ ۱۹۲۵ ۱۹۲۶ ۱۹۲۷ ۱۹۲۸ ۱۹۲۹ ۱۹۳۰ ۱۹۳۱ ۱۹۳۲ ۱۹۳۳ ۱۹۳۴ ۱۹۳۵ ۱۹۳۶ ۱۹۳۷ ۱۹۳۸ ۱۹۳۹ ۱۹۴۰ ۱۹۴۱ ۱۹۴۲ ۱۹۴۳ ۱۹۴۴ ۱۹۴۵ ۱۹۴۶ ۱۹۴۷ ۱۹۴۸ ۱۹۴۹ ۱۹۵۰ ۱۹۵۱ ۱۹۵۲ ۱۹۵۳ ۱۹۵۴ ۱۹۵۵ ۱۹۵۶ ۱۹۵۷ ۱۹۵۸ ۱۹۵۹ ۱۹۶۰ ۱۹۶۱ ۱۹۶۲ ۱۹۶۳ ۱۹۶۴ ۱۹۶۵ ۱۹۶۶ ۱۹۶۷ ۱۹۶۸ ۱۹۶۹ ۱۹۷۰ ۱۹۷۱ ۱۹۷۲ ۱۹۷۳ ۱۹۷۴ ۱۹۷۵ ۱۹۷۶ ۱۹۷۷ ۱۹۷۸ ۱۹۷۹ ۱۹۸۰ ۱۹۸۱ ۱۹۸۲ ۱۹۸۳ ۱۹۸۴ ۱۹۸۵ ۱۹۸۶ ۱۹۸۷ ۱۹۸۸ ۱۹۸۹ ۱۹۹۰ ۱۹۹۱ ۱۹۹۲ ۱۹۹۳ ۱۹۹۴ ۱۹۹۵ ۱۹۹۶ ۱۹۹۷ ۱۹۹۸ ۱۹۹۹ ۲۰۰۰ ۲۰۰۱ ۲۰۰۲ ۲۰۰۳ ۲۰۰۴ ۲۰۰۵ ۲۰۰۶ ۲۰۰۷ ۲۰۰۸ ۲۰۰۹ ۲۰۱۰ ۲۰۱۱ ۲۰۱۲ ۲۰۱۳ ۲۰۱۴ ۲۰۱۵ ۲۰۱۶ ۲۰۱۷ ۲۰۱۸ ۲۰۱۹ ۲۰۲۰ ۲۰۲۱ ۲۰۲۲ ۲۰۲۳ ۲۰۲۴ ۲۰۲۵ ۲۰۲۶ ۲۰۲۷ ۲۰۲۸ ۲۰۲۹ ۲۰۳۰ ۲۰۳۱ ۲۰۳۲ ۲۰۳۳ ۲۰۳۴ ۲۰۳۵ ۲۰۳۶ ۲۰۳۷ ۲۰۳۸ ۲۰۳۹ ۲۰۴۰ ۲۰۴۱ ۲۰۴۲ ۲۰۴۳ ۲۰۴۴ ۲۰۴۵ ۲۰۴۶ ۲۰۴۷ ۲۰۴۸ ۲۰۴۹ ۲۰۵۰ ۲۰۵۱ ۲۰۵۲ ۲۰۵۳ ۲۰۵۴ ۲۰۵۵ ۲۰۵۶ ۲۰۵۷ ۲۰۵۸ ۲۰۵۹ ۲۰۶۰ ۲۰۶۱ ۲۰۶۲ ۲۰۶۳ ۲۰۶۴ ۲۰۶۵ ۲۰۶۶ ۲۰۶۷ ۲۰۶۸ ۲۰۶۹ ۲۰۷۰ ۲۰۷۱ ۲۰۷۲ ۲۰۷۳ ۲۰۷۴ ۲۰۷۵ ۲۰۷۶ ۲۰۷۷ ۲۰۷۸ ۲۰۷۹ ۲۰۸۰ ۲۰۸۱ ۲۰۸۲ ۲۰۸۳ ۲۰۸۴ ۲۰۸۵ ۲۰۸۶ ۲۰۸۷ ۲۰۸۸ ۲۰۸۹ ۲۰۹۰ ۲۰۹۱ ۲۰۹۲ ۲۰۹۳ ۲۰۹۴ ۲۰۹۵ ۲۰۹۶ ۲۰۹۷ ۲۰۹۸ ۲۰۹۹ ۲۱۰۰ ۲۱۰۱ ۲۱۰۲ ۲۱۰۳ ۲۱۰۴ ۲۱۰۵ ۲۱۰۶ ۲۱۰۷ ۲۱۰۸ ۲۱۰۹ ۲۱۱۰ ۲۱۱۱ ۲۱۱۲ ۲۱۱۳ ۲۱۱۴ ۲۱۱۵ ۲۱۱۶ ۲۱۱۷ ۲۱۱۸ ۲۱۱۹ ۲۱۲۰ ۲۱۲۱ ۲۱۲۲ ۲۱۲۳ ۲۱۲۴ ۲۱۲۵ ۲۱۲۶ ۲۱۲۷ ۲۱۲۸ ۲۱۲۹ ۲۱۳۰ ۲۱۳۱ ۲۱۳۲ ۲۱۳۳ ۲۱۳۴ ۲۱۳۵ ۲۱۳۶ ۲۱۳۷ ۲۱۳۸ ۲۱۳۹ ۲۱۴۰ ۲۱۴۱ ۲۱۴۲ ۲۱۴۳ ۲۱۴۴ ۲۱۴۵ ۲۱۴۶ ۲۱۴۷ ۲۱۴۸ ۲۱۴۹ ۲۱۵۰ ۲۱۵۱ ۲۱۵۲ ۲۱۵۳ ۲۱۵۴ ۲۱۵۵ ۲۱۵۶ ۲۱۵۷ ۲۱۵۸ ۲۱۵۹ ۲۱۶۰ ۲۱۶۱ ۲۱۶۲ ۲۱۶۳ ۲۱۶۴ ۲۱۶۵ ۲۱۶۶ ۲۱۶۷ ۲۱۶۸ ۲۱۶۹ ۲۱۷۰ ۲۱۷۱ ۲۱۷۲ ۲۱۷۳ ۲۱۷۴ ۲۱۷۵ ۲۱۷۶ ۲۱۷۷ ۲۱۷۸ ۲۱۷۹ ۲۱۸۰ ۲۱۸۱ ۲۱۸۲ ۲۱۸۳ ۲۱۸۴ ۲۱۸۵ ۲۱۸۶ ۲۱۸۷ ۲۱۸۸ ۲۱۸۹ ۲۱۹۰ ۲۱۹۱ ۲۱۹۲ ۲۱۹۳ ۲۱۹۴ ۲۱۹۵ ۲۱۹۶ ۲۱۹۷ ۲۱۹۸ ۲۱۹۹ ۲۲۰۰ ۲۲۰۱ ۲۲۰۲ ۲۲۰۳ ۲۲۰۴ ۲۲۰۵ ۲۲۰۶ ۲۲۰۷ ۲۲۰۸ ۲۲۰۹ ۲۲۱۰ ۲۲۱۱ ۲۲۱۲ ۲۲۱۳ ۲۲۱۴ ۲۲۱۵ ۲۲۱۶ ۲۲۱۷ ۲۲۱۸ ۲۲۱۹ ۲۲۲۰ ۲۲۲۱ ۲۲۲۲ ۲۲۲۳ ۲۲۲۴ ۲۲۲۵ ۲۲۲۶ ۲۲۲۷ ۲۲۲۸ ۲۲۲۹ ۲۲۳۰ ۲۲۳۱ ۲۲۳۲ ۲۲۳۳ ۲۲۳۴ ۲۲۳۵ ۲۲۳۶ ۲۲۳۷ ۲۲۳۸ ۲۲۳۹ ۲۲۴۰ ۲۲۴۱ ۲۲۴۲ ۲۲۴۳ ۲۲۴۴ ۲۲۴۵ ۲۲۴۶ ۲۲۴۷ ۲۲۴۸ ۲۲۴۹ ۲۲۵۰ ۲۲۵۱ ۲۲۵۲ ۲۲۵۳ ۲۲۵۴ ۲۲۵۵ ۲۲۵۶ ۲۲۵۷ ۲۲۵۸ ۲۲۵۹ ۲۲۶۰ ۲۲۶۱ ۲۲۶۲ ۲۲۶۳ ۲۲۶۴ ۲۲۶۵ ۲۲۶۶ ۲۲۶۷ ۲۲۶۸ ۲۲۶۹ ۲۲۷۰ ۲۲۷۱ ۲۲۷۲ ۲۲۷۳ ۲۲۷۴ ۲۲۷۵ ۲۲۷۶ ۲۲۷۷ ۲۲۷۸ ۲۲۷۹ ۲۲۸۰ ۲۲۸۱ ۲۲۸۲ ۲۲۸۳ ۲۲۸۴ ۲۲۸۵ ۲۲۸۶ ۲۲۸۷ ۲۲۸۸ ۲۲۸۹ ۲۲۹۰ ۲۲۹۱ ۲۲۹۲ ۲۲۹۳ ۲۲۹۴ ۲۲۹۵ ۲۲۹۶ ۲۲۹۷ ۲۲۹۸ ۲۲۹۹ ۲۳۰۰ ۲۳۰۱ ۲۳۰۲ ۲۳۰۳ ۲۳۰۴ ۲۳۰۵ ۲۳۰۶ ۲۳۰۷ ۲۳۰۸ ۲۳۰۹ ۲۳۱۰ ۲۳۱۱ ۲۳۱۲ ۲۳۱۳ ۲۳۱۴ ۲۳۱۵ ۲۳۱۶ ۲۳۱۷ ۲۳۱۸ ۲۳۱۹ ۲۳۲۰ ۲۳۲۱ ۲۳۲۲ ۲۳۲۳ ۲۳۲۴ ۲۳۲۵ ۲۳۲۶ ۲۳۲۷ ۲۳۲۸ ۲۳۲۹ ۲۳۳۰ ۲۳۳۱ ۲۳۳۲ ۲۳۳۳ ۲۳۳۴ ۲۳۳۵ ۲۳۳۶ ۲۳۳۷ ۲۳۳۸ ۲۳۳۹ ۲۳۴۰ ۲۳۴۱ ۲۳۴۲ ۲۳۴۳ ۲۳۴۴ ۲۳۴۵ ۲۳۴۶ ۲۳۴۷ ۲۳۴۸ ۲۳۴۹ ۲۳۵۰ ۲۳۵۱ ۲۳۵۲ ۲۳۵۳ ۲۳۵۴ ۲۳۵۵ ۲۳۵۶ ۲۳۵۷ ۲۳۵۸ ۲۳۵۹ ۲۳۶۰ ۲۳۶۱ ۲۳۶۲ ۲۳۶۳ ۲۳۶۴ ۲۳۶۵ ۲۳۶۶ ۲۳۶۷ ۲۳۶۸ ۲۳۶۹ ۲۳۷۰ ۲۳۷۱ ۲۳۷۲ ۲۳۷۳ ۲۳۷۴ ۲۳۷۵ ۲۳۷۶ ۲۳۷۷ ۲۳۷۸ ۲۳۷۹ ۲۳۸۰ ۲۳۸۱ ۲۳۸۲ ۲۳۸۳ ۲۳۸۴ ۲۳۸۵ ۲۳۸۶ ۲۳۸۷ ۲۳۸۸ ۲۳۸۹ ۲۳۹۰ ۲۳۹۱ ۲۳۹۲ ۲۳۹۳ ۲۳۹۴ ۲۳۹۵ ۲۳۹۶ ۲۳۹۷ ۲۳۹۸ ۲۳۹۹ ۲۴۰۰ ۲۴۰۱ ۲۴۰۲ ۲۴۰۳ ۲۴۰۴ ۲۴۰۵ ۲۴۰۶ ۲۴۰۷ ۲۴۰۸ ۲۴۰۹ ۲۴۱۰ ۲۴۱۱ ۲۴۱۲ ۲۴۱۳ ۲۴۱۴ ۲۴۱۵ ۲۴۱۶ ۲۴۱۷ ۲۴۱۸ ۲۴۱۹ ۲۴۲۰ ۲۴۲۱ ۲۴۲۲ ۲۴۲۳ ۲۴۲۴ ۲۴۲۵ ۲۴۲۶ ۲۴۲۷ ۲۴۲۸ ۲۴۲۹ ۲۴۳۰ ۲۴۳۱ ۲۴۳۲ ۲۴۳۳ ۲۴۳۴ ۲۴۳۵ ۲۴۳۶ ۲۴۳۷ ۲۴۳۸ ۲۴۳۹ ۲۴۴۰ ۲۴۴۱ ۲۴۴۲ ۲۴۴۳ ۲۴۴۴ ۲۴۴۵ ۲۴۴۶ ۲۴۴۷ ۲۴۴۸ ۲۴۴۹ ۲۴۵۰ ۲۴۵۱ ۲۴۵۲ ۲۴۵۳ ۲۴۵۴ ۲۴۵۵ ۲۴۵۶ ۲۴۵۷ ۲۴۵۸ ۲۴۵۹ ۲۴۶۰ ۲۴۶۱ ۲۴۶۲ ۲۴۶۳ ۲۴۶۴ ۲۴۶۵ ۲۴۶۶ ۲۴۶۷ ۲۴۶۸

وَالْمَرْوَةَ ثُمَّ أَنْتَبَ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ  
فَقَعَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَكْتُ بِالْحِجَةِ فَكُنْتُ أَقْنِي  
بِهِ النَّاسَ حَتَّى خَلَفَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَذَكَرُوهُ لَهُ فَقَالَ إِنْ تَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ  
فِيَا شَيْءَ يَا مُرْتَابًا لِلتَّكَامِ فَإِنْ تَأْخُذُ بِسُنَّةِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ  
الْهَدْيُ حِجَلَهُ.

بَاب ۲۱ مَنِ لَبَسَ رَأْسَهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ  
وَحَلَّقَ.

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمْ أَنَّهُمَا قَالَتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ  
حَلُّوْا بَعْضُهُمْ وَلَوْ تَحِلُّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ  
إِنِّي لَبَسْتُ رَأْسِي وَقَعَلْتُ هَدْيِي فَلَا أَجِلُ  
حَتَّى أَتَحِلَّ.

بَاب ۲۲ الْخَلْقِ وَالنَّقْصِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ.

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ

لے پکاری آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا اب جا بیت اللہ اور صفامروہ  
کا طواف کر دے میں نے کیا اور احرام کھول ڈالا پھر میں بنی قیس کی ایک عورت  
پاس آیا اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں پھر اس کے بعد میں نے  
حج کا احرام باندھا اور میں لوگوں کو بھی یہی فتویٰ دیتا رہا جب حضرت  
عمرؓ کی خلافت ہوئی تو میں نے ان سے یہ بیان کیا انہوں نے کہا اگر ہم  
اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ کہتی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو اور اگر یہ غیر خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو لیں تو انہیں صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام  
اُس وقت تک نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہیں پہنچتی

باب احرام باندھنے وقت بالوں کو جمانا اور احرام  
کھولتے وقت سرمندانہ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک  
نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے  
ام المومنین حفصہؓ سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا ہے  
انہوں نے تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کر کے احرام  
نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے اپنے بال جمائے تھے قربانی کے گلے  
میں ہار ڈالے تھے میں تو عمر کیے تک احرام نہیں کھول سکتا

باب احرام کھولتے وقت سرمندانہ یا بال کترانا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر

دیا کہ ابو موسیٰؓ کے ساتھ قربانی نہ تھی انہوں نے میرقات سے حج کی نیت کی مگر انہیں صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کو فسخ کر کے ان کو  
عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنے کا حکم دے دیا اور فرمایا اگر میرے ساتھ بھی ہدی نہ ہوتا تو میں ایسا ہی کرتا ابو موسیٰؓ نے اسی کے موافق فتویٰ دیتے رہے کہ حج کرنا درست  
ہے اور حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا درست ہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا انہوں نے تسبیح سے منع کیا ۳۲۰ اس روایت سے باب کا مطلب یوں  
نکلے کہ جب انہیں احرام نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہیں پہنچتی لیکن مٹی میں ذبیح یا غیر نہیں لگی تو یہ معلوم ہوا کہ قربانی مطلق پر مقدم ہے  
اور باب کا یہی مطلب تھا حضرت عمرؓ نے اللہ کی کتاب سے یہ آیت مراد لی و اتوا الحج ماعمرۃ اور اس آیت سے استدلال کر کے انہوں نے حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا اور  
احرام کھول ڈالنا ناجائز سمجھا حالانکہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر دینا آیت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کے بعد پھر حج کا احرام باندھ کر اس کو پورا کرتے ہیں اور اس حدیث سے بھی  
استدلال صحیح نہیں اس لیے کہ انہیں ہدی ساتھ لائے تھے اور وہ شخص ہدی ساتھ لائے اس کو بے شک احرام کھولنا اس وقت تک درست نہیں جب تک ہدی ذبیح نہ ہوئے  
لیکن کام اس شخص میں ہے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو ۳۲۱ یہ گوئی وغیرہ سے تاکہ گروہ اور جملہ سے محفوظ رہیں اس کو عربی زبان میں تسلیم نہ کیے ہیں ۳۲۰

أَبِي حَمَزَةَ قَالَ تَارَفَعُ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ ۳۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارَفِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُحَلِّقِينَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي تَارَفِعُ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي تَارَفِعُ وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِينَ -

۳۲۳ - حَدَّثَنَا عِثَالُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عِمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي سُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ قَالُوا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ قَالُوا فَلَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ -

۳۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ تَارَفِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ خَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِفَةً مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ -

وی نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر منڈایا (معلوم ہوا سر منڈانا یا بال کترا نا بھی ایک حج کا کام ہے) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کر لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں پر یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سر منڈانے والوں پر یا اللہ رحم کر لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں پر یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اور بال کترانیوں پر اور لیث نے کہا مجھ سے نافع نے بیان اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کرے ایک بار یا دو بار یہ فرمایا اور عبید اللہ نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ آپ نے چوتھی بار یہ فرمایا اور بال کترانے والوں پر

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے عمارہ بن ققاع نے انہوں نے ابو زرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں کو آپ نے فرمایا یا اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں کو آپ نے تین بار یہ فرمایا بال کترانے والوں کو پھر چوتھی بار یہ فرمایا اور بال کترانے والوں کو -

ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ میں سے ایک گروہ نے سر منڈایا اور بعضوں نے بال کترائے -

۱۔ یعنی لیث کو اس میں شک ہے کہ آپ نے سر منڈانے والوں کے لیے ایک بار دعا کی یا دو بار اور اکثر روایوں کا اتفاق امام مالک ہی کی روایت پر ہے کہ آپ نے سر منڈانے والوں کے لیے دو بار دعا کی اور تیسری بار میں سے کہ چوتھی بار میں بال کترانے والوں کو شریک کیا بہر حال حدیث سے یہ نکلا کہ سر منڈانا یا بال کترانے سے افضل ہے امام مالک اور امام احمد کہتے ہیں کہ سارا سر منڈائے اور ابو حنیفہ کے نزدیک چوتھی بار بھی منڈانا کافی ہے اور ابو یوسف کے نزدیک آدھا سر امام شافعی کے نزدیک تین بال منڈانا کافی ہیں یعنی شافعیہ نے ایک بال منڈانا بھی کافی سمجھا ہے اور عورتوں کو بال کترا نا چاہئیں ان کو سر منڈانا منع ہے ۱۲ منہ



۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ  
الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَصُرَتْ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِصَصٍ -

بَابُ قِصَصِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ -

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ابْنِ بَكْرِ حَدَّثَنَا  
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي  
كُثَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ تَرْضَى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا  
قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ  
أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحْلُوا  
وَيَحْلِقُوا وَيُقَصِّرُوا -

بَابُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ التَّحْوِذِ قَالَ أَبُو الزَّيْنِ  
عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ تَرْضَى اللَّهُ عَنْهُمْ  
أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ إِلَى  
الْبَيْتِ وَيَذْكُرُ عَنْ ابْنِ حَسَّانٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
تَرْضَى اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَزُودُ بِالْبَيْتِ أَيَّامَ مَنًى -

وَقَالَ لَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ ثَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا أَثَرُ بَقِيْلٍ ثُمَّ يَأْتِي مَنًى  
يَعْنِي يَوْمَ التَّحْوِذِ رَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا  
عُبَيْدُ اللَّهِ -

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے  
انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن  
عباس سے انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے انہوں نے کہا  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بل ایک دفعی سے کترے  
باب تمتع کرنے والا عمرہ کے بال کترائے

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان  
نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کربیب نے خبر دی انہوں  
نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا  
کہ بیت اللہ اور صفارہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالیں اور سر  
منڈائیں یا بال کترائیں

باب دسویں تاریخ طواف الزیارة کرنا اور ابو الزبیر نے  
حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف الزیارة میں اتنی دیر کی کہ رات ہو گئی  
اور ابی حسانؓ سے منقول ہے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم طواف الزیارة مٹھی کے دونوں میں کرتے  
اور ابو نعیم نے کہا

ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عبید اللہ  
بنہ انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے  
طواف الزیارة کیا پھر سورہ پھر مٹھی کو اٹے یعنی دسویں تاریخ  
ابو نعیم نے کہا عبد الرزاق نے اس حدیث کو رفع کیا کہا ہم کو عبید اللہ  
نے خبر دی -

ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

۱۔ اس کو ترمذی اور داؤد اور امام احمد نے وصل کیا ۲۔ ابو حسان کا نام مسلم بن عبد اللہ مدنی ہے اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور بیہقی نے وصل  
کیا ۳۔ اس کو اسعیلی نے وصل کیا ۴۔ منہ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَعَجَعْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَاسِتُنَاهِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ أَخْرُجُوا دُونَكُمْ عَنِ الْغَيْمِ دُعُورَةٌ وَالْأَسْوَدُ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ

**بَاب ۱۲** إِذَا رَفِيَ بَعْدَ مَا أَمْسَى أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ تَائِسًا أَوْ جَاهِلًا۔

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَارِقٍ عَنْ ابْنِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيرِ الشَّخِيرُ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَفِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سُرَيْجٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلُّ يَوْمَ النَّحْرِ مِمَّنْ يَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ

انہوں نے جعفر بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے کہا محمد سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو دسویں تاریخ طواف الزیارتہ کیا پھر اہل مومنین مصفیہ کو حیض آگیا آپ نے ان سے صحبت کرنا چاہی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ حائضہ ہیں آپ نے فرمایا تو اسی نے ہم کو یہاں روک رکھا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دسویں تاریخ طواف الزیارتہ کر چکی ہیں آپ نے فرمایا پھر کیا ہے چلو نکلو اور قاسم اور عروہ اور اسود سے منقول ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ اہل مومنین مصفیہ نے دسویں تاریخ طواف الزیارتہ کر لیا تھا باب کسی نے شام تک رمی نہ کی یا قربانی سے پہلے بھولے سے یا مسئلہ نہ جان کر سر منڈا لیا تو کیا حکم ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی اور سر منڈانے اور رمی کو پوچھا گیا ان میں آگے پیچھے کرنا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد خدا نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ دسویں تاریخ یعنی حج کی باتیں پوچھتے آپ فرماتے کچھ حرج نہیں ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہنے لگا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا اب قربانی کر لے کچھ حرج نہیں

۱۔ معلوم ہوا کہ طواف الوداع واجب نہیں ہے مالکیہ کا یہ قول ہے اور شافعیہ کے نزدیک واجب ہے ۲۔ آپ نے ان صورتوں میں نہ کوئی گناہ لازم کیا نہ فدیہ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور شافعیہ اور حنابلہ بھی اسی کے قائل ہیں اور مالکیہ اور حنفیہ کہتے ہیں ان میں ترتیب واجبہ اور اس کا خلاف کرنے سے دم لازم ہو گا ۳۔

لَا حَدَّحَ -

بَابُ ۲۱۸ الْفَتْيَا عَلَى الدَّائِبَةِ عِنْدَ الْبَحْرَةِ  
 ۳۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
 مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ  
 فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ أَشْعُرْ فَخَلَعْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ  
 قَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرْجَ فَجَاءُوا آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ  
 فَتَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْجِي قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرْجَ فَمَا  
 سِئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ  
 أَفْعَلْ وَلَا حَرْجَ -

۳۳۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
 ابْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ  
 عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْفُرْقَانِ إِلَى  
 رَجُلٍ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ  
 قَامَ آخَرُ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا  
 خَلَعْتُ قَبْلَ أَنْ أَتَحَرَّحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْجِي وَ  
 أَشْبَاهَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَفْعَلْ وَلَا حَرْجَ لِمَنْ كَلِمَةً فَمَا سِئِلَ يَوْمَئِذٍ  
 عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرْجَ -

۳۳۲ - حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ  
 بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَصَا عَنْ ابْنِ

اور اُس نے کہیں نے نہ تھا تک رمی نہیں کی آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں  
 باب حجرے کے پاس سوار رہ کر لوگوں کو مسئلہ بتانا  
 ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک  
 نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے  
 انہوں نے عبد اللہ ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع  
 میں ٹھہرے رہے لوگ آپ سے مسئلہ پوچھنے لگے ایک شخص نے کہا  
 مجھ کو معلوم نہ تھا میں نے قربانی سے پہلے سرمٹا لیا آپ نے فرمایا  
 اب قربانی کر لے کچھ حرج نہیں دوسرا آیا اور بولا مجھ کو معلوم نہ تھا میں  
 نے رمی سے پہلے قربانی کر لی آپ نے فرمایا اب رمی کر لے کچھ حرج  
 نہیں پھر اُس دن جو بات کسی نے پوچھی جس کو اس نے آگے کیا تھا یا  
 پیچھے کیا تھا آپ نے ہی جواب دیا اب کر لے کچھ حرج نہیں

ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے میرے  
 باپ نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ سے زہری نے انہوں  
 نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے انہوں  
 نے بیان کیا وہ موجود تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہیں تدریج  
 (یعنی میں) خطبہ سنا رہے تھے ایک شخص آپ کی طرف گیا اور کہنے لگا  
 میں سمجھا یہ کام اس کام سے پہلے کرنا چاہیے پھر دوسرا کھڑا ہوا اور  
 کہنے لگا میں سمجھا یہ کام اس کام سے پہلے کرنا چاہیے میں نے قربانی  
 کرنے سے پہلے سرمٹا لیا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی اور ایسی  
 ہی باتیں کہیں آپ نے ان سب کے جواب میں فرمایا اب کر لے کچھ  
 حرج نہیں پھر اس دن جو بات آپ سے پوچھی گئی آپ نے ہی فرمایا  
 اب کر لے کچھ حرج نہیں

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم کو یعقوب بن یزید  
 نے خبر دی کہ ہم سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے بیان

ثُمَّ بَابٌ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ طَلْحَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثُ  
تَابِعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

### بَابُ ۲۱۹ الْخُطْبَةُ آيَاتُ مَنَى.

۳۲۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا  
عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ  
يَوْمَ الْحَرِّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا  
يَوْمَ حَرَامٍ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدُ حَرَامٍ  
قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرُ حَرَامٍ قَالَ فَإِنَّ  
دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ  
يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا  
فَلَعَادَ هَامِرًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ  
بَلَغْتُ إِلَيْكَ هَلْ بَلَغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بَيِّدَةٌ إِلَيْهَا لَوْ صَيَّتُهُ إِلَى أَهْلِهِ  
فَلْيَكُنْ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا  
تَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۳۲۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے بیان  
کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ  
سے عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن  
عاص سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اوشنی پر سوار  
ٹھہرے رہے پھر یہی حدیث بیان کی صالح کے ساتھ اس حدیث کو  
معمر نے بھی زہری سے روایت کیا

### بَابُ مَنَى كَيْفَ دَلُّوا فِي خُطْبَةِ مَنَى

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے کہا ہم سے فضیل بن عروان نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے  
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
دسویں تاریخ (مکئی میں) لوگوں کو خطبہ سنا یا فرمایا لوگو! یہ کون سا دن  
ہے انہوں نے کہا حرمت کا دن ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا  
شہر ہے لوگوں نے کہا حرمت کا شہر آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ  
ہے لوگوں نے کہا حرمت کا مہینہ آپ نے فرمایا تو تنار سے خون مال  
آبرو میں (ایک دوسرے کی) تم پر حرام ہیں جیسے اُس دن کی اس شہر  
میں اس مہینہ میں حرمت ہے کئی بار آپ نے یہ کلمہ فرمایا بچہ آسمان  
کی طرف) سر اٹھایا فرمایا یا اللہ میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا یا اللہ میں  
نے پہنچا دیا یا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس کی قسم جس کے  
ہاتھ میں میری جان ہے آپ کی وصیت اپنی اُمت کو یہی تھی کہ جو لوگ  
یہاں موجود ہیں وہ اُن کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں دیکھو میرے  
بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جانا  
ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شیعہ نے کہا

۱۔ یہ خطبہ یوم النحر کے دن سنا اس وقت ہے اس میں رمی وغیرہ کے احکام بیان کرنا چاہیے اور یہ حج کے چار خطبوں میں سے تیسرا خطبہ ہے اور سب نماز کے بعد ہیں  
مگر عرفہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اس دن دو خطبے پڑھنا چاہیے تو سلطان علیہ السلام اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا فوق العرش اور اوپر کی جہت میں ہونے کا شہادت  
ہوتا ہے اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے ۲۔ منہ

قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْهُ وَقَالَ يَمَعْتُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ  
يَمَعْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَافَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ  
عَبِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

۳۳۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِينِينَ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي  
بَكْرَةَ وَرَجُلٍ أَنْصَلَ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ خُطِبْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ الْخَيْبِ قَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُتِمُّهُ  
بِغَيْرِائِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ الْخَيْبِ قُلْنَا بَلَى  
قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ  
فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُتِمُّهُ بِغَيْرِائِهِ  
فَقَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ  
بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ  
حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُتِمُّهُ بِغَيْرِائِهِ قَالَ أَلَيْسَتْ  
بِالْبَدْنَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ  
وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ  
هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا  
إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا

مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی کہ نبی ﷺ نے عاصم بن زید سے سنا کہ میں  
نے ابن عباسؓ سے سنا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا آپ عرفات میں خطبہ بنا رہے تھے شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو  
فیضان بن عیینہ نے بھی عمرو بن دینار سے روایت کیا

مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عامر نے  
کہا ہم سے قرۃ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا مجھ کو عبد الرحمن  
بن ابی بکر نے خبر دی انہوں نے ابو بکر سے اور ایک اور شخص نے  
بھی جو میرے نزدیک عبد الرحمن سے افضل تھے یعنی حمید بن عبد الرحمن  
نے انہوں نے ابو بکرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو دسویں تاریخ (مئی میں) خطبہ سنایا فرمایا تم  
جانتے ہو یہ کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب  
جانتا ہے آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے کہ شاید آپ اس دن کا اور  
کچھ نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے  
سزا کیا بیشک ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ  
اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ چپ ہو رہے ہم سمجھے شاید  
آپ اس مہینے کا اور کچھ نام رکھیں گے پھر آپ ہی نے فرمایا کیا یہ حج کا  
مہینہ نہیں ہے ہم نے کہا بے شک ذی الحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا یہ  
کون سا شہر ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ خاموش  
ہو رہے ہم سمجھے شاید آپ اس شہر کا اور کچھ نام رکھیں گے پھر فرمایا  
کیا یہ حرمت کا شہر نہیں ہے ہم نے کہا بے شک ہے آپ  
نے فرمایا دیکھو تمہارے خون اور مال (ایک دوسرے کے) تم پر  
حرام ہیں جیسے اس دن کی اس مہینے اس شہر میں حرمت حجب

۱۔ یعنی یوم النحر کو ذی الحجہ کی آٹھویں کو یا الترویہ اور فوج کو یوم عرفہ اور دسویں کو یوم النحر اور گیارہویں کو یوم النحر اور بارہویں کو یوم النحر اور اول اور اخیر عید کو یوم النحر  
الثانی کہتے ہیں اور دسویں گیارہویں بارہویں کو ایام تشریق بھی کہتے ہیں ۲۔ منہ ۳۔ یعنی ادب اور تعظیم کا وہاں کسی کو ستانا یا ماننا حرام ہے ۴۔ منہ

فَعَمَّ قَالَ اللَّهُ اشْهَدْ فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ  
الْغَايِبَ فَرَبَّ مُبْلَغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ  
فَلَا تَرْتَعِبُوا بَعْدِي كُفَّاءَ الْيَضْرِبُ بَعْضُكُمْ  
رِقَابَ بَعْضٍ -

۳۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ هُرْمُوتٍ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنْ زَيْدٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنِي اتَّذَرْتُ أُمَّيْ يَوْمَ هَذَا  
قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرٌّ  
أَقْتَدِرُونَ أُمَّيْ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ  
قَالَ بَلَدٌ حَرٌّ أَقْتَدِرُونَ أُمَّيْ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرٌّ قَالُوا فَإِنَّ اللَّهَ  
حَرَّمَ عَلَيْكُمْ مَاءَهُ وَآمَوَاكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ  
يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا وَقَالَ  
هَاشِمُ بْنُ الْعَازِ أَخْبَرَنِي تَائِفٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْيَوْمِ  
الْجُمُعَاتِ فِي الْحُجَّةِ الْبَنِي حَجَّ هَذَا أَوْ قَالَ هَذَا يَوْمُ  
الْحُجَّةِ الْأَكْبَرِ فَنُطْفِقُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ  
اللَّهُمَّ اشْهَدْ وَدَعَرَ النَّاسُ فَقَالُوا هَذِهِ حُجَّةُ الْوُدَاعِ

تک تم اپنے ملک سے لو کہو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا لوگوں نے کہا بے شک  
آپ نے فرمایا اللہ تو گواہ رہا اب جو یہاں موجود ہے وہ اس کو جو موجود نہیں میری  
بات پہنچا دے کبھی ایسا ہوگا جس کو پہنچائے گا وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے  
والا ہوگا میرے بعد ایسا نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جاؤ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہنا ہم سے یزید بن ہارون  
نے کہا ہم کو عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی انہوں نے اپنے  
باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے ممیٰ میں فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے لوگوں نے کہا  
اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ حرمت  
کا دن ہے جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے لوگوں نے کہا اللہ اور  
اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا حرمت کا مہینہ ہے پھر فرمایا  
دیکھو اللہ نے تم پر ایک دوسرے کے خون مال ابر و ٹیس ایسی  
ہی حرام کر دی ہیں جیسے اس دن کی اس مہینے اس شہر میں حرمت ہے  
اور ہشام بن غازی نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے  
عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمروں کے بیچ میں  
اپنے حج میں ٹھہرے اور یہ باتیں فرمائیں اور فرمایا دیکھو یہ حج  
اکبر کا دن ہے پھر آپ نے یہ کہنا شروع کیا یا اللہ گواہ رہو اور لوگوں  
کو رخصت کیا آپ سمجھ گئے کہ وفات کا زمانہ آن پہنچا جب سے  
لوگ اس حج کو حجۃ الوداع کہنے لگے۔

۱۷- معلوم ہوا کہ دین کا علم دوسروں کو پہنچا دینا اور سکھانا فرض کفایہ ہے ۱۷ منہ ۱۷  
لیجئے کافروں کے مشابہ نہ ہو جاؤ یا اگر اس کو حلال جانے تو کافر ہی  
بن جائے گا افسوس مسلمانوں نے اس نصیحت پر چند ہی روز عمل کیا اس کے بعد آئین ہی میں تلوار چلنے لگی جو اب تک جاری ہے اور کافر مسلمانوں کی  
یہ نا اتفاقی دیکھ کر خوش ہو گئے اور حاکم ابان کو اپنی رعیت بنا کر غلاموں کی طرح رکھنے لگے اب تک مسلمان اس نا اتفاقی اور فائدہ جنگی سے باز نہیں آتے لاجول  
دلائل و الا بالہ ۱۷ منہ ۱۷ حج اکبر کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرے کا اور ام میں جو یہ مشہور ہے کہ نوین تاریخ جمعہ کو آئے تو وہ حج اکبر ہے اس کی سند  
میچ حدیث سے کچھ نہیں ہے البتہ چند متعین حدیثیں اس حج کی زیادہ فضیلت میں وارد ہیں جس میں نوین تاریخ جمعہ کو آن پڑے بعضوں نے کہا ہالچ  
الا صغر نوین تاریخ کو کہتے ہیں اور ام الحج اکبر دسویں تاریخ کو ۱۷ منہ ۱۷ کہتے ہیں انہی دنوں میں آپ پر سورہ اذا جاء نصر اللہ تری اور سمجھ گئے کہ اب دنیا  
سے رو اٹنی قریب ہے شاید ایسے جبار کا موقع نہ ملے گا ۱۷ منہ

بَابُ ۲۲ هَذِهِ بَيْتُ أَصْحَابِ  
السَّقَايَةِ أَوْ غَيْرَهُمْ بِمَكَّةَ لِيَأْتِيَ  
مَتَّى.

۳۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَتَّى  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَارِيعِ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَوْسَى  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَارِيعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ  
حَمَّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ  
حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
تَارِيعُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْعَبَّاسَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسْتَاذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِيَبْنِيَ بِمَكَّةَ لِيَأْتِيَ مَتَّى مِنْ أَجْلِ سَقَايَتِهِ  
فَإِذْنَهُ لَهُ تَابَعَهُ أَبُو سَامَةَ وَعَقِبَهُ أَبُو خَالِدٍ  
وَأَبُو ضَمْرَةَ.

بَابُ ۲۲ رَفِي الْجَمَارِ وَقَالَ جَابِرٌ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْوِ مَتَّى وَرَفِي  
بَعْدَ ذَلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ.

۳۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمٍ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ  
وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
مَتَّى أَذِنَ الْجَمَارَ قَالَ إِذَا رَأَى إِمَامُكَ فَانْهَ

باب منی کی راتوں میں جو لوگ مکہ میں پانی پلاتے  
ہیں یا اور کچھ کام کرتے ہیں وہ مکہ میں رہ سکتے ہیں۔

ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہ ہم سے عیسیٰ بن  
یونس نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں  
نے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت  
دی دوسری سند اور ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا  
کہ ہم سے محمد بن بکر نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہ مجھ  
کو عبید اللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر  
منہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذن دیا دوسری  
سند اور مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہ ہم سے  
میرے باپ نے کہا ہم سے عبید اللہ نے کہا مجھ سے نافع نے  
انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عباسؓ نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مناکہ راتوں میں مکہ میں رہنے کی اجازت  
مانگی اس لیے کہ وہ لوگوں کو پانی پلایا کرتے تھے آپ نے اُن  
کو اجازت دی محمد بن عبد اللہ کے ساتھ اس حدیث کو ابواسامہ  
اور عقبہ بن خالد اور ابو نعیم نے بھی روایت کیا

باب کنکریاں مارنے کا بیان اور جابر نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے دسویں تا دسویں دن ہڑ سے کنکریاں ماریں اور اس کے بعد گیارہویں  
بارھویں کو سورج ڈھلے

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے مسعر نے انہوں  
وہرہ سے کہا میں نے ابن عمر سے پوچھا کنکریاں کس وقت ماریں  
انہوں نے کہا جب نیر امام مارے تو بھی ماریں نے

۱۔ معلوم ہوا کہ جس کو کوئی مذہب ہو اس کو محل کی راتوں میں محل میں رہنا واجب ہے شافعیہ اور حنابلہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور بعضوں کے  
نزدیک یہ واجب نہیں بنت ہے ۲۔

فَاعَدَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسَآلَةَ قَالَتْ كُنَّا نَسْتَحْيِيهِمْ فَأَذَاتَا لَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا -

بَاب ۲۲۱ رَفِي الْجَمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ۳۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ رَفِيَ عَبْدُ اللَّهِ مِنَ الْوَادِي فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِمَ تَأْسَا بِرُمُوشِنَا مِنْ فَوْقِنَا فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ هَكَذَا -

بَاب ۲۲۲ رَفِي الْجَمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ذَكَرَهُ بَنُو عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۳۴۰ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجُمُرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ مَتًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَفِيَ بِسَبْعٍ وَقَالَ هَكَذَا رَفِيَ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَاب ۲۲۳ مَنْ رَفِيَ جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ

پھر پوچھا تو انہوں نے کہا ہم انتظار کرتے رہتے جب سورج ڈھل جاتا تو کنکریاں مارتے

باب نالے کے نشیب میں جا کر کنکریاں مارنا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم ہیم غنی سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود نے نالے کے نشیب میں جا کر وہاں سے کنکریاں ماریں میں نے کہا ابو عبد الرحمن بھٹے تو اوپر ہی کھڑے ہو کر مارتے ہیں انہوں نے کہا قسم اس کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اس مقام سے انہوں نے کنکریاں ماریں جن پر سورہ بقرہ اُتری اور عبد اللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے اعمش نے یہی حدیث -

باب سات کنکریاں مارنا ہر جمرہ پڑ یہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ بڑے جمرہ عقبہ کے پاس گئے اور بیت اللہ کو بائیں طرف کیا اور مناکو داہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں اور کہنے لگے جن پر سورہ بقرہ اُتری (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) اسی طرح کنکریاں ماریں

باب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے وقت بیت اللہ کو بائیں طرف کرنا -

الحمد للہ افضل وقت کنکریاں مارتے کا یہ ہے کہ یوم النحر کو چاشت کے وقت مارے اور چار گھنٹہ دو سوئیں شب کی آدھی رات کے بعد سے اور زوہر آفتاب دو سوئیں تا بیح کو اس کا اخیر وقت ہے اور گیارہ سوئیں یا دھویں زوال کے بعد نہ افضل نظر کی ناز سے پہلے ۷۰۰ سے ۸۰۰ تھوڑے سے کم درست نہیں مگر عطا لایہ قول ہے لیکن عطاء نے پانچ اور عابد نے چھ عی کا فی بھی ہیں یہ



۳۴۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ  
أَنَّهُ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَأَهُ  
يُزْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرَى بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ فَعَمِلَ الْبَيْتَ  
عَنْ يَسَارَةٍ وَمَنْ عَنِ يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا مَعَالُ  
الَّذِي أُتِرْتُ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

باب ۲۲۵ یکتبر مع کل حصاة قاله ابن عمر  
رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔  
۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمَنَابِقِ  
الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ  
فِيهَا آلُ عِمْرَانَ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ  
قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
جِئْنَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبَطَنَ الْوَادِي حَتَّى لَمَّا  
حَادَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ  
يُكْتَبَرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ هَذَا أَدَا الَّذِي  
لَا إِلَهَ غَيْرُهُ قَامَ الَّذِي أُتِرْتُ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۲۲۶ مَنْ تَرَفَى بِجَمْرَةِ الْعَقَبَةِ وَهُوَ يَقِفُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے  
کہا ہم سے حکم بن عقیبہ نے انہوں نے ابراہیم غنی سے انہوں  
نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ  
حج کیا ان کو دیکھا بڑے جبرے کو سات کنکریاں مارتے انہوں نے  
کعبہ شریف کو اپنی بایں اور منی کو داہنی طرف کیا پھر کہنے لگے نہیں  
وہ کھڑے ہوئے تھے جن پر سورہ بقرہ اُتری

باب ۲۲۷ کنکری مارتے پر اللہ اکبر کہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما  
نے اسخفرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے عبد الواحد بن زیاد  
بصری سے انہوں نے کہا ہم سے سلیمان اعش نے بیان کیا کہ میں  
نے حجاج (ظالم) سے سنا وہ سورتوں کا نام منبر پر یوں لیتا وہ سورت  
جس میں گائے کا ذکر ہے وہ سورت جس میں آل عمران کا بیان ہے  
وہ سورت جس میں عورتوں کا تذکرہ ہے سورہ نساء میں نے ابراہیم  
غنی سے یہ ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن یزید نے  
بیان کیا وہ عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھے جب انہوں نے  
بڑے جبرے پر کنکریاں ماریں وہ نالہ کے نشیب میں گئے جب  
درخت کے برابر پہنچے تو آڑے ہو گئے اور سات کنکریاں ماریں  
ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتا پھر کہنے لگے قسم اس کی جس کے  
سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں یہیں وہ کھڑے ہوئے تھے جن پر سورہ بقرہ اُتری  
باب ۲۲۸ جبرہ عقبہ کو کنکریاں مار کر پھرواں نہ ٹھہرنا اس کو

لے قطعان نے کہا یہ دیوبند کی رمی ہے لیکن گیارھویں بارھویں تاریخ اوپر سے مارنا چاہیے اور جبرہ عقبہ جس کو ہمارے زمانہ میں عوام  
بڑا شیطان کہتے ہیں چار باتوں میں اور جبروں سے متاثر ہے ایک تو یہ کہ لوہا لٹخ کر فقط اسی کی رمی ہے دوسرے یہ کہ اس کی رمی چاشت کے وقت ہے تیسرے  
یہ کہ نشیب میں جا کر اس کو مارنا مستحب ہے چوتھے یہ کہ دعا وغیرہ کے لیے اس کے پاس نہیں ٹھہرنا چاہیے اور دوسرے جبروں کے پاس رمی کے بعد ٹھہر کر دُعا  
کرنا مستحب ہے ۳۴۳ منہ اپنی دانست میں گویا حجاج مردود قرآن شریف کا ادب کرتا تھا کہ سورہ کو سورہ بقرہ نہ کہتے مگر امام بخاری نے عبد اللہ بن مسعود کے  
قول سے یہ ثابت کیا کہ اس طرح کتنا درست ہے اور حجاج کا قول لغو ہے ۳۴۴ معلوم ہوا کہ ہر کنکری کو جدا جدا مارنا چاہیے اور ہر ایک کے مارتے  
وقت اللہ اکبر کہنا چاہیے اور ابو سعید سے منقول ہے کہ اگر ساتوں کنکریاں ایک بار ہی مار دے تب بھی درست ہوگا ۳۴۵ منہ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**بَاب ۲۲** إِذَا رَفِيَ الْجَمْرَتَيْنِ يَقُومُ وَيُسْهِلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ -

۳۴۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَيْنِي حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَذِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يَسْهَلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَذِي عَوْ وَيرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْفِي الْوُسْطَى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الْيَمَانِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَذِي عَوْ وَيرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْفِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ -

**بَاب ۲۲** رَفْعُ الْيَدِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطَى ۳۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرْفِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ ثُمَّ يَكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَسْهَلُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَذِي عَوْ وَيرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْفِي الْجَمْرَةَ

عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (چنانچہ یہ حدیث آگے کے باب میں مذکور ہوگی)

**باب جب پہلے اور دوسرے جمرے کو مارے تو قبلہ رخ کھڑا ہونرم زمین میں۔**

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے طلحہ بن عیینہ نے کہا ہم سے یونس نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے پہلے جمرے پر سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھتے اور نرم ہموار زمین میں (یعنی نالے کے اندر) آجاتے قبلہ کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑے دعا کرتے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر دوسرے جمرے کو مارتے پھر بائیں طرف چل کر نرم زمین میں آجاتے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑے دعا کرتے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر جمرہ عقبہ کو نالے کے قریب میں آن کر مارتے اور وہاں دعا وغیرہ کے لیے نہ ٹھہرتے (بلکہ مار کر چل دیتے) اور کہتے ہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

**باب پہلے اور دوسرے جمرے پاس (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھانا**  
ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے میزے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ پہلے جمرے پر سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارنے پر تکبیر کہتے پھر آگے بڑھ کر نرم اور ہموار زمین میں چلے جاتے قبلہ رخ دیر تک کھڑے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے پھر دوسرے

**الح** جمرہ اولیٰ کے نزدیک ہاتھ اٹھا کر جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطے پاس دعا مانگنا مستحب ہے ابن قدامہ نے کہا میں اس میں کسی کا اختلاف نہیں جانتا اگر امام مالک رو سے منقول ہے کہ وہ ہاتھ نہ اٹھائے سہ

الْوُسْطَى كَذَلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسَبِّحُ  
يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَأْمُرُ بِكُلِّ غُلَامٍ  
يَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْجُو الْجُمُرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ  
بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُولُ هَكَذَا  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُلُ -

**بَابُ ۲۲۹ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْجُمُرَتَيْنِ وَقَالَ**  
مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
إِذَا رَمَى الْجُمُرَةَ الَّتِي تَلَى مَسْجِدَ مِنَى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ  
حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقْدَمُ أَمَامَهَا  
فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَاغِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ  
يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا  
بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَتَخَذُ  
ذَاتَ الْإِسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِي فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ  
الْقِبْلَةِ رَاغِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُرَةَ الَّتِي  
عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ  
عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا  
قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ  
مِثْلَ هَذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْعُلُهُ -

**بَابُ ۲۳۰ الطَّيِّبُ بَعْدَ رَمَى الْجُمُرَةِ الْحَقِيقَةِ لَا فِطْرَةَ**  
۲۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

جمرے کو اسی طرح مارتے اور بائیں طرف سرک کر نرم زمین میں  
قبلہ رخ دیر تک کھڑے رہتے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے  
پھر جمرہ عقبہ (بڑے جمرہ) کو نالے کے نشیب میں سے مارتے  
اور اس کو مار کر وہاں نہ ٹھہرتے اور کہتے ہیں میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

باب دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا اور محمد بن بشار  
یا ابن مثنیٰ نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا ہم کو یونس  
نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب  
اُس جمرے کو مارتے جو منیٰ کی مسجد کے پاس ہے تو سات کنکریاں  
اس پر مارتے ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھ  
جاتے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے  
کھڑے رہتے اور دیر تک کھڑے رہتے پھر دوسرے جمرے پر آتے  
اس پر بھی سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے  
پھر نالے کے نزدیک بائیں طرف اتر جاتے اور قبلہ رخ  
دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا مانگتے کھڑے رہتے پھر اس جمرہ  
پر آتے جو عقبہ پر ہے اس پر بھی سات کنکریاں مارتے ہر کنکری تکبیر کہتے  
پھر وہاں سے چلے آتے وہاں دعا کیلئے ہنہ ٹھہرتے زہری نے کہا میں نے سالم بن  
عبد اللہ سے سنا وہ ایسی ہی حدیث اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے اور عبد اللہ بن عمر  
بھی ایسا ہی کیا کرتے

باب کنکریاں مارنے کے بعد شہدائے ادا اور سر منڈانا طواف الزیارة سے پہلے

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن

احمد بخاری نے باب کی حدیث سے یہ اس طرح پر نکالا کہ دوسری روایت سے یہ ثابت ہے کہ آپ جب مزدلہ سے لوٹے تو حضرت عائشہؓ آپ کے ساتھ نہ تھیں  
اور یہ بھی ثابت ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی تک سوار رہے پس لا محالہ انہوں نے رمی کے بعد آپ کے خوشبو لگائی ہوئی جھوڑا لایا تو آپ نے فرمایا کہ بعد خوشبو وغیرہ  
میں نے ہوسے کپڑے درست ہو جاتے ہیں صرف غورتوں سے صحبت کرنا درست نہیں ہوتا طواف الزیارة کے بعد وہ بھی درست ہو جاتا ہے یہی سبب یہی معنی ہوتا ہے کہ روایت  
کیا ہے گو وہ حدیث ضعیف ہے اور اسانی کی روایت میں یوں سے ادا ہوتی ہے کہ اگر کسی کو طواف الزیارة سے پہلے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَاهُ وَكَانَ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ يَقُولُ سَمِعْتُ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيَّ هَاتَيْنِ حِينَ أَحْمَ  
وَلِحْلِهِ حِينَ أَهَلَ قَبْلَ أَنْ يُطَوَّفَ وَبَسَطْتُ  
يَدَيْهَا.

### بَاب طَوَافِ الْوُدَاعِ

۳۴۶- حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّ ثَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونُوا إِخْرُ  
عَقْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِفَ عَنِ  
الْحَائِضِ.

۳۴۷- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ  
وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَفَعَهُ بِأَيْدِيهِ ثُمَّ رَكَبَ  
الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ تَابِعَهُ اللَّيْلُ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ  
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَاب ۳۴۸- إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَقَامَتْ  
۳۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدٍ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

بن عیینہ نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن قاسم نے انہوں نے اپنے  
باپ سے سنا وہ اپنے زمانے کے لوگوں میں بڑے بزرگ تھے  
وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ کبھی تھیں  
میں نے اپنے ان ہاتھوں سے احرام باندھتے وقت آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی اور احرام کھولتے وقت طواف الزیادہ  
سے پہلے اور اپنے ہاتھوں کو کھول کر بتایا کہ اس طرح خوشبو لگائی

### بَاب طَوَافِ الْوُدَاعِ كَابِيَانِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے عبد اللہ بن طاووس سے انہوں نے اپنے باپ سے  
انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا لوگوں کو یہ حکم تھا کہ انہیں وقت  
اُن کا بیت اللہ پر ہو (طواف الوداع کریں) مگر حیض والی عورت  
کو یہ طواف معاف ہوا

ہم سے ابی بن فرج نے بیان کیا کہ ہم کو ابن وہب  
نے خبر دی انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے قتادہ سے  
ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھیں پھر محراب میں ایک تیندلی  
پھر سوار ہو کر خانہ کعبہ کو گئے وہاں طواف کیا عمرو بن حارث کے ساتھ  
اس حدیث کو لیث نے بھی روایت کیا کہ مجھ سے خالد نے بیان کیا انہوں  
نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے اُن سے انس بن مالک نے بیان  
کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب اگر طواف الزیادہ کر لینے کے بعد عورت کو حیض آجائے  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے

۱۔ اس کو طواف الصدر بھی کہتے ہیں اکثر علماء کے نزدیک یہ طواف واجب ہے اور امام مالک وغیرہ اس کو سنت کہتے ہیں مگر صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حیض  
نفاس کے عذر سے اس کا ترک کر دینا اور وطن کو چلے جانا جائز ہے ۲۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ  
حُجْرٍ سَرَدَتْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَةً  
فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسْتَنَاهِي قَالُوا إِنَّهَا قَدْ  
أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا دَاءَ.

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ  
سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ  
امْرَأَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ لَكُمْ تَنْفِيرٌ  
قَالُوا لَا نَأْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَّعِ قَوْلَ سَرِيدٍ  
قَالَ إِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا سَأَلُوا فَقَدِمُوا  
الْمَدِينَةَ فَسَأَلُوا أَفْكَانَ فِيمَنْ سَأَلُوا  
أَمْرُسَلِيمَ فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ زَوَّاهُ  
خَالِدٌ وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ.

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ  
حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سُرَّ خَصٌّ لِلنَّكَاحِ أَنْ  
تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ  
يَقُولُ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ  
بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ام المومنین صفیہؓ کو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی عقیس جیسے آگیا میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا وہی ہم کو رکھے گی لوگوں  
نے کہا وہ طواف الزیارتہ کر چکی ہیں آپ نے فرمایا تو پھر وہ ہم کو  
نہیں روک سکتی

ہم سے ابو الثعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے  
انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے کہ مدینہ والوں نے ابن  
عباسؓ سے پوچھا ایک عورت کو طواف زیارتہ کر چکنے کے بعد جہن  
آئے تو وہ کیا کرے انہوں نے کہا چل دے (اور طواف الوداع  
کرنا ضرور نہیں) مدینہ والوں نے کہا ہم تمہارے قول پر زید بن ثابت  
کا قول چھوڑ کر عمل نہیں کرنے کے ابن عباسؓ نے کہا اچھا جب تم مدینہ  
پہنچنا تو دو ہاں لوگوں سے یہ مسئلہ پوچھنا وہ لوگ مدینہ میں آئے اور  
لوگوں سے پوچھا ان میں ام سلیم بھی تھیں انہوں نے ام المومنین صفیہؓ  
کی حدیث بیان کی (جو ابھی گذری) اس حدیث کو خالد اور قتادہ نے  
بھی عکرمہ سے روایت کیا ہے

ہم سے مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم  
سے ابن طاووس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن  
عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا عائشہ عورت اگر طواف  
الزیارتہ کر چکی ہو تو چل دے طاووس نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے  
سنا وہ کہتے تھے جب تک طواف الوداع نہ کرے کوچ نہ کرے پھر میں  
نے ان سے سنا (ان کے مرنے سے ایک سال پہلے) وہ کہتے

۱۔ یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ ایک روایت میں پہلے گذر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ سے صحبت کرنا چاہا تو حضرت عائشہؓ نے عرض  
کیا کہ وہ عائشہؓ ہیں پس اگر آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ طواف الزیارتہ کر چکی ہیں جیسے اس روایت سے نکلتا ہے تو پھر آپ نے ان سے صحبت کرنے کا ارادہ کیوں کر کیا  
اور اس کا جواب یہ ہے کہ صحبت کا قصد کرتے وقت آپ یہ سمجھ رہے تھے کہ وہ بی بیوں کے ساتھ وہ بھی طواف الزیارتہ کر چکی ہیں کیونکہ آپ نے اپنی سب بی بیوں کو سب  
طواف کا ذمہ دیا تھا اور پہلے وقت آپ کو اس کا خیال نہ رہا یا آپ کو یہ خیال آیا کہ شاید طواف الزیارتہ سے پہلے ان کو بھی آگیا تھا تو انہوں نے طواف الزیارتہ  
بھی نہیں کیا ۱۲ منہ

رَخَّصَ لَهُنَّ -

۳۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَمْرِوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَبَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَلِيَّتُ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ فَتَسَكَّنَا مَنَا يَسْكُنَا مَنْ حَجَّنا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحِجَّتِهِ وَعُمَرَةُ غَيْرِي قَالَ مَا كُنْتُ نَطُوفِي بِبَلِيَّتٍ لِيَا لِي قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ فَأَخْرَجَنِي مَعَ أَخِيكَ إِلَى الشَّعِيمِ فَأَهْلَيْتُ بِعُمَرَةَ وَمَوْعِدُكَ مَكَانٌ كَذَا كَذَا أَنْخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى الشَّعِيمِ فَأَهْلَكْتُ بِعُمَرَةَ وَحَاضَتْ صَغِيرَةٌ بَنَتْ حَبِيبِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرِي حَلَقِي إِنَّكَ لَمَّا يَسْتَنَاءُ مَا كُنْتَ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ أَنْفِرِي فَلَقِيتُهُ مُصْبِعًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَاطَةٌ أَدَانَا مُصْبِعَةٌ وَهُوَ مُنْهَاطٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لَا تَابَعَهُ جَوِزٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي قَوْلِهِ لَا -

تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں کوچ کی اجازت دی ہے ہم سے ابو الثعمان نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عمروہ سے عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم (مدینہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہماری نیت حج ہی کی تھی نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے اور بیت اللہ کا اور صفاروہ کا طواف کیا اور احرام نہیں کھولا آپ کے ساتھ قربانی تھی جتنی مرد اور عورت آپ کے ساتھ تھے سب نے آپ کے ساتھ طواف کیا اور ان میں جن کے ساتھ قربانی نہ تھی انہوں نے احرام کھول ڈالا حضرت عائشہؓ کو جیٹھ آگیا وہ کہتی ہیں ہم حج کے سب کام کرتے رہے جب کوچ کی رات آئی جس رات آپ محصب میں اترے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے سب اصحاب توجہ اور عہدہ دونوں کر کے لوٹ رہے ہیں ایک میں ایسی ہوں جو صرف حج کر کے جا رہی ہوں آپ نے فرمایا جن راتوں میں تم مکہ میں آئے تھے تو نے طواف نہیں کیا تھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو ایسا کر اپنے بھائی کے ساتھ تنجیم کو جادو ماں سے عمرے کا احرام باندھ اور فلاں جگہ پر مجھ سے آگیا میں عبد الرحمن کے ساتھ تنجیم کو گئی عمرے کا احرام باندھا اور صفیہ بنت جحش کو جیٹھ آگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ حال سن کر فرمایا) اری بانجھہ سرمندی تو ہم کو اٹکا کر رکھے گی کیا تو نے دسویں تاریخ طواف نہیں کیا تھا وہ کہنے لگیں کیوں نہیں میں تو طواف کر چکی ہوں آپ نے فرمایا تو پھر کیا علم ہے کوچ کر خیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ملی کہ آپ مکہ والوں کے اوپر جا رہے تھے میں نیچے اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی آپ اتر رہے تھے مسدد کی روایت میں بھی یوں ہی ہے انہوں نے کہا نہیں اور مسدد کے ساتھ جریر نے بھی نہیں کا لفظ روایت کیا

بَاب ۳۵۲ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ بِالْأَبْطَحِ -  
 ۳۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
 إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ  
 عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
 أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَهُ بَيْنِي  
 قُلْتُ فَإِنَّ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ  
 أَفَعَلْتُ كَمَا يَقَعْدُ أَمْرًا وَكُ -

۳۵۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنِ طَالِحٍ حَدَّثَنَا  
 ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ أَنَّ  
 قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَ  
 رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمَحْضَبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ  
 بَاب ۳۵۴ الْمَحْضَبِ -

۳۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
 عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلُ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِحُرُوجِهِ فَعِنِّي  
 بِالْأَبْطَحِ -

۳۵۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ

باب کوچ کے دن عصر کی نماز ابطح (محصب) میں پڑھنا  
 ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن یوسف  
 نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد العزیز بن رفیع سے انہوں  
 نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا مجھ کو وہ بات بتلاؤ جو تم  
 نے سجدہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاد رکھی ہو بھلا آپ نے آٹھویں  
 تاریخ ظہر کی نماز کہاں پڑھی انس نے کہا مٹی میں میں نے کہا  
 اچھا کوچ کے دن (۱۲ یا ۱۳ کو) عصر کی نماز کہاں پڑھی انہوں نے  
 کہا ابطح میں مگر تو اپنے امیروں کی طرح کر۔

ہم سے عبد المتعال بن طالب نے بیان کیا کہا ہم سے ابن  
 وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اُن سے قتادہ نے  
 بیان کیا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز (کوچ کے  
 دن) محصب میں پڑھی پھر ایک نیند وہاں لی بعد اس کے سوار ہو کر  
 خانہ کعبہ کی طرف گئے اور اس کا طواف کیا۔

### باب محصب میں اترنے کا بیان

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں  
 نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مٹی سے  
 کوچ کر کے) محصب میں ایک منزل کرتے وہاں اس لیے ٹھہرتے  
 کہ وہاں سے مدینہ کو نکلنا آسان ہوتا

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
 بن عیینہ نے انہوں نے کہا عمرو بن دینار نے عطاء بن ابی رباح سے  
 روایت کی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ محصب میں

لے جہاں وہ نماز پڑھیں تو جہاں کے ساتھ پڑھ لے کیوں کہ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں میں اسرار کا خلاف کرنا ٹھیک نہیں، منہ ۱۵ محصب ایک کھلا  
 میدان ہے کہ اس مٹی کے درمیان اس کو ابطح اور بطحا اور خبیث بنی کنانہ بھی کہتے ہیں ۷۰ منہ

يَسْتَحْيَا لَهَا هُوَ مَزْلُ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۲۵ التَّزْوِيلُ بِذِي طُوًى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالْتَّزْوِيلُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ.

۳۵۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ شَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبِيتُ بِذِي طُوًى بَيْنَ الشَّيْطَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الشَّيْطَةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ يَنْجُ نَاقَتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ قِيَابِي الرُّكْنِ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا ثَلَاثًا سَعْيًا وَارْبَعًا مَشْيًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّيُ تَجِدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ إِذَا اصْدَرَعَ نَحْيَجَ وَالْعُسْرَةَ أَنَاخَرَهُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْجِي بِهَا.

۳۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجْبَانَ لَوْ هَابَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ الْمُحْشَبِ فَقَدْ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَعَنْ شَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّيُ بِهَا

اُتْرنا حج کی کوئی عبادت نہیں ہے محصب ایک منزل تھی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرا کرتے تھے

باب مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طوی میں (جو مکہ کے متصل ہے) اور جب مکہ سے (مدینہ کو) لوٹے تو اس ننگریلے میدان میں ٹھہرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے ابو صمرہ و انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (جب مکہ کو جاتے تو رات کو ذی طویٰ میں ٹھہر جاتے دونوں پہاڑیوں کے بیچ میں پھر اُس ٹھیکری پر سے مکہ میں داخل ہوتے جو مکہ کی بالائی جانب میں ہے اور جب مکہ میں حج یا عمرے کا احرام باندھے ہوئے آتے تو مسجد کے دروازے ہی پر اپنی اونٹنی بٹھاتے مسجد میں جا کر حجر اسود سے شروع کرتے سات چکر لگاتے تین دوڑتے ہوئے اور چار معمولی چال سے چل کر پھر طواف سے فارغ ہو کر دو رکعتیں پڑھتے پھر اپنے گھر جانے سے پہلے صفا پر جاتے اور صفا مروہ کا طواف کرتے اور جب حج یا عمرے سے لوٹ کر مدینہ میں آتے تو اپنی اونٹنی ننگریلے میدان میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی بٹھایا کرتے

ہم سے عبد اللہ بن وہاب نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن حارث نے انہوں نے کہا عبد اللہ عمری سے کسی نے محصب میں اُترنے کو پوچھا انہوں نے نافع سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اُترے اور عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہیں محصب میں ظہر اور

۱۰ یعنی محصب میں تو نا کوئی حج کا رکھی نہیں ہے آپ وہاں آرام کے لیے اس خیال سے کہ مدینہ کی روانگی وہاں سے آسان ہوگی ٹھہر گئے تھے چنانچہ حضور اور عمر میں کی نمازیں آپ نے وہیں ادا کیں اس پر بھی آپ وہاں ٹھہرے تو یہ ٹھہرنا مستحب ہو گیا اور آپ کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی وہاں ٹھہرا کیے۔



يَعْنِي الْمُحَصَّبَ الظُّهُرَ وَالْعَصْرَ أَحْبَبَهُ قَالَ وَلَمْ يَزَلْ  
قَالَ خَالِدٌ لَا أَشْكُ فِي إِعْشَاءِهِ وَمَجْمَعُ هَجْعَةٍ وَ  
يَذْكُرُ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**باب ۲۳۶** مَنْ تَزَلَّ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ  
مِنْ مَكَّةَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُلَيْسٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى إِذَا  
أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا نَقَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَيَاتَ  
بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

**باب ۲۳۷** التَّجَارَةُ أَيَّامَ الْمَوَاسِمِ وَالْبَيْعِ  
فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ.

۳۵۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي هَيْثَمٍ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ ذُو الْحِجَاذِ وَعُكَاظُ مَتَجَرِّ  
النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَانَتْهُمْ  
كَرْهُوا ذَلِكَ حَتَّى تَزَلَّتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ  
تَبْتَغُوا فَضْلًا مَنْ تَرَ يَكُفُّ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ.

**باب ۲۳۸** الْإِلَادَةُ لَا يَجِزُ مِنَ الْمُحَصَّبِ.  
۳۵۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي هَيْثَمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ الْأَسَدِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَاصَتْ صِفَةُ

عصر کی نماز پڑھتے راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں مغرب کی بھی خالد نے  
کہا مجھ کو اس میں شک نہیں ہے کہ عشاء کی نماز بھی اور ایک عین بھی  
وہاں لیتے اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا  
باب مکہ سے لوٹتے وقت بھی ذی طوی میں اترنا

اور محمد بن عیسیٰ نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا  
انہوں نے ایوب سے انہوں نے تافیع سے ابن عمر رضی اللہ عنہما  
عمر رضی اللہ عنہما سے وہ جب مدینہ سے مکہ کو آتے تو رات کو ذی  
طوی میں رہتے صبح کو مکہ میں داخل ہوتے اور جب مکہ سے کوچ  
کرتے اور ذی طوی پر سے جاتے تو رات کو وہاں ٹھہر جاتے صبح  
تک اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے  
باب حج کے دنوں میں سوداگری اور جاہلیت کے زمانہ  
کے بازاروں میں خرید و فروخت درست ہونا

ہم سے عثمان بن ہشیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے  
خیر دی عمرو بن دینار نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا  
ذو الحجاز اور عکاظ جاہلیت کے زمانہ کی منڈیاں تھیں جب اسلام  
کا زمانہ آیا تو لوگوں نے (حج کے دنوں میں) سوداگری کرنا برا سمجھا  
اُس وقت (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتری حج کے دنوں میں اللہ کا فضل  
(ڈھونڈھنے) روپیہ پیدا کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں  
باب محصب سے اخیر رات کو چلنا

سم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے  
کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے  
اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے

**۱۰** جاہلیت کے زمانہ کی چار بازاریں تھیں عکاظ اور ذوالحجاز اور نجد اور حجاز اسلام کے بعد بھی حج کے دنوں میں ان بازاروں میں خرید و فروخت اور  
تجارت درست رہی اللہ تعالیٰ نے خود قرآن شریف میں اس کا مجاز اتارا منہ **۱۱** امام بخاری کا مطالبہ اس باب کے لائن سے یہ ہے کہ محصب میں ساری رات  
پڑھنا موزون نہیں ہے بلکہ رات ہی کو وہاں سے نکل سکتے ہیں اولاً حج کے دنوں میں شروع رات میں یا اخیر رات میں اور یہاں دوسرا معنی مولا ہے ۱۲ منہ

لَيْلَةَ النَّفَرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَائِسَتَكُمْ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلَفَ  
أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ فِي مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مُحَاضِرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا  
قَدِمْنَا أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ  
لَيْلَةُ النَّفَرِ حَاصَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حِزْبِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ  
عَقْرَى مَا أُرَاهَا إِلَّا حَائِسَتَكُمْ ثُمَّ  
قَالَ كُنْتُ طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ  
قَالَ فَإِنِّي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَكُمُ الْكُنْ  
حَلَكْتُ قَالَ فَأَعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ فَخَرَجَ  
مَعَهَا أَخُوهَا فَلَقِيْنَاهُ مَدْرَجًا فَقَالَ  
مَوْعِدُكَ مَكَانٌ كَذَا أَوْ كَذَا -

## أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۲۳۹ الْعُمْرَةُ دُجُوبُ الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا  
وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا  
وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

کما (اتفاق سے) اُم المؤمنین صفیہ کو اسی رات حبش آیا جو کوچ کی رات  
تھی وہ کہنے لگیں میں سمجھتا ہوں میں تم کو اُنکے رکھوں گی آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اری منڈی کاٹی سر منڈی کیا اُس نے دسویں تاریخ  
طواف الزیارت کیا تھا لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا پھر کیا چل امام  
بخاری نے کہا محمد بن سلام نے بڑھایا مجھ سے حاضر نے بیان کیا کہا  
ہم سے اعش نے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے اسود سے  
اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے ہم کو حج ہی کا لفظ لگا  
تھا جب مکہ پہنچے تو آپ نے ہم کو احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا خیر جب  
کو حج کی رات ہوئی تو صفیہ بنت حییٰ کو حبش آگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا سر منڈی کاٹی میں سمجھتا ہوں یہ تم کو اُنکا دے گی پھر  
آپ نے اُن سے پوچھا تو نے دسویں تاریخ طواف الزیارت کیا تھا  
اُنہوں نے کہا جی آپ نے فرمایا تو پھر چل دے میں نے عرض کیا یا  
رسول اللہ میں نے تو حج سے پہلے احرام نہیں کھولا تھا (عمرہ نہیں کیا  
تھا) آپ نے فرمایا تنعیم سے عمرہ کر لے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ  
اُن کے بھائی عبدالرحمن گئے ہم آپ سے اس وقت ملے جب آپ انجرات  
میں (طواف الوداع کے لیے) نکلے تھے آپ نے فرمادیا فلاں جگہ ہم سے ملنا

## عمرے کے بابوں کا بیان

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
باب عمرے کا واجب ہونا اور اس کی تھنیل اور عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہر شخص پر ایک حج اور ایک عمرہ واجب ہے  
اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ نے عمرے کو اپنی کتاب میں

اسے آپ نے ایک مقام میں فرمادیا کہ طواف سے فارغ ہو کر عید لوں تو تم فلاں مقام پر حج سے مل جانا ہ منہ ۲۴۰ امام شافعی اور احمد اور عبد اللہ کا یہی قول ہے کہ عمرہ واجب ہے اور  
مالک اُس کو مستحب کہتے ہیں اور تغیر ہے بھی ایسا ہی منقول ہے ہ منہ ۲۴۱ اس کو ابن قزیر اور دارقطنی اور حاکم نے دلیل کیا ہ منہ ۲۴۲ اس کو امام شافعی اور عبد اللہ منقول ہے کہ مالک نے

عَنْهَا أَنَّهُ لَقِيَ نَبِيَّهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَارْتَسَا  
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ -

۳۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى ابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ ابْنِ صَالِحٍ التَّحْمَانِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ  
الْمُبْدِيُّ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ -

بَابُ ۲۱ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

۳۶۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ  
سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ  
فَقَالَ لَا يَأْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ  
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ وَفَقَالَ  
ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ  
ابْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ -

۳۶۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ  
سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ -

بَابُ ۲۲ كِمَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۳۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

حج کے ساتھ رکھا ہے (سورۃ بقرہ میں) فرمایا اے حج اے عمرے کو اللہ کے  
لیے پورا کرو

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک  
نے خبر دی انہوں نے سُمی سے جو ابوبکر بن عبد الرحمن کے غلام تھے  
انہوں نے ابو صالح رحمہ اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنه سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عمرے سے  
دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ سب عمرے سے اُتر جاتے  
ہیں اور مقبول حج کا بدلہ بہشت کے سوا اور کچھ نہیں

باب حج سے پہلے عمرہ کرنا

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
خبر دی کہ ہم کو ابن جریج نے کہ عکرمہ بن خالد نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
سے پوچھا حج سے پہلے عمرہ کر لے تو کیا ہے انہوں نے کہا کچھ فلاح  
نہیں عکرمہ نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حج سے پہلے عمرہ کیا اور ابراہیم بن سعد بن ابراہیم نے  
محمد بن اسحاق سے روایت کی کہ مجھ سے عکرمہ بن خالد نے بیان کیا  
میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا پھر بتی حدیث بیان کی

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عاصم نے  
کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہ عکرمہ بن خالد نے کہا میں نے ابن عمرؓ  
سے پوچھا پھر بتی حدیث بیان کی

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں  
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے منقول ہے

۱۔ حدیث میں مبرورہ لفظ ہے اس کے معنی لوگوں نے بیان کیے ہیں جیسے جس حج میں آدمی گناہ نہ کرے یا جس میں رمانہ ہو یا جس کے بعد آدمی گناہوں  
سے پرہیز کرے یا جو بارگاہ الہی میں قبول ہو ۲۔ منہ اس کو امام احمد نے منہ کیا ۳۔ منہ کسی روایت میں چار عمرے مذکور ہیں کسی میں دو عمرے ان  
میں جمع یوں کیا ہے کہ اخیر کی روایت میں وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا اسی طرح وہ عمرہ جس سے آپ روکے گئے تھے شمار نہیں کیا سعید بن منصور نے  
نکارا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرے کیے دونوں ذی قعدہ میں اور ایک شوال میں اور دوسری روایتوں میں یہ کہ حج کے بعد ذی قعدہ میں کیے ۴۔ منہ

مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُمَرَةُ بْنُ  
الرُّبَيْزِ الْمَجْدُ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةٍ عَائِشَةَ فَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّونَ  
فِي الْمَسْجِدِ صَلَوةَ الضُّحَى قَالَ فَسَأَلْتَاهُ عَنْ صَلَوتِهِمْ  
فَقَالَ بَدْعُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ كَيْفَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعًا أَحَدُهُنَّ فِي رَجَبٍ هَذَا  
أَنْ تَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانًا عَائِشَةَ أُمُّ  
الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُمَرَةُ يَا أُمَّاهُ يَا  
أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَمْعِدِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَتْ مَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ أَحَدَهُنَّ  
فِي رَجَبٍ فَإِلَّا يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا  
اعْتَمَرَ عُمَرَةً إِلَّا ذَا هُوَ شَاهِدٌ وَمَا اعْتَمَرَ فِي  
رَجَبٍ قطـ

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ خَبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُمَرَةَ بِنِ الرُّبَيْزِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعُ عُمَرَاتٍ الْخُدَيْبِيَّةُ فِي  
ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّاهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمَرَةُ مِزَالِمْ  
النَّبِيلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمَرَةُ

انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی  
میں گئے وہاں دیکھا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہؓ کے  
حجرے کے پاس بیٹھے ہیں اور کچھ لوگ مسجد میں اشراق کی نماز پڑھ رہے  
ہیں ہم نے عبد اللہ سے پوچھا کہ اشراق کی نماز پڑھنا کیسا ہے انہوں نے کہا  
بدعت ہے پھر یہ پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے  
کیے تھے انہوں نے کہا چار عمرے ان میں ایک رجب کے مہینے میں  
کیا تھا ہم نے اُن کی بات کو کڑا برا سمجھا اتنے میں ہم نے حضرت عائشہؓ  
کے مسواک کرنے کی آواز حجرے میں سے سنی عروہ نے پکار کر کہا مسلمانوں  
کی اماں تم نہیں سنتیں ابو عبد الرحمن کیا کہہ رہے ہیں عروہ نے کہا  
یہ کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے  
تھے اُن میں ایک رجب کے مہینے میں کیا تھا حضرت عائشہؓ  
نے کہا ابو عبد الرحمن پر اللہ رحم کرے آنحضرتؐ نے کوئی عمرہ  
ایسا نہیں کیا جس میں ابو عبد الرحمن موجود نہ ہوں اور رجب میں  
تو آپؐ نے عمرہ ہی نہیں کیا۔

ہم سے ابو عامر نے بیان کیا کہ ہم سے ابن جریر نے کہا کچھ کوٹار نے خبر  
دی انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں تو کوئی عمرہ ہی نہیں کیا۔

ہم سے حسان بن حسان نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان  
کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے انہوں نے کہا چار ایک تو حدیبیہ کا عمرہ  
ذیقعدہ مہینے میں جہاں پر مشرکوں نے آپؐ کو روک دیا تھا اور دوسرا آئندہ  
سال میں اس عمرے کی قضا ذی قعدہ مہینے میں جب ان سے صلح کی تھی تیسرا حجاز کا عمرہ جب

۱۔ اس کا بیان اوپر ابواب التطوع میں ہو چکا ہے عبد اللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اشراق کی نماز پڑھتے نہ دیکھا ہو گا اس لیے اس کو بدعت کہا اس  
روایت سے یہ نکلتا ہے کہ نوافل پڑھنے میں اتباع سنت ضروری ہے۔ اس کے بغیر نفل پڑھنا بھی ایک بدعت ہے۔ منہ  
۲۔ ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن عمرؓ کی کثرت سے حضرت عائشہؓ نے ان کے لیے دعا کی اور یہ بتایا کہ ان کے غلطی ہو گئی۔ منہ

الْمَجْعَدَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِمَهُ الْإِلَٰهُ خَيْرَ فُلْتُمْ حَجَّهَ قَالَ لَوْ  
 ۳۶۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هَسْلَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ  
 حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ تَنَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حَيْثُ رَزَّوهُ دَمِنَ الْقَابِلِ عُمَرَةَ الْمُحْدِيبِيَّةَ وَغُمَرَةَ  
 فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَغُمَرَةَ مَعَ حَجَّتِهِ -

۳۶۷ - حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَالَ  
 اعْتَمَرَ أَرْبَعٌ غُمَرًا فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ  
 مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةَ مِنَ الْمُحْدِيبِيَّةِ وَدَمِنَ الْغَامِ  
 الْفَيْلِ وَدَمِنَ الْجُحْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَامُ حُنَيْنٍ  
 وَغُمَرَةُ مَعَ حَجَّتِهِ -

۳۶۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ  
 بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
 أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ مُسْرُقًا وَعَطَاةَ  
 وَمُجَاهِدًا فَقَالُوا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحْجَّهَ وَقَالَ يَمْعَدُ  
 الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَمَرَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ  
 قَبْلَ أَنْ يَحْجَّهَ مَدَنِيَيْنِ -

بَابُ عُمَرَةِ فِي رَمَضَانَ -

۳۶۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

بُخَارِي حَسَنُ بْنُ لُوطٍ ابْنُ بَاهِي (پوچھا حج کے ساتھ ہمیں نے پوچھا حج کتنے کیا انہوں نے کہا ایک  
 ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے  
 انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس سے پوچھا تو انہوں نے  
 بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تودہ عمرہ کیا تھا جس سے مشرکوں  
 نے آپ کو لوٹا دیا دوسرے سال آئندہ اس کی قضا کا عمرہ تیسرے ذیقعدہ  
 میں عمرہ چھوٹے حج کے ساتھ -

ہم سے ہدیہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے اس  
 روایت میں یوں ہے کہ آپ نے چاروں عمرے ذیقعدہ میں کیے مگر وہ عمرہ جو  
 حج کے ساتھ کیا ایک تودہ بیہ کا عمرہ دوسرے سال آئندہ اس کی قضا کا  
 تیسرے ہجرت کا یہاں حنین کی لوٹ کے مال بانٹے ہوئے تھے حج کے ساتھ  
 کا عمرہ (کیوں کہ آپ نے قرآن کیا تھا -

ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن  
 مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے  
 باپ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے  
 مسروق اور عطاء اور مجاہد سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذیقعدہ میں ایک  
 عمرہ کیا اور ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب صحابی رضی  
 اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج  
 سے پہلے ذیقعدہ میں دو عمرے کیے -

بَابُ رَمَعَانَ فِي عُمَرَةِ كَرْنًا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان

۵۱۵ - امام بخاری نے ترجمہ باب میں اس کی فضیلت کی تصریح نہیں کی اور  
 شاید انہوں نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا جو دارقطنی نے نکالی حضرت عائشہؓ سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے عمرے  
 میں نکلی آپ نے انکار کیا میں نے پوری بنا کر پڑھی بعضوں نے کہا یہ روایت غلط ہے کیوں کہ آپ نے رمضان میں کوئی  
 عمرہ نہیں کیا مافذ نے کہا شاید مطلب یہ ہو کہ میں رمضان کے مہینے میں عمرے کے لیے مدینہ سے نکلی یہ صحیح ہے کیوں کہ فتح مکہ کا سفر رمضان ہی  
 میں ہوا تھا ۲۱ منہ

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَاخَ مِنَ الْأَنْصَارِ  
مِمَّا هَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَذِينَ اسْمُهَا مَا مَنَعَكَ  
أَنْ تَحْجِبَ عَنْ مَعْنَا قَالَتْ كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَذَكَرَهُ  
أَبُو فُلَانٍ وَابْنُهُ لَزَوْجَهَا وَابْنُهَا وَتَرَكَ  
نَاضِحًا تَضَحُّ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ  
اعْتَمِدَ فِيهِ فَإِنَّ عُمَرَ تَرَى فِي رَمَضَانَ حَاجَةً  
أَوْ تَخَوُّمًا قَالَ -

باب ۲۴ النُّعْرَةُ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا  
۳۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَاظِينَ لِبِعْلَالٍ ذِي الْحُجَّةِ فَقَالَ  
لَنَا مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلَ بِالنَّحْيِ فَلْيَهْلَ  
وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَهْلَ بِعُمَرَةَ فَلْيَهْلَ بِعُمَرَةَ فَلَكَ  
أَتَى أَهْدَيْتُ لَأَهْلَكْتُ بِعُمَرَةَ قَالَتْ فَمِمَّا مِنْ  
أَهْلٍ بِعُمَرَةَ وَمِمَّا مِنْ أَهْلٍ بِحَيْجَةٍ وَكُنْتُ  
مِمَّنْ أَهْلٍ بِعُمَرَةَ فَأَظَلَّنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا  
حَائِضٌ فَشَكُوتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَمْرٌ فِضِي عُمَرَ تَكِ وَأَنْفِضِي رَأْسَكَ

نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن رباح سے انہوں  
نے کمائیں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ ہم سے کہتے  
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی ایک عورت  
(ام سنان) سے فرمایا ابن عباسؓ نے اس کا نام لیا تھا لیکن میں بھول  
گیا تو ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کرتی وہ کہنے لگی میرے پاس پانی  
لانے والا ایک اونٹ تھا اس پر فلانے کا باپ یعنی اس کا خاوند  
اور اس کا بیٹا سوار ہو کر کہیں چل دیا ہے ایک ہی اونٹ چھوڑ گیا ہے  
اُس پر ہم پانی لاتے ہیں آپ نے فرمایا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لے  
رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

باب مہذب کی رات میں یا اور کسی وقت میں عمرہ کرنا  
ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہ ہم کو ابو معاویہ نے  
بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ  
سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ  
سے اُس وقت نکلے کہ فیجہ کا چاند آن پہنچا تھا آپ نے فرمایا  
تم میں جو حج کا احرام باندھنا چاہے وہ حج کا احرام باندھے  
اور جو عمرے کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرے کا احرام باندھے  
اور میں اگر اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا تو میں بھی عمرے ہی کا احرام  
باندھتا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو ہم میں کسی نے عمرے کا  
احرام باندھا کسی نے حج کا اور میں نے بھی عمرے کا احرام باندھا  
تھا تو عرفہ کا دن سر پر آن لگا اور میرا فیض تمام نہیں ہوا غضا۔ میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا

۱۷۱ صحیح بخاری کا کلام ہے نہ عطا کا دوسری روایت میں امام بخاری کے اس عورت کا نام ام سنان مذکور ہے بعضوں نے کہا وہ ام سلیم تھی جیسے ابی حیان کی  
روایت میں ہے اور نسائی نے نکالا کہ بنی اسد کی ایک عورت ام معقل نے کمائیں نے حج کا قصد کیا لیکن میرا اونٹ بیمار ہو گیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے پوچھا تو آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرے رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے ۱۲ منہ سے حافظ نے کہا اگر یہ عورت ام سنان تھی تو اس کے بیٹے کا نام  
ثاید سنان ہو گا اور اگر ام سلیم تھی تو اس کا بیٹا ہی کوئی ایسا نہ تھا جو حج کے قابل ہوتا ایک انس رضی اللہ عنہ وہ میسر تھے اور شاید ان کے خاوند ابو طلحہ کا بیٹا مراد  
ہو وہ بھی گویا ام سلیم کا بیٹا ہو کہیں کہ ابو طلحہ ام سلیم کے خاوند تھے ۱۲ منہ

وَأَمْتِشْطِي وَآهْلِي بِالْحَجَّةِ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ  
الْحَضَمَةِ أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِلَى  
التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَاتٍ  
عُمْرَتِي -

بَابُ ۲۲۲ عُمْرَةُ التَّنْعِيمِ -

۳۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ عُمَرَو بْنَ أَدْنَى أَنَّ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمَرَهُ أَنْ يَزِدَ عَائِشَةَ وَيُعِمِّرَهَا مِنَ  
التَّنْعِيمِ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً سَمِعْتُ عُمَرَ وَأَكْثَرَ  
سَمِعْتُهُ مِنْ عُمَرَ -

۳۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ عَنْ حَبِيبِ الْمَعْلَمِ  
عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَهْلَلَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجَّةِ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ  
هَدًى غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَعَهُ  
وَكَانَ عَلَى قَدَمٍ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ  
فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهْلَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو ایسا کرے کہ چھوڑ دے اور سر کھول ڈال لنگھی کرے اور حج کا احرام  
باندھ لے (میں نے ایسا ہی کیا) جب محاسب کی رات آئی تو آپ نے  
عبدالرحمن (میرے بھائی) کو میرے ساتھ کر کے تنعیم کو بھیجا میں نے  
اس عمرے کے بدلے (جس کو توڑ ڈالا تھا) دوسرا عمرہ کیا  
باب تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس سے  
سنا ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے بیان کیا ان کو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ حضرت عائشہؓ کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا  
کر لے جائیں اور تنعیم سے ان کو عمرہ کرا لائیں سفیان بن عیینہ نے کبھی  
یوں کہا میں نے عمرو بن دینار سے سنا کبھی یوں کہا میں نے کئی بار اس  
حدیث کو عمرو سے سنا

ہم سے محمد بن منشی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب  
بن عبد المجید نے انہوں نے حبیب معلّم سے انہوں نے عطایہ بن ابی براء  
سے انہوں نے کہا مجھ سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے  
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کچھ اصحاب  
نے حج کا احرام باندھا اور سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اور طلحہ کے اور کسی کے ساتھ قربانی نہ تھی اور (انہی دنوں) حضرت  
علیؓ بھی یمن سے تشریف لائے ان کے ساتھ قربانی بھی تھی انہوں  
نے کہا میں نے تو اسی کا احرام باندھا جس کا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے

۱۔ یہ خاص حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے کیا تھا باقی کسی صحابی سے منقول نہیں کہ اس نے عمرے کا احرام تنعیم سے جا کر باندھا ہو نہ  
آنحضرتؐ نے کبھی ایسا کیا امام ابن قیم نے زاد المعاد میں ایسا ہی کہا جب حضرت عائشہؓ نے حکم نبویؐ ایسا کیا تو اس کا مشروع ہونا ثابت ہو گیا اگرچہ اس میں شک نہیں  
کہ عمرے کے لیے بھی خاص اپنے ملک سے سفر کر کے جانا افضل اور اعلیٰ ہے اور سلف کا اس میں اقتدار ہے کہ ہر سال ایک عمرے سے زیادہ کر سکتے ہیں یا نہیں امام مالک نے  
ایک سے زیادہ کرنا مکروہ جانا ہے اور عمرہ ملّا نے ان کا اختلاف کیا ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے فرما دیا کہ یوم النحر اور یوم النحر میں عمرہ کرنا مکروہ رکھا ہے ۲۔ منسلک  
حافظ نے کہا یہ اس روایت کے مخالف ہے جو امام احمد اور مسلم نے نکالی اس میں یہ ہے کہ قربانی آنحضرتؐ ادا ہو کر اور عمرے کے ساتھ تھی یا نہ

اِذْ لَا مَحْصِيَةً اَنْ يَجْعَلُوْهَا عَسْرَةً يُّطَوُّوْا  
 بِاَبْيَتٍ ثُمَّ يَقْصِرُوْا وَيَحْلُوْا لَا مَنْ مَعَهُ  
 الْهَدْيُ فَقَالُوْا اَسْطَلُّنَا اِلَى مِثْيٍ وَذَكَرَ  
 اَحَدٌ نَّافِقًا فَلَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ لَوْ اَسْتَغْبَلْتُ مِنْ اَمْرِى مَا اسْتَدْبَرْتُ  
 مَا اَهْدَيْتُ وَلَوْ لَا اَنْ مَعِيَ الْهَدْيُ لَاحْلَلْتُ  
 وَاَنْ عَاشِيَةً حَاضَتْ فَتَسَكَّتِ الْمَنَاسِكَ  
 كُلَّهَا غَيْرَ اَنْهَا لَمْ تَطْعُفْ بِاَبْيَتٍ قَالَ  
 فَلَمَّا طَهَّرْتُ وَطَافْتُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ  
 اَتَنْطَلِقُوْنَ بِعُمَرَةَ وَحَجَّةٍ وَالطَّلِيْ بِالنَّحِيَةِ  
 فَاَمْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اَنْ يَخْرُجَ  
 مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَعْتَمَرْتُ بَعْدَ الْحَجَّةِ فِي  
 ذِي الْحِجَّةِ وَاَنْ سُرَاقَةَ بِنَ مَالِكِ بْنِ جُعْفَةَ  
 لَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقْبَةِ  
 وَهُوَ يَرْمِيهَا فَقَالَ اَلَكُمُ هَذِهِ خَاصَّةٌ  
 يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَا بَلَّ لِلْاَبْدِ -

باب ۲۳۵ اِلْعَتِمَادُ بَعْدَ الْحَجَّةِ بِغَيْرِ هَدْيٍ

بائٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں اپنے اصحاب کو (مکہ میں  
 پہنچ کر) یہ اجازت دے دی تھی کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں بیت اللہ (اور  
 صفارہ کا طواف کر کے بال کترائیں اور احرام کھول ڈالیں پر جس کے  
 ساتھ قربانی ہو وہ احرام نہ کھولے اس پر اصحاب کہنے لگے کیا ہم (حج  
 کے لیے) مٹھا کو جائیں اور ہمارے ذکر سے مٹھی ٹپک رہے ہوں یہ خبر آپ کو  
 پہنچی آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے وہ معلوم ہوتا تو  
 بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا اور جو قربانی میرے ساتھ  
 نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا خیر حضرت عائشہؓ کو حیض آگیا  
 انہوں نے حج کے سب کام کیے فقط خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا  
 جب وہ حیض سے پاک ہوئیں اور طواف کر چکیں تو کہنے لگیں یا  
 رسول اللہ آپ سب لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کر کے کھڑے ہو رہے  
 ہیں اور میں فقط حج ہی کر کے آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا  
 کہ تنعم تک ان کے ساتھ جاؤ انہوں نے حج کے بعد ذبیحہ میں عمرہ  
 کیا اور ایسا ہوا کہ سر اقد بن مالک بن جعشم آپ سے اُس وقت ملا  
 جب آپ حجرہ عقبہ پر کنکریاں مار رہے تھے اس نے پوچھا کیا یہ حج  
 کو فسخ کر کے عمرہ کر دینا خاص آپ کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں  
 یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے۔

باب حج کے بعد عمرہ کرنا اور قربانی نہ دینا

۱۔ انہوں میں ایک بکری تھی ایک بکرا اہل بدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے حضرت علی کو یہ حکم دیا کہ وہ احرام نہ کھولیں  
 اور قربانی میں ان کو شریک کر لیا ۱۲ منہ ۵ یعنی جماع کر کے ایک دوہی دن گزرے ہوں ۱۲ منہ ۵ ایک روایت میں ہے کہ سرت ہی میں ان کو حیض آگیا  
 مکہ پہنچنے سے پہلے ابن حزم نے کہا تیسری تاریخ کو ان کو حیض آیا ہفتہ کے دن اور اسی دن دسویں تاریخ کو پاک ہوئیں مجاہد نے کہا عرفہ کے دن پاک  
 ہوئیں اور شاید عرفہ کے دن پاک ہوئی ہوں گی لیکن پوری ہاکی اور غسل وغیرہ دسویں تاریخ کو ہوا اس حدیث میں اختلاف نہ رہے گا ۱۲ منہ ۵ عائشہؓ نے  
 ۱۰ یزید کو روایت میں یوں بیان کیا یہ حکم خاص ہمارے لیے ہے امام مسلم کی روایت میں یوں ہے سراقہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص اسی  
 سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالا اور دوبار فرمایا عمرہ حج میں ہمیشہ کے لیے شریک ہو گئی نودی نے کہا اس کا مطلب  
 یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا درست ہوا اور جاہلیت کا قاعدہ ٹوٹ گیا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا مکروہ ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ  
 قرآن لینے حج اور عمرہ کو جمع کرنا درست ہوا ۱۲ منہ ۵ اس باب کے لائن سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ تنعم جس میں قربانی ہے (یعنی عمرہ نہیں)



۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
يَعْنِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوَافِقِينَ لِبِلَالٍ  
ذِي الْحَجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلْ وَ  
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهْلَ بِحَجَّةٍ فَلْيُهْلْ وَكَوَلَا أَيْ  
أَهْدَيْتُمْ لَا هَلَلَتْ بِعُمْرَةٍ فَمِنْهُمْ مَنْ أَهْلَ  
بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهْلَ بِحَجَّةٍ وَكُنْتُ مِمَّنْ  
أَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَخُصْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ  
فَأَذَرَكْنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَارِصٌ فَشَكَوْتُ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِي  
عُمْرَتِكَ وَالْفَضِي رَأْسُكَ وَامْتَشِجِي وَأَهْلِي بِأَلْحَجِّ  
فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى النَّبِيِّينَ فَأَذْفَعْنَا هَلَلَتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمَرَاءِهَا  
فَقَضَى اللَّهُ حَجَّهَا وَعُمَرَاءُهَا وَكَوَيْلُهَا فِي شَيْءٍ مِنْ  
ذَلِكَ هَذِي وَلَا مَدَقَةَ وَلَا صَوْمَ -  
بِأَلْحَجِّ أَجْرُ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصِيبِ -

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْوَيْهِ عَنْ نُفَيْمِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
وَعَنِ ابْنِ عُثْوَيْهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے  
کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی کہ  
مجھ کو حضرت عائشہؓ نے خبر دی انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) اس وقت نکلے جب ذیحجہ کا چاند آن پہنچا  
تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا جس کا جی چاہے وہ عمرے  
کا احرام باندھے تو عمرے کا احرام باندھے اور میں اگر قربانی نہ لاتا تو عمرے  
ہی کا احرام باندھتا تاخیر بعضوں نے عمرے کا احرام باندھا بعضوں نے  
حج کا اور میں نے عمرے کا احرام باندھا تھا لیکن مکہ پہنچنے سے  
پہلے مجھ کو حیض آیا عرفہ کا دن آگیا میں حیض ہی میں تھی آخر میں نے  
اس کا شکوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا عمرہ چھوڑ  
دے اور سر کھول ڈال لنگھی کرے اور حج کا احرام باندھ لیں نے  
ایسا ہی کیا جب محصب کی رات ہوئی تو آنحضرتؐ نے عبد الرحمن  
کو میرے ساتھ کر کے مجھ کو تنیم بھیجا عبد الرحمن نے مجھ کو اپنے پیچھے  
بٹھالیا میں نے اگلے عمرے کے بدل دوسرے عمرے کا احرام باندھا  
اللہ نے (اپنے فضل سے) مجھ کو حج بھی کرا دیا عمرہ بھی نہ مجھے قربانی  
دینا پڑی نہ خیرات نہ روزے رکھنا پڑے

باب عمرے میں جلتنی تکلیف ہونا ثواب ہے  
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے  
کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے انہوں نے قاسم بن محمد سے  
اور عبد اللہ بن عون نے اس حدیث کو ابراہیم نخعی سے بھی روایت

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہ یہ کہ حج کے مہینوں میں حج سے پہلے عمرہ کرے اور جو لوگ حج کے مہینوں میں سارے ذیحجہ کو شامل رکھتے ہیں اور کہتے ہیں  
کہ ذیحجہ میں حج کے بعد بھی عمرہ کرے تو وہ بھی تمتع ہے اہل اس میں قربانی یا روزے واجب ہیں وہ اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی تھی جیسے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنی بیویوں کی طرف سے ایک گائے قربانی کی اور سلم کہتا تھا  
میں نے آپ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے قربانی دی اور شاہد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو ۴۷۴

قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ فَقِيلَ لَهَا أَنْتَ ظَرِئِي فَإِذَا أَطَهَرْتَ فَأَخْرِجِي إِلَى النَّعِيمِ فَأَهْلِي ثُمَّ اثْنَيْنَا بِمَكَانٍ كَذَا وَلِكِنَّهَا عَلَى قَدَرٍ فَقَقَّتْكِ أَوْ نَصَبِكَ -

بَابُ الْمُعْتَمِرِ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ يُجْزِيهِ مِنْ طَوَافِ الْوُدَاعِ -  
۳۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَهْلِكَيْنِ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُجْرِ الْحَجِّ فَانْزَلْنَا سِرَفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدًى فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُزْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدًى فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَالَ مِنْ أَصْحَابِهِ ذُو قِيَّةَ الْبَهْدِيِّ فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُزْرَةٌ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَبْنِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتُ فَمُنِعْتُ الْعُزْرَةَ قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قُلْتُ لَا أَصَلَّى قَالَ فَلَا يَصْرُكَ أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كُتِبَ عَلَيْكَ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ فَكُونِي فِي حَاجَتِكَ عَنِ اللَّهِ أَنْ تَرْنِي فَكِهًا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتَّى نَفَرْنَا مِنْ مَسِيٍّ فَانْزَلْنَا الْمَحْضَبَ فَدَعَا

کیا انہوں نے اسود سے قاسم اور اسود دونوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ تو دود و نیکیاں لے کر جا رہے ہیں اور میں ایک ہی نیکی لے کر جاؤں آپ نے فرمایا ٹھہر جا جب تو حقیقت سے پاک ہو تو تنعیم کو جادواں سے عمرے کا احرام باندھ لے پھر فلاں جگہ ان کریم سے مل جائیو مگر بات یہ ہے ثواب تو اتنا ہی ملے گا جتنا تو خرچ کرے یا جتنی تو تکلیف اٹھائے۔

باب (حج کے بعد) عمرہ کرنے والا عمرے کا طواف کر کے مکہ سے چل کھڑا ہو تو طواف وداع کی ضرورت ہے یا نہیں  
ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ اسہم سے افلح بن حمید نے انہوں سے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم حج کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں حج کے آداب کے ساتھ مدینہ سے نکلے تو ہم سرف میں اترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا دیکھو جس کے ساتھ قرآن پڑھو اور وہ حج کو عمرہ کر دینا چاہے تو کر دے البتہ جس کے ساتھ قربانی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے کئی مقدور والوں کے ساتھ قربانی تھی ان کو تو یہ نہ ہو سکا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا روتی کیوں ہے میں نے کہا آپ نے اپنے اصحاب کو جو فرمایا میں نے سنا لیکن میں عمرہ کیونکر کر سکتی ہوں آپ نے پوچھا کیوں میں نے کہا میں نماز نہیں پڑھتی آپ نے فرمایا ہر ج کیا ہے تو بھی آخر آدم کی بیٹی ہے جو اوٹھیوں کی قسمت میں کھایا بلکہ وہی تیری بھی قسمت میں تو اپنی حج پر قائم رہ شاید اللہ عمرہ بھی تجھے نصیب کرے حضرت عائشہؓ نے کہا میں چپ رہی جب ہم

۱۔ ابن عبد السلام نے کہا یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے بعض عبادتوں سے تکلیف اور مشقت کم ہوتی ہے لیکن ثواب زیادہ ہوتا ہے جیسے شب قدر میں عبادت کرنا رمضان کی گناہوں کو عبادت کرنے سے ثواب میں زیادہ ہے یا غرض نماز یا غرض زکوٰۃ کا ثواب نفل نمازوں اور نفل عقیقوں سے بہت زیادہ ہے ۲۔

فَبَدَّ الرَّحْمَنُ فَقَالَ اخْرُجْ بِاخْتِكَ الْحَرَمَ  
فَلْتَهْلِكْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرَغَا مِنْ كَلَامِهِمَا  
اَنْتَظَرَا كَمَا هُمَا فَاتَيْنَا فِي جُوفِ الْبَيْتِ فَقَالَ  
فَرَعْنَمَا قُلْتُ نَعَمْ فَسَادَى يَا لَلْحَصْلِ فِي الْعَجَابِ  
فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ  
صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوجِّهًا إِلَى  
الْمَدِينَةِ.

بَابٌ يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ  
فِي الْحَجِّ.

۳۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا  
عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ  
يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْجِعُ دَانَةً وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ أَكْرُ  
الْخُلُقِيِّ أَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ  
أَصْنَعُ فِي عُمْرَتِي فَإِنَّزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَرَّ بِثَوْبٍ وَقَدِ دَنَتْ إِلَيْهِ قَدْ  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ  
عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَنْظُرَ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ اللَّهُ  
الْوَحْيُ قُلْتُ نَعَمْ فَدَفَعَهُ طَوْتُ الثَّوْبِ فَظَنَرْتُ  
إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ وَأَحْبَبُهُ قَالَ فَغَطِيطُ الْبَحْرِ  
فَلَمَّا سَرَى عَنْهُ قَالَ آمِنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ  
أَخْلَعُ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ أَثَرُ الْخُلُقِيِّ عَنْكَ

حج سے فراغت کر کے) بیٹی سے چلے محب میں اترے تو آپ نے عبد الرحمن کو  
بلا یا اور فرمایا اپنی بہن کو لے کر حرم کی سرحد کے پار جاوہ وہاں سے عمر کا احرام  
باندھ لے گی پھر تم دونوں بھائی بہن طواف سے فراغت کر لو میں یہاں تمہارا  
منتظر ہوں ہم آدمی رات کو لوٹ کر آئے آپ نے فرمایا فراغت ہوئی میں نے  
کہا جی ہاں تب آپ نے کوچ پکارا لوگ چل کھڑے ہوئے وہ لوگ بھی چلے  
ہو صحیح کی نماز سے پہلے طواف الوداع کر چکے تھے پھر آپ بھی مدینہ کی  
طرف روانہ ہوئے۔

باب عمرے میں بھی اُٹنی کاموں کا پرہیز ہے جن کا  
حج میں پرہیز ہے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے کہا ہم سے  
عطائے نے کہا مجھ سے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے اُنہوں نے اپنے باپ  
سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا پھر اُنہ میں تھے  
ایک چغہ پہنے ہوئے اس پر خوشبو یا زردی کا نشان تھا اس نے  
پوچھا عمرے میں آپ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں میں کیا کروں اُس  
وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی اتاری لوگوں نے ایک کپڑا آپ  
کو اڑھادیا اور مجھے آرزو تھی کہ میں وحی اُترتے ہی آپ  
کو دیکھوں لہذا نے مجھ کو بلا یا کہنے لگے تم جانتے  
ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی اُترتے ہوئے دیکھیں  
نے کہا ہاں اُنہوں نے کپڑے کا ایک کنارہ اٹھایا میں نے  
آپ کو دیکھا آپ خراٹے لے رہے تھے میں سمجھتا ہوں جیسے  
کوئی اونٹ خراٹے لیتا ہے خیر جب وحی اُترنا موقوف ہوا  
تو آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جو عمرے کا حال پوچھتا تھا ایسا  
کراپنا چند تار ڈال اور خوشبو کا نشان دھو ڈال اور (زعفران کی)

اے حافظ نے کہا اس روایت میں غلطی ہو گئی ہے صحیح یوں ہے لوگ چل کھڑے ہوئے پھر آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا امام مسلم اور ابوداؤد کی روایت  
میں ایسا ہی کیا۔

وَأَتَى الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَدِّكَ  
 ۳۷۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
 مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ  
 لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّتَةِ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ  
 تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصُّفْرَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ  
 فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ  
 يَطُوفَ بِهِمَا فَلَا أَتْرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطُوفَ  
 بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ  
 فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا لَئِنْ أَرَادَتْ  
 هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يَهْلِكُونَ لِمَنَاءَ وَكَانَتْ  
 مَنَاءَ حَدًّا وَفُتَيْدًا وَكَانُوا يَخْرُجُونَ أَنْ يَطُوفُوا  
 بَيْنَ الصُّفْرِ وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ  
 اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصُّفْرَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ  
 فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ  
 يَطُوفَ بِهِمَا زَادَ سَفِينٌ دَابُّو مَعَادِيَةَ عَنْ هِشَامٍ  
 مَا أَلَمَّ اللَّهُ حَجَّ أَمْرِي وَلَا عُمَرَتَهُ لَمْ يَطُفْ  
 بَيْنَ الصُّفْرِ وَالْمَرْوَةِ -

بَابُ ۲۳۹ مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ  
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زردی صاف کرا اور جیسے حج میں کرتا ہے ویسا ہی عمرے میں بھی کر  
 ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک  
 نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے  
 باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا جو آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تھیں اُن دونوں میں کم سن بھتیجا تھا تو  
 اللہ تعالیٰ جو (سورہ بقرہ میں) فرماتا ہے صفا اور مروہ دونوں اللہ کی  
 نشانیاں ہیں پھر جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اُن  
 میں پھرنے سے وہ مٹا، گار نہ ہوگا اس کا مطلب تو یہ نکلتا ہے کہ اگر  
 کوئی صفا و مروہ کا پھیرا نہ کرے تو کچھ قباحت نہیں حضرت عائشہ  
 نے کہا نہیں ہرگز نہیں اگر یہ مطلب ہوتا جو تو کہتا ہے تو قرآن میں  
 یوں اترتا تو ان میں پھیرا نہ کرنے سے وہ گنہگار نہ ہوگا بات یہ ہے  
 کہ یہ آیت انصاری لوگوں کے باب میں اُتری وہ مناء بت کے نام  
 کا احرام باندھا کرتے تھے جو قدید کے مقابل رکھا تھا وہ صفا  
 مروہ کا پھیرا بُرا سمجھتے تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو انہوں نے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کو پوچھا اس وقت اللہ  
 جل جلالہ نے یہ آیت اُتاری صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں  
 جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے وہ ان کا پھیرا کرنے سے گناہ گار  
 نہ ہوگا سفیان اور ابو معاویہ نے ہشام سے اتنا اور بڑھایا جو کوئی  
 صفا اور مروہ کا پھیرا نہ کرے تو اللہ اس کا حج پورا نہ کرے گا۔

باب عمرہ کرنے والا احرام سے کب نکلتا ہے

اور عطاب بن ابی رباح نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے کہا میں تو علماء کا اختلاف اس باب میں نہیں جانتا کہ عمرہ کرنے والا اس وقت حلال ہوتا ہے جب طواف اور سعی سے فارغ ہو جائے مگر ابن عباسؓ  
 سے ایک شاذ قول منقول ہے کہ طواف کرنے سے حلال ہو جاتا ہے اور اسحاق بن راہویہ امام بخاری کے استناد دے چکے ہیں اس کو اختیار کیا ہے اور امام  
 بخاری نے یہ باب لاکر ابن عباسؓ کے مذہب کی طرف اشارہ کیا اور قاضی عیاض نے بعض اہل علم سے یہ نقل کیا ہے کہ عمرہ کرنے والا جہاں حرم میں پہنچا وہ حلال  
 ہوگی گو طواف اور سعی نہ کرے تاہم ۲۷۰ یہ اس حدیث کا ٹکڑا ہے جو باب عمرۃ التیمیم میں مودودؒ کا ذکر چکا ہے ہامد

أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوا هَٰؤُلَاءِ وَيَطُوفُوا ثُمَّ يَقُضُوا وَيَجْلِسُوا۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ إسماعيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدَى قَالَ أَعْمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْتَمَرَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطَفْنَا مَعَهُ وَأَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَاتَيْنَا هَامَ مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرَوْهُ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُ بَيْتِي أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ حَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ قَالَ بَشِّرْهَا خَدِيجَةُ بَبَيْتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ هَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمرِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ تَرَجُّلِ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَكَمْ يَطُفُّ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَا فِي أَمْرَاتِهِ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَا يَقْرَبُهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں اور بیت اللہ صفا مروہ کا طواف کر کے بل کترائیں احرام سے نکل جائیں ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے جبر سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی آدنی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا جب آپ مکہ پہنچے تو طواف کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا اور آپ صفا مروہ پر تشریف لے گئے ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور ہم آپ پر آڑ کیے ہووے تھے ایسا نہ ہو کوئی مکہ والا (کافر) آپ کو تیرے میرے ایک ساتھی نے ابن ابی آدنی سے پوچھا کیا آپ کے کچھ کے اندر بھی گئے تھے انہوں نے کہا نہیں پھر اس نے کہا اچھا بیان کرو آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے کیا فرمایا تھا انہوں نے کہا یہ فرمایا کہ خدیجہ کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو ولد اموی کا ہے نہ اس میں غل شور ہے نہ کوئی تکلیف

ہم سے حمید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اگر کوئی شخص عمرے میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا مروہ کا پھر نہ کرے وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ سے) مکہ میں تشریف لائے بیت اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروہ کے پھر سے کیے سات بار اور تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی پیروی ہے عمرو بن دینار نے کہا ہم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا انہوں نے کہا اپنی عورت سے صحبت نہیں کر سکتا جب تک صفا مروہ کا پھر نہ کرے۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُقْدَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ  
عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ وَكَاسِمٌ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُنِخٌ  
فَقَالَ أَتَجِبْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَمَّا  
أَهْلَلْتُ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا هَلَالٍ كَا هَلَالٍ  
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ  
طُعْمَ الْبَيْتِ وَيَا لَصَفَاءِ الْمَرْوَةِ شَحْرَ  
أَحَلَّ نَطْفُتُ بِالْبَيْتِ وَيَا لَصَفَاءِ الْمَرْوَةِ  
ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَقُلْتُ لَأَنْبِي  
ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَبِجِ فَكُنْتُ أَفْتِي بِهِ حَتَّى  
كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ إِنْ أَخَذْنَا  
يَكْتَابُ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالشَّامِ  
إِنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَمَّا فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ  
مَحِلَّهُ۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي الْأَسودِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ كَانَ  
يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتُ بِالْحَبِجِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هُمْنًا وَنَحْنُ نَمْنُذِ  
خِفَاتٍ يَلِيلَ ظَهْرُنَا قَبِيلَةَ أَدُوذُنَا فَأَعْتَمَرْتُ أَنَا  
وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا

ہم سے محمد بن بشیر نے بیان کیا کہ ہم سے عند محمد بن جعفر  
نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں  
نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ  
عنه سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس  
بٹھا رہا تھا میں حاضر ہوا آپ وہاں اترے ہوئے تھے آپ نے  
فرمایا کیا توجہ کے ارادے سے آیا میں نے کہا جی آپ نے  
فرمایا تو نے بیک میں کیا کہا میں نے کہا بیک اسی احرام کے  
جو احرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ نے فرمایا  
تو نے اچھا کیا اب بیت اللہ اور صفاء مروہ کا طواف کرے پھر  
احرام کھول ڈال میں نے کہے کا طواف کیا اور صفاء مروہ کا پھر قیس  
قبیلہ کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر کی جوڑیں نکالیں  
پھر حج کا احرام باندھا میں لوگوں کو ایسا ہی کرنے کا فتویٰ دیتا رہا یہاں تک  
کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کا زمانہ آیا انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب  
کو لیں تو وہ حج اور عمرہ پورا کرنے کا ہم کو حکم دیتی ہے اور جو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو لیں تو آپ نے اس وقت تک  
احرام نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ  
پہنچے گی۔

ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن وہب  
نے کہا ہم کو عمر و نے خبر دی انہوں نے ابو الاسود سے ان سے عبد اللہ  
نے بیان کیا جو اسماء بنت ابی بکر کے غلام تھے وہ اسماء سے  
سنے جب وہ مجھوں (پہاڑ) پر گزرتیں تو یہ کہتیں حضرت محمدؐ پر  
اپنی رحمت بھیجے ہم ان کے ساتھ اس جگہ اترے ان دنوں ہم بلکے  
پھلے تھے ہمارے پاس سواریاں کم تھیں تو شے بھی کم تھے  
تو میں اور میری بہن عائشہؓ اور زبیر اور فلاں فلاں نے حج کو فرسخ

مَسَحْنَا اَبْيَتْ اَخْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَيْشِ  
يَا نَحْسَجْ -

بَاب ۲۵ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ  
الْعُمْرَةِ أَوْ الْغَزْوِ -

۳۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ  
عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ  
ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
أَتَيْتُونَنِي تَائِبُونَ غَائِبُونَ نَبِيذُونَ لِرَبِّتِنَا  
حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدُهُ وَ  
هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ -

بَاب ۲۵ اسْتِغْبَالُ الْحَاجِّ الْقَادِرِينَ وَ  
الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّائِبَةِ -

۳۸۳ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ شَرَفٍ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ  
أَعْيَلِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَتْ وَاحِدًا بَيْنَ  
يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ -

بَاب ۲۵۲ الْقُدُومُ بِالْعَدَاةِ -

۳۸۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا  
أَسَدُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَارِفٍ

کو کہے) عمرہ کیا ہم لوگ کہے کو چھوٹے ہی (طواف کرتے ہی) احرام  
سے نکل گئے پھر تیسرے پہر کو ہم نے حج کا احرام باندھا  
باب جب کوئی حج یا عمرے یا جہاد سے  
لوٹے تو کیا کہے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک  
نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے  
لوٹتے تو ہر چڑھائی پر تین تکبیریں کہتے (تین بار اللہ اکبر) پھر فرماتے  
اللہ کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجی  
نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف بھاتی ہے اور  
وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے  
والے اپنے مالک کی بندگی کرنے والے اس کو سجدہ کرنے والے  
اپنے مالک کی تعریف کرنیوالے اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے  
بندے کی لگ کی اور کافروں کی فوجوں کو ہٹا دیا -

باب جو حاجی مکہ میں آئیں اُن کا استقبال کرنا اور  
تین آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا

ہم سے معلى بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع  
نے کہا ہم سے خالد بن اسد نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں  
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو عبد المطلب کی اولاد میں  
سے کئی لڑکوں نے آپ کا استقبال کیا آپ نے اُن میں سے ایک  
کو اپنے سامنے بٹھالیا اور دوسرے کو پیچھے -

باب مسافر کا صبح کو اپنے گھر میں آنا

ہم سے احمد بن حجاج شیبانی نے بیان کیا کہا ہم سے انس  
بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اخْرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِبَيْتِ الْحَلِيقَةِ بَيْنَ الْوَادِيَّيْنِ حَتَّى يُصْبِحَ.

بَابُ ۲۵۳ الدُّخُولُ بِالْعِثَّةِ.

۳۸۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غَدَاةً أَوْ عَشِيَّةً.

بَابُ ۲۵۴ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ.

۳۸۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا.

بَابُ ۲۵۵ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

۳۸۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ نَاقَتَهُ دَرَجَاتٍ الْمَدِينَةَ

أَوْضَعَهَا نَاقَتَهُ فَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَكَهَا قَالَ أَبُو

عَبْدِ اللَّهِ زَادَ الْحَرْثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَكَهَا مَرَّتَيْنِ

۳۸۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مدینہ سے) مکہ کو روانہ ہوتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے اور جب (مدینہ کو) لوٹ کر آتے تو ذوالحلیفہ میں نالے کے قشیب میں نماز پڑھتے پھر رات کو وہیں رہ جاتے صبح تک

باب شام کو گھر میں آنا

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) اپنے گھر والوں میں رات کو نہ آتے یا صبح کو آتے یا شام کو (زوال سے) لے کر غروب تک۔

باب جب آدمی اپنے شہر میں آئے تو رات کو گھر میں نہ جائے

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) رات کو اپنے گھر میں آنے سے منع فرمایا۔

باب جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو سواری کو تیز کرنا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن جعفر نے

خبر دی کہ مجھ کو حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ

عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے

لوٹ کر آتے تو مدینہ کی چڑھاٹیاں دیکھتے اور اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے

اور اگر کوئی جانور ہوتا تو اس کو ایڑ لگاتے امام بخاری نے کہا عمارت بن

عمیر نے حمید سے اس حدیث میں اتنا بڑھایا مدینہ کی محبت سے

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن جعفر سے



عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُدَّتْ رَاتٍ تَابَعَهُ  
الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ

بَاب ۲۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَتُوا الْبُيُوتَ  
مِنْ أَبْوَابِهَا

۳۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يَقُولُ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَبَيْنَا كَانَتِ الْأَنْصَارُ  
إِذَا أَحْبَبُوا فَجَاءُوا لَعْمِيذَ خُلُوعًا مِنْ قِبَلِ الْوَدَّ  
يَوْمَ تَهْمُ وَلَكِنْ مِنْ ظُهُورِهِمْ هَاجَأَهُمْ رَجُلٌ مِنَ  
الْأَنْصَارِ فَقَدْ خَلَّ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ فَكَأَنَّهُ عِيْدٌ  
بِذَلِكَ فَانْزَلَتْ وَلَيْسَ الْبُرْيَانُ تَأْتُوا الْبُيُوتَ  
مِنْ ظُهُورِهِمْ هَاجَأَهُ الْبُرْيَانُ اتَّقُوا  
الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا

بَاب ۲۵ السَّفَرُ قِطْعَةً مِنَ الْعَذَابِ

۳۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ سَيْبِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَنْتَمِعُ أَحَدُكُمْ  
طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَإِذَا قَضَى  
نَهْنَتَهُ فَلْيَعِجِلْ إِلَى أَهْلِهِ

انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے یہی حدیث اس میں بجائے  
چڑھائیوں کے دیواریں ہیں یا سنبیل کی طرح حارث بن عمیر نے بھی اس  
کو روایت کیا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا اور  
گھروں میں دروازوں سے آؤ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق  
سے انہوں نے کہا میں نے براء سے سنا وہ کہتے تھے یہ آیت  
(گھروں میں دروازوں سے آؤ) ہم انصاری لوگوں کے باب  
میں اتری وہ جب حج کے آتے تو اپنے گھروں میں دروازوں سے  
نہ گھستے بلکہ گھروں کی پشت کی طرف سے ایک انصاری آدمی  
کہیں گھر کے دروازے سے گھس آیا تو اس کو لعنت ملا مت  
ہونے لگی اس وقت یہ آیت اتری یہ کوئی نیکی نہیں کہ گھروں  
میں پشت کی طرف سے آؤ نیکی تو یہ ہے کہ گناہ سے بچو اور گھروں  
میں دروازوں سے گھسو

باب سفر بھی گویا ایک قسم کا عذاب ہے

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ ثقفی نے بیان کیا کہ ہم سے  
امام مالک نے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں  
نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے آپ نے فرمایا سفر کیا ہے گویا ایک قسم کا عذاب  
ہے آدمی کو کھانا پانی سونا (آرام کے ساتھ) نہیں ملتا اس  
لیے جب کوئی اپنا کام پورا کر چکے تو (سفر سے) جلدی اپنے گھر  
والوں میں لوٹ آئے۔

۱۔ اس کا نام قطریہ عام کا بیٹا انصاری جیسے ابن قریبہ اور حاکم کی روایت میں اس کی صراحت ہے بعضوں نے کہا اس کا نام رفاعہ بن ثابت تھا ۲۔ منسلک  
ابن مزیر نے کہا اس باب کو لا کر امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ گھر میں رہنا مجاہد سے افضل ہے حافظ نے کہا اس پر اعتراض ہے اور شاید امام بخاری کا مقصد  
یہ ہو کہ حج اور عمرے سے فارغ ہو کر آدمی اپنے گھر روانہ ہوئے میں جلدی کرے ۳۔ منسلک ابن عبد البر نے کہا بعضی منیع مدنی میں اتنا زیادہ ہے کہ اپنے  
گھر والوں کے لیے کچھ کھانا لیتا آئے مگر کچھ نہ لے کر ایک پتھر ہی لے لیتے چوتھا کا پتھر اور یہ زیادہ منکر ہے ۴۔ منہ

**بَابُ ۲۵۸ الْمَسَافِرُ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيُورُ  
تَعَجَّدَ إِلَى أَهْلِهِ**

۳۹۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
بَطْرِيقَ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ  
شِدَّةٌ وَجِيعٌ فَاسْتَرْعَى السَّيْرَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ  
الْشَّمْسِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَمَّةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا  
ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

**بَابُ ۲۵۹ الْمَحْصِرُ وَجَزَاءُ الْقَيْدِ وَ  
قَوْلُهُ تَعَالَى فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ  
الْهَدْيِ وَلَا تَخْلُقُوا سُوءَ فَسْكَ حَتَّى يَسْلُمَ الْهَدْيُ  
مَجْلَةً وَقَالَ عَطَاءُ الْأَوْصَاءُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ  
يَجِبُ سَهْلٌ.**

**بَابُ ۲۶۰ إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ**

۳۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْقَنَةِ  
قَالَ إِنْ صُلِدَتْ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا  
صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب مسافر جب جلد چلنے کی کوشش کر رہا ہو اور  
اپنے گھر میں شتابی پہنچنا چاہے تو کیا کرے**

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن جعفر  
نے خبر دی کہ محمد بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے  
انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے  
ساتھ تھا ان کو صفیہ بنت ابی عبید (اپنی بی بی) کی سخت بیماری کی  
خبر آئی وہ بہت تیز چلے جب شفق ڈوبنے لگی تو سواری سے  
اُترے اور مغرب عشا کی نماز ملا کر پڑھی پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ کو جب جلد چلنے کی ضرورت  
ہوتی تو مغرب کی نمازیں دیکرتے اور مغرب عشا کو ملا کر پڑھ لیتے

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے بڑا مہربان

**باب محرم کے روکے جانے اور شکار کا بدلہ دینے کے بیان  
میں اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا پھر اگر تم روکے جاؤ  
تو قربانی ہو سکے وہ بھیجو اور اپنا سراسر اس وقت تک سمٹاؤ (الزلم  
نہ کھولو) جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ لگے اور عطاء بن ابی جراح  
نے کہا جو چیز روکے اس کا یہی حکم ہے۔**

**باب عمرہ کرنے والا اگر روکا جائے**

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک  
نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی  
اللہ عنہما جب فساد کے وقت (حجاج ظالم کے زمانہ میں) مکہ کو عمرہ  
کرنے کے لیے چلے تو کہنے لگے اگر میں کعبہ میں جانے سے روکا گیا تو ویسا  
ہی کروں گا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگوں

۱۵ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابو عبد اللہ صہوراً لایا قی النساء یعنی سورہ آل عمران میں جو حضرت یحییٰ علیہ  
السلام کے حق میں صہوراً کا لفظ آیا ہے اس کے معنی ہیں کہ عورتوں کی طرف اس کا خیال نہ ہو گا اور جو نہ صہور اور احصا کا مادہ ایک ہی ہے اس لیے امام بخاری  
نے صہور کی تفسیر یہاں بیان کر دی یہ تعبیر طبری نے سعید بن حمیر اور عطاء اور مجاہد سے نقل کی ۲۳۷

فَآهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ  
الْحَدَيْبِيَةِ -

۳۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ  
أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَهْمًا  
كُلَّمَا عَجَبَ اللَّهُ بَنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَيَاكِي تَنَزَّلَ  
الْجَبَّتِيُّ بِابْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ لَا يَضُرُّكَ أَنْ  
لَا تَحْجَّ الْعَامَ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بِبَيْتِكَ  
بَابُ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّاسُ قُرَيْشٍ دُونَ  
الْبَيْتِ فَخَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً  
وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأَشْهَدُ كُفَّارِي قَدْ أَوْجَبْتُ  
الْعُمْرَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْطَلِقُ فَإِنْ خُلِيَ بَيْنِي وَ  
بَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ  
فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
أَنَا مَعَهُ فَآهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ  
سَارَسَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا دَاحِدٌ  
أَشْهَدُ كُفَّارِي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةَ مَعِ عُمَرُ قِيْلَ  
يَحِلُّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ يَوْمَ التَّحْوِ وَأَهْدَى كَانِ  
يَقُولُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ طَوَافًا وَاجِدًا يَوْمَ  
يَدْخُلُ مَكَّةَ -

نے کیا تھا تو انہوں نے عمرے کا احرام باندھا اس خیال سے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جس سال حدیبیہ میں روکے  
گئے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہ ہم سے  
جویریہ نے انہوں نے نافع سے اُن سے عبید اللہ بن عبد اللہ  
اور سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا اُن دونوں نے اپنے والد عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس زمانہ میں گفتگو کی جب عبد اللہ بن زبیر  
پر حجاج کا لشکر آیا تو کہتے گئے اس سال حج نہ کرو تو کیا نقصان  
سے ہم ڈرتے ہیں کہیں تم کہتے ہو کہ نہ وہ بیٹے جاننا انہوں  
نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) مکہ کی  
طرف روانہ ہووے قریش کے کافروں نے آپ کو بیت اللہ میں جاتے  
سے روکا آخر آپ نے اپنی قربانی کا ٹکڑیا اور سر منڈا ڈالا عبد اللہ  
نے کہا میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے اپنے اچھے عمرہ واجب  
کر لیا اگر خدا کو منظور ہے میں تو جاتا ہوں پھر اگر کسی نے کہے  
میں کو نہ روکا تب تو میں طواف کروں گا ورنہ اگر روکا گیا تو جیسے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں آپ کے ساتھ تھا وہیابی میں  
بھی کروں گا آخر انہوں نے ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھا تھوڑی  
دیر چلے پھر کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں کیساں ہے تم کو گواہ رہنا  
میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اُپر دیا جب کر لیا پھر اُن  
کا احرام دسویں تاریخ ہی کھلا وہ قربانی لے گئے تھے وہ کہتے تھے  
(پورا) احرام اس وقت کھلتا ہے جب مکہ میں جا کر ایک طواف  
(یعنی طواف الزیارة) کرے

۱۷- یعنی احرام کی صورت میں دونوں کا حکم یکساں ہے یا تو مکہ میں قربانی بھیج دے یا وہیوم التحرک کو اس کی طرف سے ذبح کی جائے اور یا وہیوم قربانی  
کر دے سر منڈائے یا بال کترائے احرام عام ہے دشمن کی وجہ سے حنیفہ کا یہی قول ہے اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک احرام  
صرف دشمن سے ہو گا اور بیمار کا احرام قائم رہے گا اگر حج کا موسم گزر جائے تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے ۱۷ منہ

۳۹۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ تَارِيعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتُمْ هَذَا-

۳۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعْوِيَّةُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ أَحْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَفَرَّ هَذِيحَةً حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا-

بَابُ ۲۶۱ الْإِحْصَارُ فِي الْحَجِّ

۳۹۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ الْيَمِينَ حَسْبُكُمْ سَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ حُدِثَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالضَّفَادِ الْمُرْدَةِ ثُمَّ حَدَّثَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحْتَجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدَى أَوْ يَصُومُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَذَا وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ-

مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے عبد اللہ بن عمرؓ کے بعض بیٹوں نے ان سے کہا اس سال تم ٹھہر جاؤ (تو اچھا ہے)

ہم سے محمد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حدیبیہ کے سال مکہ میں جانے سے) روکے گئے آپ نے (حدیبیہ میں) اپنا سر منڈایا اور اپنی گورتوں سے بچت کی اور قربانی کو خر کیا پھر سال آئندہ (دوسرا) عمرہ کیا باب حج سے روکے جانے کا بیان

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے تھے اگر تم میں سے کوئی حج سے روکا جائے تو اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے (آپ کی سنت پر عمل کرے) آپ نے (جب روکے گئے) تو بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا پھر کسی چیز کا پیر نہ رہا دوسرے سال حج کر گئے اور قربانی دے یا اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو روزے رکھے یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے ایسی ہی مروی ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے اگلے عمرے کی قضا کی بلکہ آپ نے سال آئندہ نیا عمرہ کیا اور بعضوں نے کہا کہ احصاء کی حالت میں اس حج یا عمرے کی قضا واجب ہے اور آپ کا یہ وہ اگلے عمرے کی قضا کا تھا ۱۲ منہ ۱۵ احصاء کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو احصاء ہوا اعتقاد صرف عمرے سے تھا لیکن علماء نے حج کا بھی عمرے پر قیاس کر لیا ہے اور ابن عمرؓ کا بھی مطلب یہی ہے کہ آپ نے جیسا عمرے سے احصاء کی صورت میں عمل کیا تم حج سے احصاء ہونے میں بھی اسی پر عملو ۱۲ منہ ۱۵ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابن عمرؓ کے نزدیک حج یا عمرے کے احرام میں شرط لگانا درست نہ تھا شرط لگانا یہ ہے کہ احرام باندھتے وقت یوں کہہ لے کہ یا اللہ میں جہاں رک جاؤں تو میرا احرام وہیں کھل جائے گا محمود صحابہ اور تابعین نے اس کو جائز رکھا ہے اور امام احمد اوداہل حدیث کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

## باب ۲۶۲ التَّحْرِيقُ فِي الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ

۳۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْزِيِّ عَنْ عُذْرَةَ عَنِ السَّوَّافِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّقَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ رَأْسًا وَأَصْحَابًا بِهَذَا بِذَلِكَ -

۳۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحْتَدٍ الْقُمَيْرِيِّ قَالَ وَحَدَّثَنَا فِدْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَامًا كَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِينَ فَمَالَ كُفَّاءُ فُرْنِشٍ دُونَ النَّبِيِّ فَتَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ -

يَا بَاب ۲۶۳ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُحْصِرِ بَدَلٌ وَقَالَ مُرَدٌّ عَنْ شَيْبِلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَجْجٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّمَا الْبَدَلُ عَلَى مَنْ نَقَضَ حَجَّهُ يَأْتِلُ ذَلِكَ فَمَا مَنَ حَبَسَهُ عُدًّا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ يَحِلُّ وَلَا يَرْجِعُ فَإِنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ وَهُوَ مُحْصَرٌ فَحَرَّةٌ إِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَيْعَتْ ذِمَّتَهُ اسْتَطَاعَ أَنْ يَتَيْعَتْ بِهِ كَمَا يَحِلُّ حَتَّى يَبْلُغَ

## باب جب آدمی رو کا جائے تو پہلے قربانی نحر کرے پھر سر منڈائے

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے عبد المذاق نے کہا ہم کو عمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جس سال عمرے سے روکے گئے) پہلے نحر کیا پھر سر منڈایا اپنے اصحاب کو بھی ایسا ہی حکم دیا۔

ہم سے محمد بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ ہم کو ابو بدر شجاع بن ولید نے خبر دی انہوں نے عمر بن محمد غری سے انہوں نے کہا نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر اور سالم بن عبد اللہ بن عمر دونوں نے اپنے باپ سے گفتگو کی کہ اس سال حج کو نہ جاؤ انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرے کی نیت سے نکلے قریش کے کافروں نے ہم کو بیت اللہ میں جانے سے روک دیا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹوں کو نحر ڈالا اور سر منڈایا

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے روکے گئے شخص پر قضا لازم نہیں شیل بن عباد سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا قضا اس پر لازم ہے جو عورت سے صحبت کر کے اپنا حج توڑے لیکن جس کو کوئی عذر ہو جائے دشمن روکے یا اور کچھ (بیماری) تو وہ احرام کھول ڈالے اور قضا نہ کرے اور اگر اُس کے ساتھ قربانی ہو اور اُس کو حرم میں نہ بھیج سکے تو وہیں نحر کر دے اور اگر حرم تک بھیج سکتا ہے تو جب تک

اس حدیث سے جمہور علماء کے قول کی تائید ہوتی ہے جو کہتے ہیں احرام کی صورت میں بھلا احرام کھولے وہیں قربانی کر لے خواہ محل میں ہو یا حرم میں اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں قربانی حرم میں بھیج دی جائے اور جب وہ وہاں ذبح ہو لے اس وقت احرام کھولے ۷۴۸

الْهَدْيُ يَحِلُّهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ يَحْرُمُ هَدْيَهُ وَ  
يَعْلَنُ فِي آتِي مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ لَا تِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالْحَدِيثِ  
نَحَرُوا وَحَلَقُوا وَحَلَوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الظُّلُومِ  
وَقَبْلَ أَنْ يَصِلَ الْهَدْيُ إِلَى الْبَيْتِ شَعْرًا كَمْ  
يُذَكِّرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَحَدًا  
أَنْ يَقْضُوا شَيْئًا وَلَا يَعُودُوا لَهُ وَالْحَدِيثُ  
خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ.

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ تَابِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مَعْقِدًا فِي الْفِتْنَةِ إِنْ  
صُدِّدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَ بِعُمَرَةَ  
مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلَ  
بِعُمَرَةَ عَامَ الْحَدِيثِ ثُمَّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ  
فَاتَّعَتْ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ  
أَشْهَدُ كَمَا أَتَى قَدْ أُوجِبَتْ الْحُجَّةُ مَعَ النُّعْمَةِ فَكُرِّ  
طَانَ لَهَا طَوَافًا وَاحِدًا وَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ يُجِزُّ  
عَنْهُ وَاهْدَى.

بَاب ۲۶۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ  
مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ نَأْسِهِ فِدْيَةٌ مِنْ  
صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ذَلِكَ خَيْرٌ فَآمَنَّا

قربانی وہاں نہ پہنچے اس کا احرام نہیں کھول سکتا اور امام مالک  
وغیرہ نے کہا جب وہ رک جائے تو جہاں کہیں چاہے جس قربانی  
نحر کر دے اور سر منڈا ڈالے اور اس پر قضا لازم نہیں کیونکہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حدیبیہ میں نحر کیا اور  
وہیں سر منڈایا اس سے پہلے کہ وہ طواف کریں اور قربانی نیت اللہ  
کو پہنچے پھر کسی روایت میں اس کا ذکر نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ان میں سے کسی کو قضا کا حکم دیا ہو یا دہرانے کا اور حدیبیہ حرم  
کی حد سے باہر تھی

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ امام محمد سے امام  
مالک نے انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
جب فساد کے وقت (حجاج کے زمانہ میں) عمر سے کی نیت سے  
مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے کہا دیکھو اگر کہیں جس بیت اللہ  
جائے سے روکا گیا تو ہم ایسا ہی کریں گے جیسے ہم نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا پہلے انہوں نے صرف عمر سے  
کا احرام باندھا اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بھی حدیبیہ کے سال صرف عمر سے کا احرام باندھا تھا پھر انہوں  
نے سوچا اور کہنے لگے عمر اور حج دونوں کیساں ہیں اور اپنے ساتھیوں  
کی طرف دیکھ کر کہا عمر اور حج ایک ساں ہیں تم گواہ رہنا میں نے  
عمر سے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اوپر واجب کر لیا پھر دونوں کے  
لیے ایک ہی طواف کیا اور اس کو کافی سمجھا اور قربانی بھی ساتھ لگئے تھے  
باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو کوئی تم میں سے  
بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے  
روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی دے روزے تین دن

۱۔ وغیرہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں لا منہ ۲۔ جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ قنوں کو ایک ہی طواف اور ایک ہی  
بسی کافی ہے لا منہ

الصَّوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ :

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ حَكِيمِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ جُرَاجٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ قَالَ لَعَلَّكَ أَذْكَ هَذَا أَمَّاكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَلَّكَ  
وَسَكَتَ وَصُمَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَلْبَعِدَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ

باب ۲۶۵ قول الله تعالى أَوْصَدَقَهُ وَحَى  
إِلَيْنَا سِتَّةَ مَسَاكِينَ :

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ  
حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ  
أَبِي لَيْلَى أَنَّ كَعْبَ بْنَ جُرَاجٍ حَدَّثَهُ قَالَ وَتَفَعَّلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِ يَسِيئَةً وَ  
وَأَمْسَى يَهْمُفُ قُلْنَا فَقَالَ يُؤْذِيكَ هَذَا أَمَّاكَ  
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ أَوْ تَالِ احْلِقْ قَالَ  
فِي تَوَلَّكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا  
أَوْ يَهُ أَوْ ذِي مِرَّةٍ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ صُمَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَسٍ أَوْ بِسِتَّةِ مَسَاكِينَ

باب ۲۶۶ الْإِلْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ فَهِيَ مِلْحٌ  
۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَغَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَعْقِلٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ جُرَاجٍ -

تک رکھنا چاہئیں بلکہ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک  
نے خبر دی انہوں نے حمید بن قیس سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے  
عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن جرجہ رضی اللہ عنہ سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کعبؓ فرمایا شاید  
جوؤں نے تجھ کو تکلیف دے رکھی ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں  
یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو اپنا سر منڈا ڈال اور تین دن روزے

باب اسی آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا حکم  
دیا اس سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سیف بن سلیمان مکی نے  
کہا مجھ سے مجاہد نے کہا میں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا ان سے  
کعب بن جرجہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
حدیبیہ میں میرے پاس ٹھہرے میرے سر سے ٹپ ٹپ جو میں گری  
تھیں آپ نے فرمایا جوؤں نے تجھ کو تکلیف دے رکھی ہے میں نے کہا جی آپ نے  
فرمایا سر منڈا ڈال کعبؓ نے کہا میرے باب میں ہی یہ آیت اتری  
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ ذِي مِرَّةٍ أَوْ يَهُ إِلَى آخِرِهَا خیر تک پھر آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تین روزے رکھ یا ایک فرقہ میں صاع اناج  
چھ فقیروں کو بانٹ دے یا جو میرے برابر قربانی کر۔

باب فدیہ میں ہر فقیر کو آدھا صاع دے

ہم سے الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے  
عبد الرحمن بن اصبحانی نے انہوں نے عبد اللہ بن مغفل سے انہوں نے  
کہ میں کعب بن جرجہ کے پاس بیٹھا ہوں نے ان سے

۱۔ قرآن میں مطلق روزوں کا ذکر ہے حدیث نے اس کی تفسیر کر دی ۱۲ منہ -

۲۔ امام ابو نعیم نے کہا کہ ہر ایک کو آدھا صاع دے اور مجبور و مریض کا ایک ایک صاع حدیث سے ان کا قول رد ہوتا ہے ۱۳ منہ +

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ  
فِي خَاصَّةٍ وَهِيَ كُلُّ عَامَةٍ حُمِلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَكُونُ عَلَى وَجْهِ  
فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى الْوُجَعَ بَلْعَمَ بَكَ مَا أَرَى تَجِدُ  
شَاءَ نَقَلْتُ لَا فَقَالَ نَصُّهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَوْ  
أَلْعِمُ سِنَّةً مَسَاكِينَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ  
نِصْفَ صَاعٍ.

### باب ۲۶۶ الشك شاة

۳۰۴. حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا رُوَيْحُ حَدَّثَنَا  
ثَبَلُ عَنْ ابْنِ أَبِي جَحْظٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَاهُ وَكَانَهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ هُوَ أَفْطَنُ  
قَالَ نَعَمْ فَامْرَأَةٌ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ يَحْذَرُ  
وَكَمْ يَتَبَيَّنُ لَهُمْ أَنْهُمْ يَحْلِقُونَ بِهَا وَهُمْ  
عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ كَمَا نَزَلَ اللَّهُ الْفِدْيَةَ  
فَامْرَأَةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
يُطْعِمَهُمَا ثَابِتَيْنِ سِتْرَةٍ أَوْ يُهْدِي شَاءَ أَوْ  
يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَعَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ يُوسُفَ  
حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِي جَحْظٍ عَنْ مُجَاهِدٍ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ  
كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

پوچھا فدیہ میں کا ذکر قرآن میں ہے کیا ہے انہوں نے کہا یہ آیت خاص  
میرے باب میں ماری مگر اس کا حکم تم سب کے لئے عام ہے ہوا یہ کہ مجھ کو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر لائے اور جوڑوں کا یہ حال تھا میر  
منہ پر گری آتی تھیں آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تجھے ایسی بیماری ہے جسے  
میں دیکھ رہا ہوں یا تیری تکلیف اس حد کو پہنچ گئی ہے جیسے میں دیکھ رہا  
ہوں تجھ کو ایک بکری کا مقدور ہے۔ میں نے عرض کیا جی نہیں آپ نے فرمایا  
تو تین روزے رکھ ڈال یا چھ فقیروں کو آدھا آدھا صاع اناج دیدے

### باب نسک سے مراد قرآن میں (بکری سے) یہ

ہم سے اسحق بن راہویہ نے بیان کیا کہ ہم سے روح نے کہا  
ہم سے شبل بن عباد مکی نے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی نجیح سے انہوں نے  
مجاہد سے انہوں نے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا انہوں نے  
کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دیکھا۔  
اس قدر جو میں اُن کے سر میں ہو گئیں تھیں کہ منہ پر گری آتی تھیں آپ نے  
فرمایا کیا ان جوڑوں سے تجھ کو تکلیف ہے۔ کعب نے کہا جی ہاں آپ نے  
فرمایا اچھا سر نہ ڈال اُس وقت آپ حدیبیہ میں تھے۔ لوگوں کو ابھی  
یہ نہیں معلوم ہوا تھا کہ وہ حدیبیہ میں رہ جائیں گے اُن کو کئے جانے کی  
امید تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت اتاری آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے کعب کو یہ حکم دیا کہ ایک (فرق) تین صاع، اناج چھ فقیروں  
کو دیدے یا ایک بکری کو قربانی کرے یا تین دن روزے رکھے۔

اور محمد بن یوسف سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا ہم سے  
ورقاء نے بیان کیا انہوں نے ابن نجیح سے انہوں نے مجاہد سے  
ہم کو عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے خبر دی انہوں نے کعب بن عجرہ رضی



عند سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا یہ حال تھا کہ منہ پر جو نہیں گر رہی تھیں بھڑکی حدیث بیان کی۔

باب اللہ تعالیٰ کا رسوۃ بقرہ میں، فرمانا حج میں شہوت کی باتیں نہ کریں گے۔  
ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں  
نے منصور سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت مکی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرے پھر شہوت کی بات منہ سے نہ نکالے  
نہ گناہ کرے تو وہ ایسا پاک صاف ہو کہ لوٹے گا جیسا اخص دن تھا  
جس دن اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔

باب اللہ تعالیٰ کا دسویں بقرہ میں افرمانا حج  
میں گناہ اور بھگڑانہ کرنا چاہیے۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
ثوری نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
جو شخص اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرے اور شہوت کی فحش باتیں شہکے  
نہ گناہ کرے وہ ایسا پاک ہو کہ لوٹے گا جیسا پیدائش کے  
دن تھا۔

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا (سورہ مائدہ میں) احرام کی حالت میں شکار نہ کرنا اور جو کوئی عہد ایسا کرے تو جیسا جب نور۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ وَكُنْتُهُ  
يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ مِثْلُهُ -

بَابُ ۲۶۸ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا رُكُوتَ.

٢٠٢- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مُنْصَوِّرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَبَّ هَذَا الْبَيْتَ نَكَلَهُ  
يَزْنُ وَكَرِهَتْ نَفْسِي رَجَعَ كَمَا وَكَدَتْهُ  
أُمُّهُ.

يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَخُذْ ذَلِكَ بِمَقَامِيكَ الَّذِي جَعَلْنَاكَ نَارًا مِّنَ النَّارِ فَذُكِّرْ

٥٠٨. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ نَكَلَهُ  
يَزْنُ وَكَفَّ يَفْسُقُ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ  
أُمُّهُ.

باب ۲ قول الله تعالى لا تقتلوا  
القيود وانتم حررهم ومن قتل منهم موعداً

۱۰ قرآن میں دُش کا لفظ ہے رُش کہتے ہیں جماع کا یا جماع کے متعلق شہوت انگیز باتیں کرنے کو اور فُش کلام کو ۱۱ سنہ ۲۵۰ بظاہر یہ نکلتا ہے کہ ایسا حاجی قرام لکھ چکا ہے۔  
 ۱۲ ایک ہوجا تا کہ ہے صفائے رُموں یا کبا ئرا اور بعضے اہل علم کا یہی قول ہے ۱۳ سنہ ۲۵۰ باب کی حدیث میں جھگڑے کا ذکر نہیں ہے۔ اس کے لئے امام بخاری نے آیت پر کُتفا کیا ۱۴ سنہ ۲۵۰ اس باب میں امام بخاری نے صرف آیت پر کُتفا کیا اور کوئی حدیث بیان نہیں کی کہ شاید ان کو اپنی شرط کے موافق کوئی حدیث اس باب میں نہیں ملے ابن بطلان نے کہا اس پر اکثر علما کا اتفاق ہے کہ اگر عرم شکار کے جانور کو کُتفا یا سہواً قتل کرے ہر حال میں اُس پر بدلہ واجب ہے اور اہل ظاہر نے سہواً قتل کرنے میں بدلہ واجب نہیں رکھا اور حسن اور مجاہد سے اُس کے بالعکس منقول ہے اسی طرح اکثر علما نے یہ کہا ہے کہ اُس کو اعتیاد ہے چاہے کفارہ دے چاہے بدلہ دے ثوری نے کہا اگر بدلہ نہ پائے تو کھانا کھلائے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دوزے رکھے۔ ۱۵ سنہ ۲۵۰

فَجَزَاءُ مَثَلٍ مَّا تَكُلُّ مِنَ النِّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا  
عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ  
لِّعَاقِبِ مَسَاكِينٍ أَوْ عَدْلٌ ذَاكَ صِيَامًا  
لِّبَنِي وَفِي وَبَالَ أَسْرِهِ عَقَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ  
وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِذِرْ اللَّهَ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو  
الْإِقْدَارِ أَحَلَّ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَا  
مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلنَّسَاءِ وَحُحْرَمَ عَلَيْكُمْ  
صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ  
الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

باب ۲۴۔ اِذَا امَّا وَالْحَلَالُ فَاهْدَى  
لِلْمُحْرِمِ اَمَكُهُ وَكَمْ يَرَانُ عَبَّاسٌ وَ  
اَنَسُ بِاللَّيْلِ بِحِمْيَرٍ بِاسَاءَ وَهُوَ غَيْرُ الْقَيْدِ نَحْوُ  
الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالْأَحْبَابِ  
وَالْحَيْلُ يُقَالُ عَدْلٌ مِثْلُ فَاذَا  
كَبُرَتْ عِدْلُ فَهُوَ زَنَةُ ذَلِكَ قِيَامًا  
قَوْمًا يَعْدِلُونَ يَجْعَلُونَ لَهُ عِدْلًا

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا  
هَشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ  
قَالَ انْطَلَقَ ابْنُ عَامٍ الْحَدِيثِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَهْلُهَا  
وَلَمْ يَحْجِرْمْ وَحَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ عَدْلًا يُغْزَوُهُ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ

مارے ویسا چوپایہ بدلہ میں سے دو معتبر آدمی اس کا فیصلہ کر دیں  
یہ قربانی کے لئے کعبہ میں بھیج دیا جائے یا فقیروں کو کھانا کھلا کر گناہ  
کا آئنا کرے یا اتنے روزے رکھے تاکہ اپنے کیئے کی سزا پکے اللہ نے  
جو ہو چکا وہ تو معاف کر دیا پھر جو ایسا کرے تو اس سے اللہ بدلہ  
لے گا۔ اور اللہ زبردست ہے۔ بدلہ لینے والا لیکن احرام میں تم کو  
دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور دوسرے مسافروں کے  
فائدے کے لئے درست ہے۔ اور جنگل کا شکار جب تک تم احرام  
باندھے ہو تم پر حرام ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس  
تم کھٹے کیئے جاؤ گے۔

باب اگر بے احرام والا شکار کرے اور احرام والے کو تحفہ  
بھیجے تو وہ کھا سکتا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا جو نوا  
شکار کا نہیں ہے۔ مثلاً اونٹ گائے مرغی گھوڑا تو احرام والا۔  
اس کو ذبح کر سکتا ہے۔ قرآن میں جو عدل کا لفظ ہے۔ اس کا معنی  
مثل یعنی برابر اگر عین کو زیر کرے یعنی عدل تو اس کا معنی ہوزن  
اور (سورہ مائدہ میں) فَيَا مَّا لِلنَّاسِ كَمَا مَعْنَى اُنْ كَا كَرَاهَةٍ وَسُورَةُ النِّم  
میں) يَعْدِلُونَ کا معنی برابر کرتے ہیں۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے انہوں  
محمد بن ابی کثیر سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے انہوں  
نے کہا میرے باپ ابو قتادہ حدیبیہ کے سال گئے وہ احرام  
نہیں باندھے تھے۔ اُن کے ساتھی احرام باندھے ہوئے تھے کسی  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ ایک دشمن

۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اثر کو عبد الرزاق نے اور انس رضی اللہ عنہ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصال کیا ۱۲۸ھ میں ۱۵۰ھ میں حال کو قیامًا للناس کی تفسیر کو اس باب سے کوئی تعلق  
نہیں مگر چونکہ یہ آیت اُس آیت کے بعد واقع تھی۔ اور اُس میں بھی کچھ اور قہر حرام اور قہر مذکور ہے۔ اس مناسبت سے قیامًا للناس کی تفسیر کر دی مطلب  
یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کعبے کو سزا دیا آدمیوں کا گزارہ بنایا یعنی وہاں کے مجاور اور رہنے والے کچھ کے بدولت سال بھر کی روٹی پیدا کر لیتے ہیں اگر کعبہ نہ ہوتا  
تو کہ مضر کے سے دیران اور نا آباد ملک میں کوئی بھی نہ جاتا ۱۲۸ھ میں ۱۵۰ھ میں

آپ سے لڑنا چاہتا ہے۔ اب وقتا دہ نے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے میں بھی آپ کے اصحاب کے ساتھ تھانے میں وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر سننے میں نے جو دیکھا تو ایک گور خر جا رہا ہے۔ میں نے اُس پر گھوڑا اٹھایا اور برچھے سے مار کر اُس کو تھما دیا میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی انہوں نے مدد دینے سے انکار کیا پھر ہم سب نے اُس کا گوشت کھا یا ہم ڈرے کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ رہ جائیں میں نے آپ کو ڈھونڈھا کبھی گھوڑا تیز چلاتا کبھی آہستہ آخر مجھ کو بنی غفار کا ایک شخص آدمی رات کو ملا میں نے پوچھا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا اُس نے کہا میں نے آپ کو نعمین پر چھوڑا اور آپ کا ارادہ تھا کہ سفیاء بیچ کر دوپہر کو آرام کریں عرض میں آپ سے مل گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب آپ کو سلام عرض کرتے ہیں وہ ڈر گئے کہیں آپ سے جدا نہ رہ جائیں تو ان کا انتظار کیجئے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک گور خر مارا اس کا بچا ہٹوا گوشت کچھ میرے پاس ہے آپ نے لوگوں سے فرمایا کھاؤ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي تَعَلَّكَتْ  
بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا أَنَا بِجَمَاعٍ رَحِشٍ  
فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعْنَتْهُ فَأَثْبَتَهُ وَاسْتَعْنَتْ  
بِهِمْ فَأَبْزَأَنَ يُعِينُونِي فَأَاكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ  
وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَلَهُ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْنَعُ كَرْسِيَّ شَاوًا وَسِيرُ شَاوًا  
فَلَقَيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ  
قُلْتُ أَيْنَ تَرُكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ تَرُكْتُهُ بِبَعْضِهِمْ وَهُوَ قَائِلُ الشَّقِيَّا فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ  
السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشَوْا  
أَنْ يُقْتَطِعُوا دُونَكَ فَأَنْتَ تَنْظُرُهُمْ قُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتَ حِمَارًا وَخَيْشًا وَ  
عِنْدِي مِنْهُ فَاِضِلَّةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا  
وَهُمْ مُجْرِمُونَ

باب احرام والے لوگ شکار دیکھ کر سنس دیں۔ اور بے احرام والا سمجھ جائے شکار کرے تو وہ بھی کھا سکتے ہیں۔ ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے ان کے باپ ابو قتادہ نے ان سے بیان کیا۔

باب ٢٢٠ إِذَا رَأَى الْمَعْرُومُونَ صَيْدًا  
فَصَحَّحُوا فَنَظَرُوا فِي الْحِلَالِ.

٢٠٠. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا هَدَّادَةَ قَالَ

۱۷۔ بنے اس واسطے کہ اہل تہادہ اُدھر متوجہ ہوں اور خود شکار کے جانور کو دیکھ لیں اُس کو ماریں کیونکہ حرم کو شکار کے جانور کا تیار ناہی درست نہیں ۱۸۔ سنہ ۱۰۷۵  
حافظ نے کہا اُس کا نام عجیب کو معلوم نہیں ۱۹۔ سنہ ۱۰۷۵۔ تعہیں اور سقیا دونوں مقاموں کے نام ہیں۔ در بیان مکر اور مدینہ کے مطلب یہ ہے کہ رات کو آپ  
تعہیں میں تھے۔ اور دوپہروں کو سقیا پہنچنے والے تھے۔ وہاں دوپہر کا آرام کرنے والے تھے۔ بعض روایتوں میں تعہیں کے بدل و عن ہے۔ تعہیں بفتح تا۔  
اور سکون معین اور کسر یا اور سکون فون شہور ہے ۱۲۔ سنہ ۱۰۷۵۔

اَنْطَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ  
الْحَدِيثِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابَهُ وَلَمْ أَحْرَمْ فَأَنْبَأْنَا  
بَعْدَ وَبَعِثْتَهُ فَمَوَّجَهُمَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ أَصْحَابِي  
بِحِمَارٍ وَخَيْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَفْصَحُ لِبَعْضٍ  
فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ فَعَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَمَ  
فَنَعْنَتُهُ فَأَثْبَتَهُ فَأَسْتَعْنَهُمْ فَأَبَوْا أَنْ  
يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَشِينَا أَنْ نَقْطَعَ أَرْبَعَهُ  
فَرَسِي شَاوَا وَسِيرَ عَلَيْهِ شَاوَا فَكَلِمَتُ رَجُلًا  
مِنْ بَنِي عَقَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَوَكَّلْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
تَوَكَّلْتُ بِتَعْمِينٍ وَهُوَ قَائِلُ السَّقِيَا فَلَحِقْتُ  
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَيْتُهُ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا  
يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
وَأَنَّهُمْ قَدْ خَشَوْا أَنْ يَقْطَعَ عَنْهُمْ الْعُدَّةُ وَرَدُّكَ  
فَأَنْظَرُهُمْ فَعَمَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا  
أَصَدُّ نَاحِيَارَ وَخَيْشٍ وَإِنْ عِنْدَنَا فَاضِلَةٌ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ

كُلُّوا وَهُمْ مُخْرَمُونَ

باب ۲ لَا يُعَيِّنُ الْمَعْرُومُ الْحَلَالَ

فِي قِتْلِ الصَّيْدِ

۴۰۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي  
مَعْمَدٍ تَابِعٍ مَوْلَى ابْنِ تَنَادَةَ سَمِعَ أَبَا تَنَادَةَ

ہم حدیبیہ کے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے آپ کے  
اصحاب احرام باندھے تھے۔ لیکن میں نہیں باندھے تھا ہم کو خبر  
پہنچی کہ غیقہ مقام میں دشمن ہے ہم اُس طرف چلے میرے ساتھیوں نے  
ایک گور خر دیکھا اور ایک دوسرے کو دیکھ کر کہنے لگے میں نے خیال  
کیا کیا دیکھتا ہوں گور خر ہے۔ میں نے گھوڑا اُس پر لگایا آخر برجھا  
مار کر اُس کو تھما دیا پھر میں نے اُن سے مدد چاہی انہوں نے مجھ کو  
مددینے سے انکار کیا خیر ہم سب نے اُس کا گوشت چکھا پھر میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گیا ہم ڈر گئے تھے۔ کہاں بھیجے رہتے  
ہیں۔ کبھی اپنا گھوڑا تیز چلاتا کبھی دھیمہ راتوں رات مجھ کو بنی غفار  
کا ایک شخص ملا میں نے اُس سے پوچھا دارے بھائی بتلاں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو نے کہاں پر چھوڑا وہ کہنے لگا میں نے آپ  
کو تعین پر چھوڑا آپ دوپہر کو سقیا پر آرام کرنے والے تھے خیر میں  
آپ سے جا کر ملا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب نے  
میرے ہاتھ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کر رکھا  
ہے۔ وہ ڈر رہے ہیں کہیں دشمن اُن کو کاٹ کر آپ سے جدا نہ کرے  
ذرا اُن کا انتظار کر لیجئے۔ آپ نے ایسا ہی کیا پھر میں عرض کیا یا رسول  
اللہ ہم نے ایک گور خر شکار کیا اُس کا بچا ہوا گوشت ہمارے پاس ہے  
آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کھاؤ حالانکہ وہ احرام باندھے  
ہوئے تھے۔

باب احرام والا شخص بے احرام ولے کی مارنے

میں مدد نہ کرے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیسٰ نے کہا ہم سے صالح بن کیسان نے انہوں نے ابو محمد نافع  
سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے۔ انہوں نے ابو قتادہ سے سنا

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْفَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثِ حَزَلٍ ثَنَّا عَلَى  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ  
كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَاحَةِ  
وَمِنَّا الْمُحْرِمُونَ وَمِنَّا عِدَّةُ الْحَرَمِ فَرَأَيْتُ أَصْحَابَ  
يَتْرَأُونَ شَيْئًا فَظَنَرْتُ فَإِذَا أَحْصَاؤُهُمْ وَحُشِنَ  
وَقَعُ سَوْطُهُ فَقَالُوا لَا نُعَيِّنُكَ عَلَيْهِ يَشْتَدُّ  
إِنَّا مُحْرِمُونَ كُنَّا وَلَيْتَهُ نَاخِذَتُهُ ثُمَّ أَتَيْنَ  
الْحِجَابَ مِنْ دَرَأِ الْأَكْمَةِ فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ يَدَ  
أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُّوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ  
لَا تَأْكُلُوا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ أَمَامَنَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُلُّوْهُ حَلَالٌ قَالَ  
لَنَا عَمْرُو أَدْبَعُوا إِلَى صَالِحٍ فَسَلُّوْهُ عَنْ  
هَذَا وَغَيْرِهِ وَقَدِمَ عَلَيْنَا  
هَهُنَا

باب ۲۰۸ یثیر الحرم الی الصید  
کی یضطاده الحلال

۲۰۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مُوَهَّبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا  
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قاحہ مقام میں تھے  
جو مدینہ سے تین منزل پر ہے دوسری سند امام بخاری نے کہا  
ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
کہا ہم سے صالح بن کیسان نے انہوں نے ابو محمد سے انہوں نے  
ابو قتادہ سے انہوں نے کہا ہم قاحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ تھے ہم میں کوئی احرام باندھے تھا کوئی بے احرام تھا  
تو میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا وہ کسی چیز کو آپس میں ایک دوسرے  
کو دکھا رہے ہیں میں نے جو دیکھا تو گور خر میں گھوڑے پر سوار ہوا اور چھا  
اور کوڑا سنبھالا لیکن کوڑا اگر گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا  
کوڑا اٹھا دو انہوں نے کہا ہم نہیں اٹھا سکتے ہم احرام باندھے  
میں آخر میں نے ہی اس کو اٹھالیا اور مضبوط سنبھالا پھر ایک ٹیلے کی آٹھ  
سے گور خر پر آیا اور اس کو زخمی کر کے اپنے ساتھیوں پاس لے آیا بعض  
نے کہا کھاؤ بعضوں نے کہا نہ کھاؤ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
پہنچا آپ ہمارے آگے نکل گئے تھے اور آپ کے پوچھا اپنے فرمایا کھاؤ  
وہ حلال ہے سفیان کہ عمرو بن یثیر نے ہم سے کہا صالح بن کیسان باج  
اُن سے یہ حدیث اور دوسری حدیثیں پوچھو وہ یہاں ہمارے پاس آئے تھے  
باب احرام والا اس غرض سے کہ بے احرام والا  
شکار نہ کرے شکار نہ بنلائے

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عواد نے  
کہا ہم سے عثمان بن موہب نے کہا مجھ کو عبداللہ بن ابی قتادہ نے خبر  
دی اُن کو اُن کے باب ابو قتادہ نے خبر دی کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم حج کے ارادے سے نکلے لوگ

لے قاحہ ایک اوی ہے سفیاء سے ایک میل فاصلہ پر ۱۲۰۰ سہ اگر غنہ نے تمام ہوضہ دارام احمد داراسحاق کے نزدیک امیر مدینہ باب ہرگا اور امام ابیہ دارشافعی کے نزدیک  
ہرگا ۱۲۰۰ سہ اسطیغ نے کہا یہ لادی کی قلیل ہے جس نے کہ یہ قبعہ عمرو مدینہ کا ہے اس میں آپ عمر کے کتبہ سے ملے تھے۔ حافظ نے کہا اس کو بیہ حج اسفیر نہیں  
تو کوئی قلیل مدینہ کی روایت یوں ہے۔ غرض حاجا ابو عمر ۱۲۰۰ سہ

خَرَجَ حَاتِجًا لِحَرْبٍ مَعَهُ فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ  
فِيهِمْ أَبُو تَدَاةٌ فَقَالَ خُذْ سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى  
تَلْتَقِيَ نَاحِيَةَ سَاحِلِ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا  
أَخْرَجُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبُو تَدَاةَ لَمْ يُحْرِمُ قِيَمًا  
هُمْ يَبِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ أَبُو  
تَدَاةَ عَلَى الْغَنَمِ فَقَعَّرَ مِنْهَا إِنَاءً فَتَرَكُوا  
فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوا إِنَّا كُلُّ لَحْمٍ صَبَدٍ  
وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ  
الْإِثْنَانِ فَلَمَّا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْرَمَنَا  
وَقَدْ كَانَ أَبُو تَدَاةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ  
وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو تَدَاةَ فَقَعَّرَ مِنْهَا  
إِنَاءً فَتَرَكْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا إِنَّا كُلُّ  
لَحْمٍ صَبَدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ  
مِنْ لَحْمِهَا قَالَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمْزَجَهُ أَنْ يَحْبِلَ  
عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا كَانَ فُكِّلُوا أَمَا  
بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

باب ۱۲۵۱ إِذَا أَهْلَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا  
وَحَيْثُ حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَا مَةَ

بھی آپ کے ساتھ مکے آپ نے رستے میں سے ایک کھڑے کو پھیر  
دیا اُس میں ابو قتادہ بھی تھے اُن سے فرمایا تم سمندر کے کنارے کا  
رستہ لو اور ہم سے آن کر مل جاؤ جب وہ لوٹے تو سب نے احرام باندھ  
لیا ایک ابو قتادہ نے نہیں باندھا وہ رستے میں جا رہے تھے کئی  
ایک گور خر دکھلائی دیئے ابو قتادہ نے اُن پر حملہ کیا اور ایک مادہ ماری  
سب لوگ اتر پڑے اور اُس کا گوشت کھایا اور کہنے لگے ہم احرام  
کی حالت میں اور شکار کا گوشت کھائیں خیر جو گوشت بچا تھا وہ کھا  
لیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے عرض  
کیا یا رسول اللہ ہم احرام باندھے تھے لیکن ابو قتادہ کو احرام نہ تھا  
ہم نے کئی گور خر دیکھے ابو قتادہ نے اُن پر حملہ کیا اور ایک مادہ ماری  
پھر ہم اترے اور اُس کا گوشت کھایا بعد اُس کے ہم کو خیال آیا احرام  
کی حالت میں اور ہم شکار کا گوشت کھائیں تو ہم بچا ہوا  
گوشت اٹھا لائے آپ نے فرمایا تم میں کسی نے  
ابو قتادہ کو حملہ کرنے کے لئے کہا تھا۔ یا ان گدھوں  
کا بتلایا تھا۔ انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا  
تو پھر بچا ہوا گوشت کھا دیتے

باب اگر محرم کو کوئی زندہ گور خر تحفہ بھیجے رہا اور  
کوئی شکار انونہ لے

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خیر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عبد اللہ  
بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں  
نے صعوب بن جثامہ لیشی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

لے یہ حکم بطور اباحت کے ہے۔ نہ وجوب کے امام احمد اور ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے۔ کھاؤ اور مجھ کو بھی کھاؤ ۱۲۵۱

علیہ وسلم کے لیے ایک گورخر تحفہ بھیجا آپ اس وقت البوا میں تھے  
بادوان میں آپ نے اُس کو واپس کر دیا جب اُن کے پہرے پر  
لال پایا تو یہ ارشاد فرمایا کہ ہم احرام باندھے ہیں اس لیے واپس  
کر دیا اور کوئی وجہ نہیں۔

**باب احرام والا بكون سے جانور مار سکتا ہے**  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک  
نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے  
ہیں جن کے مار ڈالنے میں محرم پر کوئی گناہ نہیں دوسری سند  
اور امام مالک نے عبد اللہ بن دینار سے روایت کی انہوں نے  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
تیسری سند اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو حاتم نے  
انہوں نے زید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ  
عنہما سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک  
بی بی نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ نے فرمایا محرم (پانچ جانوروں کو) مار سکتا ہے پھر حقیقی سند

الَّتِي بَيَّنَّا أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جَمَارًا وَحَشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَدْوَى ذَانِ  
فَرَدَّاهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا نَازَى مَا فِي ذِمَّتِهِ قَالَ إِنَّمَا  
نَرُدُّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ۔

**باب ۲ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ**  
۴۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ  
جُنَاحٌ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
۴۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَاتِمٍ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
يَقُولُ حَدَّثَنِي أَحَدُكَ نِسْوَةَ الْبَيْتِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ۔

۱۔ ابن خزیمہ اور ابوالحوادث کی روایت میں یوں ہے کہ گورخر کا گوشت بھیجا مسلم کی روایت میں ہے اس کی ران یا پٹھے کا گوشت جس میں سے خون ٹپک رہا  
تھا یہی تھی کی روایت میں ہے کہ معب نے جنگی گدھے کا پھٹہ بھیجا آپ محمد میں تھے آپ نے اس میں سے کھایا اور لوگوں نے بھی کھایا یہی تھے کہ اگر  
یہ روایت محفوظ ہو تو شاید یہ معب نے زندہ گورخر بھیجا ہو گا آپ نے اس کو پھر دیا پھر اس کا گوشت بھیجا تو آپ نے لے لیا ۱۲ من ۱۵ لبر راوی کی شک ہے  
البوا ایک پہاڑ کا نام ہے اور ودان ایک موضع ہے محمد کے قریب حافظ نے کہا البوا سے محمد تک تیس میل ہیں اور ودان سے محمد تک آٹھ میل ہیں ۱۲ من  
۱۵ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو شکار کا گوشت مطلقاً محرم پر حرام جانتے ہیں ثوری اور اسحاق کا یہی قول ہے اور اہل کوفہ اور ایک  
جماعت سلف اور جمہور علماء کے نزدیک شکار کا گوشت محرم کو کھانا درست ہے بشرطیکہ محرم کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو نہ اس نے اس میں شرکت یا  
امانت کی ہو حافظ نے کہا پھر دینے کی حدیثیں اس پر محمول ہیں کہ محرم کے واسطے شکار کیا گیا اور قبول کر لینے کی حدیثیں اس پر محمول ہیں کہ حلال شخص نے اپنے  
لیے شکار کیا پھر محرم کو بطور تحفہ کے کچھ بھیجا ۱۴ من ۱۵ یعنی ان کے مار ڈالنے میں بدلہ نہ دینا پڑے گا ۱۲ من ۱۵ ایک روایت میں سانپ  
بھی مذکور ہے ایک روایت میں حملہ کرنے والا درندہ ایک روایت میں بیڑ یا اور پھینکا بھی جمہور علماء نے ہر مودعی جانور کو ان پر قیاس کیا ہے  
اور اس کا قتل حلال احرام میں جائز رکھا ہے ۱۲ من

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَسْ مِنْ الدَّوَابِّ لَا حَرَمَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعُقُورُ وَالْجِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخَسُّ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِيٌّ يَفْتُلُهُنَّ فِي الْحَرَمِ الْغَدَابُ وَالْجِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعَشُ قَالَ حَدَّثَنِي زَبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَنْتَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَايَةِ بَيْتِي إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ دَلَاءٌ لَيْتَلُوَهَا وَإِنِّي لَا تَلْقَاهَا مِنْ فِيهِ فَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ يَرَى إِذْ وَثَبْتَ عَلَيْهَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوَهَا فَإِنْ بَدَرَهَا فَادَّهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُقِيَتْ شَرُّكُمْ كَمَا دُقِيْتُمْ شَرَّهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِنَّهَا أَرَدَتْ أَنْ تَلْعَنَ مِنِّي مِنَ الْحَرَمِ وَأَنْتُمْ لَمْ يَرَوْا

ہم سے اصْبَغُ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ام المؤمنین حفصہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا بچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں کہ اور جھیل اور چوہا اور بچھو اور اکھٹا کتا۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا کہ مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا بچ جانور بد ذات ہیں ان کو حرم میں بھی مار ڈالنا چاہیے کوا اور جھیل اور بچھو اور چوہا اور کھٹا کتا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعش نے کہا مجھ سے زبراہیم نے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم بخی میں ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں سورہ والمہرسلات عرفا آپ پر اتری آپ اس کو پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے منہ سے سن کر سیکھ رہا تھا آپ کا منہ اس کے پڑھنے سے ترو تازہ تھا ایک ایک ایک سانپ ہم پر گودا آپ نے فرمایا اُس کو مار ڈالو ہم لوگ اُس پر لپکے وہ چل دیا تب آپ نے فرمایا وہ تمہاری زد سے بچ گیا اور تم اس کی زد سے بچ رہے امام بخاری نے کہا ہمارا مطلب اس حدیث کے لانے سے یہ ہے کہ منی حرم میں

۱۔ یہی یہ اشکال ہر تہ سے کہ حدیث سے باب کا مطلب نہیں نکلتا کیوں کہ حدیث میں یہ کہاں ہے کہ صحابہ احرام باندھے ہوئے تھے اور اس کا جواب یہ ہے کہ اس تعلیل کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ واقعہ صرف کی رات کا ہے اور ظاہر ہے کہ اس وقت لوگ احرام باندھے ہیں لہذا باب کا مطلب نکل آیا منہ



يَقْتُلُ الْمُؤْمِنَةَ بِأَسَا.

۳۱۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلزَّوْجِ قُوتِيْنِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَقْرَبَقْلَهُ.

بَابُ لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْضَدُ شَجَرٌ ۳۱۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْقُبَيْرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعُرْوَةَ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ أَتَذَنُّ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَحَدُ ثَلَاثَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَدِ مِنْ يَدِهِ الْفَتْحِ فَمِمْعَتُهُ أَذْنَايَ وَوَعَاةُ قَلْبِي وَابْصُرَتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ إِنَّهُ حَمْدُ اللَّهِ وَاشْتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمُهَا اللَّهُ وَلَوْ بَحْرُهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِأَمْرِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسُوفَ هَذَا مَاءٌ وَلَا يُعْضَدُ بِهَا شَجَرَةٌ فَإِنْ أَحَدٌ تَوَخَّصَ لِقَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ إِذَنْ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

داخل ہے اور اصحاب نے اُس کے مارنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھی ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی خنیس کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھپکی بدکار (موزی) ہے میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اُس کے مارنے کا حکم دیا باب حرم کا درخت نہ کاٹیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی وہاں کا کاٹنا نہ کاٹا جائے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید مرقی سے انہوں نے ابو شریح (خولید با عمرو بن خالد) عدوی سے انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا جو مکہ پر فوجیں بھیج رہا تھا اے امیر مجھ کو اجازت دے میں تجھ سے ایک حدیث بیان کروں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے روز ارشاد فرمائی میرے کانوں نے اُس کو سنا اور دل نے یاد رکھا اور آپ کے ارشاد فرماتے وقت میری آنکھوں نے دیکھا آپ نے الشکی حمد و ثنا کی پھر فساد یا مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے لوگوں نے حرام نہیں کیا جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اُس کو وہاں خون کرنا یا درخت کاٹنا درست نہیں ہے اگر کوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی کو سند گردانے تو اس کو یہ جواب دو کہ اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی (خاص) اجازت دی تم کو تو اجازت نہیں

۱۔ یہ عبارت امام بخاری نے کہا اخیر تک اکثر نسخوں میں نہیں ہے الا وقت کی روایت میں ہے اس عبارت سے وہ اشکال رفع ہو جاتا ہے جو اوپر بیان ہوا ۲۔ منسلک ابن عبد البر نے کہا اس پر علماء اتفاق ہے چھپکی کا مار ڈالنا حل اور حرم ہر جگہ میں درست ہے حافظ نے کہا ابن عبد الحکم نے امام مالک سے اس کے خلاف نقل کیا کہ اگر حرم چھپکی کو مارے تو عمدہ دوسرے کہیں کہ وہ ان پانچ جانوروں میں سے نہیں ہے جن کا قتل جائز ہے اور ابن ابی شیبہ نے عطاء سے نکالا اُن سے پوچھا حرم میں چھپکی کا مارنا کیسا ہے انہوں نے کہا اگر ایدہ اسے تو اس کے قتل میں قباحت نہیں ۳۔ منسلک یہ عمرو بن سعید بن ہذیل کی طرف سے مدینہ کا حاکم ہوا تھا محمد بن زبیر نے یہ حدیث روایت سے انکار کیا تھا اس لیے عمرو بن سعید نے اُن پر لشکر کشی کی یہ حدیث اگر کتاب العلم میں بھی گذر چکی ہے ۴۔ منسلک

وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ ذَلِكُمْ إِنِّي سَاعَةٌ مِّنْ نَّهَارٍ  
وَقَدْ عَادَتْ خُرُمَتُهُمَا الْيَوْمَ كَخُرُمَتِهِمَا بِالْأَمْسِ  
وَلْيُبَيِّنَنَّ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَيَقْبَلَ لِأَنِّي شَرِّحُ مَا  
قَالَ لَكَ عَمْرُو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا  
شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَدَّ لَا يُعْبَدُ عَاصِيًا وَلَا قَاتِرًا أَبَدًا  
وَلَا قَاتِلًا يَخْرُبُهُ حَرْبُهُ بَلِيَّةٌ

### بَابُ لَا يَنْفَرُ صَيْدُ الْحَرَمِ

۴۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ تَرَضَى اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ  
لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَذَلَمْنَا أُولَئِكَ  
فِي سَاعَةٍ مِّنْ نَّهَارٍ لَا يَخْتَلِي خَلَاهَا وَلَا يُعْصَدُ  
شَجَرُهَا وَلَا يُنْقَرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْقَطُ  
لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرَّبٍ وَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِلَّا إِذَا خَرَدَلَصَا غَنَتَا وَقَبُورَا  
فَقَالَ إِلَّا إِذَا خَرَدَلَا عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ  
قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا لَا يَنْفَرُ صَيْدُهَا  
هُوَ أَنْ يُنَجَّيَهُ مِنَ الظِّلِّ بِزُلْ مَكَانَهُ

### بَابُ لَا يَحِلُّ الْفِتَالُ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَبُو شُرَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَرُ بِهَا دَمًا

لحشر میں نے اس لیے سکوت نہیں کیا کہ عربوں میں سعید کا جواب معقول تھا بلکہ اس کا جواب سراسر نامعقول تھا بحث تو یہ تھی کہ کبریا شکر کوشی اور جنگ مانر نہیں لیکن عربوں  
سعید مرد و دو نے دوسرا مسئلہ پیش کیا کہ مکی مدنی جرم کا ترک ہو کر جرم میں بھاگ جائے تو اس کو جرم سے پناہ نہیں ملتی اس مسئلہ میں بھی علماء کا اختلاف ہے اول تو اس مسئلہ  
سے تعلق کیا دوسرے عبد اللہ بن زبیر نے کوئی مدنی جرم نہیں کیا تھا البتہ یہ تو کیا تھا کہ زید بلید نے حکم دیا تھا کہ عبد اللہ بن زبیر اس سے بیعت کریں یا و طوق بیڑی پہنی کر  
اُس کے سامنے حاضر ہوں عبد اللہ نے یہ حکم نہ مانا اور کہ میں ہاگز پناہ کی شاید عربوں میں سعید مرد و دو نے اسی کو جرم سمجھا اور علیہ علیہ من سلک یہ حدیث اور پروردگار کی ہے نہ

دی اور مجھ کو بھی جو اجازت ہوئی وہ ایک گھڑی بھر دن کے لیے  
پھر اُس کی حرمت آج ویسی ہی ہو گئی جیسے کل تھی یہ بات جو  
لوگ موجود ہیں اُن کو سنا دیں جو موجود نہیں ہیں ابو شریح سے  
لوگوں نے پوچھا عمرو نے اُس کا کیا جواب دیا انہوں نے کہا عمرو یہ  
کہنے لگا ابو شریح میں تم سے زیادہ اس بات کو جانتا ہوں مکہ کا حرم مجرم  
کو پناہ نہیں دیتا نہ خون کر کے بھاگنے والے کو نہ اور کوئی جرم کر کے بھاگنے والے کو  
باب حرم کے شکار کو ہانکا نہ جائے۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب نے  
کہا ہم سے خالد نے انہوں نے مکرہ سے انہوں نے ابن عباس  
رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ نے فرمایا اللہ نے مکہ کو حرمت والا بنایا وہ مجھ سے  
پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے  
حلال ہو گا اور مجھے بھی ایک گھڑی بھر دن حلال ہوا وہاں کی سبزی  
نہ نکالی جائے وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے وہاں کا شکار نہ ہانکا  
جائے وہاں کی پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ اٹھا سکتا ہے  
جو لوگوں سے بچھوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ  
اذخر گھانس کی اجازت دیجئے وہ ہمارے ستاروں اور قبروں کے  
کام آتی ہے آپ نے فرمایا اچھا اذخر کاٹ سکتے ہو اور خالد نے مکرہ سے  
روایت کی انہوں نے کہا تم جانتے ہو شکار ہانکنے کا کیا مطلب ہے یہ ہے  
کہ جانور کو سایہ سے بھگائے اور خود وہاں اترے

### بَابُ مَكَّةَ مِلْ لُثْرًا دَرَسَتْ نَهَيْسِ اَوْرَابُ شُرَيْحٍ نَعْنِ اَنْحَضَتْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِ رَوَايَتِ كِي وَهَانَ خُونِ نَهَبَانِ نَعْنِ

باب مکہ میں لُثْرًا درست نہیں اور ابو شریح نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی وہاں خون نہ بہائے نہ

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ تَرَفَى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ قَدْ أَشْتَقَرْتُ قَاتِلُهُ وَإِنْ هَذَا أَبَدٌ حَرَّمَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَسَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِّنْ نَّهَارٍ فَلَمَّا حَرَّمَ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنْقَرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْقَطُ لُقْطَتُهُ إِلَّا مَن عَرَفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْأَذْخِرَ فَإِنَّهُ لَيَقْبِزُهُمْ وَلَيُؤَيِّدُهُمْ قَالَ قَالَ إِلَّا الْأَذْخِرَ۔

بَابُ ۲۸ الْجَاهِلِيَّةِ لِلْمُحْرِمِ وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَيَتَدَاوَى مَا لَهُ يَكُنْ فِيهِ طِبُّ۔

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَرَفَى اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ احْتَجَّحُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے طاووس سے ابن عباس سے انہوں نے کہا جس دن مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب آج سے (فرض) ہجرت نہیں رہی البتہ جہاد قائم رہے گا اور نیت باقی رہے گی اور جب تم سے جہاد کے لیے نکلے تو کھانا جائے تو نکل کھڑے ہو یہ وہ شہر ہے کہ اللہ نے جس دن آسمان اور زمین کو پیدا کیا اسی دن سے اس کو حرمت دی اور اللہ کی یہ حرمت قیامت تک قائم رہے گی اور وہاں مجھ سے پہلے کسی کو ٹھکانا درست نہیں ہوا اور مجھے بھی ایک گھڑی بھر دن درست ہوا پھر اس کی حرمت قیامت تک قائم ہو گئی وہاں کا کھانا نہ کھائے وہاں کا شکار نہ ہانکا جائے وہاں کی پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ اٹھائے جو اس کو پہنچائے وہاں کی سبزی نہ نکالی جائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مگر اذخر کی اجازت دیجیے وہ لوہاروں اور گھروں کے لیے کام آتی ہے آپ نے فرمایا خیر اذخر کی اجازت ہے

باب محرم کو کھپنی لگانا کیسا ہے اور ابن عمرؓ نے اپنے بیٹے کو داغ دیا وہ محرم تھا اور محرم ایسی دوا لگا سکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار نے کہا میں نے پہلی حدیث جو عطاء بن ابی رباح سے سنی وہ یہ تھی وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اس بیٹے کا نام دیا کہ تھا اس کو سعید بن منصور نے مجاہد کے طریق سے نقل کیا ۱۱ منہ ۱۲ یہ امام بخاری کا کلام ہے ترجمہ باب میں داخل ہے ابن عمر کے اثر میں داخل نہیں ۱۱ منہ

وَهُوَ مُحْرَمٌ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي طَاوُوسُ بْنُ عُبَّانٍ فَقُلْتُ لَعَلَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمْ -

۴۲۱- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ ابْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعَدَجِيِّ عَنْ ابْنِ بُحَيْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ بِلَحْيِي جَمِدِي وَسِطِ لَأَيْسِهِ -

بَابُ ۲۸ تَزْوِيجُ الْمُحْرِمِ -

۴۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيُثَيْرِ عُبْدُ الْقُدُّوسُ ابْنُ الْمُخَاجِرِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ -

بَابُ ۲۸ مَا يَنْهَى مِنَ الطَّيِّبِ لِلْمُحْرِمِ وَ الْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا يُوَسِّسُ أَوْ زَعْفَرَانٍ -

۴۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

احرام کی حالت میں پچھنی لگائی سفیان نے کہا پھر میں نے عمرو سے یوں سنا وہ کہتے تھے مجھ سے طاووس نے ابن عباس رضی سے روایت کی شاید عمرو نے یہ حدیث عطاء اور طاووس دونوں سے سنی ہوگی ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے علقمہ بن ابی علقمہ سے انہوں نے عبد الرحمن اعرج سے انہوں نے مالک بن عبد اللہ بن یحیٰ بن زنی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں لمبی چمیل میں (جو ایک مقام ہے مدینہ اور مکہ کے بیچ میں) اپنی پچھنیا پچھنی لگوائی

باب محرم عقد کر سکتا ہے (نکاح)

ہم سے ابو یزید عبد القدوس بن حجاج نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح کر چڑھایا

باب احرام میں مرد اور عورت کو خوشبو لگانا منع ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا محرم عورت درس اور زعفران کا رنگ کپڑا نہ پہنے

ہم سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا ہم سے نافع نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

۱۔ نو دی نے کہا محرم کو بے ضرورت اگر پچھنی لگانے میں ہال کتر نیاموٹہ کی حاجت پڑھے تب تو پچھنی لگانا درست نہیں اور اگر ہال نکالنے کی حاجت نہ ہو تو جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے اور امام مالک نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور ہمیں میری نے کہا اس میں فدیہ لازم ہوگا اگرچہ ہال نکالنے کی ضرورت نہ پڑھے اور ضرورت سے ہال نکالنا سب کے نزدیک جائز ہے لیکن فدیہ لازم ہوگا ۲۔ شاید اس مسئلہ میں امام بخاری امام ابو حنیفہ اور اہل کوفہ سے متفق ہیں کہ محرم کو عقد نکاح کرنا درست ہے لیکن جماع تو بالاتفاق درست نہیں اور جمہور علماء کے نزدیک احرام میں عقد بھی جائز نہیں امام مسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا نکاح محرم نہ نکاح کرے اپنا نہ دوسرا کوئی اس کا نکاح کرے نہ نکاح کا پیام دے ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ محرم کو جماع کے لیے لونڈی خریدنا درست ہے تو نکاح بھی درست ہوگا مافوق نے کہا یہ قیاس بھی برخلاف نص کے ہے جو ہرگز قابل قبول نہیں ۳۔ منہ ۴۔ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے صرف اختلاف بعضی چیزوں میں ہے کہ وہ خوشبو ہیں یا نہیں ۵۔ منہ ۶۔ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۷۔ منہ

رَفَى اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ تَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ مِنَ الْإِحْرَامِ فَقَالَ  
الْبِشْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَبِيضَ وَلَا  
السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعَصَائِرَ وَلَا الْبُرَائِدَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ  
أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ قَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْحَقِيصَ وَلْيَقْطَعْ  
أَسْفَلَ مِنَ الْكَبِيصِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِمَّا زُفِرَ  
وَلَا الْوَرَسُ وَلَا تَنْتَقِبِ لِمَرْأَةٍ الْحِزْمَةُ وَلَا تَلْبَسِ  
الْفَقَارِيزَ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَدَاوُدُ بْنُ  
أَبْنِ عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَالْفَقَارِيزُ  
وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَلَا وَرَسٌ كَانَ يَقُولُ وَلَا تَنْتَقِبِ  
الْحِزْمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْفَقَارِيزَ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا تَنْتَقِبِ الْحِزْمَةَ وَتَابَعَهُ اللَّيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ  
۴۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَى اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَصَتْ بِرَجُلٍ  
مُحْرِمٍ نَاقَتَهُ فَقَتَلَتْهُ فَأَتَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْتَسِلُوهُ وَكِفَنُوهُ وَلَا  
تُغَطُّوْا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طَبِيبًا فَإِنَّهُ  
يُبْعَثُ فِيهِ-

انہوں نے کہا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ احرام میں آپ  
ہم کو کون سے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں آپ نے فرمایا قبض  
نہ پہنوں نہ پاجامہ نہ عمامہ نہ کتوپ (یا باران کوٹ) اگر کسی پاس خنیا  
نہ ہوں تو وہ موزے ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے اور  
وہ کپڑا بھی نہ پہنوں جس میں زعفران یا درس لگی ہو اور محرم عورت  
منہ پر نقاب نہ ڈالے نہ دستانے پہنے لیث کے ساتھ اس حدیث کو  
موسیٰ بن عقبہ اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جویریہ اور ابن اسحاق نے  
بھی روایت کیا ان کی روایتیں میں نقاب اور دستانوں کا ذکر ہے اور عبد اللہ  
کی روایت میں ولا درس ہے اور یہ کہ وہ کہتے تھے محرم عورت نقاب  
نہ ڈالے اور نہ دستانے پہنے اور امام مالک نے نافع سے  
انہوں نے ابن عمر سے یوں روایت کی محرمہ نقاب نہ ڈالے  
اور لیث بن ابی سلیم نے مالک کی طرح روایت کی۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں  
نے منصور سے انہوں نے حکم سے انہوں نے سعید بن جبیر  
سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک  
احرام والے شخص کو اس کی اڈٹنی نے گردن توڑ کر مار ڈالا وہ آنحضرت  
صلی اللہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ نے فرمایا اس کو غسل اور کفن  
دو لیکن اس کا سر نہ چھپاؤ نہ اس کے خوشبو لگاؤ کیونکہ وہ قیامت  
کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا

۱۔ معمر کی روایت کو نسائی نے احمد اسماعیل کی روایت کو مسلم بن محمد صری نے فرما دی اور جویریہ کی روایت کو ابوالخلی نے اور ابن اسحاق کی روایت کو امام  
احمد نے وصل کیا ۲۔ منہ سلمہ عبد اللہ کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی سند میں وصل کیا اور نسائی اور دارقطنی نے بھی مگر ان کی روایت میں صرف مرفوع  
حدیث ہے عبد اللہ ابن عمر کا یہ قول مذکور نہیں ہے کہ محرمہ عورت نقاب نہ ڈالے اور نہ دستانے پہنے ۳۔ امام مالک کی روایت میں موجود ہے اور امام مالک نے صرف  
عبد اللہ کے قول کو نکالا ۴۔ منہ سلمہ یعنی موقوفہ مگر لیث کی روایت کس نے نکالی یہ حافظ نے بیان نہیں کیا ۵۔ یعنی اسی حالت میں مرا ہے مطلب یہ ہے کہ اس کا احرام  
باقی ہے دوسری روایت میں ہے اس کا منہ مت ڈھانچو حافظ نے کہا ہے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے اس کا نام واقعہ بن عبد اللہ بیان کیا حالانکہ یہ دم بچو کہ  
واقعہ بن عبد اللہ بن عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا نہیں ہوئے تھے بلکہ ان کی ماں صفیہ بنت ابی عبیدہ سے عبد اللہ بن عمر کی خلافت میں نکاح کیا تھا اور واقعہ  
بن عبد اللہ ایک صحابی بھی ہیں لیکن وہ اوش سے لڑ کر نہیں مرے وہ حضرت عمرؓ کی خلافت میں مرے ہیں ۸۔ منہ

**باب ۲۸۳** اِلَّا غَسَلَ لِمَحْرَمٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَرَفَى اللَّهُ عَنْهُمَا يَدْخُلُ الْمَحْرَمُ الْحَتَمَ وَكَوْزَيْنِ عُمَرُ وَعَائِشَةُ يَا لِحَكِّ بَاسًا.

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيَّعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الْمُسَوِّدُ بْنُ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا يَا أَبَوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمَحْرَمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمُسَوِّدُ لَا يَغْسِلُ الْمَحْرَمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى ابْنِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقُرَتَيْنِ وَهُوَ يُسَمِّي يَتُوبُ فَمَسَّكَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاطَاهُ حَتَّى بَدَأَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لِإِسْحَاقَ لَصَبٌ عَلَيْهِ أَصْبَبٌ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهَيَاوَادٍ بَرَوَقًا هَكَذَا أَرَأَيْتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

**باب ۲۸۴** لَبْسُ نَحْقَتَيْنِ لِمَحْرَمٍ إِذَا تَحَرَّجَ التَّلْعَيْنِ.

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

**باب محرم کو غسل کرنا کیسا ہے** اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا محرم حمام میں جا سکتا ہے اور ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ نے محرم کو بدن کھانا جائز رکھا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے زید اسلم سے انہوں نے ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ عبد اللہ بن عباسؓ اور مسور بن مخرمہ نے ابوالیاس (جو ایک مقام ہے مکہ کے قریب) اختلاف کیا عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور مسور نے کہا نہیں دھو سکتا آخر عبد اللہ بن عباسؓ نے مجھ کو ابوالیوب انصاری (صحابی) پاس بھیجا میں نے دیکھا وہ کنویں کی دو لکڑیوں کے بیچ میں نہا رہے ہیں ایک کپڑے کی آڑ لکھے ہوئے میں اُن کو سلام کیا انہوں نے پوچھا کون میں نے کہا میں عبد اللہ بن حنین ہوں مجھ کو عبد اللہ بن عباسؓ نے آپ پاس یہ پوچھنے کو بھیجا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنا سر کیوں کر دھوتے تھے یہ سن کر ابوالیوب نے اپنا ہاتھ پرد سے پر رکھا اس کو نیچا کیا اتنا کہ ان کا سر میں دیکھنے لگا پھر ایک آدمی سے کہا جو اُن پر پانی ڈالتا تھا پانی ڈال اُس نے اُن کے سر پر پانی ڈالا انہوں نے دونوں ہاتھوں سے سر کو بلایا آگے لائے اور پیچھے لے گئے پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا

**باب جب محرم کو جو تیاں نہ ملیں تو مونڑے پہن لینا**

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے

ابن منذرؒ نے کہا محرم کو غسل نہایت بالا جماع درست ہے لیکن غسل صفائی اور پاکیزگی میں اختلاف ہے امام مالک نے اس کو مکروہ مانا ہے کہ محرم اپنا سر پانی میں ڈباے اور دو ملیں نافغ سے روا ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ احرام کی حالت میں اپنا سر نہیں دھوتے تھے لیکن جب اعتلام ہوتا تو دھوتے تھے منہ ۳ اس کو دارقطنی اور بیہقی نے منہ ۴ کیا منہ ۵ ابن عمرؓ کے شرک و بیعت نے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اثر کو امام مالک نے منہ ۶ کیا منہ ۷ اس کا نام معلوم نہیں ہوا منہ ۸

قَالَ اخْبِرْنِي عَنْ رُبِّكَ دِينَارٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ  
زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَرْخِي اللَّهَ عَنْهُمَا  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ  
يَعْرِفَاتٍ مَنْ لَمْ يَجِدِ التَّعْلِينَ فَلْيَلْبِسْ خَفِينَ  
وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِذَا فَلْيَلْبِسْ سَرَاوِيلَ  
الْمُخَيَّمِ -

٣٢٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُجْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ  
فَقَالَ لَا يَلْبَسُ لُبَاسٌ يُغَيِّضُ وَلَا تَعَانِمُ وَلَا السَّرَاوِيلَ  
وَلَا الْبُرُوسَ وَلَا ثَوْبًا عَسَهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ  
وَأَنْ لَمْ يَجِدْ ثَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْحُقُوفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا  
حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ-

بَابُ ٢٨٥ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِسْرَافَ فَلْيَكْتَسِبِ  
السَّرَادِيلَ.

٣٢٨ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خُطِبْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعْرَ فَإِذَا قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدِ إِلَّا زَارًا  
فَلْيَلْبِسِ السَّارُوبِلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ التَّعْلِينَ  
فَلْيَلْبِسِ الْحُقُوقَ -

بَابُ ٢٨٦ لُبْسِ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ

کما مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی میں نے جابر ابن زبید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عرفات میں خطبہ سنا رہے تھے جس شخص کو احرام کی حالت میں جوتیاں نہ ملیں وہ مونز ہے پہن لے جس کو تہ بند نہ ملے وہ پاہا مہ پہن لے۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسیم  
بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے اُنہوں نے سالم  
سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معرم کون سے کپڑے  
پہنتے آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنتے نہ کپڑی باندھے نہ پاجامہ  
پہنتے نہ کن ٹوپ (یا باران کوٹ) نہ وہ کپڑا جس کو زعفران یا  
دوس لگی ہو اگر جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہنتے اور ان کو کاٹ  
کر ٹخنوں سے نیچا کر لے۔

باب جو شخص تہ بند نہ یاٹے وہ پا جامہ پہن لے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے  
شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دبیار نے انہوں نے جابر بن زید  
سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عرفات میں تو فرمایا  
جو کوئی تہ بند نہ پائے وہ پاجامہ پہنے اور جو جوتیاں نہ پائے  
وہ موٹے پہن لے۔

باب محرم کو سختیاری باندھنا درست ہے اور عکس برع نے

۱۰ امام محمد نے اسی حدیث کے ظاہر پر عمل کر کے یہ حکم دیا ہے کہ جس عرم کو تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ اور جس کو جوڑیاں نہ ملیں وہ کھنڈے پہن لے اور پاجامہ کا پھیرانا اور روزوں کا کھانا روزہ نہیں اور پھر ملکہ کے نزدیک ضرور ہے اگر اسی طرح چین لے گا تو اس پر فدیہ لازم ہو گا ۷۰ منہ ۷۰ یسے جب ضرورت ہو مثلاً دشمن یا کسی دہندہ کا خوف ہو منہ

عَلَيْكُمْ إِذَا خِشَى الْعُدُوَّ وَلَيْسَ السَّلَاحُ دَأْتَكُمْ  
وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدَايَةِ -

۴۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَءِيلَ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَتَى  
أَهْلَ مَكَّةَ أَنْ يَدْعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَامُوا  
لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقِرَابِ -

بَابُ ۲۸ دُخُولُ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بَعْدَ الْحُرَامِ  
وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَاكًا دَأْتَنَا أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِهْلَالِ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ  
وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّائِينَ وَغَيْرِهِمْ -

۴۳۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا  
ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَقَّتْ رِأْهْلُ الْمَدِينَةِ  
الْحُلْفَةَ وَلَا رِأْهْلَ نَجْدٍ قَرْنَ السَّارِ لِرِأْهْلِ  
الْيَمَنِ يَكْمُلُهُمْ هُنَّ لَهْنٌ وَلِكُلِّ إِمَةٍ أُنْبِيَتْ  
مِنْ غَيْرِهِمْ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ  
ذُوْنَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَشَاءَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ  
مِنْ مَكَّةَ -

۴۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا

کہا اگر محرم کو دشمن کا ڈر ہو تو ہتھیار باندھے اور فدیہ دے لیکن محرم  
کے سوا اور کسی نے یہ نہیں کہا کہ فدیہ دے

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل  
سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے برار سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ذلیقعدہ میں عمرہ کیا مکہ والوں نے آپ کو مکہ میں  
آنے نہ دیا آخر آپ نے اُن سے اس شرط پر صلح کی مکہ میں ہتھیار  
نیام میں رکھ کر داخل ہوں گے

باب مکہ اور حرم میں بن احرام داخل ہونا اور عبد اللہ  
بن عمرؓ بن احرام مکہ میں داخل ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کہا احرام کا حکم انہی لوگوں کو دیا جو حج اور عمرے کے ارادے  
سے آئیں اور کٹریا دوں وغیرہ کو ایسا حکم نہیں دیا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ اہم سے وہیب نے  
کہا اہم سے عبد اللہ بن طاووس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں  
نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو مسیقات مقرر کیا اور نجد والوں کے  
لیے قرن المنازل کو اور یمن والوں کے لیے یلملم کو یہ مقام اُن کے  
لیے ہیں جو وہاں رہتے ہوں یا اور ملکوں سے وہاں آئیں جو حج اور  
عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو ان مقاموں کے ادھر (یا دیکھئے)  
رہتے ہوں وہ جہل سے چلیں یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ اہم سے امام مالک نے

۱- حافظ نے کہا مکہ کا یہ اثر مجھ کو موصوفہ انہیں ملا ابن منذر نے حسن بصری سے نقل کیا انہوں نے حرم کو تلوار باندھنا مکہ و مسجد ۱۱ منہ ۱۱ اس کو امام مالک  
نے موطایں مل کیا نافع سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ سے آ رہے تھے جب قدیدیں پونچے تو انہوں نے فساد کی خبر نہی وہ لوٹ گئے اور مکہ میں بن احرام داخل ہوئے  
۲ منہ ۱۱ یہ مطلب امام بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو اس باب میں مذکور ہے یوں نکالا کہ اس میں یہ ہے جو حج اور عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور اس مسئلہ  
میں علماء کا اختلاف ہے امام شافعی کہتے ہیں کہ میں داخل ہونے والے پر احرام باندھنا واجب نہیں باقی امام واجب کہتے ہیں متاثر نے ان لوگوں کو مستثنیٰ کیا ہے جو  
کو بار بار آنے جانے کی حاجت پڑتی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور زہری اور حرم اور اہل ظاہر کا بھی یہ قول ہے اور حنفیہ سے یہ منقول ہے کہ وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو  
مسیقات کے اس طرف رہتے ہوں ابن عبد البر نے کہا اکثر صحابہ اور تابعین وجوب کے قائل ہیں ۱۱ منہ



صَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَنْ مَالِكٍ تَرَحَّى  
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبَغْفُ فَلَمَّا تَزَعُ  
جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطِيلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَا  
الْكُعبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ.

**باب ۲۸۸** إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَيْصٌ  
وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا انْطَلَبَ أَوْلَى جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا  
فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ.

۴۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ  
حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ تَحْتَهَا شُصْفَرَةٌ أَوْ خَوْفٌ  
كَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِي تَحِيبُ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ  
تَرَاهُ فَانْزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُورَى عَنْهُ فَقَالَ اضْمَعْ  
فِي عُمَرِكَ مَا تَضْمَعُ فِي نَجْحِكَ وَعَضَّ رَجُلٌ  
يَدَ رَجُلٍ يَعْنِي فَأَنْزَعَ نَبِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**باب ۲۸۹** الْمَجْنُونُ يَمُوتُ بِعَرَفَةٍ وَلَمْ يَأْزُ  
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُوَدِّي عَنْهُ بِقِيَّةِ الْحَجِّ

خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
خود پہنے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب آپ نے خود آثارِ اربعہ  
شخص آیا کہنے لگا ابن خطیل (مردود) کہے کے پردے پکڑ کر لٹک رہا  
ہے آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو

**باب اگر کوئی نہ جان کر کر تو پہنے ہوئے احرام باندھ لے**  
اور عطاء ابن ابی رباح نے کہا اگر نہ جان کر محرم خوشبو لگائے یا سیاہ کپڑا  
پہن لے (تو اس پر کفارہ نہیں)

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے کہا ہم سے  
عطاء نے کہا مجھ سے سفیان بن یعلیٰ نے انہوں نے اپنے باپ سے  
انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے  
میں ایک شخص آیا اس کے کرتے پر زرد خوشبو کا نشان تھا حضرت  
عمرؓ مجھ سے کہتے تھے تم آنحضرتؐ کو دھو کر اترتے وقت دیکھنا  
چاہتے ہو خیر آپ پر دھوئی اتری پھر وہ حالت جاتی رہی آپ نے  
فرمایا عمرؓ سے میں بھی وہی کر رہا ہوں میں کرتا ہوں اور ایک شخص نے  
دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا اس نے ہاتھ کھینچا تو دوسرے کا  
دانت اکھڑ گیا آپ نے اس کا بدلہ کچھ نہ دلایا۔

**باب محرم اگر عرفات میں مرجائے اور آنحضرت صلی اللہ**  
علیہ وسلم نے یہ حکم نہیں کیا کہ حج کے باقی ارکان اکی طرف آدا کیے جائیں

لے حافظ نے کہا مجھے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا اور شاید یہ وہی شخص ہو جس نے ابن خطیل کو قتل کیا یعنی کہتے ہیں یہ ابو ہریرہؓ اسلمی تھے انہی نے ابن  
خطیل کو قتل کیا لیکن دہ قطعی اور عام نے نکالا کہ بلال بن خطیل کو زہر نے قتل کیا بعضوں نے کہا ابن خطیل کا نام عبد اللہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کعبہ بی  
میں قتل کرنے کی ہدایت دی تھی کہ پہلے وہ مسلمان ہو گیا تھا آپ نے اس کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا اس کے ساتھ ایک مسلمان غلام تھا یہ  
خطیل نے اس کو کھانا لیا کر کے حکم دیا کہ خود مور یا پھر باگا دیکھا تو اس غلام نے کھانا تیار نہیں کیا تھا غصے میں آن کر اس کو مار ڈالا اور اسلام سے پھر روگردانہ  
لا فرمایا گیا دو لونڈیاں گائے وان اس نے رکھی تھیں ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو گویا کرتا ۱۱ منہ ۱۲ شافعی کا یہی قول ہے اور امام مالک نے کہا اگر  
اسی وقت آثار ۱۱ اے یا خوشبود و خود ۱۲ تو کفارہ نہ ہو گا ورنہ کفارہ لازم ہو گا اور اہل کوثر اور مزی نے کہا ہر حال میں کفارہ واجب ہو گا عطاء کے اس اثر کو  
ابن منذر نے اور سلمین اور طبرانی نے کبیر میں مل کیا ۱۳ منہ

۲۳۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا  
رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَّةٍ  
إِذْ وَقَعَ عَنْ رَأْسِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ قَادَصَتْهُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ  
وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ ثَوْبِيهِ لَا  
تُحِطُّوهُ وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَلْبَسُهُ.

۲۳۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَّةٍ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَأْسِهِ  
فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ قَادَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ  
فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمْسُوهُ طَبِيبًا وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ  
وَلَا تُحِطُّوهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
مُلبسًا.

بَابُ ۲۹ سُنَّةُ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ.

۲۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُجْرِمٌ  
فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبِيهِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن  
زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے  
انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک شخص  
عرفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا اتنے  
میں اپنی اونٹنی پر سے گرا اونٹنی نے اُس کی گردن توڑ ڈالی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور پیری کے پتے سے  
غسل دو احرام ہی کے دونوں کپڑوں میں کفن دو اور اس کے  
خوشبو مست لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانچو کیوں کہ اللہ اس کو قیامت  
میں لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن  
زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں  
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا اتنے میں وہ  
اپنی اونٹنی پر سے گرا اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور پیری کے پتے سے  
نہلاؤ اور (احرام ہی کے) دونوں کپڑوں کا کفن دو۔ اور خوشبو مست  
لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانچو نہ حنوط لگاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت  
کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا

باب محرم جب مر جائے تو اس کا کفن دفن کیونکر سنت ہے  
ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے شیم نے  
کہا ہم کو ابولیش نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن  
عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص (حج میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کے ساتھ تھا اونٹنی نے احرام کی حالت میں اس کی گردن توڑ  
ڈالی وہ مر گیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس  
کو پانی اور پیری کے پتے سے نہلاؤ اور احرام کے جو دو کپڑے

وَلَا تَسْوَرُهُ يَظُنُّ وَلَا تُخَيَّرُوا دَارَ اسَہٗ فَإِنَّہٗ  
يُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ مُکَلِّبًا۔

باب ۲۹۱ النِّحْجَةُ وَالنَّدْوَرُ عَنِ الْمَيِّتَةِ  
الرَّجُلُ يَحْجُّ عَنِ الْمَرَاةِ۔

۲۲۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَمْرَأَةً  
مِنْ جُفَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُخِي تَذَرَنِي أَنْ تَحْجَّ فَكَمْ  
تَحْجَّ حَتَّى مَاتَتْ فَأَحْجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ  
حَتَّى عَنَيْتُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَمَلِكِ دِينَ  
أَكُنْتَ قَاضِيَةً أَفْضُوا اللَّهَ قَالَ اللَّهُ أَحَقُّ  
بِالْوَقَائِدِ۔

باب ۲۹۲ النِّحْجَةُ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ التَّبَوُّثَ  
عَلَى التَّرَاجُلَةِ۔

پہننے ہے اُسی میں کفن دے دو اور خوشبو مست لگاؤ نہ اس کا سر نہ چھو  
وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا  
باب مہبت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا اور مرد کا  
عورت کی طرف سے حج کرنا

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ  
ومناع شکاری نے انہوں نے ابو یسر جعفر بن ایاس سے انہوں نے  
سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا  
جہنہ کی ایک عورتؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی میری  
ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے مر گئی  
کیا میں اس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں اس کی  
طرف سے حج کر بھلا بتلا اگر تیری ماں سپر کسی کا قرض نہ ہو تو تو ادا کر  
گی (اس نے کہا منور) آپ نے فرمایا پھر اللہ کا قرض ادا کرنا  
تو بہت منور ہے۔

باب جو شخص اتنا ضعیف ہو کہ اونٹ پر بیٹھ نہ سکے اُس کی طرف سے حج کرنا

۱۔ دوسرا حکم باب کی حدیث سے نہیں نکلتا کیوں کہ باب کی حدیث میں یہ بیان ہے کہ عورت نے اپنی ماں کی طرف سے حج کرنے کو پوچھا تھا تو ترجمہ باب یوں ہوتا تھا کہ  
عورت کا عورت کی طرف سے حج کرنا اور حافظ صاحب سے اس مقام پر یہ ہوا انہوں نے کہا باب کی حدیث میں یہ ہے کہ عورت نے اپنے باپ کی طرف سے حج کرنے کو  
پوچھا حالانکہ یہ مطلب اس باب کی حدیث میں نہیں ہے بلکہ آئندہ باب کی حدیث میں ہے اور تب ہے کہ صاحب فیض اباری نے اس پر خیال نہ کیا اور ترجمہ فتح الباری  
پر اقتدا کیا ابھی بطلان نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس کے بیٹے سے لیے اقصا اللہ سے خطاب کیا اس میں مرد عورت سب آگئے اور مرد کا عورت  
کی طرف سے اور عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا سب کے نزدیک جائز ہے اس میں صحت ہی مصالح کے سوا اور کسی نے اختلاف نہیں کیا ۲۔ منہ ۳۔ حافظ نے کہا  
اس حدیث کا نام مجھ کو معلوم نہیں مگر اس کے باب کا دیہ غلطی ہے ماں کہنا چاہیے انسان کی روایت سے نکلتا ہے کہ وہ سنن بن مسلمہ کی اور امام احمد کی روایت  
سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سنن ابی عبد اللہ کی بروغنی طرائی کی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ ان کی چھٹی قحی گمراہی منہ سے صحابیات میں نکلا کہ یہ عورت حائضہ یا غائثہ  
تھی اور ابن قاسم نے سمات میں اسی پر جزم کیا ۴۔ منہ ۵۔ معلوم ہوا کہ میں نے فریق حج نہ کیا ہو وہ بھی حج کی نذر مان سکتا ہے اب جو حج وہ کرے گا وہ فرض حج جو  
گا بعد اس کے نذر کا حج کرے محمود علماء کا یہی قول ہے ۶۔ منہ ۷۔ معلوم ہوا سمیت کی طرف سے حج درست ہے اور سعید بن منصور نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ کوئی  
کسی کی طرف سے حج نہ کرے اور امام مالک اور لیث سے ایسا ہی منقول ہے ایک قول امام مالک کا یہ ہے کہ اگر سمیت اپنی طرف سے حج کرانے کی وصیت کر گیا ہو تب  
تو اس کی طرف سے حج درست ہے ورنہ درست نہیں ہے ۸۔ منہ

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ تَرْضَى اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
امْرَأَةً مَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَكَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ تَرْضَى اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَنْعَمٍ عَامَ حَجَّةِ  
الْوَدَاعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَيَّ  
شِبَادَةٍ فِي الْحَجَّةِ أَدْرَكْتُ ابْنِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا  
يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي  
عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

بَابُ ۲۹۳ حَجَّةُ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ تَرْضَى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
كَانَ الْفَضْلُ رَدِيعَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَنْعَمٍ تَجْعَلُ الْفَضْلَ يَنْظُرُ  
إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَصْرُفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِ الْأَخْرَ  
فَقَالَتْ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ أَدْرَكْتُ ابْنِي شَيْخًا كَبِيرًا  
لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ  
وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن جریج سے  
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں  
نے ابن عباس سے انہوں نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے ایک  
عورت دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل  
نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن ابی سکہ نے کہا ہم سے ابن  
شہاب نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن  
عباس رضی اللہ عنہم سے انہوں نے کاشعہ قبیلہ کی ایک عورت جس سال  
حجۃ الوداع ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا  
رسول اللہ اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا وہ ایسے وقت  
پر کہ میرا باپ اتنا بوڑھا ہے کہ اونٹنی پر تھم نہیں سکتا کیا اس کا حج ادا  
ہو جائے گا اگر میں اس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں  
باب عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام  
مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلیمان بن  
یسار سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے انہوں نے کاشعہ  
قبیلہ کی ایک عورت آئی فضل اس کو دیکھنے لگے وہ فضل  
کو تنکے لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ دوسری طرف  
پھرنے لگے وہ عورت بوڑھی یا رسول اللہ اللہ کا فرض (حج) ایسے  
وقت پر فرض ہوا کہ میرا باپ بوڑھا ہے اونٹنی پر تھم نہیں  
سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں  
یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۱۔ اس کا نام معلوم نہیں ہوا اس حدیث سے یہ نکل کر زندہ آدمی کی طرف سے بھی اگر وہ معذور ہو جائے دوسرا آدمی حج کر سکتا ہے امام مالک نے اس کے خلاف کہا  
ہے اور ابن منذر نے کہا جو آدمی حج پر خود قادر ہے اس کی طرف سے تو بلا جماع دوسرے کو حج کرنا درست نہیں یعنی فرض حج اور فضل میں اختلاف ہے  
امام ابو حنیفہ کفر ویک جائز ہے اور شافعی کے نزدیک جائز نہیں اور امام احمد سے اس باب میں دو روایتیں ہیں ۱۲ منہ

## بَابُ ۲۹۴ حَجَّ الصَّبَايَا -

۴۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنِي أَوْقَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بَلِيدٍ.

۴۴۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَبْشَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْمَةَ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ وَقَدْ نَا هَزْتُ الْحُلْمَةَ إِسْبُوعًا عَلَى أَنَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَمَّ يُصَلِّي بِيَّ حَتَّى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَزَعَمْتُ فَصَفَّقْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ ابْنِ شَيْخَةَ بِيَّ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۴۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ الشَّيْخِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حُبَّرَ بِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ سَبْعٍ سِنِينَ.

۴۴۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَرَادَةَ أَخْبَرَنَا الْقَيْمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

## بَابُ نَحْوِ كَا حَجَّ كَرْنَا

ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی زید سے انہوں نے کہ میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سامان کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو منجھایا بھیج دیا

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم کو یعقوب بن ابیہم نے خبر دی کہ ہم کو ابن شہاب کے بھتیجے نے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں ایک مادیوں گدھی پر چلتا ہوا مٹی میں آیا ان دنوں میں جو انی کے قریب تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے مٹی میں نماز پڑھا رہے تھے میں حقوڑی سی پہلی صف کے آگے بھی گزر گیا پھر گدھی سے اُترا وہ چرتی رہی میں لوگوں کے ساتھ صف میں شریک ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور یونس نے ابن شہاب سے یوں روایت کیا کہ یہ واقعہ مٹی میں ہوا حج ووداع میں

ہم سے عبد الرحمن بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے ہاتم بن اسمیل نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سائب بن زید سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرایا گیا جب میری عمر سات برس کی تھی

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہ ہم کو قاسم بن مالک نے خبر دی انہوں نے جعید بن عبد الرحمن سے انہوں نے کہ میں نے

۱۔ امام بخاری اس باب میں وہ مروج حدیث نہ لائے جس کو امام مسلم نے نکالا ابن عباسؓ سے کہ ایک عورت نے اپنا بچہ اٹھایا اور کہنے لگی یا رسول اللہ اس کا بچہ ہے آپ نے فرمایا ہاں اور بچہ کو ثواب ملے گا حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بچے کا حج مشروع ہے اور اس کا اہرام بھیجے جتنیہ کا بھی یہی قول ہے لیکن یہ حج کو ساقط نہ کرے گا بلوغ کے بعد فرض حج اگر کرنا لازم ہوگا اور یہ حج نفل رہے گا منہ **۱** عبد اللہ بن عباسؓ ان دنوں نابالغ تھے باوجود اس کے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا امام بخاری نے باب کا مطلب اس حدیث سے ثابت کیا کہ منہ

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ بْنِ  
زَيْدٍ وَكَانَ قَدْ حَجَّ بِهِ فِي تَقْدِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**باب ۲۹۵** حَجَّ النَّسَاءِ وَقَالَ لِي أَحْمَدُ  
بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
أَذْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَبَعَثَ  
مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ.

۴۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ  
حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ  
بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَغْزُوا وَتُجَاهِدُ  
مَعَكُمْ فَقَالَ لَكُنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلَهُ الْحَجُّ حَجَّ  
مَبْرُورًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدْعُ الْحَجَّ بَعْدَ أَنْ يَمُوتَ  
هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي مُعَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسَافِرُوا لِمَا أَهْلُ الْأَمَةِ

عمر بن عبد العزیز سے سنا وہ سائب بن یزید سے کہہ رہے تھے  
اور سائب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سامانِ دبال  
بچھوں میں حج کرایا گیا تھا

**باب** عورتوں کا حج کرنا امام بخاری نے کہا مجھ سے احمد بن  
محمد نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے اپنے  
باپ سے انہوں نے اس کے دادا ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف سے  
حضرت عمرؓ نے اپنے آخری حج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
بی بیوں کو حج کرنے کی اجازت دی ان کے ساتھ حضرت عثمانؓ  
اور عبد الرحمن بن عوف کو بھیجا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد نے کہا  
ہم سے مسدد نے جبیب بن ابی عمرہ نے کہا ہم سے عائشہ بنت طلحہ  
نے انہوں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے انہوں نے  
کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ لوگوں کے ساتھ جہاد کو  
نہ جایا کریں آپ نے فرمایا تم عورتوں کا عمدہ اور اچھا جہاد حج ہے  
وہ حج جو مقبول ہو حضرت عائشہؓ کہتی تھیں میں تو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کا یہ اشارہ سننے کے بعد حج کو کبھی چھوڑنے والی نہیں

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن یزید نے  
عمر بن دینار سے انہوں نے ابو عبدہ سے جو ابن عباسؓ کے  
غلام تھے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت اپنے محرم رشتہ دار کے ساتھ

۱۔ اس روایت میں یہ بیان نہیں کیا کہ عمر بن عبد العزیز نے سائب سے کیا کہا اور سائب نے کیا جواب دیا اس کا بیان دوسری روایت میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز  
نے سائب سے مدنی مقدار پوچھی تھی ۱۱۷۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیوں کا حج کو گئیں مگر حضرت سہرہ اور حضرت زینب وفات تک اپنے مقام سے  
نہ نکلیں پہلے حضرت عمر کو ترور ہوا تھا کہ آپ کی بی بیوں کو حج کے لیے نکالیں یا نہیں پھر انہوں نے اجازت دی اور نگہبانی کے لیے حضرت عثمانؓ کے ساتھ کر  
دیا پھر معاویہ کی خلافت میں بھی ان بی بیوں نے حج کیا ہو دوں پر سوار تھیں ان پر چادریں پڑھی ہوئی تھیں ۱۱۷۲۔ یعنی جہاد کے لیے نکلتا تو پر واجب  
نہیں ہے جیسے مردوں پر واجب ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورتیں مجاہدین کے ساتھ نہ جائیں بلکہ جاسکتی ہیں کیونکہ کلامِ علیہ کی حدیث میں ہے  
کہ ہم جہاد میں نکلتے تھے اور غمیوں کی دوا وغیرہ کرتے تھے اور آپ نے ایک عورت کو بشارت دی تھی کہ وہ مجاہدین کے ساتھ شہید ہوں گی ۱۱۷۳۔

ذِي مَعْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهِمَا دَجْلٌ إِلَّا دَمَعَهَا  
مَعْرَمٌ فَقَالَ دَجْلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخُجَّ  
فِي جَيْشٍ كَذَا وَكَذَا وَأَمْرًا فِي تَرْبِيدِ الْحَجَّ  
فَقَالَ اخْرُجْ مَعَهَا.

۴۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
ثَرْدِيعٌ أَخْبَرَنَا جَبْرِ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
عَبَّاسٍ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لَأَنْتَ سَنَانُ  
الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو  
فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَافِخَانِ حَجَّ عَلَى  
أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَتَقِي أَرْمًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ  
عِنْدَهُ فِي زَمَازِمَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعَى  
دَوَاهِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَمْعَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءِ  
عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۴۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ  
مَوْلَى زَيْنَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَقَدْ عَزَا

ساتھ ہی سفر کرے اور پاس کوئی مرد نہ جائے مگر جب کوئی محرم اس  
کے پاس موجود ہو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں فلا نے  
لشکر کے ساتھ (جہاد کے لیے) نکلنے والا ہوں اور میری عورت  
حج کو جایا چاہتی ہے آپ نے فرمایا اپنی عورت کے ساتھ جا

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو یزید بن زریع نے  
خبر دی کہ ہم کو حبیب معلم نے انہوں نے عطابن ابی رباح سے  
انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم حج کو کے لوٹے تو ام سنان سے جو انصاری  
عورت تھی یہ پوچھا تو حج کو کیوں نہیں گئی وہ کہنے لگی فلا نے کا باپ  
یعنی میرا خاوند اس کے پاس پانی لانے کے دو اونٹ تھے  
ایک پر تو وہ خود حج کو گیا اور دوسرا ہماری زمین میں پانی پینا تا  
ہے آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے  
کے برابر ہے اس حدیث کو ابن جریر نے بھی عطاء سے  
روایت کیا انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید اللہ نے  
عبدالکریم سے روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث

ہم سے سلیمان ابن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے  
انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے قزعة سے جو زیاد کے  
غلام تھے انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا انہوں نے

۱۔ اس روایت میں مطلق سفر مذکور ہے دوسری روایتوں میں تین دن اور دو دن اور ایک دن کے سفر کا تصریح ہے ہر حال ایک دن رات کی راہ سے کم پر عورت  
بلیہ محرم کے جاسکتی ہے ہمارے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو خداوند یا دوسرا کو محرم رشتہ دار نہ ملے تو اس پر حج واجب نہیں ہے حنفیہ کا بھی یہی  
قول ہے لیکن شافعیہ اس کا کہ یہ معتبر اور نیک فریقوں کے ساتھ حج کے لیے جانا جائز رکھتے ہیں ۲۔ منہ ۳۔ یعنی ابوسنان جیسے اوپر لکھا ہے ۴۔ منہ ۵۔  
یہ روایت موصولہ باب العمرۃ فی رمضان میں گذر چکی ہے ۶۔ منہ ۷۔ اس کو ابی ماجہ نے وصل کیا امام بخاری کا مطلب ان سندوں کے بیان کرنے سے  
یہ ہے کہ راویوں نے اس میں علایہ اختلاف کی ہے ابن ابی اسیر اور یعقوب بن عطاء نے بھی حبیب معلم اور ابن جریر کی طرح روایت کی ہے معلوم ہوا کہ عبد الملک  
کی روایت شاذ ہے اور اعتبار کے قابل نہیں ۸۔ منہ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِي عَشْرَةَ  
خَذْوَةً قَالَ أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْجَبْنِي وَأَنْقَتَنِي  
أَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مُسَيَّرَةً يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا  
رَوْحُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمٌ يَوْمَيْنِ لِطَافِرٍ  
وَالْأَصْحَى وَلَا صَلَاةٌ بَعْدَ صَلَوَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ  
حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الضُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ  
الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ  
مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ الْأَخْصَى.

باب ۲۶۶ مَنْ تَدَارَى الْمَشْيَةِ إِلَى الْكَعْبَةِ -  
۴۴۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ  
عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي قَابُوسُ بْنُ  
أَنَسٍ تَرَفَى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُفَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ  
مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرْنَا أَنْ يَمُوتَ قَالَ  
إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعَذُّيبِ هَذَا أَنْفُسَهُ لَغَيٍّ وَآمُوهُ  
أَنْ يَرُكَّكَ -

۴۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو هَيْوَةَ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ  
قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ بَرْزِيذَ  
ابْنَ أَبِي جَلِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْثَرِ حَدَّثَهُ  
عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرْتُ أُخَوِّي أَنْ يَمُوتَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد کیے تھے وہ کہتے  
تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں یا چار  
باتیں ابوسعید رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے وہ کہتے  
تھے یہ باتیں مجھ کو بھی لگیں ایک یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر بغیر محرم  
رشتہ دار یا خاوند کے ساتھ ہو۔ نئے نہ کرے دوسرے عید الفطر  
اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہیے تیسرے عصر کے  
بعد سورج ڈوبے تک اور فجر کے بعد سورج نکلے تک نماز  
نہ پڑھنا چاہیے چوتھے کہا دس تین ہی مسجدوں کی طرف ہندھے  
جاویں ایک مسجد حرام دوسری میری مسجد تیسری  
مسجد اقصیٰ کی طرف

باب اگر کسی نے کعبہ تک پیدل جانے کی منت مانی ہے  
ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے مروان فزاری  
نے انہوں نے حمید طویل سے کہا مجھ سے ثابت نے بیان کیا  
انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں پر ٹیکا دیے چل رہا  
ہے آپ نے پوچھا اس کو کیا ہوا ہے لوگوں نے عرض کیا اس  
نے پیدل کعبہ کو جانے کی منت مانی ہے آپ نے فرمایا اللہ کو اُس  
کی حاجت نہیں کہ یہ اپنے بیٹوں تکلیف دے اور حکم کیا کہ وہ سوار ہو جائے  
ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن  
یوسف نے خبر دی اُن سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو سعید  
بن ابی ایوب نے خبر دی اُن کو یزید بن ابی جلیب نے اُن کو  
ابوالخیر مرثد بن عبد اللہ نے انہوں نے عقبہ بن عامر سے  
انہوں نے کہا امیری بہن نے یہ منت مانی کہ بیت اللہ تک پیہن

لے تو اس پر اس منت کا پورا کرنا واجب ہے یا نہیں حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ایسی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں کیونکہ حج سوار ہو کر کرنا پیدل  
کرنے سے افضل ہے یا آپ نے اس لیے سوار ہونے کا حکم دے دیا کہ اس کو پیدل چلنے کی طاقت نہ تھی ۷۷۷ حافظ نے کہا مجھے  
اس بوڑھے کا نام معلوم نہیں ہوا نہ اس کے بیٹوں کا نام



إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا الْبَيْتَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ لَمْ يَشَأْ وَاللَّزْكَبُ قَالَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ  
۴۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي ذَبِّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ  
عَنْ عَقْبَةَ نَدَّكَ الْحَدِيثُ

جائے گی اور مجھ سے کہنے لگی کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
یہ مسئلہ پوچھو میں آیا اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ پیدل بھی  
چلے اور سوار بھی ہو یزید نے کہا ابوالخیر ہمیشہ عقبہ کے ساتھ رہتے  
ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریر سے  
انہوں نے یحییٰ بن ابی ذب سے سے انہوں نے یزید سے انہوں  
نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ سے یہ حدیث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَضَائِلُ الْمَدِينَةِ

بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ

باب مدینہ کے حرم کا بیان

۴۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ  
بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنِ بْنِ  
عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ  
وَسَمِعَهُ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَنْ كَذَّابًا إِلَى كَذَّابًا لَقِطَعَ  
تَجَرُّهَا وَلَا يَحْدُثُ فِيهَا حَدَّثٌ مَنْ أَحْدَثَ حَدَّثًا  
فَعَلَيْهِ لعنةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ -

ہم سے ابوالثعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت بن یزید  
کہا ہم سے عاصم ابو عبد اللہ انہوں نے انس بن مالک سے  
انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا مدینہ کا حرم  
یہاں سے (جبل غیر سے) وہاں (ثور تک) ہے اس کا درخت نہ کاٹنا  
جائے اس میں کوئی بدعت نہ کی جائے جو کوئی بدعت لگائے اُس پر  
اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت پڑے

۴۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ دَامَ رَبُّنَا  
السَّيِّدُ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي فَقَالُوا  
لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَإِذَا مَرَّ بِقُبُورِ  
الْمُشْرِكِينَ فَبَشَّتْ ثَمَرًا بِالْخَرْبِ فَسُقِيَ يَت

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے  
انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور مسجد  
بنانے کا حکم دیا تو بنی نجار سے فرمایا تم اپنے باغ کا کھجور  
مول کر لو انہوں نے کہا ہم تو اللہ سے اس کا مول لیں گے  
پھر آپ نے حکم دیا مشرکوں کی قبریں جو وہاں تھیں دکھو کہ چھینک

۱۔ مدینہ کے حرم کا بھی حکم وہی ہے جو مکہ کے حرم کا ہے صرف جزا لازم نہیں آتی امام مالک اور شافعی اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے لیکن ابو حنیفہ کے  
 نزدیک اس کا حکم مکہ کے حرم کا سا نہیں ہے بلکہ وہاں کا درخت کاٹنا اور وہاں کا شکار مارنا درست ہے اور یہ قول اجماعی ہے مگر بعض  
 اور تعجب تو ان لوگوں سے ہوتا ہے جو اپنے نہیں اہل حدیث سمجھتے ہیں اور مدینہ کو حرم کی طرح قرار نہیں دیتے بلکہ بعضوں نے غضب کیا اس کو شرک قرار  
 دیا ہے لاجل ولا قوۃ الا باللہ ۱۔ شہداء اور صحابی سلمہ کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے یا کسی بدعتی کو جائے دیوے لیے اپنے یہاں اتارے معاذ اللہ بدعت  
 ایسی بری بلکہ کفری بدعت کہ جائے دینے سے ملعون ہو جاتا ہے ۲۔ حافظ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اہل معاصی اور فساد پر لعنت کر سکتے ہیں لیکن  
 فاسق معین پر لعنت کرنا اس سے ثابت نہیں ہوتا بدعت سے ظلم مراد ہے اور لعنت سے سخت مذہب اور وہ لعنت مراد نہیں ہے جو کافر پر ہوتی ہے ۱۱۔

وَبِالتَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَقُوا التَّخْلَ قَبْلَهُ  
الْمَسْجِدِ.

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَا  
بَيْنَ لَابَتَيْ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي قَالَ وَأَيُّ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي حَارِثَةَ فَقَالَ أَرَأَاكَ  
يَا بَيْنِي حَارِثَةَ قَدْ حَرَّجْتُمُ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ  
الْتَقَيْتُمْ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ.

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ مَا عِنْدَ ثَانِيٍّ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَهَذِهِ الصِّحْفَةُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حُرِّمَ مَا  
بَيْنَ عَدَّتِهِ إِلَى كَذَا مِنْ أَحَدٍ ثُمَّ فِيهَا حَدَّثَنَا أَبُو  
أَدَى مُحَمَّدٌ ثَنَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ  
الْجَمْعِيُّ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدَلٌ وَقَالَ فِيهِ  
الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ  
اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ الْجَمْعِيُّ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ  
صَرْفٌ وَلَا عَدَلٌ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنٍ  
مَوْلَاهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ

دی گئیں اور کوڑا کرکٹ برابر کیا گیا اور درخت کاٹ ڈالے گئے  
اور مسجد میں قبلہ کی طرف رکھ دیے گئے

ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے  
بھائی عبد الحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے سعید  
سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دونوں پتھر بلے کناروں  
میں جو زمین ہے وہ میری زبان پر حرم ٹھہرائی گئی ابو ہریرہؓ نے  
کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس آئے فرمایا  
میں سمجھتا ہوں بنی حارثہ تم حرم کے باہر ہو گئے پھر دیکھا ٹھہرایا  
نہیں تم حرم کے اندر ہو

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرحمن بن  
مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے  
انہوں نے ابراہیم تمیمی سے انہوں نے اپنے باپ یزید بن شریک  
سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا میرے پاس تو بس اللہ  
کی کتاب ہے اور یہ کاغذ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عائر پہاڑ سے لے کر یہاں تک حرم ہے  
جو کوئی وہاں بدعت نکالے یا بدعتی کو پناہ دے اُس پر اللہ اور  
فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت نہ اُس کا نفل قبول ہو گا نہ  
فرض اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں میں سے کسی کا بھی عہد کافی  
ہے جو کوئی مسلمان کا عہد توڑے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب  
مسلمانوں کی لعنت نہ اس کا نفل قبول ہو گا نہ فرض اور جو کوئی اپنے  
مالک کو چھوڑ کر بے اس کی اجازت کے دوسرے کو مالک بنائے

۱۵۔ اس سے بھی ہفتیہ نے دلیل لی ہے کہ اگر مدینہ حرم ہوتا تو وہاں کے درخت آپ کیوں کٹواتے ان کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ ہجرت سے پہلے کا ہے اُس  
وقت تک مدینہ حرم نہیں ہوا تھا دوسرے یہ فعل ضرورت سے واقع ہوا ہے مسجد بنانے کے لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کیا یہ حکم اسی کی آپ نے توہم  
میں بھی سوال کیا کہ ہفتیہ اس کو بھی کسی اور کے لیے جائز رکھیں گے مسلم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے گرد دباؤ میں تک حرم کی حد قرار دی ۱۵ منہ

أَتَجْعَلِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

**باب ۲۹۸** فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَآثَارِهَا تَنْفِي النَّاسِ۔

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبْدِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُوتُ بِقَدِيحَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَتَرَبَّدُ دَهْرُ الْمَدِينَةِ تَنْفِي النَّاسِ كَمَا تَنْفِي الْكَبُورُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔

**باب ۲۹۹** الْمَدِينَةُ طَابَةٌ

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَّانِ بْنِ سَهْمٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةٌ۔

**باب ۳۰۰** لَا بَنَى الْمَدِينَةَ۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

أُسْ بِلِلَّهِ لَوْ فَرَشْتُمْ أَرْضَ سَبْعِينَ أَلْفَ مِائَةٍ لَمْ تَكُنْ كَالْمَدِينَةِ قَبْلَ هَذَا فَرَفَعُوا

**باب مدینہ کی فضیلت اور مدینہ کا بڑے آدمی کو نکال دینا**

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے کہا میں نے ابوالجباب سعید بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اس بستی میں جانے کا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھالے گی (اُن کی سردار بنے گی) منافق اس کو یثرب کہتے ہیں اس کا نام مدینہ ہے بڑے لوگوں کو اس طرح سے نکال باہر کرے گی جیسے مٹی کو پہرے کا میل نکال دیتی ہے

**باب مدینہ کا ایک نام طابہ ہے۔**

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن ہلال نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباس بن سهل بن سعد سے انہوں نے ابو حمید سامعی رضی اللہ عنہ سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک سے لوٹ کر آئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ طابہ آگیا

**باب مدینہ کے دونوں پتھر لیے مبدان**

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید

۱۔ یعنی ان پر غالب ہو گی ان کا عہد مقام اور پائے تخت بن جائے گی یہ بشارت آپ کی بالکل صحیح اور پوری ہوئی مدینہ ایک مدت تک ایسا رہا اور ضرب اور معر اور شام اور توران کا پائے تخت رہا اور خلفاء راشدین نے مدینہ میں رہ کر خلافت کی پھر بنی امیہ کے وقت میں شام پائے تخت ہوا اور عباسیہ کے وقت میں بغداد اخیر خلیفہ معتمد بالله ہوا اور اس کے زوال سے اسلامی خلافت مٹ گئی اور مسلمان پھرت کر الگ الگ گروہ بن گئے اور کافروں کی فراڈ پوری ہوئی انہوں نے ہر جگہ مسلمانوں کو مغلوب کر کے اپنی رعیت بنالیا اور جو رشتہ اتحاد اور اتفاق کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں میں قائم فرمایا تھا کہ وہ سب مل کر ایک قریشی خلیفہ کے ماتحت رہیں اس کو توڑ دیا امام کعبہ ہونے سے تمام مسلمان تیسرے کے دانوں کی طرح پراگندہ اور تباہ ہیں یا اللہ پھر تو مسلمانوں کو امام قائم کرنے کی توفیق دے اور ان میں اتحاد اور اتفاق پیدا کر اداں کو شرع محمدی کا پیرو بنادے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ ۱۳ طابہ اور طیبہ دونوں مدینہ کے نام ہیں کیونکہ وہاں کی حریت پاکیزہ اور وہاں کے لوگ فرشتہ صورت پاک میرت ہیں ۱۲ منہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ  
لَوْ أَيْتَ الْبَلَاءَ بِالْمَدِينَةِ شَرُّهُ مَا ذَعَرْتُهَا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ  
لَا يَتِيهَا حَرَامٌ

بَاب ۳۵۷ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ  
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَلَوُكُمْ الْمَدِينَةَ  
عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَاذُ يُرِيدُ  
عَوَاذِي السَّبَاعِ وَالطَّبِيرِ وَخَوَمِ يَخْتُمُ رَأْعِيَانِ  
مِنْ مَزِينَةٍ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعَقَانِ بَعْضُهُمَا فَيُجِدُ  
وَحْشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَلَاثَةَ الْوُدَاعِ خَالَكُمَا رُجُوهُمَا  
۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي  
قَوْمٌ يَبْسُوتُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ  
أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ كَوَّكَائُوا  
يَعْلَمُونَ وَيَفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْسُوتُ  
فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ  
وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ كَوَّكَائُوا يَعْلَمُونَ  
وَيَفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْسُوتُ

بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے  
تھے اگر مدینہ میں ہرن چرنے دیکھوں تو ان کو نہ پھیروں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کی زمین پتھر پر تھیں میدانوں کے  
بیچ میں حرم ہے (وہاں شکار جائز نہیں)

باب جو شخص مدینہ سے نفرت کرے

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی  
انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی  
کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا آپ فرماتے تھے تم مدینہ کو اچھے حال میں چھوڑ جاؤ گے  
(پھر ایسا اجازت ہو جائے گا کہ) وہاں وحشی جانور دند اور چرند بسنے  
لیں گے اور اخیر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے اس  
لیے کہ اپنی بکریاں ہانک لے جائیں دیکھیں گے وہاں نہ وحشی  
جانور ہی جانور ہیں جب مہینہ الوداع پر پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر ٹپٹیں گے  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے  
انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے سفیان بن ابی زہری رضی اللہ  
عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
فرماتے تھے یمن کا ملک فتح ہو گا پھر وہاں سے کچھ لوگ سواری  
کے جانور ہاٹکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھروالوں کو اور  
جو ان کا کٹنا سنیں گے ان کو لا کر مدینہ سے لے جائیں گے حالانکہ  
اگر ان کو معلوم ہو تا مدینہ کا رہنا ان کے لیے بہتر تھا اسی طرح شام کا ملک  
فتح ہو گا اور کچھ لوگ سواریاں ہاٹکتے ہوئے آئیں گے اور  
اپنے گھروالوں کو اور جو ان کی بات سنیں گے ان کو لا کر لے  
جائیں گے اور اگر وہ سمجھتے تو مدینہ کا رہنا ان کے لیے بہتر تھا اسی طرح

فَيَتَحَسَّلُونَ بِأَهْلِهَا وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَ  
الْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ كَوْنًا يَعْلَمُونَ.

بَابُ الْإِيمَانِ يَأْتِيهِ إِلَى  
الْمَدِينَةِ.

۴۵۹- حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
أَبْنُ بَيْعَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
جُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْإِيمَانُ لِيَأْتِيَهُ  
إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْتِيهِ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا.

بَابُ إِيْتِمْ مِنْ كَادِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.

۴۶۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا  
الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ  
سَعْدَ بْنَ أَرْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكُونُ أَهْلُ  
الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ  
الْمَلْحَمُ فِي الْمَاءِ.

بَابُ اطْعَامِ الْمَدِينَةِ.

۴۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ حَدَّثَنَا سَفِينُ  
حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ  
سَمِعْتُ أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْعَامٍ

عراق فتح ہو گا کچھ لوگ سواریاں ہانکتے آئیں گے اپنے گھروالوں کو  
اور جو ان کی بات مانیں گے ان کو سوار کر کے لے جائیں گے اگر  
ان کو سمجھ ہو تو مدینہ ان کے لیے بہتر تھا

باب ایمان مدینہ کی طرف سمت آنا

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن  
عیاض نے کہا مجھ سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے جبیب بن  
عبد الرحمن سے انہوں نے حفص بن غاصم سے انہوں نے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت  
کے قریب) ایمان مدینہ میں سمت کر اس طرح سے آجائے گا جیسے  
سانپ سمت کر اپنے بل میں سما جاتا ہے

باب جو شخص مدینہ والوں کو سنانا چاہے اس پر کیسا وبال پڑے گا  
ہم سے حسین بن حرث نے بیان کیا ہم کو فضل بن موسیٰ نے  
خبر دی انہوں نے عبید بن عبد الرحمن سے انہوں نے عائشہ رضی  
جو سعد کی بیٹی تھیں انہوں نے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے  
سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
فرماتے تھے مدینہ والوں سے جو کوئی قریب کرے گا اس طرح  
گل جاوے گا جیسے نلک پانی میں گل جاتا ہے

باب مدینہ کے محلوں کا بیان

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی  
کہ میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک محل (اُونچے مکان)

۱۔ اسی طرح انیر زمانہ میں کچے مسلمان ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں پہلے جاؤں گے قرطبی نے کہا حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مدینہ والوں کا محل محبت ہے اور ان  
کا اسلام بدعتوں سے خالی ہے حافظ نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں تھا اور اب تو اس کے برعکس مشاہدہ ہوتا ہے جب فقہ اور ظالموں کو گھبرانا

الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَدَّى إِلَيَّ لَأَدَّى  
مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ يَوْمِكُمْ كَمَا رَفِعَ الْقَطْرُ  
تَابِعَهُ مَعْمَرٌ وَدُسْلَيْمٌ بَنُ كَثِيرٍ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ.

**بَاب ۳۵ لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ**  
الْمَدِينَةَ.

۴۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ  
أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ مُرْغَبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالُ  
لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ قَبْلَكَانَ.  
۴۶۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَافِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْفَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا  
يَدْخُلُهَا الظَّالِمُونَ وَلَا الدَّجَالُ.

۴۶۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ  
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ وَحَدَّثَنَا  
إِسْحَاقُ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ  
بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ

یہ چڑھے پھر (صحابہؓ سے) فرمایا تم وہ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں  
تمہارے گھروں میں فتنے کے مقام اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے  
بارش کرنے کے مقام سفیان کے ساتھ اس حدیث کو معمر اور سلیمان  
بن کثیر نے بھی زہری سے روایت کیا

**باب دجال مدینہ میں نہیں جانے کا**

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے  
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اس کے دادا ابراہیم سے انہوں  
نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ  
نے فرمایا مدینہ میں دجال کا کچھ خوف نہ ہو گا اس وقت مدینہ کے سات  
دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا مجھ سے امام  
مالک نے انہوں نے نعیم بن نعیم بن عبد اللہ مجبر سے انہوں نے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا مدینہ کے دروازوں پر فرشتے ہوں گے نہ اس میں ظالمون  
جاسکے گا نہ دجالؑ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ مجھ سے ولید  
ابن مسلم نے کہا ہم سے امام ابو عمرو اخی نے کہا ہم سے اسحاق  
بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے کہا مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ  
نے فرمایا دنیا میں کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال

۱- یہ دیکھنا ہر طرح کثیف کے تھا اس میں تاویل کی ضرورت نہیں قسطلانی نے کہا یاد رکھنے سے علم مراد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پورا ہوا  
مدینہ ہی میں حضرت عثمانؓ نقل کیے گئے اور بیزید پلید کی جانب سے واقعہ حرہ میں اہل مدینہ پر کیا گیا آفتین پیش آئیں ۱۱۰ھ میں یہ حدیث ایک کلمہ معجزہ ہے  
آپ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مدینہ کی تفصیل تھی نہ اس میں دروازے تھے اب تفصیل بھی بن گئی ہے سات دروازے بھی ہیں ۱۱۰ھ میں عام ظالمون  
جس سے ہزار آدمی مہاجر تھے جس اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر گت سے مدینہ کو ان عام آفتوں سے بچا دیا ہے اللہم ہر قتی شہادۃ فی سبیلک  
واجعل موتی ببلد رسولک ۱۱۰ھ

وَالْمَدِينَةُ كَيْسَ لَهُ مِنْ رِقَابِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ  
الْمَلَأَتْهُ صَافِقِينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَزَجُّفُ  
الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَعَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ  
كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ.

۴۶۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ  
اللَّهَ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيهِمَا  
حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ يَا بَنِي الدَّجَالِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ  
عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نَقَابَ الْمَدِينَةِ بَعْضَ السَّبَاحِ  
الَّتِي بِالْمَدِينَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ  
خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَتَمَدَّنْتَ  
الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ آيَاتُ  
إِنْ تَمَلَّكَ هَذَا ثُمَّ آمَنَ بِهِ هَلْ تَشْكُونَ وَلَا تَمُوتُونَ  
فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُجِيبُهُ فَيَقُولُ حِينَ  
يُجِيبُهُ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً  
مِمَّنِي الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَتَمَلَّكَ فَلَا يَسْكُتُ  
عَلَيْهِ.

نہ روئے گا پھر درود سے گا مگر مکہ اور مدینہ دونوں شہروں میں  
آنے کے جتنے رستے ہیں ان پر فرشتے صفت باندھے پہرہ دے  
رہے ہوں گے پھر مدینہ اپنے لوگوں پر تین بار لرزے گا اور اللہ  
ہر منافق اور کافر کو اس میں سے نکال دے گا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد  
نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں  
نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ ابو سعید خدری  
رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے  
دجال کے باب میں ایک لمبی حدیث بیان فرمائی اس حدیث  
میں بھی تھا دجال مدینہ کی ایک کھاری زمین میں ان کھاتے گا  
اس پر مدینہ کے اندر نالو حرام کوڑیا گیا ہے پھر (مدینہ سے)  
ایک شخص جو اس زمانہ کے (سب) لوگوں میں نیک ہوگا۔ یا  
نیک لوگوں میں سے ہوگا دجال کے پاس جائے گا۔ اور کہے گا  
میں گواہی دیتا ہوں تو وہی دجال ہے جس کا حال آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کر دیا تھا دجال اپنے  
لوگوں سے کہے گا بھلا کہو تو سہی اگر میں اس شخص کو مار ڈالوں  
پھر جلا دوں تب تو تم کو میری خدائی میں شک نہیں رہنے کی وہ  
کہیں گے نہیں دجال اس کو مار ڈالے گا پھر جلا دے گا وہ  
شخص زندہ ہو کر کہے گا خدا کی قسم اب تو مجھ کو پورا معلوم ہو گیا  
تو وہی دجال ہے دجال پھر اس کو مار ڈالنا چاہے گا لیکن مارنے کے گا

۱۰ یعنی خود دجال اپنی ذات سے ہر بڑے شہر میں داخل ہو گا امام ابن حزم کو یہ مشکل معلوم ہوا کہ دجال ایسی مختصری مدت میں دنیا کے ہر شہر میں خود  
داخل ہو تو انہوں نے یوں تاویل کی کہ دجال کے داخل ہونے سے اس کے اتباع اور پیروں کا داخل ہونا مراد ہے قسطلانی نے کہا ابن حزم نے اس پر خیال نہیں کیا جو صحیح  
مسلم میں ہے کہ دجال ایک برس کے بعد اپنا ہر گاہ یہ حرکت گویا ان لوگوں کے نالے کے لیے ہوگی جو ناہر میں مسلمان ہیں لیکن دل میں نفاق اور کفر پھرا ہوا ہے وہ  
زور لے کر دوسرے مدینہ سے نکل جائیں گے اور دجال کے لشکر سے مل جائیں گے ۱۱ اس مسئلہ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری ایک نشانی یہ بھی بیان فرمائی  
تھی کہ تو ایک شخص کو مار کر پھر جلائے گا حقیقت میں دجال کی یہ مجال نہیں کہ کسی کو مار کر پھر جلا سکے یہ تو احمق ہے جو خاص صفت الہی ہے مگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ مومنوں کو آزمائے  
کے لیے دجال کے ہاتھ پر یہ نشانی ظاہر کر دے گا جو کہ جسے خداوند کو نہیں پچا تھے وہ دجال کی خدائی کے قائل ہو جائیں گے ہر جو چاہے ایمان دار (باقی بر صفحہ ۲۷۴)

بَابُ الْمَدِينَةِ تُنْفَى الْخُبْرَةُ.

٢٦٧- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ  
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ  
فَجَاءَ مِنَ الْعَدُوِّ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقْبِلْنِي فَأَبَى  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي  
خَبَرَهَا وَتَنْصَعُ طَبْعَهَا.

٢٧٤- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى أَحَدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ  
فِرْقَةٌ تَقْتُلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ  
فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةً يَقَالُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَنفِي الرِّجَالَ  
كَمَا تَنفِي النَّارُ حَيْثُ الْحَدِيدُ -

کتاب ۳۰۷

٢٦٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سَمْعَةَ عَنْ  
عَيْنِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب مدینہ بُرے آدمی کو نکال دیتا ہے  
ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرحمن  
نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنہوں نے محمد بن منکدر  
سے اُنہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا ایک  
گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اسلام پر بیعت کی  
دوسرے دن بخاریں ملہلاتا ہوا آیا کہنے لگا میری بیعت توڑ دیجئے  
تین بار اُس نے یہی کہا آپ نے انکار کیا پھر فرمایا مدینہ تو گویا ہٹی ہے میل  
پکلی کو نکال دیتی ہے خالص مال رکھ لیتی ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے  
 انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے عبد اللہ بن یزید سے انہوں  
 نے کہا میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے  
 جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اُحد میں نکلے تو آپ کے ساتھیوں  
 میں سے کچھ لوگ (منافع) لوٹ گئے بعضوں نے کہا ہم چل کر اُن کو  
 قتل کریں گے بعضوں نے کہا قتل نہیں کرنے کے اس وقت (سورہ  
 نباکی) یہ آیت تم کو کیا ہو گی منافقوں کے باب میں تمہارے دو فرقے  
 ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ بے آدمیوں کو  
 اس طرح نکال دینا ہے جیسے آگ لوہے کی میل پکھیل کو تھ

## باب

ہم سے عبد اللہ ابن محمد سند می نے بیان کیا کہا ہم سے  
 وہب بن جریر نے کہا ہم سے میرے باپ جریر بن حازم نے کہا میں  
 نے لوئس سے سنا انہوں نے ابن شریاب سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہیں اور اپنے تحقیق مالک پہنچاتے ہیں وہ یہ کہ شہ بھی اسی کا ایک کرسٹم  
 اس کو خود نہیں سمجھنے کے ان یہ ثابت ساکنہ غیر محتاج الی السراج وچکہ المامول مجتہد یوم یاتے الناس بالکلیج ۱۲ سنہ (خوشی صوفیہ) ۱۷۰۱ حافظ نے کہا اس  
 گنوار کا نام کچھ کو معلوم نہیں ہوا اور زعفرانی نے غلطی کی ہو اس کا نام قیس بن ابی حازم کو مادیہ تو تابعی ہے ۱۲ سنہ ۱۷۰۱ خلافتی نے کیا یہ امر خاص غضا آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے زمانہ سے وہی نکلتا جس کے ایمان میں نقص ہوتا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بہت سے اجلائے صحابہ جیسے ابی سعیدؓ اور ابو موسیٰؓ اور علیؓ رضی اللہ عنہم اور ابوذرؓ  
 اور عمرہؓ اور عذرہؓ رضی اللہ عنہم سے نکل کر اور مقاموں میں جا کر مرے ۱۷۰۱ سنہ



عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ يَا لَمَدِيْنَةُ ضِعْفَيْنِ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَاتِ تَابِعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ.

۴۶۹- حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدْرَانِ الْمَدِيْنَةِ أَوْ ضَمَرَ رَأْسَهُ لَنَافِثَةٍ لَأَن كَانَ عَلَى ذَا بَنِي حَرَكَهَا مِنْ جَنَاحِهَا.

بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْرَى الْمَدِيْنَةُ ۴۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْقَزَّازِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَتَخَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَعْرَى الْمَدِيْنَةُ وَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ أَتَأْذَكُمُ فَإِنَّمَا مَوَا.

### بَابُ ۳

۴۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو

النس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نے فرمایا یا اللہ مکہ میں جو تو نے برکت رکھی ہے مدینہ میں اُس سے دوگنی برکت کر تجھ پر یہ کہ ساتھ اس حدیث کو عثمان بن عمر نے بھی ابو انس سے روایت کیا

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اُس کی محبت سے اپنی اُونٹنی تیز چلاتے اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اُس کو بھی ایڑ لگاتے (حرکت دیتے)

باب مدینہ کا ویران کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار تھا

ہم سے محمد بن سلام یکنندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا بنی سلمہ (انصار کے ایک قبیلے) نے اپنے مکان چھوڑ کر مسجد نبوی کے پاس آجانا چاہا آپ نے مدینہ کو خالی (ویران) چھوڑ دینا پسند نہ کیا اور فرمایا بنی سلمہ کے لوگو تم اپنے قدموں کا ثوب نہیں چاہتے پھر وہ وہیں رہ گئے

### باب

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ قطان سے

لے لیجئے وہاں کے ماپ تول کھانے پینے میں مکہ سے بھی زیادہ برکت دے یہ ایک خاص دُعا ہے مدینہ طیبہ کہتے ہیں اس سے مدینہ کی افضلیت مکہ پر ثابت نہیں ہوتی اور ایک جماعت علماء اس کی بھی قائل ہوئی ہے کہ مدینہ مکہ سے افضل ہے کیوں کہ وہاں جسد مبارک جناب رسالت مآب کا مدفون ہے بعضوں نے کہا وہ مقام جہاں آپ کا جسد مبارک مدفون ہے بالاتفاق مکہ سے بلکہ ساری دنیا سے افضل ہے حقیقت یہ ہے کہ جو مدینہ منورہ ہا کر رہے اُس کو یہ برکت جس کے لیے آپ نے دعا فرمائی بالکل کھل جاتی ہے وہاں ایک روئی میں ایسا بیٹ بھر جاتا ہے کہ دوسرے شہروں میں دو تین روٹیوں سے نہیں بھر سکتے سب برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے ہے ۲۷ سند ۱۷ آپ کا مطلب یہ تھا کہ مدینہ کی آبادی سب طرف سے قائم رہے اور اس میں ترقی ہوتی جائے تاکہ کافروں اور منافقوں پر عرب پڑے ۲۷

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْنِي وَمَنْ بِي  
رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ بِي  
عَلَى حَوْضِي -

۴۷۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشْلَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَرَعَكَ  
أَبُو بَكْرٍ دِرْبَلًا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ  
الْحُمَّى يَقُولُ -

كُلُّ أَمْرٍ مُصِيبٌ حُرِّيَّ أَهْلِهِ  
وَالْمَوْتُ أَذْنِي مِنْ شِرْكِي نَعْلِيهِ  
وَكَانَ يَلَالُ إِذَا أَقْبَلَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ  
عَقِيرَتَهُ يَقُولُ -

أَلَا كَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتُكَ لَيْلَةً  
يُؤَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خِضْتُ وَجِلِيلُ -  
وَهَلْ أَرَدَنْتُ يَوْمًا مَيِّمَةً مَجْنَنَةً -  
وَهَلْ يَبْدُونَنِي شَامَةً وَحَفِيفُ

انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا مجھ سے خبیب بن  
عبد الرحمن نے بیان کیا انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان بہشت کی کھاریوں  
میں سے ایک کھادی ہے اور منبر میرا (قیامت کے دن)  
میرے حوض پر ہوگا

ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو  
اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ  
سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا جب آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ابو بکر صدیق رضی  
اور بلال رضی اللہ عنہ کو نجار آگیا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جب نجار چڑھتا تو  
وہ یہ شعر پڑھتے :-

گھر میں اپنے صبح کرتا ہے ہر ایک فروغ  
موت اس کی جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک  
اور بلال رضی اللہ عنہ کا نجار جب اتر جاتا تھا تو وہ رو کر بلند  
آواز سے یہ پڑھتے

کاش پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات  
سب طرف آگے ہوں وہاں جلیل اذخر نباست  
کاش پھر دیکھوں میں شامہ کاش پھر دیکھوں طفیل  
اور پیوں پانی مجھ کے جو ہیں آب حیات،

۱۔ حقیقت بہشت کا ایک ٹکڑا ہے جیسے حرام سود اور نیک اور فرات بہشت کے دریا سے نکلے ہیں بعضوں نے کہا مجازاً اس کی برکت اور خوبی کی وجہ سے اس کو بہشت  
کا ٹکڑا فرمایا یا اس لیے کہ وہاں عبادت کرنا بہشت میں جانے کا سبب ہے گھر سے مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر ہے جہاں آپ کی قبر ہے ابن مسعود کی روایت بھی  
ہے کہ میری قبر اور منبر کے درمیان ایک کھاری ہے بہشت کی کھاریوں میں سے اور جرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ اس میں چار کافلے ہیں ۲۔ منہ سے بعضوں نے کہا مراد اس  
سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اسی منبر کو جو دنیا میں غنا و دوبارہ موجود کر کے حوض کوثر پر رکھ دے گا یہ امر اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں بعضوں نے کہا مطلب  
یہ ہے کہ جو کوئی میرے منبر کی عزت و حرمت کرے اس کے پاس عبادت و قیامت کے دن میرے حوض پر آئے گا اور غنہ و طلب یوں ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن  
حوض کوثر پر میرا منبر رکھا جائے گا یعنی وہاں منبر پر بیٹھوں گا ۳۔ جلیل اور اذخر دو قسم کی گھانسیں ہیں ... جو کہ کے اطراف میں پیدا ہوتی ہیں باقی مرقعات

قَالَ اللَّهُمَّ اِنِّیْ شَیْبَةً بِّنَ رَّیْبَةٍ وَرَّعِیَّةً وَغُبَّیَّةً  
بِّنَ رَّیْبَةٍ دَامِیَّةً بِّنَ خَلْفٍ کَمَا اَخْرَجُوْنَا  
مِّنْ اَرْضِنَا اِلَیْ اَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ  
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا  
الْمَدِیْنَةَ کَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اللّٰهُمَّ  
بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَصَحْفَتِنَا  
وَاَنْقُلْ حُمَاهَا اِلَی الْجَوْحَةِ قَالَتْ وَقَدْ مَنَّا  
الْمَدِیْنَةَ وَهِيَ اَوْ بِاَرْضِ اللّٰهِ قَالَتْ  
فَکَانَ بَطْعَانٌ یَّجْرِیْ نَجْلًا تَعْنِیْ  
مَاءَ الْوَحْشِ -

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا  
الْکَلْبُ عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ  
عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اللّٰهُمَّ اَرْضِیْ  
شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ  
رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ  
مَرْزُوقٍ عَنْ عَرُوفٍ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَیْدِ  
ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ حَفْصَةَ

یا امیر سے اللہ شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف  
ان مردودوں پر لعنت کر جنہوں نے ہمارے ملک سے  
ہم کو نکال کر دبا کے ملک میں دھکیل دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یہ سن کر فرمایا یا اللہ مدینہ بھی ہم کو مکہ کی طرح یا اس سے  
بھی زیادہ پسند کر دے یا اللہ ہمارے صاع میں اور مد میں برکت  
دے اور مدینہ کی ہوا صحت خیر کر دے اور وہاں کا بخار جحفہ  
میں لے جا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم جب مدینہ میں آئے تھے  
تو سارے ملکوں سے زیادہ وہاں دبا تھی حضرت عائشہ رضی  
اللہ عنہا نے کہا مدینہ میں بطحان ایک نالہ تھا اس میں ذرا ذرا پانی بہتا  
رہتا وہ بھی بد مزہ بد بو دار

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے  
انہوں نے خالد بن زید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے  
انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے  
انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے دعا کی یا اللہ  
مجھ کو اپنی راہ میں شہادۂ عطاء فرمایا اور مجھ کو اپنے پیغمبر  
صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں مرنا نصیب کر اور زید بن زریع  
اس حدیث کو روح بن قاسم سے روایت کیا انہوں نے  
زید بن اسلم سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام المومنین

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۱۲ منہ ۱۱ شامہ اور طفیل دو پہاڑ ہیں مکہ سے تیس میل تک ۱۲ منہ ۱۱ مجنہ ایک مقام ہے مکہ سے چند میل مراظران کے قریب  
اندر قی نے کہا مکہ سے ایک برید پر ہے اس کو سوقی بھر بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ (توحاشی صفحہ ہذا) ۱۳ یعنی مدینہ کے ملک میں اس زمانہ میں مدینہ کی ہوا دبا  
اور ناقص کہلاتی جو مہاساں کو بخار آتا ہے آپ نے دعا فرمائی تو ساری بیماری جحفہ چلی گئی اور مدینہ کی ہوا اچھی ہو گئی ۱۲ منہ ۱۳ محمد بن دینار نے  
کی بستی تھی اور وہ میقات ہے سفر والوں کا قسطلانی نے کہا آج تک جحفہ بخار کا گھر ہے جس نے وہاں کا پانی پیا کہ بخار آچکا ۱۲ منہ ۱۳ شاید اسی سبب  
سے مدینہ کی آب و ہوا اس وقت خراب ہو گئی کہ یہ خراب پانی پیتے ہوں گے حدیث میں بخلا ہے بخلا اس پانی کو کہتے ہیں جس کے بہنے میں زمین کھل جاتی ہے  
یعنی بالکل خشک پانی اور اجن اس پانی کو کہتے ہیں جس کا مزہ رنگ بدلا ہو ۱۲ منہ ۱۳ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر کی یہ دعا قبول فرمائی البوراء و دوحی سے  
عین نماز میں آپ کو خیر زہر آلود سے زخمی کیا یہ واقعہ چار شنبہ کے روز ۲۳ ہجری میں ۲۴ فرج کو ہوا ۱۲ منہ ۱۳ یہ دعا بھی اللہ نے قبول فرمائی آپ کی  
شہادت مدینہ منورہ میں ہوئی اور عاصی عجرہ شریف میں اپنے دونوں صاحبوں کے ساتھ دفن ہوئے ۱۲ منہ

بَنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ  
سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ هَشَامٌ عَنْ  
زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## کتاب الصوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ دُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَقَوْلِ اللَّهِ  
تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ  
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ -  
۴۷۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ سَهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ عَلِيٌّ رَسُولا  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثَرُ التَّائِسِ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا افْرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ  
مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ  
شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى مَنِ الصَّيَامَ  
فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ  
أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى مَنِ الزَّكَاةَ فَقَالَ

حفصہ سے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں انہوں نے  
کہا میں نے حضرت عمر سے سنا پھر ایسی ہی حدیث بیان کی اور ہشام  
نے زید سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے  
ام المؤمنین حفصہ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
سے سنا پھر یہی حدیث روایت کی

## کتاب روزے کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
باب رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں اور اللہ تعالیٰ  
نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانوں تم پر اگلے لوگوں کی طرح روزہ  
فرض ہو اس لیے کہ تم گناہوں سے بچو  
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل  
بن جعفر نے انہوں نے ابوسہیل سے انہوں نے اپنے باپ (مالک)  
سے انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے ایک گنوار پریشان سہرا حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ  
بتلائیے اللہ نے ہم پر کون سی نمازیں فرض کی ہیں آپ نے  
فرمایا پانچ نمازیں البتہ اگر تو نفل زیادہ پڑھے تو اور بات ہے  
پھر اُس نے پوچھا بتلائیے اللہ نے مجھ پر روزے کون سے  
فرض کیے ہیں آپ نے فرمایا رمضان کے البتہ اگر نفل زیادہ رکھے  
تو اور بات ہے پھر اس نے پوچھا اللہ نے مجھ پر فرض زکوٰۃ کونسی

۱۔ صوم کہتے ہیں لغت میں روکنا اور شرعاً ایک عبادت کا نام ہے یعنی کھانے اور پینے اور جماع سے روک کر رہنا صبح صادق سے لے کر عروبہ آفتاب  
تک صوم یعنی روزہ اسلام کا ایک رکن ہے اور اُس کی فرضیت لاکھ کافر ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس آیت سے امام بخاری نے روزے کی فرضیت پر دلیل لی رمضان  
رمضان سے مشتق ہے اُس کے معنی جلنا جس سال رمضان کے روزے فرض ہوئے وہ سخت گرمی کا مہینہ تھا اس لیے اس کا نام رمضان ہو گیا بعضوں نے کہا  
اس لیے کہ اس میں گناہ مل جاتا ہے ۱۳ منہ ۱۴ دو روئے حدیث میں روزے کو ڈھال فرمایا جیسے ڈھال جنگ میں تیر تلوار کے زخم سے بچاتی ہے ایسے ہی  
روزہ مجرموں کی سپر ہے کیوں کہ روزے سے شہوت کا زور ٹوٹ جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس گنوار کا نام منام بن ثعلبہ تھا جیسے کتاب الایمان میں گنوار چکا  
ہے ۱۴ منہ ۱۵ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ رمضان کے روزے فرض ہیں اور کوئی روزہ فرض نہیں ۱۲ منہ

فَاخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَّ أَيْمِ  
الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَقْطَعُ شَيْئًا  
وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا قَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ  
أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ -

۴۷۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَارِيعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا  
فَرَضَ رَمَضَانَ بُرِكَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ  
لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُؤَافِقَ صَوْمَهُ -

۴۷۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الَلَيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ  
مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ  
تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ  
أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ  
حَتَّى فَرَضَ رَمَضَانَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ  
شَاءَ أَفْطَرْ -

### بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ

۴۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَوِجِ عَنْ

کی ہے عرض آپ نے اس کو شرع اسلام کی باتیں بتلا دیں تب  
وہ کہنے لگا قسم اُس کی جس نے آپ کو عزت دی اللہ نے  
جو فرض کیا ہے میں نہ اُس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو مراد کو پہنچایا سچا ہے  
تو بہشت میں جائے گا -

ہم سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل  
بن علیہ نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے  
انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اُس  
کا حکم دیا جب رمضان فرض ہوا تو عاشورے کا روزہ موقوف  
ہو گیا عبد اللہ بن عمر عشاء عاشورے کے دن روزہ نہ رکھتے  
مگر جب اُن کے روزے کے دن آن پڑتا ہے

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں  
نے یزید بن ابی حبيب سے اُن سے عراق بن مالک نے  
بیان کیا اُن کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا سے کہ قریش کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں  
عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے بھی اس دن روزے کا حکم دیا یہاں تک کہ رمضان  
کے روزے فرض ہوئے اور (اُس وقت) آپ  
نے فرمایا جس کا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے  
جس کا جی چاہے نہ رکھے -

### باب روزے کی فضیلت

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قسبنی نے بیان کیا کہا انہوں  
نے امام مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے

یعنی جس دن ان کو روزہ رکھنی عادت ہوئی مثلاً پیر یا جمعرات اس دن عاشورہ آن پڑتا تو روزہ رکھ لیتے ۱۱

إِنِّي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَزْنِي وَلَا يَجْهَلُ دَانَ امْرُؤًا قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مِمَّنْ دَانَ وَآلَذَنِي نَفْسِي بِمِدَّةٍ لَخُلُوفٌ فِيهَا الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ تَرْتِيحِ الْمَسْكِ يَتَوَكُّ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِ الصَّيَامِ لِي وَآنَا أَجْزَى بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرٍ أَمْثَلِهَا۔

بَابُ ۳۱۲ الصَّوْمُ كَقَارِءٍ

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَاوِدُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ يَحْفَظْ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّيَامُ وَالصَّدَقَةُ

انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ (دوزخ کی) سپر ہے روزے میں فحش باتیں نہ کرے نہ جہالت کی باتیں اگر کوئی آدمی اُس سے لڑے یا گالی دے تو دوبار کہہ دے میں روزہ دار ہوں قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے اللہ فرماتا ہے روزہ دار میرے لیے اپنا کھانا پانی پھوڑ دیتا ہے اور اپنی خواہش ترک کر دیتا ہے روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود ہی اُس کا بدلہ دوں گا اور ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں کا ثواب دینگا

باب روزہ گناہوں کا اتار دینا

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ اہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا اہم سے جامع بن راشد نے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا فتنے کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے حذیفہ نے کہا میں نے یہ حدیث آنحضرت سے سنی ہے آپ فرماتے تھے آدمی کو جو فتنہ اُس کے بال بچوں اور (دوست) ہمسایہ کی وجہ سے ہوتا ہے نماز روزہ صدقہ اُس کا اتار

۱۔ مثلاً مٹھا مذاق بیہودہ بھوٹ اور لغو باتیں یا چوینا چلانا غل چانا سعید بن منصور کی روایت میں یوں ہے فحش نہ کیجے نہ کسی سے جھگڑا کرے ۲۔ یعنی آخرت میں بہتر ہوگی کہ عبد السلام نے ایسا ہی کہا اور ابو الشیخ کی منیع حدیث سے دلیل لی کہ روزہ دار جب قبروں سے اٹھیں گے تو اپنے منہ کی بو سے پہچان لیے جائیں گے اور اُن کی منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے اچھی ہوگی ابن ملاح نے کہا کہ دنیا ہی میں روزہ داروں کے منہ کی لعاب اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے قسطلانی اس مقام پر تاویل کی کہ اللہ تعالیٰ خوشبو اور بدبو کے اور اک اور سو گھنٹے سے پاک ہے کہ یہ خوشبو حیوانات کا خاصہ ہے تو کہا یہ جان اور استعارہ ہے ہم کہتے ہیں کہ اور صفات کی طرح اس کو بھی تسلیم کرنا چاہیے اور صفات اللہ میں تاویل اور تخریف نہیں کرتے یہاں بھی ایسا چاہئے تاویل کی کیا ضرورت ہے پروردگار کا بدبو اور خوشبو دریافت کر لینا اسی طرح پر ہے جیسے اس کو لائیں ۳۔ روزہ ایک ایسا مثل ہے جس میں ریا کو دخل نہیں ہوتا آدمی خالص خدا ہی کے دُرسے اپنی تمام خواہشیں جھوڑ دیتا ہے اس وجہ سے روزہ خاص اس کی عبادت ٹھہری اور اس کا ثواب بہت بڑا ہوا اچھا نچہ دوسری حدیث میں ہے کہ شہید کے خون کی بویاقت کے دن مشک کی بو ہوگی اور روزہ دار کے منہ کی بو مشک کی بو سے بہتر فرمایا حالانکہ جہاد میں جان خرچ کرنا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ اسلام کا ایک رکن ہے اور فرض میں ہے جہاد فرض میں نہیں بلکہ فرض کفایہ ہے اور فرض میں فرض کفایہ سے افضل ہوتا ہے ۴۔ منہ



خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعَى مِنْ  
بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ  
دُعَى مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ  
الصِّيَامِ دُعَى مِنْ بَابِ السَّرَّانِ وَمَنْ كَانَ  
مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعَى مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا كَيْ أَنْتَ  
وَأُقْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى مَنْ دُعَى مِنْ  
بَابِ الْأَبْوَابِ مِنْ ضُرُورَةٍ فَقِيلَ يُدْعَى  
أَحَدٌ مِنْ بَابِ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ  
وَأَرْجُوا أَنْ تَكُونُوا مِنْهُمْ۔

**باب ۳۱** هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ  
رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ دَاسِعًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لَا  
تَقَدُّ مَوَارِضَانِ۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتَحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ۔

خدا کے بند سے یہ دروازہ اچھا ہے پھر جو کوئی نمازی ہو گا وہ  
نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو کوئی مجاہد ہو گا وہ  
جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو کوئی روزہ  
دار ہو گا وہ ریان کے دروازے سے بلایا جائے گا اور  
جو زکوٰۃ دینے والا ہو گا وہ زکوٰۃ کے دروازے سے بلایا جائے  
گا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر عرض کیا میرے ماں باپ  
آپ پر مدد تے یا رسول اگر کوئی ان دروازوں میں سے کسی ایک  
دروازے سے بھی بلایا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں لیکن کوئی ایسا  
بھی ہو گا جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے  
فرمایا ہاں ایسے لوگ بھی ہوں گے اور مجھے امید ہے تم  
ان لوگوں میں ہو گے

**باب رمضان یا ماہ رمضان کیا کہیں اور اس کی دلیل**  
جو دونوں طرح کہنا درست جانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا رمضان  
سے آگے روزے نہ رکھو

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ اسامہ بن جعفر نے  
انہوں نے ابوسہیل نافع بن مالک سے انہوں نے ابوبکر بن جعفر نے  
اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب  
رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں

**۱۷** اس لیے کہ مقصود حاصل ہو گیا وہ جنت میں جانا جانتا تھا بقل شخص آم کھانے سے کام نہ لیتے تھے ۱۷ منہ ۱۷ اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق  
کی بڑی فضیلت نکلی ان کا معنی ہونا تو قطعی ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جنتیوں میں بھی وہ اعلیٰ درجہ کے ہیں کہ ہر ایک دروازے سے فرشتے ان کو  
بلائیں گے یا اللہ حضرت ابوبکر صدیق کے قصد بقی میں ہم کو ایک ہی دروازے سے بہشت میں جانے کی پردہ انگیزی دے کہ ہمارے اعمال اس لائق نہیں ہیں مگر  
اس امید پر ہم اپنی زندگی بسر کر رہے تھے کہ در روزِ امید و بیم بدیاں راہ نہ نکال رہے تھے کہ ہم ۱۷ منہ ۱۷ یہ باب اگر امام بخاری نے اس حدیث  
کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن عدی نے ابوبکر بن جعفر رضی اللہ عنہ سے نکالا مرفوعاً کہ رمضان مت کہو رمضان اللہ کا ایک نام ہے اس کے استاد میں ابو  
معشر ہے وہ ضعیف الحدیث ہے ۱۷ منہ ۱۷ اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے چل کر روایت کیا ۱۷ منہ ۱۷ اس کو بھی امام بخاری نے روایت کیا ہے ابوبکر  
رضی اللہ عنہ سے ۱۷ منہ ۱۷ تو آپ نے صرف رمضان فرمایا شہر رمضان نہیں فرمایا ۱۷ منہ



۲۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
الَلَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى النَّبِيِّ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَتَحَّتْ أَبْوَابُ  
السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلِّسَتْ  
الشَّيَاطِينُ.

۲۸۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
الَلَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا  
رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ  
فَاقْدُرُوا لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ  
حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ بْنُ مِلْكَ  
رَمَضَانَ.

بَابُ ۳۱۵ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا  
وَأَحْسَابًا وَنِيَّةً وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّتِهِمْ.

۲۸۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ حَدَّثَنَا  
هَشَامُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

محمد سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث بن سعد  
نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے  
کہا مجھ سے ابوسہیل بن ابی النس نے بیان کیا جو تیمیوں کا غلام تھا  
اُن سے اُن کے باپ نے انہوں نے ابوسہیرہ رضی اللہ عنہ سے  
وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ماہ  
رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے  
ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان  
ذخیروں میں کس بھپے جاتے ہیں

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث بن سعد  
نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں  
نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ  
فرماتے تھے جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو جب  
شوال کا چاند دیکھو تو روزہ موقوف کرو اگر ابر ہو جائے تو تیس  
دن پورے کرو یحییٰ کے سوا اور لوگوں نے لیث سے یوں رقت  
کی مجھ سے عقیل اور یونس نے بیان کیا رمضان کے چاند کے  
تیس دن پورے کرو

باب جو رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب  
کی امید سے نیت کر کے رکھے اُس کا ثواب اور حضرت عائشہ  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی لوگ اپنی نیتوں  
کے موافق اٹھائے جائیں گے

ہم سے مسلم بن ابی اسیم نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام  
دستوائی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابوسلمہ سے

عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا قَاتِلًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا قَاتِلًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

بَابُ أَجُودَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ.

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجُودَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرَيْلُ وَكَانَ جَبْرَيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرُضَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جَبْرَيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجُودَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

بَابُ اسْمِ مَنْ كَرِهَ قَوْلَ السُّدُورِ الْعَمَلُ بِهِ فِي الصَّوْمِ.

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْقَطَيْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَرِهَ قَوْلَ السُّدُورِ وَالْعَمَلُ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ

انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی شب قدر میں ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے عبادت میں کھڑا ہو اُس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو کوئی رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے اُس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں سب دنوں سے زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے سعید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے بھلائی پہنچانے میں اور رمضان میں جب حضرت جبریل آپ سے ملتے رہتے تو آپ اور دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے جبریل رمضان میں ہر رات آپ سے ملا کرتے رمضان گزرے تک وہ آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تو جن دنوں میں جبریل آپ سے ملتے رہتے آپ چلتی ہوئے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہوتے

باب جو شخص روزے میں جھوٹ بولنا اور دعا بازی کرنا نہ چھوڑے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقری نے انہوں نے اپنے باپ (کیسان) سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور دعا بازی کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو یہ احتیاج نہیں کہ کوئی اپنا

۱۔ جھوٹ اور فریب پر ملنا اس کا حاصل وہی دعا بازی ہے اس لیے ہم نے دعا بازی ترجمہ کیا لغوی تو یہ ہے کہ جھوٹ عمل کرنا نہ

يَدْعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔

بَاب ۳۸۷ هَذَا يَقُولُ إِنِّي صَائِتُهُ إِذَا شَعِيَ۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ الزِّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي دَأَاتُ الْجَزَاءِ بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَزُفُ وَلَا يَتَخَبَّبُ فَإِنْ سَابَتْهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِرٌ صَائِرٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيهِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَائِحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ كَذَا لِقَى رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ۔

بَاب ۳۸۸ الصَّوْمُ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعَرُوبَةَ۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَمْرَةَ

کھانا پانی چھوڑتے

باب کوئی اس کو گالی دے تو یہ کہہ سکتا ہے  
میں روزہ دار ہوں۔

ہم سے ابراہیم ابن موسی نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام بن یوسف نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی انہوں نے ابو صالح سے جو گھی بیچتا تھا اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی کا ہر نیک عمل اسی کے کام کا ہے لیکن روزہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ گناہوں کی سپر ہے اور جب تم میں کوئی روزہ رکھے تو فحش باتیں نہ کرے نہ غل مجائے اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑے تو کہہ دے میں روزہ دار آدمی ہوں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی زبان ہے روزہ دار کے منہ کی بوالہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک تو روزہ کھولنے وقت خوش ہوتا ہے دوسرے جب اپنے مالک سے ملے گا تو روزہ کا ثواب دیکھ کر خوش ہوگا

باب جو مجبور ہو اور زنا سے ڈرے تو روزے رکھے

ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے

کہ میں نے روزہ رکھنے کے مرنے پر غرض نہیں ہے کہ آدمی بھوکا پیاسا رہے اللہ تعالیٰ کو اس کی کیا پروا ہے کہ کوئی کھائے پئے یا نہ کھائے بلکہ روزے سے اصلی غایت یہ ہے کہ آدمی گناہوں سے بچے اور دل صاف کرے اور خدا کی عبادت میں عرق بھاد اس سے لذت حاصل کرے جس شخص کو روزہ رکھنے سے یہ باتیں حاصل نہ ہوں بلکہ سارے گناہ کرتا رہے جھوٹ فریب و غابازی میں مہروں رہے تو اس کا روزہ کیا ہے طاقت کشی ہے اس لئے کہ میں نے دنیا میں بھی آدمی نیک عمل سے کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھاتا ہے گو اس کی ریا کی نیت نہ ہو مثلاً لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اس کو اچھا سمجھتے ہیں مگر روزہ وہ ایسی حق تعالیٰ عبادت ہے جس کا صلہ اللہ جل جلالہ ہی دے گا بندوں کو اس میں کوئی دخل نہیں حضرات موفیہ تھے کھاتے روزہ رکھنا گویا مقام صمدیت میں داخل ہونا ہے جو بہت اعلیٰ کا درجہ کا مقام ہے اس لئے

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ  
بَدَأْنَا أَنَا وَابْنُ مَسْرُورٍ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ  
أَعْضٌ لِلْبَصَرِ وَأَخْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ  
يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ  
وِجَاءٌ

باب ۳۲ قول النبي صلى الله عليه وسلم  
إِذَا دَرَيْتُمْ الْإِهْلَالَ فَصُومُوا فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ  
فَافْطَرُوا وَقَالَ صَلِّ عَنْ عَمَلٍ مَنْ صَامَ يَوْمَ  
الشَّكِّ فَقَدْ عَطَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۳۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ  
رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْإِهْلَالَ  
وَلَا تُفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ  
فَافْطَرُوا لَهُ-

۳۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الشَّهْرُ رَمَضٌ وَعَشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى  
تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَافْطَرُوا الْيَوْمَ ثَلَاثِينَ-

۳۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

اُنہوں نے اُٹھنے سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے علقمہ سے  
اُنہوں نے ایک بار میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا  
رہا تھا اُنہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ  
نے فرمایا جو شخص جو رو کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر  
لے نکاح آدمی کی نگاہ نیچی رکھتا ہے شرم گاہ کو بد فعلی سے  
روکے رہتا ہے جس کو یہ طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے روزہ اُس  
کو بھی کر دیتا ہے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جب تم رمضان  
کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزہ  
افطار کرو اور مسلمہ نے عمار سے روایت کی جس نے شک کے  
دن روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنی نے بیان کیا اُنہوں نے امام  
مالک سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر  
کیا تو فرمایا تم اُس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک رمضان  
کا چاند نہ دیکھو اور روزہ موقوف بھی نہ کرو جب تک عید کا چاند نہ  
دیکھو لو اگر ابرہچھا جائے تو تیس دن پورے کر لو

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے  
اُنہوں نے عبد اللہ بن دینار سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہینہ کہیں انیس  
راتوں کا بھی ہوتا ہے تو جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اگر ابراہیم  
جائے تو تیس دن کا شمار پورا کر لو

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا اُنہوں نے جعفر بن محمد سے

یہ فیہ اخیر میں مل کر بہت روزے رکھنے کے بعد گو شروع شروع روزے میں حرارت غریزی کے جوش سے زیادہ شہوت معلوم ہوتی ہے منہ سے  
یعنی مصلہ بن زفر نے جو کبار تابعین میں سے ہیں اس کو اصحاب سنن سے مل کر کیا منہ سے شک کا دن شعبان کا اخیر دن یعنی تیسویں تاریخ جب  
اس دن شبہ ہو کہ چاند ہو یا نہ ہو اور روزہ نہ رکھے اس حدیث سے ثابت ہو کہ شک کے دن روزہ رکھنا منع ہے منہ

بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَخَسَّ إِلَيْهِمَا فِي الثَّلَاثَةِ -

۴۹۲- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤُوسِهِ وَافْطِرُوا لِرُؤُوسِهِ فَإِنْ لَفَّيْكُمْ عَلَيْكُمْ فَاصْكُمُوا عِدَّةَ ثَلَاثِينَ -

۴۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَعْبِئِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا عَدَا أَوْرَاحَ فَيَقِيلُ لَهُ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا -

۴۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ يِلَالٍ عَنْ مُمَيِّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ أَنْفَلَتْ رَجُلًا فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَتَّ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ -

بَابُ ۳۲ شَهْرَ عَيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ قَالَ

سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے دنوں اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور تیسری بار میں انکو ٹھا دیا لیا (دسوں انگلیوں سے تین بار بتلایا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر موقوف بھی کرو اگر ابر ہو جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی سے انہوں نے عکرمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے ایک مہینہ کا ایلا کیا (صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی) جب اونتیس دن گزر گئے تو صبح سویرے یا تیسرے پہر کو آپ ان کے پاس آگئے لوگوں نے عرض کیا آپ نے ایک مہینہ الگ رہنے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا مہینہ اونتیس دن کا (بھی ہوتا ہے)

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایلا کیا آپ کے پاؤں میں سوچ آگئی تھی آپ انتیس راتوں تک ایک بالا خانے میں رہے پھر وہاں سے اترے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایک مہینہ کا ایلا کیا تھا آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا (بھی ہوتا ہے)

باب عید کے دنوں مہینہ کم نہیں ہوتے امام بخاری نے

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِسْحَقُ وَلَوْ كَانَ نَاقِصًا  
فَهُوَ تَمَامٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجُزِّي عَارِ  
كِلَاهُمَا نَاقِصٌ.

۴۹۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ  
قَالَ سَمِعْتُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي  
بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَدَّثَنَا شَيْخٌ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ  
عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرًا عِيدًا مَضًى  
وَدُو الْحَجَّةِ.

بَاب ۳۲۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَكْتُبُ وَلَا تَحْسُبُ.

۴۹۶- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو  
أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا  
أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا تَكْتُبُ وَلَا تَحْسُبُ الشَّهْرُ  
هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ  
وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ.

کما اسحاق بن راہویہ نے کہا اگر وہ انتیس دن کے ہوں تب بھی  
پورے تیس دن کا ثواب ملتا ہے اور محمد بن سیرین نے کہا دونوں  
انتیس دن کے ہوں یہ نہیں ہوتا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے معتبر بن سلیمان نے  
کہا میں نے اسحاق سے سنا انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے  
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے دوسری سند اور مجھ سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے  
معتبر نے انہوں نے خالد عذا سے کہا مجھ کو عبد الرحمن بن ابی بکر  
نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دو مہینے (رمضان اور ذیحجہ)  
عید کے کم نہیں ہوتے (یعنی دونوں) انتیس دن کے ہوں یا تیس  
دن کے ہوں تیس کا ثواب ملتا ہے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ہم لوگ حساب  
کتاب نہیں جانتے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ  
نے کہا ہم سے اسود بن قیس نے کہا ہم سے سعید بن عمرو نے  
انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہم لوگ امی لوگ ہیں (ان پڑھ  
حساب کتاب نہیں جانتے مہینہ کبھی اتنا ہوتا ہے دسویں انگلیوں  
سے تین بار تکرار کیا) کبھی اتنا (ایک انگلی کم کی) یعنی کبھی ۲۹ دن  
کا کبھی ۳۰ دن کا

۱۔ امام بخاری نے اسحاق اور ابن سیرین کے قول نقل کر کے اس حدیث کی تفسیر کر دی امام احمد نے بھی فرمایا ہے قاعدہ یہ ہے کہ اگر رمضان ۲۹ دن کا ہوتا ہے  
تو ذیحجہ ۳۰ دن کا ہوتا ہے اگر ذیحجہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے تو رمضان تیس دن کا ہوتا ہے مگر اس تفسیر میں یہ قاعدہ نجوم شہرہ رستا ہے بعض سال ایسے ہوتے ہیں کہ  
رمضان اور ذیحجہ دونوں اس میں ۲۹ دن کے ہوتے ہیں علماء نے کہا ہم نے خود ایسا دیکھا ہے اس لیے صحیح وہی اسحاق بن راہوی کی تفسیر ہے امام بخاری  
نے اسی نظر سے پہلے اس کو بیان کیا ۴۸۸

بَاب ۳۲۳ لَا يَتَقَدَّ مَنْ رَمَضَانَ يَصُومُ  
يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ -

۴۹۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
هشامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّ مَنْ أَحَدَكُمْ رَمَضَانَ  
يَصُومُ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ  
يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ -

بَاب ۳۲۴ قَوْلِ اللَّهِ جَلَدٌ كَرَّةٌ أَحَدٌ  
لَكُمْ لَيْلَةُ الْإِصْيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ  
هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لِهِنَّ عِلْمُ اللَّهِ  
أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ  
عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَإِلَّا أَنْ بَاسٌ رَوْهَقٌ  
وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ -

۴۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ  
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَوَّازِ قَالَ  
كَانَ أَصْحَبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ  
فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطَرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا  
يَوْمَهُ حَتَّى يُنْسَى وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ حِزْمَةَ  
الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ

باب رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھنا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے  
کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں  
نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کوئی تم میں رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے  
نہ رکھے مگر ہاں کسی شخص کے روزے رکھنے کا دن آجائے جس  
دن وہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتا تھا تو اس دن روزہ رکھ لے

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرماتا ہے تم کو روزے کی  
رات میں اپنی عورتوں سے صحبت کرنا درست ہوا (ان کا تمہارا بڑا  
بے) وہ تمہاری پوشاک تم ان کی پوشاک اللہ کو معلوم ہے کہ تم  
چوری چھپا لیا کرتے تھے اللہ نے تم کو معاف کیا اور گزیر کی  
اب (مزے سے) اُن سے صحبت کرو اور جو تمہاری قسمت میں لکھا  
ہے اس کو ڈھونڈو۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل  
سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ قاعدہ تھا ان میں کوئی  
روزہ دار نہ ہوتا اور افطار کے وقت وہ افطار کرنے سے پہلے سو  
جاتا تو پھر رات کو کچھ نہ کھا سکتا نہ دوسرے دن جب شام  
ہوتی تو کھا سکتا ایسا ہوا کہ قیس بن حرمہ انصاری روزہ دار  
تھے افطار کے وقت وہ اپنی بی بی کے پاس آئے اور پوچھا

۱- معلوم ہوا کہ رمضان کا استقبال کرنا منع ہے جیسے بعض عوام لوگ کرتے ہیں کہ رمضان کے آنے سے پہلے ہی روزے شروع کر دیتے ہیں ہمارے زمانہ میں  
مسندوی لوگ جیکھلا ہیں آمد پر ایسا ہی کیا کرتے ہیں ۲- منہ ۳- نسائی کی روایت میں یوں ہے جب شام کا کھانا کھانے سے پہلے سو جا تا تو رات بھر نہ کچھ کھا  
سکتا نہ بی سکتا یہاں تک کہ دوسرے دن سورج ڈوبے اور ابو الشیخ کی روایت میں ہے مسلمان افطار کے وقت کھانے پینے اور عورتوں سے صحبت کرتے جب  
تک سوتے نہیں سونے کے بعد پھر دوسرا دن ختم ہوا ۴- تک کچھ ذکر کرتے یہ قاعدہ مسلمانوں نے اہل کتاب کو دیکھ کر اپنے میں جاری کیا تھا جیسے ابن  
جریر نے سنی سے نکالا ۵-

أَنِي أَمَرَاتُهُ فَقَالَ لَهَا أَعِنْدَكَ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْظِرْنِي فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَجْعَلُ فَعَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَجَاءَتْهُ أَمْرَاتُهُ فَلَمَّا دَارَتْهُ قَالَتْ خَبَبَةٌ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غَشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَلَّى هَذِهِ الْآيَةَ أَحَلَّ لَكُمْ لَبَلَةَ الصِّيَامِ الرَّفْقُ إِلَى نِسَائِكُمْ فَفَرَّ حُورُهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَتَوَلَّى دَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبْتَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ-

**باب ۳۲۵** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى دَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبْتَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ فَيَذَرُ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۴۹۹- حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُصَيْنٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتَّى يَبْتَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَّا إِلَى عَقَالٍ أَسْوَدَ دَلَى عَقَالٍ أَبْيَضَ فَجَعَلَهُمَا نَحْتِ وَسَادَرَنِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَبْتَيَّنُ لِي فَقَدَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

۵۰۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا شَيْخِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

کچھ کھانے کو ہے انہوں نے کہا نہیں لیکن میں جاتی ہوں کہیں سے ڈھونڈ کر کچھ لاتی ہوں قیس سارے دن مزدوری محنت کیا کرتے تھے اُن کی آنکھ لگ گئی جو روٹ کر آئی دیکھا تو وہ سو گئے ہیں اس نے کہا ہائے بد نصیب دوسرے دن دوپہر کو وہ بے ہوش ہو گئے (بھوک کے مارے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا اس وقت یہ آیت اُتری روزہ کی بات میں تم کو اپنی عورتوں سے صحبت درست کی گئی اس پر صحابہ بہت خوش ہوئے اور یہ آیت بھی اُتری جب تک سفید دھاری کالی دھاری سے تم پر کھل نہ جائے پیتے رہو۔

**باب (سورہ بقرہ میں) اللہ کا یہ فرمانا جب تک صبح کی سفید دھاری کالی دھاری سے تم پر کھل نہ جائے اور پیتے رہو پھر رات تک روزہ پورا کرو اس باب میں براہِ کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اوپر گزری۔**

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے بشیم نے کہا مجھ کو حصین بن عبد الرحمن نے خبر دی انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری یہاں تک کہ سفید دھاگہ کالے دھاگہ سے تم پر کھل جائے تو میں نے دو دریاں لے لیں ایک کالی ایک سفید اور اُن کو اپنے تکیے کے تلے رکھ لیا اور رات کو دیکھتا رہا مجھ کو اُن کے رنگ نہ کھلے صبح کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا (آپ ہنسے) اور فرمایا کالے دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے دن کی روشنی مراد ہے۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سہل بن سعد سے یہ آیت اُتری دوسری سند ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان



أَبُو عَسَاةَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا  
حَتَّى يَنْبَتِينَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ  
وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رَجَالٌ إِذَا ارَادُوا  
الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رَجْلِهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ  
وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَلَمْ يَنْزِلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَنْبَتِينَ لَهُ  
رُؤْيَتُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْفَجْرَ فَعَلِمُوا  
أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

بَاب ۳۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَسْتَعْتِكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ إِذَا نَبَلَ

۵۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سَمِيعٍ عَنْ أَبِي سَمَاءَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَالْقِسْمِ  
مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ  
بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ  
فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقِسْمُ  
وَلَمْ يَكُنْ يَبِينُ إِذَا هُمَا إِلَّا أَنْ يَذُقِي  
ذَا وَبَنَزَلَا -

کیا کہ اسم سے ابو حسان محمد بن مطرف نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو حازم  
نے انہوں نے سہل بن سعد سے یہ آیت اُتری کھاتے پیتے  
رہو یہاں تک کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے تم پر کھل جائے  
اور لفظ من الفجر نہیں اُترا بعض لوگوں نے کیا کیا اپنے پاؤں  
میں سفید دھاگہ اور کالا دھاگہ باندھ لیا اور اُس وقت تک  
کھاتے رہے جب تک ان کا رنگ نہیں کھلا پھر اللہ تعالیٰ نے  
یہ لفظ اُتارا من الفجر جب سمجھ کہ کالے اور سفید دھاگے سے رات  
دن مراد ہیں۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ بلال رضی کی  
اذان تم کو سحری کھانے سے نہ روکے

ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ  
سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے  
ابن عمر رضی اور قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی  
کہ بلال رضی رات رہے سے اذان دے دیا کرتے تھے تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کھانے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ  
عبد اللہ بن ام مکتوم اذان دے وہ اُس وقت اذان نہیں دیتے  
جب تک صبح نہیں ہوتی قاسم نے کہا بلال اور ابن ام مکتوم دونوں  
کی اذان میں اتنا ہی فرق ہوتا کہ ایک اُترتا اور ایک چڑھتا

۱۔ بظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیوں کہ اتنی دیر میں اس قدر وقت کہاں ہو سکتا تھا کہ لوگ کھاتے پیتے رہیں بعضوں نے کہا صحابہ کی عمری بہت قلیل ہوتی ایک آدھ  
کچھ اور ایک آدھ لقمہ کھانے کا دوسرے یہ کہ ممکن ہے کہ بلال بن اذان کے بعد منبر پر بیٹھ کر پھر سے رہتے ہوں اور دعا اور استغفار کرتے رہتے اور ان کے اُترنے  
کے بعد ابن ام مکتوم چڑھتے ہوں اور اذان کہتے ہوں دوسری روایت میں ہے کہ ابن ام مکتوم اندھے تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک  
لوہان سے نہ کہتے کہ صبح ہو گئی اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب ابن ام مکتوم صبح صادق ہونے کے بعد اذان دیتے تو ان کی اذان تک آپ نے کھانا پینا کیسے جواز  
رکھا بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ ابن ام مکتوم اذان نہیں دیتے جب تک صبح نہ ہوتی اس کا یہ مطلب ہے کہ صبح قریب نہ ہوتی مگر یہ جواب غلط ہے کس لیے کہ اگر  
ایسا ہوتا تو نہ بلال رضی کی اذان وقت پر ہوئی نہ ابن مکتوم کی بلکہ دونوں وقت سے پہلے ہوئیں تو صحیح جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ دار کے لیے کھانا پینا اس  
وقت تک جائز رکھا ہے جب تک اس پر صبح نمایاں نہ ہو اگر حقیقت میں صبح ہو گئی ہو لیکن روزہ دار کو اس کی شناخت نہ ہو اور وہ یہ خیال کرے کہ ابھی وقت باقی  
ہے اور کچھ کھانی پانی تو اس کے روزے میں خلل نہ آئے گا پس صحابہ جن کو صبح صادق کی شناخت تھی ابن ام مکتوم کو خبر نہ دیتے کہ صبح ہو گئی (باقی بر صفحہ آئندہ)

### بَابُ ۳۲۸ تَاخِيرُ السَّحْرِ -

۵۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَسْحَرُ فِي أَهْلِ نَجْدٍ ثُمَّ تَكُونُ مُرْعَى أَنْ أَدْرَكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۳۲۹ قَدَرِ كَمِّ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ -

۵۰۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْإِذَاكِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ ثَمَثَيْنِ آيَةٍ -

بَابُ ۳۲۹ بَرَكَةُ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِحْيَاقٍ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ وَأَصْلُوا وَكَمُّ يَذْكُرُ السَّحُورَ -

۵۰۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ قَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصِلَ النَّاسِ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَفَنَهَا هُوَ

### بَابُ سَحْرِ كِهَانِ نِيسِ دِيرِ كَرِنَا

ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا میں اپنے گھر میں سحری کھاتا پھر مجھ کو جلدی ہوتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پا لوں

### بَابُ سَحْرِ اور فَجْرِ کی نماز میں کتنا فاصلہ ہونا چاہتا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھانی پھر آپ صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے انس نے کہا میں نے پوچھا سحری میں اور صبح کی اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا انہوں نے کہا پچاس آیتیں پڑھنے کے موافق

بَابُ سَحْرِ کِهَانِ نِيسِ دِيرِ كَرِنَا ہے واجب نہیں ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے اصحاب نے تہ کے روزے رکھے اُن میں سحری کھانے کا ذکر نہیں ہے

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تہ کے روزے رکھے لوگوں نے بھی تہ کے روزے رکھے اُن کو یہ شاق گذرا آپ نے اُن کو

(بقیہ صفحہ سابقہ) وہ اذان شروع کرتے اور اسی عام لوگوں پر جمع ہو جاتا نہ کھلتا اس لیے اُن کو کھانے پینے کی اجازت رہی یہ مذہب اگرچہ اربعہ اور مجہور علماء کے خلاف ہے مگر حدیث صحیح سے اس کی تائید ہوتی ہے اور الحق الحق بالاتباع ۱۳ منہ (عواشی صفحہ ۱۵) اس روایت سے آدمی معلوم کر سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سحری کب کھاتے یعنی سحر کے قریب کھاتے نہ کہ پھر رات رہے سے جیسے ہمارے ملک میں عام لوگوں نے عادت کر لی ہے اور ہماری شریعت میں احکام نجوم اور سمات پہنچانے کی تکلیف نہیں ہے نہ ہم کو ان پر چلنا ضروری ہے ہم کو اپنی آنکھ سے دیکھ لینا کافی ہے اگر یہ معلوم ہو ہو جائے کہ صبح ہو گئی تو کھانا پینا موقوف کرے اور نہ شراعت سے کھانی مکتا ہے گو نجوم کے قاعدے سے صبح ہو گئی ہو ۲ منہ

قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ  
إِنِّي أَظَلُّ أُطْعَمُ دُاسْتِي۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صَهْبِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَسْكُرُوا فَإِنَّ فِي السَّكْرِ بَرَكَهٌ۔

بَابُ ۳۱ إِذَا تَوَلَّى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَقَالَ  
أُمُّ الدُّدَّةِ كَانَ أَبُو الدَّيْدَاءِ يَقُولُ عِنْدَكُمْ  
طَعَامٌ فَإِنْ تَلَّنَا لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِتُمْ يَوْمِي هَذَا  
وَفَعَلَهُ أَبُو طَخَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَابْنُ عُيَيْنٍ  
وَحَدَّثَنِيهِ۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْحَمِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا  
يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنَّ مَنْ  
أَكَلَ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ فَلَیْصُمُ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ  
فَلَا يَأْكُلْ۔

بَابُ ۳۲ الصَّائِتُ يُصْبِحُ جُنُبًا۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ قَوْلٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ

منع فرمایا انہوں نے کہا آپ تو تہ کے روزے رکھتے ہیں آپ نے  
فرمایا میں تمہاری طرح تھوڑے ہوں میں تو برابر کھلایا پلایا جاتا ہوں  
ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ  
نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہبہ نے کہا میں نے انس بن  
مالک سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحر کھایا کرو  
اس میں برکت ہوتی ہے (ثواب ملتا ہے)

باب کوئی شخص دن کو روزے کی نیت کر لے تو درست  
ہے اور ام دردا نے کہا ابو الدرداء ان سے پوچھتے تھے تمہارے  
پاس کھانے کو ہے وہ کہتی نہیں تو وہ کہتے ہیں تو آج روزے  
سے ہوں اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما  
تذکرہ نے بھی ایسا ہی کیا۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی  
عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عاشورے کے دن یہ منادی  
کرنے کو بھیجا کہ جس نے آج کچھ کھا لیا ہے وہ شام تک اب  
کچھ نہ کھائے یا روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھا یا وہ  
شام تک نہ کھائے

باب صحیح کو روزہ دار جنابت میں اٹھے تو کیسا

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام  
مالک سے انہوں نے سہمی سے جو ابو بکر بن عبد الرحمن بن عمار بن ہشام  
بن مغیرہ کے غلام تھے انہوں نے ابو بکر بن عبد الرحمن سے سنا

۱۔ ایک روایت میں ہے کہ کو ایک گھوڑ پانی پی لے یا ایک کھجور یا چند دانے منقہ کے کھائے دوسری روایت میں ہے کہ کو ایک کھجور روزے کی قوت  
حاصل کر دے اور دوسری کو سو کرات کو مانگنے کی ۱۲ منہ اکثر علماء کے نزدیک فرض روزے کی نیت رات سے کرنا ضروری ہے اگر نفل ہو تو دن کو بھی نیت کر سکتے  
ہیں اور ابو حنیفہ نے فرض کی بھی نیت دن کو جائز رکھی ہے ۱۲ منہ اور دوا کی روایت کو ابن ابی شیبہ نے اور ابو طلحہ کی روایت کو عبد الرزاق نے اور  
ابو ہریرہ کی روایت کو بیہقی نے اور ابن عباس کی روایت کو حمادی نے اور عبد اللہ کی روایت کو بھی عبد الرزاق نے و مل کیا کہ قال الحافظ ۱۲ منہ



عَائِشَةُ رَضِيَ خَدْمُ عَلَيْهَا فَرَجَّهَا.

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِتٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرْبِهِ وَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَارِبٌ حَاجَةً قَالَ طَاوُسٌ أُولَى الْأَرْبَةِ الْأَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ.

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ إِنَّ نَظَرَ فَا مَنَى يَتَوَصَّوْمَهُ۔ ۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْبِلُ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِتٌ ثُمَّ حَكَّكَ۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي جَمْدٍ اللَّهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

دست ہے حضرت عائشہؓ نے کما روزہ دار پر عورت کی شرم کاہ حرام ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لینے اور مباشرت کرتے اور آپ روزہ دار ہوتے مگر بات یہ ہے کہ آنحضرت تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر اختیار رکھتے تھے ابن عباس نے کہا (سورہ طہ میں جو) مآرب کا لفظ ہے اس کے معنی حاجتیں ملاؤ اس نے کہا سورہ نور میں جو غیر اولی الاربعہ آیات اس کا معنی بیوقوف جس کو عورتوں سے عرض نہ ہو۔

باب روزے میں بوسہ لینا اور جابر بن زیدؓ نے کہا اگر روزہ دار نے (شہوت سے) دیکھا اور منی نکل آئی تو اپنا روزہ پورا کرے ہم سے محمد بن شہنہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرتؐ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری مسند اور ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بی بیوں کا بوسہ لیتے اور آپ روزہ دار ہوتے پھر ہنس دیں

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن ابی عبد اللہ سے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے

۱۔ اس میں اشارہ ہے کہ جو ان آدمی کو روزے میں بوسہ اور مباشرت مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے نفس پر قادر نہ رہے اور جماع کر بیٹھے دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے بڑے کو روزے میں بوسہ کی اجازت دی اور جو ان کو منع فرمایا ۲۔ مسند ۳۔ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۴۔ مسند ۵۔ اس کو عبد البرزاق نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۶۔ مسند ۷۔ اس کو ابن ابی ثبیہ نے وصل کیا ۸۔ مسند

أَبْنِي كَثِيرٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَيْمَةِ إِذْ حَضَتْ فَأَنَسَلْتُ فَأَخَذَتْ ثِيَابَ حِجْزِي فَقَالَ مَا لَكَ أَنْفُسْتَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الْخَيْمَةِ وَكَانَتْ رَهَى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِسَاءَةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَ يُغَيِّثُهَا دَهْوَ صَائِعَةً

**بَاب ۳۳ اغْتِسَالُ الصَّائِمِ وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ لَهَا عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الْحَمَامَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوْ الشَّيْءَ وَقَالَ الْحَنُوفِيُّ لَا بَأْسَ بِالْمُضْمَضَةِ وَالْتَبَادُ لِلصَّائِمِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا كَانَ صَوْمُ أَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دِهْنًا أَوْ زَجَلًا وَقَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَتَقَحَّمُ فِيهِ فَإِنَّا صَائِمٌ وَبَلَّ كَرَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَاكُ أَقْلَ النَّهَارِ دَارِخَةً وَلَا يَبْلُغُ رَيْقَةً وَقَالَ عَطَاءُ**

انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے زینب سے جو ام سلمہ کی بیٹی تھیں انہوں نے اپنی والدہ (بی بی ام سلمہ) سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا میں ایک چادر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی) تھی اتنے میں مجھ کو حیف آگیا میں چپکے نکل بھاگی اور حیف کے کپڑے سنبھالے آپ نے پوچھا کیا ہوا کیا حیف آگیا میں نے عرض کیا جی پھر میں چادر میں آپ کے ساتھ ٹھکس گئی اور ام سلمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مل کر ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں اُن کا بوسہ لیا کرتے۔

**باب روزے میں نہانا اور عبد اللہ بن عمرؓ نے روزے میں ایک کپڑا بھگو کر اپنے بدن پر ڈالا اور شعبیؓ روزہ دار تھے اور حمام میں گئے اور ابن عباسؓ نے کہا ہانڈی کا مزہ یا اور کسی چیز کا مزہ چکھنے میں قباحت نہیں اور امام حسن بصریؒ نے کہا مکمل کرنا یا پانی سے اپنے تئیں ٹھنڈا کرنا روزہ دار کو منع اور ابن مسعودؓ نے کہا جب کوئی روزہ رکھنے والا ہو تو صبح کرے تیل لگایا ہوا کنگھی کیا ہوا اور انسؓ نے کہا میرا ایک حوض ہے میں روزے میں اس میں غوطہ مارنا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ روزے میں مسواک کیا کرتے اور عبد اللہ بن عمرؓ روزے میں صبح اور شام ہر وقت مسواک کیا کرتے اور روزہ دار غفوک نہ نلکے اور عطاءؓ نے کہا اگر روزہ دار اپنا تھوک**

**۱۷** اس کو ابن ابی شیبہؒ نے وصل کیا **۱۸** منہ **۱۹** اس کو ابن ابی شیبہؒ اور بیہقی نے وصل کیا **۲۰** منہ **۲۱** اس کو عبد الرزاقؒ نے وصل کیا **۲۲** منہ **۲۳** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۲۴** منہ **۲۵** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۲۶** منہ **۲۷** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۲۸** منہ **۲۹** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۳۰** منہ **۳۱** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۳۲** منہ **۳۳** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۳۴** منہ **۳۵** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۳۶** منہ **۳۷** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۳۸** منہ **۳۹** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۴۰** منہ **۴۱** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۴۲** منہ **۴۳** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۴۴** منہ **۴۵** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۴۶** منہ **۴۷** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۴۸** منہ **۴۹** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۵۰** منہ **۵۱** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۵۲** منہ **۵۳** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۵۴** منہ **۵۵** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۵۶** منہ **۵۷** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۵۸** منہ **۵۹** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۶۰** منہ **۶۱** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۶۲** منہ **۶۳** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۶۴** منہ **۶۵** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۶۶** منہ **۶۷** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۶۸** منہ **۶۹** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۷۰** منہ **۷۱** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۷۲** منہ **۷۳** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۷۴** منہ **۷۵** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۷۶** منہ **۷۷** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۷۸** منہ **۷۹** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۸۰** منہ **۸۱** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۸۲** منہ **۸۳** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۸۴** منہ **۸۵** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۸۶** منہ **۸۷** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۸۸** منہ **۸۹** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۹۰** منہ **۹۱** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۹۲** منہ **۹۳** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۹۴** منہ **۹۵** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۹۶** منہ **۹۷** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۹۸** منہ **۹۹** اس کو ابن عباسؓ نے وصل کیا **۱۰۰** منہ

إِنْ أَرَدْتُمْ دَرِيْعَةً كَأَقُولِ يُعْطَرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْرُوقٍ  
لَكَابَسَ بِالْيَحَاكِ الرَّطْبُ قِيلَ لَهُ طَعْمُ قَالَ أَنَا  
كَه طَعْمُ فَأَنْتَ تَصْبِصُ بِهِ وَكَمْ يَرَأْسُ  
وَالْحَسَنُ وَابْرَاهِيْمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ  
بِأَسَاءٍ

۵۱۱ مَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَيْنِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ  
عُرْوَةَ وَآبِي بَكْرٍ قَالَتِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ  
مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ

۵۱۲ مَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ يَحْيَى مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ بْنِ الْغَيْثَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ  
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كُنْتُ أَنَا وَآبِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى  
دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لِيَصْبِيحُ حُجْبًا مِمَّنْ  
جَمَاعٌ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ ثُمَّ دَخَلْنَا  
عَلَى أُمِّ سَكَنَةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ

باب ۳۳ الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ  
تَأْسِيًا وَقَالَ عَلَاءُ بْنُ إِبْنِ مَسْرُوقٍ فَدَخَلَ الْمَاءُ  
فِي حَلْقِهِ كَأَنَّهُ يَبْسُ إِنْ لَمْ يَمْلِكْ وَكَانَ

محل گیا تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ جاتا رہا اور ابن سیرین نے کہا کچی  
مسواک کرنے میں کوئی قباحت نہیں لوگوں نے کہا اس میں تو مزہ ہوتا  
ہے انہوں نے کہا مزہ تو پانی میں بھی ہوتا ہے حالانکہ روزے میں  
پانی سے کلی کرتے ہیں اور انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا روزہ دار کو  
سر نہ لگانا درست ہے۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن وہب نے  
کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور ابوبکر  
رضی اللہ عنہما نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
نہانے کی حاجت ہوتی اور احتلام سے نہیں بلکہ جماع سے اور صبح ہوجاتی  
آپ نہاتے اور روزہ رکھتے۔

ہم سے اسماعیل بن اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے انہوں  
نے کسی سے جو ابوبکر بن عبدالرحمن بن عمار بن ہشام بن مغیرہ کے غلام  
تھے۔ انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے  
ساتھ مل کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پاس گیا انہوں نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جماع سے جنابت ہوتی نہ احتلام سے پھر صبح ہو  
جاتی اور آپ اس دن روزہ رکھتے پھر ہم ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پاس  
گئے انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

باب اگر روزہ دار بھول کر کھاپی لے دے تو روزہ نہیں جاتا۔  
اور عطاء نے کہا اگر روزہ دار ناک میں پانی ڈلے اور پانی حلق میں  
اُتر آئے تو روزہ نہ جائے گا۔ اگر اس کو نکال نہ سکے۔

۱۔ کچی یعنی گلی بری مسواک کرنے میں جب کچی مسواک منع نہ ہوئی تو خشک مسواک بہ طریق اولیٰ منع نہ ہوگی اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا ۱۱۷ منہ ۱۷ اس کے اثر کو  
ابرواؤ نے اور حسن کے اثر کو عبدالرزاق نے ابراہیم نخعی کے اثر کو سعید بن مسعود نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ مجاہد علماء کے نزدیک  
مصر سے کہنے پینے میں روزہ نہیں جاتا نہ قضا لازم ہوتی ہے۔ اور امام مالک نے کہا اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور قضا واجب ہوگی ۲ منہ ۱۷ اس کو  
عبدالرزاق نے وصل کیا ابن جریر کے طریق سے حنفی نے اس میں خلاف کیا ہے۔ ان کے نزدیک ایسی حالت میں روزہ جاتا رہے گا۔ اور قضا لازم ہوگی۔ ۳ منہ ۱۷  
رحمہ اللہ تعالیٰ

الْحَسَنُ أَنْ دَخَلَ خَلْفَهُ الدُّبَابُ فَلَا يَشِيْ عَلَيْهِ وَقَالَ  
الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ إِنَّ جَامِعَ نَاسِيًا فَلَا يَشِيْ  
عَلَيْهِ +

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ  
زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا كُنِيَ فَكُلْ وَتَرَبَّ تَلَيْتُمْ صَوْمَهُ فَأَنَسَا  
أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ +

باب ۳۲۶۔ سَوَاءُ الرُّطْبِ وَالْيَابِسِ  
لِلصَّائِمِ وَبُذْكَرُ مَعْنَى عَاهِدِينَ وَبَيْعَةٌ قَالَ  
كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَافَسُ وَهُوَ  
صَائِمٌ مَا لَا أَحْضَرُ أَوْ أَعْدُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى  
أُمَّتِي مَا مَرَّتْهُمْ بِالسَّائِلِ عِنْدَ كُلِّ مَوْضِعٍ وَ  
يُرْوَى نَحْوَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخْصُ الصَّائِمَ  
مِنْ غَيْرِهِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ عَنِ

اور امام حسن بصری نے کہا اگر روزہ دار کے حلق میں کئی گھس جائے تو روزہ  
نہیں مہاتا اور حسن اور مجاہد نے کہا۔ اگر بھولے سے جماع کر لے تب بھی  
روزہ نہیں جانا۔

ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ امام کو یزید بن زریع نے خبر دی  
کہ امام سے ہشام نے بیان کیا کہ امام سے محمد بن سیرین نے انہوں نے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا  
جب بھولے سے کوئی روزے میں کھاپی لے تو اپنا روزہ پورا کرے اللہ  
نے اُس کو کھلایا یا پلا یا تہ

باب سومکھی اور کچی مسواک روزہ دار کو درست ہونا اور علم  
بن رعبہ سے منقول ہے۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کو دیکھا بیسٹار مرتبہ آپ روزہ دار رہ کر مسواک کیا کرتے تھے اور  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اگر میں یہ سمجھتا  
کہ میری امت پر مشکل ہوگی۔ تو میں اُن کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم  
دیتا تہ اور ایسا ہی جابر اور زید بن خالد سے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے منقول ہے۔ اُس میں روزہ دار کو خاص نہیں  
کہا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کی آپ نے فرمایا مسواک منہ کو پاک کرتی ہے پُرکار

۱۔ اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا ابن منذر نے اس پر اتفاق نقل کیا لیکن بعضوں نے اس پر نفی نقل کیا کہ فقہاء کہنا بہتر ہے۔ ۱۲۔ اس کو عبد اللہ بن زبیر نے وصل کیا انہوں  
نے کہا کہ کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے ابن ابی جریج سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا اگر کوئی آدمی رمضان میں بھول کر اپنی عورت سے صحبت کرے تو کوئی نفع نہ  
دے گا۔ اور ثوری سے روایت کی انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے کہا بھول کر جماع کرنا بھول کر کھانے اور پینے کے برابر ہے۔ ۱۳۔ منہ  
۱۴۔ دوسری روایت میں ہے کہ یہ اللہ کا رزق ہے جو اُس کو دیا ابن عربی نے کہا تمام شہروں کے فقہائے اسی حدیث کے موافق یہ حکم دیا ہے کہ بھول کر کھاپی لینے  
سے روزہ نہیں جاتا مگر امام مالک نے سب کے برخلاف کہا ہے کہ روزہ جاتا رہیگا۔ اور فقہاء لازم ہوگی ۱۵۔ منہ ۱۶۔ اُس کو امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن  
نے وصل کیا ۱۷۔ منہ ۱۸۔ یہ امام نسائی اور بخاری کا لفظ ہے۔ اور ان کی روایت میں یوں ہے۔ لا مروتھم بالسواک عند کل صلوۃ جس سے یہ مطلب نکل  
آتا ہے کہ یوں کہ آخر روزے میں نماز تو ضرور پڑھے گا۔ جب ہر نماز پر مسواک بغیر مع ہوئی۔ تو روزے میں بھی مشروع ہوگی ۱۹۔ منہ ۲۰۔ جابر کی روایت کو ابن عمر نے کتب  
السواک میں اور زید بن عبد اللہ کی روایت کو امام احمد اور صحابین نے وصل کیا مگر اس میں عند کل صلوۃ ہے۔ ۲۱۔ منہ ۲۲۔ یہ کہی اور مسواک کی تخصیص کی قرآن مجید نے  
اس حدیث کے عموم سے دلیل ۲۳۔ منہ ۲۴۔ اُس کو امام احمد اور نسائی اور ابن عمر اور ابن حبیب نے وصل کیا ۲۵۔ منہ ۲۶۔



النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْمَرَةً ۖ لَلْعَوْدِ مَرْمَرَةً ۖ  
لِلرَّيْبِ ۖ وَكَأَلْ عَطَاءٍ وَتَنَادَتْ بَيْنَهُمَا رِيْقَةٌ ۖ

۵۱۲۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَبَّشَةَ أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ  
عَنْ حُمَرَ بْنِ أَدَايْتُ عَنْ عُمَانَ بْنِ كَوْثَرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
يَدَهُ يَهْ تَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّضَ ۖ اسْتَنْشَرْتُ ثُمَّ غَسَلَ فَمَهُ  
ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيَمْنَى إِلَى الْيُسْرَى ثَلَاثًا  
ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْيَمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ  
مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيَمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ  
الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَّمًا نَحْوَ مَوْصُوغِي هَذَا ثُمَّ قَالَ  
مَنْ كَوَّمًا مَوْصُوغِي هَذَا أَتَمَّ يَصِلُ إِلَى رُكْعَتَيْنِ وَلَا  
يُحْدِثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا شَيْئًا إِلَّا خَفَرَهُ لَهُ مَا خَفَرَهُ  
مِنْ ذَنْبِهِ ۖ

باب ۳۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
كَوَّمًا فَلَيْسَتْ شَيْءٌ بِمُخْرَجٍ الْمَاءِ وَكَمْ يَمُوتُ  
الصَّائِمُ وَغَيْرِهِ ۖ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالسَّعُوطِ  
لِلْمُتَّئِمِّ وَإِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَكَيِّنَ حُلَّ  
وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ تَمَضَّضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِيهِ  
مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيئُهُ إِنْ لَمْ يَزِدْ رَدِّ رِيْقَةٍ وَمَا  
بَقِيَ فِيهِ وَلَا يَضِيئُهُ الْعِلَاقُ فَإِنْ أَذْكَرَ  
رَيْقُ الْعِلَاقِ لَا أَقُولُ أَنَّهُ يَفْطُرُ وَلَكِنْ

کو پسند ہے اور عطا اور قتادہ نے کہا روز دار اپنا تھوک نکل سکتا ہے۔

ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی  
کہ ہم کو عمر نے کہا مجھ سے نہری نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن یزید  
انہوں نے حمران سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا  
انہوں نے وضو کیا تو دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا پھر کل کی ناک  
سنگی پھر تین بار منہ دھویا پھر دامن ہاتھ کہنی تک تین بار پھر بایاں  
ہاتھ کہنی تک تین بار پھر سر پر مسح کیا پھر دامن پاؤں تین بار دھویا پھر  
بایاں پاؤں تین بار پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
اسی طرح جیسے میں نے وضو کیا وضو کرتے دیکھا پھر آپ نے فرمایا جو  
شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضو کی)  
پڑھی۔ اُن میں وہی تباہی خیال نہ کرے تو اس  
کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جب کوئی وضو

کرے تو اپنے نچنوں میں پانی ڈالے اور آپ نے روزہ دار اور بے  
روزہ میں کوئی فرق نہیں کیا۔ اور حسن بصری نے کہا روزے میں  
ناک میں دوا ڈالنا درست ہے۔ اگر اُس کے حلق تک نہ پہنچے اور میر  
لگا سکتا ہے۔ اور عطاء نے کہا روزہ دار کل کر کے منہ سے سب پانی نکال  
دے تو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اگر وہ اپنا تھوک نکل جائے  
اور جو اُس کے منہ میں رہ گئی (پانی کی ترش) اور روزہ دار  
مصطکی نہ چبائے (یا سہیاری) پھر اگر مصطکی کا تھوک نکل جائے

۱۔ عطاء کے ان کو سعید بن منصور نے اور قتادہ کے ان کو سعید بن محمد نے اپنی تفسیر میں منقول کیا ۲۔ اس کو سلم اور عبد الرزاق نے منقول کیا ۳۔ اس کو ابن  
ابی شیبہ نے منقول کیا اور حنفیہ اور اوزاعی اور اسحاق کے نزدیک ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن امام مالک اور شافعی اور مہرہ و عطاء کے نزدیک نہیں  
ٹوٹے گا۔ بشرطیکہ وہ دوا حلق میں نہ آئے ۴۔ اس کو سعید بن منصور نے ابن مبارک سے منقول کیا انہوں نے ابن جریج سے اور عبد الرزاق نے بھی ۵۔ منہ  
۵۔ اس کو عبد الرزاق نے منقول کیا ابن جریج سے ۶۔ منہ ۷۔

يُنْفِى عَنْهُ فَإِنْ اسْتَنْثَرَ فَدَكَّلَ الْمَاءَ خَلَقَهُ  
كَأَسْكَانٍ يَكُونُ لَكُمْ مَبْدُؤُكُمْ

باب ۳۳ اِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَبَدَأَ كَوْنَهُ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ  
مِنْ غَيْرِ عَذْرٍ ذَكَرَ مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ اللَّهِ  
وَإِنْ صَامَهُ كَرِهَهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ سَعِيدُ  
بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَابْنُ أَبِي هَيْثَمٍ  
وَقَتَادَةُ وَحَمَّادُ يَفْضُلُ يَوْمًا مَكَاتَةً

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلُومٍ عَنْ يَزِيدَ  
بْنِ هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَيْمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ حُوَيْلِدٍ عَنْ  
عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ  
سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ قَالَ مَا لَكَ  
قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَتَلٍ يُدْعَى النُّعْرَى فَقَالَ أَيْنَ  
الْمُعْتَرِقُ قَالَ أَنَا قَالَ كَصَدَّقِي بِهَذَا

باب ۳۴ اِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَكَمَّ

تو میں یہ نہیں کہتا کہ اُس کا روزہ جاتا رہے گا۔ لیکن منع ہے اور اگر انکے  
میں پانی ڈال دے اُس کے حلق میں بے اختیار آ کر گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا  
باب اگر جان بوجھ کر رمضان میں جماع کرے اور پھر سیر  
سے مرفوعا یوں مروی ہے۔ جو رمضان میں بے عذر اور بے بیماری  
ایک دن روزہ نہ رکھے۔ تو ساری عمر کے روزے بھی اُس کا بدل  
نہ ہوں گے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔ اور سعید بن مسیب  
اور شعبی اور ابن جبیر اور ابراہیم اور قتادہ اور حماد نے کہا ایک  
روزہ اُس کے بدل رکھ لے

ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ہارون  
سے سنا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا اُن کو عبد الرحمن بن قاسم  
بن محمد نے خبر دی انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر بن عوام بن حوید  
سے انہوں نے عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت شے  
سنا وہ کہتی تھیں ایک شخص سلمہ یا سلمان بن صفحہ آنحضرت پاس آیا  
اور کہنے لگا۔ میں دوزخ میں جل چکا آپ نے فرمایا کیوں کیا ہو کہنے  
لگا میں نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت کی پھر آپ کے پاس  
مجبور کا ایک قہیلہ آیا جس کو عرق کہتے ہیں آپ نے فرمایا وہ دوزخ  
میں جلتے والا کہاں ہے۔ اُس نے کہا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ  
اُس سے فرمایا تو یہ خیرات کر دے۔

باب اگر رمضان میں قصد اجماع کرے اُس کے پاس

۱۔ ابن منذر نے کہا اس پر اجماع ہے کہ اگر روزہ دار اپنی تھوک کے ساتھ دانتوں کے درمیان جوڑا جاتے۔ جس کو حال نہیں سکتا نکل جائے تو اس کا روزہ نہ ٹوٹے گا۔  
اور ابو حنیفہ کہتے تھے۔ اگر روزہ دار کے دانتوں میں گوشت رہ گیا ہو اس کو چپا کر قصداً کھا جائے تو اس پر قضا نہیں اور مجبور کہتے ہیں کہ قضا لازم ہوگی اور انہوں نے  
روزے میں مصطکی چبانے کی رحمت دی اگر اُس کے اجزاء نکلیں۔ اگر نکلیں اور نکل جائے تو مجبور علماء کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا ۱۲۔ سنہ ۲۰۰ اس میں تنفیہ  
خلاف ہے جیسے ادھر گزر چکا ۱۲۔ سنہ ۲۰۰ اس کو اصحاب سنن اور ابن خزیمہ نے نکالا ۱۲۔ سنہ ۲۰۰ اُس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲۔ سنہ ۲۰۰ سعید کے اثر کو مسند نے  
اور شعبی کے اثر کو سعید بن منصور نے اور سعید بن مسیب کے اثر کو سعید بن منصور نے اور قتادہ اور حماد بن ابی سلیمان کے اثر  
کو عبد الرزاق نے وصل کیا۔ ۱۲۔ سنہ

يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَلْيَكْفُرْ.

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّ أَبَاهُ يُرَى قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ

عَلَى امْرَأَةٍ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ ذَنْبَةً تَغْتَرِبُهَا

قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ

مُتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ الطَّعَامَ

سِتِينَ مَسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذَٰلِكَ أُتِيَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِمَا

كُفْرٌ وَالْعَرَقُ فِي الْبِكَلِ قَالَ آيِنِ السَّائِلُ

فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ

الرَّجُلُ أَعْلَى أَفْقَرٍ مَتَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَلَّاهُ

مَا بَيْنَ كَابِتَيْمَا يُرِيدُ الْخَرَّتَيْنِ أَهْلَ بَيْتِ

أَفْقَرٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَعِكَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَكَتْ أَنْبَايَةُ

ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْنَاهُ أَهْلَكَ ۝

خیلات کو بھی کچھ نہ ہو پھر اسکو کہیں خیرات مل جائے تو وہی کفارہ میں دے

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں

زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی ابو ہریرہؓ نے

کہا ایسا ہوا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے

تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا رسولہ بن صخر یا سلمان بن صخر اس نے

عرض کیا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کیوں کیا

ہو۔ وہ کہنے لگا میں اپنی جو رد سے لگ گیا اور میں روزہ دار تھا

آپ نے فرمایا۔ تجھ کو آزاد کرنے کے لئے ایک بردہ مل سکتا ہے

اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا خیر تو دم بیسنے لگا تا روزہ

رکھ سکتا ہے۔ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو

کھانا کھلا سکتا ہے۔ اس نے کہا نہیں یہ سن کر آپ تمہارے لئے ہم لوگ

بھی سب بیٹھے تھے۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجور کا

ایک قبیلہ آیا جس کو عرق کہتے ہیں۔ خرے کی چھال سے بنتے ہیں۔

آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں گیا کہنے لگا حاضر ہوں آپ نے فرمایا

یہ قبیلہ لے لے اس کو خیرات کر دے وہ کہنے لگا خیرات تو اس پر

کروں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو قسم خدا کی مدینہ کی دونوں طرف

کی پھریلے کناروں میں کوئی گھروالے مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہیں

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ کی

کچیلیاں کھل گئیں۔ آپ نے فرمایا اچھا اپنے گھروالوں کو

کھلا دے ۝

۱۔ اس سے بعضوں نے یہ نکال کر مغلس پر سے کفارہ ساقط ہے اور مہر کے نزدیک مغلس کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا اب رہا اپنے

گھروالوں کو کھانا تو زہری نے کہا یہ اس مرد کے لئے خاص تھا بعضوں نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے۔

کہ جس روزہ کا کفارہ دے اس کی قضا بھی لازم ہے۔ شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک قضا لازم نہیں دوسرا کوئی کفارہ دے

تو قضا لازم ہے۔ اور حنفیہ کے نزدیک ہر حال میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ

بَابُ الْجَمَاعَةِ فِي رَمَضَانَ هَلْ يُطْعَمُ  
أَهْلُهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ إِذَا كَانُوا مُحَادِّثِينَ؛

٥١٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَتَّوٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُمِيزِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
إِنِّي أُلَاحِظُ دَوْرَةَ عَلِيٍّ هَارِبَةً  
فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَيْتُ مَا تَحْزُرُ رَدِّبَةً قَالَ لَا قَالَ  
فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ قَالَ لَا  
قَالَ أَتَيْتُ مَا تَطْعُمُهُ بِسِتِّينَ مِائَةِ شَاةٍ لَا تَأْكُلُ  
نَاقِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَمْرٍ فِي يَدِهِ  
كُمُورٌ وَهُوَ الرَّبِيبُ قَالَ أَطْعُمُهُ هَذَا أَغْنَيْكَ قَالَ  
عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهِمَا أَهْلُ بَيْتِ الْخَوِزْجَرِ  
مِنَّا قَالَ فَاطْعُمُهُ أَهْلَكَ؛

باب الحجامَةِ وَالْفَيْءِ لِلصَّائِمِ قَالَ  
يُنْيَحِي بْنُ سَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ كُوسَانَ سَمِعَهُ أَبَاهُ هَزْزَةً  
إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُؤَلِّجُ وَيَذْكُرُ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَمْسَحٌ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ الصَّوْمُ مِثْلُ -

باب رمضان میں قصدِ جماع کرے وہ کفائے کا کھانا اپنے  
گھر والوں کو بھی کھلا سکتا ہے۔ جب وہ محتاج ہوں۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عید بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے ایک شخص دو ہی سکہ یا سلمان بن صخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یہ بدعیب رمضان میں اپنی عورت سے لگ گیا۔ آپ نے فرمایا تو ایک بردہ آزاد کر سکتا ہے۔ اُس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگا تا روزے رکھ سکتا ہے کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہنے لگا نہیں پھر ایسا بنو۔ آپ کے پاس کھجور کا ایک ٹھیلہ آیا جسکو عرق کتے میں آپ نے فرمایا تو فقیروں کو یہ اپنی طرف سے کھلائے اُس نے عرض کیا تم کے دونوں پتھر بیلے کناروں میں ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں آپ نے فرمایا خیر اپنے گھروالوں ہی کو کھلا دے۔

باب روزہ دار کو چھپنے لگانا قے کرنا کیسہ ہے اور مجھ سے بھی ابن  
صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر  
نے انہوں نے عمر بن حکم بن ثوبان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا  
قے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیوں کہ وہ باہر نکالتا ہے ۔  
اندر نہیں لے جاتا۔ اور ابو ہریرہؓ رض سے یہ بھی منقول ہے ۔  
کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۔ مگر پہلی روایت زیادہ صحیح

۱۔ ان دونوں مسئلوں میں سلف کا اختلاف ہے۔ قے میں تو یہ اختلاف ہے، جمہور کا قول یہ ہے کہ اگر خود بخود قے ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور جو عداۓ قے کرے تو ٹوٹ جاتا ہے ابن حزم نے کہا عداۓ قے کیسے روزہ ٹوٹ جانے پر اتفاق ہے۔ حافظ نے کہا مگر ابن بطلان نے ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ سے نقل کیا کہ عداۓ قے کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے۔ اور کچھ نکلنے میں بھی جمہور کا قول یہ ہے۔ کہ اُس سے روزہ نہیں جاتا لیکن حضرت علیؓ اور عثمانؓ اور اوزاعیؓ سے منقول ہے۔ کہ کچھ نکلنے والے اور لگولنے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ ۱۰۔ افطر الحاحجم والحجوم اور سہا سے امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور ابو ثور سے یہی منقول ہے۔ مگر قے اور حجامت میں صحیح یہی ہے۔ صرف قضا واجب ہوگی نہ کفارہ ۱۲ منہ ۱۱۔ اس استدلال پر یہ اعتراض ہوا ہے۔ کہ سنی بھی آدمی باہر نکالتا ہے۔ مگر اُس میں قضا اور کفارہ واجب ہے۔ ۱۲ منہ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔

رحمہ اللہ تعالیٰ:

دَخَلَ وَلَيْسَ مَخَاحِرَ وَكَأَيُّ الْيَوْمِ عَمَرَ رَمَضَانَ يَحْتَجُّمُ  
 وَهُوَ صَاحِبُهُ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجُّمُ بِاللَّيْلِ  
 وَاحْتَجُّمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا وَدَيْنٌ كَرَّ عَنْ سَعْدٍ  
 وَرَيْدِ بْنِ أَوْسَةَ دَامَ سَلَامُهُ احْتَجُّمُوا صَبِيحًا  
 وَقَالَ بَكْبَكْرٌ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ كُنَّا نَحْتَجُّمُ عِنْدَ  
 عَائِشَةَ فَلَا تَنْفِي وَبُرُذَى عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثُومٍ عَائِشَةَ أَنْظِرِ الْحَاجَةَ وَالْحُجْرَةَ  
 وَقَالَ لِي عِيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَلِيُّ  
 حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ مِثْلَهُ  
 ثَبِيلٌ لَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَغْلَاكُمْ  
 ۵۱۸- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا  
 وَهَبُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ  
 عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّمُ  
 وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَّمُ وَهُوَ صَاحِبُهُ  
 ۵۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ الْكَوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ

ہے اور ابن عباسؓ اور عکرمہؓ نے کہا روزہ اُس سے جاتا ہے جو چیز  
 اندر جائے نہ اُس سے جو باہر نکلے اور ابن عمرؓ روزے میں بچپنی لگاتے  
 پھر دن کو بچپنی لگانا چھوڑ دیا رات کو لگانے لگے اور ابو موسیٰ اشعریؓ  
 نے رات کو بچپنی لگائی تھی اور سعد بن ابی وقاصؓ اور رید بن ارقمؓ اطم  
 سلمہؓ نے روزے میں بچپنی لگائی تھی اور بکر بن عبداللہؓ نے اطم علقمہؓ سے  
 روایت کی ہم حضرت عائشہؓ کے پاس روزے میں بچپنی لگاتے وہ منع  
 نہ کرتیں اور حسن بصریؓ نے کئی صحابہ سے روایت کیا کہ آنحضرتؐ نے  
 فرمایا بچپنی لگانے والے کا اور جس نے لگوائی دو نوک روزہ ٹوٹ گیا اور  
 مجھ سے عیاشؓ دلید نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالاعلیٰؓ نے کہا ہم یونسؓ  
 انہوں نے حسن بصریؓ سے ایسی ہی روایت کی ان کو پوچھا گیا یہ آنحضرتؐ صلعم  
 سے روایت کیا انہوں نے کہا ہاں پھر کہنے لگے اللہ خوب جانتا ہے  
 ہم سے معنی بن اسدؓ سے بیان کیا کہ ہم سے دہیبؓ نے انہوں نے  
 ایوبؓ سے انہوں نے عکرمہؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے  
 کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اور جب  
 آپ روزہ دار تھے بچپنی لگائی۔  
 ہم سے ابو عمر عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ہم سے  
 عبدالوارث بن سعیدؓ نے کہا ہم سے ایوبؓ سختیانیؓ نے انہوں نے

۱۔ اس کو امام بخاری نے تاریخ کبیر میں نکال فرمایا کہ میں کو روزے میں خود بخود نے ہو جائے تو اس پر فضا نہیں اور اگر قصد افقہ کے تو اس پر قصد ہے  
 امام بخاری نے کہا یہ روایت صحیح نہیں ترمذی نے کہا میں نے بخاری سے اس حدیث کو پوچھا انہوں نے کہا میں اس کو محفوظ نہیں سمجھتا ۱۲ سنہ  
 ابن عباسؓ سے اس کو ابن ابی شیبہؓ نے اور عکرمہؓ کے اشیر بھی آپہنی نے وصل کیا ۱۱ سنہ ۱۲ سنہ اس کو امام مالکؓ نے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۳ سنہ  
 اس کو ابن ابی شیبہؓ نے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۳ سنہ اس کو امام نسائیؓ نے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۳ سنہ اس کلام سے اس حدیث کا ضعف نکلتا ہے۔ مگر متعدد  
 سے مروی ہے۔ مگر ہر طریق میں کام ہے۔ امام احمدؓ نے کہا ثوبانؓ اور شدادؓ سے یہ حدیث صحیح ہوئی اور ابن خزیمہؓ نے بھی ایسا ہی  
 کہا۔ اور ابن معینؓ کا یہ کہنا کہ اس باب میں کچھ ثابت نہیں ہوتا دھری ہے۔ اور امام بخاریؓ اس کے بعد ابن عباسؓ  
 کی حدیث لائے اور یہ اشارہ کیا کہ ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث از روئے سند کے  
 قوی ہے۔ ۱۲ سنہ ۹

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ اخْتَجَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ ۚ

۵۲۰ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبًا الْبَنَانِيَّ يَسْأَلُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكْذِبُونَ الْحَاكِمَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ وَكَأَدَّ شَبَابُهُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ

۵۲۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الثَّيْبَانِيَّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَدْنَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِيُجِئَ إِلَيْنَا فَاجِدْ حُرِّيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ أُنْزِلْ فَاجِدْ حُرِّيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ قَالَ أُنْزِلْ فَاجِدْ حُرِّيَّ فَتَنَزَّلَ فَجَدَّحَ لَهُ فَتَوَرَّبَ ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَهُ هَمُّنًا ثُمَّ قَالَ إِذَا دَرَأْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَمُّنًا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ مَا بَعْدَ جَوْزِ وَكَأَبُو بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ التَّنْذِييَاتِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَدْنَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں کھینچ لگائی۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا میں نے ثابت بنانی سے سنا کہ انس بن مالک سے پوچھا ہے تھے۔ کیا تم روزہ دار کو کھینچ لگانا مکروہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں فقط ضعف کے خیال سے ہم اس کو برا جانتے تھے۔ اور شہاب نے شعبہ سے اس روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔

باب سفر میں روزہ رکھنا یا افطار کرنا

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابواسحاق سلیمان شیبانی سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی اونی سے سنا انہوں نے کہا ہم ایک سفر وغزوہ فتح میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے ایک آدمی بلالؓ سے فرمایا اتر میرے لئے ستو گھول اور کہنے لگے یا رسول اللہ ابھی تو سورج کی روشنی ہے۔ آپ نے فرمایا اتر ستو گھول وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ابھی تو سورج کی روشنی ہے۔ آپ نے فرمایا اتر ستو گھول آخر وہ اترے اور ستو گھول آپ نے پی لیا پھر اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا جب ادھر سے رات کا اندھیرا شروع ہو تو روزہ افطار کا وقت آگیا سفیان کے ساتھ اس حدیث کو جریر اور ابوبکر بن عیاش نے بھی شیبانی سے روایت کیا انہوں نے عبد اللہ بن ابی اونی سے انہوں نے کہا میں ایک۔

۱۵ اس مسئلہ میں سلف کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا سفر میں اگر روزہ رکھ لیا تو اس سے فرض روزہ ادا نہ ہوگا پھر قضا کرنا چاہیے اور مسعودی جیسے ایک اور شافعی اور ابو حنیفہ یہ کہتے ہیں کہ روزہ رکھنا سفر میں افضل ہے۔ اگر طاقت ہو ادا کر دینی تکلیف نہ ہو اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور امامی اور اشعری اور اہل حدیث یہ کہتے ہیں کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ بعضوں نے کہا دونوں برابر ہیں روزہ رکھے یا افطار کرے بعضوں نے کہا جو زیادہ آسان ہو وہی افضل ہے۔ ۱۲ مسئلہ

وَسَلَّمَ فِي دَسِيرٍ

۵۲۲. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْرَةَ بِنْتَ عُمَيْرٍ الْأَنْصَلِيَّةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَمُرُهُ الْقُصُومُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَا يَكُنْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي بَرٍّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَمْرَةَ بِنْتَ عُمَيْرٍ وَالْأَنْصَلِيَّةَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمُومٌ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرٌ الْعَقِيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُومِي وَإِنْ شِئْتَ فَأُفْطِرِي

بَابُ ۳۲ إِذَا صَامَ أَيَا مَا مَنِ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

۵۲۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَا يَكُنْ عَنْ أَبِي شَرِبَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَعْدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْكَعْدِيدُ مَاءٌ

سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا کہ میرے باپ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حمزہ بن عمرو انصلی نے کہا یا رسول اللہ میں لگاتار روزے رکھتا ہوں دوسری سند ادرم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حمزہ بن عمرو انصلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں سفر میں روزہ رکھوں وہ روزے بہت رکھا کرتے تھے آپ نے فرمایا تیرا اختیار ہے۔ روزہ رکھ یا افطار کر

باب جب رمضان میں کچھ روزے رکھ کر کوئی سفر کرے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقیبہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے وغزوہ فح میں چار شنبہ کے دن عصر کے بعد آپ روزے سے تھے۔ جب کدیر میں پہنچے تو روزہ افطار کر ڈال لوگوں نے بھی افطار کیا امام بخاری نے کہا کدیر۔

۱۵ امام بخاری نے یہ باب لا کر اس روایت کا ضعف بیان کیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب کسی شخص پر رمضان کا چاند حالت اقامت میں آجائے تو پھر وہ سفر میں افطار نہیں کر سکتا جبکہ وہ اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا قول مطلق ہے۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدیر میں پہنچ کر پھر روزہ رکھا حالانکہ آپ سو دن رمضان کو مدینہ سے روانہ ہوئے تھے۔ اب اگر کوئی شخص اقامت میں روزے کی نیت کرے پھر دن کو کسی وقت سفر میں نکلے تو اس کو روزہ کھول دینا درست ہے۔ یا پورا کرنا چاہیے اس میں اختلاف ہے۔ مگر ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ روزہ افطار کر ڈالنے کو درست جانتے ہیں اور مزی نے اس کے لئے اسی حدیث سے حجت لی۔ حالانکہ اس حدیث میں اس کا کوئی حجت نہیں۔ کیونکہ کدیر تو مدینہ سے کئی منزل پر ہے ۱۱

بَيْنَ عُسْفَانَ وَقَدِيدٍ

۵۲۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدُّدَّاءِ عَنْ أَبِي الدُّدَّاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ سَفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى كَصَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ دَمَا فِينَا صَاحِبًا لَمْ يَلَا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنِ رَوَاحَةَ -

باب ۳۲۴ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ فِي طَلَبٍ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبَيْتِ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

۵۲۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ دِينَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَسَأَلَ زِحَامًا ذُرَجَلًا قَدْ ظَلَمَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبَيْتِ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

باب ۳۲۵ لَمْ يَعْزَبْ مُحَاطُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ إِلَّا طَارَ

ردینہ سے سات منزل پر عسفان اور قدید کے بیچ میں ہے۔  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن کمرہ نے انھوں نے عبد الرحمن بن یزید سے ان سے ابوعبید اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے ام درداء سے انہوں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم کسی سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایسی گرمی تھی کہ آدمی سر پر اپنا ہاتھ رکھتا گرمی کی شدت سے اور ہم میں کوئی روزے کے قحاص نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ روزہ رکھتے تھے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُس شخص کے لئے جس پر سایہ کیا گیا تھا اور سخت گرمی ہو رہی تھی یہ فرمانا کہ سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ بن محمد سے محمد بن عبد الرحمن انصاری نے انھوں نے کہا میں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے سنا انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر و غزوہ فتح میں تھے ایک جگہ بجوم پایا اور ایک شخص دقیس عامری کو دیکھا لوگ اُس پر سایہ کیے آپ نے حال پوچھا لوگوں نے کہا روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھا کام نہیں بلکہ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سفر میں کوئی روزہ رکھتے کوئی افطار اور کوئی کسی پر عیب نہ لگاتا۔

اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی جو سفر میں افطار ضروری سمجھتے ہیں مخالفین یہ کہتے ہیں کہ مراد اس سے وہی ہے جب سفر میں روزے سے تکلیف ہوتی ہو اس صورت میں تو بالاتفاق افطار افضل ہے ۱۲ منہ۔



۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ نَجْدَانَ  
عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا  
نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَعِيبِ  
الصَّائِمَ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى  
الصَّائِمِ

بَابُ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِإِبْرَاهِيمَ  
النَّاسِ -

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَتَّوِيٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى  
بَلَغَ عُشْقَانَ ثُمَّ دَعَا بِسَاءَةٍ فَزَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ  
لِيُزِيَهُ النَّاسَ فَأَفْطَرَ حَتَّى كَادَ مَكَّةَ وَذَلِكَ  
فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَدَّ صَامٌ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ  
فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ  
أَفْطَرَ

بَابُ ۲۴۷ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ فِدْيَةَ  
قَالَ ابْنُ عَسَاكَرٍ وَسَلَّمَ بَنُو الْأَكُوْعِ فَسَخَّطَهُمَا ثُمَّ  
رَمَضَانَ الَّذِي أُتْرِكَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ  
وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ  
مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ  
عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ تعنی نے بیان کیا انہوں نے  
امام مالک سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک  
سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر  
کرتے روزہ رکھنے والا افطار کرنے والے پر عیب نہ لگاتا اور نہ  
افطار کرنے والا روزہ دار پر۔

باب سفر میں لوگوں کو دکھا کر روزہ افطار کر  
ڈالنا۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ  
نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاووس  
سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم (غزوہ فتح میں) مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور  
عسفان تک روزہ رکھتے رہے عسفان میں آپ نے پانی منگوایا۔  
اور دونوں ہاتھ لیٹنے کر کے پانی کو اٹھایا تاکہ لوگ دیکھیں پھر افطار  
کیا یہاں تک کہ مکہ پہنچے یہ رمضان کا ذکر ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر میں) روزہ بھی رکھا ہے افطار  
بھی کیا ہے اب جس کا جی چاہے سفر میں روزہ رکھے جس کا جی  
چاہے نہ رکھے۔

باب سورہ بقرہ کی اس آیت کا بیان و علی الذین یطیقونہ  
ابن عمر اور سلمہ بن اکوع نے کہا یہ آیت اس کے بعد والی آیت  
یعنی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہدی للناس و بینات  
من الہدٰی والفرقان فمن شہد منکم الشہر فلیصمه ومن کان مریضاً  
او علی سفر فعدۃ من ایام آخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر وتکملوا  
العدۃ وکبروا اللہ علی ما بکم ولعلکم تشرکون سے

۱۲ منہ) یعنی جو کوئی لوگوں کا پیشوا ہو وہ ایسا کرے تاکہ اور لوگ بھی اس کی دیکھا دیکھیں روزہ کھول ڈالیں اور تکلیف نہ اٹھائیں

الْبُسْبُورَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمْ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا لِعِدَّتِ وَ  
لِتُكْبِرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الرَّعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَرْثَدٍ  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَلَّ رَمَضَانَ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَكَانَ مَنْ  
أَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مَسْكِينًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِنْ بَطِيئَةٍ  
وَرُخِصَ لَهُمْ فِي ذَلِكَ فَتَسَهَّلَ لَهَا وَأَنْ تَصُومُوا  
خَيْرٌ لَكُمْ فَأَمَرُوا بِالصَّوْمِ.

۵۲۸ حَدَّثَنَا عِيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
عَنْهُمَا قَالَا هِيَ مَسْجُودَةٌ.

باب ۳۲۸ مَتَى يُفْطَرُ رَمَضَانَ وَ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يُفْرَقَ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ  
فِي صَوْمِ الْعَشِيرَةِ لَا يُفْطَرُ مَحْشَى يَبْدَأُ بِرَمَضَانَ وَ  
قَالَ ابْنُ أَبِي هَيْثَمٍ إِذَا تَرَطَّ حَتَّى جَاءَ رَمَضَانُ  
أَخَّرَ يَصُومُ مُمْتًا وَكَفَّ يَزَعْلِيهِ طَعَامًا

منسوخ ہے اور عبداللہ بن عمر نے کہا ہم سے آتش نے بیان کیا  
ہم سے عمرو بن مرو نے کہا ہم سے ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہم سے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہ رمضان کے روزوں کا حکم  
اترا یہ حکم بعض لوگوں پر سخت ہوا تو پہلے ان لوگوں کو جو روزے کی  
طاقت رکھتے۔ یہ اجازت دی گئی اگر وہ چاہیں تو ہر روزے کے  
بدل ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں پھر اس آیت نے دَانَ تَصُومُوا مُمْتَلِدًا  
فَمَكَّمْ اس اجازت کو منسوخ کر دیا اور روزے کا حکم دیا  
گیا۔

ہم سے عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے  
عبداللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے  
یہ آیت پڑھی فِدَّيْهِ طَعَامَ مَسْكِينٍ اور کہا میں منسوخ ہے تب

باب رمضان کی قضا روزے کب رکھے جائیں اور ابن عباس  
نے کہا کچھ حرج نہیں اگر قضا کے روزے پہ در پہ نہ رکھے جائیں  
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اتنا فرمایا دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لو اور  
سعید بن مسیب نے کہا دیکھ کے دس نفل روزے اس کو رکھنا بہتر نہیں جس  
رمضان کی قضا نہ رکھی ہو اور ابراہیم نخعی نے کہا ایک رمضان کی قضا  
نہ رکھے۔ اور دوسرا رمضان آگیا تو دونوں کے روزے رکھے اور نہ کسی

۱۵ پورا ترجمہ آیت کا یوں ہے۔ اور جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہیں۔ (پر روزہ رکھنا نہیں چاہتے) وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں پھر جو شخص خوش سے یا  
آرمیوں کو کھلائے وہ اس کیلئے اور بہتر ہے۔ اگر تم روزہ رکھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگر تم تکبر رمضان کا مہینہ دہے۔ جس میں قرآن اترا جو لوگوں کو  
دین کی سچی راہ سوجھا تا ہے۔ اور اس میں کھلی ہدایت کی باتیں اور صحیح کو غلط سے جدا کرنے کی دلیل موجود ہیں پھر اسے سلا نو تم میں سے جو کوئی رمضان کا  
مہینہ پہلے وہ روزہ رکھے اور جو بیمار یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرے اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے۔ اور تم پر سختی کرنا نہیں  
چاہتا۔ اور اس حکم کی غرض یہ ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ نے جو تم کو دین کی سچی راہ بتلائی اس کے شکر یہ میں اس کی بڑائی کر دو اور اس لئے کہ تم اس کا احسان  
مانو شروع اسلام میں دعیالذین بطریقہ اترا تھا۔ اور مقدمہ والے لوگوں کو اختیار تھا۔ روزہ رکھیں خواہ قدر یہ میں دین پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور صحیح  
پر روزہ رکھنا۔ فمن شهد منكم الشهر فليصمه سے واجب ہو گیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو انہوں نے مستخرج میں دس کیا اور باقی ۱۲ منہ ۱۵  
بعضوں نے کہا ونحو الذین بطریقہ اترا کے معنی یہ ہیں۔ جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے۔ گو مقیم اور تندرست میں مثلاً ضعیف بوڑھے لوگ تو وہ  
ہر روزے کے بدل ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ اس مورت میں یہ آیت منسوخ نہ ہوگی اور تفصیل اس مسئلہ کی تفسیروں میں ہے۔ ۱۲ منہ ۱۵ اس  
کو امام مالک نے دس کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے دس کیا ۱۲ منہ ۱۵

وَيَذْكُرُونَ أَنِّي هِيَ زَوْجَةُ مَرْسَلًا قَاتِلِ عَنَّا بِسَائِرِ  
بَطْنِهِمْ وَكَرِهَتْ لِرَأْسِهِ إِذَا طَعَامَ إِنَّمَا قَالَ فَعِدَّةُ  
مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ :

۵۲۹. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا قَالَ كَانَ يَكُونُ عَلَى الصَّوْمِ مِنْ رَمَضَانَ  
فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَتَقْبِضَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ  
يَحْيَى الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ -

باب ۳۲۹ الْحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلَاةَ  
وَقَالَ ابْنُ الْمَوَظَّارِ إِنَّ الشَّيْءَ وَوُجُوهُ الْحَوَائِطِ  
كَثِيرٌ عَلَى خِلَافِ السَّائِرِ فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُونَ  
بِئْسَ أَتَمَّ أَتْبَاعِهِمَا مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي  
الْعِيَّامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ :  
۵۳۰. حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

واجب نہیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرسل اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول  
ہے کہ وہ فقیروں کو کھانا بھی کھلائے اور اشد نے تو اپنی کتاب میں  
میں تو کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا اتنا ہی فرمایا کہ دوسروں میں گنتی پورگی  
ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زبیر نے کہا ہم  
سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں مجھ پر رمضان کی قضا باقی  
ہوتی تھی میں اس کو رکھ دے سکتی یہاں تک کہ شعبان آجاتا یحییٰ نے  
کہا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے  
کی خدمت میں مشغول رہتیں تھیں

باب حیض دالی عورت نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے اور ابو الزناد  
نے کہا دین کی باتیں اور شریعت کے احکام ثابت ایسا ہوتا ہے  
کڑے اور قیاس کے خلاف ہوتے ہیں اور مسلمانوں کو ان کی پیروی کرنی  
ضرور پڑتی ہے۔ انہی میں سے ایک یہ حکم بھی ہے کہ حیض دالی عورت  
روزے کی قضا کرے لیکن نماز کی قضا نہ کرے یہ  
ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے

۱۔ اس کو سعید بن مسعود نے اصل کیا مگر مجہور صحابہ اور تابعین یہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے رمضان کی قضا نہ رکھی پہنچا تو وہ رمضان کی قضا بھی رکھے  
اور ہر روز کے بدل فریہ بھی ہے ابو ہریرہ نے مجہور کے خلاف ابراہیم نخعی کے قول پر عمل کیا ہے۔ اور قدیرہ دنیا ضرور نہیں رکھا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شاذ  
روایت یہ بھی ہے کہ اگر رمضان کی قضا نہ رکھے۔ اور دوسرا رمضان آن پہنچا تو دوسرے رمضان کے روزے رکھے اور پہلے رمضان کے ہر روزے کے بدل  
قدیرہ اور روزہ رکھنا ضرور نہیں اس کو عبد الرزاق اور ابن منذر نے کمالا یحییٰ بن سعید نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے اور قتادہ  
یہ منقول ہے کہ جو شخص رمضان کی قضا میں اٹھا کر ڈالا تو وہ ایک ہفتے کے بدل دوسرے کے اب مجہور علماء کے نزدیک رمضان کی قضا پانچ روزے رکھنا ضرور نہیں  
الگ الگ بھی رکھ سکتا ہے۔ یعنی متفرق طور سے اور ابن منذر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پانچ روزے رکھنا واجب ہے بعض اہل علم ہرگز  
بھی یہی قول ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ آیت یوں اتری تھی۔ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ مُتَنَاقِضَاتٍ ابی بن کعب کی بھی قرأت یوں بھی ہے ۱۲ سنہ ۱۰  
اس کو عبد الرزاق نے کمالا ۱۲ سنہ ۱۰ اس کو سعید بن مسعود نے اصل کیا ۱۲ سنہ ۱۰ آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑی محبت تھی گو ان کی باری نہ ہوتی مگر آپ ان کے  
پاس جلتے بوسہ مساس کرتے اگر محبت دوسری کی باری میں کرتے اس کے اشکان ہوتا ہے کہ پھر روزہ رکھنے میں کوئی مانع تھا کیونکہ روزے کی حالت میں  
بوسہ مساس وغیرہ درست ہے۔ شاید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ عرض ہو کہ وہ آپ کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھ سکتی تھیں اور آپ اجازت دے دیتے اس خیال  
سے کہ شاید محبت کی ضرورت ہو۔ اور جب وقت تنگ ہو جاتا تو اجازت دیدیتے واللہ اعلم ۱۲ سنہ ۱۰ ملاحظہ فرمائیے کہ روزے سے کوئی درجہ زیادہ اہم ہے  
نماز مسافر اور مریض کی معاف نہیں روزہ معاف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر دین میں لڑنے کا اعتبار ہوتا تو روزہ پہنچے مسیح۔ رہا باقی جو صفحہ آئندہ

بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَّاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ إِذَا أَحَاطَتْ لَكُمْ تَصَلُّ وَلَمْ تَصُومُوا فَذَلِكَ تَقْصَانُ دِينِكُمْ؟

باب ۳۵ مَن مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ وَ قَالَ الْحَسَنُ إِنَّ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا بَارًا.

۵۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى ابْنُ أَبِي عَمِينَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ.

۵۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو وَحَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرًا أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَذَبْتُ اللَّهَ أَتَى أَنْ يَقْضَى قَالَ سَلِكَيْمَانُ فَقَالَ فَكَلِّمُوا سَلَمَةَ وَ سَلَمَةَ

کہا مجھ سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عورت کو جب صیغہ آتا ہے تو وہ نماز روزہ نہیں چھوڑ دیتی ہی اُس کے دین کا نقصان ہے۔

باب اگر کوئی شخص مرجائے اور اُس کے ذمہ روزے ہوں اور امام من بصری نے کہا۔ اگر تیس آدمی اُس کی طرف سے ایک ہی دن روزہ رکھ لیں تو بھی کافی ہوگا۔

ہم سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن موسیٰ بن امین نے کہا مجھ سے سیرہ بن ابی انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے عبید اللہ بن جعفر سے اُن سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن ابی انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرجائے اور اُس کے ذمہ روزے ہوں تو اُس کا وارث اُس کی طرف سے روزے رکھے موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو ابن وہب نے بھی عمرو سے روایت کیا اور یحییٰ بن ایوب نے بھی ابن جعفر سے۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے زائدہ نے انہوں نے اُمّ ش سے انہوں نے مسلم بن عیاض سے انہوں نے عبید بن جابر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک شخص رجس کا نام نہیں معلوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری ماں مر گئی اُس پر ایک مہینے کے روزے ہیں کیا میں اُس کی طرف سے قضا رکھ لوں آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا فرض ضرور ادا کرنا چاہیے سیماں اُمّ ش نے کہا جب مسلم بن عیاض نے یہ حدیث بیان کی تو ہم سب بیٹھے ہوئے تھے حکم اور سلمہ نے کہا ہم نے

واقعیہ صحیفہ سابقہ (۱) کے حوالے سے زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ اس حوالے سے صفحہ ۱۱۱ (۱) کے اہل بیت کا مذکور ہے کہ حدیث پہلے کہ اہل بیت کی اس طرف سے نہ تھی اور نہ ہی انہوں نے اس کو روایت کیا۔ اس لیے کہ حدیث کے قول کے مطابق اس کو اس پر عمل کرنا اور میری تقلید کرنا امام مالک اور ابو یوسف نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اس لیے کہ حدیث کے قول کے مطابق اس کو اس پر عمل کرنا امام مالک اور ابو یوسف نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اس لیے کہ حدیث کے قول کے مطابق اس کو اس پر عمل کرنا امام مالک اور ابو یوسف نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وَحَنُّ مَجِيدٍ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا  
 الْحَدِيثِ قَالَ لَا سَمْعًا مُجَاهِدًا أَيْدٍ كَرْمًا عَنْ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ يُدْكَرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ  
 عَنْ الْحَكَمِ وَمُسْلِمٍ الْبَطْنِيِّ سَكَنَةُ بْنُ كَهَيْلٍ عَنْ  
 سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْرَجِي  
 مَاتَتْ وَقَالَ عَجَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ  
 عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْرَجِي مَاتَتْ وَقَالَ عَجَبِي  
 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
 جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْرَجِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا مَوْتٌ نَذَرُ  
 وَقَالَ أَبُو حَرِيرَةَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 قَالَتْ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ  
 أُخْرَجِي وَعَلَيْهَا مَوْتٌ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

باب ۲۵۵ مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ وَ  
 أَفْطَرُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَخْذَرِيُّ حِينَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ  
 ۵۳۳ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ  
 حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ

بھی مجاہد سے سنا وہ اس حدیث کو ابن عباسؓ سے نقل کرتے تھے اور  
 ابو خالد سلیمان بن میان سے منقول ہے ہم سے ایش نے بیان کیا  
 انہوں نے حکم اور مسلم بطین اور سلم بن کہیل سے انہوں نے سعید بن جبیر اور عطا  
 اور مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت نے  
 راس کا نام معلوم نہیں ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری  
 بہن مرگئی پھر میری قصہ بیان کیا اور عجبی بن سعید اور ابو معاویہ نے کہا  
 ہم سے ایش نے بیان کیا انہوں نے سلم سے انہوں نے سعید انہوں نے  
 ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے عرض کیا میری ماں مرگئی اور عید اللہ نے زید بن ابی انیسہ  
 بیان کیا انہوں نے حکم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن  
 عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 عرض کیا میری ماں مرگئی اور اس پر نذر کا ایک روزہ تھا اور ابو حریزہ  
 (عبداللہ بن مسین) نے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن  
 عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 عرض کیا میری ماں مرگئی اور اس پر پندرہ روزے تھے

باب روزہ کس وقت افطار کرے اور ابو سعید خدریؓ (صحابی)  
 نے اس وقت روزہ افطار کیا جب سورج کا گردہ ڈوب گیا

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا  
 ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا کہتے تھے

۱۔ مانتے کہا بعض نے اس حدیث کو مضطرب قرار دیا اور اصل یہ ہے کہ یہ دو قصے ہیں اور نذر کا روزہ خشبیہ نے پوچھا تھا جیسے اوخر حج میں گزرا اور نذر کا حج  
 جہنیہ نے پوچھا تھا اور مسلم نے حکم لکھا کہ حج اور روزہ دونوں کا سوال ایک ہی عورت نے کیا تھا۔ غرض اس قسم کے اختلافات سے حدیث میں کوئی غلط نہیں آتا  
 اور میت کی طرف سے حج یا روزہ سے ثابت ہوا ہے۔ ۱۲۱۲ھ منہ ۵۲۵ ان سندوں کے بیان کر کے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اس  
 حدیث میں بہت سے اختلافات ہیں کوئی کہتا ہے پوچھنے والا مرد تھا۔ کوئی کہتا ہے عورت نے پوچھا تھا کوئی ایک بیٹے کے کوئی پندرہ دن کے  
 روزے کہتا ہے اسی لئے امام احمد اور ابی ثناء نے نذر کا روزہ میت کی طرف سے رکھنا درست کہا ہے۔ اور رمضان کا روزہ رکھنا درست نہیں رکھا  
 نہیں کہتا ہوں ان اختلافات سے حدیث میں کوئی نقص نہیں آتا۔ سب اس کے راوی ثقہ ہیں اور ممکن ہے کہ یہ مختلف واقع ہوں اور پوچھنے  
 والے متعدد ہوں ۱۲۱۳ھ منہ ۵۲۵ اس کو سعید بن مسعود اور ابن ابی شیبہ نے دلیل کیا ۱۲۱۴ھ

أَبْنِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ حُمَازٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هُمْنًا وَآذَى النَّفَارِ مِنْ هُمْنًا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ۖ

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ وَهُوَ صَائِمٌ كُنَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ ثُمَّ تَجَدَّدَ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَوْنُ امْسَيْتَ قَالَ أَنْزَلَ تَجَدَّدَ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَوْ امْسَيْتَ قَالَ أَنْزَلَ تَجَدَّدَ لَنَا قَالَ إِنْ عَلَيْكَ فَمَا سَأَلَ أَنْزَلَ تَجَدَّدَ لَنَا فَتَنَزَّلَ تَجَدَّدَ لَكُمْ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا كُنْتُمْ اللَّيْلُ نَدَا أَقْبَلَ مِنْ هُمْنًا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

باب ۳۵۲ يَفْطِرُ بِمَائَتَةِ عَلَيْهِ يَأْتِي وَغَيْرُهُ ۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَنْزَلَ تَجَدَّدَ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَوْنُ امْسَيْتَ قَالَ أَنْزَلَ تَجَدَّدَ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ عَلَيْكَ فَمَا سَأَلَ أَنْزَلَ تَجَدَّدَ لَنَا فَتَنَزَّلَ تَجَدَّدَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ إِذَا كُنْتُمْ اللَّيْلُ أَقْبَلَ مِنْ هُمْنًا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَآمَارَ بِأَصْبَعِهِ يَبْلُغُ الْمُسْمِي ۖ

میں نے عاصم بن حمزہ سے سنا انہوں نے اپنے باپ حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بات ادھر سے (پورب سے) رخ کرے اور دن ادھر سے (پچھم سے) پیدھوڑے اور سورج ڈوبنے لگے تو روزے کے افطار کا وقت آگیا۔

ہم سے اسحاق بن شامین واسطی نے بیان کیا کہ ہم سے خالد نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں (غزوہ فح میں جو رمضان میں ہوا) انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کا روزہ تھا جب سب رچ ڈوبا تو آپ نے بعض لوگوں (بلالؓ) سے کہا اٹھ ہمارے لیے ستو گھول انہوں نے کہا شام تو ہونے دیجیے آپ نے فرمایا نہیں اتر ستو گھول پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ شام تو ہو جانے دیجیے آپ نے فرمایا نہیں اتر ستو گھول انہوں نے کہا بھی تو دن ہے آپ نے فرمایا اتر ستو گھول آفرودہ اترے اور لوگوں کیلئے ستو گھولے آپ نے پھر فرمایا جب تم دیکھو رات کی تاریکی ادھر پورب آن پہنچے تو روزہ دار کے افطار کا وقت آگیا۔

باب پانی وغیرہ جو میسر آجائے اس سے افطار کرنا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہ امین نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) چل رہے تھے آپ کا روزہ دار تھے جب سورج ڈوب گیا تو آپ نے (ایک شخص سے) فرمایا اتر ہمارے لیے ستو گھول اس نے کہا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجیے آپ نے فرمایا اتر ہمارے لیے ستو گھول اس نے کہا یا رسول اللہ ابھی تو دن ہے آپ نے فرمایا اتر تھکے کیا کام (ستو گھول آفرودہ اتر اٹھ ستو گھول پھر اپنے فرمایا جب دیکھو رات کی تاریکی ادھر پورب) کی طرف سے آن پہنچے تو روزے کے افطار کا وقت آگیا اور اپنے انگلی سے پورب کی طرف اشارہ کیا۔

اسے بیشک نہایت خوبصورت ہے کہ اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ اس سے روزہ رکھنے والوں کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

# آٹھواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

## باب روزہ جلدی کھولنا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگ ہمیشہ اچھے رہیں گے جب تک روزہ جلد افطار کرتے رہیں گے

ہم سے احمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بکر بن عباس نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں آپ نے روزہ رکھا جب شام ہوئی تو ایک شخص سے فرمایا اوٹ سے انرا اور میرے لیے ستو گھول وہ کہنے لگا ذرا انتظار کرتے شام تک تو اچھا ہوتا آپ نے فرمایا اتر میرے لیے ستو گھول جب رات ادھر (پورب) کے طرف سے آئے تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آگیا۔

## باب ۳۲ تَفْجِيلُ الْإِفْطَارِ

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا نَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْإِفْطَارَ۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي إِدْرِيسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي حَازِمٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ حَتَّى أَمْسَى قَالَ لِرَجُلٍ أَنْزِلْ فَاجِدْ لِي قَالَ لَوْ أَنْظَرْتِ حَتَّى تَمْسِيَ قَالَ أَنْزِلْ فَاجِدْ لِي إِذَا رَأَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

۱۔ یعنی وقت ہوجانے کے بعد پھر افطار میں دیر نہ کرنا چاہیے ابو داؤد نے ابو ہریرہؓ سے نکالا سیود اور بخاری دیکر کرتے ہیں حاکم کی روایت میں ہے کہ میری امت ہمیشہ میری سنت پر ہے گی جب تک روزہ کے افطار میں تارے نکلنے کا انتظار نہ کرے گی عبد الباقی نے کہا روزہ جلد افطار کرنے اور عری ویریں کھانے کی حدیثیں صحیح اور متواتر ہیں عبد الرزاق نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سب لوگوں سے روزہ جلدی کھولتے اور عری کھانے میں سب لوگوں سے دیر کرتے ۲۔ منہ ۳۔ مگر ہمارے زمانہ میں عموماً لوگ روزہ تو دیر میں کھولتے ہیں اور عری جلد کھاتے ہیں اسی وجہ سے ان پر تنبیہی آرہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا درست تھا جب سے مسلمانوں نے سنت پر چلنا چھوڑ دیا روزہ روزانہ کا تقبّل ہوتا گیا اور اب تو ان کی غفوری سی خال خال کہیں جو حکومت رکھی ہے وہ بھی چراغ صحیح معلوم ہوتی ہے بزرگوار ان کو جانتے ہیں مگر وہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے قضاے انی کے خلاف معلوم ہوتی ہے بخلاف محض مآ قدر اللہ وقتے ۲۔ منہ ۳۔ یعنی بلال رضی اللہ عنہ ۲۔ منہ ۳۔ یاد رکھنا روزہ کھل گیا یعنی لوگوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ جب افطار کا وقت آجائے تو خود بخود روزہ کھل جاتا ہے گو افطار نہ کرے ہم کہتے ہیں اسی حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے کیوں کہ اگر وقت آنے سے روزہ خود بخود کھل جاتا تو آنحضرتؐ ستو گھولنے کے لیے کیوں جلدی فرماتے اسی طرح دوسری حدیثوں میں روزہ جلدی کھولنے کی ترغیب کیوں دینے اور اگر وقت آنے سے روزہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے تو پھر طے کے روزے سے منع کیوں فرماتے ۲۔ منہ

**بَابُ ۳۵۸ إِذَا أَقْطَرَنِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ -**

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ نَاطِلَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ قَالَتْ أَنْظَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لِهَيْشَامٍ فَأَمْرُؤُا بِالْقَضَاءِ قَالَ بَدُّ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ هِشَامًا لَا

**بَابُ ۳۵۹ صَوْمُ الصَّبِيَّانِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ لَيْثٍ** صَوْمُ فِي رَمَضَانَ وَبَيْنَا نَصِيَامٌ فَضَرَبَهُ -

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْوِذٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْبَحٍ مُغِطًى فَلْيَدِّتْ بَقِيَّتَهُ يَوْمَهُ مَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدَ وَصَوْمِ

**باب ایک شخص نے سورج غروب ہو گیا سمجھ کر روزہ کھولا پھر سورج نکل آیا**

مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دن ابراہیمؑ نے روزہ کھول ڈالا پھر ابھل گیا سورج نکل آیا لوگوں نے ہشام سے پوچھا پھر قصار کھنے کا حکم ہوا انہوں نے کہا اور کیا علاج ہے اور معمر نے ہشام سے یوں نقل کیا معلوم نہیں انہوں نے قصار کھی یا نہیں

**باب بچوں کے روزے کا بیان**

اور حضرت عمرؓ نے ایک متوالے کو رمضان میں حد ماری اور فرمایا کہ بکھت ہمارے تو بچے بھی روزے سے ہیں (اور تو ایسا بچہ کہ رمضان میں مسہم سے مسد دے بیان کیا کہ ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے ربیع معوذ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن صبح کو انصار کی بستیوں میں کھلا بھاگ کر جس نے آج روزہ نہ رکھا ہو وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھا اور جس نے روزہ رکھا ہو وہ روزے سے رہے ربیع کہتے ہیں اس حکم کے بعد ہم عاشورے کے دن روزہ رکھتے اپنے بچوں کو بھی رکھاتے اور ان کے لیے اون کا ایک کھلونا بنا دیتے

۱۔ اس پر اگر ارابعہ کا اتفاق ہے کہ اسی صورت میں قضا لازم ہوگی اور کفارہ نہ ہوگا اور اس کے سوا یہ بھی ضرور ہے کہ جب تک غروب نہ ہو مسلک کے معنی کچھ کھائے پیے نہیں قسطنطینی نے سابلہ کی جھینے کتابوں سے یہ نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھ کر کہ رات ہو گئی جماع کر لے پھر معلوم ہو کہ دن تھا تو اس پر قضا بھی نہیں ہے لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے کتابوں حضرت عمرؓ سے یہ منقول ہے کہ اسی صورت میں قضا بھی نہیں ہے اور حجاج اور حسن سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور اسحاق سے بھی ہی منقول ہے حافظ نے کہا ایک روایت امام احمد سے بھی ایسی ہی ہے اور ابن فریمہ نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲۷۷۔ اس تعلق کو عبد بن حمید نے وصل کیا یہ روایت پہلی روایت کے خلاف ہے اور شاید پہلے ہشام کو اس میں شک ہو پھر یقین ہو گیا کہ انہوں نے قضا رکھی اور ابو اسامہ ان کو قضا کا یقین ہو جانے کے بعد روایت کی ہو اس صورت میں تعارض نہ رہے گا ابن فریمہ نے کہا ہشام نے جو قضا کرنا بیان کیا اس کی سند ذکر نہیں کی اس لیے میرے نزدیک قضا واجب نہ ہے کو ترجیح ہے اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہم قضا نہیں کرنے کے نہ ہم کو گناہ ہوا اور عبد الرزاق اور سعید بن مسعود نے ان سے یہ نقل کیا ہے کہ قضا کرنا چاہیے حافظ نے کہا حامل کلام یہ ہو کہ یہ مسئلہ ممکن ہے ۱۲۷۸۔ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جب تک بچہ جوان نہ ہو اس پر روزہ واجب نہیں ہے لیکن ایک جماعت سلف نے ان کو مادت ڈالنے کے لیے یہ حکم دیا ہے کہ بچوں کو روزہ رکھائیں جیسے نماز پڑھنے کے لیے ان کو حکم دیا جاتا ہے شافعی نے کہا سنا ہے کہ اگر دس برس تک جب تک ہر نو جوان سے روزہ رکھائیں اور اسحاق نے کہا جب بارہ برس کے ہوں امام احمد نے کہا جب دس برس کے ہوں افزائی نے کہا باقی برصغیر آئندہ ۱



صَبِيحًا نَأْرَبَعَدُ لَهُمُ اللَّعْبَةُ مِنَ الْبُحْرَيْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أُعْطِيَ نَأْرَبَعَدُ ذَلِكَ سَبْعِي يَكُونُ هَذَا الْكُفَّاءُ

**باب ۳۵۶** الْوَصَالِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ أَقُولَ لَهُ تَعَالَى اللَّهُ أَتَمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَخَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَيْسَ لَهُمْ وَاقَاءٌ عَلَيْهِمْ دَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَتُّيْ-

۵۴۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا وَاتَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ آسَتْ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى أَوْ إِنِّي أَبَيْتُ أَطْعَمَ وَأُسْقَى-

۵۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِغٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوَصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ إِنِّي لَسْتُ وَمِثْلُكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى-

۵۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

جب ان میں کوئی کھانے کے لیے رونے لگتا تو ہم اس کو یہ کھلونا دے دیتے (وہ بہل جاتا) یہاں تک کہ افطار کا وقت آن پہنچتا

**باب ۳۵۶** کے روزے کا بیان اور جس نے یہ کہا کہ رات کو روزہ نہیں ہو سکتا کثیر اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا رات تک روزہ پورا کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر صریحی اور ان کی طاقت قائم رکھنے کے لیے ان کو طے کے روزے سے منع فرمایا اور عبادت میں سختی کرنا مکروہ ہے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا طے کے روزے مت رکھو لوگوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں مجھ کو تو کھلایا پلایا جاتا ہے یا رات کو مجھ کو کھلایا پلایا جاتا ہے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں مجھ کو تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے لیث

(بقیہ مفہور سابقہ) جب بی تین روزے متواتر کئے اسکے اور اس کو منع نہ ہو تو اس کو روزہ رکھائیں اور مالکیہ شہر مذہب یہ ہے کہ بچوں کے حق میں روزہ مشروع نہیں ہے ۱۷۸۰ اس تمنا سے نے رمضان میں شراب پی تھی حضرت عمرؓ نے اس کی تائید اور منہ سو گھسا اور شراب کی بوجہ معلوم کی پھر فرمایا اسے کہتے تو نے یہ کیا حرکت کی ہمارے تو بچے بھی روزہ دار ہیں پھر اس کو اس کی کوڑے مارے اور شام کے ملک میں ملا وطن کیا اس کو سعید بن مسعود اور ابو نعیم نے عبادت میں نکالا ۱۷۸۱ (خواصی معنی ہذا) ابو العالیہ تابعی سے ایسا ہی نقل ہے انہوں نے کہا اللہ نے فرمایا روزہ رات تک پورا کرو جب رات آتی تو روزہ کھل گیا یہ ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۷۸۲ اس حدیث کو خود امام بخاری کے آفریاب میں حضرت عائشہؓ سے نقل کیا اور ابو داؤد نے ایک صحابی سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت اور مال سے منع فرمایا اپنے اصحاب کی طاقت باقی رکھنے کے لیے طے کا روزہ منع ہے مگر سحر تک وصال جائز ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے اب اختلاف ہے کہ یہ ممانعت تحرکی ہے یا کراہت کے طور پر بعضوں نے کہا جس پر شاق ہوا اس پر تو حرام ہے اور جس پر شاق نہ ہوا اس کے لیے جائز ہے ۱۷۸۳

الْمَدِينَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَابٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ  
يُؤَاصِلَ فَلْيُؤَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا يَا نَبِيَّ  
تَوَاصِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ  
إِنِّي آيَيْتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَتَغَيَّنِي  
۵۴۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدٌ  
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا  
إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ إِنْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ لَأَنْتُمْ يَطْعِمُونِي  
رَبِّي وَيَسْقِيَنِي لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ رَحْمَةً لَهُمْ  
بَابُ ۳۵ التَّنَزُّلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوَصَالَ  
رَوَاهُ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَدَرْجُلٍ  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تَوَاصِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنْ آيَيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي  
فَلَمَّا أَبَوَا أَنْ يَتَذَكَّرُوا عَنِ الْوَصَالِ وَاصْلَوْا

بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ہارون نے انہوں نے عبد اللہ بن خباب  
انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا آپ فرماتے تھے طے کے روزے صوم رکھو اگر کوئی رکھنا چاہے  
تو تیر سحر تک نہ کھائے (پھر سحر کو کچھ کھائے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
آپ تو طے کے روزے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تم برابر نہیں مجھ کو تورات  
میں ایک کھلانے والا کھلاتا ہے پلانے والا پلاتا ہے

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا اور محمد بن سلام نے دونوں  
نے کہا ہم کو ثبیدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے  
باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں پر تم کیا انہوں نے عرض  
کیا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح تھوڑے ہوں مجھے تو تیر  
پروردگار کھلا پلاتا ہے عثمان کی روایت میں لفظ نہیں ہے لوگوں پر تم کیا  
باب جو طے کے روزے بہت رکھے اس کو ستا دینا اس کو  
انس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے  
زہری سے کہا مجھ سے ابوسعید بن عبد الرحمن نے کہ ابوسعید نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ایک شخص نے  
مسلمانوں میں سے آپ عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو طے کے روزے رکھتے  
ہیں آپ نے فرمایا تم میں میری طرح کوئی اور بھی ہے مجھے تورات کو میرا ملک کھلا پلاتا دیتا  
تھے جب وہ طے کے روزے رکھنے سے باز نہ آئے تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن  
کچھ نہ کھایا دوسرے دن کچھ نہ کھایا پھر عید کا چاند ہو گیا آپ نے فرمایا اگر چاند

اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو طے کا روزہ رکھنا حرام نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر شفقت کے خیال سے اس سے منع فرمایا جیسے  
قیام الدلیل میں آپ جو تھیں رات کو باند نہ ہوئے اس ڈر سے کہ کہیں فرض نہ ہو جائے اور ابن ابی شیبہ نے باسناد صحیح عبد اللہ بن زہیر سے نکالا کہ وہ پندرہ پندرہ دن تک  
طے کے روزے رکھتے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ طے کے روزے رکھے اگر حرام ہوتے تو آپ اپنے اصحاب کو بھی نہ رکھتے دیتے ۵۴۵- اس کا  
نام معلوم نہیں ہوا ۵۴۵- معلوم ہوا طے کا روزہ رکھنا ایک خاص عبادت اور جو اس پر خاص ہے اس میں آپ کی پیروی درست نہیں مثلاً چاروں روزوں سے زیادہ ناکاح میں لانا نہ رکھنا  
یعنی رعایتوں میں ہیں جہاں تو برابر اپنے ملک کے پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے پھلا پلاتا دیتا روزہ میں تو سائیکہ پر پشت کا طعام اور شرب ہے اس حکم کے باقی ہونا

يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا إِلَهُم فَلَقَالَ لَوْ تَأَخَذُوا  
لِرَبِّكُمْ كَذِبًا لَأُنْزِلَنَّ إِلَيْكُمْ مِنْ سَحَابٍ مِمَّنْ  
يَتَذَكَّرُونَ

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ دَاوِصًا مَثَرَتَيْنِ  
قِيلَ إِنَّكَ تَوَاصَلُ قَالَ إِنِّي أَبَيْتُ أَنْ يَطْعَمَنِي سَرَّاقٌ  
وَيَنْفَعَنِي فَالْكَفُّوا مِنَ الْعَمَلِ مَا يُطِيقُونَ

بَابُ ۳۵۸ الْوَصَالُ إِلَى الشَّحْرِ

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْمَةَ حَدَّثَنَا بُو  
إِنِّي حَاضِرٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَاصِلُوا فَإِنَّكُمْ إِنْ تَوَاصَلْتُمْ  
فَلْيُؤَاصِلْ عَنْكُمْ الشَّحْرُ فَإِنَّ تَوَاصِلَ رَسُولِ اللَّهِ  
قَالَ لَسْتُ كَقَبِيلِكُمْ إِنِّي أَبَيْتُ لِي مَطْعَمٌ يُطْعِمُنِي وَ  
سَاقٍ يَنْفَعُنِي

بَابُ ۳۵۹ مَنْ أَقَامَ عَلَى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي  
التَّطَوُّعِ وَلَمْ يَرَّ عَلَيْهِ قَضَاءٌ إِذَا كَانَ أَذْنًا لَهُ

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ  
ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَيْسِ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ  
سَلْمَانَ وَابْنِ الدَّردَاءِ فَخَرَّ سَلْمَانُ أَبَا الدَّردَاءِ

نہ ہوتا تو میں اور (کئی دن) نہ کھا تاگو یا ان کو سزا دینے کے لیے یہ کہا جب  
وہ طے کے روزوں سے باز رہ آئے

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے  
انہوں نے عمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے دوبار فرمایا تم طے کے روزوں سے  
بچے رہو لوگوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا مجھ کو تو میرا مالک رات  
کو کھلا پلا دیتا ہے تم اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم کو طاقت ہے  
باب سحری تک نہ کھانا (طے کا روزہ رکھنا)

ہم سے ابراہیم بن حزمہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد العزیز بن ابی  
حازم نے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے عبد اللہ بن خطاب انہوں نے  
ابو سعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
فرماتے تھے طے کے روزے سنت رکھو اگر کوئی تم میں طے کا روزہ رکھنا چاہے  
تو سحری تک نہ کھائے لوگوں نے عرض کیا آپ تو رکھتے ہیں یا رسول اللہ  
آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو ان کو ایک کھلانے والا اٹھلا دینا چاہیے  
باب اگر کوئی اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کے لیے قسم دے اور  
وہ توڑ دے تو اس پر قضا نہیں ہے جب روزہ نہ رکھنا اس کو مناسب ہو

ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا کہ ہم سے جعفر بن عون نے کہا ہم  
سے ابو العیسیٰ ثقفی بن عبد اللہ نے انہوں نے عون بن ابی جعفر سے انہوں نے اپنے  
باپ وہب بن عبد اللہ سوائی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
سلمان اور ابو الدرداء کو بھائی بھائی بنا دیا تھا سلمان ابو الدرداء

(بقیہ صفحہ سابقہ) طعام اور شراب کا نہیں جیسے ایک حدیث میں ہے سونے کا نشہ لایا گیا اور میرا سینہ دھوا گیا حالانکہ وہ دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال نہ ہے  
قطع نظر اس کے صحیح روایت یہی ہے کہ میں رات کو اپنے مالک کے پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے ۱۷ منہ جو کافی صفحہ بڑا ہے ۱۷ منہ حقیقت یہ طے کا روزہ نہیں ہے مگر چاراً  
اس کو وہ مل لینے طے کا روزہ کہتے ہیں کیوں کہ طے یہ ہے کہ ساری رات مجھ کو کچھ نہ کھانے نہ پینے دن کی طرح ۱۷ منہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ اگر وہ نفل روزہ قصداً توڑ  
ڈالے تو اس پر قضا لازم ہوگی اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے شافعیہ کہتے ہیں نفل روزہ اگر توڑ ڈالے تو اس کی قضا مسنح ہے مذر سے توڑے یا بے مذر نہ ہاں  
اور جہر علماء بھی اس کے قائل ہیں اور حنفیہ کے نزدیک ہر سال میں قضا رکھنا واجب ہے اور مالکیہ کہتے ہیں جب عدا بلا مذر توڑ ڈالے تو قضا لازم ہوگی ۱۷ منہ

كَرَأَى أُمَّ الدَّردَاءِ مُتَبَدِّلَةً فَقَالَ لَهَا تَأْشَانِيكَ  
قَالَتْ أَخْوَاكِ أَبُو الدَّردَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا  
فَجَاءَ أَبُو الدَّردَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ  
فَاتَى صَاحِبَهُ قَالَ مَا آتَا بِكَ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ قَاكُلْ فَلَمَّا  
كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّردَاءِ يَقُومُ قَالَ تَمَّ فَنَامَ ثُمَّ  
ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ تَمَّ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ  
سَلَامٌ فِيمَ الْآنَ فَصَلَّيْنَا فَقَالَ لَهُ سَلَامٌ إِنَّ لِرَبِّكَ  
عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا هِيَكَ عَلَيْكَ حَقًّا  
فَاغْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَإِنِّي الْبَقِيَّةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ الْبَقِيَّةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَدَقَ سَلَامٌ.  
**بَابُ ۳ صَوْمِ شَعْبَانَ.**

۵۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مَعْتَمِدًا  
نَقُولُ لَا يَعْطِرُ وَيَعْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا ذَاكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ حَيْثُ  
شَهْرًا لَا رَمَضَانَ وَمَا ذَاكَ أَكْثَرَ حَيْثُ مَا  
مَنَّهُ فِي شَعْبَانَ.

۵۴۹- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَصَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
عَنْ عَجْجِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ قَالَتْ  
لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ  
مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ

سے ملنے گئے دیکھا تو ام درداء (ان کی محورو) یہی کچلی ہیں انہوں نے حل  
پوچھا تو کہا تمہارا بھائی ابوالدرداء انکار دنیا ہو گیا ہے اتنے میں ابوالدرداء  
بھی آئے اور سلمان کے لئے کھانا تیار کیا اور کہنے لگے تم کھاؤ میں روزے  
سے ہوں سلمان نے کہا جب تک تم نہ کھاؤ گے میں نہیں کھانے کا خیر  
ابوالدرداء نے کھالیا جب رات ہوئی تو ابوالدرداء عبادت کے لیے اٹھے سلمان  
نے کہا سو رہو وہ سو گئے پھر اٹھنے لگے تو کہا سو رہو جب رات آخرونی تو سلمان  
نے کہا اب اٹھو پھر وہوں نے نماز پڑھی بعد اس کے سلمان نے ان کو سمجھایا  
بھائی دیکھو اللہ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی اور تمہاری محورو  
کا اور ہر ایک کا حق ادا کرو ویدیں کو ابوالدرداء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا سلمان سچ کہا  
**باب شعبان میں روزے رکھنے کا بیان**

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ امام مالک نے  
خیر دی انہوں نے ابوالنضر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت  
عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل روزے اتنے رکھتے  
کہ ہم کہتے اب افطار کریں گے اور افطار اتنا کرتے کہ ہم کہتے اب روزے  
مذکبیں گے اور میں نے نہیں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے  
سوا اور کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں اور میں نے آپ کو شعبان  
سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے انہوں  
نے سحیحی سے انہوں نے ابوسلمہ سے ان سے حضرت عائشہ نے بیان کیا  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے  
نہ رکھتے آپ پورے شعبان روزے رکھتے اور فرماتے اتنا ہی (ایک) عمل کرو

سہ اگرچہ اور مہینوں میں بھی آپ نفل روزے رکھا کرتے مگر شعبان میں زیادہ روزے رکھتے کیوں کہ شعبان میں بندوں کے اعمال اللہ پاک کی طرف اٹھانے  
جاتے ہیں نسائی کی روایت میں یہ معنون وارد ہے ۵۴۸ یہ بظاہر پہلی روایت کے خلاف ہے کیوں کہ اس کا معنون یہ ہے کہ رمضان کے سوا اور کسی مہینے  
کے پورے روزے نہ رکھتے اور تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ اس روایت میں پورے شعبان سے اس کا اکثر ہفتہ مراد ہے ۱۲ مہ

كَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا يُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلِكُ حَتَّى تَمْلُكُوا وَاحْبَبُوا الصَّلَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُرِيتُمْ عَلَيْهِ فَإِنْ قَلَبْتُمْ كَانَتْ إِذَا صَلَّيْتُمْ صَلَاةً دَاوَمَةً عَلَيْهِهَا.

**باب ۳۶۱ مَا يُدْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَارِهِ -**

۵۵۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ ابْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْفَاطِلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَفْطُرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْفَاطِلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَصُومُ.

۵۵۱ - حَدَّثَنَا ثَنِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَنَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا لَا رَأْيَتُهُ وَلَا تَأْتِيهِ إِلَّا رَأْيَتُهُ وَقَالَ سَلِمَةُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ فِي الصَّوْمِ.

۵۵۲ - حَدَّثَنَا ثَنِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَشْمُورِيُّ

جتنے کی تم کو طاقت ہے کیونکہ اللہ تو ثواب دینے سے ٹھکے گا نہیں تم ہی ٹھک جاؤ گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ سنا نہایت پسند تھی جو ہمیشہ پڑھ ہی جائے اگر یہ فتویٰ ہی ہوا اور آپ جب کوئی (نفل) نماز پڑھنا شروع کرتے تو ہمیشہ اس کو پڑھتے

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کا بیان**

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا اور کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے اور آپ جب (نفل) روزے رکھنا شروع کرتے تو اتنے رکھتے کوئی کتنا قسم خدا کی افطار نہ کریں گے اور جب افطار کرتے تو کوئی کتنا قسم خدا کی اب روزے نہیں رکھیں گے۔

مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں اتنے دنوں تک افطار کرتے تھے سمجھتے اب روزہ نہیں رکھنے کے اور روزے رکھتے تو اتنے دنوں تک سم سمجھتے اب افطار نہیں کریں گے اور رات کو اگر کسی کو منظور ہوتا کہ آپ کو نماز پڑھتے دیکھ لے تو اسی طرح دیکھ لیتا اگر یہ منظور ہوتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھ لے تو اسی طرح دیکھ لیتا اور سلیمان نے حمید سے یوں روایت کی انہوں نے انسؓ سے روزے کے باب میں پوچھا

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو خالد نے خبر دی

اس جو نیک کام ہمیشہ کیا جائے اس میں بڑی لذت ہوتی ہے اور نفس میں اچھی عادت اور پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہے یہ سب اس کے کہ چند روز سخت محنت اٹھائے اور پھر تنگ ہو کر چھوڑ دے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اعتدال کے ساتھ مناسب وقتوں میں یا باندی کے ساتھ غلام کیا جائے وہی پورا ہوتا ہے بڑے بڑے کام یا باندی اور اعتدال ہی سے انصرام پاتے ہیں اور روزہ رکھنے والا ہمیشہ ٹھوکر کھا کے گھر پڑتا ہے ۱۱ منہ ۱۲ منہ مطلب یہ ہے کہ آپ کبھی اول شب میں عبادت کرتے کبھی بیچ شب میں کبھی آخر شب میں اسی طرح آپ کا آرام فرمانا بھی مختلف وقتوں میں ہوتا رہتا ہے اسی طرح آپ کا نفل روزہ بھی خاص شروع اور بیچ اور آخر مہینے میں ہر دنوں میں رکھتے تو ہر شخص جو آپ کو روزہ داریارات کو عبادت کرنے یا سوتے دیکھنا چاہتا بلا وقت دیکھ لیتا ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَسَاغَنَ صَبَّامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنْ الشَّهْرِ صَائِلًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَقْطِعًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَسْنُوتٌ خَرَّةً وَلَا حَذِيرَةً أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شِمْتُ مَسْكَةً وَلَا عَيْبَرَةً أَطِيبَ نَائِحَةً مَنْ رَأَيْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**بَابُ ۳۶۲ حَقِّ الصَّيْفِ فِي الصَّوْمِ -**

۵۵۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا هُرْدُ بْنُ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَنْظَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي إِنْ لَزِمَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لَزِمَكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ -

**بَابُ ۳۶۳ حَقِّ الْحِمِّ فِي الصَّوْمِ -**

۵۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَدْرَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدُ اللَّهِ أَكْثَرُ خَبْرًا أَتَكَ تَصَوْمُ النَّهَارِ وَتَقُومُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ حُمْ وَافْطِرْ وَفَعْلُكُمْ فَإِنَّ

کہا ہم کو حمید نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل روزے کیسے رکھتے تھے انہوں نے کہا جب میں چاہتا آپ کو روزہ دار دیکھوں تو روزہ دار دیکھ لیتا اور جب چاہتا آپ کو افطار کی حالت میں دیکھوں تو ویسا ہی دیکھ لیتا اسی طرح رات کو جب چاہتا آپ کو نماز میں کھڑا ہوا اور جب چاہتا آپ کو سوتا ہوا دیکھ لیتا اور میں نے سوراہہ رشیم کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھتلی سے زیادہ نرم نہیں پایا اور مشک احمد میر کی خوشبو بھی آپ کی خوشبو سے اچھی نہیں سونگھی

**باب مہمان کی خاطر سے نفل روزہ نہ رکھنا یا نوڑ دینا -**

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ ہم کو ہارون بن اسماعیل نے خبر دی کہ ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے پھر بیان کیا پوری حدیث کو اس میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے پھر میں نے پوچھا کہ داؤدؑ کیوں کر روزے رکھتے تھے آپ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن افطار

**باب بدن کا بھی روزے میں حق ہے**

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم کو اوزاعی نے خبر دی کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عبد اللہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا انہوں نے کہا بے شک سچ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو ایسا مت کر روزہ رکھ اور افطار بھی کو عبادت کر سو بھی کیوں کہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے اور تیری

**لحہ** تو آپ اخلاق اور عادات ہیں اور نیز شکل و صورت اور شمائل میں سب لوگوں سے زیادہ ممتاز تھے اور انہی خوبیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی پیغمبری کے لیے چن لیا اور آپ کو اپنا مقرب خاص بنایا ۱۱ منہ سے اپنے اتنے روزے نہ رکھنا چاہیے کہ آدمی بے طاقت ہو جائے اور دوسرے فرائض نہ ادا کر سکے ۱۲ منہ

بِعِدَّتِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَدْ اَنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَدْ اَنَّ  
لِرُؤُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَدْ اَنَّ لِرُؤُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا  
اَنَّ يَحْسِبُكَ اَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاَنَّ  
لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرًا مِثْلًا لَهَا فَاَنَّ ذَلِكَ صِيَامُ اللَّهِ  
كُلُّهُ فَشَدَّ ذَنْتُ فَشَدَّ عَلَى ثَلَاثٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّي  
اَجِدُ تَوَّعًا قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللَّهِ  
دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ كَمَا كَانَ عَمَدُ اللَّهِ  
يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبَّرَ يَلْبِغُ قِيلَتْ رُخَصَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
بَابُ ۳۶ صَوْمُ الدَّهْرِ -

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَبُو سَلَمَةَ  
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَدِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ  
النَّهَارَ زِلَافَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ مَا عِشْتُ نَفْسًا لَهُ قَدْ  
قُلْتُه بَابِي أَنْتَ دَائِمِي قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ  
فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَتَهَرَّوْهُمْ وَصُمْ مِّنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ  
أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرٍ أَمْثَلُهَا ذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ  
الدَّهْرِ ثَلَاثًا اِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ  
يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ اِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ  
ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذَلِكَ صِيَامُ  
دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ قُلْتُ اِنِّي

آٹھوں کا بھی تھوڑا ہے تیری بی بی کا بھی تھوڑا ہے تیرے مہمان کا بھی  
تھوڑا ہے اور تجھے ہر مہینے میں تین روزے بس کرتے ہیں کیونکہ ہر نیکی کا  
بدلہ دس گنا ملے گا (تین کے تیس ہوئے) تو گویا ساری عمر روزے رکھے عبد اللہ  
نے کہا پھر میں نے اپنے اوپر پختی چاہی تو سختی کی گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
میں اپنے میں زیادہ طاقت پاتا ہوں آپ نے فرمایا تو داؤد پیغمبر علیہ السلام  
کا روزہ رکھ اس سے مت بڑھا میں نے پوچھا داؤد پیغمبر علیہ السلام کیونکر روزے  
رکھتے تھے آپ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن افطار۔ بعد اللہ بن عمرو  
جب بوڑھے ہو گئے اس وقت کہتے تھے کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی رخصت کو قبول کر لیتا ہر مہینے میں تین روزے سہل تھے

### باب ہمیشہ روزہ رکھنا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب نے خبر دی انہوں  
نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے کہ عبد اللہ  
بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے یہ کہنے کی  
خبر پہنچ گئی قسم خدا کی میں تو دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو عبادت  
میں کھڑا رہوں گا جب تک جیوں آپ نے پوچھا تو میں نے عرض کیا بیشک  
میں نے ایسا کیا میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ نے فرمایا یہ تو تجھ سے  
نہ ہو سکے گا تو ایسا کر روزہ رکھ اور افطار بھی کر ہر مہینے میں تین روزے  
رکھ کر اس لیے کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے تو گویا ساری عمر روزے  
رکھے ہیں نے عرض کیا مجھے تو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا  
تو ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار کر میں نے عرض کیا مجھ کو اس سے بھی  
زیادہ قوت ہے آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار  
کر یہ داؤد پیغمبر علیہ السلام کا روزہ ہے اور سب روزوں سے افضل ہے

۱۔ جس کو موم اللہ ہر کچھ میں شافیہ کے نزدیک یہ مستحب ہے ایک حدیث میں ہے جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس پر دوزخ تنگ ہو جائے گی یعنی وہ دوزخ میں  
جائی نہ سکے گا اس کو امام احمد اور نسائی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور بیہقی نے نکالا بعضوں نے ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ جانا ہے کیوں کہ ایسا کرنے سے عادت  
سہو جاتی ہے اور روزے کی تکلیف باقی نہیں رہتی ۱۲۷

أُظِنُّ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ -

باب ۳۶۵ حَقُّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ سَوَاءٌ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۵۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَبَّكَمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ أَسْرَدُ الصَّوْمَ وَأَصْلِي اللَّيْلَ فَمَا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَلَا مَا لَيْعِنَتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أَخْبَرَاكَ تَصُومُ وَلَا تَفْطِرُ وَتَصِلُ وَلَا تَقْصِرُ فَصُمُّ وَافْطِرْ وَصُمْ وَتَمْ فَإِنَّ لَيْعِنَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَا تَنْفِسِكَ وَاهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ لَيْ لَاقُو لِي ذَلِكَ قَالَ فَصُمُّ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفْطِرُ ذَا لَاقِي قَالَ مَنْ لِي بِهَذِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ -

باب ۳۶۶ صَوْمُ يَوْمٍ وَافْطَارُ يَوْمٍ -

۵۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُ

میں نے عرض کیا مجھ کو تو اس سے بھی زیادہ بڑا نبیؐ آپ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں

باب روزے میں نبیؐ کی ماں بچوں کا حق

اس کو ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم کو ابو عاصم نے خبر دی انہوں نے ابن جریر سے کہا میں نے عطابن ابی رباح سے مسنان سے ابوالعباس شاعر نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے سنا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچ گئی کہ میں لگتا روزے رکھتا رہا ہوں اور رات بھر ناز پڑا کرتا ہوں تو آپ نے مجھ کو بلا بھیجا میں خود آپ سے ملا آپ نے فرمایا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے تو روزے رکھتا ہے افطار ہی نہیں کرتا اور نماز پڑھ جاتا ہے ایسا کہ روزہ بھی رکھ افطار بھی کر عبادت بھی کر آرام بھی کر کیونکہ تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے تیری جان اور تیری بی بی بال بچوں کا تجھ پر حق ہے میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا خیر تو داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ میں نے پوچھا کیونکہ آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے دشمن کے مقابلہ میں نہ بھاگتے تیس نے عرض کیا یا رسول اللہ اس بات کی میری طرف سے کون ذمہ داری کر سکتا ہے عطاب نے کہا میں نہیں جانتا ہمیشہ روزہ رکھنے کی نسبت آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمایا اننا جانتا ہوں آپ نے دوبار یہ فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزہ نہیں رکھا

باب ایک دن روزہ ایک دن افطار کا بیان

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

۱۔ کہیں کہ اس میں نفس کو روزے کی عادت نہیں ہوتی اور اس کی تکلیف باقی رہتی ہے ۲۔ اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جنہوں نے سدا روزہ رکھنا مکروہ جانا ہے ابن عربی نے کہا جب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدا روزہ رکھنے والے کی نسبت یہ فرمایا کہ اس نے روزہ نہیں رکھا تو اب اس کو ثواب کی کیا توقع ہے بعضوں نے کہا اس حدیث میں سدا روزہ رکھنے سے مراد ہے کہ عیدین اور ایام تشریق میں بھی افطار نہ کرے اس کی گراہت اور حرمت میں تو کسی کا اختلاف نہیں اگر ان دنوں میں کوئی افطار کرے اور باقی دنوں میں روزہ رکھا کرے بظن فیکہ اپنے اندر اپنے اہل و عیال کے حقوق میں کوئی خلل واقع نہ ہو تو ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہ ہو گا مگر ہر حال میں افضل یہی ہے کہ صوم داؤدی رکھے یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار ۱۲ ماہ



حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ صُمُّ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ أُطِيقُ أَكْثَرَ  
مِنْ ذَلِكَ فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ صُمُّ يَوْمًا وَأَفْطِرُ يَوْمًا  
فَقَالَ أَفْطِرُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنْ أُطِيقُ أَكْثَرَ  
فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ فِي ثَلَاثٍ -

بَابُ ٣٦ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

٥٥٨ - حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
جَعْفَرُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْكَلْبِيِّ  
وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يَتَّهِمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ  
فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَمَمْتَ  
لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِثَتْ لَهُ النَّفْسُ لِأَصَامٍ مِنْ صَامِ الدَّهْرِ  
صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ فَإِنِ اطْبَقَ  
أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصَمْ صَوْمٌ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقْطُرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى  
٥٥٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

٥٥٩. حَدَّثَنَا سَمْعِيُّ بْنُ الْوَاسِطِيِّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى

شعبہ نے انہوں نے مغیرہ بن معصم سے کہا میں نے عبادتِ خدا بہت کرنے  
عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا  
ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر عبداللہ نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت  
ہے پھر یہی سوال جواب ہوتا رہا آخر آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ ایک دن  
افطار کر اور فرمایا ہر مہینے میں ایک ختم قرآن کرہ میں سے عرض کیا مجھ میں اس سے  
زیادہ طاقت ہے پھر لوں سی گفتگو یہی بیان تک کہ آپ نے فرمایا تین روزہ میں سنی

باب حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ

ہم سے آدم نے بیان کیا کہنا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حبیب بن ابی  
ثابت نے کہا میں نے ابو العباس کی شاعرے سنان پر حدیث کی روایت میں  
تبہمت نہ تھی (یعنی معتبر تھے) وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے  
سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو برابر ہر روز روزہ  
رکھتا ہے اور رات بھر نمازیں پڑھتا ہے میں نے کہا جی آپ نے فرمایا ایسا کر  
گا تو تیری آنکھوں میں گڑھا پڑ جائیگا جان ناکوان ہو جائے گا جس نے ہمیشہ روزہ  
رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا ہر جینے میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے  
رکھنا ہے میں نے عرض کیا مجھ کو تو اس سے زیادہ بل بوتہ ہے آپ نے فرمایا تو داؤد  
علیہ السلام کا روزہ رکھ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار اور حبیب  
درشن سے مذہب ہوتی تو بھانگتے نہیں

ہم سے اسحاق بن شاپین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن

۱۔ امام مسلم کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا ایک مہینے میں ایک ختم قرآن کا کیا کریں گے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا بیس دن میں ختم کیا کریں گے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا سات دن میں ختم کیا کریں گے کہا مجھ میں اس سے کم میں ختم نہ کر اسی لیے اکثر علماء نے سات دن سے کم قرآن کا ختم کرنا مکروہ رکھا ہے قسطلانی نے کہا میں نے یہ اللہ سے بہت بڑا عہدہ ہے اس کو الہی اللہ کہتے تھے وہ دن رات میں قرآن کے آٹھ ختم کیا کرتا تھا بعضوں نے کہا ایک رات میں اس نے دس ختم سے زیادہ کیے اور برآن بن ابی شریف کہتے تھے کہ وہ رات دن میں پندرہ ختم کرتے ہیں اور صفوہ بن منصور بن ذاذان سے منقول ہے کہ وہ مغرب اور عشاء کے بیچ میں دو ختم کیا کرتے تھے اور تیسرا ختم بھی طواسین تک پہنچتا تمام مہولہ قسطلانی کا مترجم کہتا ہے یہ سب فعل خلاف سنت ہیں اور عمدہ ہے کہ قرآن مجید کے آہستگی کے ساتھ چالیس دن میں ختم کیا جائے حدیث میں اس سے کم میں ختم کرنا ہمارے شیخ اہل حدیث نے مکروہ جانا ہے اور ادب اور تعظیم کے بھی خلاف ہے ص ۱۲۸

عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ ابْنِ قَلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِجِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وَسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْيُوسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَمَسَّأْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ قَوْفَى صَوْمٍ أَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ مِنْ يَوْمًا وَأَنْفِطِرَ يَوْمًا.

**بَابُ ۳۶۸ صِيَامِ أَيَّامِ الْبَيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَارْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.**

۵۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْتَيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ صِيَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ دَعَاكَ الْفُطْرُ وَأَنْ أَوْتَرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ.

**بَابُ ۳۶۹ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ.**

۵۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ابْنِ زُهَيْرٍ

عبد اللہ نے انہوں نے خالد بن ہذاف سے انہوں نے ابو قلابہ سے کہا مجھ کو ابو الملیح نے خبر دی انہوں نے مجھ سے کہا میں تیرے باپ (زید) کے ساتھ عبد اللہ بن عمرو بن عاص پاس گیا انہوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے روزوں کا ذکر ہوا تو آپ میرے پاس نشرین لائے میں نے آپ کے لیے جڑے کی نوشک پچھائی جس میں خرے کی پھال بھری ہوئی تھی آپ نے یہ پڑھ گئے اور نوشک میرے اور آپ کے پیچ میں رہ گئی پھر آپ نے فرمایا کیا تجھے ہر مہینے میں تین روزے بس نہیں ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا سات میں نے پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اچھا لو میں نے پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اچھا گیارہ پھر آپ نے فرمایا اداؤ کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر

**باب ایام بیض یعنی چاندنی کے دن ہر مہینے میں تیرھویں چھوٹی پندرھویں کو روزہ رکھنا۔**

ہم سے ابو عمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث بن سہیل نے کہا ہم سے ابو التیاح یزید بن حمید نے کہا مجھ سے ابو عثمان عبدالرحمن بن ہشام انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا میرے جانی دوست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ہر مہینے میں تین روزے رکھنے اور چاشت کی سازدو رکعتیں اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت کی

**باب کہیں ملاقات کو جانا اور نفل روزہ نہ توڑنا**

ہم سے محمد بن منہ نے بیان کیا کہ مجھ سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے حمید نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اے میرا یہ اشکال ہوتا ہے کہ حدیث ترجمہ باب کے موافق نہیں ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ تین روزے رکھنے کا ذکر ہے ایام بیض کی کوئی تخصیص نہیں ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد اور نسائی اور ابن حبان نے موسیٰ بن طلحہ کے طریق سے نکالا انہوں نے ابو ہریرہ سے اس میں یوں ہے کہ آپ نے ایک اعرابی سے فرمایا جو بھنا ہوا غلوٹ لایا تھا تو بھی کھا اس نے کہا میں ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو یہ روزے رکھتا ہے تو سفید دلوں میں رکھا کر یعنی ایام بیض میں نسائی کی ایک روایت میں عبد اللہ بن عمرو سے یوں ہے ہر دس دن میں ایک روزہ رکھا کر اور ترمذی نے نکالا کہ آپ پہلے اور انوار اور یہ کہ روزہ رکھا کرتے اور ایک روایت میں منگل بدھ جمعرات ہے عرض آپ کا نقلی روزہ ہمیشہ کے لیے کسی خاص دن میں معین دھنا ۴ منہ

ام سلیم پاس گئے وہ آپ کے لیے گھوڑا اور گھڑی لائیں آپ نے فرمایا گھڑی کپی میں ڈال دو اور گھوڑا خیلے میں میں روزے سے ہوں پھر آپ گھر کے ایک کونے میں جا کھڑے ہوئے اور نفل نماز پڑھی اور ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا فرمائی ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک خاص شخص کے لیے دعا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا وہ کیا ام سلیم نے کہا آپ کے غلام انسؓ کے لیے یہ سن کر آپ نے دنیا اور آخرت کی بھلائی کی کوئی بات نہ چھوڑی ہر ایک کی دعا کی آپ نے فرمایا اللہ اس کو مال اور اولاد دے اور اس کو برکت عطا فرمائے کہتے ہیں میں بس انصاری لوگوں سے زیادہ مالدار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا کہ حجاج جب لہجہ میں آیا اس وقت تک نفل میں سے نطفہ سے ایک سو میں پر کچھ زیادہ بچے دفن ہو چکے تھے

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن ابی یوب نے  
خبر دی کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث نقل کی  
باب مہینے کے اخیر میں روزہ رکھنا

ہم سے ملت بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے مہدی بن میمون نے انہوں نے غزالہ سے دوسری سند اور ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے غیلان بن جریر نے انہوں نے مطرف بن عبد اللہ سے انہوں نے عمران بن حصیب (صحابی) سے کہ انھوں نے علی اللہ علیہ وسلم نے خود عمران سے یا اور کسی سے پوچھا عمران سن رہے تھے

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِمَنْزِلِ  
سَمِينٍ قَالَ أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سَفَائِهِ وَتَمَرَّكُمْ فِي وَغَائِهِ  
فَإِنِّي صَائِلٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ  
الْمَكْتُوبَةِ قَدْ عَارَ لَأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلَ بَيْتِهَا فَقَالَتْ  
أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي خَويصَةً قَالَ مَا هِيَ  
قَالَتْ حَادِي مَكَائِسُ فَمَا تَرَكُ خَيْرًا آخِرَةً وَلَا دُنْيَا  
إِلَّا دَعَا لِي بِهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَا لَدَوَكَ وَلَدَا قِ  
بَارِكْ لَهُ فَإِنِّي لَيْسَ أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَا لَا وَحْدَتَيْنِي  
ابْنَتِي أُمَيَّةُ أَنَّهُ دُفِنَ بِصُلَيْبِي مُقَدَّمًا حِجَابَ الْبَصَرِ  
بِضَعُ رِيعَتَرُونَ وَمِائَةٌ.

۵۶۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى  
قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ ٣٢ الْقَوْمِ الْخَوَاشِمِ.

٥٦٣ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ  
عَنْ عَيْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هَبْدِيُّ  
بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَ  
أَوْسَالَ رَجُلًا زَعَمَ أَنْ يَسْمَعَ فَقَالَ يَا أَبَا فَلَانٍ أَمَا

۱۔ حافظ نکمائیہ دوسرا قصہ ہے اس قصے کے سرائس میں بوریہ پر نماز پڑھنا اور ان کو اپنے پیچھے کھڑے کرنے کا ذکر ہے اور جو کتاب العلوتہ میں اُپر مذکور ہو چکا ہے ۱۲ منہ ۱۱ حجج بھرے میں شمسہ ہجری میں آیا تھا اس وقت انس رضی اللہ عنہ کی عمر کچھ اوپر اتنی برس کی تھی اس کے بعد بھی انس رضی اللہ عنہ رہے ۳۳۱ھ یا ۳۳۲ھ ہجری میں انتقال کیا سو برس کے قریب ان کی عمر ہوئی یہ سب آنحضرت کی دعا کی برکت تھی ایک روایت ہے کہ انہوں نے ۱۶ یا ۱۷ یا ۱۸ بچے خاص اپنی صلب کے ذریعے جس کے خاص صلبی بچے اتنے ہوں تو خیال کرنا چاہیے کہ پوتا پوتی تو اسے نواریاں ملتی ہوں گی ۱۲ منہ ۱۱ یہ شنگ مطرف راوی کو کہتی ہیں کہ ثابت نے بھی مطرف سے اسی طرح شنگ کے ساتھ روایت کیا اور امام مسلم نے دوسرے دو طریقوں سے اس حدیث کو نکالا ان میں شنگ نہیں ہے بلکہ یوں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اور امام احمد کی روایت میں لوں ہے کہ عمر ان سے پوچھا ۱۴ فتح

صُمْتُ سَرَمَ هَذَا الشَّهِرِ قَالَ أَكَلْتُهُ قَالَ يَعْني رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلِ الصَّلَاتُ أَكَلْتُهُ يَعْني رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَافَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَرَمِ شَعْبَانَ -

باب ۳ صَوْمُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ -

۵۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ إِذَا غَابَ ابْنُ عَصَمٍ أَنْ يَنْفَعِدَ بِصَوْمٍ -

۵۶۵ - حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ زَيْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصُومَنَّ أَحَدٌ كَوْمَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ -

۵۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

ار سے فلائے تو نے اس مہینے کے اخیر میں روزہ رکھا ابو النعمان نے کہا میں سمجھتا ہوں رمضان کو فرمایا اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو رمضان میں افطار کرے تو دو روزے رکھ صلت راوی نے یہ نہیں کہا رمضان کو فرمایا امام بخاری نے کہا ثابت نے تو مطرف سے انہوں نے عمران سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا کہ شعبان کے اخیر میں (یہی صحیح ہے)

باب جمعہ کے دن روزہ رکھنا اگر کسی نے (اکیلا) جمعہ کا روزہ رکھا تو کھول ڈالے -

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عبد الحمید بن جبیر سے انہوں نے محمد بن جہاد سے انہوں نے کہا میں نے جابر سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے منع فرمایا انہوں نے کہا ہاں راویوں نے ابو عاصم کے سوا یوں کہا یعنی اکیلا جمعہ کا روزہ رکھنے سے

ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعش نے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر جب کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد ایک دن اور روزہ رکھے -

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطلان نے انہوں نے شعبہ سے دوسری سند اور ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

۱۵ کیونکہ رمضان میں تو سارے مہینے ہر کوئی روزے رکھتا ہے بعضوں نے سرکارِ تہجد جیسے کا شروع کیا ہے بعضوں نے مہینے کا بیچ بعضوں نے کہا آنحضرت نے اس شخص سے برسیل دہر فرمایا کہ تو نے شعبان کے اخیر میں تو روزے نہیں رکھے کیونکہ دوسری حدیث میں آپ نے رمضان کا استقبال کرنے سے منع فرمایا مگر اس میں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ ہوتا تو آپ فقہا کا حکم کیوں دیتے غلطی نے کہا شاید اس وجہ سے فقہا کا حکم دیا کہ اس شخص نے منّت مانی ہوگی تو آپ نے منّت پوری کرنے کا حکم دیا اس طرح کہ شوال میں اس کی فقہا کے بعضوں نے کہا اگر کوئی شعبان کے اخیر میں رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے رکھے تو یہ مکروہ ہے لیکن اگر استقبال کی نیت نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی نہ جمعہ سے پہلے ایک دن روزہ رکھنا نہ جمعہ کے بعد ہفتہ کے دن اکیلا جمعہ کا روزہ امام احمد اور ابن منذر اور بعض شافعیہ نے مکروہ رکھا ہے اور مجہول روایت ہے کہ یہ ممانعت تشریحی ہے اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں مکروہ نہیں ہے ۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي جُوَيْرِيَةَ  
بَنِي الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ  
عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتَ  
أَمْ قَالَتْ لَا قَالَ يُرِيدُنِي أَنْ تَصُومِي عَدَا  
قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي وَقَالَ حَتَّابُ بْنُ الْجَعْدِ  
سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ جُوَيْرِيَةَ  
حَدَّثَتْهُ فَأَمَرَهَا فَأَفْطَرَتْ.

بَاب ۳۲۲ هَلْ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْآيَاتِمِ  
۵۶۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قُلْتُ لِعَافِئَةَ  
هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصُ  
مِنَ الْآيَاتِمِ شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِينَهُ  
وَأَيْتُهُ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُطِيقُ.

بَاب ۳۲۳ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ  
۵۶۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

عند رنے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالیوب  
سے انہوں نے جویریہ بنت حارث سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن  
ان کے پاس تشریف لے گئے وہ روزہ دار تھیں آپ نے فرمایا کیا تو نے کل  
(جمعرات کو) بھی روزہ رکھا تھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا کل ہفتہ کو بھی  
روزہ رکھنا چاہتی ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر تو روزہ کھول ڈال اور  
حماد بن جعد نے قتادہ سے سنا مجھ سے ابوالیوب نے بیان کیا ان سے جویریہ  
نے کہہ آنحضرت نے ان کو حکم دیا انہوں نے روزہ کھول ڈالا

باب روزے کے لیے کوئی دن مقرر کرنا  
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے  
سفیان ثوری سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے  
علقمہ سے میں نے حضرت عائشہ سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی  
خاص دن روزہ رکھا کرتے تھے انہوں نے کہا نہیں آپ کا عمل مدامی ہوتا  
(یعنی ہمیشہ کرتے اور تم میں کون ایسا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
برابر طاقت رکھتا ہو)

باب عرفہ کے دن روزہ رکھنا  
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے

۱۵ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ بعض لوگوں کی جو عادت ہوتی ہے کہ ہفتے میں ایک یا دو دن خاص کر کے اس میں روزہ رکھتے ہیں جیسے کوئی بیچرت  
کو روزہ رکھتا ہے کوئی پیر گل کو کوئی جمعرات جمعہ کو تو یہ تخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے ابن تین نے کہا بعضوں نے اسی وجہ سے اسی تخصیص  
کو مکروہ رکھا ہے لیکن عرفہ کے دن اور عاشورہ اور ایام بعض کی تخصیص تو خود حدیث سے ثابت ہے حافظ نے کہا کئی ایک حدیثوں میں یہ وارد ہے کہ آپ پیر اور  
جمعرات کو روزہ رکھا کرتے مگر شاید امام بخاری کے نزدیک وہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں حالانکہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نکالا اور ابن حبان نے  
اس کو صحیح کہا حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قہد کر کے پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے اور نسائی اور ابوداؤد نے نکالا ابن خزیمہ نے اس  
کو صحیح کہا اسامہ سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا اس دن  
اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں میرا عمل اس وقت اٹھایا جائے جب میں روزہ دار ہوں ۱۱ منہ ۱۲ امام بخاری نے اس باب میں ان حدیثیں  
کو ذکر نہیں کیا جس میں عرفہ کے روزے کی ترغیب ہے اس جگہ وہ حدیث بیان کی جس سے عرفہ میں آپ کا افطار کرنا ثابت ہے کیوں کہ وہ حدیثیں ان کی شرط  
کے موافق صحیح نہ ہوں گی حالانکہ امام مسلم نے ابو قتادہ سے نکالا کہ آنحضرت نے فرمایا عرفہ کا روزہ ایک برس آگے اور ایک برس پیچھے کے گناہوں کا کفارہ ہو  
جاتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ عرفہ کا روزہ حاجی کو نہ رکھنا چاہیے اس خیال سے کہ کہیں منع نہ ہو جائے اور حج کے اعمال بجالانے میں خلل واقع ہو جائے  
اس طرح سے باب کی حدیثوں اور ان حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے ۱۳ منہ

مَا لَكَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى  
أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُمُ وَحَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّظْرِ  
مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْعَبَّاسِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا  
تَمَارَدُوا عِنْدَ هَازِمٍ عَوْفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَيْسَ  
بَصَائِمٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ قَدْرَ لَبَنٍ فَهُوَ وَقَفَ عَلَى بَعْضِهِمْ فَشَرِبَهُ.  
۵۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَبُو ثَوْرٍ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ  
كُثَيْبٍ عَنْ قَيْمُونَةَ أَنَّ النَّاسَ شَكَّوْا فِي صِيَامِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَوْفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ  
بِحِلَابٍ فَهُوَ وَقَفَ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ  
وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

### بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

۵۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي جَبْرِ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ  
قَالَ شَرِدَتْ أَلِيعِدُ مَعَ عَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ هَذَانِ  
يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمٌ  
فِطْرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ أَلَيْسَ الْأَخْرَجُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ تَمَرِكُمْ.

امام مالک سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا کہ مجھ سے عیمر نے  
جو ام فضل کے غلام تھے ان سے ام فضل نے دوسری سند اور ہم سے  
عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ امہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے  
ابوالنضر سے جو عمر بن عبد اللہ کے غلام تھے انہوں نے عیمر سے جو ابن عباس کے  
غلام تھے انہوں نے ام فضل بنت حارث سے کچھ لوگ ان کے پاس پہنچ کر  
کرنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمودہ رکھا ہے یا نہیں بعضوں نے  
کہا آپ روزہ دار ہیں بعضوں نے کہا نہیں آپ روزہ سے نہیں ہیں پھر ام فضل  
نے دودھ کا ایک پیالہ آپ پاس بھیجا اور آپ پر حواری تھے آپ نے پی لیا

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ امہم سے عبد اللہ بن وہب نے  
یا ان کے سامنے پڑ گیا میں نے سنا کہ مجھ سے عمرو بن حارث نے انہوں نے  
بکیر سے انہوں نے کرب سے انہوں نے ام المومنین میمونہ سے لوگوں نے عرفہ کے  
دن اس میں شک کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہیں یا نہیں پھر  
انہوں نے آپ کے پاس دودھ بھیجا آپ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ نے  
اس میں سے کچھ پی لیا لوگ دیکھ رہے تھے

### باب عید الفطر کے دن روزہ رکھنا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہ امہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسعید سعید بن زہر کے غلام  
سے انہوں نے کہا میں عید میں حضرت عمرؓ کے ساتھ موجود تھا انہوں نے کہا ان  
دنوں یعنی عید الفطر اور عید الفضحیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ  
رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک تو روزہ کھولنے کا دن ہے اور دوسرا اپنی قربانی کھانے کا

۱۷۱۱- ابوالنعمیٰ روایت میں اتنا زیادہ ہے آپ غلبہ سنار ہے ۱۲ منہ ۱۷۱۲- یعنی عبد اللہ بن وہب نے خود یہ حدیث بھی کوستانی یا عبد اللہ بن وہب کے شاگردوں نے ان کے  
سنائی کو بھیجی ہے سنی دونوں طرح حدیث کی روایت صحیح ہے ۱۷۱۳- یہ بالاتفاق منع ہے مگر اختلاف اس میں ہے کہ اگر کسی نے ایک روزہ کی منت مانی اور اتفاق  
سے وہ منت عید کے دن کن پر بھی مختلف کسی نے کہا جس دن زید آئے اس دن میں ایک روزہ کی منت اللہ کے یہاں تمام دن اور زید عید کے دن آیا تو یہ نذر صحیح ہوگی یا نہیں  
حنفیہ نے کہا صحیح ہوگی اور اس پر قضا لازم ہوگی اور جمهور علماء کے نزدیک یہ نذر صحیح ہی نہ ہوگی ۱۷۱۴- یعنی نسخوں میں اس کے بعد اتنی عبارت تہذیب ہے کل  
الرجوع اللہ قال ابن یونس قال مولی ابن زہر فقد اصاب ومن قال مولی عبد الرحمن بن جوف فقد اصاب یعنی امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہا جس نے ابو سعید  
کو ابن زہر کا غلام کہا اس نے بھی ٹھیک کہا اور جس نے عبد الرحمن بن جوف کا غلام کہا اس نے بھی ٹھیک کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ ابن زہر اور عبد الرحمن بن جوف باقی برصحنہ آئینہ

۵۷۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وُحَيْدٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْحُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ  
يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ السَّمَاءِ وَأَنَّ يَحْيَى الرَّجُلُ  
فِي تَوْبَةٍ أَحَدٍ وَعَنْ صَلَوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ-

### باب الصوم يوم النحر

۵۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ  
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
مَيْمَنَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفِطْرُ وَالنَّحْرُ وَالْمَلَأْسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ  
۵۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ  
إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ قَدْ رَأَى يَصُومُ يَوْمًا قَالَ  
أَخَذَهُ قَالَ الْإِثْنَيْنِ فَوَاقٍ يَوْمَ عِيدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ  
أَمَرَ اللَّهُ بِوَقَائِهِ النَّحْرِ وَنَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ-

۵۷۴- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مَهْمَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزْعَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ أَرْبَعًا

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے کہا ہم  
عمر بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الفصحی کے دن  
روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور ایک کپڑا اسارے بدن پر لپیٹ لینے سے  
اور کپڑے میں گوطہ مار کر بیٹھنے سے اور صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے  
باب عید الفصحی کے دن روزہ رکھنا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام نے خبر دی  
انہوں نے ابن جریر سے کہا مجھ کو عمر بن دینار نے خبر دی انہوں نے عطاء بن  
میناء سے وہ ابوسریحہ سے یہ حدیث نقل کرتے تھے دوروزے اور دو یحییٰ  
منع میں عید الفطر اور عید الفصحی کے روزے اور بیع ملا مسہ اور منابذہ

ہم سے محمد بن ثنن نے بیان کیا کہ ہم سے معاذ بن معاذ عنبری نے  
کہا ہم کو عبد اللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے زیاد بن جہیر سے انہوں کے  
کہا ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر پر اس آیا اور پوچھا اگر کسی نے پیر کے دن روزہ  
رکھنے کی منت مانی اتفاق سے اس دن عید آگئی (تو کیا کرے) عبد اللہ نے کہا  
اللہ نے تو منت پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید  
کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے  
عبد الملک بن عمر نے کہا میں نے قزحہ بن یحییٰ سے سنا کہ میں نے ابوسعید خدری  
سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا کہ بارہ ہوا کہیے تھے وہ  
کہتے تھے میں نے چار باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں جو مجھ کو بہت

(بقیہ صفحہ سابقہ) دونوں اس غلام میں شریک تھے بعضوں نے کہا درحقیقت وہ عبد الرحمن بن حوف کے غلام تھے مگر ذہری کی خدمت میں را کرتے تھے تو ایک کے ہوتے اور دوسرے کے مجاز اور اللہ اعلم منہ ۱۱۷۱ھ کیوں کہ اس میں ستر کھنے کا ذکر ہوتا ہے اس کا بھی ذکر  
اور پھر پوچھا ہے خواصی مغربہ ۱۱۷۱ھ بیع ملا مسہ اور بیع منابذہ کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب البیوع میں آئے گا یعنی بالغ مشتری یا کا مشتری بالغ کا پڑا یا بدن چھوٹے  
تو بیع لازم ہو جائے اس شرط پر بیع کرنا یا بالغ یا مشتری کوئی چیز دوسرے کی طرف چھینک مارے تو بیع لازم ہو جائے ۱۱۷۱ھ حافظ نے کہا مجھے اس کا نام معلوم  
نہیں ہو ۱۱۷۱ھ ابن عمر نے احتیاط کی راہ سے کوئی قطعی فتوہ نہیں دیا بلکہ فروع کی دونوں دلیلیں بیع قرآن اور حدیث بیان کر دیں اس قول سے ان  
لوگوں کا رد ہوتا ہے جو قرآن شریف کو مانستے ہیں اور حدیث میں شبہ کرتے ہیں ۱۱۷۱ھ

مَنْ يَتَّبِعْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْبَلْنِي قَالَ لَا سَافِرَ  
الْمَدَّةَ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو  
مَحْدَمٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرَ وَالْأَفْطَحَ وَلَا صَلَاةَ  
بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى  
تَغْرُبَ وَلَا تَنْتَدُ الرِّحَالَ إِلَّا لِي ثَلَاثَةَ مَسَاجِدَ مَجِيدٍ  
الْحَرَامَ وَمَجِيدٍ لَا قِطْعَ وَمَجِيدٍ فِي هَذَا -

بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَقَالَ رِئِيسُ  
بْنُ الْمُنْكَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبِي كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَصُومُ أَيَّامَ مَنَى وَكَانَ  
أَبُو هَا يَصُومُ مَعَهَا -

۵۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا تَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَلَّمَ إِلَّا  
لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ -

۵۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ  
إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ  
يُصَلِّمْ صَامَ أَيَّامَ مَنَى وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

پسند آئیں ایک تو آپ نے یہ فرمایا کوئی عورت دودن کا سفر نہ کرے مگر  
جب اس کے ساتھ اس کا محرم رشتہ دار ہو دوسرے دودن عید الفطر اور  
عید الاضحیٰ کو روزہ نہ رکھنا چاہیے تیسرے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے  
تک اور پھر کی نماز کے بعد سورج ڈوبے تک نماز پڑھنا چاہیے پوچھنے  
سوا ان تین مسجدوں کے اور کہیں کے لیے کبھی جائیں مسجد حرام  
اور مسجد اقصیٰ اور مسجد مدینہ

### باب ایام تشریق میں روزہ رکھنا

اور مجھ سے محمد بن منکب نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ہشام  
سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضی  
اللہ عنہا کے دنوں میں روزہ رکھا کرتیں اور ہشام کے باپ عروہ بھی ان دنوں میں روزہ رکھا کرتے  
ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن منکب نے کہا ہم سے  
شعبہ نے کہا میں نے عبد اللہ بن عیینہ سے سنا انہوں نے زہری سے انہوں نے  
عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور زہری نے اس حدیث کو سالم سے  
بھی سنا انہوں نے ابن عمر سے ان دنوں نے کیا ایام تشریق میں روزہ  
رکھنے کی اجازت نہیں مگر اس کے لیے جس کو قربانی کا مقدور نہ ہو

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی  
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے  
ابن عمر سے انہوں نے کہا تمتع کرنے والا (جو عمرہ کر کے حج کرے) عروہ  
کے دن تک روزہ رکھ لے اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو مکی کے دنوں میں بھی  
روزہ رکھے اور ابن شہاب نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی

۱ - حافظ نے کہا اس حدیث سے بعضوں نے یہ دلیل لی ہے ایام تشریق میں روزہ رکھنا منع نہیں اور اس کی بحث آگے کے باب میں آتی ہے ۲ - منہ ۳ - امام  
بخاری کے نزدیک راجح یہی ہے کہ تمتع کو ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز ہے اور ابن منذر نے زہری اور ابو طلحہ سے مطلقاً منع نقل کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور  
عبد اللہ بن عمر سے مطلقاً منع منقول ہے اور شافعی اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ اس تمتع کے لیے درست ہے جس کو قربانی کا  
مقدور نہ ہو امام مالک کا بھی یہی قول ہے ۴ - منہ ۵ - میں رہنے کے دن وہی ہیں جو ایام تشریق کہتے ہیں یعنی ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ ذی الحجہ بعضوں نے ایام تشریق میں  
محرم ۱۱ - ۱۲ - کو رکھا ہے تیرہویں کو نہیں رکھا ۱۳ - منہ ۱۴ - یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ۱۳ - منہ



عَنْ عَائِشَةَ مَثَلَهُ تَابَعَهُ ابْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ -

بَابُ ۳ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ -

۵۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ -

۵۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُزْرَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ -

۵۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُزْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ -

۵۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

روایت کی امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے روایت کیا

باب عاشوراء کے دن روزہ رکھنا

ہم سے ابوالعاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن محمد سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشورے کے دن جس کا جی چاہے وہ روزہ رکھے -

ہم سے ابوالیمانہ نے بیان کیا کہ ہم کو شعب بن جبروی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو مروہ بن زہیر نے خبر دی حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا اب چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قصبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا عاشورے کا روزہ قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھنے لگے پھر جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے عاشورے کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزے کا حکم دیا جب رمضان فرض ہوا تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا اور فرمایا اب جس کا جی چاہے اس دن روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے -

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قصبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے معاویہ

اس کو امام شافعی نے قول کیا ۱۲ منہ ۱۳ اکثر اہل علم کے نزدیک عاشوراء محرم کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا نوں تاریخ کو اور بہتر یہ ہے کہ نوں اور دسویں دونوں تاریخوں میں روزے رکھے اور اہل اسلام میں یہ روزہ فرض تھا جب رمضان فرض ہوا تو اس کی فرضیت جاتی رہی لیکن مستندہ گیا اور شعبہ عاشورے کا روزہ مکروہ مانا ہے عوام کہتے ہیں کہ اس دن یزید کی ممل نے روزہ رکھا تھا بعد ازاں یزید کی ممل نے اس دن نماز پڑھی ہو تو تم نہ پڑھو گے ہم کو نہ یزید سے کچھ عرض ہے نہ اس کی ممل سے ہم کو تو ہمارے پیغمبر کا قول اور فعل کافی ہے ۱۲ منہ

أَنَّهُ سَمِعَ مَعُويَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَبْرَ عَلَى الْمَنِيرِ يَقُولُ يَا هَلْ الْمَدِينَةُ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا يَوْمٌ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ دَانَا صَلَاتُكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفِطِرْ -

۵۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو مَعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا هَذَا أَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هَذَا يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسَى قَالَ فَأَنَا آخِ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ -

۵۸۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ يَوْمٌ عَاشُورَاءَ نَعَدَهُ الْيَهُودُ عِيْدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُومُوا أَنْتُمْ

بن ابوسفیان سے عاشوراء کے دن منبر پر سنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا وہ کہہ رہے تھے مدینہ والو تمہارے عالم کدہر گئے ہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ عاشورے کا دن ہے اور اس کا روزہ تم پر فرض نہیں ہے اور میں تو روزے سے ہوں جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے

ہم سے ابو عمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے ایوب نے کہا ہم سے عبد اللہ بن سعید بن جبیر نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے دوسرے سال یہودیوں کو دیکھا عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہوئے آپ نے پوچھا یہ روزہ کیسا انہوں نے کہا یہ عمدہ دن ہے اللہ نے اس دن بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دی تھی تو آنحضرت موسیٰؑ نے اس میں روزہ رکھا تھا آپ نے فرمایا میں تم سے زیادہ موسیٰ سے تعلق رکھتا ہوں پھر آپ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزے کا حکم دیا

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ابو عیسٰی سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا یہودی عاشورے کے دن کو عید سمجھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا تم بھی اس دن روزہ رکھو

۱۷ شاید مسند فقیر کو یہ خبر پہنچی ہو کہ مدینہ والے عاشورے کے روزے کو مکروہ جانتے ہیں یا اس کا اہتمام نہیں کرتے یا اس کو فرض سمجھتے ہیں تو منبر پر یہ تقریر بیان کی کہتے ہیں معاویہؓ نے یہ حج مکہ ہجری میں کیا تھا یہ ان کی خلافت کا پہلا حج تھا اور انہیں حج ان کا عہدہ میں ہوا تھا حافظ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ تقریر ان کی آخری میں تھی لامنہ سلمہ مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اللہ کا شکر کرنے کے لیے اس لیے ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں ابو ہریرہؓ کی روایت میں یوں ہے اسی دن حضرت نوحؑ کو کشتی بھری پہاڑ پر بھری تھی تو نوحؑ نے اس کے شکر یہ میں روزہ رکھا تھا لامنہ سلمہ کیونکہ وہ پیغمبر پر برحق تھے میں بھی پیغمبر ہوں دوسری حدیث میں ہے کہ سب پیغمبرؑ کو یا بھائی بھائی ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسلمانوں کو سب پیغمبروں کی حرمت اور تعلیم کرنا چاہیئے اور ہر ایک پیغمبرؑ سے محبت رکھنا چاہیئے مجھے ان مسلمانوں پر نہایت محب ہوا جنہوں نے حضرت علیؑ علی بن ابی طالب علیہ السلام کو تو بہن پر کچھ غصہ نہ کیا اور ہمارے پیغمبرؑ صاحب کی تو بہن پر مخالفت کی سچے مسلمان وہ ہیں جو حضرت موسیٰؑ یا حضرت عیسیٰؑ یا حضرت محمدؑ یا ان کی پیغمبر کی بھی ذرا سی تو بہن کو برا نہیں کرتے اور جو کوئی کسی پیغمبرؑ کی تو بہن کو برا کرے اس کو سزا ملے سخت دین پر مستند ہوتے ہیں ایک حدیث میں ہے جو کوئی پیغمبرؑ کو برا کہے وہ قتل کیا جائے لامنہ

۵۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ.

۵۸۴- حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ بَرَّاهٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَمِ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُلَاةٌ مِنْ أَسْلَمِهِ أَنْ أَرَدْنَا فِي النَّاسِ أَنْ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ.

بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

۵۸۵- حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِمَامًا تَأَوَّاجَةً أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۵۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِمَامًا تَأَوَّاجَةً أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتَوَقَّى رَسُولُ

ہم سے حمید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی یزید سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قہر کر کے کسی خاص دن کا روزہ یہ سمجھ کر کہ وہ دوسرے دنوں سے افضل ہے رکھتے نہیں دیکھا مگر اس دن کا یعنی عاشورے کے دن کا اور اس مہینے کا یعنی رمضان کا۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن ابی ہریرہ نے انہوں نے سلمہ بن الاکوع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام قبیلہ کے ایک شخص کو یہ حکم دیا لوگوں میں منادی کر دے جس نے کچھ کھایا ہو وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے نہیں کھایا ہو وہ روزہ رکھ لے کیوں کہ یہ عاشورے کا دن ہے۔

باب رمضان میں تراویح پڑھنے کی فضیلت

ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسعلمہ نے خبر دی ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کی فضیلت میں فرماتے ہو کہ کوئی ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے رمضان میں تراویح پڑھے اس کے اگلے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں (تراویح میں) ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے کھڑا رہے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے ابن شہاب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

۱۷ تراویح اس کا نام اس لیے ہوا تراویح کہتے ہیں آرام کرنے کو صحابہ اس نماز میں ہر دو گناہ کے بعد تھوڑی دیر آرام سے بیٹھے راحت لینے ۱۲ نماز فوری نے کہا قیام رمضان سے تراویح ہی ہر ادرے کرانی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے حافظ نے کہا قیام رمضان سے رات کو نفل پڑھنا مراد ہے تراویح ہر یا تمجد اور صحیح یہ ہے کہ رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی نماز پڑھی اسی کو تمجد کہو یا تراویح جب آپ نے رمضان میں راتوں تک شروع رات میں یہ نماز پڑھی تو اس کو تراویح کہا اور جب اخیر رات میں پڑھی تو اس کو تمجد کہا اور دونوں صحیح روایت میں آئے رکعتیں تیس اور یہ روایت کہ آپ نے تراویح کی تیس رکعتیں پڑھیں ضعیف ہے البتہ حضرت عمرؓ صاحب سے یہ سند صحیح میں رکعتیں پڑھنا منقول ہے ۱۷ نماز

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْمَعْنِي ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ  
الْأَمْرُ عَلَيَّ ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدَّائِهِ  
خِلَافَةَ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ عَبْدِ التَّوَّابِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ  
مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا  
النَّاسُ أَوْزَاعًا مُتَقِفُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ  
يُصَلِّي الرَّجُلُ يُصَلِّي بِصَلَوَتِهِ التَّهْطُ فَقَالَ عَنْهُ  
إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ  
أَمْثَلُ ثُمَّ عَزَمَ جَمْعَهُمْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ خَرَجْتُ  
مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَوَةٍ  
قَارِيئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْيَدُ عَهُ هَذِهِ وَالَّتِي  
يَتَأَمُّونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ بِهَا  
أَحْسَنُ لِلَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ -

۵۸۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ قَالَ حَكَّةُ بْنُ مَرْثَدٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ

وفاات ہو گئی اور لوگوں کا یہی حال رہا اکیلے اور جماعتوں سے تراویح  
پڑھتے تھے ابو بکرؓ کی خلافت میں بھی ایسا ہی رہا اور عمرؓ کی فترو  
خلافت میں اور امام مالکؒ نے ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے عروہ بن  
زبیر سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد قاری سے انہوں نے کمائیں رمضان  
کی ایک رات میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مسجد میں گیا دیکھتا کیا ہوں لوگوں  
کے جدا جدا بھٹنڈ ہیں (کہیں) ایک ہی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے  
اور کہیں کسی کے پیچھے دس یا بیس آدمی ہیں حضرت عمرؓ نے کہا اگر میں ان  
سب کو ایک ہی قاری کے پیچھے اکٹھا کر دوں تو اچھا ہو گا پھر انہوں نے یہی  
ٹھکان کر ان سب کو ابی ابن کعب کا مقتدی کر دیا بعد اس کے میں ایک رات  
جوان کے ساتھ گیا دیکھا تو سب اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے  
حضرت عمرؓ نے کہا یہ بدعت تو اچھی ہوئی اور رات کا وہ لمحہ جس میں تم سونے  
رہتے ہو یعنی اخیر رات وہ اس لمحے سے افضل ہے جس میں نماز پڑھتے  
ہو اور لوگ شروع ہی رات میں تراویح پڑھ لیتے۔

ہم سے اسماعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے  
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ

سے حافظہ لے کر انہوں نے کہا انہوں نے کہا تراویح کی اکیلی اکیلی پڑھ لیتے تھے آپ نے اس میں جماعت قائم نہیں کی اور ابن عبد البر نے جو ابن وہب کی روایت  
ابو ہریرہ سے نکالی کہ آنحضرتؐ برآمد ہوئے دیکھا تو رمضان میں لوگ مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھ رہے ہیں پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا انہوں نے ابی ابن  
کعب کو امام بنایا ہے آپ نے فرمایا ان لوگوں نے ٹھیک کیا تو یہ روایت ضعیف ہے اس کے اسناد میں مسلم بن خالد ہے اس کا اعتبار نہیں اور صحیح ہی ہے  
کہ حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کو ایک جماعت میں اکٹھا کیا اور ابی ابن کعب کو امام بنایا ۱۲ منہ ۱۲ حضرت عمرؓ نے اس حدیث پر عمل کیا کہ لوگوں کی  
وہ امامت کرے جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ قاری ہو ایک روایت میں ہے کہ ابی بن کعب مردوں کی امامت کرتے تھے اور نسیم  
دارای عورتوں کی ۲ منہ ۱۲ اس سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت عمرؓ خود اس جماعت میں شریک نہیں ہوتے تھے شاید ان کی یہ رائے ہو کہ نقل نماز  
اپنے گھر میں وہ بھی آخری شب میں پڑھنا بہتر ہے محمد بن نصر مروزی نے روایت کی ابی عباسؓ نے کہا میں حضرت عمرؓ کے پاس تھا انہوں نے  
لوگوں کا غل سنا پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا تراویح پڑھ کر جا رہے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا جو رات باقی رہی وہ اس سے افضل ہے جو گذر گئی ۱۲ منہ ۱۲  
اس میں یہ بیان نہیں کہ کتنی رکعتیں پڑھتے اس باب میں مختلف روایتیں ہیں ایک میں گیارہ ایک میں کس ایک میں بیس ایک میں تیس ایک میں پچھتیس ایک میں اسی  
ایک میں چالیس ایک میں اترتیس ایک میں چونتیس ایک میں چوبیس ایک میں سولہ ایک میں تیرہ مذکور ہیں سب میں صحیح تیرہ اور گیارہ کی روایتیں میں تراویح کی  
آٹھ رکعتیں تھیں اور تیرہ کی تین یا پانچ اور تین یہ ہے کہ اس سب مجموعی نماز کا نام تہجد اور وتر اور تراویح تھا ۱۲ منہ

رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَّرَ لَيْلَةَ رَمَضَانَ جُوفَ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى رِجَالُ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَخَذَتُوا فَاجِمَةً أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلُّوا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَخَذَتُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ خَرَجَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ بِصَلَاتِهِ فَصَبَّحَ النَّاسُ قَدْ خَفِيَ الْخَبَرُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَنَشْتَدُّ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَى مَكَانِكُمْ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَجْعَلُوا عَنْهَا فَتُؤْتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ -

۵۸۸ - حَدَّثَنَا إِبْنُ عُيَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَا يَأْتِي عَنْ سَعِيدِ الْقَبْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي الصَّلَاةِ وَلَا فِي غَيْرِهَا عَلَى إِحْدَى عَشْرَةِ رُكْعَةٍ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ خَبْرٍ مِنْ وَطْئِهِمْ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ خَبْرٍ مِنْ وَطْئِهِمْ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَمُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتَى قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ

سے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی بنی قیس کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک بار) رمضان میں تراویح پڑھی دوسری سند اور ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا کچھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حضرت عائشہؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بیچ رات کو (رمضان میں) نکلے اور مسجد میں (تراویح) کی نماز پڑھی اور کچھ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے پڑھی جب صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا پرچا کیا دوسری رات کو اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی صبح کو لوگوں نے (اور زیادہ) پرچا کیا اور تیسری شب کو بہت لوگ جمع ہوئے آپ برآمد ہوئے اور نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے پڑھی جب چوتھی رات ہوئی تو اتنے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں ان کا سمانا مشکل ہو گیا (آپ برآمد ہی نہیں ہوئے) صبح کو نماز کے لیے نکلے اور نماز کے بعد لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے پہلے تشہید پڑھا پھر زمانے لگے البعد مجھے معلوم تھا کہ تم یہاں جمع ہو لیکن میں ڈر کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم سے زبردستی اس لیے برآمد نہ ہوا پھر آپ کی وفات ہو گئی اور یہی کیفیت قائم رہی

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے سعید بن مسری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے (تراویح یا تہجد کی) انہوں نے کہا آپ رمضان میں اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور لمحے پہن کو کیا پوچھتا ہے پھر چار پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کیا پوچھنا پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے میں نے ایک بار آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں

لے اس سے اس روایت کا ضعف ملتا ہے جو ابی شیبہ نے ابن عباسؓ سے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں تراویح کی بیس رکعتیں پڑھیں حافظ نے کہا اس کا اسناد ضعیف ہے اور عائشہؓ سے زیادہ آپ کی نماز کو جاننے والا کوئی نہ تھا ابن ہمام نے کہا مسند نبویؐ تو آٹھ ہی رکعتیں ہیں اور ابی مستحبؓ ۷ منہ

عَيْنِي تَتَمَاتٍ وَلَا يَتَأَمُّ قَلْبِي۔

**باب ۳۷۹** فُضِّلَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ  
الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَبْرٌ مِّنَ الْغَيْبِ شَهْرٌ نَزَلَ  
الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهِمَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ امْرَأَةٍ  
سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ  
فِي الْقُرْآنِ مَا أَدْرَاكَ فَقَدْ أَعْلَمَهُ وَمَا قَالَ وَمَا  
يُؤَدِّيكَ وَآتَاهُ لَمْ يُعْلِمَهُ۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَنَا ثَفِينُ  
قَالَ حَفِظْنَاهُ وَرَأَيْنَا حَفِظَهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا تَأَوُّدًا  
وَحَسَبًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ  
قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا تَأَوُّدًا وَحَسَبًا غُفِرَ لَهُ  
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

**باب ۳۸۰** اِنْتَمَايَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ  
۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَمْ يَأْتِ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ  
فِي اِنْتِمَائِهِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَىٰ رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَّاتٍ  
فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ خَيْرٌ مِّنْ كَانَ مَتَّحِرًا يَهْتَا

آپ نے فرمایا عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا

**باب** شب قدر کی فضیلت اور (سورہ قدر میں) اللہ تعالیٰ کا یہ  
فرمان ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا اور تو کیا جانے شب قدر کیا ہے  
شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے اس میں فرشتے اور روح اپنے  
مالک کے حکم سے ہر بات کا انتظام کرنے کو اترتے ہیں اور صبح تک یہ سلامتی  
کی رات قائم رہتی ہے سفیان بن عیینہ نے کہا قرآن میں اللہ نے جہاں مالک  
فرمایا ہے تو وہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادی اور جہاں باید یک  
فرمایا وہ نہیں بتائی

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عییینہ نے انہوں نے کہا ہم نے یاد رکھا اور خوب یاد رکھا زہری سے  
انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے  
رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور  
جو کوئی شب قدر کو نماز میں کھڑا رہے ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے اس  
کے اگلے گناہ بخش دئے جائیں گے سفیان کے ساتھ سلیمان بن کثیر  
نے بھی اس حدیث کو زہری سے روایت کیا۔

**باب** شب قدر کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈنا  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی لوگوں کو خواب میں رمضان کی اخیر سات  
راتوں میں شب قدر دکھائی گئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں دیکھتا ہوں تم سب کے خواب اس پر متفق ہوئے کہ شب قدر  
رمضان کی اخیر سات راتوں میں ہے تو جو کوئی شب قدر کی تلاش میں ہو

۱۔ اس کو محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے کتاب الامان میں ذکر کیا ۲۔ منسلک اس کو ذہبی نے زہری سے روایت کیا ۳۔ حافظ نے کہا ان لوگوں کے نام مجھ کو معلوم نہیں ہر منہ سے  
۴۔ اخیر سات راتوں میں جب دکھائی گئی تو ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱

فَلَيْتَ تَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ-

۵۹۱- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ تَجْبِی عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ فِي صَدِيقَا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عَشْرَيْنِ مَخْطِبَنَا وَقَالَ إِنِّي أُمِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنِيتُهَا أَوْ لَيْتُهَا قَالَ لَيْسَ مَوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوُثْرِ فَإِنِّي نَأَيْتُ إِنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَزَجَعْنَا وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ قُرْعَةً تَجَاءُزُ سَحَابَهُ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَزُيْمَتِ الصَّلَاةِ قَرَأَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعِدُ فِي الْمَاءِ وَطِينٍ حَتَّى دَابَّتْ أَثَرُ الطِّينِ فِي وَجْهِهِ

بَاب ۳۸ تَحَرُّى لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوُثْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي عِبَادَةٍ-

۵۹۲- حَدَّثَنَا ثُمَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَالْوُثْرَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

۵۹۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي

وہ اس کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈھے۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے انہوں سے کہا ابی تخبی نے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے پوچھا وہ میرے دوست تھے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے بیچ کے دس میں اعتکاف کیا پھر بیسویں تاریخ کی صبح کو آپ اعتکاف سے نکلے ہم کو خط پڑایا اور فرمایا لگے شب قدر مجھ کو دکھلائی گئی لیکن میں مجبور کیا یا بھلا دیا گیا تو تم اس کو اخیر دس کے طاق راتوں میں ڈھونڈھو اور میں نے خواب میں ایسا دیکھا گویا میں کچھ میں مسجد کر رہا ہوں اس لیے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ پھر لوٹ آئے اور اعتکاف کرے غیر ہم نے پھر اعتکاف کیا اور ایسا ہوا کہ آسمان میں ایک ایک لکڑی ہم کو نہیں دکھائی دیتا تھا لیکن ایک ایک ٹکڑا آیا وہ اتنا بڑا کہ مسجد کی چھت پہنچے گی وہ مجھ کی ٹالیوں سے پٹی ہوئی تھی اور نماز پڑھتی ہوئی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کچھ میں سجدہ کر رہے تھے یہاں تک کہ کچھ کا نشان میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا

باب شب قدر کا رمضان کے اخیر دس راتوں میں ڈھونڈنا

اس باب میں عبادہ بن صامت سے روایت ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے اسمعیل بن جعفر نے کہا ہم سے ابو سہیل نے انہوں نے اپنے باپ مالک بن ابی عامر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری دس راتوں میں ڈھونڈھو

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہ اچھے سے عبد العزیز بن ابی حنا

اس روایت سے اور کثر راتوں سے یہی نکلتا ہے کہ بیسویں تاریخ صبح کو آپ نے خط پڑایا اور ۱۱ شب کی صبح کو آپ کی پیشانی پر کچھ کا نشان تھا اور بارش ۱۱ شب کو ہوئی تو وہی صبح قدر ہو گئی لیکن بعض روایتوں میں امام مالک سے یوں ہے جب کہ بیسویں رات ہوئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آتے تھے لیکن اگلی روایتوں کے خلاف پڑتا ہے کیوں کہ اس صورت میں دوسرا اعتکاف آپ کا ۲۲ شب سے شروع ہوتا ہے اور شلیلہ امام مالک کی اس روایت کا مطلب یہ ہو جب کہ بیسویں رات ان پہنچی

میں مخالف سند ہے ۸۷ سند ۱۵ اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے چل کر مصل کیا ۱۷۷

ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ وَدِدْتُ عَنْ تَيْزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَى فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ حِينَ ثَمِنِي مِنْ عَشْرِينَ لَيْلَةً تَخْصِي وَيَسْقِطُ أَحَدَى وَعِشْرِينَ يَجْعَلُ إِلَى مَسْكِنِهِ وَدَجْعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُهُ مَعَهُ وَأَتَتْهُ أَقَامُ فِي شَهْرِ جَاوِدٍ فِيهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا غَضَبُ النَّاسِ فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ أَجَادِمُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَأْتُ إِلَى أَنْ أَجَادِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَّلَى ثُمَّ قَدْ رَأَيْتُ فِي مُعْتَكِفِهِ وَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنِيتُهَا فَأَبْتَعُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلَى وَأَبْتَعُوهَا فِي كُلِّ وَتِيرَةٍ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي مُعْتَكِفِهِ فِي مَاءِ وَطِينٍ فَاسْتَمَلَّتْ لَتَمَاعُ فِي ذَلِكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مَضَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً أَحَدًا وَعِشْرِينَ فَبَصُرْتُ عَيْنِي نَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَدَجَّهُهُ صُنْبِي طِينًا وَمَاءً - ۵۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ لَا يَدْرُونَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلَى مِنَ رَمَضَانَ وَيَقُولُونَ تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلَى مِنَ رَمَضَانَ -

۵۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلَى مِنَ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلَى مِنَ رَمَضَانَ -

۵۹۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ

ابن عبد العزیز در او کی نے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بیچ کے دسے میں اعتکاف کیا کرتے جب بیسویں رات گذر جاتی اور اکیسویں رات آن پہنچتی شام کو آپ اپنے گھر میں لوٹ آتے اور جو لوگ اعتکاف میں آپ کے ساتھ ہوتے وہ بھی (اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ایک رمضان میں ایسا ہوا آپ تیس رات کو اعتکاف سے لوٹ آتے اس رات اعتکاف ہی میں رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا جو اللہ نے چاہا وہ ان کو حکم دیا پھر فرمایا کہ میں اس دسے میں اعتکاف کیا کرتا تھا اب مجھ کو مناسب معلوم ہوا کہ اخیر دسے میں اعتکاف کروں اور جتنے لوگ میرے ساتھ اعتکاف میں ہیں وہ اعتکاف ہی میں رہیں اور مجھ کو شب قدر دکھلائی گئی پھر بھلا دی گئی تم اس کو اخیر دسے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں ڈھونڈو اور میں نے دیکھا میں اس رات کو کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں پھر اسی رات کو یعنی اکیسویں رات کو پانی برسنا اور جہل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے وہاں مسجد پکی میں نے خود اپنی آنکھ سے آنحضرت کو دیکھا آپ صبح کی نماز پڑھ کر لوٹے اور آپ کے مبارک منہ میں کچھ بھری ہوئی تھی

ہم سے محمد بن منہ نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا شب قدر کو ڈھونڈو دوسری سند اور مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو عبد بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دسے میں اعتکاف کیا کرتے اور فرماتے رمضان کے اخیر دسے میں شب قدر کی تلاش کرو۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل تبوذکی نے بیان کیا کہ ہم سے وہب بن



حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُسُوفُ هِيَ الْعُشُورُ الْأَوَّلُ مِنْهَا  
 بَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةِ بَيْتَةٍ فِي سَابِعَةِ بَيْتَةٍ فِي خَامِسَةِ بَيْتَةٍ  
 ۵۹۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ ابْنِ مَجْلَزٍ وَعَنْ عِكْرِمَةَ  
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 هِيَ فِي الْعُشْرِ هِيَ فِي ثَلَاثِينَ يَوْمًا فِي سَبْعِينَ يَوْمًا  
 بَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْ خَالِدٍ  
 عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الْقُسُوفُ فِي أَرْبَعٍ وَعَشْرِينَ  
 ۵۹۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِمِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ  
 الْحَادِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ  
 الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحْجِرَ  
 بَيْلَةَ الْقَدْرِ فَتَلَاخِي رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خُذُوا  
 الْأَخْبِرُكُمْ بَيْلَةَ الْقَدْرِ فَتَلَاخِي فُلَانٌ وَفُلَانٌ  
 فَرَفَعَتْ دَعْوَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْقُسُوفُ هِيَ فِي  
 التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

بَابُ ۳۸۲. الْعِلُّ فِي الْعُشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ مَضَى

خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیابی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن  
 عباس سے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے اخیر  
 دسے میں ڈھونڈو جو جب نورانیس باقی رہ جائیں یا سات راتیں یا پانچ راتیں  
 ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن  
 زیاد نے کہا ہم سے عاصم سلیمان نے انہوں نے ابو مجلز (الاحق بن حمید)  
 اور عکرمہ سے کہ ابن عباس نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب  
 رمضان کے اخیر دسے میں ہے جب اخیر دسے کی نورانیس گزر جائیں یا سات  
 راتیں باقی رہیں عبد الوہاب نے ایوب اور خالد سے انہوں نے عکرمہ سے  
 انہوں نے ابن عباس سے یوں روایت کیا کہ چوبیسویں رات کو ڈھونڈو  
 ہم سے محمد بن منقذ نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عمارث نے  
 کہا ہم سے حمید طویل نے کہا ہم سے انس نے انہوں نے عبادہ بن صامت  
 سے انہوں نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے برآمد ہوئے کہ ہم کو  
 شب قدر بتلائیں اتنے میں دو مسلمان لڑ پڑے آپ نے فرمایا میں تم کو شب  
 بتلانے کے لیے نکلا لیکن فلاں فلاں کے لڑنے سے میں بھول گیا اور شاید اس  
 میں تمہاری بھلائی ہو تو (اخیر دسے کی) نویں ساتویں پانچویں رات میں اس  
 کو ڈھونڈو

باب رمضان کے اخیر دسے میں زیادہ محنت کرنا

۱۔ یعنی کیسویں اٹھیسویں راتوں میں ۱۲ منہ ۱۲ یعنی اٹیسویں یا تیسویں رات کو بعضی روایتوں میں یوں ہے جب نورانیس یا سات راتیں گزر جائیں یعنی اٹیسویں  
 یا تیسویں شب کو بعضی روایتوں میں یوں ہے جب سات راتیں گزر جائیں یا سات راتیں باقی رہیں یعنی ستائیسویں او تیسویں شب کو کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے  
 صحابہ کو بلایا اور ان سے شب قدر پوچھی سب نے اس پر اتفاق کیا کہ وہ رمضان کی اخیر دس راتوں میں ہے ابن عباس نے کہا میں سمجھتا ہوں جب اخیر دسے کی سات راتیں  
 گزر جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں اس میں دلیل یہ بیان کی کہ سات کا عدد اللہ کو بہت پسند ہے آسمان سات اور زمین سات بنائیں دن سات مقرر کیے  
 بھی سات دن میں بدلتا رہتا ہے طواف میں سات پھیرے رکھے فکر کیاں مارنے میں سات کا عدد رکھا غرض اسی طرح سے کئی باتیں بیان کیں حضرت عمرؓ نے  
 کہا تم تو وہ سمجھو جو ہم بھی نہیں سمجھتے ۱۲ منہ ۱۲ اس کو امام احمد اور ابن ابی عمر علیہما السلام نے سنیں وہ کہیں ۱۲ منہ ۱۲ یہ بظاہر ظاہر ہے ان صحیح روایتوں میں ہے یہ  
 کہ شب قدر اخیر دسے کے طاق راتوں میں ڈھونڈو جو بعضی نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ جس کے بعد شمار اخیر سے کو تو ستائیسویں رات چوبیسویں ہوتی ہے ۱۲ منہ ۱۲  
 یعنی کیسویں تیسویں ساتویں راتوں میں حافظ نے کہا شب قدر میں پانچ سو راتوں کا شمار ہے یا نہ پانچ سو سب کو بڑے طول کے ساتھ بیان کیا جو صحیح قزوینی میں اس کو ترجیح دی کہ وہ ستائیسویں  
 رات ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور ابی حنبل نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے کہ ساتویں رات ہے ۱۲ منہ ۱۲ کیونکہ اخیر دسے کی سات راتیں بہت تیز ہیں اور شب قدر بھی اتنی

نورانیس

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي الصُّخْرِ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاحْتَبَأَ يَدَيْهِ وَاقْبَضَ أَهْلَهُ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ ۳۸۳ الْإِغْتِكَافُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ  
الْإِغْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرُبُوهَا كَذَلِكَ يَبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ.

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَيْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاحْتَبَأَ يَدَيْهِ وَاقْبَضَ أَهْلَهُ.

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو یعفر (عبد الرحمن) سے انہوں نے ابو الصخر (مسروق) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا اخیر دہائی آتا تو اپنا تہ بند مضبوط باندھتے اور رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جاگاتے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا باب رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کرنا اور اعتکاف ہر مسجد میں درست ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا تم اپنی عورتوں سے اس وقت صحبت نہ کرو جب مسجدوں میں اعتکاف کر رہے ہو یہ الشکی باندھی ہوئی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ اسی طرح اپنے حکم لوگوں سے بیان کرتا ہے وہ گناہ سے بچے رہیں

ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن وہیب نے انہوں نے یونس سے ان سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیس نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں برابر اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھایا پھر آپ کے بعد آپ کی بی بیوں اعتکاف کرتی ہیں۔

۱۔ اعتکاف کے معنی لغت میں جے رہنا اور شرمنا یہ ہے کہ مسجد میں اقامت کرنے کی نیت کرنا ایک مخصوص طور پر ۱۱ من ۱۲ من تک تو معلوم ہوا کہ اعتکاف کے لیے مسجد شرط ہے اس پر علماء کا اتفاق ہے مگر محمد بن عمرؓ کے لیے مسجد بھی شرط نہیں ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ نے یہ شرط بھی لگائی ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہو تو اور امام مالکؒ نے یہ شرط لگائی ہے کہ اس میں مسجد بھی ہو تاہم اور اعتکاف کی کثرت کی حد نہیں لیکن کم سے کم مدت ایک دن ہے بعضوں نے ایک ایک گھڑی اور اعتکاف میں روزہ شرط ہے بعضوں کے نزدیک شرط نہیں لیکن امام ابو حنیفہؒ نے کہا میں جب مسجد میں نظر تہا ہوں تو اعتکاف کی نیت کر لیتا ہوں اعتکاف جماع سے ٹوٹ جاتا ہے اور حسن و احقر نے کہا کفارہ لازم ہوتا ہے چاہے نماز دینا اور ہر دو کرے اور مباحثت میں اعتکاف ہے بعضوں نے کہا اگر انزال باق ہو تو کفارہ

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَائِلٌ عَنْ  
 زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ  
 الثَّمَلِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
 الْأَخْدَرِيِّ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَيْلَةٌ  
 فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ مَا مَاحَى إِذَا  
 كَانَ لَيْلَةً أَحَدَى وَعِشْرِينَ رَهْ لَيْلَةً أُخْرَى يَخْرُجُ مِنْ  
 مَبِيتِهِمَا مِنْ اعْتِكَافِهِ نَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ  
 فَلْيَعْتَكِفَا الْعَشْرَ الْأَوَّلَ قَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ  
 أُتِيتُهَا وَقَدْ دَأْبَتْنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَرَجَعْتُهَا  
 فَأَتَيْتُهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ أَلَمْ تَسْأَلْهَا فِي كُلِّ رَجْعٍ  
 فَطُفِرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى  
 عَرِيشٍ كَفَ الْمَسْجِدُ فَبَعَثَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَبِيبَتِهِ أُمِّ الْوَلَدِ وَالطِّينَ مِنْ مَبِيتِ أَحَدٍ وَعِشْرِينَ  
 بَابُ ۳۸۲ الْحَائِضُ تُرْجَلُ الْمُتَعَتِّفُ

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
 عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي إِلَى  
 رَأْسِهِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجَلُهُ  
 وَأَنَا حَائِضٌ۔

بَابُ ۳۸۳ الْمُتَعَتِّفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ  
 ۶۰۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَتْحُ عَنْ أَبِي شَرِيفٍ  
 عَنْ عُمَرَ وَكَانَ يَنْتَبِهُ عَجْدَ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک  
 نے انہوں نے یزید بن عبد اللہ بن ہارث سے انہوں نے محمد بن ابراہیم  
 بن حارث تیمی سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے  
 ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے  
 بیچ والے دہے میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک سال آپ نے (انہی  
 دنوں) میں اعتکاف کیا جب اکیسویں رات آئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف  
 سے برآمد ہونے والے تھے تو آپ نے فرمایا جس شخص نے میرے  
 ساتھ (اس سال) اعتکاف کیا سو وہ اخیر کے دہے میں بھی اعتکاف  
 میں رہے اور مجھے شب قدر نزلانی گئی پھر عبادی گئی مگر میں نے اپنے  
 تئیں دیکھا جیسے میں اس صبح کو کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں تو اس شریک  
 انہی وہ ہیں مومنہ مہر طاق رات میں پھر ایسا ہوا اسی رات پانی برسا اور  
 مسجد کو گیا ایک سڑو اتھی وہ بکری میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا آپ  
 کی مبارک پیشانی پر اکیسویں تاریخ کی صبح کو کچھ پانی کا داغ تھا

باب اگر حیض والی عورت اس مرد کے کنگھی کی حوائج اعتکاف میں ہو  
 ہم سے محمد بن شہن نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے  
 انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت  
 عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں  
 ہوتے اور اپنا سر میری طرف بھکا دیتے میں اس میں کنگھی کر دیتی اور میں  
 حیض سے ہوتی

باب اعتکاف والا بے ضرورت گھر میں نہ جائے  
 ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے  
 ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور عمرہ بنت عبد الرحمن سے کہ

بقیہ سورۃ بقرہ جو بطلان اعتکاف کا ہے درج نہیں آتی قطعاً صحیح قول یہ ہے کہ اعتکاف سنت موکدہ ہے اور امام مالک کے کلام سے بعضوں  
 نے یہ نکالا ہے کہ وہ جائز ہے امام احمد نے فرمایا کہ میں کسی عالم کا اعتکاف اس میں نہیں جانتا کہ اعتکاف سنون ہے ابن بطال نے کہا آپ نے ہمیشہ اعتکاف  
 کیا یہ بیشکی اس کے سنت موکدہ ہونے پر دلالت کرتی ہے ۷۰۳

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَإِنْ كَانَ دَسُؤُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ عِلْ عَلَى رَأْسِهِ وَهُوَ فِي  
الْمَسْجِدِ فَأَمْرٌ جَلِيلٌ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا بِحُجَّةٍ  
إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا۔

### بَابُ ۳۸۶ عُسْدِ الْمُعْتَكِفِ۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُوَيْسٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُبَايِسُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخَوِّمُ رَأْسَهُ  
مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ فَإِنَا  
حَائِضٌ۔

### بَابُ ۳۸۷ الْإِعْتِكَافِ لَيْلًا۔

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي تَارِظُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ  
عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ  
تَدْرُسُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتِكَفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ  
الْحَوَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِتَدْرِكَ۔

### بَابُ ۳۸۸ اِعْتِكَافِ النِّسَاءِ۔

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْنِينِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

حضرت عائشہؓ نے کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی عقیسہؓ کا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم (اعتکاف کی حالت میں) مسجد میں لے کر اپنا سر میرے  
حجرے کے اندر کر دیتے ہیں آپ کے سر میں لنگھی کر دیتی اور اعتکاف  
کی حالت میں بغیر ضرورت کے گھر میں نہ آتے

### باب اعتکاف والا سر یا بدن دھو سکتا ہے

ہم سے محمد ابن یوسف فریابی نے بیان کیا کہنا ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے  
اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں حفصہ کی  
حالت میں ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مباشرت کرتے (اور  
مساس وغیرہ) اور اعتکاف کی حالت میں آپ اپنا سر مسجد کے باہر نکال  
دیتے میں اس کو دھو دیتی اور میں عائفہ ہوتی

### باب صرف رات بھر کے لیے اعتکاف کرنا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہنا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے  
انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے نبردی انہوں نے ابن عمرؓ  
سے کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے جاہلیت کے  
زمانہ میں یہ منت مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا آپ نے  
فرمایا اپنی منت پوری کر۔

### باب عورتیں اعتکاف کر سکتی ہیں

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضال مسدد سنی نے بیان کیا کہنا ہم سے

لہ یعنی حاجہ ضروری جیسے یا خاندان پیشاب کے لیے اب دوسری حاجتوں میں اختلاف ہے جیسے کھانا پینا وغیرہ اسی طرح فصد یا حجامت میں اگر ان کی حاجت  
واقع ہو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اعتکاف والا بیمار پر کسی کو نہ جائے نہ جنازہ سے میں شریک ہو نہ عورت سے جماع اور مباشرت کرے نہ کسی  
کام کے لیے مسجد سے نکلے مگر میں میں مجبوری ہو اور حضرت علیؓ اور حفصہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ جیسے مروی ہے اگر اعتکاف جنازہ کے لیے نکلا یا بیمار پر کسی کو گیا یا جمعہ کی نماز  
کے لیے گیا تو اس کا اعتکاف باطل ہو گیا اور ثورسی اور شافعی اور اسحاق کہتے ہیں اگر اعتکاف کے ضرور میں ان باتوں کے لیے نکلنے کی ضرورت کرے تو اعتکاف باطل نہ ہو گا  
امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے ۱۲ دفعہ معلوم ہوا اعتکاف میں روزہ شرط نہیں کیونکہ رات کو روزہ نہیں ہو سکتا ۱۳ مسئلہ شافعی نے ان مسجدوں  
میں جہاں جماعت ہوتی ہے عورت کے لیے اعتکاف کرنا مکروہ جانا ہے البتہ اگر اس کا خاوند بھی وہاں اعتکاف کرے تو اس کے ساتھ مکروہ نہیں امام احمد سے بھی  
ایسی ہی روایت ہے اور اپنے گھر کی مسجد میں ہر طرح عورت کو اعتکاف کرنا درست ہے ۱۴

رَبِّدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ تَمَّ مَضَانٍ فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خَبَاءً فَيُصَلِّي الْقُبُورَ ثُمَّ يَدْخُلُهَا فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَقْضِيَ خَبَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خَبَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ رَأَيْتُ ابْنَةَ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خَبَاءً أَخْرَفَ لَهَا أَهْبَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هَذَا فَأَخْبَرَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ تَرَوْنَ بِهِمْ فَتَوَكَّ الْأَعْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرُ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ -

### باب ۳۸۹ الأخبية في المسجد

۶۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ وَبَنِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَةَ خَبَاءً عَائِشَةَ وَخَبَاءً حَفْصَةَ وَخَبَاءً رَأَيْتُ فَقَالَ أَلَيْسَ تَقُولُونَ بِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفَ حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ -

### باب ۳۹۰ هل يجوز الاعتكاف نحو الحج إلى باب المسجد

۶۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ

محمد بن زید نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے ہیں آپ کے لیے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں چلے جاتے حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے ایک خیمہ لگانے کا اذن چاہا انہوں نے اذن دیا پھر حضرت حفصہؓ نے بھی (مسجد میں) ایک خیمہ لگایا ان کے دیکھا دیکھی حضرت زینبؓ نے بھی ایک خیمہ بکھڑا کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو اتنے خیمے دیکھے تو فرمایا یہ کیا لوگوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو یہ خیمے ثواب کی نیت سے کھڑے کیے گئے ہیں پھر آپ نے اس رمضان میں اعتکاف ہی نہیں کیا اور شوال کے دس دنوں میں اعتکاف کیا

### باب مسجدوں میں خیمے لگانا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبد الرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا جب اس جگہ میں تشریف لے گئے یہاں اعتکاف کرنا چاہتے تھے دیکھا تو ڈیرے ہی ڈیرے حضرت عائشہؓ کا ڈیرہ حضرت حفصہؓ کا حضرت زینبؓ کا آپ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ انہوں نے ثواب کی نیت سے ایسا کیا ہے پھر آپ لوٹ گئے اعتکاف نہیں کیا اور شوال کے مہینے میں دس دن اعتکاف کیا

باب کیا اعتکاف والا کام کاج کے لیے مسجد کے دروازے تک آسکتا ہے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم کو امام زین العابدین علی بن حسینؓ نے خبر دی ان سے

لے نہیں بلکہ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی ہذا اور نفسانیت سے ۲۷ منہ یعنی رواجوں میں ہے شوال کے پہلے دہے میں اعتکاف کیا بعض روایتوں میں ہے کہ اخیر دہے میں اعتکاف کیا اسامیل نے کہا اس سے یہ نکلا کہ اعتکاف میں روزہ شر نہیں کیونکہ شوال کے پہلے دہے میں عید الفطر کا دن ہوتا ہے اس دن روزہ حرام ہے ۲۷ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُودُ رُفِيَّ اغْتِكَافِهِ فِي السُّجُودِ  
فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَ سَاعَةِ  
لَمْ كَانَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا  
يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ  
مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا عَلَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صِفِيَّةُ بِنْتُ عَمِّي فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ صَلَغَ الدَّمِ وَ  
إِنِّي نَحِشْتُ أَنْ يَقْعِدَتْ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا.

**بَابُ الْإِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ.**

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنْبِهِ مَعَ هَامُودَ  
ابْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ مَا قُلْتُ هَلْ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ كَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ  
اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ  
مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عَشْرِينَ قَالَ فَخَطَبَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عَشْرِينَ فَقَالَ إِنِّي

ام المؤمنین صفیہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے بیان کیا وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اعتکاف کی حالت میں مسجد میں آئیں رمضان کے  
اخیر دسے میں آپ سے ملاقات کی اور ایک گھڑی کچھ باتیں کیں پھر لوٹ کر  
گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ان کو گھر  
پہنچا دینے کو جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچیں باب ام سلمہؓ پاس  
تو انصار کے دو شخص ادھر سے گذرے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو سلام کیا آپ نے ان دونوں سے فرمایا تمہارا نایہ عورت (جو میرے ساتھ ہے  
صفیہؓ) کی بیٹی (میری بی بی) ہے (تم اور کچھ گمان نہ کرنا) انہوں نے کہا  
سبحان اللہ اور یہ فرمانا آپ کا ان پر شاق گذرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا (میں) شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں پھرتا ہے میں ڈر  
کہیں تمہارے دل میں ہر گمان نہ ڈالتے۔

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا اور  
میسویں کی صبح کو اعتکاف سے نکلنے کا بیان**

مجھ سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ہارون بن اسد  
سے سنا انہوں نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن  
ابی کثیر نے کہا میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے سنا کہا میں نے ابو سعید خدری  
(صحابی) سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کا کچھ ذکر  
سنا ہے انہوں نے کہا ہاں سنا ہے ایسا ہوا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ رمضان کے بیچ والے دسے میں اعتکاف کیا ابو سعید نے کہا  
تو ہم میسویں تاریخ کی صبح کو نکلے کہا پھر آپ نے ہم لوگوں کو میسویں تاریخ  
کی صبح کو خطبہ پڑھا پھر آپ نے فرمایا کچھ ذکر شب قدر دکھائی گئی پھر بھلائی گئی تم اس کو

لے مافظ نے کہا مجھ کو ان دونوں کے نام معلوم نہیں ہوئے لیکن ابن عساکر نے شرح عمدہ میں کہا وہ اسید بن حمیر اور عباد بن بشر تھے ۱۱ منہ ۱۲ یہ سچے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نسبت یہ خیال کیا کہ ہم آپ کے ساتھ مغاذا اللہ بدگمان کریں گے ۱۳ منہ ۱۴ تم ہمیں کی نسبت کوئی برگمان کرو اور تباہ ہو جاؤ شیطان کا قاتل  
ہے کہ وہ ایمان داروں اور اچھے آدمیوں کی نظر میں رہتا ہے برے تو اس کے دم میں پھنسے ہوئے ہی ہیں وہ میسا پاتا ہے ان کو چاٹتا ہے اس حدیث سے یہ نکلا  
کہ مستک ضروری کام کے لیے نکل سکتا ہے آپ صغیر کے ساتھ اس وجہ سے گئے کہ وہ اکیلے رہ گئی تھیں دوسری بی بیان تشریف لے گئیں تھیں کہتے ہیں ان کا مکان بھی مسجد  
سے دور تھا تو آپ نے رات کو ان کا کیا حمانا مناسب نہ سمجھا ۱۵ منہ

أُرِيْتُ لَيْكَةَ أَلْعَدْرِ وَرَأَى نَسِيحَهَا فَكَفَسُوهُمَا فِي الْعَسْبَرِ  
الْوَاخِرِ فِي الْوَرْدِ لَيْكَةَ لَيْكَةَ أَسْجَدَ فِي كَأْرٍ وَطَيْبٍ وَفَمِنْ  
كَانَ أَتَمَّتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُحْرَةَ  
فَوَجَّهَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَكَانُوا فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً  
فَالْجَاءَتْ سَهَابَةٌ فَطَرَتْ وَأُيُتِمَّتِ الصَّلَاةُ فَسَجَدَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّيْبِ  
وَالْمَاءِ حَتَّى رَأَتْ الْبُحْرَةَ فِي أَرْنَبَتِهِ وَجَبَّهَتْهُ -

باب ۳۹۲ اعکاف المستحاضة -

۶۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ دُرَيْجٍ عَنْ  
خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
مِنْ أَرَا جَمْعُ مَسْجِدٍ فَكَانَتْ تَرَى الْهَمْرَةَ وَالْأَصْفَرَةَ  
مَعَهُمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ نَحْنُ وَهِيَ تَصْلِي -

باب ۳۹۳ زیارة المرأة ذواتها في اعکاف -

۶۱۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَفِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُلَيْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ  
رِثْمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُونَهُمْ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الشَّاهِدِ  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ الرَّبِيعُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْمَسْجِدِ وَحَدَّثَنَا أَرَا جَمْعُ ذَرْجُونٍ فَقَالَ لِعَفِيَّةَ  
بِنْتِ حُمَيْدٍ لَا تَقْبَلِي حَتَّى الْعَصْرِ فَعَلَتْ وَكَانَ يَتَمَتَّعُ فِي ذَلِكَ  
أَسْلَمَةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمَا فَطَافُوا  
مِنْ الْأَصَارِ فَقَطَرُوا فِي صَلَاةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُمْ وَفَالِصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ فِي ذَلِكَ

انہر وہ ہے میں طاق راتوں میں ڈھونڈھو کیونکہ میں نے دیکھا میں اس شب  
میں کچھ پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
(اس سال) اعکاف کیا ہو وہ پھر اعکاف کرے یہ سن کر لوگ مسجد میں لوٹ  
آئے اس وقت آسمان میں ابر کا ایک لکڑھی دکھائی نہ دیا تھا لیکن ایک ابر  
کا ٹکڑا آیا پانی برسا اور نماز کی تکمیل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پانی  
میں سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے کچھ کا نشان آپ کے ناک اور  
پیشانی پر دیکھا۔

باب کیا مستحاضہ عورت اعکاف کر سکتی ہے

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے  
خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بی بی (ام سلمہ) نے اعکاف  
کیا وہ استحاضہ میں مبتلا تھیں ہمیشہ سرخی اور زخمی دیکھتی رہتیں یہاں تک کہ  
ہم کبھی ان کے تلے ایک طشت رکھ دیتے وہ نماز پڑھتی رہتیں

باب عورت اپنے خاوند سے اعکاف کی حالت میں مل سکتی ہے

ہم سے سعید بن سفیر نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے بیان کیا کہ  
مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں  
نے امام زین العابدین علی بن حسین سے ان سے حضرت ام المومنین صفیہ  
نے بیان کیا جو بی بی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری سندا اور ہم سے  
عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے کہا ہم کو عمر نے خبر دی انہوں نے  
ذہری سے انہوں نے امام علی بن حسین سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مسجد میں تھے اور آپ کے پاس آپ کی بیبیاں تھیں وہ چلیں تو آپ نے صفیہ سے  
فرمایا جلدی نہ کریں تیرے ساتھ چلتا ہوں ان کی کوٹھری سامہ بن زید کے گھر میں تھی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نکلے رہے میں دونوں مردے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی پکارا کہ آپ نے اپنے بن دوں لپکا راؤ اور (میری بی بی)

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَى إِنَّهَا صَفِيَّةٌ بِنْتُ حِمْيَرَ  
 سَمَّاهُ اللَّهُ بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ  
 الدِّمَاجِ بَحْرِي الدِّمَاجِ وَرَأَيْتُ حَشِيئَتَهُ أَنْ يُلْقِيَ فِي النَّفْسِ نُسْأَةً  
**باب ۳۹** هَلْ يَدْرَأُ اللَّهُ عَنَّا عَنْ نَفْسِهِ  
 ۱۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
 أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَيْنٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
 عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْ نُسْأَةً وَحَدَّثَنَا  
 عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ  
 يَقُولُ مِمَّنْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَنْتَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَكِّلٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشَى مَعَهَا  
 فَأَبْرَأَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ الْأَكْصَارِ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ  
 تَعَالَ هِيَ صَفِيَّةٌ وَهِيَ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ هَذِهِ صَفِيَّةُ  
 فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الدِّمَاجِ بَحْرِي  
 الدِّمَاجِ قُلْتُ يَسْمَعُونَ أَنَّهُ يُكَلِّمُ قَالَ وَكَلَّ هُوَ  
 الْإِلَهَ كَيْلُ

**باب ۳۹** مَنْ خَرَجَ مِنْ أَمْتِكَ عِنْدَ الصُّبْحِ  
 ۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
 ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ خَالَ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ  
 أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
 بْنُ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَتْ  
 أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْسٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
 سَعِيدٍ قَالَ قَالَ عَمَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الْعَشْرَ أَوْ سَطَفَا كَانَتْ صَبِيحَةً عَشِيرَةٍ مِنْ أَهْلِ مَدْيَنَ فَأَتَانَا

صفیہ بنت حمی ہے وہ کہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ (ہر آپ کیا فرماتے ہیں)  
 آپ نے فرمایا (بھائی) شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں دوڑتا ہے  
 میں ڈر کہیں تمہارے دل میں کچھ (برا خیال) نہ ڈالے۔  
**باب امتنان والا اپنے اوپر سے بدگمانی دور کر سکتا ہے**  
 ہم سے اسعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ کو میرے بھائی  
 زہری انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عقیق سے انہوں نے  
 ابن شہاب سے انہوں نے علی بن حسین سے ان سے حضرت صفیہ نے بیان کیا  
 دوسری سند اور ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے  
 سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ امام علی بن حسین سے نقل  
 کرتے تھے کہ حضرت صفیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (مسجد میں) آئیں آپ  
 امتنان میں تھے جب وہ لوٹ کر بیٹیں تو آپ ان کے بچانے کو چلے ایک انہار  
 مروئے آپ کو (رستے میں) دیکھا آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا ادھر آؤ میں صفیہ  
 ہے کبھی سفیان نے بوں کہا یہ صفیہ ہے شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں  
 پھرتا ہے علی نے کہا میں سفیان سے پوچھا کہ صفیہ رات کو آپ کے پاس آئیں  
 تھیں آپ نے فرمایا رات کو نہیں تو پھر کیا

**باب صبح کے وقت امتنان سے باہر آنا**  
 ہم سے عبد الرحمن بن بشر نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ  
 نے انہوں نے ابن جریر سے انہوں نے سلیمان الاول سے جو ابن ابی نجیح کے  
 ماموں تھے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعید سے سفیان نے کہا  
 اور ہم سے محمد بن عرو نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعید  
 اور میں سمجھتا ہوں کہ عبد اللہ بن ابی لہید نے ہم سے بیان کیا انہوں نے  
 ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے بیچ والے دس میں امتنان کیا جب میں یوں تاہیج

**الح** باب کی حدیث اس پر محمول ہے کہ آپ نے انہوں کے امتنان کی نیت کی تھی نہ دنوں کی گویا طرہ آفتاب کے بعد امتنان میں گئے صبح کو باہر آئے اگر کوئی دنوں  
 کے امتنان کی نیت کرے تو طلوع فجر ہوتے ہی امتنان میں جائے اور غروب آفتاب کے بعد نکل جائے ۱۵ منہ



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِعْتَكَفَ فَلْيُجِزْ  
إِلَى مَعْتَكِفِهِ فَإِنْ رَأَيْتَ هَذَا الْبَيْتَ وَرَأَيْتَ أَهْلَهُ  
فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَلَمْ تَدْرِ جَعَلَ مِنْ مَعْتَكِفِهِ وَمَا جَعَلَ اللَّهُ  
مَعْتَكِفًا قَوْلًا كَلِمَةً بِأَحْسَنِ لِقْدٍ هَاجَتْ لِلْمَاءِ  
مِنْ أَعْرَافِهَا يُؤْمَرُ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا فَلَقَدْ  
رَأَيْتُ عَلَى أُنْفِهِ وَاسْتَبْتِهَا أَشْرَ السَّمَاءِ  
وَالطَّيْنِ -

باب ۹۷ الاعتکاف فی سؤالی -

۶۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ  
عَنْ دَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَبَّرُ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ وَلَوْ  
صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ قَالَ  
فَلَمَّا دُرِّيَتْهُ عَائِشَتَانِ لَعَنَتْهُمَا فَادْنَا لَهَا فَفَضَرْتُ  
فِيهِ قُبَّةً فَسَمِعْتُ بِهَا حَفْصَةَ فَضَرَتْ قُبَّةً وَتَوَسَّعَتْ  
رَيْبُهَا فَضَرْتُ قُبَّةً أُخْرَى فَلَمَّا انْصَرَفَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدَاةِ بَصُرَ رِجْلَهُ  
فِيَابَ فَقَالَ مَا هَذَا فَأَخْبَرَهُ خَيْرُ مَنْ قَالَ مَا حَاكَمَنِي  
عَلَى هَذَا الْبَصَرِ عَوْمًا فَلَمَّا رَأَاهَا فَرَعَتْ وَلَمْ يَكُنْ فِي  
رَمْسَانِ حَقٌّ اعْتَكَفَ فِي آخِرِ الْعَشْرِ مِنْ سؤالی -

باب ۹۸ مع لَمْ يَوْعَدَ مَوْعِدًا إِذَا اعْتَكَفَ

۶۱۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْبَا حَلِيقَةٍ إِنْ اعْتَكَفَ

کی صبح ہوئی تو ہم نے اپنا اسباب (مسجد سے) اٹھایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے جو جو لوگ اعتکاف میں تھے  
وہ پھر اعتکاف کی جگہ آجائیں کیونکہ میں نے شب قدر دیکھی اور یہ بھی دیکھا کہ اس  
شب کو میں کچھ نہیں سجدہ کر رہا ہوں خیر جب آپ اعتکاف کی خبر لوٹ آئے اور آسمان  
پر ابراہیم اور پانی برسنے لگا قسم اس کی جس نے آپ کو پانی کے ساتھ بھیجا  
اس دن انہی وقت ابراہیم اور مسجد تو ایک منڈوا تھی وہ ٹپکے لگی ہیں نے  
آپ کی ناک اور پیشانی پر کچھ کا نشان دیکھا

باب شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن فضیل نے خبر دی انہوں  
نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبد الرحمن سے انہوں نے حضرت  
عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں اعتکاف  
کیا کرتے آپ صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں جایا کرتے راوی  
نے کہا حضرت عائشہ نے بھی آپ سے اعتکاف کی اجازت مانگی آپ نے  
اجازت دی انہوں نے وہاں ایک تنبو لگایا یہ سن کر ام المومنین حضرت  
نے بھی ایک ڈیرہ جمایا اور حضرت زینب نے جو سنا انہوں نے بھی ایک  
خیمہ کھڑا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر لوٹے دیکھا تو  
وہاں چار تنبو (ڈیرے) کھڑے ہیں آپ نے پوچھا یہ تنبو کیسے لوگوں نے بیان کیا  
آپ نے فرمایا انہوں نے ثواب کی نیت سے یہ نہیں کیا بلکہ ہمد و خدا ایک دوسرے  
کی ریس سے ان ڈیروں کو اکھڑڈا لو میں ان کو اچھا نہیں سمجھتا وہ اکھڑے گئے اور  
آپ نے رمضان میں اس سال اعتکاف ہی نہیں کیا شوال کے اخیر دے ہیں کیا

باب اعتکاف کے لئے روزہ ضرور نہ ہونا

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے اپنے  
بھائی عبد الحمید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے عبد اللہ بن  
عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے حضرت عمر سے  
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حیالیت کے زمانہ میں یربنت مانی تھی

لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ نَذْرَكَ فَأَعْتَكَفَ لَيْلَةً.

کہ مسجد حرام میں ایک رات امتکاف کروں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فرمایا اپنی منت پوری کر انہوں نے ایک رات پھر امتکاف کیا

بَاب ۳۹۹ إِذَا نَذَرْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ نَعْتَكِفَ نَعْتَكِفُ

باب کسی نے جاہلیت کفر میں امتکاف کی منت مانی پھر مسلمان ہو تو ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ حضرت عمرؓ نے جاہلیت کے زمانے میں مسجد حرام میں امتکاف کرنے کی منت ملنی راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں ایک رات پھر کرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنی منت پوری کر۔

۱۷۷ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاطٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ مَرَأَهُ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لِمَا رَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ.

بَاب ۳۹۹ الْإِمْتِكَافُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

باب رمضان کے بیچ والے دس دن میں امتکاف کرنا ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے ابو حصین عثمان بن ماصم سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن امتکاف کیا کرتے تھے جب وہ سال آیا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو آپ نے بیس دن امتکاف کیا

۱۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامَ الَّذِي فُتِنَ فِيهِ اِعْتَكَفَ عَشْرًا بِنِزْوَةٍ.

بَاب ۴۰۰ مَنْ ارَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

باب امتکاف کا قصد کر کے پھر امتکاف نہ کرنا اور کل جانا۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو امام احمد نے اعلیٰ نے کہا مجھ سے یحییٰ بن عبید افسہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر کیا

۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ أَبُو الْوَلَسِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ

۱۔ باب کی اس حدیث میں آپ نے ایسی نذر کے پورا کرنے کا حکم دیا معلوم ہو کہ نذر مذہبی حالت کفر میں صحیح ہو جاتی ہے اور اسلام کے بعد بھی اس کا پورا کرنا لازم ہے ۲۔ منہ ۳۔ اس سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ امتکاف کے لیے رمضان کا اخیر ذی القعدہ نہیں ہے گواہی دے ہیں امتکاف کرنا افضل ہے ۴۔ منہ ۵۔ ابن ابی لیل نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ امتکاف سنت مکررہ ہے اور ابن منذر نے ابن شہاب سے نکالا مسلمانوں سے تعجب ہے انہوں نے امتکاف کرنا چھوڑ دیا لانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے وفات تک امتکاف ترک نہیں کیا ۶۔ منہ ۷۔ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ وفات قریب ہے تو عبادت میں اور زیادہ کوشش کی بعضوں نے کہا آپ کو اس سے معلوم ہوا کہ ہر سال پھر نیل آپ سے قرین کا وہ ایک بار کیا کرتے اس سال دو بار کیا بعضوں نے کہا اس سال سے پہلے ایک سال آپ کا امتکاف نہ ہو تھا تو آپ نے دو دن سال کے لیے بیس دن امتکاف کیا کی نسا ئی اور ابو داؤد و دار ابن حبان نے ابی اسامہ سے نکالا ۸۔ منہ ۹۔ گویا امتکاف آپ نے شروع نہیں کیا تھا صرف ارادہ کیا تھا پھر موقوف رکھا ۱۰۔ منہ

العشر الآخر من رَمَحْنَانِ فَاسْتَأْذَنَهُ عَالِشَةُ  
فَكُونِ لَهَا وَسَالَتْ حَفْصَةُ عَالِشَةَ أَنْ تَسْتَأْذِنَ  
فَفَعَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْدُ بْنُ أَبِي حُجْرٍ رَوَّحَ  
بِنَاءَهُ فَبَيَّنَى لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَى بَنَاتِهِ فَبَصُرَ  
بِالْأَبْنَةِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا بِنَاءُ عَالِشَةَ وَحَفْصَةُ  
وَزَيْدُ بْنُ أَبِي حُجْرٍ رَوَّحَ بِنَاءَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْبَرُّ أَرْدَنُ بِهَذَا مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعَهُ فَلَمَّا أَقْبَرَ  
اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ -

باب ٢٠١ المَعْرِفَةُ بِكُنْهِ مَرَّاسَةِ الْبَيْتِ لِلْعَسَلِ  
٢٠١ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
كَانَتْ تَرَى جُلُوسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
حَاضِرٍ وَهُوَ مُتَّكِفٌ فِي السَّجْدِ وَفِي بَعْضِهَا  
يُنَادِيهَا نَاسُهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الیوم

وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَحْلَ اللَّهُ أَمِيْعَهُ وَحَمَّ الرِّبَا  
وَقَوْلُهُ لَمَّا كَانَ تَكْوِيْنُ تَجَارَةٍ سَاحِرَةٍ تُدِيرُ وَهَآئِكُمْ  
بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا

کہ میں رمضان کے اخیر رہے ہیں اعتکاف کروں گا تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اور حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا مجھے بھی اجازت دلادو انہوں نے دلادی جب ام المومنین زینت نے یہ دیکھا انہوں نے بھی ایک ڈیرہ لگانے کا حکم دیا وہ لگایا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا آپ (صبح کی نماز پڑھ کر) اعتکاف کے لیے ڈیرے میں چلے جاتے جب آپ نے اتنے ڈیرے دیکھے تو پوچھا یہ ڈیرے لگے ہیں لوگوں نے عرض کیا جناب عائشہؓ اور حفصہؓ اور زینبؓ نے لگائے ہیں آپ نے فرمایا اے علیا ان کی ثواب کی نیت ہے میں تو اب اعتکاف سے دیا یا آپ لوٹ گئے موجب عید الفطر ہوئی تو آپ نے سوال میں دس دن اعتکاف کیا

باب اعتکاف والا اگر اپنا سر (مسجد سے باہر) حجر میں ڈالے دھرنیکہ لے  
ہم سے عبد اللہ بن مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے  
کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں  
نے حضرت عائشہؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں لٹکھی کیا  
کرتیں اور حییٰ سے ہوتیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف  
میں ہوتے حضرت عائشہؓ حجرے میں رہتیں آپ اپنا سر بڑھا دیتے  
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## خرید و فروخت کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اللہ نے پیچ کھوپڑی درست رکھی ہے اور بیابان حرام کیا ہے اور فرمایا مگر جب نقد سود اہواس اللہ دواس ہاتھ لو باب اللہ نے (سورہ جمعہ میں) یہ جو فرمایا جب جمعہ کی نماز سو جائے

۱۵ حضرت مائتہ صدیقہؓ کا حجرہ مسجد سے ملا ہوا تھا آپ سید ہی میں مدہ کو سر چھڑے کے اندر کر دیتے وہ دھو دیتیں معلوم ہوا مستغفک کو سر دھونا نہ تھا تا وہ حجرہ درست ہے ۱۶ منہ ۱۵ بیع کے منے کسی چیز کی ملک دوسرے کی طرف منتقل کرنا کسی قیمت کے بدلہ اور شرکا کا منے ۱۷ اس کو قبول کرنا اور بیع کو شرکاء اللہ کو بھی کہتے ہیں بیع کے جواز پر مسلمانوں کا اجماع ہے امام بخاری نے اس آیت سے بیع کا جواز ثابت کیا اب اس میں سے وہ بیعیں خاص کر لی گئی ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ۱۸ منہ

تو زمین میں پھیل پڑا اور اللہ کا فضل ڈھونڈھو (یعنی رزق حاصل کرو) اور اللہ کو بہت یاد کرو اس لیے کہ تم کو کھینچو اور ان لوگوں کا تو یہ حال ہے جب کوئی بیوپار یا کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر دوڑ پڑتے ہیں اور کچھ کو خطبے میں کھڑا چھوڑ جاتے ہیں کہہ دے اللہ کے پاس جو ثواب ملے گا وہ اس کھیل بیوپار سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اور اللہ نے (سورہ نساء میں) فرمایا آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ اڑاؤ ہاں بیوپار کر کے دھنا مندی سے کھاؤ

فَصَبَّحْتُمُ الْمَلَائِكَةَ فَانْتَبِهْتُمْ خُفَا فَالْمَرْءُ كَأَبْغَضٍ إِلَى  
فَضْلِ اللَّهِ لَوْلَا أَنَّكَ تَدْرِي أَنَّكَ تَعْلَمُونَ وَإِذَا  
رَأَوْا تَحَارَكَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَكُتِرَ كُتْرُ لَهْوِ قَائِمًا  
قَالَ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ النَّهْوِ وَمِنْ التَّحَارَكَةِ وَاللَّهُ  
خَيْرُ الزَّانِقِينَ وَقَوْلِهِ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ  
بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَيْنَكُمْ تَحَارَكَةً عَنْ زُرَائِمٍ  
مِنْكُمْ -

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّحْمَنِ  
قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَلَيْسَ لَكُمْ تَعْلَمُونَ لَدُنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَثِيرٌ  
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُونَ مَا بَالُ الْكَلْبِ  
وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنْ أَخْبَرْتُمْ مِنَ الْمُعْجَرِينَ  
كَأَن يَشْعَلَهُمْ صُغُرٌ بِالْأَسْوَابِ وَكُنْتُ الزَّمْ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا  
وَاحْفَظُوا إِذَا سَوَّاهُ كَانَ يَشْعَلُ رِجْلِي مِنَ الْأَنْصَارِ  
عَمَلِ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ أَمْرًا قَبِيحًا مِنْ مَسَاكِينِ الْمُتَقَرِّ  
أَعَى حِينَ يَكْسُونَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي حَدِيثٍ يَحَدِّثُ أَنَّ لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ لَوْ بَخِي أَقْنَى مَقْلَبٍ  
هَذِهِ ثُمَّ يَجْمَعُ إِلَيْهِ ذُبَابٌ لَا دَعَى مَا أَقْوَلُ فَبَسَطَتْ يَدُهَا عَلَى  
حَقْوِ ذَا أَقْنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَالَتَهُ جَعَلَهَا لِي كَلْبًا  
فَمَا لَيْسَتْ مِنْ مَتَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَقِيَّةٍ -

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّغِيرُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ عَوْفٍ لَنَا قَدِمْنَا الْمَكِّيَّةَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ ہم سے  
ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ (سعد) سے انہوں نے اس کے  
دادا (ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف) سے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن عوف نے

وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ  
إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَا لَا فَأَقْسِمُ لَكَ بِصَفِّ مَا لِي وَالْأَنْصَارُ  
رَوْحِي هَوَيْتَ نَزَلَتْ لَكَ عَنْهَا فَادَّاحَلَّتْ تَرْوُجَتَهَا  
قَالَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَوْ جَاءَ فِي ذِي ذِيكَ هَلْ  
مِنْ سَوْقٍ فِيهِ بَيْعَارَةٌ قَالَ سَوْقٌ فَيَنْتَقِعُ قَالَ  
فَعِنْدَ الْبَيْتِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَنَّى بَا قَطِمْ وَسَمِينُ قَالَ  
ثُمَّ تَابَهُ الْعَدُوُّ وَمَا لَيْتَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ  
أَكْرُ صُغْرَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ  
كَهْ سَعْتِ قَالَ إِنَّهُ لَوَاقِعٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ لَوَاقِعٌ مِنْ ذَهَبٍ  
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لِمَ  
وَلَوْ لِبَشَاءَةٍ -

۴۲۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُوَيْشٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ  
حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ الْأَسَدِ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
عَوْفٍ الْمَدِينَةَ فَأَخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ  
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ سَعْدٌ ذَا رَغْوٍ  
فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَفَأَسْأَلُكَ مَا لِي بَيْنَهُمَا وَكَانَ رَجُلًا

کما جب تک ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھ کو اور سعد بن ربیع انصاری کو بھائی بنا دیا سعد نے کہا تمام انصار  
میں میں زیادہ مال رکھوں میں اپنا آدھا مال تجھ کو دے دیتا ہوں اور میری  
دونوں بی بیوں کو دیکھ لے جس کو تو پسند کرے میں اس کو بھی دیتا ہوں  
جب اس کی مدت کے جائے تو اس نے نکاح کر لے عبد الرحمن کہتے ہیں میں  
نے کہا نہیں اس کی کیا احتیاج ہے یہاں کوئی بازار بھی ہے جہاں جو بیار ہوتا  
ہو انہوں نے کہا ہے قینقاہ کی بازار میں سن کر میرے عبد الرحمن اس بازار میں گئے  
اور پیر اور گھٹی کما کر لائے پھر روز جانے لگے پھر وہی ہی دونوں میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس جو آئے ان پر زرد خوشبو کا نشان تھا آپ نے پوچھا کیا تم نے  
نکاح کیا ہے انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے پوچھا کس سے انہوں نے کہا  
ایک انصاری عورت سے آپ نے پوچھا مکہ کیا دیا انہوں نے کہا گھٹی  
براہ سونا یا ایک گھٹی سونے کی آپ نے فرمایا لمیرے تو کر ایک بکری ہی کا سہی  
ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کما ہم سے زہیر نے کہا ہم سے  
حمید نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن یونس (ہجرت  
کرے) مدینہ میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور سعد بن ربیع  
انصاری کو بھائی بھائی بنا دیا اور سعد بہت مالدار تھے انہوں نے عبد الرحمن سے  
کہا میں ایسا کرتا ہوں اپنا آدھا ہوا دھرم کو بانٹ دیتا ہوں اور تمہارا نکاح بھی۔

۱۰ یعنی طلاق دے دیتا ہوں تم اس سے عدت گزرے بعد نکاح کرو حقیقت میں اسلام صحابہ ہی کا تھا ہمارے زمانہ کے نام کے مسلمانوں کو ان حدیثوں سے  
سبق لینا چاہیے اسلام کا دم بھرتے ہیں مگر مسلمانوں کی سمدردی اور غیر خواہی کا کبھی بھوے سے بھی خیال نہیں کرتے بس آپ اچھے تو سارا اجماع اچھا اسی پران کا مل  
ہے اور انصاری کے کو دیکھو مشرق دے مغرب دونوں کی طرف داری اور حمایت پر مستعد رہتے ہیں اور اچھے دین والوں پر کوئی بادشاہ ذرا سا بھی ظلم کرے تو ساری  
دنیا کے انصاری ان کی حمایت اور بچاؤ کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ نقل منادی کو روٹی کمانے کے لیے کسی بغاوت یا لوٹنے کی ضرورت نہیں ہے  
عبد الرحمن بن یونس کو دیکھو بازار میں جا کر انہوں نے اپنی روٹی پیدا کر لی اور اتنا مال کما لیا کہ نکاح بھی کیا حالانکہ ایک پیسہ ان کے پاس نہ تھا ہمارے زمانہ  
میں ہندو اور انصاری اور پارسی اور یہود اور بودہ سب تجارت اور صنعت اور حرفت میں ہوشیار ہیں اور محنت پیشوں سے روپیہ پیدا کرتے  
ہیں بیٹھے ہیں تو مسلمان ان کو حلال پیشے کرتے ہیں شرم حامی گیر ہوتی ہے باپ دادا کا نام کہتے ہیں بدنام ہوتا ہے کو تمہارے باپ دادا  
تھے کیا بیچارے پیغمبروں نے تو بکریاں چرائی ہیں بخاری اور عداوی سب کچھ کی ہے ان مسلمانوں کو اس میں شرم نہیں آتی کہ دنیا کے ذرے ذرے  
سے نواہوں اور امیروں کے سامنے جا کر کمر بھگاتے ہیں اور عاجزی سے رکوع تسلیمات بجالاتے ہیں اور یہ حلال پیشہ کرنے میں شرم آتی ہے خاکچہ  
ایسی شرم پر میری بے شرمی اور بے حیائی ہے ۲ منہ

قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَوْ بَيْنَ كُلِّ شَاوِي  
مِمَّا جَعَلَ حَتَّى اسْتَغْنَى أَقِطًا وَسَمِعْتُ قَائِلًا بِهِ أَهْلًا  
مَكْرُوبًا فَمَكَّنَّا لَيْسَ لَنَا أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ بِنَاءً وَعَلَيْهِ  
وَمَنْ مِّنْ صُغَرٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَهْلِكٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنْ  
أَدْنَسَارٍ قَالَ مَا سَفَقَ الْبُيُوتُ قَالَ تَزَاوَا مِنْ نَكَبٍ  
أَوْ زَوَّجَ تَزَاوَا مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوَّلِيْمٌ وَلَوْ لَيْشَاءَ -

۴۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
عَنْ عَدُوٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ عَمَّا قَلِيلًا فَمِنْهُ  
ذُو الْإِمَارَةِ سَوَّاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ  
فَكَانَ نَهْمًا تَأْتِيهِمْ مِنْهُ مَوْتٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ مِنْهُ خَرَجٌ  
يَبْتَغُوا فَصَلُّوا مِنْ رَبِّكَ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ فَكَرَاهَا  
بُنْ عَمَّاسٍ -

بَابُ الْحَلَالِ بَيْنَ الْمَاءِ وَبَيْنَهُمَا مَشْتَبَهَاتُ  
۴۲۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو  
عَدُوٍّ عَنْ أَبِي حُرَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ  
أَبِي مُرَّةٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْوَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ

کرو تیا ہوں انہوں نے کہا نہیں بھائی اللہ تمہاری بی بیوں اور مال  
میں برکت دے مجھ کو باز ارنبلا دو (پھر وہ باز ارگئے) اور نبیر اور کھی بی کر لائے  
اور اپنے گھر والوں میں آئے حضور ہی زمانہ گذرنا تھا یا بھتا اللہ نے چاہا کہ  
عبدالرحمن زردی کا نشان لگا ہوا آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے  
پوچھا کہ وہ زردی کیسی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک انصاری  
عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا مگر کیا دیا انہوں نے عرض کیا ایک سونے  
کی گٹھلی یا گٹھلی برابرونا آپ نے فرمایا وہ تیرا ایک ہی بکری کا سہی

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا عطاء  
اور مجنہ اور ذوالعجاز جاہلیت کے زمانہ کی بازار میں تھیں جب اسلام کا زمانہ  
آیا تو مسلمانوں نے ان بازاروں میں جانا سود گری کرنا برا سمجھا اس وقت  
(سورہ بقرہ کی یہ آیت اتری تم کو حج کے موسموں میں اپنے مالک کا فعل  
ڈھونڈنا کچھ گناہ نہیں ابن عباسؓ کی قرات ایسی ہی ہے)

باب سلال کھلا ہوا ہے حرام کھلا ہوا ہے بیچ میں کچھ شبکی چیزیں ہیں  
مجھ سے محمد بن ثنہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن ابی عدی نے  
انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے عامر شعبی سے کہا میں نے نعمان بن بشیرؓ  
سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ سری سند  
امام بخاری نے کہا ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عییینہ نے انہوں نے ابو ذر سے انہوں نے شعبی سے کہا میں نے نعمان بن  
سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسیر کی سند ہم سے  
عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو ذر  
عمرو بن حارث سے کہا میں نے شعبی سے سنا کہا میں نے نعمان بن بشیرؓ  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حیو حنفی سند ہم سے

لحمینی قی سوام الحج میں زیادہ ہے مشہور قرات میں یہ الفاظ نہیں ہیں ہر سال جو مال اور عمام دونوں سے ملتی ہیں بیٹے ان میں حرمت اور علت دونوں کے

وجہ موجود ہیں ۱۲

عَنِ الشَّعْبِيِّ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنٌ وَ  
بَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَكُنْ تَرَفَ مَا شَبَّهَتْ  
حَاكِمٌ مِنَ الْأَرْغَمِ كَانَ لِكَمَا اسْتَبَانَ أَتَوْكَ وَ  
مَنْ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشْكُ ذِيئِهِ مِنَ الْأَرْغَمِ  
أَوْشَكَ أَنْ يَوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْعَاقِبَةُ  
حَتَّى اللَّهُ مَنْ يَرْفَعُ حَوْلَ الْجَعْلِ يُوشِكُ  
أَنْ يَوَاقِعَهُ -

### باب ۴۰۳ تَفْسِيرُ الْمُسْتَبَهَاتِ وَقَالَ

حَسَنُ بْنُ أَبِي سَيَّانٍ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَى  
مِنَ الْوَرَعِ دَعَا مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ -

۴۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

الْأَحْمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَسْبٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ كَعْبٍ

أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا وَضَعَتْهَا

فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَقَسَمَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَ

قَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ بَنَةً إِلَى إِيَّاهِ ابْنُ أَبِي حَسْبٍ -

محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابو فروہ سے  
انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
حلال (صاف صاف) کھلا ہوا ہے اور حرام بھی (صاف صاف) کھلا ہوا ہے  
اور ان دونوں کے بیچ میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو دونوں طرف ملتی جلتی ہیں  
پھر جس نے اس چیز کو چھوڑ دیا جس کے گناہ ہونے میں شبہ ہو تو وہ صاف صاف  
گناہ کو ضرور چھوڑ دے گا اور جس نے شبہ کی چیز پر دلیری کی وہ قریب ہے صاف  
صاف حرام میں بھی پھنس جائے اور گناہ اللہ کے رعبے میں جوڑنے کے آس  
پاس چرائے وہ زمین میں بھی گھس جانے کے قریب ہوگا۔

### باب ملتی جلتی چیزیں کیا ہیں؟

اور حسان بن ابی سنان نے کہا میں نے پرہیز گاری سے آسان زیادہ کوئی بات  
نہیں دیکھی شک کی بات چھوڑ دے بے شک کی اختیار کر

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم

کو محمد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسیں نے خبر دی کہ ہم سے عبد اللہ بن

ابی ملیک نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن عمارت سے ایک سانولی عورت

آئی (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی اس نے عقبہ اور اس کی جوڑ

(غنیہ) کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا

آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر کر قسم فرمایا اور کہنے لگے اب تو اس عورت کو نیک کر رکھ

کے گا جب ایسا کہا جاتا ہے عقبہ کی جوڑ (غنیہ ابی اباب تمیم کی بیٹی تھی)۔

۱۔ یعنی بعض لوگوں کو اس کا حکم معلوم نہ ہو یہ کہ فی نفسا وہ مشتبہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو بھیج کر دین کی سب ضروری باتیں بتلا دی ہیں بعضوں نے  
کہا مراد وہ چیزیں ہیں جن کی حکمت اور حرمت میں دین کے عاملوں نے اختلاف کیا ہے اور دلیلیں متعارض ہیں تو پرہیز گاری یہ ہے کہ ان سے باز رہے اور  
شک اور شبہ کی بات سے علیحدہ رہے ۲۔ منہ سے اس کو امام احمد ابو نعیم نے علیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ سے کہ تو اور تیری جوڑ و بھائی بہن میں ترندی کی ثقافت  
میں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ نے منہ پھیر لیا پھر میں آپ کے منہ کے سامنے سے آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ نے  
فرمایا اب تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ ایک عورت نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے یہ حدیث اور کتاب العلم میں گزری ہوئی ہے  
میں امام بخاری اس لیے لائے کہ اگر علماء کے نزدیک روافع ایک عورت کی شہادت سے ثابت نہیں ہو سکتا مگر مشرب تو ہو جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے شبہ کی بنا پر غنیہ کو یہ صلاح دی کہ اس عورت کو چھوڑ دے معلوم ہو اگر شہادت کامل نہ ہو یا شہادت کے شرائط میں نقص ہو تو معاملہ مشتبہ رہتا ہے لیکن مشتبہ  
سے بچے رہنا فقہوں نے اور پرہیز گاری ہے ہمارے امام احمد بن حنبل کے نزدیک تو روافع صرف مومنہ کی شہادت سے ثابت ہو جاتا ہے ۳۔

۴۲۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَّافَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَثِمَةُ بْنُ أَبِي ذَقَانَصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي ذَقَانَصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةَ رَمَعَةَ بِنْتِ مَاقِصَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اخْتَلَعَا سَعْدُ بْنُ أَبِي ذَقَانَصٍ وَقَالَ لَنِي أَخِي فَمَا عَهْدُ إِلَى فَيْضِ قَتَامِ عَبْدَ مِ بْنِ رَمَعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيْدَةَ ابْنِي وَلِيْدَةَ عَلَى فِرَاسِهِمْ فَتَنَسَّوْا فَإِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنِي أَخِي كَانَ فَمَا عَهْدُ إِلَى فَيْضِ فَقَالَ عَبْدُ مِ بْنِ رَمَعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيْدَةَ ابْنِي وَلِيْدَةَ عَلَى فِرَاسِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَؤُلَاءِ يَأْعُبُونَ رَمَعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ لِبُعْرَاشٍ وَلِبُعَايَهِمْ لِحَجْرٍ ثُمَّ قَالَ لِيَسْوَ دَا بِنْتُ رَمَعَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعَثِمَةَ فَمَا رَأَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ -

۴۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّمْعَاءِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَرَمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ عَيْدَهُ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَفَّقْتُ يَا رَسُولَ

ہم سے یحییٰ بن قزافہ نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا متبہ بن ابی وقاصؓ نے مرتے وقت اپنے بھائی سعد بن ابی وقاصؓ کو یہ وصیت کی کہ زموہ کی لونڈی کا بیٹا میرے نطفے سے ہے اس کو لے لیجیو حضرت عائشہؓ نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اس بچے کو لے لیا اور کہنے لگے یہ میرے بھائی کا بچہ ہے بھائی نے اس کے لینے کے لیے مجھ کو وصیت کی تھی اس وقت عبد بن زموہؓ گھڑا ہوا اور کہنے لگا یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے میرے باپ کی حفاظت میں پیدا ہوا آخر دونوں لڑتے جھگڑتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا بچہ ہے اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ اس کو لے لینا عبد بن زموہؓ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے اس کے بچھو نے پر تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد بن زموہؓ کو ملے گا بعد اس کے یہ فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے جو جائز شوہر یا مالک ہو اور بھائی کا کو بچھوئے سزا ملے گی لیکن ام المؤمنین سوڈہؓ سے فرمایا جو زموہؓ کی بیٹی (اور اس بچے کی بہن ہوتی) تھیں تم اس سے پردہ کرتی رہنا کیونکہ آپ نے دیکھا اس بچہ کی موت عقیقے سے ملتی تھی سو اس نے حضرت سوڈہؓ کو مرے تک نہیں دیکھا

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہؓ نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن ابی اسفہر نے خبر دی انہوں نے شعبیؓ سے انہوں نے عدی بن حاتمؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر بہن بہال والے تیر (یا لکڑی) سے شکار ماریں تو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اگر دھار کی طرف سے لگے تو کھا اور جو پوٹران سے لگے تو مت کھا وہ مردار ہے

۱۷- اسی متبہ نے احمد کے دو ہجرت مارکر آنحضرتؐ کا دندان مبارک شہید کیا تھا آنحضرتؐ نے اس پر بددعا فرمائی کہ ایک سال کے اندر کھڑکی حالت میں رہ جائے ایسا ہی ہوا اور ابن عسہ نے غلطی کی جو اس کو صحابہ میں ذکر کیا ۱۸- منہ ۱۷- اس بچے کا نام عبد الرحمنؓ تھا آپ نے شرمی قادحہ کے موافق گو بچہ عبد بن زموہؓ کو دلا دیا مگر قیادہ و لکچہ کریشہؓ ہوتا تھا کہ شاید وہ متبہ کا نطفہ ہو اور اسی شعبہؓ کی بنا پر آپ نے حضرت سوڈہؓ کو اس سے عجاب کرنے کا حکم دیا امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکلایا کہ شعبہؓ کی چیز میں یہ امر بھی ہے جو اس باب کا مطلب ہے ۱۸- منہ ۱۷- میں نے یہ لکھی آؤ میں یہ کر شکار کے جائز پر لگے اور جو مردار سے وہ رہ جائے ۱۸- منہ



اللَّهُ أَرْسِلَ كُلَّيْهِ وَأَسْتَوِي فَكَيْدُ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ  
كَلْبًا آخَرَ لَمْ أَسْمَعْ عَلَيْهِ وَلَا آخَرَ  
إِلَهُمَا أَحَدًا قَالَ لَا تَأْكُلْ إِنَّمَا سَمَّيْتُ  
عَلَى كَلْبِكَ ذَلِكُمْ لَسَمِّ عَلَى  
الْآخِرِ

باب ۲۰۵ قَاتِلُكَ مِنْ الشَّيْطَانِ -

۴۲۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَّةٍ مَسْقُوطَةٍ فَقَالَ لَوْ كَانُكَ  
صَدَقَةً لَكَلَّمْتَهَا وَقَالَ هَمَّ عَنْ رَجُلٍ مُرِيَّةٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِحْدَاثُ مَرَّةٍ سَاعَةً  
كَلَى فَرَاثُ

باب ۲۰۶ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَوْ سَادِسٌ وَغَوَا مَنِ الشَّيْطَانِ

۴۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَجَمٍ قَالَ كُنْتُ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُحَلِّمُ فِي الصُّلُوِّ  
شَيْئًا يَقَطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا حَتَّى يَكْتُمَهُ صَوْتًا  
أَوْ يَجِدَ رِيحًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي  
حَفْصَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ لَا وَمَنْعُوعٌ الْكُرْبِيحَا

عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے (شکاری) کتے کو بسم اللہ کہہ کر چھوڑتا  
ہوں جب شکار پاس رہا تاہوں دیکھتا ہوں وہاں ایک اور کتا بھی ہے  
جس پر میں نے بسم اللہ نہیں کہی تھی اور معلوم نہیں ہوتا کس کتے نے شکار  
مارا آپ نے فرمایا ایسا جانور مت کھا تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ  
دوسرے کتے پر

باب مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا

ہم سے قیس بن عقبہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے اپنا  
نے منصور سے انہوں نے طلحہ بن معروف سے انہوں نے انس سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پڑی پائی تو فرمایا اگر یہ شبہ  
نہ ہوتا شاید یہ صدقہ کی ہو تو میں اس کو کھاتا لیکن اس پر ہم بنی منبہ نے ابو ہریرہ  
سے یہ روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں ایک  
کھجور اپنے پیچھے لے کر پڑی ہوئی پاس ہوں

باب ۲۰۷ میں وسوسہ آنے سے شبہ نہ کرنا چاہیے

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیسیٰ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے  
اپنے چچا عبد اللہ بن زید مازنی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے  
ایک شخص کا یہ شکوہ بیان کیا گیا اس کو نماز میں وسوسہ ہوتا ہے کیا وہ نماز  
توڑ دے آپ نے فرمایا نہیں جب تک حدیث کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے  
اور محمد بن ابی حنفہ نے زہری سے نقل کیا وضو جب ہی لازم ہو گا جرتی

۱۔ معلوم ہوا کہ جس جانور پر بسم اللہ نہ کی جائے وہ حرام اور مردار ہے الحمد للہ اور اہل ظاہر کا یہی قول ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ مسلمان کا ذبیحہ ہر حال میں حلال  
ہے گو وہ عمد یا سمنہ بسم اللہ چھوڑ دے اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب بن نکالا کہ اس جانور میں شبہ ہو گیا کہ کس کتے نے اس کو مارا اور آپ نے اس کے  
کھانے سے منع فرمایا تو معلوم ہوا کہ شبہ کی چیزوں سے بچنا چاہیے لا من شکہ یہ کھجور آپ کو اپنے پیچھے لے کر چلی تھی اس کے بعد کی روایت میں اس کی تصریح سے شاید آپ صدقہ  
کی کھجوریں بانٹ کر لائے ہوں اور کوئی کھجور اسی میں کی آپ کے کپڑے میں لگ گئی ہو اور چھوٹے پر پڑی ہو یہ شبہ کہ کوہرا آپ اس کے کھانے سے پرہیز کیا معلوم ہوا کہ شبہ سے بچنے کے  
کھانے سے پرہیز کرنا کمال تقویٰ اور ورع ہے لا من شکہ اس کو تو امام بخاری نے کتاب البطل میں مل کیا لا من شکہ یعنی شبہ اس پر جو کہتے ہیں جو کی طبع اور صورت یا طبعات  
یا نجاست کے حامل متغافل ہوں تو ایسی چیز سے باز نہ آنا تقویٰ اور پرہیز گاری ہے اور ایک وسوسہ ہے کہ فواہ بخاری نے دلیل پر چیز میں شبہ کرنا جیسے اگر فرض کیا ہوا ہے تو یہ  
سمجھیں گے کہ وہ پاک ہے یا ایک شخص سے کچھ مال خرید لیا تو یہی سمجھیں گے کہ حلال ہے اس کے پاس آیا ہوگا اب تو بخاری ۱۵۱ اس کے جس ہونے کا گمان کرنا یا اس مال سے کام لے کر یا تو بخاری





## باب ۴۱۱ الخرج فی التجارۃ وقول اللہ تبارک

فَانْتَشَرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغَوْا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ -

۴۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ يَزِيدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ

عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ

عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذِنْ لَهُ وَكَانَهُ كَانَ مَشْغُورًا

فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَقَرَأَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَكَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَجِيٍّ إِذْ نَزَلَ فَبُيِّلَ فَلَمْ يَجْعَلْ ذَاكَ عِلًّا فَقَالَ

كُنَّا نُوْمِدُكَ الْكَفَّالَ تَأْتِي عَنِّي خِلَاكَ بِالْبَيْتَةِ فَانْطَلَقَ

إِلَى الْبَلْسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُكَ عَلَى

هَذَا إِلَّا أَصْنَرُ بْنُ لَوْ سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ إِلَى

فَقَالَ عُمَرُ لَوْ لَوْ عَلَى مَنِ امْرَأَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْهَافِي الصَّفْقُ بِأَدْسَاتِي يَعْنِي الْخُورُجَ إِلَى تِجَارَةٍ -

بَاب ۴۱۲ التَّجَارَةُ فِي الْبَحْرِ وَقَالَ مَطَرٌ

بِأَسَى بِهِ وَمَا ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ الرَّحْمَنُ ثُمَّ تَلَا وَكَرَى

أَفْلَاكَ مَا خَرَجْتَهُ وَلِيَتَّخِذُوا مِنْ فَضْلِهِ وَأَفْلَاكَ الشُّعُونِ

الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَاءٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ

وَكَيْفَ الرَّحْمَنُ مِنَ الشُّعُونِ إِلَّا أَفْلَاكَ الْبَطْنِ وَقَالَ لَدَيْكَ

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَجَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنْتَ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَفَّ

## باب سوداگری کے لیے گھر سے باہر جانا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مومنین) فرمایا میں تمہیں جہان میں مصلیٰ جلاؤ اور اللہ افضل مومنین

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن یزید نے خبر دی کہ

ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہ محمد بن عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے عبید بن جریج سے

ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر سے اندر آنے کا اذن چاہا لیکن ان کو اذن نہ ملا اور

شاید حضرت عمر اس وقت کام میں مشغول تھے خیر ابو موسیٰ لوٹ کر چل دئے جب

حضرت عمر کام سے فارغ ہوئے وہ کہنے لگے میں نے ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس کی

آواز سنی تھی ان کو اندر آنے دو لوگوں نے کہا وہ لوٹ کر چلے گئے حضرت عمر نے ان کو لوٹا

ابو موسیٰ نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہے حضرت عمر نے کہا اس کے ثبوت میں گواہ

لاؤ وہ انصار کی مجلس میں گئے ان سے پوچھا انہوں نے کہا یہ تو تمہارے ساتھ وہ

بیان کرے گا یوم سب میں کم سن ہے آخر وہ ابو سعید خدریؓ کو اپنے ساتھ لے گئے

حضرت عمر نے یہ سن کر کہا افسوس مجھ کو بڑا افسوس میں بیچ کھوج نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے غافل کر دیا یعنی سوداگری کے لیے نکلنے سے

## باب سمندر میں تجارت کرنے کا بیان

اور مطربن طہمان نے کہا سمندر میں سوداگری کے لیے سفر کرنا کچھ برا نہیں اور

اللہ ہے جو قرآن میں اس کا ذکر کیا ہے تو کیا یہ پھر انہوں نے سورہ نمل کی یہ آیت

پڑھی اور تو دیکھتے ہے ہمارا بیانی کو حیرتے چلے جا رہے ہیں فلک کشیتاں (ہمارا آس

کا سفر بھی فلک ہے اور مجاہد نے کہا کشیتاں ہوا کو پھٹاتی ہیں اور ہوا کو وہی کشیتاں

پھٹاتی ہیں جو بڑی ہوں (جیسے بیلے ہمارا وغیرہ) اور لیث نے کہا مجھ سے جو عمر بن ربیعہ

بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن ہریرہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے نبی اسمائیل کے ایک شخص کا

القیہ صفحہ ۱۱۱ اس حدیث کے علوم سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ تنکی میں تجارت کرنا حدیث ہے ۴۴۴ حدیثی مصنفین) ۱۱۱ کہ جب اذن نہ ملے تو لوٹ کر چلے جائیں ۱۱۱ منہ ۱۱۱

یعنی یہ ایسی مشہور بات ہے جس کو ہمارے بچے بھی جانتے ہیں ۱۱۱ منہ ۱۱۱ ابو سعیدؓ نے ابو موسیٰؓ کے موافق گواہی دی کہ بیشک آنحضرتؐ نے ایسا ہی فرمایا کہ تین بار اجازت

مانگو اگر اس پر بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاؤ ۱۱۱ منہ ۱۱۱ اس کو فرمایا نے اپنی تفسیر میں اور عبد بن حمید نے وصل کیا

۱۱۱ منہ ۱۱۱ بلکہ کہتے ہیں چھوٹے بار بانی ہمارا کو ۱۱۱ منہ ۱۱۱ اس کو اسنبلی نے وصل کیا اور ابو زہرہ کی روایت میں مسنی سے اتنی عبارت زیادہ ہے حدیثی محمد اللہ

بن صالح قال حدیثی الیث ہذا اس صورت میں خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۱۱ منہ

حَاجَتُهُ وَسَقَاتُ الْكَدِّ يَثَّ.

**باب ۴۱۲** وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا مُغْوًيًا  
إِيَّاهَا وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ رَجُلًا مِّنْ تِلْكَ يَتَّخِذُ الْتَحَارُّكَ وَلَا يَدْعُو  
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَقَالَ فَكَيْفَ كَانَ الْقَوْمُ يَتَجَرَّوْنَ وَلَكِنَّهُمْ كَفَرُوا  
إِذَا أَنَا بِهِمْ حَتَّىٰ مِثْقَلُ ذَرَّةٍ مِّنْ حَقِّ اللَّهِ لَمْ يُلْهِمْ بِهِ تِجَارَةً  
وَلَا يَبِيعُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ حَتَّىٰ يُؤْذُوهُ إِلَى اللَّهِ.

۴۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعْمِلٍ  
عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَبْرِ بْنِ  
قَالَ أَتَيْتُ حَيْثُ وَكُنْتُ نَصْلِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَالْفَتَى النَّاسُ إِذَا كُنْتُ عَشَرَ  
رَجُلًا فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْأُذُنُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا  
انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكَوْا  
تَائِبًا.

**باب ۴۱۳** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَلْفَعُوا مِمَّنْ يَبْتَغِي  
مَّا كَسَبُوا.

۴۱۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَبْرِ بْنُ عَنِ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
الْفَتَى الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامٍ يَكْتُمُهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ  
كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا الْفَتَى وَلَوْ فَجَّحَهَا بِمَا كَسَبَ  
وَالْمَخَارِجِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْثُهُمْ أَجْرًا  
بَعْضُ نِسَاءٍ.

۴۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ

ذَكَرَ كَيْسَ اسْمُهُ سَمِعَ رَأْسَهُ كَيْسَ يَهْرَاسَ كَامٍ لَوْ رَأَى الْخَيْرَ حَدِيثًا بَلَّ

**باب ۴۱۴** اللَّهُ تَعَالَى كَا (سورة جمعیں) یہ فرمانا جب کوئی سوداگری کھیل  
تماشادیکھتے ہیں تو ادھر شک جاتے ہیں اور سورہ نور میں یہ فرمانا وہ  
مردہ جن کو سوداگری بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی اور قنادہ نے  
کما صحابہ سوداگری کرتے تھے مگر جب خدا کا فرض ان پر ان کو کوئی سوداگری یا بیچ  
کھوچ اللہ کی یاد سے ان کو غافل نہ کرتی یہاں تک کہ وہ اللہ کا حق یاد کرتے  
مجھ سے محمد بن سلام سیکندی نے بیان کیا کما مجھ سے محمد بن فضیل  
نے انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے  
انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا (شام کا قافلہ (علم لے کر آیا اس وقت  
ہم جمعہ کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ رہے تھے (خطیب بن  
رہے تھے سب لوگ (قافلہ دیکھنے کو) شک گئے فقط بارہ آدمی رہ گئے اس  
وقت یہ آیت انہی اور جب کوئی بیوپار یا کھیل یا تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر  
چل دیتے ہیں اور مجھ کو (خطیب میں) کھڑا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

**باب ۴۱۵** اللَّهُ تَعَالَى كَا (سورة بقرہ میں) فرمانا اپنی کمائی میں سے اچھی پاکیزہ  
چیزیں خرچ کرو

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کما ہم سے جبر بن نے انہوں نے  
منصور نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی  
اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے (جو خافد کمال ہو) مگر بگاڑی نیت  
نہ ہو تو اس کو خرچ کرنے کا اور خداوند کو کمائی کرنے کا ثواب ملے گا اور گھر کا  
یاد اور وہ کو بھی اتنا ہی ثواب اور ان میں سے کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب  
کو کم نہ کرے گا

مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کما ہم سے عبد الرزاق نے  
انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منہب سے انہوں نے کہا میں نے ابیہ بن جعفر سے

۱۷۱ یہ حدیث پوری انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الکفا لکندہ کہ ہوگی ۱۸ منہ ۱۷۱ حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصو لا نہیں ملا جیسے اوپر گذر چکا ۱۷۱ منہ

أَبَا حُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
أَلْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبٍ رَزَقَهَا عَنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ  
فَلَهَا بِمِصْرَةِ الْجَبْرِ -

**باب ۴۳۹** مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ

۴۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ  
حَدَّثَنَا حُشَيْنٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْكَلْبِيِّ  
بْنِ مَالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ سَرَفَ أَنْ يَبْسُطَ لَهُ رِزْقُهُ أَوْ يَسْأَلَهُ  
فِي شَرِّهِ فَلْيَبْسُطْ رِجْلَهُ -

**باب ۴۴۰** شَرَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ

۴۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَاشٍ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ الرَّهْنُ فِي  
الرِّسْمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ  
إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنًا بِشَيْءٍ عَائِقٍ حَرَامٍ -

۴۴۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَسْبَةَ حَدَّثَنَا

ثَنَا دَاوُدُ عَنْ الْأَسَدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ الْيَسَعِ الْبَصْرِيُّ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب عورت اپنے  
خاوند کی کمائی میں سے اس کٹے یا اجازت کچھ خیرات کرے تو عورت کو  
مرد کا آدھا ثواب ملے گا

**باب جو شخص رزق کی کشائش چاہے وہ کیا کرے۔**

ہم سے محمد بن ابی یعقوب کرمانی نے بیان کیا کہ ہم سے حسان  
بن ابراہیم کہا ہم سے یونس نے کہا ہم سے محمد بن مسلم نے انہوں نے  
انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ فرماتے تھے جس کو رزق کی کشائش یا عمر کی دوازی صلی لگے وہ اپنے ناتے  
والوں سے سلوک کرے

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھار خریدنا۔**

ہم سے علی بن اسد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے  
کہا ہم سے امش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم بنی کے پاس ادھار لے  
کر کچھ گروی رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسود نے بیان کیا حضرت  
عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی (الہشم) سے ادھار  
مدت مقرر کر کے غلہ خریدا اور اپنی زرہ لوہے کی اس کے پاس گرو کر دی

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے کہا ہم سے  
قتادہ نے انہوں نے انس سے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن حشب  
نے بیان کیا کہ ہم اسباط ابویسع بصری نے کہا ہم سے ہشام دستولی نے انہوں نے

۱۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی معمولی خیرات کرے جس کو خاوند دیکھ بھی لے تو ناپسند نہ کرے جیسے کھانے سے کچھ کھانا فقیر کو دے یا چھٹا پرانا کپڑا اللہ کی راہ میں  
دے ڈالے اور عورت قرآن سے سمجھتی ہو کہ خاوند کی ایسی خیرات کے لیے اجازت ہے گو اس نے مزید اجازت نہیں دی ہو بعضوں نے کہا کہ یہ ہے کہ عورت  
اس مال میں سے خرچ کرے جو خاوند نے اس کے لیے مقرر کر دیا ہو یعنی نسخوں میں یوں ہے کہ خاوند کو عورت کا آدھا ثواب ملے گا قسطانی نے کہا ان دونوں توضیحوں  
میں سے کوئی توضیح ضرور کرنا چاہیے ورنہ موت اگر خاوند کا مال ہے اس کی اجازت کے خرچ کر ڈالے تو ثواب کجا گناہ لازم ہوگا ۲۔ منہ ۳۔ آپ نے ایک کافر اسود  
خوار سے غلہ قرض لیا اور کسی مسلمان صحابی سے قرض نہ لیا کیونکہ وہ مسلمان آپ کو مفت غلہ نہ رکھتا اور آپ کو کسی کا احسان لینا پسند نہ آیا قسطانی نے کہا یہودی سب سود  
کھاتے ہیں یا جو داس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اناج لیا اور کھایا معلوم ہو کہ سود خوار سے بیع اور شرا کرنا درست ہے اسی طرح قرض لینا اور اسی طرح وہ شخص  
ہے جس کے پاس حلال اور حرام دونوں طرح کا مال آتا ہو یا اس کا اکثر مال حرام ہو اس سے بھی معاملہ درست ہے بشرطیکہ جو مال اس سے لیا جائے اس کے حرام ہونے  
کا پورا یقین نہ ہو ۴۔ منہ ۵۔ ان سے اس کتاب میں ایک ہی حدیث مروی ہے پس ۶۔ منہ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَنَّا عَنْ تَمَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّكَ أَكْتَبْتَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبْرٍ  
شُعْبَةٍ فِي حَالِهِ مَسْفُوحَةٍ وَقَدْ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرْعَالَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ تَمَادٍ وَكَانَ  
وَيْتُهُ شُعْبَةً لِيَاكُلَهُ وَكَانَ مَعَهُ يَقُولُ مَا أَمْسَى وَكَانَ  
مَعَهُ حَلَاةٌ لَللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِثْرٌ وَلَا مَاعٍ حَبٍ وَكَانَ  
عِنْدَهُ لَبَنَةٌ لَبَنَةٌ -

باب ۱۲۲ كَيْفَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ بَيْدٌ -

۴۳۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ  
بْنَ وَهْبٍ عَنْ بَنِي إِسْحَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَنَا مِثْلُ  
أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنِّي خَرَفْتُ لَمْ  
تَكُنْ تَكْفُرْ عَنْ قَوْمِي أَهْلِي وَشَفَعْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ  
فَسَيَاكُلُ الْإِلَاحِي بَكْرٌ مِنْ هَذَا الْإِسْلَامِ وَتَجَارُكُ  
لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ -

۴۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ  
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَحَبَّ أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَالُ الْأَنْفُسِ هُمْ وَكَانَ يُكُونُ لَهُمْ  
أَزْوَاجٌ قَتْلُ لَمْ يُوَافَقُوا سَلَامٌ مَرَادًا هَمَامٌ عَنْ وَشَرَفٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ -

قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو  
کی روٹی اور بدبودار چربی (کھانے کے لیے) لے گئے اور اس وقت آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بھیڑی کر آپ نے اپنی زرہ مدینہ میں ایک یہودی  
کے پاس گرور کھوائی تھی اور اس سے اپنی بی بیوں کے لیے کچھ جو لیے تھے  
اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم کے گھر والوں پاس کبھی شام کو ایک صاع کھبوں یا غلے کا جمع نہیں رہا  
علاوہ ان کے پاس نوبی بیان ہیں

باب آدمی کا کمائی کرنا اور ہاتھوں سے محنت کرنا

ہم سے اسعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن  
وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا  
مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا جب ابو بکر صدیقؓ  
علیہ السلام ہوئے تو کہنے لگے میری قوم والوں (قریش یا مسلمانوں) کو معلوم ہے  
کہ میں اپنا بیٹہ کر کے اپنے گھر والوں کی روٹی بخوبی پیدا کر لیتا تھا اب میں  
مسلمانوں کے کام میں مشغول رہوں گا تو ابو بکرؓ کے گھر والے بیت المال  
میں سے کھائیں گے اور ابو بکرؓ مسلمانوں کا مال تجارت سے بڑھاتا رہے گا

مجھ سے امام بخاری نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے  
کہا ہم سے سعید بن ابی الیوب نے کہا مجھ ابوالاسود نے انہوں نے عروہ سے  
حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اپنے کام اپنے  
ہاتھوں سے کیا کرتے تھے (کوئی خدمت گار نہ تھا) تو ان کے بدلے سے جو نکلتی اس لیے  
ان سے کیا لگے اگر تم تمایا کرو جب جمعہ کی نماز کے لیے جاؤ تو بہتر ہے ہمارے اس حدیث  
کو ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

۱۵ اس حدیث سے ان لوگوں کو پوری تسلی ہو جانا چاہیے جو آپ کی پیغمبری میں شک کرتے ہیں اگر آپ چاہتے تو دنیا بھر کی دولت جمع کر لیتے مگر آپ نے کبھی ایک  
پیسہ یا چار سیر اناج بھی اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے محفوظ نہ رکھا جو آپ یا مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور محتاجوں کو کھلا دیا جو منہ ۱۵ یعنی اب جب میں خلافت  
کے کام میں مصروف رہوں گا مجھ کو اپنا ذاتی پیشہ اور بازاروں میں پھرنے کا موقع نہ ملے گا تو میں بیت المال سے اپنا اور اپنے گھر والوں کا خرچہ لیا کروں گا اور  
خرچہ بھی میں اس طرح سے نکال دوں گا کہ بیت المال کے رویہ پیسہ میں تجارت اور سوداگری کر کے اس کو ترقی دوں گا اور مسلمانوں کا فائدہ کروں گا ہمنہ

۴۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدَمِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَكْلِ أَحَدٍ طَعَامًا قَطْعًا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلٍ بَدِيءٍ وَإِنْ يَتَّقِ اللَّهَ أَفْضَلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلٍ بَدِيءٍ -

۴۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ مَكْنُفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَكُلُ لَقْمًا بَدِيءًا -

۴۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ سَدِيقَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْتَطِبُ أَحَدٌ حُرْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فِي عَطِيئَةٍ أَوْ يَنْتَعِ -

۴۲۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ كَرَمًا أَحَبَّ -

بَابُ ۴۱ السُّؤَالِ وَالسَّمَاحَةِ فِي الشُّكْرِ وَالْبَيْعِ وَمَنْ كَتَبَ حَقًّا فَلْيُطْلَبْ فِي حَقِّهِ -

۴۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

ہم سے البراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا کہا ہم کو یحییٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ثور سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے مقدام بن معدیکرب سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی آدمی کے لیے اس سے بہتر کوئی کھانا نہیں ہے کہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھائے اور اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے (زرہ بنا کر) کھایا کرتے تھے

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہاشم بن منبہ سے کہا ہم کو ابو ہریرہ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کر کے اپنی روٹی پیدا کرتے

ہم سے یحییٰ بن مکین نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے جو عبد الرحمن بن عوف کے غلام تھے انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں اگر کوئی لکڑیوں کا گٹھا (جنگل سے کاٹ کر) اپنی پیٹھ پر لا کر لائے اس کو بیچ کر کھائے تو اس سے بہتر ہے کہ سوال کرے وہ دے یا نہ دے

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زبیر بن عوف سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی اپنی رسی سنبھالے اور لکڑیاں باندھ کر لائے تو بھی سوال کرنے سے بہتر ہے

باب خرید و فروخت میں نرمی اور سیرپیشی کرنا اور اپنا حق پاکیزگی کے ساتھ مانگنا (بیہودہ باتیں نہ کہنا)

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے ابو حسان محمد بن مطر نے

۱۷ حضرت داؤدؑ کو مار کا پیشہ کیا کرتے اور حضرت آدمؑ کھیتی کرتے اور حضرت نوحؑ بڑھئی کا کام کیا کرتے اور حضرت ادریسؑ کپڑے میا کرتے اور حضرت موسیٰؑ مہربانیاں چراتے ۱۲ مرتبہ



کما مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری (محبابی) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے جو بیچنے اور خریدنے اور تقاضا کرے وقت نرمی اور ملاہمت کرتا رہے

باب جو شخص مالدار کو مہلت دے

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے زبیر نے کہا ہم سے منصور نے ان سے ربیع بن حراش نے بیان کیا ان سے حذیفہ بن میمان نے ان سے فرشتوں نے اس کی روح سے ملاقات کی اور پوچھا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے وہ بولا (کچھ تو نہیں مگر) میں نے اپنے غلاموں کو کروں کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ کسی پر سخت تقاضہ نہ کریں (مالدار کو مہلت دیں اور محتاج کو معاف کر دیں یہ سن کر فرشتوں نے ٹھہری اس کو چھوڑ دیا البتہ ایک نے ربیع سے یوں روایت کی میں مالدار پر آسانی کرتا اور نادار کو مہلت دیتا البتہ مالک کے ساتھ شعبہ نے اس کو عبد الملک سے روایت کیا انہوں نے ربیع سے اور کہا ابو عوانہ نے عبد الملک سے انہوں نے ربیع سے اس میں یوں ہے پس مالدار کو مہلت دیا کرتا اور نادار کو معاف کر دیتا اور نعیم بن ابی ہند نے ربیع سے یوں روایت کی میں مالدار کا وعدہ قبول کر لیتا اور نادار کو معاف کر دیتا

باب جو شخص نادار محتاج کو مہلت دے اس کا ثواب

ہم سے مہشام بن عمار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے

محمد بن مطهر قال حدثني محمد بن النكدي عن  
جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
قال اللهم صل على أباي وأما شكري وإذا أمتني.

باب ۱۲۱۔ مَنَ الظَّرْمُ مُوسِرًا۔

٤٣٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ  
حَدَّثَنَا مَعْمُورُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَنَّ  
حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَلَقْتُ الْمَلَكَةَ رُؤُوسَ رُجُلٍ وَمِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوا  
أَعْلَمْتُ مِنَ الْغَيْبِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ الْمُرُفِقِي أَنْ  
يُنْظَرُوا وَيَنْجَأُوا وَلَوْ أَعِنَ الْمُؤَسِّرُ قَالَ قَالَ فَجَوَدُوا  
عَنْهُ حَقًّا قَالَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ كُنْتُ أَلْبَسْتُ عَلَى الْمُؤَسِّرِ  
وَأَنْظَرُ مَا جَاءَهُ الْمُؤَسِّرُ وَتَابِعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ وَكَانَ أَبُو حَوَاتَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَنْظَرِ  
الْمُؤَسِّرُ وَاجْتَاوَزَ عَنِ الْمُؤَسِّرِ وَقَالَ نَعِيمُ بْنُ أَبِي هَنْدٍ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ قَبِيلٍ مِنَ الْمُؤَسِّرِ وَاجْتَاوَزَ  
عَنِ الْمُؤَسِّرِ

بَابُ ٢١٩ مِنْ أَنْظَرِ مُعْسِرًا -

۵۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَامُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا

۱۔ لیٹے گورق من دار الماد رہو مگر اس پر سختی نہ کرے اگر وہ مہلت چاہے تو مہلت دے مالداری کی تعریف میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا جس کے پاس اپنا اور اپنے اہل و عیال کا خرچہ ہو تو ہی اور ابن مبارک اور امام احمد اور اسحاق نے کہا مالدار وہ ہے جس کے پاس بچاں درہم ہوں یا اتنے کا سونا اور امام شافعی نے کہا اس کی کوئی حد مقرر نہیں کر سکتے کبھی جس کے پاس ایک درہم ہو مالدار کہلاتا ہے یہ وہ اس کے خرچہ سے فاضل ہوا اور کبھی ہزار درہم رکھ کر آخری غفلت ہوتا ہے مثلاً اس کا خرچہ بہت ہو اور عیال زیادہ ہوں قرض دار ہو مالدار کہلاتا ہے معلوم ہوا کہ قرض دار کو مالدار ہو مگر اس کو مہلت دینا اور اس سے نرمی کرنا تو اہل حق ہے خلاصہ یہ ہے کہ خلق خدا سے نیکی کرنا اور ان پر شفقت اور مہربانی کی نظر رکھنا اور ہر ایک شخص سے غندہ پیشانی خوش خلقی کے ساتھ پیش تمام نیکیوں کی بڑے یا اللہ تو اپنے فضل و کرم سے ہمارے اخلاق درست کر دے اور غنتے اور بد خلقی سے بچانے رکھ مترجم نے اس کا ترجمہ کیا ہے کہ بچاؤ ہم ہمیشہ گناہ سے پیدا ہوتا ہے جو شخص گناہ سے بچا رہے اور ہر قول اور فعل میں شریعت کا پابند رہے اس کی زندگی دنیا میں ہی بڑی خوشی کے ساتھ گذری ہے حقے کا پوچھنا نہیں ہوتا

يَحْيَىٰ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ذَرَعَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ قَدِيمٌ  
النَّاسِ قَدْ أَتَى مُقْبِسًا قَالَ لِقَيْكَ بِهِ تَجَارَةً  
عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَّخِذَ عَنَّا قِتْلًا وَذَلِكَ اللَّهُ عَزَّ

**باب ۴۳** إِذَا بَيَعَ الْبَيْعَانِ وَكُنَّ بَيْنَهُمَا دَفْعَتَا  
وَيَكْتُمُ عَنْ الْعَدَاوَةِ قَالَ خَالِدٌ قَالَ كَتَبَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْبَيْعَ لِيُحْمَلَ لِي وَكَتَبَ لِي اللَّهُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَاوَةِ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْيَمَّةِ الْمُشَرِّفِ  
الْمُسْلِمِ لَدَاكَ وَلَا خَبِثَةَ وَلَا غَائِلَةَ وَقَالَ تَكَادَةُ الْغَائِلَةُ  
الزَّيْنَاءُ وَالشَّرِيفَةُ وَالْإِبَاقُ وَنِيلٌ لَا تَرَاهُمْ إِنْ بَعْضُ  
النَّحَّاسِينَ يُسَمِّيهِ إِرْعَى خُرَّاسَانَ وَجَعِبَتَانِ فَيَقُولُ  
جَاءَ أَمْسٍ مِنْ خُرَّاسَانَ جَاءَ الْيَوْمُ مِنْ مِصْرَتَانِ  
فَكِرَهُهُ كَوَاهِيَةً شَدِيدَةً وَقَالَ مُقْبِسٌ بَيْنَ كَامِرٍ لَا  
يَحِلُّ لِأَمْرِئٍ يَدْبِعُ مَسْلَعَةً يَتْلَمَّحُ بِهَا دَاءً إِلَّا أَحْبَبَهُ

۵۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَلَاحِ بْنِ الْحَبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْحَارِثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَّازٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْإِنِّكَارِ مَا

کما ہم سے محمد بن ولید زبیدی نے انہوں نے زہری سے انہوں نے  
عبد اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوداگر غصا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا پھر جب دیکھتا  
کوئی محتاج ہے تو اپنے آدمیوں سے کہتا اس کو معاف کر دو شاید اللہ تم کو بھی  
معاف کرے آخر (جب وہ مر گیا تو) اللہ نے اس کو بخش دیا۔

**باب جب بیچنے والا اور خریدار دونوں صاف صاف بیل کر دیں**  
اور ایک دوسرے کی بہتری چاہیں اور عداوت بن خالد سے منقول ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے منجھ کو بیع نامہ لکھ دیا یہ وہ کاغذ ہے جس میں محمد اللہ کے  
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عداوت بن خالد سے خرید کرنے کا بیان ہے یہ بیع  
مسلمان کی سے مسلمان کے ہاتھ نہ اس میں عیب ہے نہ فریب نہ فتنہ اور  
قتادہ نے کہا فتنہ فخر زنا چوری بھالتا ہے اور ابراہیمؓ نے پوچھا کیا بعض  
نحاس والے (اپنے جانوروں کی قیمت بڑھانے کے لیے غولیں کا نام خراسان  
اور سجستان رکھتے ہیں کہتے ہیں یہ جانور کل ہی خراسان سے آیا آج ہی سیستان سے آیا  
ابراہیمؓ نے اس کو بہت ہی مکروہ سمجھا اور یحییٰ بن عامر نے کہا جس کو اپنے اسباب  
کا کوئی عیب معلوم ہو تو وہ خریدار سے بیان کر دے اس کو چھپا نارسہ نہیں  
ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے

قتادہ سے انہوں نے صالح ابو الخلیل سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے  
انہوں نے حکیم بن حزام سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے  
والا اور مول لینے والا دونوں کو جب تک جہاد نہ ہوں پھر دینے کا اختیار ہے

۱۔ قاضی عیاض نے کہا صحیح یوں ہے کہ عداوت خریدنے کا بیان ہے حضرت محمدؐ سے جیسے ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اس کو مول کیا قسطلانی نے  
کہا ممکن ہے کہ بخاری کی روایت ٹھیک ہو اور اشتزی باع کے معنی ہو یا معاملہ کنی یا ہوا ہوا منہ ۲۔ عیب یہ کہ غلام کا ناہو یا اند یا سنگڑا لولا فریب یہ کہ وہ  
غلام ہی نہ ہو یا دھوسا کو کوئی بھگا کر لے آئے فتنہ فخر زنا چوری ہو بھگا جاتا ہے ۳۔ منہ ۴۔ اس کو اس میں منہ ۵۔ کیوں کہ بھوٹ  
اور فریب اور دھوکا دینا ہے اس کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے منہ ۶۔ اس کو امام احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نے منہ ۷۔ یعنی  
اس ٹکڑے سے جہاں معاملہ ہوا چلے نہ جائیں تو مراد تفریق بالابدان ہے خود عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ تفسیر منقول ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے تفریق سے ایجاب اقول  
کا تفرق مراد رکھا ہے جو ظاہر کے خلاف ہے ۱۲ منہ

كَرَّ يَتَمَتَّعُكَ أَوْ كَمَا كَانَ حَتَّى يَتَمَتَّعَكَ فَإِنْ صَدَقَا وَتَيَسَّرَ  
بُيُوتُهُمَا لَمْ يَكُنْ فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كُنَا وَكَذَلِكَ بَايَحُفَّتُ  
بِرَكَّةٍ بَيْعِهِمَا۔

بَابُ ۲۲۱ بَيْعُ الْخُلُطِ مِنَ الثَّمَرِ۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ  
يَحْيَى عَنْ ابْنِ سُلَيْمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ  
كُنَّا نَسْرِزُقِي ثَمَرِ الْجُبْنِ وَمَا نَحْلُطُ مِنَ  
الْثَمَرِ وَكُنَّا نَبْنِيهِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ  
وَلَا دَرَهَمَيْنِ بِدَرَهَمٍ۔

بَابُ ۲۲۲ مَا قِيلَ فِي الْقَامِ وَالْجَزَارِ۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ أَبِي  
مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَمْلِكُ أَكْبَا  
شُعْبٍ فَقَالَ لِعَلَّامٍ لَهُ قَصَابٌ اجْعَلْ لِي  
طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةَ فَنَارِي أُرِيدُ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةَ فَنَارِي فَذَكَرْتُ  
حَرَمْتُ فِي وَجْهِ الْجَوْعِ فَذَعَاهُمْ جَاءَ مَعَهُمْ جَاءَ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ هَذَا قَدْ تَبَعَنَا  
فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَادْزَنُوا وَإِنْ شِئْتُمْ  
أَنْ يَرْجِعَ رَجَعْنَا فَقَالَ لَا بَلْ قَدْ

پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور جو عیب وغیرہ ہوا وہ صادق مانتے ہیں اور  
گے تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو ان  
کی بیع میں برکت نہ رہے گی

باب اچھی اور بُری کھجور ملی بیچنا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ  
بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعد سے انہوں  
نے کہا ہم کو سب قسم کی مٹی مٹھور ملا کرتی اور ہم اس کے دو صاع دے کر  
ایک صاع اچھی کھجور لیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صاع ایک  
کا ایک صاع کھجور کے بدل بیچنا درست نہیں نہ ایک درہم کا دو  
درہم کے بدل۔

باب گوشت بیچنے والے اور قصاب کا بیان

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے میسر  
باپ نے کہا ہم سے امش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے ابوسعد  
انہوں نے کہا ایک انصاری مرد آیا جس کی کینٹ ابو شعیب تھی اس نے اپنے  
ایک مٹام سے کہا جو قصائی تھا مجھے اتنا کھانا تیار کر دے جو پانچ آدمیوں کے  
کافی ہو کیونکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت  
کرنا چاہتا ہوں میں نے آپ کے چہرے کو دیکھا معلوم ہوتا ہے آپ  
بھوکے ہیں پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا ایک اور شخص زیادہ  
پہلا آیا آپ نے (صاحب خانہ سے) فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ  
(ہن بلائے) پہلا آیا ہے اب تیرا اختیار ہے اس کو اجازت دے (یا نہ دے)  
اگر تو کہے تو وہ لوٹ جائے صاحب خانہ نے کہا انہیں میں نے اس کو

۱۔ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۲۔ یعنی فیلی بن کر چلا آیا اس شخص کا بھی نام معلوم نہیں ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب خانہ سے اجازت لی  
مالا کہ آپ کو اپنی امت کے مال میں بے اجازت کے بھی تصرف درست تھا اس لیے کہ اس کا دل خوش ہوا اور ابو طلحہ کی دعوت میں آپ نے یہ اجازت نہ  
لی کیونکہ ابو طلحہ نے دعوت میں کی تعداد معین نہیں کی تھی اور اس شخص سے پانچ کی تعداد معین کر دی تھی اور یہ امر آپ کا ایک مجزہ تھا اس لیے کہ انصاری نے  
اپنے قصاب مٹام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ نہیں فرمایا تھا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو نمبر ہی ۱۰ منہ

اُذِنْتُ لَهُ -

**باب ۲۳۳** مَا يَحْتَضِرُ الْكَفَّارَ وَالْكَافِرُ الْيَهُودِيَّ  
 ۶۵۴. حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
 عَنْ تَحَاثُّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحِجَلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَلِ  
 كَأَمْ دِيْنَتَهُمَا قَا أَقَالَ حَتَّى يَنْفَرَا فَإِنْ صَدَقَا  
 وَبَيَّنَّا بُورِئَا لَهُمَا فَيُبَيَّعُمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا  
 فَجُعِلَتْ بَرَكَةُ بَيَّعِهِمَا -

**باب ۲۳۴** قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا  
 أَمْوَالَكُمْ مِمَّا مَضَىٰ وَتِلْكَ الْأَمْوَالُ لَكُمْ تَعْلَمُونَ -  
 ۶۵۵. حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا بَنُؤُفٍ حَدَّثَنَا بَنُؤُفٍ  
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَعْبُودِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ يَدِينُ عَلَى النَّاسِ رَجُلٌ كَرِهَ  
 جِيَارَ الْمَدِينَةِ يَأْخُذُ الْمَالَ مِنْ حَلَالٍ أَوْ مِنْ حَرَامٍ  
**باب ۲۳۵** الْكَلِيلُ وَالْأَبْلُ وَالشَّاهِدُ وَكَانَتِهِمْ وَ  
 قَوْلُ تَعَالَى الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَهُمْ لِقَوْمٍ أُغْوِيَهُمْ لَا تَكُنْ  
 كَمَا يُقَوْمُ الَّذِينَ يَخْتَبِطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكِ

اجازت دی (وہ بھی کھا سکتا ہے)

**باب بیع میں جھوٹ بولنے اور عیب چھپانے سے برکت مٹ جاتی ہے**  
 ہم سے بدل بن جر نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے  
 قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو الحلیل سے سنا وہ عبد اللہ بن حارث  
 سے نقل کرتے تھے وہ حکیم بن حزم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اس وقت  
 تک اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور جو  
 کچھ عیب ہو بیان کر دیں گے تو ان کو اس بیع میں برکت ہوگی اور اگر  
 چھپائیں گے جھوٹ بولیں تو بیع کی برکت مٹ جائے گی

**باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا مسلمانوں کو کہ نیک سود  
 مست کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم اپنے مطلب کو پہنچو۔**

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی ذر نے  
 کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا اس  
 وقت آدمی کچھ پرواہ نہ کرے گا اس نے حلال سے کما یا یا حرام سے  
**باب سود کھانے والے اور اس پر گواہ ہونے والے اور سود  
 کا معاملہ لکھنے والے کی سزا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو لوگ  
 سود کھانے میں وہ قیامت کے دن بس اسی طرح کھڑے ہوں گے**

**لہ** یعنی بائع اور مشتری دونوں کو سچ بولنا چاہیے اگر بیچنے میں کوئی عیب ہو تو بائع کو اگر قیمت میں کوئی عیب ہو تو مشتری کو صاف صاف بیان کر دینا چاہیے  
 ایسا کریں گے تو اللہ ان کی تجارت میں برکت دے گا ورنہ تباہ ہوں گے ۱۲ منہ ۱۵ پہلے ہی آیت انہی جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ جب وعدہ آن پہنچا تو  
 قرض دار سے کہتے تو ان کو کرتا ہے یا سود دینا قبول کرتا ہے اگر وہ نہ دیتا تو سود لگا دیتے اور اصل میں شریک کر لیتے اس طرح سود اصل میں شریک ہو کر  
 قرضہ اصل سے دو ٹانگنا ہو جاتا اور اللہ نے اس کو ذکر فرمایا اور منع کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اصل سے کم یا ہلکا سود کھانا درست ہے ہماری شریعت میں  
 سود ہلکا ہوا بھاری مطلقاً حرام اور ناجائز ہے ۱۲ منہ ۱۵ بلکہ ہر طرح پسیدہ جوڑنے کی نیت ہوگی کہیں سے بھی مل جائے اور کسی طرح سے خواہ شرمنا  
 جائز ہو یا ناجائز ہمارے زمانہ میں یہ بلا عام ہو گئی ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہم اس کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اس حدیث میں  
 ہے کہ اس زمانہ میں جو سود نہ کھائے گا اس پر بھی سود کا شمار پڑ جائے گا یعنی سود کے معاملہ میں شریک ہو گا یا وکیل یا سود کے فیصلے کرے گا یا ان لوگوں  
 بنے گا صحیح حدیث میں ان سب پر لعنت آئی ہے ۱۲ منہ

يَا بَنِيهِمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ بَيْعِكُمُ الْيَوْمَ  
أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَكُمْ  
مَوْعِدَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ فَأْتِهِمْ فَكُلُوا مِمَّا سَلَكْتُمْ  
وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ  
أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ -

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ أَبِي الصَّخْخِ عَنْ  
مُسْرُوقٍ عَنْ عَالِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْبَيْعِ وَالرِّبَا  
الَّذِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِمْ سَلَةٌ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ  
ثُمَّ حَرَّمَ الْبَيْعَ فِي الْخُمُرِ -

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ  
بْنِ حَارِثٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ  
قَالَ تَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةُ الْبَيْعِ  
رَجُلَيْنِ أَتَيْنِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ  
فَأَتَلْنَا حَتَّى إِذَا أَكَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ  
قَامَ وَعَلَى وَسِدِّ النَّهْرِ رَجُلٌ يَكْنَى بِأَبِي حَجَّارَةَ  
فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ  
أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي رِجْلِهِ فَكَرِهَ ذَلِكَ  
كَانَ لَجَعَلْ كَمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي رِجْلِهِ حَجَرٌ فَكَرِهَ  
كَأَنَّ قُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي  
الْأَنْهَارِ أَكَلُ الرِّبَا -

جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے ہاتھ لگا کر باؤ لا بنا دیا ہو  
یہ ان کے اس کہنے کی سزا ہے کہ بیع بھی سود کی طرح ہے (دو دنوں  
میں بڑا فرق ہے) بیع کو اللہ نے درست کیا اور سود کو حرام کیا پھر جس کو اس  
کے ملک کی طرف سے نصیحت کی بات آئی وہ (آئندہ کے لیے سود سے) باز آ گیا  
تو جو لے چکا وہ اسی کا ہو گیا اور جو لوگ دوبارہ پھر سود لیں تو وہ دوزخی ہیں  
ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ انہوں نے ہم سے بخاری نے کہا ہم سے  
شعبہ نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابو الفحی سے انہوں نے مسروق  
سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جب سورہ بقرہ کی اخیر آیتیں  
الذین یا کلون الرابو اخیر تک اتریں تو آپ نے لوگوں کو مسجد میں پڑھ کر بتائیں  
پھر شراب کی سوداگری کو بھی حرام کیا

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ انہوں نے ہم سے جریر بن عازم نے  
کہا ہم سے ابو رباح البصری سے انہوں نے سرہ بن جندب سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات کو میں نے خواب دیکھا  
دو شخص (جبرائیل اور میکائیل) میرے پاس آئے اور مجھ کو ایک پاکیزہ زمین  
میں لے گئے تیرہم (تینوں مل کر) چلے ایک فحش کی ندی پر پہنچے دیکھا تو  
اس میں ایک مرد کھڑا ہے اور نہر کے بیچ میں ایک شخص ہے جس کے سامنے  
پتھر رکھے ہیں وہ شخص جو ندی میں کھڑا تھا آنے لگا اس نے ندی سے  
باہر نکلنا چاہا میں اس شخص نے جو کنارے پر تھا اس کے منہ پر پتھر مارا  
وہ جہاں سے چلا تھا وہیں پلٹ گیا اسی طرح ہر بار جب وہ باہر نکلنا چاہتا  
تو اس کے منہ پر ایک پتھر مارتا وہ جہاں تھا وہیں لوٹ جاتا میں نے پوچھا یہ  
ماجر کیا ہے انہوں نے کہا نہر میں جو کھڑا ہے سود خوار ہے

۱۔ کسی پر ایسا ہو یا شیطان تو وہ کھڑا نہیں ہو سکتا اگر شکل سے کھڑا ہی ہوتا ہے تو کپکپا کر گر پڑتا ہے یہی حال منہ کے وقت سود خواروں کا ہو گا ۲۔ منہ ۳۔ مطلب  
ہے کہ جو سود جاہلیت کے زمانہ میں حرام اترنے سے پہلے کھا چکے اب اس کا پھر نامزد نہیں اور نہ اب اس پر مواخذہ ہو گا آئندہ نہ کھاؤ ۴۔ منہ ۵۔ یہ صحیح  
نہیں صحیح دہی ہے جو دوسری روایتوں میں ہے علی شط انہر یعنی نہر کے کنارے ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں پتھر انہوں میں سے علی و طالع و غیرہ کی روایتوں میں ہے

**باب ۳۶۶** مَوْلَى الرَّبِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ فَإِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ مَاذَا لَكُمْ مِنْ عِشْرٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتِغُوا فَلَاحُكُمْ رُبُّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَلَا تَعْلَمُونَ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ وَإِنْ قَضَيْتُمْ قَضَايَاكُمْ لَكُمْ مِنْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُعْلَمُونَ وَارْتَدُّوا بِمَا تَزِجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَلَىٰ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُعْلَمُونَ قَالَتْ نَبِيٌّ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ آيَةُ تَزَكَّىٰ عَلَىٰ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حُجَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي الشَّهْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بَحَاثًا فَاسْتَبْرَحَ حَاجِبَهُ فَكَبَّرَتْ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَرِّ الْكَلْبِ وَفَسَنِ النَّعْمِ وَتَمْنَى عَيْنِ الْوَأَشْمَةِ وَالْمُوشِقَةِ وَاحْجِلِ الرَّبْلَ وَمُوكِلِهِ وَلَعْنِ الْمُصَفِّرِينَ -

**باب ۳۶۷** بَيْعُ اللَّهِ الرَّبْلَ وَيُرَى الْفَكْدَانُ وَاللَّهُ لَا يُجِبُ كُلَّ كَفَّارٍ أَنْ يَبْرَ -

**باب سود کھلانے والے کا گناہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں)** فرمایا مسلمانو اگر تم میں ایمان ہے تو اللہ سے ڈرو اور جو سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اگر تم ایسا نہیں کرتے تو خدا اور رسول سے لڑنے کے لیے ہوشیار ہو جاؤ اور اگر سود سے توبہ کرتے ہو تو اپنی اصل رقم لے لو نہ تم کسی کو متاؤ نہ تم کو کوئی متائے اور اگر قرض دار محتاج ہو تو جب تک اس کو عذر ہو مصلحت دو اور جو اصل بھی اس کو معاف کر دو تو یہ اور بہتر ہے اگر تم سمجھو اور اس دن سے ڈرو جس دن تم لوٹ کر اللہ کے سامنے جاؤ گے پھر ہر آدمی کو اس کے کئے کا پورا بدلہ ملے گا اور اس پر ظلم نہ ہو گا ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت و اتقوا لایا اخیر تک سب میں اخیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آتری ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون بن ابی حنیفہ سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا میرے باپ نے ایک غلام خرید جو حجام تھا (اس کی حجامت کے ہتھیار توڑ ڈالے) میں نے اس کی وجہ پوچھی تو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے مول اور خون کے مول سے منع فرمایا اور گودا گانے گدوانے سے اور سود کھانے اور کھلانے سے اور مورت بنانے والے پر لعنت کی

**باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا اللہ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکر سے بدکار کو پسند نہیں کرتا**

(بقیہ صفحہ سابقہ) تو یہ ماقبل سے متعلق ہو گا یعنی ایک مرد کھڑا ہے نہ کہ بیچ میں ۱۱ منہ ۱۲ یہ حدیث کتاب الجنائز میں تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے اس حدیث میں اس حدیث کی حدیث میں کتاب اہر گواہ کی سزا مذکور ہے جس کا ترجمہ باب میں ذکر ہے تو شاید امام بخاری نے کتاب اور گواہ کو سود خود پر قیاس کیا یا اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے عابر بن مسعود سے نکالا اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور کتاب اور شاہد سب پر لعنت کی اور فرمایا سب گناہ میں برابر ہیں ۱۲ منہ خواہی موعودہ ۱۳ اس کو خود امام بخاری نے کتاب التفسیر میں وصل کیا ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے اتنے کے ستر بار اٹھا دیں بعد وفات پائی ۱۴ منہ ۱۵ یعنی پچھنے لگانے کی اجرت سے اکثر علماء کے نزدیک کتے کی بیع درست نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ نے کتے کا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا ناجائز رکھا ہے اور اگر کوئی کسی کا مار ڈالے تو اس پر تاوان لازم کیلئے اور امام مالک نے اس باب میں دو روایتیں ہیں ہمارے امام احمد بن حنبل نے حدیث کی رو سے مطلقاً اس کی بیع ناجائز رکھی ہے اب رہی پچھنے لگانے کی اجرت تو اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ تنہا یہ ہے کہ جو کچھ دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت نے پچھنے لگوائی اور حجام کو اس کی مزدوری دی اگر حرام ہوتی تو آپ کبھی نہ دیتے ۱۶ منہ ۱۷ میں نے تہذیب میں تہذیب باب بطلان ہے گودا نالہذا حرام ہے کیونکہ اس میں اللہ کی خلقت کو بدلنا ہے مشرکوں میں یہ امر بہت رائج ہے قسطنطینی نے کہا گوزاریہ ہے کہ حدیث میں سنی ڈالیں پھر صراحت میں یلدا سر مہر دیوں تو طبر پر کالا سلاخان پڑھاتا ہے ۱۸ منہ ۱۹ یعنی جاندار کی مورت بنانے والے پر عکس ہونا جہاں جہاں حیرتوں کی موت بنانے میں قباحت نہیں جیسے درخت باقی برصو ہے

۴۵۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَكَكَ ثَنَا لَيْثٌ

عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ  
إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
يَقُولُ الْحَبْلُ مَنْفَقَةٌ لِلشَّلْعَةِ مَنْ حَقَّقَهُ لَزَزَتْ  
بَاب ۲۷ مَا يَكْفُرُهُ مِنَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ

۴۶۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ مَسْلَعَةً وَكَو  
هُوَ فِي السُّبُحِ فَكَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِمَا كَانَهُ يَعْطَى  
يَوْمَ قَعِ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَكَرَّكَتْ إِنْ  
الَّذِينَ يَشْكُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ مَتَانًا قَلِيلًا  
بَاب ۲۸ مَا قِيلَ فِي الصَّوَارِعِ وَقَالَ طَائِفٌ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
يُحْتَلَى خَلَاهَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِدْرِيخُ لَقِيَهُمْ  
وَيُؤْتِيهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِدْرِيخُ

ہم سے یحییٰ بن یکر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے  
یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ سعید بن مسیب نے کہا ابوبکر  
نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جھوٹی  
قسم کھانے سے گواہ ایک جانتا ہے لیکن برکت مٹ جاتی ہے  
باب خرید و فروخت میں قسم کھانا مکروہ ہے

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو عوام  
بن حوشب نے خبر دی انہوں نے ابراہیم بن عبد الرحمن سے انہوں نے  
عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے ایک شخص نے بازار میں اپنا اسباب رکھا اور  
لگا خدا کی قسم کھانے مجھے اس کی قیمت اتنی ملتی تھی پر میں نے نہیں دی وہ  
چاہتا تھا ایک مسلمان کو دھوکا دے اس وقت (سورہ آل عمران کی) یہ آیت  
اتری جو لوگ اللہ کے عہد اور قسموں کے بدل منظور اہل لیتے ہیں

باب ساروں کا بیان اور طاؤس نے عبد اللہ بن عباس سے  
نقل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کی گھاس نہ کاٹی جائے  
اور حضرت عباس نے عرض کیا مگر ازخرا کی اجازت دیجیے وہ ساروں کو ہلایا  
کے کام آتی ہے آپ نے فرمایا اچھا اذخر (کاٹ لو)

(بقیہ صفحہ سابقہ) یا مکان یا پہاڑ یا دیوار کی بیعتوں نے کہا حاکم اور ابی موسیٰ موت جانا جائز ہے مگر جسم تو بالاتفاق حرام ہے اور ابن مسلمانوں پر بڑا افسوس  
ہوتا ہے جو نصاریٰ کی تقلید سے اپنے گھروں میں جسم مورتیں رکھتے ہیں مسلمان کا یہ فرض منجمی ہے کہ جہاں بت دیکھے تو ڈٹا لے ۱۱ منہ ۱۲ اکثر بیویاں کی  
مادت ہوتی ہے خریدار کو کھانے کے لیے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ یہ مال ہمارا اتنے کا غور ہو کہ ہم آپ کو دیے دیتے ہیں تو فرمایا ایسا کرنے سے گوجہ درجنگ  
مال تو کچھ نکل جاتا ہے لیکن اخیر میں نقصان ہوتا ہے ایسے سوداگر کو برکت نہیں ہوتی ہوتا یہ ہے کہ چند روزیں اس کا کھوٹ اور غریب بھل جاتا ہے پھر کوئی  
اس کی دوکان پر چھٹکتا بھی نہیں نہ اس کے نقل قسم کا اعتبار کرتا ہے اور کچھ آدمی کی روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے اور اس کی تجارت بڑھتی جاتی ہے ایک عظیم  
نے کہا قسم کھانا ہی عمدہ نہیں آدمی کو یہ کوشش کرنا چاہیے کہ ہمیشہ سچ بات کہے پھر اس کی بات کا ایسا اعتبار ہو جائے گا کہ اس کو قسم کھانے کی ضرورت ہی  
نہ پڑے گی ۱۱ منہ ۱۲ گوچھی بھی ہو مگر سچی قسم کھانا مکروہ نہیں ہے اور جھوٹی قسم کھانا حرام ہے ۱۱ منہ ۱۲ اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا یہ اس  
مسلمان کا جس کو دھوکا دینا چاہتا تھا ۱۱ منہ ۱۲ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ ہی سے بات بھی نہیں کرنے کا نہ ان کو قیامت کے دن دیکھے  
گا نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کو تکلیف کا عذاب ہو گا ۱۱ منہ ۱۲ یہ حدیث کتاب الحج میں اور اس سے پہلے بھی اول پارہ میں مذکور ہے اس  
سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ سناری کا پیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھا اور آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا تو یہ پیشہ جائز ہو گا اور بعضوں  
نے یہ پیشہ مکروہ رکھا ہے کیونکہ ایک حدیث میں وارد ہے کہ سب سے زیادہ جھوٹے سنا اور مکریز سہوتے ہیں اس کو امام احمد نے محلاً حافظ نے کہا  
اس کی سند میں اضطراب ہے چکریا امام بخاری نے یہ باب لاکر اس حدیث کے منقطع کی طرف اشارہ کیا ۱۱ منہ

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَرْفٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيبِي مِنَ الْعِلْمِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِّنَ الْخُمْسِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَيْتُ بِغَاظِمَةٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاعًا مِّنْ بَنِي قَيْنِقَاءَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَأَتَى بِإِذْنِهِ أَرَادْتُ أَنْ أَبْعَثَهُ مِنَ الصَّوَّاعِ وَأَسْعَيْتُ بِهِ فِي وَكَيْلَةٍ عَرَبِيَّةٍ۔

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا وَحْدِي بَعْدِي وَأَنَا حَلَلْتُ فِي سَاعَةٍ مِّنْ نَّهَايَ لَا يُحْتَلَى خَدَّهَا وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُفْتَرُ صَيْدُهَا وَلَا يُلْقَطُ لَفْطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرَّبٍ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا الْأَذْخَرَ لِمَا عَنَّا وَلَيْسَ قُفُؤُنَا فَقَالَ إِلَّا الْأَذْخَرَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ هَلْ تَدْرِي مَا يَنْفَرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ تُخَيِّبَهُ مِنَ الْغِلَافِ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّهْمَنِ عَنْ خَالِدٍ لِمَا عَنَّا وَوَبَّرْنَا۔

بَابُ ذِكْرِ الْكُتُبِ وَالْحَدِيثِ۔

ہم سے عبد اللہ بن شہاب نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو امام زین العابدین علی بن حسین نے ان سے امام حسین نے بیان کیا کہ حضرت علیؑ کہتے تھے میرے پاس ایک اونٹ تھا جو لوٹ کے مال میں میرے حصے میں آیا تھا اور ایک اونٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خمس میں سے دیا تھا جب حضرت فاطمہؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے میں نے وصال کرنا چاہا تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے بیٹھیرا وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر (جنگل میں) سے اذخر لے کر آئیں میرا مطلب یہ تھا کہ میں اس کو سناروں کے ہاتھ بیچ کر ولیمہ کی دعوت کروں۔

ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن عبد اللہ نے انہوں نے خالد حذا سے انہوں نے مکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مکہ کو حرمت والا کیا اور مجھے سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہو گا اور میرے لیے بھی ایک گھڑی بھر دن حلال ہوا نہ وہاں کی گھانسی کاٹی جائے نہ وہاں کا درخت تراشا جائے نہ وہاں کا شکار بھگا یا جائے نہ وہاں کی بڑی چیز اٹھائی جائے مگر ہاں پہنچو ائے (وہ اٹھا سکتا ہے) اس وقت حضرت عباسؓ نے عرض کیا مگر اذخر کی ہمارے سناروں اور مکالوں کے پھتوں کے لیے اجازت دیجیے آپ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے مگر میرے خالد سے کہا شکار کا بھگانا کیا ہے اس کو سایہ میں سے ہٹانا اس کی جگہ لینے کے لیے عبد الوہاب نے خالد سے یوں نقل کیا ہے ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے۔

بَابُ لَوْ هَارُونَ كَابِيَان

۱۔ یہی قینقاع یہودیوں کی ایک قوم ہے معلوم ہوا کہ ولیمہ دلہا کو کرنا چاہیے نہ کہ دلہن والوں کو ۱۳۷۵ھ یعنی بجائے پھتوں کے عبد الوہاب کی روایت میں قروں کا ذکر ہے عرب لوگ اذخر کو قروں میں بھی ڈالنے اور پھت میں بھی اس سے پائنتے وہ ایک خوشبودار گھاس جوتی ہے عبد الوہاب کی روایت کو خود امام بخاری نے صحیح میں نکالا وہ





عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ بِمِرْدَةٍ قَالَتْ اَتَدْرُونَ مَا الْمِرْدَةُ فَقِيلَ لَهَا لَعَنَهُمُ الشَّيْطَانُ مَسْجُورَةٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّي كُنْتُ هَذِهِ بَيْنَ يَدَيْكَ فَكَسَوْنِيهَا فَاتَّخَذَ هَاشِمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْتَسِجًا لَهَا فَخَرَجَ إِلَيْهَا وَنَهَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلَسَيِّئَةُ هَذَا فَقَالَ لَعَنَهُمُ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَالِسِ ثُمَّ رَحِمَهُ فطَوَّاهَا ثُمَّ ارْسَلَهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلَهَا إِيَّاهُ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ لَاحِدَ دَسَائِلَ لَقَدْ ارْتَجَلَ وَاللَّهِ مَا سَأَلْنَاهُ إِلَّا لَنَكُونُ كَفَرًا يَوْمَ مَوْتٍ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَقَتْنَةٍ

### بَابُ الْبَعَارِ

۴۶۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ رَجَاءٍ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَا لَوْ نَهَى عَنِ الْمُبَرِّ فَقَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةٍ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَاهَا سَهْلٌ مِنْ مَرِيٍّ عِلْمَكَ الْبَعَارُ يَعْمَلُ فِي أَعْوَادٍ اجْلِسْ عَلَيْهَا إِذَا كَلِمَتُ النَّاسِ فَأَمَرُوهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرَفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَتْ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَأَمَرَهَا فَوَضَعَتْ فَبَلَغَتْ عَلَيْهِ -

انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے کہا میں نے سہل بن سعد سے سنا انہوں نے کہا ایک عورت بردہ لے کر آئی تم جانتے ہو بردہ کیا ہے انہوں نے کہا ہاں بردہ عاشریہ دار چادر کو کہتے ہیں خیر اس عورت نے کہا یا رسول اللہ میں نے خاص آپ کو پہنانے کے لیے اپنے ہاتھ سے بنی ہے آپ کو اس وقت چادر کی ضرورت تھی آپ نے لے لی پھر باہر برآمد ہوئے تو وہی آپ کی تہ بند تھی ایک شخص صحابہ میں سے کہنے لگا یا رسول اللہ یہ چادر مجھ کو عنایت کیجیے آپ نے فرمایا اچھا تھوڑی دیر آپ مجلس میں بیٹھے رہے پھر اندر جا کر تہ کر کے اس شخص کو بھیج دی لوگوں نے اس سے کہا تم نے یہ اچھا نہیں کیا جو آپ سے یہ چادر مانگی تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے وہ شخص بولا خدا کی قسم میں نے یہ چادر اس لیے مانگی کہ مرتے وقت اس کا کفن کروں سہل نے کہا وہی چادر اس کا کفن ہوئی

### باب برہی کا بیان

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے کہا کئی آدمی سہل بن سعد سلمیٰ پاس آئے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کا حال پوچھتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانی عورت کے پاس سہل نے اس کا نام لیا یہ کہلا بھیجا اپنے غلام سے جو برہی ہے یہ کہ مجھے کچھ لکڑیاں ایسی بنا دے جس پر میں لوگوں کو دو خطرات سے بچاؤں گے کروں اس نے اپنے غلام کو حکم دیا غلابہ کہ جھاؤ گئے (ایک منبر) طیار کرے پھر وہ طیار کر کے لایا اور اس عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیج دیا آپ نے اس کو (مسجد میں) رکھوایا پھر اس پر بیٹھے

۱۔ اس عورت کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۱۱۔ وہ عبد الرحمن بن یونس تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ ۱۳۔ یہ حدیث اوپر کتاب الجنائز میں بھی گزر چکی ہے یہاں امام بخاری نے اس سے یہ نکال کر ہلکا ہے کہ لاہور کے ناظرین سے ۱۲ منہ ۱۴۔ غلابہ ایک مقام ہے مدینہ کے بلند جانب میں شام کی طرف وہاں جھاؤ کے بڑے بڑے درخت تھے ۱۵ منہ ۱۶۔ یہ حدیث اوپر کتاب الجہد میں گزر چکی ہے ۱۷ منہ

۴۶۷- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَابِرٍ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَمْرًا مِمَّنْ الْأَنْصَارِ قَالَتْ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَا  
أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا نَفَعَكَ عَلَيْهِ فَإِنِّي عَلَاكَ فَجَاءَ  
قَالَ إِن شِئْتِ قَالَ فَعَلْتُ لَهُ الْبَيْتَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ  
الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْكَنْبَرِ  
الَّذِي صُرِفَ مِنْهُ خَصَمُ الْفَخْلَةِ الْوَقْفِ كَانَ يَحْكُمُ عِنْدَهَا  
حَقٌّ كَادَتْ أَنِ تُلْشَقَ فَكَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى أَحَدًا مَا فَضَّلَهَا الْكَنْبَرُ فَعَلَتْ تَكْرُرُ إِلَيْهِ الصَّبِي  
الَّذِي يَسْكُنُ حَقٌّ اسْتَفْزَزَتْ قَالَ بَكَتْ عَلَى الْبَيْتِ  
بَاب ۲۳ اشْتَرَاءُ الْأَمَامِ الْخَوَامِ بِعَبْدِهِ قَالَ بَنُ مَرْ

اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِّنْ عُمَرَ وَقَالَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَأَقْبَضَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَ  
اشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ كَبِيرًا -

۴۶۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيَّسٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
مُطْلُوبَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ  
أَبِي سُوْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِشَيْءٍ

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن ایمن  
نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے  
انہوں نے کہا انصار کی ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے لیے ایک ایسی چیز بنا دوں جس پر آپ  
(وعظ کے وقت) بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھ چکا ہے آپ نے فرمایا  
اچھا تیری خوشی خیر اس نے منبر طیار کیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم اسی منبر پر چڑھیا ہوا تھا بیٹھے اتنے میں وہ کھجور کی کڑی جس  
پر ٹیکا دے کر آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے آواز کرنے لگی قریب تھی پھٹ  
جائے آپ منبر پر سے اترے اور اس کو اپنے سینے سے لگایا اب وہ چھوٹے  
بچے کی طرح رونے لگی جس کو لوگ چپ کرتے ہیں پھر چپ ہو گئی آنحضرت نے  
فرمایا یہ کڑی خطبہ سنا کرتی تھی اس لیے روئی

باب بادشاہ یا امام اپنی ضرورت کی چیزیں خرید سکتے ہیں

اور ابن عمرؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے ایک  
اونٹ خریدی اور عبد الرحمن بن ابی بکرؓ نے کہا ایک مشرک بکریاں لے کر آیا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری خریدی اور جابرؓ سے  
ایک اونٹ خریدی

ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو معاویہ نے  
کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے  
اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے ایک یہودی سے اودھار غلہ خریدی اور اپنی زبیرہ اس کے

اس کا نام معلوم نہیں ہوا البتہ غلام کا نام یا قوم یا قبیلہ یا میمون یا مینا یا ابراہیم یا کلاب غنا بعضوں نے کہا یہ منبر تہیم دہری نے بنایا تھا ۱۱ منہ کہ آپ  
نے اس کو چھوڑ دیا اور منبر پر خطبہ پڑھنے لگے سبحان اللہ ہر چیز میں روح اور ادراک ہے اور اللہ کی محبت سب کو ہے از خدا شئی ہر چیز از تو گھٹے تو از خدا  
گشتی ہر چیز از تو گشت یہ حدیث اور کتاب الجعد میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ کہ عینہ یہ امر مردت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ بادشاہ بھی ایک آدمی ہے اس کو بھی  
اسی طرح ضرورتیں ہوتی ہیں جیسی اور آدمیوں کو ہوتی ہیں اپنا سود آپ بانار سے خریدنا اور خود ہی اس کو اٹھا کر لے آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے  
اور جو کوئی اس کو برا یا عزت کے خلاف سمجھے وہ مردود شفعی ہے فسر الدین والافروہ ۱۳ منہ کہ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الہب میں دل کیا ۱۴ منہ کہ اس  
کو امام بخاری نے کتاب البیوع میں دل کیا ۱۵ منہ کہ یہ حدیث ۲۱ منہ کہ موصوفاً مذکور ہوگی ۱۶ منہ

وَرَهْنَهُ دَرَعَةً -

**باب ۳۳** بَشَاءُ الدَّاءِ وَالْعَيْتَرِ إِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا وَهُوَ عَلَيْهِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ لِعَيْنُهُ بَعِيٌّ جَمَلًا صَعْبًا -

۴۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ جَمَلِي وَأَعْيَا فَأَتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ الْبَطَاءُ عَلَى جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَقَلُّتُ فَانْزَلَ بَعِيَّ حَتَّى رُبِعَ حَنْدَهُ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَمَرَكْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكْفَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَكْرَأُ أَمْ نَبِيًّا قُلْتُ بَلْ نَبِيًّا قَالَ أَفَلَا جَارِيَةً تَمْلِكُهَا وَتَلَا عَلَيْكَ قُلْتُ إِنْ لِيَ أَخَوَاتٌ فَكُحِبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْسُطُهُنَّ وَكُفُوهُنَّ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَا لَكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمَتْ فَالْكَيْسُ الْكَيْسُ ثُمَّ قَالَ آتَيْتُهُ جَمَلًا قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأَوْصِيَةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغٌ وَقَدِمَتْ بِالْغُلَاظَةِ حَتَّى شَاءَ إِلَى السُّجُودِ فَصَدَّقْتُهُ عَلَى بَابِ السُّجُودِ قَالَ أَلَا نَ قَدِمْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ قَدِمْتَ جَمَلًا فَدَخَلْتُ فَفَصَّلْتُ رُكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَفَصَّلْتُ نَامِرَ

پارس گرو رکھ دی -

**باب ۳۳** چوپایہ جانوروں اور گدھوں کی خریداری اگر کوئی سواری کا جانور یا گدھ خریدے اور بیچنے والا اس پر سوار ہو تو اس کے اترنے سے پہلے خریدار کا قبضہ پورا ہو گا یا نہیں اور ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ جو بڑا خمندہ ہے میرے ہاتھ بیچ ڈال

ہم نے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب نے کہا ہم سے عبد اللہ نے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا میں نے ایک لڑائی میں (غزوہ ذات الرقاع یا تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میرا اونٹ دیر میں چلنے لگا تنگ گیا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا جابرؓ میں نے عرض کیا حاضر آپ نے حال پوچھا میں نے کہا یہ اونٹ چلتا ہی نہیں تھک گیا ہے اس لیے میں پیچھے رہ گیا آپ سواری سے اتر کر اس اونٹ کو ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے کھینچنے لگے پھر فرمایا سوار ہو جا میں سوار ہو گیا وہ ایسا تیز ہو گیا کہ میں اس کو روکنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ نکلے آپ نے پوچھا جابرؓ تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے عرض کیا بیوہ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا تو اس سے کھیلنا وہ تجھ سے کھیلتی میں نے عرض کیا میری (بہت سی) بہنیں ہیں تو میں نے یہ چاہا ایسی عورت کروں جو ان کو اچھی طرح بٹھائے کنگھی چوٹی کرے ان کا خیال رکھے آپ نے فرمایا اب تو اپنی بی بی کے پاس پہنچے گا خوب خوب مزے اڑا (صحبت کر) پھر فرمایا یہ اونٹ بچتا ہے میں نے کہا جیتا ہوں پھر ایک اوقریہ چاندی کے بدل آپ نے اس کو خرید لیا بعد اس کے آٹھ سے پہلے مدینہ میں پہنچ گئے میں دوسرے دن صبح کو پہنچا ہم مسجد میں آئے تو آپ مسجد کے دروازے پر ملے پوچھا اب تو آیا میں نے عرض کیا جی ہاں

**۱۷** اس کو امام بخاری نے کتاب البیوع میں مل کیا ہے منہ مسلم کی روایت میں ہے کہ عبد اللہ میرے باپ شہید ہوئے اور زہنیں میری چھوڑ گئے میں نے یہ بہنیں کیا کہ ایک جو روانی کی طرح کروں (یعنی وہ بھی ان کے ساتھ کھیل کر کرتی رہے بلکہ میں نے یہ مناسب سمجھا کہ ایک سنجیدہ عورت علی شہیدہ عورت کروں جو ان کو سنبھالے ۱۷ منہ

يَلَا اَنْ يَزُونَ لَهُ اَوْ فَيَكْفُرُوا بِمَا لَمْ يُكْفُرُوا بِهِ  
فَاَنْزَلَ فِي الْيَمِيزَانِ فَاَنْطَلَقَتْ حَتَّى وَاكَيْتُ نَقْلًا  
اَدْمُ فِي جَابِجٍ اَوَّلْتُ اَلَا اَنْ يَزُونَ عَلَى الْجَمَلِ وَ  
لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَبْغَضَ اِلَى مِنْهُ  
قَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَذَلِكَ ثَمَنُهُ

**باب ۳۷۲** اَلْاَسْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ  
تَكْبَايَةَ بِهَا النَّاسُ فِي الْاِسْلَامِ -

۷۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ  
عَمَّاظُ وَجَبَتْهُ وَفَوَالِجَا رَأْسُو أَقَافِي الْجَاوِلِيَّةِ تَلَا  
كَانَ الْوَسْلَامُ تَأْتِيهِمْ مِنَ الْبَحْرِ فَمَا تَزُولُ  
اللَّهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ  
فَرَأَيْنَا بَيْنَهُمْ كَذَا -

**باب ۳۷۳** شَرَاءُ الْوَلَدِ الْهَيْمِ أَوِ الْحَبْرِ  
الْهَيْمِ النَّسَاءِ لِمَنْ تَقْصِدُ فِي ذِكْرِ شَيْءٍ -  
۷۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سُفْيَانُ قَالَ قَالَ  
عَمْرُو كَانَ هَلْكَاءُ رَجُلٍ نَمُوهُ فَوَاسِئٌ كَانَتْ جُنْدًا

آپ نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ دے مسجد میں جا دو کہ میں پڑھ میں مسجد میں گیا  
مناظرہ میں پھر آپ نے بلالؓ کو حکم دیا مجھے ایک اوقیہ چاندی تو دے بلالؓ بھگتی  
سہول تول کردی میں بیٹھہ موڑ کر چلا اس وقت آپ نے فرمایا جابرؓ کو بلاؤ میں  
اپنے دل میں یہ سمجھا شاید آنحضرتؐ اونٹ پھیر دیں گے اور اس کا پھر نہ مجھے  
اس وقت سیت نگوار تھا آپ نے فرمایا اپنا اونٹ لے جا اور اس کی  
قیمت بھی تیری ہے

**باب جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت درست**  
ہونا جہاں اسلام کے زمانہ میں بھی لوگ خرید و فروخت کرتے رہے  
ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے  
کہا عکاظ اور جنبہ اور ذوالجاریہ سب جاہلیت کے بازار تھے جب اسلام  
کا زمانہ آیا تو لوگوں نے وہاں سوداگری کرنا برا سمجھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے  
(سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتاری تم پر کچھ گناہ نہیں حج کے موسموں میں ابن عباسؓ  
نے ایسا ہی پڑھا ہے

**باب ہیم (بیمار) یا غارشی اونٹ خریدنا**  
ہیم ہائم کی جمع ہے ہائم اعتدال سے (میان درمی) سے گزرنے والا۔  
ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو  
بن دینار نے کہا یہاں ایک شخص تھا تو اس نامی اس کے پاس بیمار

**۱۔** باب کی دونوں حدیثوں میں کہیں کہ ہے کا ذکر نہیں ہے جس کا بیان ترجمہ باب میں ہے اور شاید امام بخاری نے لکھ ہے کہ اونٹ پر فاس کیا دونوں جو پائے  
اور سواری کے جانور ہیں دوسری روایت میں ہے کہ میں نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ مدینہ پہنچنے تک میں اس پر سوار رہوں گا امام  
احمد بن حنبل اور اہل حدیث نے بیع میں یہ شرط اسی حدیث سے درست رکھی ہے اور شافعیہ اور حنفیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا اس حدیث کو امام بخاری  
نے اس کتاب میں بیس جگہوں کے قریب بیان کیا ہے ۱۲ منہ ۱۱ ان کی قرات میں یہ الفاظ زیادہ ہیں فی مواسم الحج جیسے اور گذر چکا اور جابرؓ اور سعید بن  
جبیرؓ اور عمرؓ اور منصور بن معتمرؓ اور قتادہؓ اور ابراہیم بن نفیؓ اور ربیع بن انسؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ ۱۱ یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ ہیم ہائم کی جمع نہیں  
ہے بلکہ ہیم ہیماء کی جمع ہے معاصیح وہ لے لے لیں جو اب دیا ہے کہ ہیم ہائم کی بھی جمع ہو سکتی ہے جیسے بازل کی جمع بُزُل آتی ہے پھر ہائم ہائم کے کسرہ  
سے بدل دیا گیا جیسے یض میں جو اسمن کی جمع ہے ہیام ایک بیماری ہے جو اونٹ کو ہوتی ہے اس کو پانی کا ہوا کہو جاتا ہے بیتابی چلا جاتا ہے آخری کی مراد جاتا ہے

إِبِلٌ هَيْمٌ فَذَاهَبَ بَيْنَ عُمَرَ مَا شَتَرَى تِلْكَ الْإِبِلَ مِنْ شَرِيكِ لَمْ يَجَأْ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ فَقَالَ يَصْنَعُ ذَلِكَ الْإِبِلُ فَقَالَ مِمَّنْ يَصْنَعُ قَالَ مِنْ شَرِيكِ كَذَا أَوْ كَذَا فَقَالَ وَيَجْعَلُ ذَلِكَ وَاللَّهِ إِنْ عَمَرَ بَعْدَهُ فَقَالَ إِنْ شَرِيكِي بَاعَتْهُ إِبِلًا هَيْمًا كَمْ يَغْدُرُكَ قَالَ مَا تَسْتَفْهَمُ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَفْهَمُ قَالَ دَعَاهَا رَضِيكَ أَنْتَصَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدُوِي سِوَهُ سَعِيَانِ عُمَرَ -

**باب ۲۸۸ بَيْعُ السَّلَاحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا وَكَوَلَاةُ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ بَيْعَهُ فِي الْفِتْنَةِ -**

۴۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ نَائِبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُدَيْبٍ فَأَعْطَانِي عِيْنِي دِرْعًا فَبِعْتُ الدِّرْعَ مَا بَعْتُ بِهِ مَضْرُوفًا فِي بَيْتِي سَلِيمَةً فَإِنَّهُ لَوْ نَالَ مَالًا نَالَ لَكُنْهُ فِي الْإِسْلَامِ -

**باب ۲۸۹ فِي النِّكَاحِ وَبَيْعِ الْوَسْكِ -**

۴۷۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ بَيْنَ ابْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَيْعِ الْبَاطِلِ

اونٹ تھے عبد اللہ بن عمرؓ نے اور نو اس کے ایک ساتھی سے یہ اونٹ خرید لیا وہ نو اس کے پاس گیا اور کہنے لگا ہم نے بے اونٹ بیچ ڈالے نو اس نے پوچھا کس کے ہاتھ اس نے کہا ایک بوڑھے کے ہاتھ جو ایسی ہی شکل کا تھا نو اس نے کہا اسے کجحت یہ تو خدا کی قسم عبد اللہ بن عمرؓ تھے یہ نو اس عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ساتھی نے آپ کے ہاتھ میں اونٹ بیچ ڈالے اور آپ کو غریبی کی انہوں نے کہا اچھا وہ اونٹ بھرے جا جب وہ ان کو ہاتھ لگانے لگا تو انہوں نے کہا رہے بھی دے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر رہتی ہیں آپ نے فرمایا اچھوت کوئی چیز نہیں ملے گی بنی مدینہ نے کہا سفیان نے عرو سے سنا ہے

باب جب مسلمانوں میں آپس میں فساد نہ ہو یا ہو تو ہتھیار بیچنا کیسا ہے اور عمر ان بن حصین نے اس کو مکروہ رکھا ہے

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمر بن کثیر بن ابی اقلح سے انہوں نے ابو محمد سے جو ابوقتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابوقتادہ حارث بن ربیع سے انہوں نے کہا ہم جس سال حنین کی لڑائی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے آپ نے مجھ کو ایک ذرہ عنایت فرمائی میں نے اس کو بیچ کر نبی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ خرید لیا یہ پہلی جاہد ہے جو اسلام کے زمانہ میں نے حاصل کی ہے

**باب گندھی کا بیان اور مشک بیچنے کا -**

مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد نے کہا ہم سے ابو بردہ بن عبد اللہ نے کہا میں نے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے سنا انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھے صحبتی اور برے صحبتی کی مثال ایسی ہے جیسے مشک اور

۱۵ یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتا جس کو مدوی کہتے ہیں حالانکہ حدیث میں غاشی اونٹ کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاری نے غارث کو بھی پیام کی بیماری پر قیاس کیا ۱۶ منہ ۱۷ اس کو بن ہدی نے کامل میں وصل کیا اور طبرانی نے معجم کبیر میں اس کو مرفوعاً روایت کیا بلکہ اس کا اسناد ضعیف ہے ۱۸ منہ ۱۹ اس حدیث سے ترجمہ باب کا ایک جزو لینے جب فساد نہ ہو اس وقت جنگی سامان کا بیچنا درست نکلنے کیونکہ مذہبی ہتھیار لینے لڑائی کے سامان میں داخل ہے اب رہا یہ بات کہ فساد کے زمانہ میں ہتھیار بیچنا تو یہ بعضوں نے مکروہ رکھا ہے جب ان لوگوں کے ہاتھ نیچے جو فتنہ میں نا حق یہ ہیں کس لیے کہ یہ امانت ہے گناہ اور معصیت پر اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وتعدوا نوا علی البر والنعوی ولا تعادوا نوا علی الاثم والعدوان البتہ اس جماعت کے ہاتھ جو حق پر ہیں بیچنا مکروہ نہیں ہے ۲۰ منہ

وَلِكَيْلَيْسَ الشُّعْبَةُ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمُسْلِحَةِ كَثُرَ الْمَلَأُ وَلَا  
يَعْدُ مَلَأٌ مِنْ صَاحِبِ الْمُسْلِحَةِ مَا أَنْ تَشْرُوكَ وَلَيْسَ أَنْ يَجْعَلَ  
وَكَيْلُ الْمَلَأِ دِيمِرُقُ بَدَلَهُ أَوْ تَوَكَّلَ وَجْهَهُ وَنَدَرِيحًا خَدِيئَةً

### بَابُ ذِكْرِ الْحَجَّامِ

۴۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ  
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّجَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ  
مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَحْفَقُوا مِنْ  
خَرَاجِهِ -

۴۷۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ  
قَالَ احْتَجَّجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى لِدَيْهِ  
حَجَّجَهُ وَكَوْكَانَ حَرَامًا فَهَ يُعْطَى -

### بَابُ التَّجَارَةِ وَمَا يَكُونُ بَيْنَ الْبَائِلِ وَالْمُتَجَرِّعِ

۴۷۶- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو ثَوَابٍ  
بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ  
أَيْبُو قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمْرِو  
بَنِي حَرْوٍ أَوْ سَيَرَاءَ فَرَأَاهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي لَقَدْ أُرْسِلُ  
بِهِمَا أَكْبَدُ لَيْتَ لَبَسُهَا لَتَمَّا يَلْبَسُهَا مِنْ  
لَا خَلَاقَ لَهَا إِنَّمَا لَعْنَتْ أَيْلُوهَا لَتَسْتَمْتَحِرَ

لو ہمار کی بھیڑ کی مشک والے پاس جائے (یہی معاملہ کے) تو فائدے سے غالی  
نہیں آتا یا تو مشک (یا لطر) خریدے تو خوشبو ہی سونگھتا ہے اور لو ہاری ٹھٹی یا  
تو بدن اور کپڑا جلادیتی ہے یا بدبو سونگھاتی ہے

### باب حجام بچھنی لگانے والے کا بیان

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے  
کہا ابو طیبہ نے (جو حمیدہ بن مسعود کا غلام تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
بچھنی لگائے آپ نے ایک صاع کھجور اس کو دلائی اور اس کے مالکوں  
کو یہ حکم دیا اس کا محصول کم کر دیں

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن عبد اللہ نے کہا  
ہم سے خالد عذار نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن جابر سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھنے لگوائے اور جس نے  
بچھنے لگائے تھے اس کو (کچھ مزدوری) دی مگر حرام ہوتی تو آپ کا ہے کو دیتے

### باب مرد اور عورت کو جس چیز کا پہننا مکروہ اس کی سوداگری کرنا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم  
سے ابوبکر بن حفص نے انہوں نے ابوسالم بن عبد اللہ بن عمر سے  
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت عمرؓ کو ایک ریشمی جوڑا یا زرد دھاری دار ریشمی جوڑا بھیجا  
دیکھا تو حضرت عمرؓ اس کو پہنے ہیں آپ نے فرمایا میں نے اس  
یہ نہیں بھیجا تھا کہ تم اس کو پہنو اس کو تو وہ پہننا جس کا آخرت میں

لے لینے جو روزانہ یا ہمارا اس سے لیا کرتے تھے رب میں مالک لوگ اپنے غلام کی بیعت اور محنت کے لحاظ سے اس پر ایک خرچ مقرر کر دیا کرتے  
کہ اتنا روز یا مینے جیسے ہم کو دیا کرے اسی کو خرچ کہتے ہیں ۱۲ منہ مکروہ دوسرا کوئی گوا فری سہی اس سے فائدہ اٹھا سکے لیکن اس چیز کا  
بیچنا جس سے کوئی فائدہ اٹھا سکے درست نہیں ہے اور راجح قول یہی ہے اب باب میں جو حدیث بیان کی اس میں ریشمی جوڑے کا ذکر ہے وہ مردوں  
کے لیے مکروہ ہے عورتوں کے لیے مکروہ نہیں ہے اسماعیلی نے اس پر اعتراض کیا اور جواب یہ ہے کہ مردوں کے لیے جو چیز مکروہ ہے اس کے بیچنے کا جو از  
حدیث سے نکلتا ہے تو عورتوں کے لیے جو مکروہ ہے اس کی بیع کا بھی جو از اس پر قیاس کرنے سے نکل آیا یا یہ کہ ترکہ باب میں کہامت مردہ ہے عسکری ہوا تنزیہی  
اور ریشمی کپڑے عورتوں کے لیے حرام نہیں ہیں مگر تنزیہاً مکروہ ہیں ۲۷





۶۷۹۔ حَدَّثَنَا صَدَاقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمُنْبَأَ يُعْدِنُ  
بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَّفَقَا أَوْ يَكُونِ الْبَيْعُ  
خِيَارًا قَالَ تَابِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا  
يُجِبُهُ فَإِنْ صَاحِبُهُ -

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
عَنْ مَتَاذَةَ عَنْ أَبِي الْحَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ  
عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْبَيْعُ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَّفَقَا وَكَانَ أَحَدُهُمَا  
حَدَّثَنَا بَشَرٌ قَالَ قَالَ هِشَامٌ فَذَكَرْتُ ذَاكَ لِعَبْدِ  
الْبَيْتِ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَلِيلِ كَمَا حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ -

بَابُ ۳۴۳ إِذَا لَمْ يَتَّفَقَا فِي الْخِيَارِ حَلَّ بَيْعُ الْبَيْعِ  
۶۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ  
أَبُوهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَّفَقَا أَوْ يَقُولَا أَحَدُهُمَا  
لِصَاحِبِهِ يَتَّفَقُونَ وَبِمَا قَالَ أَوْ كُنْتُ بَيْعَهُ خِيَارًا -

بَابُ ۳۴۴ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَّفَقَا وَبِهِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ  
وَكُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَّفَقُونَ -

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد الوہاب نے  
خبر دی کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا کہ میں نے نافع سے انہوں نے  
ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بایع اور  
مشتری دونوں کو اپنے معاملہ میں اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ  
جدانہ ہوں یا خود بیع میں خیاری کی شرط نہ ہو نافع نے کہا ابن عمر عجب کوئی  
پیرز خریدتے تھے جو ان کو پسند آتی تو بایع سے جدا ہو جاتے تھے

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے انہوں  
نے قتادہ سے انہوں ابو الحلیل صالح بن ابی مریم سے انہوں نے عبد اللہ  
بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے  
جب تک جدانہ ہوں اور احمد بن سعید داری نے اتنا اور بڑھایا ہم کہ  
راشد نے بیان کیا کہ ہم نے کہا پھر میں نے یہ حدیث ابو التیاح سے بیان کی تو  
انہوں نے کہا میں بھی ابو الحلیل کے ساتھ تھا جب عبد اللہ بن حارث نے اسے یہ حدیث بیان کی تھی

باب اگر کوئی شخص بایع یا مشتری اختیار کی مدت میں ذکر سے توبہ کرے تو بیع باطل ہوگی یا نہیں  
ہم سے ابو التیاح نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ابوبختیار نے انہوں نے  
نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک جدانہ ہوں یا

ایک دوسرے سے یوں نہ کہ وہ کہہ جائے اختیار کر لے بیع رکھ یا توڑ ڈال خود بیع میں اختیار کی شرط ہو

باب بایع اور مشتری دونوں کو جب تک جدانہ ہوں اختیار رہتا ہے

سرخ اور شریح اور شعبی اور طاؤس اور عطاء اور ابن ابی بللیک کا یہی قول ہے

۱۔ تو جو مدت طہری ہے اس مدت تک مشتری کو اختیار رہے گا کہ وہ دونوں جدا ہو جائیں بعضوں نے اس کا یہ معنی کیا ہے کہ بایع عقد پورا ہونے کے بعد مشتری  
کو اختیار دے اور وہ یہ کہ کہیں بیع کو نافذ نہ کرتا ہوں تو اب اس کو بیع کا اختیار نہ رہے گا گو وہ اسی مجلس میں بیٹھا رہے اس کا ذکر آگے آئے گا ۲۔  
یعنی وہاں سے جلدی میل دیتے تاکہ بیع کا اختیار نہ رہے اس سے صحت یہ نکلتا ہے کہ جدا ہونے سے حدیث میں دونوں کا جدا ہونا مراد ہے  
۳۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک خیاری شرط کی مدت تین دن سے زیادہ نہیں ہو سکتی اگر اس سے زیادہ مدت طہری یا کوئی مدت معین نہ ہو  
تو خیاری ہو جائے اور ہمارے امام احمد اور اسحاق اور اہل حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ بیع جائز ہے اور تین مدت طہری سے زیادہ مدت تک اختیار رہے گا اور جو کوئی مدت معین نہ ہو  
ہیشہ اختیار رہے گا اور اسی قول ابی حنیفہ کے یہی خیاری شرط باطل ہوگا اور بیع لازم ہوگی ۴۔ منہجکے ان سب نے یہی کہا ہے کہ صرف ایجاب قبول باقی ہوتا ہے

۴۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ صَالِحِ ابْنِ الْحَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ جَزَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْكَانِ بِالْبَيْعِ رَمَالٌ يَتَفَرَّقَانِ صَدَقَا وَيَكُنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا حَقَّقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.

۴۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا قَالَ عَنْ كَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَتَابِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ قَدْ هَدَى بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ.

بَابُ ۲۲ إِذَا اخْتَارَ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ.

۴۸۴ - حَدَّثَنَا كَثِيبُ بْنُ حَدَّثَنَا الْفَيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اتَّهَمَا يَتَفَرَّقَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے صالح ابو الحلیل سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے کہا میں نے حکیم بن حزام سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جہانہ ہوں اگر دونوں بیع بولیں گے اور اصل حال بیان کر دیں گے تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے اور اصل حال چھپائیں گے تو بیع کی برکت مٹ جائے گی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل اختیار ہے جب تک جہانہ ہوں مگر بیع خیار میں (یعنی جب بائع بیع کے بعد مشتری کو اختیار دے اور وہ کہے میں بیع کو نافذ کرتا ہوں

باب جب بائع یا مشتری دوسرے کو بیع کے بعد اختیار دے اور وہ بیع پسند کرے تو بیع لازم ہوگئی۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا جب دو آدمی بیع کا معاملہ کریں تو جب تک جہانہ ہوں بیع میں اور

(بقیہ صفحہ سابقہ) یعنی عقد سے بیع لازم نہیں ہو جاتی اور جب تک بائع اور مشتری مجلس عقد سے جہانہ ہوں دونوں کو اختیار رہتا ہے کہ بیع فسخ کر دالیں سعید بن مسیب اور زہری اور ابن ابی ذئب اور حسن البری اور اوزاعی اور ابن جریج اور شافعی اور مالک اور احمد اور اکثر علماء یہی کہتے ہیں ابن حزم نے کہا تابعین میں سوا ابراہیم نخعی کے اور کوئی اس کا مخالف نہیں اور امام ابو حنیفہ نے صرف نخعی کا قول اختیار کر کے جمہور علماء کی مخالفت کی ہے ابن عمر کا قول تو امام بخاری نے اس سے نکالا جو اوپر نافع سے گزر کر کہ ابن عمر جب کوئی چیز ایسی خریدتے جو ان کو پسند ہوتی تو بائع سے جہانہ ہوتا تے تندی نے روایت کیا بیٹھے ہوتے تو اٹھ کھڑے ہوتے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا وہاں سے چل دیتے تاکہ بیع لازم ہو جائے اور شرح کے قول کو سعید بن منصور نے اشعری کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور طاؤس کے قول کو شافعی نے ام میں اور عطاء اور ابن ابی ملیک کے اقوال کو ابن ابی شیبہ نے دلیل کیا منہ خواشی مؤید اسے یعنی جہاں معاملہ ہوا ہے وہاں سے سر نہ جائیں اگر وہیں رہیں یا دونوں ایک ساتھ مل کر مدتوں چلتے ہیں تو اختیار باقی رہے گا کو تین دن سے زیادہ مدت گزر جائے ۴۸۵ منہ فسطاطانی ۴۸۵ اکثر علماء نے بائع خیار کے یہی معنی کیے ہیں اور نودی نے کہا اس کی ترجمہ پر اتفاق ہے اور شافعی نے اسی کا یقین کیا ہے بعضوں نے یہ معنی کیے ہیں مگر اس بیع میں جس میں اختیار کی شرط نہیں ہے وہاں سے جہانہ ہونے سے اختیار باطل نہ ہوگا بلکہ مدت مفترکہ تک اختیار ہے گا منہ

فَمِنْهُمَا بِالْغِيَارِ مَالَهُ يَتَفَرَّقُ وَأَوَّكَانَا جِيعًا أَوْ يَخْتَرِمُ أَحَدٌ  
هَذَا الْخَوَافِ يَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا  
بَعْدَ أَنْ يَتَبَايَعَا وَلَمْ يَتَرَكَ أَحَدٌ فَمِنْهُمَا الْبَيْعُ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ  
يَا كُتُبُ ۲۴۸۱ إِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِأَلْبَسَ كَاهِلَ يَخُونُ الْبَيْعُ ۲۴۸۲

۴۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُوَيْسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيْعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا  
حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ-

۴۸۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْغِيَارِ مَالَهُ  
يَتَفَرَّقُ قَالَ هَمَّامٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي يُخْتَارُ ثَلَاثُ  
مَرَارٍ فَإِنْ صَدَقَا وَكَلِمَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا  
وَلَوْ كَذَبَا وَكَلِمَا فَعَسَى أَنْ يَبْرَحَا رَجْعًا وَيُحْتَقَا  
بُرُوكٌ يَبْعُهُمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الْثَيَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ  
يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ حَكِيمِ  
ابْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ-

باب ۲۴۸۱ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا فَوَهَبَ مِنْهُ

ایک دوسرے کو اختیار نہ دیں تو ہر ایک کو اختیار ہوتا ہے اگر ایک دوسرے  
کو اختیار دیں پھر وہ دونوں بیع ہی کو مناسب سمجھیں تو لازم ہو جاتی ہے اور  
اگر بیع کے بعد جدا ہو جائیں اور بین کا معاملہ قائم ہو تو بھی بیع لازم ہو جاتی ہے  
باب اگر بائع اپنے لیے اختیار کی شرط کرے تب بھی بیع جائز ہے  
ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری  
نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی بائع اور مشتری کے درمیان  
بیع لازم نہیں ہوتا جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں مگر وہ بیع جس میں  
مشتری کو بیع کے بعد اختیار دیا گیا ہو

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے حبان نے کہا ہم  
سے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو لیلیٰ سے انہوں  
نے عبد اللہ بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اپنے بیچنے والے اور مشتری (خریدنے والے)  
دونوں کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں ہمام راوی سے کہا میں نے  
اپنی کتاب میں یوں لکھا یا بائع بار اختیار کرے پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں  
گے اور جو عیب ہو وہ بیان کر دیں گے تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور  
اگر جھوٹ بولیں گے اور عیب کو چھپائیں گے تو حضورؐ اس نفع شاید کمالیں  
لیکن ان کی بیع میں برکت نہ ہوگی حبان بن ہلال نے کہا ہم سے ہمام نے  
بیان کیا کہا ہم سے ابو التیاح نے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے  
سنا وہ اس حدیث کو حکیم بن حزام سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
نقل کرتے تھے

باب اگر کوئی شخص کوئی چیز بمول لے کر وہ کسی اور کو ہیر کر دے

۱۷- باب اگر امام بخاری نے ان لوگوں کا روکیا جو کچھ ہیں غیر انہوں نے فقط مشتری ہی کو ہے! نفع کو درست نہیں ۱۲ منہ اور ہر ایک روایت میں جو ہمام نے اپنی  
یاد سے کہے ہیں ہے البیعان بالخیار لیکن ہمام کہتے ہیں میں نے اپنی کتاب میں جو اس حدیث کو دیکھا تو غلطی کا لفظ تین بار لکھا ہوا پایا لیکن انہوں میں  
غیر تار کے بدل بخاری ہے ۱۲ منہ

سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَسْفِرَ مَا وَكَلَهُ مِنْكَ عَلَيْهِ عَلَى الْمُسْتَرَى  
أَوْ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ وَقَالَ طَاءَؤُسٌ فِيمَنْ  
يَشْتَرِي الْعِلْمَ عَلَى الرِّمَالِ بَاعَهَا وَجَبَتْ لَهُ الْفِيضُ  
كَـ وَقَالَ الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
عَمَّا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعِيدٍ لَعَمْرُكَ فَكَانَ يَغْلِيهِ  
فَيَتَفَتَّحُ مَرَامِ الْقَوْمِ فَيَزْجُرُهُ عَمَّا وَبِدْرُهُ ثُمَّ  
يَتَفَتَّحُ فَيَزْجُرُهُ عَمَّا وَبِدْرُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَيْرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ يَغْلِيهِ فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ  
لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ مِنْ عَمْرٍاءَ تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ قَالَ  
ابُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْإِسْنَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ حَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الحی بائع سے جدا بھی نہ ہوا اور بائع مشتری پر اعتراض نہ کرے  
یا ایک غلام خریدے اور جدا ہونے سے پہلے اس کو آزاد کر دے  
اور طائوس نے کہا جو کوئی کچھ سامان خریدے بائع کی رضامندی سے  
پھر اس کو بیچ ڈالے (اور بائع انکار نہ کرے) تو بیع لازم ہو جائے  
گی اور نفع خریدار ہی کو ملے گا اور عمید نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن عمر سے  
انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے  
میں ایک شخص نے جو ان اونٹ پر سوار تھا جو والد کا تھا وہ مجھ پر زور  
کر کے لوگوں سے آگے بڑھ جاتا تھا والد اس کو پکڑتے تھے پیچھے پھر  
دیتے تھے پھر آگے بڑھ جاتا تھا پھر پکڑتے اور پیچھے کرتے آخر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے والد (حضرت عمرؓ) سے فرمایا یہ مہرے ہاتھ  
بیچ ڈال انہوں نے کہا (مفت لیجئے آپ نے فرمایا قیمت سے پھر انہوں  
نے وہ اونٹ آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا آپ نے فرمایا عبد اللہ یہ  
اونٹ تولے لے اور جو چاہے وہ کر۔ امام بخاری نے کہا اور لیث  
بن سعد نے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے بیان کیا کہ انہوں  
نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ

۱۵ ان دونوں صورتوں میں اب بائع کو بیع کا اختیار نہ رہے گا کیونکہ اس نے مشتری کے تصرف پر اعتراض نہ کیا بلکہ سکوت کیا باب کی حدیث میں صرف  
ہبہ کا ذکر ہے مگر اتفاق کو ہبہ پر قیاس کیا دونوں تبرع کی قسم میں سے ہیں اور اس باب کے لگانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ باب کی حدیث سے بخیر مجلس  
کی نفی نہیں ہوتی جس کا ثبوت اوپر ابن عمرؓ کی حدیث سے ہو چکا ہے کیونکہ یہ خیال اس واسطے جاتا رہا کہ مشتری نے تصرف کیا اور بائع نے سکوت کیا  
تو اس کا سکوت مطلق خیال ہو گیا ابی ابطال نے کہا جو لوگ کہتے ہیں کہ بغیر تفریق ایمان کے بیع پوری نہیں ہوتی وہ مشتری کا تصرف قبل از تفریق جائز نہیں رکھتے  
اور یہ حدیث ان پر محبت ہے اب رہا قبضہ سے پہلے بیع کرنا تو شافعی اور حنفی کے نزدیک مطلقاً درست نہیں اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک منقول کی بیع  
درست نہیں بغیر منقول کی درست ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور ازہری اور اسحاق اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ ناپ اور تول کر جو چیزیں کہتی ہیں  
ان کا قبضہ سے پہلے بیعنا درست نہیں باقی چیزوں کا درست ہے قطلانی نے کہا حضرت عمرؓ کی حدیث تو ان صحیح حدیثوں کی معارض نہیں جن سے بخیر مجلس  
ثابت ہے کیونکہ محتمل ہے کہ مقدم بیع کے بعد آنحضرتؐ حضرت عمرؓ سے تھوڑی دیر کے لیے آگے یا پیچھے گئے ہوں اس کے بعد یہ کہی ہو اللہ اعلم ۱۵  
اس کو سعید بن منصور اور عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۵ آپ نے حضرت عمرؓ سے وہ اونٹ لے کر اسی وقت عبد اللہ ان کے صاحبزادے کو ہبہ کر دیا اور حضرت  
عمرؓ نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا تو بیع لازم ہو گیا اور بخیر مجلس باقی رہا ۱۵ اس کو اسماعیل نے وصل کیا ۱۵

قَالَ يَبْتَغِي مِنَ امْرِئِ الْمُؤْمِنِينَ عَشْرًا مَالًا  
بِالْوَادِعِ بِمَالٍ لَهُ وَيَجِبُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا جَعَلَتْ  
عَلَى عَقْبِي حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهِ خَشِيَةً أَنْ  
يُرَاقِبَ الْبَيْعَ وَكَانَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْمُتَبَايِعِينَ  
بِالْغِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَمَّا وَجَبَ  
بَيْعِي وَبَيْعُهُ رَأَيْتُ أَنَّي قَدْ عَبَسْتُه بِأَنِّي سَفَقْتُهُ  
إِلَى أَرْضٍ مُؤَدَّةً بِثَلَاثِ لِيَالٍ وَسَاقِي إِلَى الْمَدِينَةِ  
يُثَلِّثُ لِيَالٍ ۝

**باب ۱۷۷ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبَيْعِ فِي الْبَيْعِ -**  
۶۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَدِّعُ فِي الْبُيُوعِ  
فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ

**باب ۱۷۸ مَا ذَكَرَ فِي الْأَسْوَاقِ وَقَالَ**  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ  
قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تَحَادُّ قَالَ سُوقُ  
قَيْنَقَاعَ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ دُلُّونِي  
عَلَى السُّوقِ وَقَالَ عُمَرُ الْهَمَانِيُّ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ

انہوں نے کہا میں نے اپنی زمین جو وادی القرے میں تھی لھرت عثمان  
کے ہاتھ اس زمین کے بدلے پیچہ جو ان کی خیر میں تھی جب عقد ہو چکا  
تو میں پیچھے پلٹ کر ان کے گھر سے نکل گیا اس ڈر سے کہیں وہ بیع  
پھیر نہ لیں اور شریعت کا قاعدہ یہ تھا کہ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار  
ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں عبد اللہ نے کہا میں سمجھا میں نے لھرت  
عثمان کو ٹھگ لیا کیونکہ میں نے ان کو ثود کے ملک کی طرف تین دن  
زیادہ کی مسافت پر دھکیل دیا اور انہوں نے مجھ کو تین دن کا راستہ مدینہ  
سے کر دیا

**باب ۱۷۹ بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے**  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر  
سے ایک مرد (حسان بن متقی) منقذ بن عمرو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے بیان کیا لوگ اس کو خرید و فروخت میں ٹھگ لینے ہیں  
آپ نے فرمایا تو بیچتے خریدتے وقت یہ کہہ دیا کر بھائی فریب یا دھوکے  
کا کام نہیں ہے

**باب ۱۸۰ بازاروں کا بیان -**  
اور عبد الرحمن بن عوف نے کہا جب ہم ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو میں نے  
پوچھا یہاں کوئی بازار بھی ہے جس میں لوگ بیوپار بھی کرتے ہوں تو سعد  
بن زید نے کہا بنی قینقاع کا بازار ہے اور انس نے کہا عبد الرحمن بن عوف نے کہا  
کہ بازار تباہ و داحضرت عمر نے کہا کھجور بازار میں سودے سلف نے غافل رکھا۔

۱۔ وادی القری ایک بستی ہے جو کہ قریب کتبہ بنی نمود کی قوم وہیں آباد تھی مدینہ سے چھ سات منزل پر ۲۔ منہ ۳۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے  
مشکل ہے قطلانی نے کہا مناسب یہ ہے کہ بائع اور مشتری کو اپنے ارادے سے جدا ہونا درست ہے یا بیع کا فسخ کرنا ۴۔ منہ ۵۔ یہی کہ روایت میں اتنا  
زیادہ ہے اور تو جو چیز خریدے اس میں مجھے تین دن تک اختیار ہو گا امام احمد نے اسی حدیث سے یہ حکم دیا ہے کہ اگر کسی شخص کو اسباب کی قیمت معلوم نہ ہو اور  
وہ تمنا کی قیمت زیادہ دے یا ایک سوس تو وہ اسباب بائع کو پھیر سکتا ہے اور صفیہ اور شافعیہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ یہ حسان بن متقی صحابی تھے جنگ احد میں فک  
تھے ان کے سر میں زخم آیا تھا اس کی دوسری مقل میں فتور ہو گیا تھا ۶۔ منہ ۷۔ یہ حدیث اوپر موصولہ ذکر کی ہے ۸۔ منہ ۹۔ یہی موصولہ ذکر کی ہے ۱۰۔ منہ ۱۱۔  
یہ بھی اوپر موصولہ ذکر کی ہے جس میں ابو موسیٰ کے اجازت مانگنے کا ذکر ہے ۱۲۔ منہ

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ عَنْ تَائِبِ بْنِ  
مُجَذِّبٍ مِّنْ مَّطَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو  
جَيْشُ الْكُفَّةِ فَإِذَا كَانَ يُبْعِدُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ  
يُخَسَفُ بِأَقْلَامٍ وَآخِرُهُمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ كَيْفَ يُخَسَفُ بِأَقْلَامٍ وَآخِرُهُمْ  
وَقِيْلَ لَهُمْ أَسْأَلُكُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْكُمْ قَالَ  
يُخَسَفُ بِأَقْلَامٍ وَآخِرُهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ  
عَلَى نِيَابَتِهِمْ۔

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا ثَلَاثَةٌ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ عَنِ  
الْأَعْيُنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَةُ  
أَحَدِكُمْ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَوَتِهِ فِي سُوءٍ وَ  
يَكْتُمُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا دَرَجَةً وَذَلَالَةً إِذَا  
تَوَضَّأَ فَحَسِّنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَقْبِ السَّجْدَ لَا يَرْفُدْ  
إِلَّا صَلَوَةً لَا يَنْتَهِي إِلَّا الصَّلَوَةُ كَمَا يُخْطِطُ خَطْلَةً  
إِلَّا وَفِعْ بِهَا حَجَّةً أَوْ حَطَلَتْ عِنْدَ بِهَا خَطْلَةً وَ  
وَاللَّيْلَةَ تَصَلُّوا عَلَى أَحَدِكُمْ كَمَا تَقَامُ فِي صَلَاةِ  
الَّذِي يُعَلِّي اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمَهُ مَا لَهُ مِنْ حَيْثُ يُرَى  
يُؤَدُّ فِي رِزْقِهِ قَالَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كُنْتُ الصَّلَاةُ تُخْبِتُهُ۔  
۶۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن مبلح نے بیان کیا کہ ہم سے اسمعیل بن زکریا  
نے انہوں نے محمد بن سوقة سے انہوں نے نافع بن جبر بن مطعم سے کہا  
مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
(قیامت کے قریب) ایک لشکر کے پر پڑھ آئے گا اس کو گرانے کو جب  
وہ میدان میں نہیں گئے کھلے میدان میں تواول سے لیکر اخیر تک سب  
زمین میں دھنسا دیے جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سب اہل  
سے لے کر اخیر تک کیسے دھینگے ان میں تو بازائیں بھی ہوں گی اور وہ  
لوگ بھی جن کو ان سے عرض نہیں آپ نے فرمایا اول سے لے کر اخیر تک  
دھنس جائیں گے پھر قیامت کے دن اپنی اپنی نیت کے موافق اٹھائے  
جائیں گے۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جبریر نے انہوں نے عائشہؓ سے  
انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جو کوئی جماعت سے نماز پڑھے اس کا  
نماز بازائیں نماز پڑھنے سے بیس پر کئی درجے زیادہ فضیلت ملتی  
ہے کیونکہ جب وہ اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آتا ہے اور فقط نماز ہی  
کی نیت سے نماز ہی نے اس کو اٹھایا ہو تب تو وہ جو قدم اٹھاتا ہے ہر  
قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے یا ایک گناہ مٹتا ہے اور تم میں جب  
تک کوئی اس جگہ میں رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی تو فرشتے اس کے  
لبے و ما کرتے رہتے ہیں یا اللہ اس پر رحمت اتار مہربانی کر جب تک حدیث  
نہ کرے کسی مسلمان (یا فرشتوں) کو نہ ستائے اور آپ نے فرمایا تم میں ہر  
ایک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک نماز کے لیے رکا رہے۔  
ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے

۱۔ مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ کا پیدا امراد ہے ۱۱ منہ ۱۲ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی قیامت میں جس کی  
نیت اچھی گی وہ عذاب سے محفوظ رہے گا معلوم ہوا دنیا میں بطور کے ساتھ اچھے بھی پس جاتے ہیں ۱۳ منہ ۱۴ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا کہ  
باز میں جانا درست ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی اس کا وضو نہ کرے مثلاً گند لگائے یا پاخانہ یا پیشاب کر دے ۱۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلًا يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَأَلْتَمَسَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُؤِيلَ بْنَ يَسَّى وَلَا تَكُنْزُ ابْنَكُنِّي.

۹۱- حَدَّثَنَا قَاتِلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَسَاةٍ دَعَا رَجُلًا يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَأَلْتَمَسَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ دَعَوْتَ قَالَ سَمُؤِيلَ بْنَ يَسَّى وَلَا تَكُنْزُ ابْنَكُنِّي.

۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ تَائِفِ بْنِ جُنَيْدٍ بَنِي مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّؤَسِيِّ قَالَ نَحَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ التَّجَارِ لَا يُكْتَبُ بِيٍّ وَلَا أُكْلِمَةُ حَتَّى أَتَى سُوْقَ بَنِي تَيْمِئَةَ فَبَلَغَ بَيْتَهُ بَيْتَ فَاظْمَةَ فَقَالَ أَكَلْتُمْ كَلْمَةً وَفَبَسَّسْتُ مَكْنِيًا فَظَنَنْتُ أَنَّمَا تَلَوْتُمْ مِصْبَاغًا أَوْ تَغْسِلُهُ بِنَاءٍ يَنْشُدُ حَقًّا عَالِقَةً وَفَبَلَّكَ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَحْبِبْهُ وَآحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَرَى

انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے پکارا ابو القاسم آپ نے ادھر دیکھا تو وہ کہنے لگائیں نے آپ کو نہیں پکارا اس دوسرے شخص کو پکارا تب آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھو

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے زہیر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے ایک شخص نے بقیع میں آواز دی ابو القاسم آپ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ کہنے لگائیں نے آپ کو نہیں پکارا تھا آپ نے فرمایا میرا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی یزید سے انہوں نے تافع بن جہیر بن مطعم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن میں ایک وقت نکلے (یا گرمی کے دن میں ہنپ نے مجھ سے بات کی نہ میں نے آپ سے یہاں تک کہ آپ نبی قتیق کے بلادر میں تشریف لائے اور حضرت فاطمہ کے گھر کے جلو خانہ میں بیٹھ گئے اور پچھا مجھ سے بچہ ہے حضرت فاطمہ نے تھوڑی دیر لگائی میں سمجھا وہ امام حسن کو کچھ بار وغیرہ پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں اتنے میں وہ دوڑتے آئے اور آنحضرت نے ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا اور فرمایا یا اللہ اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھ سفیان نے کہا

۱- اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا اس حدیث میں میں مان ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بازار میں تھے اور بازار میں جانے کا ہوا ثابت ہوا ۱۲۱- ۲- اکثر علما نے اسی حدیث سے ابو القاسم کنیت رکھنا مکروہ بھی ہے مگر امام مالک نے اس کو جائز کہا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ مصافحت خاص آپ کی زندگی کے وقت تک تھی ۱۲۳- اس حدیث کی متابعت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اس زمانہ میں بقیع میں بازار ہوا کرتی تھی عسبی نے کہا اس کی دلیل بیان کرنا چاہیے میں کہتا ہوں دلیل یہ کہ عمری روایت میں بازار کا لفظ صراحتہً مذکور ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ ایک ہی قصہ ہے کیونکہ دونوں حدیثوں کے راوی انس ہی ہیں ۱۲۴- امام حسین علیہ السلام کی بڑی فضیلت کا مسلم کی روایت میں یوں ہے یا اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ ہم گنہگاروں کے پاس کوئی نیکی نہیں ہے بجز اس کے امام حسن علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں یا اللہ اپنے حبیب کی دعا پوری کر اور ہم کو آخرت کے عذاب سے امام حسینؑ کے طفیل میں بچا دے آمین یا رب العالمین ۱۲۵-

نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَوْ كَرِزَةَ كَعْبَةَ -

۴۹۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَمَةَ عَنْ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعِ حَدَّثَنَا ابْنُ حُمْرَةَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الشُّرَبَانِ عَلَى هَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعُهُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبْعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَبْعُوهُ حَيْثُ يَبْئِزُ الطَّعَامَ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَسَاكَ قَالَ نَحَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْئِزَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ -

بَابُ ۱۲ كَرَاهِيَةِ الْفَخْفِ فِي السُّوقِ -

۴۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَافٍ حَدَّثَنَا مُكَيْمٌ حَدَّثَنَا هَلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ بَسَّارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ قَالَ أَجَلٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَكُنْزٌ فِي السُّوقِ يَبْعُضُ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُكَيِّمًا وَكَذِّبُكَ وَحَرًّا لِلْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمِعْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لِكَيْسٍ يَنْظُرُ حَوْلَهُ عَلَى ظِلِّهِ لَا صَحَابَ فِي الْأَسْوَاقِ وَكَذِّبُكَ نَعْرًا لِلْمُؤْمِنِينَ السَّيِّئَةِ

عبداللہ نے مجھ کو خبر دی کہ انہوں نے نافع بن جبیر کو دیکھا تھا توڑے کی ایک رکعت پڑھتے ہوئے

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے ابو صمہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہا ہم سے ابن عمر نے بیان کیا لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قافلہ سواروں سے جا کر غلہ خرید کرتے آپ ایک شخص کو ان کے پاس بھیج دیتے جو ان کو اسی جگہ وہ غلہ بیچنے سے منع کرتا جب تک اس کو جہاں انجان بکتا ہے (یعنی انجان کی منڈی میں) اٹھانا لائیں نافع نے کہا اور ہم سے ابن عمر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انجان کو خرید کر اس کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے

باب بازار میں شور غل مچانا مکروہ سے

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہ ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرو سے ملا اور میں نے ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال جو اوقات شریف میں مذکور ہے وہ مجھ سے بیان کرو انہوں نے کہا اچھا حد کی قسم آنحضرت کی بعض صفیتیں تورا اسی وہی مذکور ہوئی ہیں جو قرآن شریف میں ہیں اسے پیغمبر ہم نے سمجھ کر گواہ بنا کر بھیجا اور خوشی سنائی ہو اور دورانے والا اور ان پڑھ لوگوں یعنی عربوں کو بچانے والا تو میرا بندہ ہے اور میرا بیٹا ہے بچانے والا میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے نہ اکل کھڑا ہے نہ سخت دل نہ بازاروں میں غل مچانے والا اور برائی کا بدلہ برائی نہیں کرتا

۱۱ اس روایت کے بیان کرنے سے امام بخاری کی عرض یہ ہے کہ عبد اللہ کا سماح نافع بن جبیر سے صحت معلوم ہو جائے ۱۲ منہ ۱۳ حدیث میں بازار کا ذکر نہیں ہے مگر انجان اکثر بازار یا منڈی ہی میں بکا کرتا ہے بازار میں جانے کا جو ذکر علاحدہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق ہوگی ۱۴ منہ ۱۵ حدیث میں سے ترجمہ باب بکتنا ہے معلوم ہوا بازار میں شور غل مچانا نا اچھی چیز کی تعریف میں اور دوسرے کی چیز کی برائی میں مبالغہ کرنا اور قسمیں کھانا یہ سب مکروہ اور مذموم باتیں ہیں ایک حدیث میں ہے کہ سب جگہوں میں بری جگہ بازار ہے اس سے پہلے نکلا کہ بازار میں جانا پیغمبر یا امامت کے خلاف نہیں ہے کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے تھے مگر اللہ رسول یا کل الطعام ویشی فی الاسواق البتہ وہاں شور غل کرنا خلاف شان ہے ۱۶ منہ



وَلَكِنْ يَكْفُرُ وَيَكْفُرُ وَلَكِنْ يَفِيضُهُ اللَّهُ حَتَّى يُفِيضَ بِهِ  
الْمِلَّةَ الْعُجُجَاءَ يَأْنِ يَكُونُوا أَكْثَرًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي تَحْوِيلِهَا  
أَعْيُنًا عَمِيًّا وَإِذَا كَانَ حُكْمًا وَتَكُونًا غُلْفًا تَابَعَهُ  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَقَالَ سَمِعْتُ  
عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ عَنْ كُلِّ  
بِكْرٍ فِي غُلْفٍ سَبَيْتُ أَكَلْتُ وَقَوْمِي غُلْفَاءُ  
وَرَجُلٌ أَكَلْتُ إِذَا لَمْ يَكُنْ  
مَحْتَقًا

**باب ۲۵۲** الْكَيْلُ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطَى لِقَوْلِ  
اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا كَانُوا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ فَجَعَلْنَا  
يَعْنِي كَانُوا أَكْثَرًا وَوَرَوَاهُمْ كَقَوْلِهِ يَسْمَعُونَ كَلْمَهُ  
يَسْمَعُونَ كَلْمَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَكْتَلُوا حَتَّى تَسْتَوُوا وَبَدَأَ عَنْ هُثَيْلٍ رَضِيَ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا إِذَا بَيْتُ  
فَكُلْ ذَاكَ أَتَيْتُ فَالْتَمَسْتُ -

۴۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

بلکہ معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اور اللہ اس پیغمبر کو دنیا سے نہیں  
اٹھانے کا جب تک ٹیڑھی شریعت کو اس سے سیدھی نہ کرے یعنی لوگ  
لا الہ الا اللہ نہ کہنے لگیں اور اس کے سبب سے اندھی آنکھیں بہریں کان  
غلاف چڑھے دل کھول نہ دے فلیح کے ساتھ اس حدیث کو عبد العزیز بن  
ابی مسلمہ نے بھی ہلال سے روایت کیا اور سعید بن ابی ہلال نے اس کو ہلال  
سے روایت کیا انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبد اللہ بن سلام سے  
تلف کہتے ہیں ہر چیز کو جو غلاف میں ہو کہتے ہیں تلوار غلف اور کھنڈ غلف  
یعنی جو غلاف میں ہے اور آدمی غلف یعنی جس کا تختہ نہ ہوا ہو۔

**باب ۲۵۳** مِائِةٌ قَوْلٌ كِي مَرَّةٍ دُورِي يَبْتَغِيهِ وَالْأَمْرُ وَالْأَمْرُ  
پَرْكُونِيكَ اللَّهُ تَعَالَى فِي سُوْرَةِ الْمُطَفِّفِينَ فِي فَرَمَايَا اور جب ان کو مِائِةٌ قَوْلٌ كِي  
دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں یعنی ان کے لیے جیسے دوسری آیت میں سمعونکم  
یعنی سمعونکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھورنا لواء اور  
(اپنے اونٹ کی) پوری قیمت بھر کر اور حضرت عثمانؓ سے یہ منقول  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو بیچے تو مال مِائِةٌ قَوْلٌ  
اور جب تو خریدے تو مِائِةٌ قَوْلٌ کرے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے

**۱۵** شریعت سے حضرت ابراہیمؑ کی شریعت مراد ہے پہلے وہ سیدھی فطری عرب کے مشرکوں نے اس کو ٹیڑھا کر رکھا تھا ہزاروں کفر اور گمراہی کی باتیں اس  
میں شریک کر دی تھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو بھیج کر اس شریعت کو سیدھا کر دیا اس میں جو کچھ ہو گیا اسی کو رفع کر دیا یا اللہ ہمارے زمانہ میں اسلام کا جو یہی حال  
ہو گیا ہے نام کے مسلمانوں نے اس کو بالکل کچھ اٹھڑھا کر دیا ہے اب تو اپنے کسی ایسے مقبول بندے کو بھیج جو اسلام میں سے یہ کچھ رفع کر دے اور جیسے  
حضرت محمدؐ نے فولا دی کوڑوں سے عربوں کو درست کر دیا تھا ویسے ہی یہاں سے پیغمبر بھی ان کو فولا دی کوڑے لگا کر ان کی گنجی درست کر کے پورے  
یہ سمجھائے بھائے سے کسی طرح نہیں مانتے اور تعصب اور نفسانیت اور باپ دادا اور بزرگوں اور پیروں اور درویشوں کی تقلید نہیں چھوڑے  
**۱۶** منہ ۱۵ یعنی جن دلوں پر نہ برتن غفلت اور مصیبت اور کفر کے غلاف چڑھے ہوئے ہیں ان کے سب غلاف اتار کر نور ایمان اور ہدایت بھر نہ دے  
**۱۷** اس کو خود مولف نے سورہ فتح کی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے اور پیغمبرؐ پر ایمان لائے تھے تو سعید نے عبد العزیز  
اور فلیح کے خلاف بجائے عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے عبد اللہ بن سلام کا ذکر کیا حافظ نے کہا ممکن ہے کہ عطاء نے اس حدیث کو دونوں سے سنا ہو  
سعید کی روایت کو داری نے اپنے منہ میں اور یعقوب بن سفیان نے تاریخ میں اور طبرانی نے کمالا ۱۳ منہ ۱۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طارق عبد اللہ  
خمار بنی اور ان کے ساتھیوں سے کچھ کے بدل ایک اونٹ خرید لیا تھا ایک شخص کے ہاتھ ان کے پاس کھجور تھی اور یہ کھلا بھیجا کہ اچھی طرح اپنا حق مہا لیا اس  
روایت سے یہ نکلا کہ ماہی اسی کا نام ہے جو بیچے اس حدیث کو نسائی اور ابن جریر نے وصل کیا ۱۳ منہ ۱۵ اس کو در قطنی اور امام احمد اور ابن ماجہ اور بزار نے وصل کیا ۱۳ منہ

مَا لِي عَنْ تَأْنِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتِئَمَّ  
طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ  
۶۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
مُغِيرَةُ بْنُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبَنِي حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَرَسٌ  
فَاسْتَعْنَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ مَا أَنَّهُ  
أَنْ يَصْعُرَ مِنْ ذَنْبِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الِكَيْمِ فَلَمْ يَقْعُرُوا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَذْهَبَ فَصَنِيفَ تَمْرًا أَصْنَأَ قَالَا الْجَوْرَةَ  
عَلَى حِدَةٍ وَعَدَنِي رَيْدًا عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَرْسَلَهُ  
إِلَى فَعَلَعْتُ ثُمَّ أَرْسَلَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَدْنَى وَسُوطُهُ ثُمَّ  
قَالَ كُلْ لِمَنْ تَشَاءُ فَكَلَّمَهُمْ حَتَّى أَدْنَيْتَهُمُ الَّذِي  
لَهُمْ نَبِيٌّ تَمْرًا كَانَتْ لَهُ يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْءٌ وَ  
قَالَ فَرَأَيْتُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَالَ يَكِيلُ لَكُمْ  
حَتَّى أَذَاهُ وَقَالَ هَسَامٌ عَنْ وَهَبٍ عَنْ  
جَابِرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جُدَّ لَهُ فَأَدْنَى لَهُ -

خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نیچے جب  
تک اس پر قبضہ نہ کرے

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ اہم کو جبریر نے خبر دی انہوں نے  
میگرہ سے انہوں نے طمر شعی سے انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا  
عبد اللہ بن عمر بن حرام امیر سے باپ شہید ہو گئے اور قرض دیا  
پھوڑ گئے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہی کہ آپ قرض  
خواہوں کو سمجھا کر کچھ قرضہ معاف کر دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے  
یہی چاہا پس انہوں نے کچھ معاف نہیں کیا آخر آپ نے مجھ سے فرمایا  
تو ایسا کر باغ میں بھا اور اپنی کھجور کی ایک ایک قسم جدا جدا کھجورہ ایک  
جگہ حلق زید ایک جگہ پھر مجھ کو ملا بھیج جابر نے کہا میں نے ایسا ہی کیا  
بعد اس کے آپ سے کھلا بھیجا آپ تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر پر  
یا اس کے بیچ بیچ بیٹھ گئے اور فرمایا باپ باپ کر ان لوگوں کو دے  
میں نے مانپنا شروع کیا سب کا قرضہ پورا ادا کر دیا اور دیکھنا میں تو میری  
کھجور اتنی ہی ہے کچھ کم نہیں ہوئی اور فراس نے شعبی سے یوں روایت کی  
مجھ سے جابر نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اسی  
حدیث کو ذکر کیا اس میں یوں ہے کہ جابر برابر بانٹتے رہے یہاں تک  
کہ قرض سب ادا کر دیا اور ہشام نے وہب شعبی سے انہوں نے جابر سے نقل  
کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کھجور کاٹ اور قرض خواہ کا  
پورا قرضہ دے دے -

۱۱۰۰ - یہ بانی سے نکلیا یہ بیان ہے اور دوسری جگہ اٹھانہ ہے جابری اس حدیث کا بیل اور گزدریچا ہے ۱۱۰۰ - اور حذق زید دونوں کھجور قسمیں ہیں  
۱۱۰۱ - یہ آپ کا ایک کھلا ہوا مجرہ تھا پہلے یہ سارے باغ کی کھجور قرض داروں کے قرضہ کو بھی کافی نہ تھی اس لیے جابر نے چاہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سناش  
کر کے کچھ قرضہ معاف کر دیں لیکن قرض تو انہوں نے یہ سنا اللہ تعالیٰ نے جابر کا قرض بھی سب ادا کر دیا پھر کھجور جو کی توں ہی ۱۱۰۱ - اس روایت کو نو ہفت  
نے ابواب الوصایا میں دیا ۱۱۰۱ - اس کو خود مؤلف نے اسقر میں دیا اس حدیث سے امام قاری نے باب کا مطلب نکالا کہ جابر کھجور دے دے  
تھے تو اس کا مانپنا انہی کے ذمہ تھا ۱۱۰۱ -

باب ۲۵۵۲ - مَا لَمْ يَنْتَهَ مِنْ الْكَيْلِ -

۴۹۷ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
اَبُو لَيْثٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْمُقَدَّمِ  
بْنِ مَعْدِيكَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ بِبَارِكٍ لَكُمْ

باب ۲۵۵۳ - بَرَكَةُ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمُقَدَّمُ فِيهِ عَالِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۴۹۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حَبِيبِ  
اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
اِبْرَاهِيمَ حَزَمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَزَمَ مَكَّةَ  
الْمَدِينَةَ لَمَّا حَزَمَ اِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا فِي  
مُدَّةِهَا وَصَاعَهَا وَمِنَ مَا دَعَا اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ لِمَكَّةَ -

۴۹۹ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ خَالِدٍ  
عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَكْبَسَ  
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اللَّهُ بَارِكْ لَكُمْ فِي مِكْيَالِكُمْ وَبَارِكْ لَكُمْ فِي  
صَاعِكُمْ وَمِنْهُمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ -

باب ۲۵۵۴ - مَا لَمْ يَنْتَهَ مِنْ الْكَيْلِ -

باب ۲۵۵۵ - اَنَا جُ كَمَا بِنَا مُسْتَحَبٌ -

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ولید نے اہل  
نے ثور بن یزید جھمی سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں  
نے مقدم بن معد کرب سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ  
نے فرمایا اپنے اناج کو مایا کرو اس میں تم کو برکت ہوگی۔

باب ۲۵۵۶ - اَنَا جُ كَمَا بِنَا مُسْتَحَبٌ -  
اس باب میں حضرت عائشہ کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہب نے کہا ہم  
سے عمرو بن بکری نے انہوں نے عباد بن تیمم انصاری سے انہوں نے عبد اللہ  
بن زید انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا  
حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور اس کے لیے دعا کی اور میں مدینہ کو حرام کرتا  
ہوں جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا تھا اور میں نے مدینہ کے صاع اور  
مد کے لیے دعا کی جیسے ابراہیم نے مکہ کے لیے دعا کی تھی۔

مجھ سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام  
مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے  
انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مدینہ  
والوں کے ماپ میں برکت دے اور ان کے صاع میں برکت دے اور ان کے  
مد میں برکت دے۔

باب ۲۵۵۷ - اَنَا جُ كَمَا بِنَا مُسْتَحَبٌ -

۱۰ - یہ خریدتے وقت مالو تو یہ معارض نہ ہوگی اس حدیث کے جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میرے پاس کچھ جو تھے میں ان کو ایک مدت تک کھاتی رہی آخر تک اگر  
میں نے ان کو مایا تو وہ تمام ہو گئے ۱۱ - میں نے وہاں اور مد جو خاص آپ کے گھر میں تھا یہ سنی نے کہا اور حق یہ ہے جو حافظ نے کہا کہ اہل مدینہ کا صاع  
اور مد ادر ہے ۱۲ - اس کو خود مرثیٰ نے آخر کتاب الحج میں واصل کیا ۱۳ - اس روایت سے معنی کا وہ اعتراض ملاحظہ ہوتا ہے جو انہوں نے  
حافظ ابن حجر پر کیا کہ ترجمہ باب میں اہل مدینہ کا صاع اور مد ادر میں ادینا بعید ہے کیونکہ خود حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے ۱۴ - اس کا احتساب کرتے ہیں گرائی کے وقت  
غلہ خرید کر کے اس کو رکھ چھوڑنا کہ جب بہت گراں ہوگا تو بیس کے اگر ارزانی کے وقت خرید کر کے رکھ چھوڑے تو یہ احتساب منع نہیں ہے اسی طرح اگر گرائی کے وقت  
بھی اپنے اہل و عیال کے کھانے کے لیے خرید کر کے رکھ چھوڑے یہ بھی منع نہیں ہے باب کی حدیثوں میں احتساب کا ذکر نہیں ہے حافظ نے کہا (باقی صفحہ ۳۹۰)

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْسِ بْنِ أَبِي  
سَالَمٍ عَنْ أَبِيهِ رَوَاهُ قَالَ رَأَيْتُ الدَّيْلَمِيَّ يَشْكُرُونَ الطَّعَامَ  
فَجَازَقَهُ يَصْمُرُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَتَبَعُوهُ حَتَّى يُؤَدُّهُ إِلَى  
رِحَالِهِمْ

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وَعَبِيدُ بْنُ أَبِي كُرَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ رَوَاهُ عَنْ أَبِي  
أَن رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَى أَن يَتَبَعَهُ  
الزُّجْلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْكُوتِيَهُ قُلْتُ لَا بَيْنَ عِبَائِهِ رَيْنَ  
ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ دَرَاهِمٌ رَاوَهُ لَطْعَامٌ مُرَجَّحًا

۷۰۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ  
يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَتْبَاعِ طَعَامًا  
فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَفْضُضَ

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
بْنُ دِينَارٍ يَحْدِثُهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم کو ولید بن مسلم نے  
خبر دی انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے  
سالم سے انہوں نے اپنے باپ (ابن عمر) سے انہوں نے کہا میں  
نے دیکھا ہے جو لوگ اناج کے ڈھیر (بن ماپے بن تولے) آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خرید لیتے تھے ان کو مار پڑتی تھی اس لیے کہ  
جب تک اپنے گھرنے لے جائیں نہ بیچیں۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے  
انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن  
عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ کو قبضے سے پہلے بیچنے سے  
منع فرمایا طائیس کہتے ہیں ابن عباس سے اس کا مطلب پوچھا انہوں نے  
کہا یہ تو گویا روپیوں کے بدل بیچنا ہے کیونکہ غلہ تو مبیعہ پر دیا جائے گا

مجھ سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے  
عبد اللہ بن دینار نے کہا میں نے ابن عمر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ جب تک اس  
پر قبضہ نہ کر لے اس کو نہ بیچے

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
ان سے عمرو بن دینار بیان کرتے تھے انہوں نے زہری سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ ۳۹۱) امام بخاری نے احتکار کا جواز ثابت کیا اس حدیث سے کہ غلہ قبضے سے پہلے نہ بیچے یعنی اپنے گھر و مکان میں لانے سے پہلے تو اگر احتکار  
حرام ہوتا تو آپ یہ حکم نہ فرماتے بلکہ خریدتے ہی بیچ ڈالنے کا حکم دیتے اور شایدان کے نزدیک یہ حدیث ثابت نہیں ہے جس کو امام مسلم نے عمر بن عبد اللہ  
سے مرفوعاً نقل کیا احتکار وہی کرتا ہے جو گناہ گار ہے اور ابن ماجہ اور حاکم نے نکالا کہ جو کوئی مسلمانوں پر ان کا کھانا احتکار کرے گا اللہ اس پر جہنم کی بیڑی  
ڈالے گا نعوذ باللہ (امام حاشی صفحہ ۳۹۱) اس کی صورت یہ ہے مثلاً زبد نے دو من گھیوں عمرو سے دو روپیہ کے بدل خریدے اور عمرو سے یہ بھرا  
کہ دو نیچے بھر گھیوں دے اب زبد نے وہی گھیوں بکر کے ہاتھ چار روپیہ کو بیچ ڈالی تو درحقیقت زبد نے گویا دو روپیہ کو چار روپیہ کی بدل  
بیچا جو ہر حصہ سو روپیہ کی گھیوں کا تو اچھی نگ و جو دہی نہیں وہ تو دو ماہ کے بعد ملیں گے اور روپیہ بکر رہا ہے کلکتہ اور بمبئی میں اس  
قسم کی بیچیں ہزاروں ہوتی رہتی ہیں خبر اور چیزوں میں جو کھانے کی نہیں ہیں اس قسم کی بیع مختلف فیہ ہے لیکن اناج اور غلہ  
میں تو صحیح حدیث مخالفت میں وارد ہیں ۱۳۱۸

اَنَّا قَالَتْ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ صَرَفَ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا  
حَتَّى يَجِيءَ كَعْبَانِئًا مِنَ الْغَابَةِ قَالَ سُلَيْمٌ هُوَ الَّذِي  
حَفِظْنَاكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيهِ زِيَادٌ فَقَالَ  
اَخْبَرَنِي مَا لَكَ بَيْنَ اَوَّلِي سَمِعَ عُمَارُ بْنُ الْخَطَّابِ  
يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّهَبُ  
بِالدَّهَبِ رِبًا وَالْأَهَاءُ وَهَاءٌ وَالْبُرُ بِالْبُرِّ رِبًا  
هَاءٌ وَهَاءٌ وَالنَّمْرُ لِنَمْرٍ رِبًا وَالْأَهَاءُ وَهَاءٌ  
وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءٌ وَهَاءٌ

بَاب ۳۵ بَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَ  
فِي بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ -

۴۰۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ  
قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ رَوَاهُ طَائِفَةٌ  
يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَمَّا الَّذِي تَحَى عَنْهُ  
الرَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يَكْمَلَ حَتَّى يُقْبَضَ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِلْكًا -

۴۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

مالک بن اوس سے انہوں نے پوچھا کسی پاس روپیہ اشرفیاں ہیں  
بدلنے کو طلحہ نے کہا میرے پاس ہیں ہمارے خزانچی کو آنے دو جو  
غابہ میں گیا ہے سفیان نے کہا عمرو نے جیسے زہری سے روایت کی دی  
ہی ہم کو بھی زہری سے یاد ہے اس میں کوئی بات زیادہ نہیں ہے نیز زہری  
نے کہا مجھ کو مالک بن اوس نے خبر دی انہوں نے حضرت عمرؓ سے سنا  
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے آپ نے فرمایا سونے  
کا سونے کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ (نقد نقد) اور گہیوں  
کا گہیوں کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور جو کا جو کے بدل  
بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ

باب اناج کا قبضے سے پہلے بیچنا یا اس چیز کا بیچنا جو  
اپنے پاس نہیں کیسا ہے ؟

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ امام سے سفیان بن عیینہ نے  
کہ امام نے جو عمرو بن دینار سے یاد رکھا وہ یہ ہے کہ انہوں نے طائوس سے  
سنا انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
جس بیع سے منع کیا وہ غلہ کی بیع ہے قبضے سے پہلے ابن عباسؓ نے کہا میں  
تو ہر چیز کو ایسا ہی سمجھتا ہوں یعنی اس کی قبضے سے پہلے درست نہیں ہے  
ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہ امام نے

غابہ ایک مقام ہے مدینہ منورہ کے قریب جہاں کے درخت سے منبر نبویؐ بنایا گیا تھا ۱۲ منہ ۱۲ حدیث سے یہ نکلا کہ جو اور گہیوں ملبدہ ملبدہ قسم  
ہیں شافعی اور ابو حنیفہ اور امام احمد اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور مالک اور لیث کہتے ہیں وہ دونوں ایک ہی قسم ہیں ان کے نزدیک جو کو بھی گہیوں کے بدل  
اور ہار نہیں بیچ سکتے اسی طرح جو اور الگ قسم ہے بچاؤ الگ قسم ہیں اور اس حدیث کی تحت انشاء اللہ آگے آئے گی ۱۱ منہ ۱۱ باب کی حدیثوں میں  
اس چیز کی بیع کی ممانعت نہیں ہے جو بائع کے پاس نہ ہو اور شاید امام بخاری نے اس کو نکال لیا اس طرح پر کہ جب قبضے سے پہلے بیچنا درست نہ ہو  
تو جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس کا بھی بیچنا درست نہ ہو گا اور اس باب میں ایک صریح حدیث مروی ہے جس کو اصحاب سنن نے حکیم بن حزام سے نکالا  
کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اس چیز کو مت بیچ جو تیرے پاس نہ ہو اور شاید یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر نہ ہو گی اس وجہ سے اس کو نہ لاکے ۱۲ منہ ۱۲  
یہ ابن عباسؓ کا اجتہاد ہے اور دلالت کرتی ہے اس پر حکیم بن حزام کی حدیث کہ جو چیز کو مت بیچ جب تک اس پر قبضہ نہ کرے اس کو یہ بھی نے نکالا اور اس  
کا اسناد حسن سے متصل شافعیہ کا یہی مذہب ہے کہ کسی چیز کی بیع قبضے سے پہلے جائز نہیں سمجھتے اناج ہو یا اور کوئی چیز منقول ہو یا غیر منقول اور ابو  
حنیفہ کہتے ہیں منقول کی درست نہیں غیر منقول کی درست ہے اور امام مالک کہتے ہیں صرف کھانے اور اناج کی بیع قبضے سے پہلے درست نہیں اور  
چیزوں کی درست ہے اور امام احمد کہتے ہیں جو بیع یا کر رہتی ہے اس کی بیع قبضے سے پہلے درست نہیں اور چیزوں کی درست ہے ۱۱ منہ

مَا لَعَنَ عَنْ تَأْفِيعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ إِبْرَاهِيمُ مَنِ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَفِيضَهُ  
**باب ۴۵** مَنِ ارْتَأَى إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا جِزَاكَ أَنْ لَا يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْوِيَهُ إِلَى رَحْلِهِ وَالْأَكْبَرُ فِي ذَلِكَ

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَافَسُونَ جِزَاكَ يَخُونُ الطَّعَامَ أَيْ يَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوِدَهُ إِلَى

**باب ۴۵** إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ دَابَّةً وَوَضَعَهُ حِنْدَ الْبَابِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَتَاعًا أَوْ دَابَّةً الصَّفْقَةُ حَيْثُ يَجْمَعُونَ مِنَ الْمُبْتَاعِ

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا حُرُوفُ بْنُ أَبِي الْمَغَرَّةِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ عَالِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ يَوْمَ كَانَ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيَّامُ فِيهِ يَبِيعُ ابْنُ عُمَرَ أَحَدَ ظَهْرِي النَّهَارِ فَلَمَّا إِذْ نَزَلَ فِي الْحَوْفِ إِلَى النَّبِيِّ لَمْ يَرِ عَتَا أَوْ قَدْ أَفَانَا ظَهْرُ الْغَدَاةِ يَوْمَ الْبُكَيْرِ فَقَالَ مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لَأَمْرٍ حَدَّثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَأَنْ يَبْكَرَ أَخْرَجَ مِنْ عِنْدِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا

اسی حدیث سے نکل کر حاکم اسلام بیع ماسد پر سزا دے سکتا ہے امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ جو چیز انسان سے ہے یا پھر توں خریدی جائے اس کو بیع سے پہلے بیع سکتا ہے اور ابراہیمی اور اشعری سے بھی ایسا ہی منقول ہے اس حدیث سے ان کا رد پر توجہ دے **باب ۴۵** اس کو کھادی اور دارطی نے وصول کیا مگر اس میں محسوس کا لفظ نہیں ہے اس لئے کہ اس وقت آپ کا تشریف لانا خلاف معمول تھا آپ کے آنے کا وقت صبح تھا یا شام ۱۳ منہ

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ جب تک اس پر قبضہ نہ کرے اس کو نہ بیچے اسمعیل نے اپنی روایت میں استوفیہ کے بدلے یقینہ کہا **باب** جو شخص غلہ کا ڈھیر بن مالے بن تو لے خریدے وہ جب تک اس کو اپنے ٹھکانے نہ لائے اور کسی کے ہاتھ نہ بیچے اور اس کے خلاف کرنے والے کی سزا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیکھا لوگوں کو اس پتہ بندی کی جاتی جب وہ غلہ کا ڈھیر خرید کر کے اپنے ٹھکانے پر لانے سے پہلے اس کو بیچ ڈالتے

**باب** اگر کسی شخص نے کچھ اسباب یا ایک جانور خرید اور اس کو بائع ہی کے پاس رکھ دیا وہ اسباب تلف ہو گیا یا جانور مر گیا اور ابراہیمی منتر ہی نے اس پر قبضہ نہیں کیا تھا اور ابن عمر نے کہا بیع کے وقت جو مال زندہ تھا اور بیع میں شریک تھا وہ اگر تلف ہو گیا تو خریدار پر پڑے گا بائع اس کا تاوان نہ دے گا ہم سے فروہ بن ابی المغیرا نے بیان کیا کہ ہم کو علی بن مسرہ نے خبر دی

انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا کوئی دن کم گذر تا کہ آپ صبح اور شام ابوبکرؓ کے گھر میں نہ آئیں جب آپ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم مل گیا تو ہم اسی وقت گھر آئے جب آپ ظہر کے وقت تشریف لائے ابوبکرؓ کو اطلاع دی گئی تو وہ کہنے لگے اس وقت جو آنحضرت صلعم تشریف لائے ہیں تو کوئی نئی بات ہند رہی ہوئی ہے خیر جب آپ ابوبکرؓ کے پاس گئے تو فرمایا یہاں جو لوگ ہوں ان سے کہو باہر جائیں

اسی حدیث سے نکل کر حاکم اسلام بیع ماسد پر سزا دے سکتا ہے امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ جو چیز انسان سے ہے یا پھر توں خریدی جائے اس کو بیع سے پہلے بیع سکتا ہے اور ابراہیمی اور اشعری سے بھی ایسا ہی منقول ہے اس حدیث سے ان کا رد پر توجہ دے **باب ۴۵** اس کو کھادی اور دارطی نے وصول کیا مگر اس میں محسوس کا لفظ نہیں ہے اس لئے کہ اس وقت آپ کا تشریف لانا خلاف معمول تھا آپ کے آنے کا وقت صبح تھا یا شام ۱۳ منہ

هَذَا بِنْتَايَ يَعْنِي عَائِشَةَ وَأَسْمَاءُ قَالَ أَشْعَرَتْ  
أَنَّهُ قَدْ أَدْنَى بِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ الصُّحْبَةُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصُّحْبَةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنْ عَشِدْتِي نَاقَتَيْنِ أَعَدْتُ لَكُمَا الْخُرُوجَ  
فَخَذَا أَحَدَاهُمَا قَالَ قَدْ أَخَذْتُكُمَا  
بِالْثَّمَنِ

**باب ۵۸** لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا  
يَسْوَمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ  
يَنْزِلَهُ

۵۸۔۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَا لِكُ  
عَنْ تَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ  
۵۹۔۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا الشَّرْهَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يَبِيعَ حَاضِرًا لِبَايَةٍ وَلَا تَنْكَحُشُوا وَلَا يَبِيعُ  
الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَحْطُبُ عَلَى خُطْبَةٍ  
أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لَتَكْفَا مَا  
فِي رَأْسِهَا

ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ میں کوئی غیر آدمی نہیں ہے میری دو بیٹیاں ہیں  
عائشہ اور اسماء آپ نے فرمایا تم کو معلوم ہے مجھ کو ہجرت کی اجازت مل گئی  
ابوبکر نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ ہی چلوں گا آپ نے فرمایا میں بھی چلا ہوں  
میں تم کو ساتھ لوں ابوبکر نے کہا میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جن کو میں نے  
پہلے ہی سے سفر کے لیے طیار رکھا ہے ایک آپ لے لیجئے آپ نے فرمایا  
میں نے قیمت سے لی

**باب دوسرا** مسلمان بھائی بیع کر رہا ہو تو اس پر خود بیع نہ کرے  
اسی طرح دوسرے مسلمان بھائی کے مول پر خود مول نہ کرے جب تک  
وہ اجازت نہ دے یا چھوڑ نہ دے

ہم سے اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں  
نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں  
ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہر  
والا باہر والے کا مال نہ بیچے اور دھوکا دینے کے لیے قیمت میں بڑھاؤ اور  
کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیام پر پیام دے  
اور کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دوائے اس نیت سے  
کہ اس کے منہ کا نور اپنے منہ میں پڑ جائے

**۱۰** حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق سے اذنی مول لے کر انہی کے پاس رکھوا دی تو باب کا مطلب کہ کوئی بیع خرید کر کے  
بائع پاس رکھو اور اس سے ثابت ہوا ۱۱ منہ ۱۲ بیع پہلا بائع اگر اجازت دے کہ تم میں اپنا مال اس خریدار کو مبتلا ڈیو تو بیچنا درست ہے اسی طرح  
اگر پہلا خریدار اس بیع کو چھوڑ کر چلا جائے نہ خریدے تو دوسرے کو اس کا خریدنا درست ہے ورنہ حرام ہے امام ابو زامی نے کہا یہ امر مسلمان بھائی کے لیے  
خاص ہے اور مجبور ہے اس کو عام رکھنا کیونکہ یہ امر اطلاق سے بعید ہے کہ ایک شخص اپنا مال بیچ دے یا کسی شخص کو خرید دے ہے ہم بیچ میں جا کر دین اور اس  
کا فائدہ نہ ہونے دیں ۱۲ منہ ۱۳ بیع باہر والے جو غلہ یا اشیاء باہر سے لاتے ہیں وہ اکثر بستی دلال کے ہاتھ سستا بیچ کر اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اب کوئی شہر  
شہر والا ان کو بھاگنے کے لیے بھی نہ بیچو یہ مال میرے سپرد کر دیں اس کو مہنگا بیچ دوں گا تو اس سے منع فرمایا کیونکہ یہ بستی والوں کو نقصان پہنچا نا ہے

**باب ۳۸۲** بَيْعُ الْمَرْأَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ أَفْكَهُ  
النَّاسُ لَا يَتَرَوْنَ بَأْسًا يَبِيعُ الْمَعَارِفَ  
فِيْمَنْ يَبِيعُ

۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا الْعَسْكَرِيُّ الْكَلْبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ  
غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَاسْتَبَاحَ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرِيكَ نَعِيمُ  
بْنِ عَبَّاسٍ اللَّهُ يَكْنُزُ الْأَكْثَرُ لَهَا إِلَيْهِ

**باب ۳۸۳** التَّجَشُّعُ وَمَنْ قَالَ لَا يَبُوءُ ذَلِكَ  
الْبَيْعُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوَى التَّجَشُّعُ إِطْلُ رِبَا حَاتِنٍ  
وَهُوَ خِدَاعٌ بِإِطْلٍ لَا يَحِلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْحَدِيثُ فِي التَّاسِرِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا  
لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرًا فَهُوَ رَدٌّ

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّجَشُّعِ

**باب ۳۸۴** بَيْعُ الْغُرْدِ وَحَبْلِ الْجِلْدِ

**باب ۳۸۵** نِيلَامُ (سہراج) کے بیان میں

اور عطاء بن رباح نے کہا میں نے تو لوگوں کو دیکھا وہ لوٹ کے مال  
نیلام کرنے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی  
کہ ایک کنشی صہین نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے  
جابر بن عبد اللہ سے ایک شخص نے ایک غلام کو اپنے مرے بعد  
آزاد کر دیا پھر وہ مفلس ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
غلام کو لیا اور فرمایا اس کو کون خریدتا ہے مجھ سے نعيم بن عبد اللہ نے  
اس کو اتنے اتنے روپیوں پر خرید لیا آپ نے وہ غلام ان کے لئے لے کر دیا

**باب ۳۸۶** یعنی دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانا کیسا ہے  
اور بعضوں نے کہا یہ بیع درست نہیں اور ابن ابی اوفی نے کہا تجشع  
کرنے والا جو رہے سود خوار ہے اور تجشع فریب سے خلاف شرح بالکل  
درست نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب دوزخ میں لے  
جائے گا اور جو کوئی ایسا کام کرے جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے  
ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قصبی نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک  
نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے تجشع سے منع فرمایا۔

**باب ۳۸۷** دھوکے کی بیع اور حمل کے حمل کی بیع کا بیان

**۱**۔ اس کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے وصل کیا اور لوٹ کے مال پر ہر مال کو قیاس کیا ہے اس کا نیلام کرنا درست ہے ۱۲ منہ ۱۳ نعيم بن عبد اللہ نے آٹھ  
سودہ مر کو لیا جب آپ نے فرمایا کون اس کو خریدتا ہے تو یہ نیلام ہی ہوا اور اس طویل کا اعراض دفع ہو گیا کہ حدیث سے نیلام ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس  
میں یہ نہیں ہے کہ لوگوں نے مول بڑھانا شروع کیا اور مدبر کی بیع کا جو از محلا امام شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے لیکن امام ابو حنیفہ اور  
امام مالک کے نزدیک مدبر کی بیع درست نہیں ہے اور اس کی بحث انشاء اللہ آگے آئے گی ۱۲ منہ ۱۳ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ نے وہ بڑا  
غلام کے مالک کو دے دیے یعنی نے یوں کیا آپ نے وہ روپیہ نعيم کو دے دیے یہ صریح سود ہے ۱۲ منہ ۱۳ ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہی قول ہے  
اور مالک کے نزدیک بیع تو صحیح ہو جائے گی لیکن مشتری کو پھر دینے کا اختیار رہے گا اور حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک بیع صحیح ہے لیکن گنا ہے ہر نہ  
۱۴ منہ ۱۵ اس کو خود مؤلف نے کتاب الشهادات میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو ابن ہدی نے کامل میں وصل کیا ۱۴ منہ ۱۵ یہ حدیث آگے کتاب الصلح  
میں موصول آئے گی ۱۳ منہ ۱۵ دھوکے کی بیع یہ ہے کہ مثلاً برندہ بہا میں اڑ رہا ہے یا پھلی دریا میں جاری ہے یا ہرن جنگل میں بھاگ رہی ہے یا بر مرغ آئندہ



۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
فُلَانٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْيَتِيمِ  
وَكَانَ بَيْعًا يَتِيماً بَيْنَ أَهْلِ الْبَلَدِ هَيْئَةَ كَانَ الرَّجُلُ  
يَبْتَاعُ الْبَعْدُورَ فَإِنْ تَنَجَّجَ الشَّافِقُ نَحَرَ تَسْتَجَّ النَّوَى  
فِي بَطْنِهِمَا.

بَابُ بَيْعِ الْمَلَامَسَةِ وَقَالَ النَّسَّ

نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْكَهْثَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ  
وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ إِلَى الرَّجُلِ  
قَبْلَ أَنْ يَقْبَلَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ  
الْمَلَامَسَةِ وَالْمَلَامَسَةِ لَمَسُ الثَّوْبِ لَا  
يَنْظُرُ إِلَيْهِ.

۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
عَنِ الْمَسْدُودِ أَنْ يَتَحَيَّيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیس نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک  
نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الجملہ کی بیع سے منع فرمایا اور وہ ایک بیع ہتی  
جو جاہلیت کے زمانہ میں رائج تھی ایک شخص ایک اونٹ یا اونٹنی کو  
خریدتا اور قیمت دینے کی میعاد یہ مقرر کرتا کہ ایک اونٹنی جنے پھر اس کے  
پیٹ کی اونٹنی بڑی ہو کر جسے

باب بیع ملامسہ کا بیان اور انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

ہم سے سعید بن سفیر نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث بن سعد نے  
کہا مجھ سے عقیل نے اموں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر  
بن سعد نے خبر دی ان کو ابو سعید خدریؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے بیع منابذہ سے منع فرمایا وہ یہ ہے کہ آدمی جو کپڑا بیچتا ہے اس  
کو خریدار کی طرف پھینک دے اور وہ الٹ کر اس کو نہ دیکھے یوں ہی  
لے لے (کیوں کہ یہی شرط ہوئی تھی) اور آپ نے بیع ملامسہ سے  
بھی منع فرمایا وہ یہ ہے کہ جب خریدار کپڑے کو ہاتھ لگا دے اس  
کو دیکھے نہ کچھ تو بیع پوری ہو گئی

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب نے کہا ہم  
سے ایوب نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے  
انہوں نے کہا دو طرح کے لباس منع ہیں ایک یہ کہ آدمی ایک ہی کپڑے

میں سے پہلے بیچ ڈالے اسی طرح اس غلام یا لونڈی کو جو بھاگ گیا سو اور اسی طرح میں داخل ہے بیع معدوم اور مہجول  
اور جس کی تسلیم پر قدرت نہیں اور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع جاہلیت میں مروج تھی اس کی تفسیر آگے خود حدیث میں آئی ہے باب کی حدیث دھوکے کی بیع کا ذکر  
نہیں ہے مگر امام بخاری نے حبل الجملہ کی ممانعت سے نکال لیا کہ یہ کہ وہ بھی ایک دھوکے کی قسم ہے ممکن ہے کہ اونٹنی نہ جنے یا اس کا بچہ جو پیدا  
ہو وہ نہ جنے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے ابن مسعود اور ابن عمرؓ سے اور مسلم نے ابو ہریرہؓ سے اور  
ابن ماجہ نے ابن عباسؓ سے اور طبرانی نے سہل سے روایت کی اس میں صاف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا اور  
مواشیؓ (معدوم) لے لے جنہوں نے حبل الجملہ کی تفسیر کی ہے کہ کسی اونٹنی کے حمل کے حمل کوئی الحال بیچ ڈالے مثلاً یوں کہ اس اونٹنی کے پیٹ میں بچہ  
ہے اس کے پیٹ کے بچہ کو جس نے تیرے ہاتھ نیچا یہ بھی منع ہے اس لیے کہ وہ معدوم اور مہجول کی بیع ہے اور داخل ہے بیع ملامسہ دھوکے کی بیع میں باقی رہتا ہے

ثُمَّ يَرْفَعُهُ عَلَى مَنْكِبِهِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ لِلنَّاسِ  
وَالْبَيْعِ -

باب ۲۷۲ بَيْعُ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ النَّسَائِيُّ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۵ - حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ حَبَّانَ وَعَنْ ابْنِ الزُّنَادِ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيَ عَنْ الْمَلَاسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ -

۱۶ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أُوَيْلَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَطَاءِ  
بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْثَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمَلَاسَةِ  
وَالْمُنَابَذَةِ -

باب ۲۷۳ النَّهْيُ لِلْبَايِعِ أَنْ لَا يَتَّخِذَ الْبَايِعَ الْبَقْرَ  
وَالْعَظْمَ وَكُلَّ تَحْفَلَةٍ وَالْمَقْرَأَةِ الَّتِي مُرِيَ

میں گوٹھ مار کر بیچنے پر اس کو کاغذ سے پر ڈال لے (شرکاء گاہی رہے) اور  
دو بیعین منع ہیں ایک ملا مسدہ دوسری بیع منابذہ

باب بیع منابذہ کے بیان میں  
اور انسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا  
ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے  
انہوں نے محمد بن یحییٰ بن جہان اور ابوالزناد سے ان دونوں نے اعرج  
سے انہوں نے ابوبریرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملا مسدہ  
اور منابذہ سے منع فرمایا۔

ہم سے عیاش بن ولید بصری نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ  
ابن عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے  
عطاء بن یزید سے انہوں نے ابوسعیدؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا اور دو بیعوں سے بیع ملا مسدہ اور  
بیع منابذہ سے۔

باب اونٹ یا بکری یا گائے کے فخن میں دودھ جمع کر رکھنا  
بائع کو منع ہے اسی طرح ہر جاندار کے فخن میں اور مہراۃ وہ جانور ہے

بقیہ صفحہ سابقہ) ۱۵ اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے اور ملا مسدہ کی تفسیر آگے خود حدیث میں آتی ہے ۱۲ منہ تراشی صفحہ ۱۱ اس روایت  
میں دوسرے لباس کا ذکر نہیں کیا وہ اشتعال صناد ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے لیکن ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اس طرح لپیٹ لینا کہ باغہ وغیرہ کچھ باہر  
نہ نکل سکیں نسائی کی روایت میں بیع ملا مسدہ کی تفسیر یوں مذکور ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے میں اپنا کپڑا تیرے کپڑے کے خوش بیچنا ہوں اور کوئی  
دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے صرف چھوے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں یہ بھڑے کہ جو میرے پاس ہے وہ تیری طرف پھینک دوں گا اور جو  
تیرے پاس ہے وہ میری طرف پھینک دے بس اسی شرط پر بیع ہو جائے اور کسی کو معلوم نہ ہو کہ دوسرے پاس کتنا اور کیسا مال ہے ۱۲ منہ ۱۱  
اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۱ مثلاً لونڈی ہو یا گدھی ان کے دودھ کے بدل ایک صاع نہ دیا جائے گا اور صاع ۱۱  
نے گدھی کے دودھ کا بدلہ دینا لازم نہیں رکھا لیکن لونڈی میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور جمہور اہل علم صحابہ اور تابعین اور مجتہدین نے باب کی  
حدیث پر عمل کیا ہے کہ ایسی صورت میں مشتری چاہے تو وہ جانور پھر دے اور ایک صاع کھجور کا دودھ کے بدلہ دے خواہ ہیبت ہو یا کم اور تنفیہ  
نے قیاس پر عمل کر کے اس صحیح حدیث کا خلاف کیا ہے اور کہتے ہیں کہ ابوبریرؓ فتیہ نہ تھے اس لیے ان کی روایت قیاس کے خلاف قبول نہیں ہو سکتی  
اور یہ کھلی دھینگا مٹھی ہے ابوبریرؓ نے آنحضرتؐ سے یہ حکم نقل فرمایا ہے جس کا اتباع واجب ہے اور لطف یہ ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے جن کو تنفی  
فقہ اور اجتہاد میں امام جانتے ہیں ان سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور شاید تنفیہ کو الزام دینے کے لیے امام بخاری نے اس کے بعد عبد اللہ بن  
مسعودؓ کی روایت نقل کی ہے اور خود تنفیہ نے بہت سے مقاموں میں حدیث کو قیاس پر عمل کرنے سے حبیہ و موافقہ اور قہر بانی بر صوفیہ



الْبُيُوعُ -

۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعَ بَعْضُكُمْ  
عَلَى بَيْعٍ بَعْضٌ وَلَا تَتَجَشَّسُوا وَلَا يَبِيعَ حَاضِرٌ  
لِبَايَدٍ وَلَا تَصْطَرِدُوا النَّعَمَ مِمَّنْ ابْتِاعَهَا فَهُوَ خَيْرٌ  
النَّعَمَ يَنْ بَعْدَكَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ تَضَيَّعَتْ  
أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا سَادَهَا وَصَاعًا  
مِنْ تَمْرٍ -

باب ۲۶۶ - إِنْ شَاءَ رَكَدَ الْمُصْتَمِرَّةُ وَرَفَعَتْ  
حَلْبَتَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ -  
۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَبْيَادُ  
أَنَّ ثَابِتًا مَقُولِي عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ  
سَمِعَ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ ابْتِاعَتْ مِنْ شَتْرَى غَنَاقَمَةً  
فَلَحْتَلِبَهَا فَإِنْ سَرَّ ضَيْبَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي  
حَلْبَتِهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ -

باب ۲۶۷ - بَيْعُ الْعَبْدِ الرَّائِي وَنَاقِلِ شُرْطِهِ  
إِنْ شَاءَ رَكَدَ مِنَ الزَّيْنِ -  
۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

بستی سے آگے بڑھ کر مال لانے والوں سے خریدنا منع کیا ہے  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی سے بیان کیا کہ امام مالک  
نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قافلہ والوں سے  
(جو بل بیچنے کو لائیں) آگے جا کر نہ ملو اور کوئی تم میں سے ایک دوسرے  
کی بیع پر بیع نہ کرے اور بخشش بھی مت کرو اور بستی والا باہر والے کامل (دوک)  
کر نہ بیچے اور بکریوں کا دودھ حق میں اٹھامت کرو اور جو کوئی ایسی بکری لکھو  
میں آن کر (مول لے لے اس کو دودھ دوہنے کے بعد دو میں سے ایک  
بات کرنے کا اختیار ہو گا چاہے تو اس کو رہنے دے چاہے تو پھر دے  
اور ایک صاع کھجور دیدے

باب اگر خریدار چاہے تو مصراۃ بکری پھیر دے اور  
دودھ کے بھوض ایک صاع کھجور دیدے  
ہم سے محمد بن عمرو نے بیان کیا کہ امام سے کمی بن ابراہیم نے  
کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہ مجھ کو زیاد غزسانی نے ان سے ثابت  
بن عیاض نے بیان کیا جو عبد الرحمن بن زید کے غلام تھے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
کوئی ایسی بکری خریدے جس کے حق میں دودھ اکٹھا کیا گیا ہو پھر اس کا  
دودھ دھوے تو اس کو اختیار ہے چاہے تو رہنے دے اور جو نہ چاہے  
(تو پھر دے) دودھ کے بدل ایک صاع کھجور دیدے۔  
باب اگر زانی غلام کی بیع اور شتر بیچنے کا خریدار ایسے  
غلام لونڈی کو پھیر سکتا ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ امام سے لیث نے

۱۔ اس کا بیان آگے ایک باب میں آئے گا اور بخشش کا بیان اور پھر چکا ہے ۱۲ من ۲۰ یعنی ہر بکری کے دودھ کے بدل ایک صاع کھجور کا دے اور لھنوں نے  
کہا کہ اگر ہزار بکریاں بھی ایسی خریدے تو سب کے دودھ کے بدل ایک دینار کافی ہے ۱۲ من ۲۰ کیوں کہ یہی ایک عیب ہے شتر کی روایت کو سعید بن منصور نے ذکر کیا  
باب کی حدیث میں گو غلام کا ذکر نہیں مگر امام بخاری نے غلام کو لونڈی پر قیاس کیا اور حنفیہ کے نزدیک لونڈی زنا کے عیب سے پھیری جاسکتی ہے لیکن غلام نہیں پھیرا جاسکتا ہے

لَا يَتَّخِذُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَدِينِيُّ عَنْ أَبِي  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَتِ الْأُمَمُ فَمَكِينٌ زَكَاةً  
فَلْيَعْلَمَهُ مَا وَلَا يَكْتَرِبْ ثُمَّ إِنَّ نَزَلَ فَمَكِينٌ مَا وَلَا يَكْتَرِبْ  
ثُمَّ إِنَّ نَزَلَ فَمَكِينٌ فَمَكِينٌ مَا وَلَا يَكْتَرِبْ مِنْ شَيْءٍ -

۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
هُرَيْرَةَ وَكَثِيرِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سُئِلَ عَنِ الْأُمَمِ إِذَا نَزَلَتْ وَلَهُ مَحْصُونٌ قَالَ إِنْ نَزَلَتْ  
فَأَجْلَلُوا وَهَاتُوا ثَمَنَ نَزَلَتْ فَأَجْلَلُوا وَهَاتُوا ثَمَنَ إِنْ نَزَلَتْ فَيَكُونُوا  
وَكُلُوْهُمْ فَيَقُولُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ النَّاسِ  
أَوْ لَا الرَّابِعَةَ -

بَابُ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ مَعَ الشَّيْءِ -

۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَاكِشَةُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَيْ مَا غَنَيْتُ فَإِنَّ الْوَلَاءَ  
لِمَنْ أَغْنَى عَنْهُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
الْعَشِيِّ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ فَأَجَلُ  
أَنْ تَأْسِ يَشْتَرِ طَرِطُونَ شَرُّ وَطَأْتِيسٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ  
مَنْ اشْتَرِطَ طَرِطَ طَأْتِيسٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ

کما مجھ سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ کیساں سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا  
جب لونڈی کا زنا کھل جائے (ثابت ہو جائے) تو اس کا مالک اس کوڑے  
لگائے پھر نہ بھڑکے اگر پھر زنا کرے پھر کوڑے لگائے پھر نہ بھڑکے اگر پھر تیسری  
بار زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے گو ایک بالوں کی رسی ہی کے بدل

ہم سے اسمعیل نے بیان کیا کما مجھ سے امام مالک نے انہوں نے  
ابن شہاب سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
اور زید بن خالد سے دونوں نے کما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا  
لونڈی اگر محضہ (یعنی بیابھی ہوئی) نہ ہو اور وہ زنا کرے تو کیا کرنا چاہیے  
آپ نے فرمایا اس کو کوڑے مارو اگر زنا کرے پھر کوڑے لگاؤ اگر پھر زنا کرے  
تو اس کو بیچ ڈالو ایک رسی ہی کے بدل سہی ابن شہاب نے کما مجھ  
یا وہیں آپ نے تیسری بار کے بعد بیچنے کا حکم دیا یا چوتھی بار کے بعد  
باب غور قوں سے خرید و فروخت کرنا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کما ہم کو شعیب نے خبر دی  
انہوں نے زہری سے ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ  
نے کما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ  
سے پریرہ کے خریدنے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اس کو خرید کر کے آزاد کر  
وے نہ کر کہ اسی کو ملتا ہے جو آزاد کرے پھر شام کو آپ (منبر پر خطبہ بنا کر)  
کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہئے اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا  
ہے وہ وہ شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا جو شخص ایسی شرطیں  
لگائے جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا وہ لغو ہیں گو سو بار شرطیں لگائے

۱۔ یعنی حد لگانے کے بعد پھر چھڑکے اور ملامت نہ کرے کیونکہ قصور کی سزا مل چکی خطاب نے کما ترجمہ یوں ہے اس کو کوڑے لگائے اور مرتد بھڑکی  
پر اکتفا نہ کرے ۲۔ منہ ۳۔ ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر لونڈی محضہ ہو تو اس کو سنگسار کر دینا حلال کہ لونڈی غلام پر بالا جماع رجم نہیں ہے  
کیونکہ خود قرآن میں حدان حکم موجود ہے فاذا اقصیٰ اثمین لیس فیہما نصف ما علی الحسنات من العذاب اور رجم کا نصف نہیں ہو سکتا تو کوڑوں کا نصف  
مرد ہو گا یعنی پچاس کوڑے مارو بعضوں نے کما حدیث کا ترجمہ یوں ہے اگر لونڈی اپنے تئیں زنا سے نہ بچائے اور زنا کرے ۴۔ منہ

فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ سَمِعَ اللَّهُ مِنْكُمْ وَكَانَ اللَّهُ فِي شَيْءٍ مُّشِيرًا

۲۴- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي حَبَادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَحْدِثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ عَلَّمَ سَاوَمَ بْنَ بَرٍّ كَافِرًا إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا جَاءَتْ لَتِ إِيَّاهُمْ أَوْ أَمَّا أَنْ يَتَّبِعُوهَا لَا أَنْ يَتَّبِعُوهَا الْوَلَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَتَقَى فُلْتُ لِنَافِعٍ حُزًّا كَانَ رُجُوعًا أَوْ حَبَدًا أَتَقَالُ مَا يَكُونُ بَيْنِي

بَابُ ۲۴ هَلْ يَكُونُ حَاضِرًا لِلْبَيْعِ بِغَيْرِ بَيْعٍ وَهَلْ يُعْلَنُ أَوْ يُنْصَحُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَصَحَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُصَحِّمْ لَهُ وَرَحِمَ فِيمَنْ عَطَاءٌ

۲۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالسَّمْعَ وَالطَّاعَةَ وَلَا تُنْفَعُ بِحُلٍّ مُسْلِمٌ

ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے کہا میں نے نافع سے سنا وہ عبد اللہ بن عمر سے نقل کرتے تھے کہ حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ کا رخ اس کے مالکوں سے چکایا پھر آنحضرتؐ نماز کے لیے نکلے جب لوٹ کر آئے تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے کہا بریرہؓ کے مالک نہیں مانتے وہ کہتے ہیں اس کا ترکہ تو ہم لیں گے آپ نے فرمایا ترکہ تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے ہمام نے کہا میں نے نافع سے پوچھا بریرہؓ کا خاوند آزاد تھا یا غلام انہوں نے کہا میں نہیں جانتا۔

باب کیا بستی والا باہر والے کا مال بن اجرت کے بیچ سکتا ہے کیا اس کی مدد یا اس کو نصیب کر سکتا ہے اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب کوئی اپنے بھائی سے صلاح خیر چاہے تو اس کو اچھی صلاح دے اور عطاء نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبد اللہ مجلی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں پر بیعت کی گواہی دیتا ہوں اس کی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک محمد اس کے پیچھے ہوئے ہیں اور نماز و زکوٰۃ سے ادا کرتا ہوں گا اور زکوٰۃ دیا کروں گا اور حاکم اسلام کا حکم سنوں گا اور مانوں گا اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا

۱- اس کا اعتبار ہے اور حدیث میں جو شرطیں پختہ ہیں بیان فرمائیں وہ بھی اللہ ہی کی لگائی ہوئی ہیں کیونکہ جو کچھ حدیث میں ہے وہ بھی اللہ ہی کے حکم سے بیخبط آپ نے اس وقت سنایا جب بریرہؓ کے مالک حضرت عائشہؓ سے یہ شرط لگاتے تھے کہ ہم بریرہؓ کو اس شرط سے بیچتے ہیں کہ اس کا ترکہ ہم لیں گے ۲- ہم سے ترجمہ باب نکلتا ہے شرطوں سے خرید فروخت کرنے کا جو از ۱۲ من ۳- امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں جو ممانعت آئی ہے کہ کسی دوسرے والے کا مال نہ بیچے اس کا یہ مطلب ہے کہ اس سے اجرت لے کر نہ بیچے اگر بطور عداوت اور خیر خواہی کے اس کا مال بیچ دے تو وہ من نہیں ہے کیونکہ دوسری حدیثوں میں مسلمان کی امداد اور خیر خواہی کرنے کا حکم ہے ۴- من ۵- اس کو امام احمد اور یحییٰ نے حجاز سے وصل ۶- من ۷- یحییٰ عطاء ابن ابی رباح نے اس کو عبد الزق سے وصل کیا ۸- من ۹- یہ حدیث اور کتاب الایمان میں گندہ لگی ہے یہاں امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ جب ہر مسلمان کی خیر خواہی کا اس میں حکم ہے تو اگر بستی والا باہر والے کا مال نکلتا ہے بیچ دے اس کی خیر خواہی کرے تو ثواب ہو گا نہ گناہ اب اس حدیث کی تاویل یہ ہوگی جس میں اس کی ممانعت ہے اس میں ہے جب اجرت لے کر بیچے باقی ہر غرض

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ  
حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَقُوا الذُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ  
لَبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا  
يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ  
بَسْمَلًا.

بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لَبَادٍ  
بِاجْزَاءِ

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرِ الْخُرَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لَبَادٍ رِبَهٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
بَابُ مَنْ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ بِالسَّمَرَةِ  
وَكِرَّةِ ابْنِ سِيرِينَ وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَابْنِ أَبِي شَرِيحٍ  
قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالواحد نے کہا  
ہم سے عمر نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے  
باپ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا قافلہ سواروں سے (جو غلے کے آئیں) آگے جا کر نہ ملوان کو بستی  
میں آنے دو اور بستی والا باہر ولے کا مال نہ بیچے طاؤس نے کہا میں  
ابن عباس سے پوچھا اس کا مطلب کیا ہے کہ بستی والا باہر ولے کا  
مال نہ بیچے انہوں نے کہا اس کا دلال نہ بنے بلکہ

باب جس نے اجرت لے کر بستی والے کو باہر ولے کا  
مال بیچنا مکروہ رکھا ہے۔

مجھ سے عبداللہ بن صباح نے بیان کیا کہ ہم سے ابوعلیٰ خضعی نے  
انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے کہا مجھ سے  
میرے باپ عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن  
عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ بستی والا  
جنگل دیہات والے کا مال بیچے ابن عباس نے ایسا ہی کہا۔

باب بستی والا باہر ولے کے لئے دلالی کر کے مول نہ لے۔

اور ابن سیرین اور ابن کیم خضعی نے اس کو مکروہ رکھا ہے بائع اور مشتری دونوں  
کے لئے ابراہیم خضعی نے کہا عرب کہتے ہیں بع ثوبا یعنی کپڑا خرید رہے ہیں

دفعہ صفحہ سابقہ) جب موت کثیر ایسا کہ اسے اولیٰ والوں کو نقصان پہنچائے اور اپنا فائدہ کر لینی نیت ہو یہ ظاہر ہے کہ مال بالذاتیات ۱۱۳  
حواشی صفحہ ۱۲۱ اس سے دلالی کا حق فہم کر رہی والوں کو نقصان پہنچائے اگر یہ دلال نہ بنتا تو شاید بیع ہو چکے فہم سائل جاتا تو یہ بیع بالذاتیات ۱۱۳  
خفیہ ہے کہ اگر حدیث اس نکتہ سے خاص ہے۔ جب قلعہ کا قحط ہو یا کیسے کہا عام ہے۔ ہمہ الامام احمد بن حنبل کے موقوف ہے کہ حدیث اس صورت میں ہے  
جب پانچ باتیں ہوں جنگل سے کوئی اسباب بیچے کوئے اس کے ذریعہ پہنچنا چاہیے قرعہ اس کو معلوم نہ ہو بستی والا قصد کرے اس کے پاس جائے مسلمانوں کو اس پر  
کی حاجت ہو جب یہ باتیں پائی جائیں گی تو بیع حرام اور باطل ہوگی ۱۲۱ نہ صحیح ہوگی ۱۲۲ اس حدیث کا قائل اور اگر کوئی بستی والا باہر ولے کا دلال بنے  
یعنی اگر موت لیکر اس کا مال نہ بکوائے اور باہر کا بی مطلب ہے کہ بستی والا باہر ولے کا مال بکوائے نہ باہر ولے خریدار کو بیس والوں کا  
مال خریدنے والے دونوں صورتوں میں اگر بیع کو طالع بنے دن سیرین کے اثر کو تو ابو عوانہ نے وصل کیا حافظ نے کہا ابراہیم خضعی کا اثر مجھ کو نہیں ملا ۱۲۱ نہ کہ  
مطلب ہے کہ حدیث میں جو بیع حاضر لیا ہے۔ یہ بیع اور اثر اور فہم کو شامل ہے۔ جیسے شریعے باع کے معنی میں آتا ہے قرآن میں ہے و شروہ فہم  
نہ یعنی بلکہ ایسے ہی باع بھی شریعے کے معنی میں آتا ہے۔ اور دونوں صورتوں میں بیع میں ۱۲۱ نہ

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا الْمُكَنَّى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُرْوَاهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَّكِعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعٍ أَخِيَرٍ  
وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۝

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ  
حَدَّثَنَا بَنُو عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَسْرَجُ بْنُ مَالِكٍ ۝  
نَحْنُ نَأْتِي أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۝

باب ۴۲۔ النَّبِيُّ عَنْ تَلْقَى التَّكْبَارِ أَنَّ  
بَيْعَهُ مَرْدُودٌ لِأَنَّهُ مَجَابِلُ عَامٍ إِذَا كَانَ  
بِهِ عَالِمًا وَهُوَ خِذْلٌ فِي الْبَيْعِ وَالْخِذْلُ لَا يَجُوزُ  
۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ التَّلْقَى وَكَانَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۝

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ عَنْ ابْنِ كَالْبِ بْنِ  
أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَا مَعْنَى قَوْلِهِ لَا  
يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ لَا يَكُنْ لَهُ مِثْلُ سَرٍّ  
۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہ مجھ کو ابن جریج نے خبر  
دی انہوں نے ابن شہاب کے انہوں نے سعید بن مسیب کے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کے مول پر مول نہ کرے اور بخش  
کرے اور نہ سستی والا باہر ملے کے لئے بیچے یا مول لے۔

ہم سے محمد بن مشنی نے بیان کیا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے  
کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا اللہ  
ماتے نے کہا ہم کو اس کی ممانعت ہوئی کہ سستی والا باہر ملے کیلئے بیچے دے خرید  
باب پہلے سے جا کر قافلہ والوں سے ملنے کی ممانعت اور ایسی بیع  
لغو ہے پھر دی جائیگی کیونکہ ایسا کرنا حلال جان بوجھ کر گنہگار ہے۔  
اور یہ ایک قسم کا فریب ہے۔ جو درست نہیں ہے۔

ہم سے محمد بن بشائر نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالوہاب نے  
کہا ہم سے عبید اللہ بن عمری نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ والوں  
آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا ہے اور سستی والے کو باہر ملے کا مان بیچنے سے  
مجھ سے عباس بن ولید نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن علی نے  
کہا ہم سے عمر نے انہوں نے ابن طاووس سے انہوں نے اپنے باپ کے  
انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا اس کا مطلب کیا ہے کہ  
بستی والا باہر ملے کا مال نہ بیچے انہوں نے کہا اس کا دلال نہ بنے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم  
سلمان تیمی نے انہوں نے ابو عثمان ہندی سے انہوں نے عبداللہ بن سعوط سے

۱۔ جب کہیں باہر سے برہر بیٹے غلہ کی رسد آتی ہے۔ تو بیٹے بن ملے یہ کہتے ہیں کہ ایک دو کوں سستی سے آگے نکل کر وہ میں ان پر پاروں سے بستر میں  
اور ان کو دفاد اور دھوکا دیکر سستی کا نرخ اڑا کر لیا جائے کہ ان کا مال خرید کر لیتے ہیں جب وہ سستی میں آتے ہیں تو دیکھتے ہیں۔ وہاں کا نرخ بڑھا ہوا ہے اور  
ان کو مجھ دیا گیا امام بخاری کے نزدیک ایسی صورت میں بیع باطل اور لغو ہے بعضوں نے کہا ایک کوں حرام ہے، لیکن بیع صحیح ہو جائے گی اور ان کو اختیار  
ہوگا۔ سستی میں اگر وہاں کا نرخ دریا نہ کر کے اس بیع کو قائم رکھیں۔ یا نسخ کر ڈالیں متعینے کہا ہے۔ اگر قافلہ والوں سے آگے جا کر ملنا سستی والوں کو نقصان  
کا باعث ہو تو تب تو مکر وہ ہے۔ ورنہ مکر وہ نہیں ۱۱ سنہ ۱



قَالَ مَنْ اشْتَرَى مُحْفَلَةً فَلْيُرِدْ مَعَهَا صَاعًا قَالَ وَ  
ثُمَّ لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلْقَى  
الْبَيْعِ.

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ  
عَلَى بَيْعٍ بَعْضٌ دَلَا تَلْقُوا السِّلْعَ حَتَّى يُعْبِطَ بِهَا  
إِلَى السُّوقِ.

بَابُ مَنْ مَنَعَ التَّلْقَى.

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جَوْزُجِيَّةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
تَلْقَى الرُّكْبَانُ فَتَشْتَرِي مِنْهُمْ الطَّعَامَ فَتَقْبَلُ  
الْبَيْعَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّبِعَهُ حَتَّى يَبْلُغَ  
بِهِ سُوْقِي الطَّعَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا فِي  
أَعْلَى السُّوقِ يَسْتَبِيحُ حَدِيثٌ عُيُودُ اللَّهِ.

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُمَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
عَنْهُ قَالَ كُنَّا بَيْنَا عَوْنُ الطَّعَامِ فِي أَعْلَى السُّوقِ  
فَيَبِيعُونَ فِي مَكَانِهِمْ فَتَقْبَلُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّبِعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ يَتَّبِعُوهُ

انہوں نے کہا جو کوئی دودھ جمع کی ہوئی بکری خریدے وہ بکری  
پھیرے اور اس کے ساتھ ایک صاع دے اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کی  
بیع پر جیسا وہ کچھ بیچ رہا ہو بیع نہ کرے اور نہ جو مال باہر  
آ رہا ہو اس سے آگے جا کر ملو جب وہ بازار میں آئے۔

باب قافلے سے کتنی دور آگے جا کر ملنا منع ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ نے  
انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما سے کہا ہم آگے جا کر قافلہ سواروں سے ملا کرتے ان سے غلہ خریدتے  
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس سے منع فرمایا کہ ہم اس  
مال کو ایسی جگہیں جیگہ لانج کے بازار میں لائیں یا ہماری کہہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما نے بازار کی بلند گاہ پر چڑھ کر آگے گئے اور یہ بات عبداللہ کی حدیث سے منقول ہے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے  
عبداللہ سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما سے انہوں نے کہا لوگ ایسا کرتے تھے کہ بازار کی بلند جانب جا کر غلہ خریدتے پھر سکو  
وہیں بیچ ڈالتے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کیا کہ غلہ وہاں  
نہیں بیچیں جب تک اس کو اٹھوا کر دوسری جگہ نہ لے جائیں۔

۱۵۔ اس باب کا ایسے امام بخاری کا مطلب ہے کہ اس کی کوئی حد مقرر نہیں اگر بازار میں ایسے ایک قدم بھی آگے جا کر ملو تو اس نے حرام کام کیا ۱۲۔ منہ  
یعنی اس روایت میں جو کچھ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قافلہ والوں سے آگے جا کر ملنے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ کسی سے باہر نکل کر یہ تو حرام اور منع تھا  
بلکہ عبداللہ کا مطلب ہے کہ بازار میں آجائے کہ بعد اس کے کہ ان سے بیچ کیونکہ اس روایت میں اس امر کی ممانعت ہے کہ غلہ کو جہاں خریدیں  
وہاں نہ بیچیں اور اس کی ممانعت اس میں نہیں ہے کہ قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنا منع ہے۔ ایسی حالت میں یہ روایت ان لوگوں کی دلیل نہیں  
ہو سکتی جنہوں نے قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنا درست رکھا ہے۔ ۱۲۔ منہ ۱۵۔ معلوم ہوا کہ جب قافلہ بازار میں آجائے تو اس سے آگے بڑھ کر  
ملنا درست ہے۔ بعضوں کا یہی کہ ایک آگے بڑھ کر ملنا درست نہیں کہنے کا ایسا اختلاف ہے کہ کوئی کہتا ہے ایک میل سے کم آگے بڑھ کر ملنا باقی آیتیں

بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ شُرُطًا عَلَى الْبَيْعِ  
 ۴۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
 مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
 قَالَتْ جَاءَتْ نِسَاءَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ كَأَنَّكِ أَهْلِي عَلَى  
 تَبَعِ أَدَانِي فِي مَكَلٍ عَامٍ وَقِيَّةٍ فَأَعْيَنِي نَعْلُكُ  
 إِنِّي أَخْبَرْتُ أَنَّ أَعْدَاءَهُمْ دُونَكَ وَلَا تَدْرِي  
 لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ  
 لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي  
 قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ  
 الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ خُذِي مِمَّا دَاخِلِي لَهُمُ الْوَلَاءُ فَإِنَّا  
 الْوَلَاءُ لِمَنْ أَحَقُّ نَفَعْتُ عَائِشَةَ ثُمَّ قَامَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَمَدَّ  
 اللَّهُ وَأَخْبَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ  
 رِجَالٍ يَشْتَرُطُونَ شُرُطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا  
 كَانَ مِنْ شُرُطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ  
 مِثْلَهُ شُرُطٌ فَعَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشُرُطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَ  
 إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَحَقُّ.

۴۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
 مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ  
 أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ آدَاتُ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً  
 فَتَعْتَمِدَ فَقَالَ أَهْلُهَا يَنْتَحِرِكُهَا عَلَى أَنْ دَلَّهَا

باب اگر کسی نے بیع میں ناجائز شرطیں لگائیں۔  
 ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
 خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ کے انہوں  
 حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا بریرہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی  
 میں نے اپنے مالکوں سے نوادقیہ چاندی پر کتابت کی ہے ہر سال میں  
 ایک اوقیہ تو میری کچھ مدد کرو میں نے کہا اگر تیرے مالک منظور کریں تو میں انکو  
 ایک مشمت ان کا سب پیہ دی دیتی ہوں اور تر ترکہ میں لوں گی بریرہ  
 اپنے مالکوں پاس گئی ان سے ذکر کیا انہوں نے نہ مانا پھر وہ لوٹ کر  
 آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ پاس بیٹھے ہوئے تھے  
 اس نے کہا میں نے ان سے بیان کیا وہ نہیں مانتے کہتے ہیں ترکہ تم  
 لیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا اور حضرت عائشہؓ نے بھی  
 آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے اور ترکہ کی شرط جو وہ کہتے  
 ہیں اس پر چپ ہو رہ ترکہ تو اسی کو ملے گا جو کوئی آزاد کرے حضرت  
 عائشہؓ نے ایسا ہی کیا پھر آپ قطبہ سنانے کو لوگوں میں کھڑے  
 ہوئے پہلے اللہ کی جیسی چاہیے تعریف کی پھر فرمایا اما بعد لوگوں کو  
 کیا ہو گیا ہے۔ وہ شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا  
 جو شرط اللہ نے جائز نہیں رکھی وہ باطل اور لغو ہے اگرچہ  
 کوئی سو بار وہ شرط لگائے اللہ کا حکم سب سے مقدم ہے  
 اور اللہ کی شرط بھی مضبوط ہے۔ اور ترکہ اسی کا ہے  
 جو آزاد کرے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
 خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے حضرت عائشہؓ  
 نے ایک لونڈی بریرہ خرید کر کے آزاد کرنا چاہی اس کے مالکوں نے کہا  
 ہم اس شرط پر بیچتے ہیں اس کا ترکہ ہم لیں گے حضرت عائشہؓ نے اس کا ذکر

لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ لَنَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

**باب بیع النمر بالنمر:**

۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَائِلٍ بْنِ أَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَاءُ بِالْزُّبُرِ  
إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّوِصِرِ إِلَّا هَاءَ  
وَهَاءَ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.

**باب بیع الذریب بالذریب الطعاً بالطعاً:**

۳۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا نَائِلٌ عَنْ نَافِعٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمَرْأَةِ ابْنَةِ  
بَيْعِ النَّمْرِ بِالنَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعِ الذَّرْبِ بِالذَّرْبِ كَيْلًا  
۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ  
الْمَزَانَةِ قَالَ وَالْمَرْأَةِ أَنْ يَبِيعَ  
النَّمْرَ بِكَيْلٍ إِنْ زَادَ فَلَيْ وَإِنْ نَقَصَ  
فَعَلَى كَالِ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا وَخِجَمِهَا.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا تو ایسا کہنے سے اپنے  
قصد سے باز مت رہ وارث تو وہی ہوگا جو آزاد کرے  
باب کھجور کو کھجور کے بدل بیچنا۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے  
ابن شہاب سے انہوں نے مالک بن اوس سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے  
سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا گیسوں کو بیک  
بدل بیچنا بیان ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور جو جو کے بدل بیچنا بیاج ہے  
مگر ہاتھوں ہاتھ اور کھجور کھجور کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ

باب منقے کو منقے کے بدل اور اناج کو اناج کے بدل بیچنا

ہم سے سفیانی نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے  
نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مزانبہ سے منع فرمایا مزانبہ یہ ہے کہ درخت پر کھجور خشک کھجور کے  
بدل ماپ کر کئے سچی جائے کئے اسی طرح بیل پر کے انگور کو منقے کے بدل بیچنا  
ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید انہوں نے  
ابو یحییٰ ثانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مزانبہ سے منع فرمایا اس کی تفسیر ہے عبداللہ  
بن عمرؓ نے کہا مزانبہ یہ ہے کہ کوئی شخص درخت پر کھجور سوکھے میوے کے  
بدل ماپ یا تول کر بیچے اور خریدار سے کہے اگر درخت کا میوہ واس کھجور  
میوہ سے زیادہ نکلے تو وہ اس کا ہے۔ کم نکلے تو وہ پھر دے گا عبداللہ  
بن عمرؓ نے کہا مجھ سے زید بن ثابت نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے عریا کی اجازت دی اندازہ کر کے۔

اس میں سے مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ کتاب کی بیع جائز ہے۔ لیکن مخالفین یہ کہہ سکتے ہیں کہ شاید بربرہ بدل کتابت کے ادا کرنے سے عاجز  
ہو گئی ہوگی تو اس کا حکم لونڈی کا سا ہو گیا اور بیع جائز ہوگی باقی بحث اسکی اشد چاہے تو کتابت کتابت میں آئے گی ۱۲ سنہ ۱۳۰۰ھ میں طاعت میں اتنا زیادہ  
ہے مادہ مذکور چنانکہ کہ بے بیاج ہے۔ مگر ہاتھوں ہاتھ اور اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آگے آئیگا پھر حال جب ان میں سے کوئی چیز اپنی جگہ کے بدل  
بیچی جائے تو اس میں یہ ضرور ہے کہ دونوں ماپ تول میں برابر ہوں فقہ القدر ہوں ۱۲ سنہ ۱۳۰۰ھ میں وہ کھجور جو اجماعی درخت سے نہ اتنی ہو اسی طرح وہ  
انگور جو اجماعی بیل سے توڑا دیا ہو اس کا اندازہ کر کے خشک کھجور یا منقے کے بدل بیچنا درست نہیں کیونکہ اس میں کسی بیشی کا احتمال ہے ۱۲ سنہ ۱۳۰۰ھ



سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَكُنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَا هَذَا الَّذِي تَحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فِي الصَّحَابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الدَّهْبُ يَالِدٌ مِثْلًا مِثْلًا وَالنُّعْرُقُ يَالِئُورِقٍ مِثْلًا مِثْلًا.

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَا يَكُ عَنْ تَائِبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الدَّهْبَ يَالِدًا مِثْلًا مِثْلًا وَلَا تُشَفُّوا بَعْضُهُمَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا النُّعْرُقَ يَالِئُورِقٍ مِثْلًا مِثْلًا وَلَا تُشَفُّوا بَعْضُهُمَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُمَا غَيْرَ بَيْنَهُمَا بَابُ ۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَسَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ الْوُكَيْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ الدَّيْنَارُ يَالِدٌ يَنَارُهُمُ بِاللَّذِزِهِمْ قُلْتُ لَكَ فَرَأَيْتَ ابْنَ

محمد بن عبد اللہ نے انہوں نے اپنے چچا زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے انہوں نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمرؓ سے ابو سعید خدری نے ایسی ہی حدیث بیان کی (جیسے ابو بکر یا حضرت عمرؓ سے گذری) پھر عبد اللہ بن عمرؓ نے اے اور کہنے لگے ابو سعید یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تم کیا حدیث بیان کرتے ہو ابو سعیدؓ نے کہا صرفی (روپیہ اشرفیاں بدلانے یا توڑنے کے متعلق میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سونا سونے کے بدل برابر برابر بخود اور چاندی چاندی کے بدل برابر برابر۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر اور زیادہ کم مت بیچو اور چاندی کو چاندی کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر اور ایک طرف زیادہ دوسری طرف کم نہ ہو اور نہ ایک طرف اُدھار دوسری طرف نقد۔

باب اشرفی اشرفی کے بدل اودمان بیچنا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ضحاک بن مخلد نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا ہم کو عمر بن دینار نے خبر دی ان کو ابو صالح روغن فروش نے انہوں نے سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے دینار کو دینا مکے بدل اور درم کو درم کے بدل بیچو ابو صالح نے کہا میں نے ان سے کہا ابن عباسؓ تو اس کے خلاف کہتے ہیں ابو سعیدؓ نے کہا

۱۔ اس حدیث میں امام شافعی کی حجت کہ اگر ایک شخص کو دس درم قرض ہوں اسے دینا قرض ہوں تو ان کی بیع جائز نہیں کیونکہ یہ بیع الکالی بالکالی ہے یعنی ادھار کو ادھار کے بدل بیچنا اور ایک درم میں مراعت اس کی مراعت واجب ہے اور اصحاب سنن نے اس عمرؓ سے نکالا کہ میں بیع میں ادب ہی کرتا تھا تو دینار کو بدل لینا درم کے بدل بیچنا اور دینار لینا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پہنچا آپ نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں نہ شریک اس میں نہ خسر سے اور ایک دوسرے سے لئے جدا ہو ۲۔ مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ برابر یا بیش زیادہ لیا بیع میں بڑا گناہ منہ ۳۔ ابن عباسؓ کا کہنا کہ بیع اور بیع اسی صورت میں صحیح ہے جب ایک طرف ادھار ہو اگر نقد ایک درم اور دوسرے کے بدل بیچے تو یہ درست ابن عباسؓ کا مذہب ہمارا زیادہ سے تو بہت مفید خاص خصوصاً ہمارے ملک میں تو کم اور ادھار کی ضمانت نہ جاری ہو اور نکل کر برابر تارہ نہیں ہو سکتا اور غرور و شرک کہنے میں بھی بعض دفعہ ہوتی آج دنیا میں کی دلیل وہ حدیث ہے

عَبَّاسٌ يَقُولُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتُ  
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتُهُ فِي  
كِتَابِ اللَّهِ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ لَا أَقُولُ وَأَنْتُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ وَلَكِنِّي أَخْبَرْتُ أَسَامَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّفْسِ  
بَابُ بَيْعِ الْوَرَقِ بِالذَّهَبِ نَبِيئُهُ

۴۶، حَدَّثَنَا حَقُّ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
الْمُهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ زَيْدُ بْنُ  
أَكْرَمٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقُلْتُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا يَقُولُ  
هَذَا خَيْرٌ مَعِيَ قِيلَ هَا يَقُولُ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرَقِ كَيْفًا  
بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرَقِ يَكُونُ  
۴۷، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُيَسَّرَةَ حَدَّثَنَا  
عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ نَحْنُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْفَضْلِ  
بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ  
وَأَكْرَمًا أَنْ يَبْتَاعَ الذَّهَبُ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا

میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ تم نے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا یا اللہ کی کتاب میں پایا انہوں نے کہا میں دونوں میں سے کوئی  
بات نہیں کہتا اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجھ سے زیادہ  
جانتے ہو بات یہ مجھ سے اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیاج اسی میں ہے جب اُدھار ہو تب

باب چاندی کو سونے کے بدل اُدھار بیچنا۔  
ہم سے حفص بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے  
عبید بن ابی ثابتؓ نے خبر دی کہ میں نے ابوالمنہالؓ سے سنا کہ میں نے  
براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ صحابیوں سے صرائی کو پوچھا نقدی کے  
ہو یا کو اُن میں سے ہر ایک دوسرے کو کہنے لگا یہ مجھ سے بہتر ہیں آخر  
دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدل  
اُدھار بیچنے سے منع فرمایا۔

باب نہ چاندی کے بدل ہاتھوں ہاتھ نقد بیچنا درست ہے  
ہم سے عمران بن سیرؓ نے بیان کیا کہ ہم سے عباد بن عوامؓ نے  
کہا ہم کو یحییٰ بن ابی اسحقؓ نے خبر دی کہ ہم سے عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے  
بیان کیا انہوں نے اپنے باپ ابوبکرؓ سے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے  
بدل اور سونے کو سونے کے بدل بیچنے سے منع فرمایا  
مگر جب برابر برابر ہو البتہ ہم سونے کو چاندی کے بدل

۱۵۰ یعنی میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ کی کتاب میں بیچنے کا مسئلہ پایا ہے نہ یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ ہے اس حدیث سے ظاہر ہو رہا ہے کہ معاشرہ کی دینی باتوں کو رکھتے  
تھے حق و یا حدیث اور اجماع اور قیاس ان کے نزدیک کوئی شری دلیل نہ تھا۔ کیونکہ قیاس ہر ایک کا متفاوت اور مختلف ہوتا ہے اور اجماع کی معرفت دشوار ہے اس لئے  
۱۵۱ کیونکہ میں آنحضرتؐ کے عہد میں ہی تھا اور تم جہاں تھے رات دن اپنی محبت و بابرکت میں رہتے تھے اس لئے کہ اس اختلاف بلا حجاج ہو گیا ہے بعضوں نے  
کہا یہ معمول ہے۔ پھر جب جس مختلف ہوں جیسے ایک طرف چاندی

بیشی درست ہے۔ بعضوں نے کہا حدیث منسوخ ہے مگر نسخ صرف احتمال سے نہیں ہو سکتا صحیح مسلم میں ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بیاج اس بیع میں جو ہاتھوں ہاتھ  
ہو بعضوں نے کہا کہ ابن عباسؓ نے اس قول سے جرح کیا اس لئے کہ اگر اسباب کی بیع اسباب کے ساتھ ہو تو اس کو مقابلاً بیچنے میں اگر اسباب کی نقد کے ساتھ ہو تو نقد  
کرن اور اسباب کو قرض کہیں گے اگر نقد کے ساتھ ہو مگر ہم جنس یعنی سونے کو سونے کے ساتھ بدلے یا چاندی کو چاندی کے ساتھ تو اس کو مبادلہ کہتے ہیں اگر جنس کا  
اختلاف ہو جیسے چاندی سونے کے بدلے یا بالنکس تو اس کو صرف کہتے ہیں صرف میں کی بیجی درست ہے مگر طویل یعنی ہاتھوں ہاتھ یعنی نہ حرار اور لا زم ہے اور بعض نے  
دیکر کوئی درست نہیں اور مبادلہ میں تو برابر برابر ہاتھوں ہاتھ دونوں بائیں ضرور ہیں اگر جنس اور جنس کی بیج ہو تو جنس یا جنس کیلئے مبادلہ کرنا درست ہے اگر جنس میں مبادلہ ہو تو وہ ضرور

وَالْفَيْصَةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا

**باب بیع المزابنة وهي بيع التمر**  
بالتمر وبيع التمر بيا بالتمر وبيع العرايا قال  
أبو نعيم النبي صلى الله عليه وسلم عن المزابنة والمزابنة  
٤٣٨ م حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن  
عقيل عن ابن شهاب أخبرني سالم بن عبد الله  
عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه  
وسلم قال لا يبيعوا التمر حتى يبتئوا وملاحة ولا يبيعوا  
التمر بالتمر قال سالم وأخبرني عبد الله عن زيد  
بن ثابت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص  
بعد ذلك في بيع العرايا بالتمر أو بالتمر ذلك  
يخصص في غيره

٤٣٩ م حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول  
الله صلى الله عليه وسلم كفى عن المزابنة والمزابنة  
اشترأنا التمر بالتمر كيلاً وبيع التمر  
بالتمر كيلاً

٤٥٠ م حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن داود بن الحصين عن أبي سفيان مولى

جس طرح چاہیں خرید کر سکتے ہیں اور اسی طرح چاندی کو سونے کے بدل  
باب بیع مزابنہ کے بیان میں یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور کے  
بدل اور بیل پر کا انگوڑے کے بدل بیچیں اور بیع عرایا کا بیان انس رضی  
لہما کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ یہ  
ہم سے عیسیٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے  
عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے خبر  
دی انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
درخت پر کا میوہ اس وقت تک بیچو جب تک اس کا پکا پن نہ مکمل جائے  
اور درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل مست بیچو سالم نے کہا اودھ  
عبد اللہ بن عمر سے زید بن ثابت سے سن کر یہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس بعد عرب کو کھ تر یا خشک کھجور کے بدل بیچنے کی اجازت دی  
اور عرب کے سوا اور کسی صورت میں اجازت نہیں دی۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور  
سوکھی کھجور کے بدل ماپ کر خریدے اسی طرح بیل پر کے انگوڑے کے  
بدل ماپ کر خریدے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے ابوسفیان سے۔

دقیقہ صفحہ سابقہ اگر مرض میں معاد ہو تو وہ سقم ہے یہ دونوں درست ہیں اگر دونوں میں معاد ہو تو وہ بیع الکالی بالکالی ہے جو درست نہیں ۱۲ حواشی صفحہ  
خدا ۱۱۱ اس حدیث میں ہاتھوں ہاتھ کی قید نہیں ہے مگر دوسری روایت امام سلم کے ثابت ہوتا ہے ہاتھوں ہاتھ بیچنے نقد نقد ہونا کہیں بھی شرط ہے اور بیع  
میں قبضہ ہونے پر معاد کا اتفاق ہے اختلاف اس میں ہے کہ جب میں ایک ہونے کی بجائے درست ہے یا نہیں جب تو کی قیاد ہے کہ درست نہیں اور ابن عباس اصل میں عمر سے کہا  
جواز منقول ہے۔ جیسے اوپر ذکر کیا ۱۲ م اس کو خود امام بخاری نے اسے ہل کر وصل کیا ہے۔ مزاج کے قریب معلوم ہو چکے جاکر یہ کہ ابھی گھبرائے کھیت میں ہوا ہوں میں اس کا انداز  
کے اس کو اتنے چھوٹے گھبروں کے بدل بیچے یہ بھی منع ہے کیونکہ کی بیش کا استعمال ہے۔ جیسے مزابنہ منع ہے۔ ۱۳ م اس طرح زکیر خشک کھجور کے بدل بار بار بیچنا ناجائز ہے  
کیونکہ زکیر سوکھی سے وزن میں کم ہوا ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ اور ابو حنیفہ نے اس کو جائز رکھا ہے۔ عرایا کا تفسیر یہ بیان ہو چکی جو اور حنیفہ نے روایت  
جمہور علماء کے عرایا کو جائز نہیں رکھا کیونکہ وہ بھی مزابنہ میں قائل ہے۔ اور ہم کہتے ہیں کہ عرایا مزابنہ کی حماقت آئی ہے۔ وہی یہ مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت





۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ يَشِيرَ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَسْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَفَى عَنْ بَيْعِ الْعَمْرِ بِالْثَمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَبِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَمْرٍ مَهْمَا يَأْكُلُهَا أَوْ يَشْرِبُهَا قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى إِلَّا أَنَّكَ رَخَّصَ فِي الْعَرَبِيَّةِ يَبِيعُهَا أَوْ يَشْرِبُهَا مَهْمَا يَأْكُلُهَا أَوْ يَشْرِبُهَا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَأَنَا غُلَامٌ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا قَالَ وَمَا يُدْعَى أَهْلُ مَكَّةَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَرُدُّونَهُ عَنْ جَابِرٍ فَكَتَبْتُ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ جَابِرٌ أَمِنَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قِيلَ لِسُفْيَانَ وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ عَنْ بَيْعِ الثَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ قَالَ لَا

باب ۳۸ تَفْسِيرُ الْعَرَايَا وَقَالَ مَالِكٌ الْعَرَبِيَّةُ أَنْ يُعْرَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ الْفَخْلَةَ ثُمَّ يَتَاخَى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَيْرَهُ

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا میں نے بشیر بن یسار سے سنا انہوں نے کہا میں نے سہل بن ابی حشمہ سے انہوں نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر کی کھجور سوکھی کھجور کے بدل بیچنے سے منع فرمایا اور عربی کی اجازت دی کہ عربیہ والے اپنی کھجور کا اندازہ کر کے اس کے بدل تازی کھجور رکھائیں اور سفیان نے کہا اس کا مطلب وہی ہے جو اگلے قول کا اور سفیان نے کبھی یوں کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا کہ والے کہتے ہیں کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت دی انہوں نے کہا کہ والوں کو کہاں سے معلوم ہو گا میں نے کہا وہ اس حدیث کو جابر سے روایت کرتے ہیں یہ سن کر یحییٰ چپ ہو رہے۔ سفیان نے کہا اسی کہنے سے میرا مطلب یہ تھا کہ جابر دینہ والے ہیں سفیان بن عیینہ سے کسی نے کہا اس حدیث میں اس کی ممانعت نہیں ہے۔ کھجوروں کو بیچنے سے اپنے فرمایا یا جب ان کی پھنگی نہ کھل جائے۔ انہوں نے کہا نہیں۔

باب عرایا کی تفسیر امام مالک نے کہا عربیہ یہ ہے کہ باغ کا مالک کسی کو ایک درخت اللہ سے پھر باغ میں اس کے آنے سے تکلیف ہو تو میوہ دیکر وہ درخت اس سے خرید لے اور محمد دریس نے کہا

رقبہ صفحہ ۱۱۱ ایک صاحب مدظل کا بیسہ ادھر گزر رہا ہے اکثر غیرت اس کے اندر کی جاتی تو آپ نے یہ حد مقرر فرمادی اب مفسر کا یہ کہنا کہ عرایا کی حدیث منسوخ ہے یا معارض ہے مزاج کی حدیث کے صحیح نہیں کیونکہ نسخ کیلئے تقدم تاخر ثابت کرنا ضروری ہے اور معارضہ جب ہوتا کہ مزاج کی حدیث کے ساتھ عرایا کا اشتداد نہ کیا جاتا جب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاج سے منع کرتے وقت عرایا کو مستثنیٰ کر دیا تو بے ماض کہاں رہا خفیہ شاید یہ چاہتے ہیں کہ شام کا منصب اپنے ہاتھ میں لیں سو یا مفرغ ممکن ہے شام انحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات الاموات ہے۔ سب کو اپنی خلدی کرنا چاہیے اور آپ کا ارشاد نہ پھر چون پھر کرنا برکتی اور کم نصیبی کی نشانی ہے۔ ۱۲ حواشی صفحہ ۱۱۱ تو حدیث آخر مدینہ والوں ہی پر آشوبی حاصل یہ ہے۔ کہ یحییٰ بن سعید اور مالک دونوں کی روایت میں کسی قدر اختلاف ہے یحییٰ بن سعید نے عرایا کی رخصت میں شمار کر رکھی اور عرایا والوں کی تازہ کھجور رکھنے کی قید لگائی ہے اور مالک والوں نے اپنی روایت میں یہ قید ہی بیان نہیں کی بلکہ مطلق عربیہ کو جابر رکھا غیر انداز کر رکھی قید تو ایک حافظ نے بیان کی ہے۔ اس کا قبول کرنا واجب ہے لیکن کہاں کی قید محض واقعی ہے۔ ۱۳ مترادفی ۱۱۱ حافظ نے کہا محمد کو اس کہنے والے کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۱۱۱ یعنی امام شافعی بعضوں نے کہا طہشہ

يَتِمُّ وَقَالَ ابْنُ اَدْرِيسٍ الْعَرَبِيَّةُ لَا تَكُونُ إِلَّا لِكَيْ  
مِنَ الشَّمْرِ يَدُ ابْنِ اَدْرِيسٍ لَا يَكُونُ بِالْجَزَائِرِ وَمِنْهُ  
قَوْلُ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَتْمَةَ يَا لَوْ سَقِ الْمَوْشِقَةُ  
وَقَالَ ابْنُ اسْحَقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
كَانَتِ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرِى الرَّجُلُ فِي مَالِهِ الْفَخْلَةَ  
وَالْفَخْلَتَيْنِ قَالَ يَزِيدُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حُسَيْنٍ  
الْعَرَايَا تَخْلُ كَانَتْ تَوْحِبُ لِلْسَّائِكِينَ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ  
أَنْ يَنْتَبِطُوا فِيهَا رَخِصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوا مَا شَاءُوا مِنْهَا  
٤٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخِصَ  
فِي الْعَرَايَا أَنْ تَبَاعَ بِخَوْرِ مِثْلَ كَيْلَا قَالَ مُوسَى بْنُ  
عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا تَخْلُ كَانَتْ مَعْلُومَاتٍ  
تَاتِيهَا تَنْشِيرُهَا

بَابُ بَيْعِ الثَّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ  
صَلَاتُهَا وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي الْبَرَاءِ كَانَ عُرْوَةُ  
بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ  
أَنَّ ثَمَارَ بَيْعٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايَعُونَ الثَّمَارَ فَإِذَا جَادَ النَّاسُ وَ

عربہ جائز نہیں ہوتا مگر ربانج و سق سے کم میں اسو کھی کھجور ماپ کر نقلا  
نقد یہ نہیں کہ دونوں طرف انداز ہوا و سہل بن ابی حتمہ کے قول سے اس  
کی تائید ہوتی ہے کہ دسقوں سے ماپ کر اور ابن اسحاق نے اپنی  
روایت میں نافع سے انہوں نے اور ابن عمر نے یوں نقل کیا عرا یا یہ تھی  
کہ ایک آدمی اپنے باغ میں سے کھجور کا ایک درخت یا دو درخت کسی  
کو مستعار دیتا اور زید بن سفیان بن عیین سے نقل کیا عرا یا وہ کھجور کے  
درخت ہیں جو فقیروں کو شہر دیئے جاتے ہیں ان سے میوہ اترنے کا انتظار  
نہیں ہو سکتا تو انکو اجازت دی گئی کہ سو کھی کھجور لے کر جس کے ہاتھ چاہیں بیچ جائیں  
ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے  
خبر دی کہ ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر  
سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرا یا  
کی اجازت دی اندازہ کر کے اس ماپ سے سو کھا میوہ لینے کی موئے  
بن عقبہ نے کہا عرا یا کچھ معین درخت جن کا میوہ تو اترے ہوئے  
میوے کے بدل خریدے۔

بَابُ بَيْعِ الْمَعْلُومِ هُوَ مَا يَبِيعُ بِمِثْلِهِ مِثْلُهُ  
اور لیث بن سعد نے ابو الزناد عبد اللہ بن ذکوان سے نقل کیا  
کہ عروہ بن زید سہل بن ابی حتمہ انصاری سے نقل کرتے تھے جو بنی حارثہ  
میں سے تھے۔ انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ پھلوں کی جو درخت پر لگے ہوتے خرید و فرو  
کرتے جب کاٹنے کا وقت آن پہنچتا اور خریدار ان موجود ہوتے تو

۱۰ اس کو خریدنے سے روایت کیا انہوں نے جعفر بن زبیر سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے سہل سے سو توفا ۱۲ منہ ۳ یعنی باغ والے کے ہاتھ یا  
ادریس کے ہاتھ امام شافعی نے اس کو جائز رکھا ہے۔ اور شافعی سے منقول ہے کہ صرف مساکین کو ایسا کرنا درست ہے۔ اور مجمع ہے کہ مسکینوں کی تخصیص نہیں  
ہر کوئی ایسا کر سکتا ہے۔ کیونکہ حدیثیں عام ہیں ۱۲ منہ ۳ میوہ کی بیع جنگلی سے پہلے ابن ابی لیلیٰ اور ثوری کے نزدیک مطلقاً باطل ہے۔ بعضوں نے کہا  
مطلقاً جائز ہے، بعضوں نے کہا جب کاٹ لینے کی شرط کی جائے تو باطل ہے۔ درجہ باطل نہیں امام شافعی اور امام احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے  
۱۲ حج غضا ۳ حافظ نے کہا میں نے لیث کی روایت کو موصول نہیں پایا مگر سعید بن مسعود نے ابوالزناد سے ابو الزناد اور حماد بن زید سے ابی اسناد اور یحییٰ نے  
نے دروز اسنادوں سے ۱۲ منہ ۳

تَقَايُمُهُ قَالَ الْبَيْعُ إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرُ الْإِنَّمَانُ  
أَصَابَهُ مَرَضٌ أَصَابَهُ قَتْلٌ مَرَضَاتٌ تَحْجُونَ  
بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا  
كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذَلِكَ فَمَاذَا تَنْتَبِهُنَّ  
حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالشُّوْشَةِ يُشِيرُ بِهَا  
لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ فَأَخْبَرَ فِي خَارِجَةِ بْنِ  
زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ  
يَبْنِعُ ثِمَارًا أَرْضِهِ حَتَّى يَطْلُعَ الثَّرِيَا  
فَيَبْكِيَنَّ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ نَدَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَكَّامٌ  
حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي  
الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ  
زَيْدٍ

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ  
حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعُ  
وَالْمَبْتَاعُ.

۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَاعَ ثَمَرُهُ  
الْفَخْلُ حَتَّى تَرَوْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْني حَتَّى  
تَحْمَرُ.

تو خریدار کہتے اس میوے کا تو کا بھ کالہ اور خراب پڑ گیا اس کو بیمار  
ہو گئی یہ بھڑ گیا اسی قسم کی آفتوں کا ذکر کرتے اور بھگڑے نکالتے آخر  
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس قسم کے بہت بھگڑے  
آنے لگے تو آپ نے فرمایا اگر تم یہ بھگڑے نہیں چھوڑتے تو ایسا کرو  
جستک میوے کی بیجی معلوم نہ ہو جائے اس کو نہ بچو آپ نے  
یہ صلاح اور مشورے کے طور پر فرمایا کیونکہ بھگڑے بہت ہوا  
کرتے تھے اور الزناد نے کہا مجھ کو خار صہ بن زید بن ثابت نے خبر  
دی کہ زید بن ثابت اپنے باغ کا میوہ اس وقت تک بیچتے جب تک  
ثریا تار نہ نکلتا اور زردی سُرخ میں نمایاں ہوتی امام بخاری نے  
کہا اس حدیث کو علی بن بحر نے بھی روایت کیا کہا ہم سے حکام بن سلم  
نے بیان کیا کہا ہم سے عنیسہ نے انہوں نے زکیا سے انہوں نے  
ابو الزناد سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے سہل سے انھوں نے  
زید بن ثابت سے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک  
نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوے کی بیجی سے  
منع فرمایا جب تک اسکی بیجی کھل نہ جائے اپنے بائع اور مشتری دونوں  
کو منع کیا۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے خبر دی انھوں نے انس سے روایت کی کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا میوہ اس وقت تک بیچنے سے  
منع کیا جب تک وہ لال یا پیلا نہ ہو جائے امام بخاری نے کہا حدیث میں  
ترجیح کے معنی یہ ہے کہ سرخ ہو جائے۔

لے تھلائی نے کہ شاید اپنے پہلے یہ حکم طریق صلاح اور ضرورت دیا ہو بعد اس کے قطعاً منع فرمایا جیسے ابن عمر کی حدیث میں اور اس کا ترجمہ یہ کہ خورد زید بن ثابت  
جس حدیث کے راوی ہیں انہا میوہ بھی پہلے نہیں بیچتے تھے ۱۰۰ سالہ ثریا ایک تار ہے جو سُرخ و زرد گریں بیج کے وقت نکلت ہے جہاں کے ملک میں اس

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَنْدَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ  
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَبَايعَ الثَّمَرَةَ حَتَّى تُشَقَّ  
فَقِيلَ أَتَشَقُّ قَالَ تَحْمَلُهَا وَتَصْفَا سُرٌّ وَمَوْكَلٌ مِمَّنَا  
بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُ وَصَلَاهَا  
۴۶۰۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ دُرَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا  
مَعْقِلُ بْنُ مَخْصُومٍ الرَّحْمَنِيُّ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ غَزَاةٍ حَدَّثَنَا  
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُ وَصَلَاهَا  
وَعَنِ النَّخْلِ حَتَّى يَرْهُو قِيلَ وَمَا يَرْهُو قَالَ  
يَحْمَلُهَا وَتَصْفَا سُرٌّ

بَابُ إِذَا بَايعَ الثَّمَرَةَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُ  
صَلَاهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ  
۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى  
تُرْمَى فَقِيلَ لَهُ وَمَا تُرْمَى قَالَ حَتَّى تَحْمَرَ فَقَالَ لَا يَأْتِي  
إِذَا مَنَّ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِسَمٍّ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ نَالَ  
أَخِيهِ قَالَ أَلَيْسَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا أَتَمَّلَ أَنْ يَبْدُ وَ  
صَلَاهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ

ہم سے سہید نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے  
سلیم بن حیّان سے کہا ہم سے سعید بن میناء نے بیان کیا کہ میں نے  
جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے میوے کے بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک وہ شقق  
یعنی سرخ یا زرد نہ ہو جائے اور کھانے کے لائق نہ بن جائے۔  
باب جب تک کھجور کی نیچگی نمایاں نہ ہو اس کا بیچنا منع ہے۔  
مجھ سے علی بن حشیم نے بیان کیا کہ ہم سے علی بن منصور نے کہا  
ہم سے شہیم بن بشیر نے کہا کہ ہم کو حمید نے خبر دی کہ ہم سے انس بن مالک  
نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے میوے بیچنے  
سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک اس کی نیچگی مکمل نہ جائے اور کھجور کے  
بیچنے سے بھی منع فرمایا جب تک نہ ہو ہو لوگوں نے رانس سے کہا زہو  
کیا ہے۔ انہوں نے کہا سرخ یا زرد ہو جانا۔

باب اگر کسی نے بختہ ہونے سے پہلے ہی میوے بیچ ڈالا پھر  
کوئی آفت آئی تو بائع کا نقصان ہوگا۔  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے میوے کی بیع سے منع فرمایا اس کا زہو ہونے سے  
آگے لوگوں نے آپ سے پوچھا زہو کیا ہے آپ نے فرمایا سرخ ہو جانا  
اور فرمایا بھلا بھلا اگر اللہ تعالیٰ میوہ ہی نہ نکالے تو تم میں کوئی اپنے بھائی  
مسلمان کا مال کس چیز کے بدل کھا ٹیگا لیٹ نہ کہا مجھ سے یونس نے ابن  
شہاب سے نقل کیا انہوں نے کہا اگر کسی نے نیچگی کھلنے سے آگے میوہ خرید لیا  
پھر کوئی آفت آئی تو اس کا جواب دینا چھپے والا ہوگا ابن شہاب نے کہا مجھ سے

۱۔ یہ غیر سعید بن میناء کا قول ہے۔ جیسے امام احمد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ امام مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے سعید سے کہا شقق ہونا کیا ہے  
انہوں نے کہا سرخ یا زرد ہو جائے کھانے کے قابل ہو جائے اور اسماعیلی کی روایت میں یوں ہے کہ پوچھنے والے سعید نے اور تفسیر کر پوچھے جابر بن عبد اللہ  
۱۱۔ غازی کا مذہب معلوم ہوتا ہے کہ میوہ کی بیچ نیچگی سے پہلے مجمع نہ ہو جاتی ہے۔ مگر اس کا ضمان بائع پر رہیگا شہری کی کہ رقم اس کو پیر دینا ہوگی۔ ۱۲۔ منہ ۵

مَا أَصَابَهُ عَلَى رِيَّةٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَبْتَغُوا الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُو وَصْلَاهُمَا وَلَا  
تَتَّبِعُوا الثَّمَرَ بِالثَّمَرِ.

بَارِئٌ شَرَّاءُ الطَّعَامِ إِلَىٰ أَجَلٍ.

٤٦٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عَنْهُ  
إِبْرَاهِيمَ الرُّومِيَّ فِي السَّلَفِ فَقَالَ لَا يَأْسُ بِهِ  
ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ قَاسِمَةَ رَأْسِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ  
إِلَى أَجْلِ فُرْكَانَةٍ دُرَّةَةٍ

باب ٩٠ إذا أكرهت بيع تمير خبز مينة  
٤٣٨ - حَدَّثَنَا سَيْبٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ سَمْعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْلَى رَجُلًا عَلَى  
خَيْبَرٍ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلْ تَمْرَ خَيْبَرٍ هَكَذَا أَمَّا لَوْ كَانَ دَلِيلِي يَا  
رَسُولُ اللَّهِ إِنْ أَنَا خُذْتُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا يَا الصَّاعِي  
وَالصَّاعِي بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ يَبْنَ الْجَمْعُ بِالذَّمِّ مَوْحُومٌ ثُمَّ ابْتِغَى بِالذَّمِّ رَأْسَهُ  
باب ٩١ مَنْ بَاعَ تَحْلًا كَدَّ رَأْسَهُ أَوْ رَأْسًا

مَزْدُوعَةً أَوْ بِجَارَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ لِي  
إِبْرَاهِيمُ أَحَدُ بَنَاتِهِ ثُمَّ أَحْبَبْنَا بَنَ جُزْئِمْ قَالَ

سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا انھوں نے ابن عمرؓ سے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت تک بیچو جب تک اس کی بنگلی کھل نہ جائے اور درخت پر کی کھجور سو کمی کھجور کے بدل نہ بیچو۔

بیاباناج اودھار خریدنا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے  
باپ نے کہا ہم سے عائشہ نے کہا ہم نے ابراہیم غنی پاس قرص لے کر  
گردی رکھنے کا ذکر کیا انھوں نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں پھر ہم سے  
حدیث بیان کی اسود سے انھوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی ابوہریرہ سے غلہ خرید اودھا لیا  
وعدے پر اودا جی زرہ اس کے پاس گرور کھدی۔

باب اگر کوئی شخص خراب کھجور کے بدل اچھی کھجور لینا چاہے  
ہم سے متنبہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انھوں نے

عبدالحمید بن بسمل بن عبدالرحمن سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے ابوسعید خدری اور ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا تحصیل دار مقرر کیا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لے کر آیا آپ نے سب ایسی ہی کھجور ہوتی ہے اُس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ خدا کی قسم ہم اس کھجور کا ایک صاع دو صاع دوسری کھجور دیکر اور دو صاع دوسری کھجور کے تین صاع دیکر لیتے ہیں آپ نے فرمایا اسامت کرری ملوان کھجور کو پچھلے روپیوں کے بدل بیچ ڈال پھر روپیوں کے بدل یہ عمدہ کھجور کو مل لے شیخ

باب اگر کوئی پیوند کی ہوئی مجبور یا کھینچ کھڑی ہوئی زمین  
 پہچے یا ٹھیکے پر دے تو میٹھ اور اناج بائع کا ہوگا امام بخاری نے کہا  
 سچے برابر یحییٰ بن مسند نے کہا مجھ کو ہشام بن سلیمان نے خبر دی کہا

۱۵۔ اس مرتبہ راجہ سے محظوظ ہو گیا شاہجی نے اس کے بھائی کی بڑی دہری بیچ میں سید کرنا دے دیا تاکہ وہ اسے مشائخہ کر کے بدل دے اور نہ کہ مریش لینے کی غرض سے تو اسے مریش کر کے دیوں گا اس کے بدلے بیچ کر اسے چھوٹی دہریوں کا اس کے عوض میں دے کر دے گا۔ ۱۶۔

سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُعْبِدُ عَنْ ثَابِعٍ  
مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَيْمَانًا نَحْلُ بَيْعَتِ  
قَدْ أُبْرِثَ لَهْمُ يَدِ كَيْدِ الشُّرْهِ فَالْتَمَسُ  
لِلَّذِي أَبْرَهَا وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ وَالْحُرُّ  
مَنْحَى لَهُ نَافِعٌ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثُ ۝

۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
ثَابِتٌ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَحْلًا  
قَدْ أُبْرِثَ نَتْمَهُ حَالِبًا بَائِعٍ إِلَّا أَنْ يَشْرَطَ الْبَائِعُ  
بِالْبَيْعِ يَبِيعُ الشَّرْطَ بِالطَّعَامِ  
كَيْلًا ۝

۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ ثَابِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَحْلُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَنَابِتِ  
أَنْ يَبِيعَ نَتْمَهُ حَالِبًا إِنْ كَانَ نَحْلًا يَتِمُّ كَيْلًا  
وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَيْبٍ كَيْلًا  
أَوْ كَانَ دَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلٍ طَعَامٍ نَتْمُ مَنْ بَاعَ

بَابُ ۶۳ يَبِيعُ النَّحْلَ بِأَمْلِهِ

۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الْلَيْثُ عَنْ ثَابِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْمَانُ الْخُرُوجِ أَبْرَ نَحْلًا  
بِأَمِّ أَمْلَهُمْ فَلِلَّذِي أَبْرَثَهُ النَّحْلُ إِلَّا أَنْ يَشْرَطَ الْبَائِعُ  
بِالْبَيْعِ يَبِيعُ الْمَخَاصِرَ ۝

ہم کو ابن جریج نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ نافع سے  
نقل کرتے تھے جو ابن عمرؓ کے غلام تھے جب کوئی کھجور کا بیوندی درخت  
بیچا جائے اور اس کے میوے کا (جو درخت پر لگا ہو) ذکر نہ آئے  
تو میوہ اسی کو ملے گا جس نے اس کا بیوند کیا تھا غلام اور کھیت کا  
کا بھی یہی حکم ہے نافع نے ابن جریج سے ان تینوں کا ذکر کیا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوند کیا ہو کھجور کا درخت نیچے تو  
اس کا پھل بائع ہی کو ملے گا۔ مگر جب خریدار اس کی شرط کرے۔

باب کھیتی کا اناج جو ابھی درختوں پر ہو ماپ کی رو سے  
غلہ کے عوض بیچنا۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انھوں نے نافع  
سے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مزاحمہ سے منع فرمایا یعنی اپنے باغ کا میوہ اگر کھجور ہو ماپ کے حساب  
خشک کھجور کے بدن چھنایا انگوڑی تو منقے کے عوض ماپ کی رو سے  
بیچنا یا اگر کھیت ہو تو غلہ کے عوض ماپ کی رو سے بیچنا ان سب باتوں  
آپ نے منع فرمایا۔

باب درخت کو جوڑ سمیت بیچنا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انھوں  
نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
نے ایک کھجور کے درخت کو بیوند کیا پھر اس کو جوڑ سمیت بیچ ڈالا تو جو پھل  
اس میں لگا ہو وہ بائع ہی کا ہوگا مگر جب خریدار اس کی شرط کرے۔  
باب بیع حاضرہ کا بیان۔

۱۔ اگر دائرے تو مکمل بیوند ہو اسی کو لگا کھجور کے درخت کی بیوند ہے ۲۔ منہ ۳۔ یعنی اگر ایک غلام بیچا جائے اس کا مال ہو تو وہ بائع ہی کا ہوگا  
درختی اگر کچے تو اس کا پھل اور کھجور کا میوہ بائع ہی کا ہوگا۔ البتہ بیٹ کا بیجہ مشرق کا ہوگا ۴۔ منہ ۵۔ بیع حاضرہ یعنی بیچنا یعنی کچھ بیچ کی حالت میں بیچنا

٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَصْبَاحِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ عَلِّمْ لِحَاقِلَةِ وَالْحَاقِلَةِ وَالْمَلْمُوسَةِ وَالْمُنَابِلَةِ

٤٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ  
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ عَنْ أَبِيهِ النَّبِيِّ حَقُّ تَرْهُوَ فَوَقُلْتُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا قَالَ تَحْمُسُهُ وَتَصِفُهُ أَرَأَيْتَ  
إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمِ تَسْتَعِيلُ  
مَا لَ أَخْبَكَ -

بَابُ بَيِّنَاتٍ وَآكِلَةٍ -

٤٩. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ عَنْ شَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا أَبُو أَدْنَةَ عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ يَأْكُلُ مِثْمَارًا فَقَالَ مَنْ الشَّيْءُ شَجَرَةٌ  
كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ التَّنْذِيرُ  
فَأَنذَرْنَا أَتَا حَدَّثَنَاهُ قَالَ هِيَ التَّنْذِيرُ

بَابُ مَنْ أَجْرَى امْرَأً أَوْ مَصَارِعَ عَلَى مَا  
يَكْفُرُونَ بِهِمْ فِي الْبُيُوتِ وَالْأَجَارَةِ وَالْأَسْلَافِ  
وَالْوُزْنِ وَسُنَنِهِمْ عَلَى مَا لَهُمْ وَمَنْ أَهْوَمَ  
الْمَشْهُورَ وَكَانَ شَرُّهُمُ الْغَزَّالِينَ سَلَّمُوا  
بِكَلْمِهِمْ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي

ہم سے اسحاق بن وہب نے بیان کیا کہ ہم سے عمر بن یونس  
نے کہا مجھ سے اسحاق بن ابی طلحہ انصاری نے انہوں نے انس بن مالک  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع حقالہ اور مخاضہ  
اور بیع ملامسہ اور منابذہ اور مزانبہ سے منع فرمایا

ہم سے قیثہ نے بیان کیا کہ ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں  
نے حمید سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فہر  
کے وہ پھل جو درخت پر ہوں بیچنے سے منع فرمایا جب تک ان کا زہر  
نہ ہو حمید نے کہا ہم نے انس سے پوچھا زہر کیا ہے انہوں نے کہا سونہ  
یا زرد ہو جانا بعد از جلاؤ تو اگر میرا اللہ نے نہ ہونے دیا تو پھر اپنے بھائی  
کا مل تیرے لئے کسے ملا ہو گا

یاب کھجور کا گالھ جو سفید سفید اندر سے نکلتا ہے بچپن اور کھانا ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ اس سے ابو حوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا تھا آپ کھجور کی پربری (گالھ) کھا رہے تھے پھر فرمایا ایک درخت کی مثال مومن کی مثال ہے میرے دل میں آیا کہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں ان سب لوگوں میں کم سن تھا جو وہاں موجود تھے پھر آپ ہی نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے

یاب غرید و فروخت اور اجارے میں ہر ملک کے دستور کے موافق حکم دیا جائے گا اسی طرح ماپ اور تول اور دوسرے کاموں میں ان کی نیت اور رسم و رواج کے موافق اور قاضی شریح نے سنت نبیؐ و نبیؐ کے موافق حکم دیا جائے گا اور عبد الوہاب نے ایوب سے روایت کی انہوں نے محمد بن سیرین سے دس کا

۱۰۔ ان سب کے منہ اوپر گذر چکے ۱۲ منہ ۱۳۔ یہ عربی پہلے پار کتاب العلم میں گذر چکی ہے اور گاہی کھانا دار دست ہوا اور چاند دست ہوگا بس توجہ باب نکل آیا اور نہ ۱۴۔ شائستگی ملک میں سرور پیر کا میر و ج ہے تو جس نے پھر غنچا اس کو اسی سر سے دینا ہوگا اسی طرح ملک میں جس رویہ پیر کا رواج ہے اگر عقیدہ میں دوسرے کسی کی شرط نہ ہو تو وہی رائج کر دے گا اسی طرح سیکڑے سے تم وغیرہ دینا پڑے گا جو کر دیے جاتے ہیں ہاں ۱۵۔ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَشَّةِ بِأَحَدِ عَشَرَ رَجُلًا  
اَلْتَّفَقُوا عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِهِنْدٍ خَدِيٍّ مَا يَكْفِيكَ وَفَلَدُكَ بِالْعَرَفِ وَقَالَ تَقَالِي  
وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَاكُلْ يَا لَسَعُوفُ وَكَأَكْفَرِي  
لِلْحَسَنِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ فِي حِمَارٍ أَقْبَالَ  
يُكْمُ قَالَ يَا الْقَيْنِ قَسْرِيَّةٌ ثُمَّ جَاءَ مَوْتَهُ خَدِي  
وَقَالَ الْحِمَارُ لِلْمَرْثَرِيَّةِ وَكَمْ يُشَارِطُكَ  
الْكَيْلُ بِنِصْفِ رُحْمٍ -

۷۷۰۔۔۔ حَلَّ ثَمَامُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يُوسُفَ اعْتَبَرَتْ  
فَالِغَةُ عَنْ حَبِيبِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
تَجَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُطَيْبَةِ قَاهِرَ  
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَاءَ مَنْ تَمَرُّ  
أَمَّا أَهْلُهُ أَنْ يَخْفَقُوا عَنْهُ مِنْ خَرَابَةٍ  
۷۷۱۔۔۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ  
هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هُنْدُ أُمُّ  
مُعْوِيَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ تَجِبُ فَعَلْ عَلَى جَنَاحٍ أَنْ أَخَذَ  
مِنْ مَالِهِ سِتْرًا قَالَ خَدِيٍّ أَتَيْتِ وَبَنُوكَ مَا  
يَكْفِيكَ بِالْعَرَفِ -

مال گیارہ پر بیچنے میں کوئی قباحت نہیں اور جو ضرور پڑا ہے اس پر  
بھی ہی نفع لے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند (ابوسفیان کی  
ہورد) سے فرمایا تو اپنا اور اپنے بچوں کا خرچہ دستور کے موافق نکال لے  
اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق  
تقسیم کے مال میں سے کھائے اور امام حسن لہری نے عبد اللہ بن مرثد اس  
سے ایک گدھا کر ایہ پر لیا پوچھا کیا لے گا اس نے کہا دو دانق خبر وہ اس  
پر سوار ہوئے پھر دوسری بار آئے اور کہنے لگے گدھا لاکھ ہا اور اس سے  
کر ایہ نہیں بچا یا تین دانق اس کو بھیج دیجئے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
نبردی انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے  
کہا ابو طیبہ (دینار یا نافع یا ہبہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپنی لگائی  
آپ نے ایک صاع کھجور اس کو دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے  
کہا اس کا محصول کچھ کم کرو

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
ثوری نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت  
عائشہ سے انہوں نے کہا ہندہ نے جو معاذ بن ابی سفیان کی ماں تھی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابوسفیان بڑا جمیل آدمی ہے اگر میں  
اس کا کچھ روپیہ چپکے سے لے لیا کروں تو مجھ پر گناہ تو نہ ہوگا آپ نے  
فرمایا تو اتنا دستور کے موافق لے سکتی ہے جو تجھے کوافر سے بیٹوں کو کافی ہو

۱۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ابن بطال نے کہا اصل اس باب میں یہ ہے کہ تاج کے ڈھیر کی بیع اس شرط پر جائز ہے کہ ہر ایک پر ایک درم لوں گا گو یہ معلوم  
کہ وہ ڈھیر کتنی پالیوں کا ہے شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ اور صاحبین اس کو جائز کہتے ہیں لیکن ابو حنیفہ کہتے ہیں اس صورت میں صرف ایک پالی کی بیع صحیح  
ہوگی خرچہ میں ہماری دہائی دہائی کی مزدوری داخل ہوگی یہاں تک کہ ابھرت تھی اور سر ہلکی محصول بھی اور امام مالک کے نزدیک خرچہ میں دہائی چیزیں داخل  
ہونگی جن کا اثر اس اسباب پر ہوا ہو جیسے رنگ دوائی سلائی وغیرہ اور دلالی پارسل کرانی وغیرہ یہ چیزیں داخل نہ ہوں گی ۱۲ منہ ۱۳ اس کو خود امام مالک نے  
اسی باب میں وصل کیا ۱۴ منہ ۱۵ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۶ منہ ۱۷ دانق درہم کا پانچ حصہ ہوتا ہے ۱۸ منہ ۱۹ کو یا حسن نے بتور پر لیا کہ ایک گدھا لاکھ  
دو دانق ہوتا ہے اور ایک دانق بطریق احسان کے اس کو زیادہ دیدیے ۲۰ منہ ۲۱ اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے اس کی ابھرت پیلے سے نہیں نظر فرمائی  
اور دستور کے موافق کام کرنے کے بعد دواوی لکھ اس سے زیادہ ۲۲ منہ ۲۳ تو آپ نے کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ عرف اور دستور کے موافق حکم دیا ۲۴ منہ





فَلَا شَفْعَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ بِهَذَا وَقَالَ فِي كُلِّ مَالٍ يُقَسَّمُ  
تَابِعَهُ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ  
عَبْدُ الزَّهْرَانِ فِي كُلِّ مَالٍ ذَرْبٌ لَا  
عَبْدُ الزَّهْرَانِ بَنُ إِسْحَاقَ عَنِ  
الزَّهْرِيِّ -

بَابُ ۴۹۹ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا لَغَيْرِهِ  
يَغْيِرُ إِذْنَهُ فَرْضِي -

۴۹۹ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَدِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى  
ابْنُ عَقْبَةَ عَنْ تَائِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَوِّفْ ثَلَاثَةَ يَتَشَوَّنَ فَاصَابُهُمُ  
السُّطْرُ فَدَعَلُوا فِي غَارِي فِي جَبَلٍ فَأَخْطَتْ عَلَيْهِمُ  
صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ادْعُوا اللَّهَ  
يَافْضِلُ عَمِلَ عَمَلًا مَوْءَاةً فَقَالَ أَحَدُهُم اللَّهُمَّ إِنِّي  
كَانَ رِيَاءُ ابْنِ شَيْخَانٍ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ أَخْذُرُهُ  
فَأَدْعِي شَرَّ بَعْضٍ فَأَحْلُبُ فَايْحِي بِأَحْلَابٍ فَأَتَى بِهِ  
أَبُو يَسْفَرٍ فَبَشَّرَ بَأَن شَرَّ اسْتَقَى الصَّبِيَّةَ وَاهْلَى دَامَ إِنِّي  
فَأَحْبَبْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ فَتَالَ  
فَكَرِهْتُ أَنْ أَدْخُلَهُمَا وَالْيَتِيمَةَ يَتَضَاعُونَ  
عِنْدَ رَجُلٍ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِي وَدَا بَهُمَا حَتَّى حَلَمَ  
الْفَجْرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ  
ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْرِجْ عَنَّا فُرْجَةً تَدْرِي مِنْهَا

تو اب شفعہ نہ رہے گا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے  
عبدالواحد نے یہ حدیث نقل کی اس میں یوں ہے ہر چیز میں  
جو تقسیم نہ ہوئی ہو عبدالواحد کے ساتھ اس حدیث کو ہشام  
بن یوسف نے بھی معمر سے روایت کیا عبدالرزاق بن ہمام  
نے اپنی روایت میں ہر مال کہا اور عبدالرحمن بن اسحاق نے بھی  
زہری سے ایسا ہی نقل کیا

باب اگر کسی نے کسی کے واسطے کوئی چیز بے اس کے  
حکم کے خرید لی پھر اس نے پسند کر لی -

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسم نے  
کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع  
سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ نے فرمایا تین آدمی (رستے میں) جا رہے تھے پانی آن پہنچا وہ پہلے  
ایک گھو (غار) میں گھس گئے اوپر سے ایک پتھر آن گرا (کھویند ہو گیا) (نر) نے  
آپس میں کہنے لگے (اب کیا کرنا) ایسا کرو اللہ سے اپنے اپنے عمدہ عمل بیان  
کر کے دعا کرو ان میں کا ایک یوں کہنے لگا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے  
ضعیف تھے میں بسنتی سے باہر جا کر بکریاں چرایا کرتا جب گھر لوٹ کر آتا تو ان کا  
دودھ دھوتا اور پہلے اپنے ماں باپ کے پاس لانا جب وہ پی چکے تو اپنے  
بچوں اور اپنے گھروالوں اور جو رو کو پلا تا ایک رات ایسا ہوا مجھ کو دیر ہو گئی میں  
جو گھر میں آیا دیکھا تو وہ دونوں سو رہے ہیں میں نے ان کو جگانا برا سمجھا  
اور ہر بچے میرے پاؤں پاس بھوک کے مارے رو رہے تھے پھر صبح نکلتے  
میرا ان کا یہی معاملہ رہا یا اللہ تو اگر جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری  
رہنمائی کے لیے کیا تو کسی قدر اس پتھر کو کھول دے جس میں سے  
ہم آسمان تو دیکھیں پھر وہ پتھر ذرا سا کھل گیا اب دوسرا کہنے لگا یا اللہ میری

۱۰۰۰ بے مال کے بدل اس روایت میں ہر چیز ہے ۱۲ منہ ۱۰۰ اس کو خود امام بخاری باب ترک اعلیل میں نکالا ۱۲ منہ ۱۰۰ عبدالرزاق کی روایت  
باب میں گذر چکی ہے اور عبدالرحمن بن اسحاق کی روایت کو مسدد نے اپنی سند میں داخل کیا ۱۲ منہ

الْبَاءُ قَالَ فَبَرِحَ عَنْهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ  
كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي كُنْتُ أَحَبَّ أُمَّرَأَةٍ مِنْ بَنَاتِ عَجِي  
كَاشَدَ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ تَعَالَتْ لَكَ تِلْكَ  
ذَلِكَ مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيََهَا رِائَةً دُنْيَا سِرِّكَ عَيْنُكَ  
فِيهَا حَتَّى تَجْعَلَهَا قَلَمًا تَقْدُسُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا تِلْكَ  
أَنْتَ اللَّهُ وَلَا تَغْضُ الْخَاتَمُ الْأَوْحَقُّ فَقَدْ وَرَكْنَا  
فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ  
فَأَمْرٌ بِرَحْمَةٍ قَالَ فَوَجَّهْ عَنْهُمْ الثَّلَاثِينَ قَالَ  
الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ لَعْنَةً  
بِقَرْنٍ مِنْ دُرَّةٍ فَأَعْطَيْتُهُ خَاطَبِي ذَلِكَ أَنْ يَأْخُذَ  
فَعَمَدَتُ إِلَى ذَلِكَ الْقَرْنِ فَزَرَعْتُهُ حَتَّى اشْتَرَيْتُ  
مِنْهُ بَعْدَ رَاحَةٍ مَا تَمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ  
أَخْبِنِي حَقِّي فَقُلْتُ انْطَلِقْ إِلَى بَيْتِكَ الْبَقْرَةَ رَاحَةً  
يَا تَعَالَى تَعَالَى تَسْمَعُ عَنِّي قَالَ فَقُلْتُ مَا اسْتَشْرَيْتُ  
بِكَ وَكَيْفَ لَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي تَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ

بَابُ الْبَيْعَةِ وَالْبَيْعَةِ الْمَشْرُوكِينَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ  
۴۶ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ كَالِ كُنَّا  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ  
مُشْعَانٌ طَوِيلٌ يَغْتَمُ نِسْرًا فَقَالَ لَكَ الْبَيْتُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ  
أَمْ حَبْصَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى

ایک چچا زاد بہن بھتی میں اس کو بہت چاہتا تھا جیسے کسی مرد کو کسی  
خورت سے بے انتہا الفت ہوتی ہے وہ کہنے لگی تو اپنا مطلب مجھ سے نہیں  
حاصل کر سکتا جب تک مجھ کو سوا شرفیاں نہ دے میں نے کوشش کر کے  
سوا شرفیاں جمع کیں جب اس کی دونوں ٹانگیں اٹھائیں تو وہ کہنے لگی  
اللہ سے ڈر اور اس مرد کو ناجائز طور سے مت توڑ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا اس  
کو چھوڑ دیا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا مندی کے لیے  
کیا ہے تو ایک ذرا سایہ پتھر اور سر کا دے تو دو تہائی اس پتھر کی سرک  
گئی پھر تیسرا کہنے لگیا یا اللہ تو جانتا ہے میں نے تین مہاں حواریوں پر ایک مہو  
لگا یا تھا وہ میں اس کو دینے لگا اس نے نہ لیا میں نے تین مہاں حواریوں کو بول دیا اور  
اس کی آمدنی میں سے گائے بیل چرواہے سب خرید کیے پھر ایک مدت  
کے بعد وہ مزدور آیا کہنے لگا وہ خدا کے بندے میری مزدوری دے ڈال  
میں نے کہا وہ گائے بیل چرواہے سب لے لیے وہ تیرا ہی مل میں اس نے  
کما مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا وہ سب تیرے ہی ہیں  
یا اللہ اگر تو جانتا ہے یہ کام میں نے تیری رضا مندی کے لیے کیا تھا تو اس  
پتھر کو بٹا دے وہ ہٹ گیا

باب مشرکین اور عربی کافروں سے خرید و فروخت کرنا  
ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے معمر بن سلیمان نے  
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے عبد الرحمن  
بن ابی بکر سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ تھے اتنے میں ایک مشرک آیا پریشان سر لٹکا قد بکریاں ہانک  
رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا یہ بکریاں بیچنا  
چاہتا ہے یا ہم کو یوں ہی دینا اس نے کہا نہیں بیچنا چاہوں پھر آپ نے

۱۔ حدیث میں شخص باہر آئے پلٹے پھر تے نظر آئے اس باب میں جو یہ حدیث لائے اس سے مفقود اخیر شخص کا بیان ہے کہ یہ بکر بغیر مالک کے پوچھے اس حوالہ کو دہرے ماہ میں  
مرد کا کہ اس سے لقمہ کیا اور یہ کو کچھ اسی پر قیاس کی تو بیع فہو کی طرح صحیح ہے اور مالک کی اجازت پر ناقذ ہو جاتی ہے مالکیہ اور شافعیہ کا یہی قول ہے  
۲۔ حافظ نے کہا اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۳۔ منہ

مِنْ شَمَائِلِ

بِكُلِّ بَيْعٍ شَرَاءُ الْمَسْلُوكِ مِنَ الْحَرَمِيِّ وَ  
 هَيْبَةٍ وَتَعْتِيقٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لِسُلْطَانٍ كَلَّتْ رِجْلُهُ وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوهُ وَبَاعُوهُ وَسَبُّوا  
 عَمَارًا وَصَرِيبًا وَبَلَالًا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ  
 اللَّهُ يَنْقُلُ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الشَّرْكِ فَمَا  
 الَّذِينَ قُتِلُوا بِرَأْيِي رَدِّهِمْ عَلَى مَالِكَةٍ  
 رَبُّ مَا نُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ فَكَفَرُوا بِمَا  
 اللَّهُ يَجْحَدُونَ

۷۷۷۔۔۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْكَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
 أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرُوا بَرَاءَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ لِسَارَةٍ فَلَمَّا خَلَّ بَهَا قَدْرُهُ فِيمَا مَلَكَ مِنَ اللَّحَى  
 أَوْ جَبَّارَتَيْنِ أَلْبِيَا بَرَاءَ فَيَقِيلُ كَحَلِّ إِبْرَاهِيمَ بِأَمْرِهِ  
 هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَسْأَلِ  
 بَرَاءَهُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْرِ مَعَكَ قَالَ أَخْبِرْنِي ثُمَّ  
 رَجَعَا إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تَكُنِي فِي حَالِي فَإِنِّي أَخْبَرْتُكُمْ  
 أَنَّكَ أَخْبَرْتَنِي وَاللَّهُ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي  
 وَخَيْرٌ لِي فَأَسْأَلُ بِهَا إِلَيْكَ فَتَأْتِي أَيْهَا نَفَاسَتُ

اس سے ایک بکری خریدی

باب حربی کا فرسے غلام لونڈی خریدنا اس کا ہبہ کرنا آزاد کرنا  
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلیمان (فارسی) سے فرمایا فرمایا تو اپنے  
 مالک سے کتابت کرتے حالانکہ سلیمان (اصل میں) آزاد تھے لیکن کافروں  
 نے ان پر ظلم کیا (غلام بنایا) ان کو بیچا اور عمار بن یاسرؓ اور صہیبؓ اور  
 بلالؓ شیبہ قید کیے گئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نحل میں) فرمایا اللہ  
 ہی نے تم میں ایک کی روزی دوسرے سے زیادہ رکھی ہے جن کی روزی  
 زیادہ ہے وہ اس کو اپنی لونڈی غلاموں کو دے کر اپنے برابر نہیں کر دیتے  
 کیا یہ لوگ اللہ کا احسان نہیں مانتے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی کہ ہم  
 سے ابوالزناد نے انہوں نے ارج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ  
 (انہی بی بی) کو لے کر نروہ کے ملک سے ہجرت کر گئے پھر ایک بستی میں گئے  
 پچھو وہاں ایک بادشاہ تھا یا ایک ظالم بادشاہ کسی نے اس کو خبر دی کہ  
 ابراہیم ایک نہایت خوبصورت عورت اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں بادشاہ نے  
 ان سے پوچھا ابراہیم یہ عورت تمہاری کون ہے (اس کو میرے پاس  
 بھیج دو) انہوں نے کہا میری بہن ہے پھر حضرت ابراہیم لوٹ کر سارہ پاک  
 گئے اور ان سے کہا تم مجھ کو چھوٹا مست کرنا میں نے یوں کہہ دیا ہے تم  
 میری بہن ہو قسم خدا کی اس وقت روئے زمین پر میرے اور تمہارے

۱۔ کتاب اس کو کہتے ہیں کہ غلام ملک کو کچھ روپیہ کی قسطوں میں دینا قبول کرے کل روپیہ ادا کرنے کے بعد غلام آزاد ہو جاتا ہے ۲۔ منہ ۳۔ اور کافروں نے  
 ان کو غلام بناد رکھا تھا مسلمانوں نے ان کو خرید کر کے آزاد کر دیا ۴۔ منہ ۵۔ اس نے مختلف حالات کے لوگ پیدا کیے کوئی غلام ہے کوئی بادشاہ ہے کوئی مالدار  
 ہے کوئی محتاج اگر سب برابر اور یکساں ہوتے تو کوئی کسی کا کام کا ہے کوئی نازندگی دوہر ہو جاتی پس یہ اختلاف حالات اوقات درجات حق تعالیٰ کی ایک  
 بڑی نعمت ہے اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ کافروں نے اپنی لونڈی غلاموں کے مالک ہیں اور ان کی لونڈی غلاموں کو مملکت ایمان ہم فرمایا جب ان کی ملک  
 صحیح ہوئی تو انھیں حمل لیا بھی درست ہو گا ۶۔ منہ ۷۔ یہ بستی مصر تھی اور بادشاہ کا نام صادق یا سنان بن ملوان تھا یا عمرو بن امرؤ القیس بن سبا ۸۔ منہ ۹۔  
 یہ کھیت بادشاہ کو لیا کرتا ہر شخص کی جو رو جو خوبصورت ہوتی تھیں لیتا اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کو اپنی بہن بنایا تو بخاری نے یہی ہے کہتے ہیں بادشاہ  
 سے جا کر یہ مجھ کی خاتون نامی ایک شخص نے کی تھی ۱۰۔ منہ

وَمَا وَصَلْتُ فَمَا كَلِمَتُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ أَنْتَ  
بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَيْتُ فَرَجِي إِلَّا عَلَى نَزْوِجِي  
فَلَا تَسْلُطْ عَلَى الْكَافِرِ فَعَطَّ حَتَّى سَرَكَضَ بِرَحْمَةٍ  
قَالَ الْأَعْرَجُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتْ لِلَّهِ إِنْ يَمُتُ يُقَدِّحِي  
فَقُلْتُ فَأَرْسِلْتُهَا قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوْحًا وَهَيْلًا  
وَيَقُولُ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ أَنْتَ بِكَ وَبِرَسُولِكَ  
فَأَحْصَيْتُ فَرَجِي الْكَلِي نَزْوِجِي فَلَا تَسْلُطْ عَلَى هَذَا  
الْكَافِرِ فَعَطَّ حَتَّى سَرَكَضَ بِرَحْمَةٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ  
إِنْ يَمُتُ يُقَدِّحِي قَتَلْتُهُ فَأَرْسِلْ  
فِي الشَّيْئَةِ أَفْنِي الشَّيْئَةَ فَقَالَ اللَّهُ مَا  
أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ إِلَّا شَيْطَانًا ارْجِعْهُمَا  
إِلَى آبَائِهِمْ وَأَعْطُوهُمَا الْجُزْءَ رَجَعَتْ  
إِلَى آبَائِهِمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ  
أَشْغَرْتُمْ أَنْ اللَّهَ كَبِتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ  
وَلَيْدَةً.

۷۷۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ  
زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ هَذَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ جِيءَ أَخِي عَتَبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَلَيْهِ الرِّقَابُ  
ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبِيهِهِ وَقَالَ عَبْدُ مَيْمُونٍ

کوئی مومن نہیں ہے پھر بادشاہ کے پاس سارہ کو بھیج دیا بادشاہ ان کے  
پاس گیا وہ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں انہوں نے یہ دعا کی یا اللہ اگر میں  
تجھ پر اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی شرم گاہ کو خادکہ  
سوا اور سب سے بچا ہے تو اس کافر کا زور مجھ پر مت چلا یہ دعا کرنا ہی  
تھا کہ وہ کافر زمین پر گر کر خراٹے لینے لگا پاؤں مارنے لگا عرج رادی نے  
کہا ابو سلمہ نے کہا ابو ہریرہ نے کہا سارہ کہنے لگیں یا اللہ اگر کہیں یہ گر گیا  
تو لوگ کہیں گے میں نے مار ڈالا پھر وہ اچھا ہو گیا اور سارہ کی طرف اٹھا وہ  
وضو کر کے کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں اور یوں دعا کی یا اللہ اگر میں تجھ پر اور  
تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں اور خداوند کے سوا سب سے میں نے اپنی  
شرم گاہ کو بچا یا ہے تو اس کافر کا زور مجھ پر مت چلا یہ دعا کرتے ہی وہ  
کافر گر کر خراٹے مارنے لگا اور پاؤں زمین پر ہلانے لگا عبد الرحمن نے کہا  
ابو سلمہ نے کہا ابو ہریرہ نے کہا سارہ کہنے لگیں یا اللہ اگر کہیں یہ کافر گر گیا  
کہیں گے میں نے مار ڈالا وہ اچھا ہو گیا پھر دوسری بار یا نبیری بار وہ  
لوگوں سے کہنے لگا خدا کی قسم تم یہ عورت کی لائے ہو شیطان ہے اس کو  
ابراہیم ہی پاس لے جاؤ اور باجرہ ایک ٹونڈی میری طرف سے اس کو  
دو پھر وہ ابراہیم علیہ السلام پاس لوٹ آئیں اور کہنے لگیں تم نے دیکھا اللہ  
نے کافر کو ذلیل بھی کیا اور ایک نڈی بھی دلوائی

ہم سے قیقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن  
شباب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی  
انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زعمہ دونوں نے ایک لڑکے  
میں جھگڑا کیا سعد کہنے لگے یا رسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص  
کا بیٹا ہے اس نے مرتے وقت یہ وصیت کی تھی یہ اس کا بیٹا ہے  
آپ اس کی صورت دیکھئے عتبہ سے کیسی ملتی ہے عبد بن زعمہ نے

۱۷ - بچہ جن کی قسم میں سے ہے جب میں چاہتا ہوں اس کو ہاتھ لگاؤں تو بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے ۱۷۷۷ - میں سے تیرے عجب باب بھلا ہے کیوں کہ اس کافر نے  
ایک ٹونڈی سارہ کو ہیرہ کی اور سارہ نے قبول کر لی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ہیرہ جائز رکھا ۱۷۷۸

زَمَعَةَ هَذَا أَخْبَارَ رَسُولِ اللَّهِ وَلَيْدَةً عَلَى خَرِشٍ  
إِلَى مَنْ يَمْلِكُ ذَلِكَ فَتَطْلُبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى شَبِيهِمْ قَدْرًا شَبِيهَا يَتَنَا بَعْلَبَةً فَقَالَ  
هَذَا لَعَنَ يَأْبَهُ الْوَلَدُ الْفَرِاشِ وَالْعَاهِرِ الْحَجَرِ  
وَأَحْبَبَتِي مِنْ مِثْلِ سَوْدَةَ بَلَّتْ زَمَعَةَ فَلَمْ  
تَكُ سَوْدَةَ قَطُّ.

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
لَا تَدْعُ إِلَى غَيْرِ أَبِيكَ فَقَالَ صُهَيْبُ  
مَا يَسْرُني أَنِّي كَذَّابٌ أَوْ كَذَّابَةٌ أَوْ كَذَّابَةٌ  
ذَلِكَ وَلَيْسَتْ سُرِقَتْ وَأَنَا حَبِيتِي.

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ التَّيْمِيِّ أَنَّ  
حَكِيمَ بْنَ حَزَامٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
أَرَادَ أَنْ يَنْتَحِلَ أَوْ تَحْتِ بِكَافِي الْبَاهِلَةِ

کہا یا رسول اللہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جتنا ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کو دیکھا تو صاف عتبہ کے مشابہ  
معلوم ہوا پھر آپ نے فرمایا یہ تجھ کو ملے گا اسے بعد لڑکا اسی کو ملتا  
ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر نہیں  
اور سودہ سے فرمایا جو زمرہ کی بیٹی تھیں تم اس سے پردہ کیا کرو سودہ نے  
اس کو کبھی نہیں دیکھا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے کہا ہم سے  
شعبہ نے انہوں نے سعد بن البراء سے انہوں نے اپنے باپ البراء سے  
بن عبد الرحمن بن عوف سے کہ عبد الرحمن بن عوف نے صہیب سے کہا  
اللہ سے ڈر اور اپنے باپ کے سوا دوسرے کا بیٹا نہ بن صہیب نے کہا  
اگر مجھ کو اتنی اتنی دولت ملے تب بھی میں اس کو پسند نہ کروں (کہ اپنے کو اور  
کسی کا بیٹا کہوں) مگر میں کیا کروں (پچھنی میں رومی لوگ مجھ کو قید کر لے  
گئے تھے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی  
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو زہری بن زہیر نے خبر دی ان کو حکیم بن حزام  
نے انہوں نے کہا یا رسول فرمائیے جاہلیت کے زمانہ میں جو میں نے نیک  
کام کیے ہیں عزیزوں سے سلوک کرنا آزاد کرنا صدقہ دینا ان کا ثواب

سہ حالانکہ از روئے قاعدہ شرعی آپ نے اس بچہ کو زمرہ کا بیٹا قرار دیا تو ام المؤمنین سودہؓ اس کی بہن ہوئیں مگر امتیاطاً ان کو اس بچہ سے پردہ  
کرنے کا حکم دیا کسی لیے کہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی اور گمان غالب ہوتا تھا کہ وہ عتبہ کا بیٹا ہے حدیث سے یہ نکلا کہ شرعی اور باقاعدہ ثبوت کے بغیر  
مخالفت گمان پر کچھ نہیں ہو سکتا باب کی مطابقت اسی طرح پر ہے کہ آپ نے زمرہ کی ملک مسلم رکھی حالانکہ زمرہ کا فرضاً اس کو اپنی لونڈی پر  
وہی حق ملا جو مسلمانوں کو ملتا ہے تو کافر کا تصرف بھی اپنی لونڈی غلاموں میں مثل بیع بہرہ وغیرہ نافذ ہوگا ۱۲ منہ ۱۳ جہا یہ کہ صہیب کی زبان  
رومی تھی۔ مگر وہ اپنا باپ ایک عرب یعنی سنان بن مالک کو بتاتے تھے۔ اس پر عبد الرحمن نے ان سے کہا خدا سے ڈر اور دوسروں کو  
باپ نہ بنا صہیب نے جواب دیا۔ کہ میری زبان رومی اس وجہ سے ہوئی۔ کہ پچھنی میں رومی لوگ محمدؐ کو قید کر لے گئے تھے میں انہی  
میں پرورش پایا۔ اس لیے میری زبان رومی ہو گئی۔ ورنہ میں اصل میں عربی ہوں میں جھوٹ کسی اور کیٹا نہیں بتاتا۔ اگر مجھ کو ایسی ایسی دولت  
ملے جب بھی میں یہ کام نہ کروں۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکلا۔ کہ کافروں کی ملک جمع اور مسلم ہے۔ کیوں کہ ابن جردعان نے صہیب  
کو خرید لیا اور انادیا ۱۳ منہ ۱۴ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ کافر حکم حدقات حدیث میں ۱۲ منہ

وَمِنْ حَلَلَةٍ وَمَنْ تَابَ وَصَدَّقَ هَلَلَهُ مِمَّا جَزَاكَ اللَّهُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُ عَلَى سَلْتٍ فَلَمْ يَكُنْ

بِأَنْتَ جُلُوهُ الْيَتِيَّةِ بَلْ أَنْ تَذَبَّ

۸۱- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ

حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ

فَقَالَ هَلَّا اسْتَنْعَمُوا بِهَا يَمَانًا قَالُوا إِنَّمَا

مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا

بِأَنْتَ تَدْرِي أَنَّ النَّبِيَّ يُرْوَى عَنْ جَابِرِ

حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخِنْزِيرِ

۸۲- حَدَّثَنَا ثَمِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

الْثَّيْتُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ السَّيِّدِ أَنَّهُ يَكْفُرُ

أَبَاهُ مِرَّةً رَدَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَكُونُ شَيْءٌ أَنْ يَكُونَ

بَيْنَكُمْ ابْنُ خَزِيمٍ حَكَمًا مُفْطِحًا لَيْكُمُ السَّبْرُ الصَّلْبُ

يَعْمَلُ الْخِنْزِيرُ وَيَضَعُ الْخِنْزِيرُ وَبَعْضُ الْمَالِ حَتَّى يَفْقَهُ

کچھ مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا کیوں نہیں اسلام لانے سے یہ نیکیاں برائی  
نہ ہوں گی) بلکہ جو نیکیاں تو کر چکا ہے ان کو قائم رکھ کر اسلام لایا ہے

باب مردار کی کھال کا دباغت سے سپل کیا حکم ہے (اسا بیہ ہمارے

ہم سے زبیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن البراء

نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے کہا

مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ عید اللہ بن عبد اللہ نے ان کو بڑی

ان سے عبد اللہ بن عباس نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک

مری ہوئی بکری سے گزرے فرمایا لوگو! انہم نے اس کی کھال سے فائدہ

کیوں نہ اٹھایا انہوں نے عرض کیا وہ مردار ہے آپ نے فرمایا مردار کا فقط

کھانا حرام ہے

باب سوار کا مار ڈالنا اور جانور نے کہا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے سور کے پیچھے کو حرام کیا ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے

ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے

سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم (اس خدا کے پاک) کی جس کے ہاتھ

میں میری جان ہے قریب ہے تم میں عیسیٰ مریم کے بیٹے تیریں گے وہ انصاف کے

ساتھ حکومت کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے سور کو مار ڈالیں گے اور جزیرہ

موقوف کر دیں گے اور مال کی ایسی ریل پہل ہوگی کوئی نہ لے گا

۱- حالانکہ قرآن شریف میں رحمت علیکم الفیۃ مطلق ہے۔ اس کے سبب ابواؤ کو شالی ہے مگر حدیث سے اس کی تخصیص ہو گئی کہ مردار کا صرف کھانا

حرام ہے نہ ہری نے اس حدیث سے دلیل لی اور کہا کہ مراد اس کی کھال سے مطلقاً نفع اٹھانا نہ سست ہے دباغت ہوئی ہو لیکن دباغت کی قید دوسری حدیث

سے نکالی گئی ہے اور مہر ملنا کی وہی دلیل ہے اور شافعی نے مردوں میں کتے اور سور کا اشتقاق کیا ہے اس کی کھال دباغت سے بھی پاک نہ ہوگی اور ابو حنیفہ

نے صرف سور اور آدمی کی کھال کو مستثنیٰ کیا ہے اور شیخ نے ہر ایک کھال کی طہارت کا حکم دیا ہے جب اس کی دباغت کر لی جائے یہاں تک کہ سور کی کھال بھی ۱۲۸

۱۵- اس کو خود امام بخاری نے اب بیح المیتۃ والاہتمام میں دلیل کیا ۱۲۸ منہ ۱۵۸ اس حدیث سے امام بخاری نے نکالا کہ سور جس العین ہے اس کی بیح حوائز

نہیں ہے حدیث تھرت عیسیٰ اس کو قتل کریں کرتے اور نبیت ملاو کہیں کرتے جزیرہ موقوف کرنے سے یہ غرض ہے کہ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے یا مسلمان ہو یا

قتل ہو جزیرہ قبول نہ کریں گے اس حدیث سے صاف حضرت عیسیٰ کا قیامت کے قریب اترنا اور حکومت کرنا صلیب توڑنا جزیرہ موقوف کرنا یہ سب باتیں ثابت

ہوئی ہیں اور تعجب ہوتا ہے اس شخص کی عقل پر بنیاد یا بی مرزا کو موجود سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھ لے دینا من الفتنی فاکملہ مناد واطلہ ۱۵۸

**باب مردار کی چربی گلانا اور اس کا بیچنا جائز نہیں اس کو جائز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔**

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو طاؤس نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی کہ فلاں شخص (سمو یا سفیان بن جندب) نے شراب بیچا انہوں نے کہا اللہ اس کو تباہ کرے کیا وہ نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے ان پر چربی حرام ہوئی تو اس کو گلا کر بیچ ڈالا ہم سے عبد ان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے ان پر چربی حرام ہوئی پوچھ کر اس کی قیمت بھیگی

**باب ان چیزوں کی مورتیں بیچنا جن میں جان نہیں ہوتی اور کون سی موت حرام ہے۔**

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم کو عوف بن ابی حمید نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی الحسن سے انہوں نے کہا میں ابن عباسؓ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص (اس کا نام معلوم نہیں) آیا کہنے لگا ابو العباس یہ ابن عباسؓ کی کنیت ہے میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھاتا ہوں میں مورتیں بنایا کرتا ہوں ابن عباسؓ نے کہا میں تجھ سے وہی بیان کروں گا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی موت بنائے (یعنی جاندار کی تو اللہ قیامت کے دن)

**باب ۴۳ لَا يَمْلِكُ ابْنُ شَيْمٍ أَنْ يَتَيْتَ وَلَا يَمْلِكُ وَكَذَلِكَ نَذَاهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**۴۳ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ**  
**حَدَّثَنَا عَنْ دُرَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ**  
**أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَلَغَ عُمَرُ أَنَّ فُلَانًا**  
**بَاعَ عَصَاهُ فَقَالَ قَاتِلَ اللَّهِ فُلَانًا كَمْ يَبْلَغُ أَتَى**  
**رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلَ اللَّهِ فُلَانًا**  
**حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الشُّعُومَ فَبَاعَهَا فَبَاعَهَا**  
**۴۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْمٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ**  
**الْمُسَدِّقِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلَ اللَّهِ يَهُودٌ اشْتَرَوْتْ**  
**عَلَيْهِمُ الشُّعُومَ فَبَاعُوا مَا كَانُوا أَكَلُوا أَكَلًا**  
**باب ۴۵ بَيْعُ النَّصَائِدِ وَالْأَنْبِيَاءِ لَيْسَ**  
**بِهِمَا رَوْحٌ وَمَا يَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ**

**۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ**  
**حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيدِ**  
**بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ كَانَا**  
**رَجُلًا فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ لِمَنِ الْإِنْسَانُ إِنَّمَا مِثْلُ**  
**مِنْ صَنْعَةِ يَدَيَّ وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ النَّصَائِدَ**  
**فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَحَدُكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ**  
**رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُهُ**  
**يَقُولُ مَنْ مَوَسَّرَ مَسْوَرَةً فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ**

**۱۵** **جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جس چیز کا کھانا حرام ہے اس کا بیچنا بھی حرام ہے لیکن بعضوں نے اس میں غلط کیا اس لئے اس کو خود امام بخاری نے باب بیع البیوت والا منام میں داخل کیا ہے**



حَقُّهُ بِخَيْرٍ مِمَّا الشُّرُومُ وَلَيْسَ بِتَأْخِذٍ فِيمَا أَكْبَدَ كَرِيًّا  
الرَّجُلُ رُبُوبَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ  
وَيَحْيَاكَ إِنْ أَتَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ نَعْلَيْكَ جِلْدَ الشَّيْخِ  
كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُبُوبَةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ  
بُنَ بَنِي عَرُوبَةٍ مِنَ النَّظَرِيِّينَ أَنْسَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ  
**باب في تحريم التجارة في الغنم** قَالَ

جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْغَنَمِ  
۸۶۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْفُحَيْحِ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَلَايَتْ آيَاتِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ  
عَنْ أُخَيْرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْغَنَمِ

**باب في إثم من باع حراماً**  
۸۸۷ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَرْثٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أُمِيَّةٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَلَايَتْ آيَاتِ  
خَصْمَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَخْطَى فِي ثَمَرٍ جَدَرٍ  
وَرَجُلٌ بَاعَ حُرّاً فَكُلَّ ثَمَرَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ  
أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَكُلُّهُمُ يُعْطَى أَجْرُهُ

اس کو یہ عذاب کرے گا کہ اس میں جان ڈالنے کے لیے فرمائے گا وہ جان  
تو کبھی ڈل نہ سکے گا یہ سن کر اس کا دم رک گیا اور منہ زرد ہو گیا ابن عباسؓ  
نے کہا کبھی اگر تو مورت ہی بناتا ہے تو درخت وغیرہ کی بنا جو چیزیں جانتا  
نہیں ہیں امام بخاری نے کہا سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انیسؓ سے بس  
یہ ایک حدیث سنی ہے

**باب شراب کی سوداگری کرنا حرام ہے**  
اور جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کا بیچنا حرام فرمایا ہے  
ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں  
نے اعمش انہوں نے ابو الفحیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے  
حضرت عائشہؓ سے جب سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتیں اتریں (جن میں  
سودا ذکر ہے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے سے برآمد ہوئے  
اور فرمایا کہ شراب کی سوداگری کرنا بھی حرام ہوئی

**باب آزاد شخص کو بیچنا کیسا گناہ ہے**  
مجھ سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سلیم نے  
انہوں نے اسمعیل بن امیہ سے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں  
نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن  
ہوں گا ایک تو اس کا جو میرا نام لے کر عہد کر کے پھر عہد توڑ دے دوسرے  
وہ شخص جو آزاد کو بیچے اور اس کی قیمت کھائے تیسرے وہ شخص جو کسی  
سے پوری مزدوری لے پھر اس کی مزدوری نہ دے

امام بخاری نے اس کو کتاب البیوع میں بعد الاصل سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے نضر بن انیسؓ سے نکالا اس حدیث  
سے امام بخاری نے سورتوں کی کرامت یعنی حرمت نکالی ۸۸۷ جیسے شراب کا بیچنا حرام ہے انہوں نے ہمدے زائد کے بہت سے بڑے مسلمان ملازمین  
شراب پیتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ شراب کی سوداگری سے پرہیز کرتے ہیں اور نصاریٰ کے بنائے ہوئے شراب فراغت سے خریدتے ہیں اپنے ملک کی مسلمانوں  
اس میں کھپاتے ہیں مجال الدین افغانی فیلسوف کہہ کرتے تھے کہ مسلمانوں کو خدا کا خوف تو بالکل کم ہو گیا لیکن یہ کیا آفت ہے کہ دنیا کی عقل ہی جاتی رہی ہم  
خدا کے گنہگار اور ہم دنیا میں مفلس اور محتاج اور نادار ہو چکے کہتے ہیں وہ بھی غیر قوم کو کھلا دیتے ہیں خسرا دنیا والا آخرہ انہی کی شان میں ہے ۸۸۷  
اس کو امام بخاری نے باب بیع المیتہ والاہتمام میں وصل کیا ۸۸۷

**باب ۵۰ بیع البعید والحيوان نسيئة**  
 واشترى ابن عمر راحلة بأربعة أعيرة  
 مضمونة عليه يؤتيها صاحبها بالربكة  
 قال ابن عباس لما يكون البعير خيرا من  
 البعيرين واشترى رافع بن خديج بعيرا  
 يبعيرين فأعطاه أحدهما وقال أتيك  
 يا الآخر عذرا هو انشاء الله وقال ابن المسيب  
 لا ربا في الحيوان البعير بالبعيرين والشاة  
 بالشاتين إلى أجل وقال ابن سيرين لا  
 بأس ببيع بعيرين نسيئة

۷۸۸ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا  
 حماد بن زيد عن ثابت عن أنس بن مالك  
 قال كان في السج مغيثة فصار إلى دحية  
 الكلبي ثم صار إلى النبي صلى الله عليه وآله

**باب ۵۱ بیع الرقيق**  
 ۷۸۹ حدثنا أبو النعمان أخبرنا شعيب  
 عن الزهري قال أخبرني ابن جابر عن

**باب غلام کا غلام کے بدل اور جانور کا جانور کے بدل ادا ہوا**  
 بیچنا اور عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک اونٹنی خریدی چار اونٹوں کے بدل  
 جو بائع کی ضمان میں تھی وہ اس کو ربذہ میں حوالہ کرے گا اور ابن عباسؓ  
 نے کہا کبھی ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے اور رافع بن  
 خدیج نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل خرید ایک اونٹ تو اسٹی  
 وقت انقد دیا اور دوسرے اونٹ دینے کا وعدہ کیا اور کہا اس  
 میں دیر نہ ہوگی انشاء اللہ اور سعید بن مسیب نے کہا جانور میں بیاج  
 نہیں ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل ایک بکری دو بکری کے بدل ادا  
 خرید کر سکتا ہے اور محمد بن سیرین نے کہا ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل  
 ادا کر بیچنے میں کوئی قباحت نہیں۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے  
 انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا قیدیوں  
 میں حضرت صفیہؓ بھی تھیں پہلے وہ حبشہ کی بیوی کے حصے میں آئیں پھر دوسری  
 لونڈی کے بدل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مل گئیں

**باب لونڈی کا غلام بیچنا۔**  
 ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی کہ  
 نے زہری سے انہوں نے کہا مجھے عبد اللہ بن عمرؓ نے خبر دی

۱۵ اس کو امام مالک اور شافعی اور ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲ منہ ۵۰ نذہ ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان مطلب یہ ہے کہ وہ اونٹنی بائع کے  
 ذمہ اور اس کے حفاظت میں رہے گی اور ربذہ پہنچ کر اس کو مشتری کے سپرد کر دے گا ۱۳ منہ ۵۰ اس کو امام شافعی نے منسل کیا طاؤس کے طریق سے معلوم ہوا کہ  
 جانور کو جانور کے بدلے میں کی حدیثی اسی طرح ادا ہوا جانور ہے اور یہ سود نہیں ہے گو ایک ہی جنس کا دونوں طرف ہوا دوسری قول شافعیہ اور صاحب علماء  
 کا لیکن ہمارے امام احمد بن حنبلؒ اور ابو حنیفہؒ نے اس سے منع کیا ان کی دلیل سمرہؓ کی حدیث ہے جس کو صاحب سنن نے نکالا اور امام مالک نے کہا  
 اگر جنس مختلف ہو تو جائز ہے ۱۴ منہ ۵۰ اس کو عبد الرزاق نے منسل کیا ۱۵ منہ ۵۰ اس کو امام مالکؒ نے مروا میں وصل کیا اور ابن ابی شیبہ نے ۱۶ منہ  
 ۵۰ اس کو عبد الرزاق نے منسل کیا ۱۷ منہ ۵۰ اس حدیث سے امام بخاری نے نیزہ نکالا کہ جانور سے تبادلہ درست ہے اسی طرح غلام کا غلام سے لونڈی  
 کا لونڈی سے کیونکہ سب حیوان ہیں تو ہر جنس کا بھی حکم ہو گا بعضوں نے یہ امر من کیا ہے کہ اس حدیث میں زیادتی اور کمی کا ذکر نہیں مگر ادا ہوا اس کا جواز ہے  
 کہا امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے صفیہؓ کو سات لونڈیاں دے کر فرید کیا  
 ابی بلال نے کہا جب آپؐ نے وہ عیسے فرمایا کہ تو صفیہؓ کے بدل اور کوئی لونڈی قیدیوں میں سے لے کر تو بیچ دے تو بیچ ہوئی لونڈی کی بیوی لونڈی کے ادا ہوا اور باب کا بھی مطلع ہے

لَقَدْ دَخَلَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا  
نُؤَيِّدُ سَبِيحًا فَتُجِبُ الْأَثْمَانُ فَكَيْفَ تَرَى  
فِي الْعَزْلِ فَقَالَ أَمَّا أَنْتُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ  
عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَلِكَ بِي ثُمَّ لَيْسَتْ  
نَسْمَةُ كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا حَيَّ حَارِثَةُ  
**باب في بيع المدبر**

۹۰. حَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَرَكِيْعٌ  
حَدَّثَنَا إِبْنُ مَعِينٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْدٍ عَنْ  
عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدْبُرُ

۹۱. حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْتَفِيَانُ  
عَنْ عَبْدِ وَحِيدٍ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۹۲. حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبْنُ شَرَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ  
بْنَ خَالِدٍ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ الْأَمَةِ  
عُرْفِي وَكَهْ تَخْصُنَ قَالَ اجْلِسْ رَحْمَتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

ان کو ابوسعید خدری نے ایسا ہوا ایک بار وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
بیٹھے تھے ایک شخص (مجدی بن عمرو قسری) نے کہا یا رسول اللہ ہم ملائی  
میں قیدی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور ان کا بیچنا منظور ہوتا ہے  
تو آپ عزل کے باب میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو  
اگر ایسا نہ کرو تب بھی کوئی قباحت نہیں کیونکہ جس جملہ دنیا میں  
پیدا ہونا اللہ نے لکھ دیا ہے وہ ضرور پیدا ہوگی

**باب مدبر کا بیچنا کیسا ہے**

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہ ہم سے وکیع  
نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی غالد نے انہوں نے سلمہ بن کیل سے  
انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو بیچ ڈالا

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں  
نے مرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو بیچ ڈالا

مجھ سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب نے کہا ہم  
سے والد ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہا ابن شہاب  
نے بیان کیا ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو زید بن  
خالد اور ابو ہریرہؓ نے خبر دی ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا آپ سے پوچھ گیا تو نندی زنا کرے اور اس کا  
نکاح نہ ہوا ہو فرمایا اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے پھر مارو

۱۰. عزل کہتے ہیں انزال کے وقت ذکر کو فرج سے نکال لینا تاکہ انزال باہر بہاؤ صورت کو حمل نہ ہے ۱۱. مدبر تو عزل کر دیا کچھ کرو اللہ کو منظور ہے تو حمل رہ جائے  
گا اور اس کو منظور نہیں ہوگا صحبت کرو ایک چھ مہینہ ہوگا علقہ آدمی اولاد کی خواہش میں مدبا جو دیلی کرتے ہیں گمراہ اور انہیں سوتی اور بھی کو اولاد کی چند ان خواہش  
ہیں سوتی بلکہ اولاد سے پریشان ہوتے ہیں ان کو اولاد دھوئی ملی جاتی ہے یہ خدا کی دین اور اس کی قسمی ہے دیننا بقول اللہ سبحانہ ۱۲. مدبر وہ عظام ہے جس  
کو مالک کہہ دے تو میرے مرنے پر آزاد ہے امام مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کے نزدیک اس کی بیع ناجائز ہے اور شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک جائز ہے ۱۳. مدبر  
ایک شخص کر یا تھا اس کی کچھ جائداد نہ تھی ایک مدبر عظام کو آپ نے دی مدبر عظام ۱۴. مدبر ہم کو بیچ کر اس کے قرض خواہوں کا قرضہ ادا کیا ۱۵. مدبر  
یہ قید اتفاق ہے کہ ان کو لوندی نکاح ہوئے پیچھے بھی زنا کرے تو اس کو کوڑے ہی مارے گی رج نہ کرے گی ۱۶. مدبر



اللہ تعالیٰ إلا علیٰ آذرنا جہم أو ملکک یا مائک  
 ۹۴، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا  
 يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو  
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ  
 ذَكَرَ لَهُ جُنَاحَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حِجْزِيٍّ بِنِ أَخْطَبَ وَ  
 تَدْتَلَّ زَوْجَهَا وَكَانَتْ عُرُوسًا فَاصْطَفَاَهَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ  
 بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سِدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ بِنَحْيِ  
 بِرْمَاءٍ ثُمَّ صَنَعَ عَيْسَى فِي نِطَاجٍ صَغِيرَةٍ ثُمَّ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مِنْ حَوَائِكَ  
 فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ تَالِ  
 فَدَأَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَهَا فِدَاءً وَبَعَاءً ثُمَّ تَجَلَّسَ عِنْدَ  
 بَعِيرٍ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ تَضَعُ صَفِيَّةَ رِجْلَهَا  
 عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ ۝

باب ۱۲ بیع الیمینۃ والاصنام

۹۵، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
 يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مؤمنوں میں فرمایا مگر اپنی بیبیوں یا لونڈیوں سے  
 ہم سے عبد القفار بن داؤد نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب  
 بن عبد الرحمن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے انس  
 بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر پرتشربین  
 لائے جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ فتح کرا دیا تو آپ سے حضرت صفیہ  
 بنت حبشی بن اخطب کی خوب مسورتی بیان کی گئی اُن کا غلام لڑائی  
 میں مارا گیا تھا اور وہ نئی دولہن تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
 کو اپنے لیے چن لیا پھر آپ اُن کو لے کر خیبر سے نکلے (وہ حیض سے تھیں)  
 جب ہم لوگ سدا رو حائیل پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوئیں آپ  
 نے ان سے صحبت کی پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر جیس تیار  
 کر کے رکھا اور (انس سے) فرمایا جو لوگ آس پاس ہیں ان کو بلالے یہی کھانا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کے ویمہ میں کھلایا پھر ہم مدینہ کو روانہ  
 ہوئے انس نے کہا میں نے (رستے میں) دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم صفیہ کے لیے اپنے پیچھے اونٹ پر کمر سے گول گدہ بنا دیتے  
 پھر آپ اونٹ کے پاس بیٹھے اور اپنا گھٹنا نیچے رکھتے صفیہ  
 اپنا پاؤں آپ کے گھٹنے پر رکھ کر اونٹ پر چڑھ جاتیں

باب مردار اور بتوں کا بیچنا

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے کہا ہم سے لیث بن  
 سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) انہوں نے نافع سے کہا لاکہ ابن عمر نے کہا کنواری کے لیے اعتبار کی حاجت نہیں ۱۱ منہ عطاء کے اثر کی نسبت حافظ صاحب نے  
 کچھ نہیں کھانا قطلانی نے کہا اس کو کس نے واصل کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ہذا) ۱۰ آیت کے اطلاق سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ بیبیوں اور لونڈیوں  
 سے مسقاہ لے کر انہیں نادرست ہے اب صرف جماع مستبراً سے منع ہو تو دوسرے مزرے اٹھا کر نادرست درست رہیں گے ۱۱ منہ ۱۲ منہ مردار و حاء ایک  
 مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب ۱۳ منہ ۱۴ میں ایک کھانا ہے جو مجبور اور بھی اور نیرہ بلا کر بنایا جاتا ہے ۱۵ منہ ۱۶ تاکہ حضرت صفیہ نہ سخت چیز پر بیٹھے  
 میں تکلیف نہ ہو بعضوں نے لیوں ترجیح کیا ہے کہ کمر لکھ کر اُن کو کہیں کے گرد باندھ کر اُن کو لیتے اسی لیے کہ آپ کے علاج کے بعد وہ اموات المؤمنین  
 میں داخل ہو گئی ۱۷ منہ ۱۸ باب کا مطلب اس حدیث سے لیوں نکال کر باوجودیکہ حضرت صفیہ نہ حیض سے تھیں مگر آپ ان کو نہیں ہمراہ لے گئے لاکہ ۱۹

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْغَيْمِ وَهُوَ  
بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْغَنَمِ  
وَالْمَيْتَةِ وَالْغَنَازِ وَالْأَهْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَأَلْهَا يُطْلَى بِهَا  
السُّفُنُ وَتَدَاهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِغُ  
بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ تَأْتِلُ اللَّهُ الْيَهُودُ  
إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَعُوا ثُمَّ بَاعُوهَا  
فَأَكَلُوا أَشْنَكُهَا قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْحَكِيمِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَكَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءُ  
سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِأَنَّكَ تَمْنَى الْكَلْبُ

٤٩٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَلَّى عَنْ  
ثَمَنِ الْكَلْبِ مَهْرَ ابْنَتِي وَحُلُومَ الْكَاهِنِ ۖ

عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس سال مکہ فتح ہوا  
آپ مکہ ہی میں فرماتے تھے بے شک اللہ اور اس کے رسول نے  
فشارب اور مردار اور سورا اور بتوں کا بیچنا حرام کیا ہے لوگوں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ مردار کی چربی تو کشتیوں پر ملتے ہیں کھالوں پر  
لگاتے ہیں لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں وہ  
حرام ہے پھر آپ نے اسی وقت فرمایا اللہ میدوں کو تباہ کرے  
جب اللہ نے ان پر چربی حرام کی تو اس کو کھانا بھیجے لگے اس کی  
قیمت تھکی ابو عامر ضحاک بن مخلد نے کہا ہم سے عبد الحمید نے بیان  
کیا کہا ہم سے یزید بن ابی حبیب نے عطاء بن ابی رباح نے مجھ  
کو لکھا میں نے جابرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

سہی حدیث -

باب کتنے کی قیمت

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنہا نے بیان کیا کہ ہم کو امام  
مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوبکر  
بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابوسعود انصاریؓ سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کتب کی قیمت اور لونڈی کی خریدی اور نجومی  
کی اجرت سے منع فرمایا

۱۵۔ یعنی شہدہ سہری میں ۱۲ منہ ۲۵ اس کا مطلب اکثر علماء نے یہ رکھا ہے یعنی اس کا بیچنا حرام ہے اصحابوں نے یہ کہا ہے کہ نفع اٹھانا اس سے جائز ہے مثلاً کشتیوں پر لگانا یا روشنی کرنا بعضوں نے کہا کوئی نفع اٹھانا جائز نہیں سوا اس کے جس کی صراحت حدیث میں آگئی ہے یعنی چاندی جب اس کی دریافت کرنی جائے اگر کوئی پاک چیز ناپاک ہو جائے جیسے کڑی یا کپڑا تو اس کی بیع جمہور کے نزدیک جائز ہے اور امام احمد اور ابن ماجہ نے نہ کہا جائز نہیں ۱۲ منہ ۲۵ امام شافعی اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مطلقاً کسی کتے کی بیع جائز نہیں سکھایا ہوا سہو یا بیکھایا ہوا اور اگر کوئی ماس کو مار ڈالے تو اس پر ضمان نہیں آتا اور امام مالک کے نزدیک ضمان لازم ہو گا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک فائدہ مند کتے کی بیع درست ہے ۱۴ منہ ۲۵ عرب میں کہیں لوگ بہت تھے بوزائیدہ کی بانیں لوگوں کو بتلا یا کرتے ہندستان میں بھی اب تک یہی تہی کو بونشی اور نجومی اور پندت کہتے ہیں جو کوئی ان کے پاس کچھ پوچھنے کو جاتا تو وہ مٹوڑی شرمیلی یا نقد یا اسباب تحفہ کے طور پر لے جاتا یہ سب چیزیں حلو ان میں داخل ہیں اور بالاتفاق حرام ہیں ۱۲ منہ

۹۷۔ حَدَّثَنَا بَجَّاجُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ بَنِي أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ  
رَأَيْتُ ابْنَ شَرِيحٍ جَاءَنَا مِنْ بَجَّاجٍ فَقَالَ لِي كَسَا اللَّهُ  
عَنْ ذِيكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمَ وَثَمَنِ  
الْكَلْبِ وَكَلْبِ الْأَمَةِ وَلَعَنَ الْوَأَشِشَةَ  
وَالسُّتُورَةَ وَالْأَجْلَ الرَّبَا وَمَوْجِلَةَ وَلَحْزَ الْخَصْرِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب السلم

باب ۱۵ السلم فی کبیل معلوم  
۹۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ دُرِّ زَادَةَ أَخْبَرَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْعَالِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُبْلِفُونَ  
فِي الثَّمَنِ النَّعَامَ وَالنَّعَامِينَ أَوْ كَالْعَامِينَ  
أَوْ ثَلَاثَةَ شُكٍّ إِسْمَاعِيلُ فَقَالَ مَنْ سَلَفَ  
فِي ثَمَنِ فَلْيُسْلِفْ فِي كَبِيلٍ مَعْلُومٍ وَوَرَيْنَ مَعْلُومٍ  
۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِبْنُ أَبِي جَعْفَرٍ  
عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ بِهَذَا فِي كَبِيلٍ مَعْلُومٍ وَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو  
عون بن ابی جعفر نے خبر دی انہوں نے کہا میرے باپ نے ایک بچہ لایا  
لانے والا غلام خرید (اس کے سہ قبیار توڑوا ڈالے) میں نے ان سے  
اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگا  
کی اجرت اور کتے کی قیمت اور لونڈی کی کمائی (زنا یا حرام کی) سے منع  
فرمایا اور آپ نے گدنا گودنے والی اور گدانے والی اور سود کھانے  
والے اور کھلانے والے اور مورت بنانے والے سب پر لعنت کی۔  
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## کتاب بیع سلم کے بیان میں

### باب ۱۵ مقرر کر کے سلم کرنا

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہ ہم اسمعیل بن علیہ نے  
خبر دی کہ ہم کو عبد اللہ بن ابی نجیح نے انہوں نے عبد اللہ بن  
کثیر سے انہوں نے ابوالمنہال عبد الرحمن بن مطعم سے انہوں نے  
ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں  
تشریف لائے اور لوگ میوے میں ایک سال دو سال یا دو سال  
تین سال کی میعاد پر سلم کیا کرتے تھے یہ شک اسمعیل کو ہوئی آپ نے  
فرمایا جو کوئی تم سے کچھ میں (یا میوے میں) سلم کرے تو وہ باپ اور  
تول ٹھرا کرے

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو اسمعیل بن علیہ نے خبر  
دی انہوں نے ابن ابی نجیح سے یہی حدیث اس میں بھی یہی ہے

۱۔ بیع سلم اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے شخص کو نقد روپیہ یا اشرفیاں دے اور کہے کہ اتنے مدت کے بعد مجھ کو سو من گیوں یا چاول اس قسم کے دینا  
یہ بالا جماع مشروع ہے صرف سعید بن مسیب نے اس میں اختلاف کیا ہے جو شخص روپیہ دے اس کو رب السلم کہتے ہیں اور جس کو دے اس  
کو سلم الیہ اور چول دینا ٹھہرے اس کو مسلم فید کہتے ہیں ۲۔ جو چیزیں باپ کو بھی جاتی ہیں ان میں باپ ٹھہرا کر اور جو چیزیں تول سے  
بکتی ہیں ان میں تول ٹھہرا کر سلم کرنا چاہیے اگر باپ تول معین نہ ہوگی تو سلم درست نہ ہوگی اب جو چیزیں تول کر بکتی ہیں ان کو باپ سے ٹھہرایا چوبد  
کو بکتی ہیں ان کو تول ٹھہرا بھی درست ہے بعضوں نے یہی صورت کو ناجائز رکھا ہے ۳۔

وَرَبِّ مَعْلُومٌ

بَابُ هَامِ السَّلَامَةِ فِي وَرَبِّ مَعْلُومٍ

۸۰۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْبَزَنَا ابْنُ عِيْنَةَ

أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ

عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ

وَهُمْ يُسَلِفُونَ بِالنَّارِ السَّكِينِ وَالْثَلَاثَ فَقَالَ

مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَنِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَرَبِّ

مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

۸۰۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ نَدِيمُ بَنِي

كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

۸۰۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ

عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَرَبِّ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

۸۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ ابْنِ أَبِي الْجَلْدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْجَلْدِ

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسَّانٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

الْجَلْدِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ

بْنُ الْهَادِ وَأَبُو بَرْدَةَ فِي السَّلَامَةِ نَبَعْتُ

إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُسَلِّطُ عَلَى

معین ماپ اور قول سے

بَابُ تَوْلِ مَهْرٍ أَوْ سَلَمٍ كَرْنَا

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو ابو سفیان

بن عیینہ نے خبر دی کہ ہم کو ابن ابی نجیح نے انہوں نے عبد اللہ بن

کثیر سے انہوں نے ابو المنہال سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف

لائے اور لوگ کھجوریں دو برس کی میعاد پر سلم کیا کرتے تھے آپ

فرمایا جب کسی چیز میں کوئی سلم کرے تو معین ماپ اور معین قول

معین میعاد مہر کرے۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن

عیینہ نے کہا مجھ سے ابن ابی نجیح نے انہوں نے یہی حدیث اس میں

یوں ہے معین ماپ معین میعاد مہر کر

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ

نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عبد اللہ بن کثیر سے انہوں

نے ابو المنہال سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے

تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ میں) تشریف لائے پھر یہی حدیث بیان

کی اس میں یوں ہے معین ماپ اور معین قول معین مدت مہر کر

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے

ابن ابی جالد سے دو مہری سند اور ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے

بیان کیا کہ ہم سے وکیع نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن

ابی جالد سے انہوں نے کہا ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہ ہم

سے شعبہ نے انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو محمد بن ابی جالد یا عبد اللہ

بن ابی جالد نے انہوں نے کہا عبد اللہ بن شداد بن ہاد اور ابو بردہ عامر

بن ابی موسیٰ نے سلم میں اختلاف کیا تو مجھ کو عبد اللہ بن ابی اوفیٰ صحابی پاس

پہنچے تو یہ مجھ سے ان سے پوچھا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم



عَمْرُو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّ  
بِكْرٍ وَهَمَّ فِي الْخُطْبَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْتَرَيِّبِ  
وَالْتَمْرِ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبِي بَرْزٍ فَقَالَ يَسْئَلُ خَدَّكَ

بَابُ اسْمِ السَّلَامِ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ خَدٌّ

۸۰۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّاحِمِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

أَبِي الْمَجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ

تَابِعُ مَرْزُوقَةٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَرْزَى رَضِيَ

فَعَا لَأَسْلَمَهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَمْرٍو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّفُونَ فِي الْخُطْبَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

كُنَّا نُسَلِّفُ نَبِيَّطَ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْخُطْبَةِ وَالشَّعِيرِ

وَالْتَرَيِّبِ فِي كُلِّ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قُلْتُ

إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ مِنْهُ قَالَ نَاكُنَّا نَسْأَلُهُ عَنْ

ذَلِكَ ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَرْزٍ فَقَالَ

أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّفُونَ عَلَى عَمْرٍو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۸۰۵- حَدَّثَنَا اسْتَفْحُ حَدَّثَنَا سَأَلَهُ ابْنُ

عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَجَالِدِ

بِهَذَا أَدَقَّالَ فَتَسَلِّفُهُمْ فِي الْخُطْبَةِ وَالشَّعِيرِ

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْسَةَ عَنْ سَفْيَانَ

حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالتَّرَيِّبِ حَدَّثَنَا

مُكَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ

کے زمانہ میں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نے کہیوں اور جو ارمنقی اور مجبور میں  
سلم کیا کرتے تھے اور میں نے بعد ارمسن بن ابزلے محبانی سے پوچھا  
انہوں نے بھی ایسا ہی کیا

باب ایسے شخص سے سلم کرنا جس کے پاس اصل مال نہیں ہے

ہم سے موسیٰ بن اسمیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیاد

نے کہا ہم سے ابواسحاق شیبانی نے کہا ہم سے محمد بن ابی المجالد نے

انہوں نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن شداد اور ابو مرہ نے عبد اللہ بن

ابی اوفیٰ پاس بھیجا یہ پوچھنے کو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ

آپ کے زمانہ میں کہیوں میں سلم کیا کرتے تھے عبد اللہ نے کہا ہاں

ہم شام کے کاشتکاروں سے کہیوں اور جو اور زیتون میں سلم کیا کرتے

تھے ایک معین باپ اور معین میعاد طھر اگر میں نے ان لوگوں سے

جن کے پاس یہ اصل مال ہوتے انہوں نے کہا ہم یہ کچھ نہیں

پوچھتے تھے پھر ان دونوں نے مجھ کو عبد الرحمن بن ابزی اصحابی

پاس بھیجا میں نے ان سے بھی پوچھا انہوں نے کہا صحابہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سلم کیا کرتے تھے اور ہم ان سے یہ

نہیں پوچھتے تھے کہ ان کے پاس بھتی ہے یا نہیں

ہم سے اسحاق بن شاپس نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن

عبد اللہ نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے محمد بن ابی

مجالد سے یہی حدیث اس میں یوں ہے کہ ہم کہیوں اور جو میں سلم کیا

کرتے تھے اور عبد اللہ بن ولید نے سفیان سے نقل کیا ہم سے

شیبانی نے بیان پھر یہی حدیث ذکر کی اس میں زیتون کا لفظ

زیادہ ہے اور قتیہ کی روایت میں ہریر سے انہوں نے شیبانی سے

۱- مثلاً ایک شخص کے پاس مجبور نہیں ہے اور کسی نے اس سے کھجور لینے کے لیے سلم کی بعضوں نے کہا اصل سے مراد اس کی بنا ہے مثلاً غلہ کی  
اصل کہتی ہے اور میرے کل اصل درخت ہے اس باب سے یہ مرض ہے کہ سلم کے لیے اس مال کا مسلم الیہ پاس ہونا ضروری نہیں ہے  
میں سے ترجمہ باب نکلا ہے یعنی اس بات کو ہم دریافت نہیں کرتے تھے کہ اس کے پاس مال ہے یا نہیں معلوم ہوا سلم ہر شخص کے لئے درست ہے خواہ سلم فیہ یا سلم کے پاس

فِي الْخُطْبَةِ وَالشَّعْبَةِ وَالزَّيْبِ :

۸۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا

عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ

قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا فِي

النَّخْلِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتَّى

يُوزَنَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاتَى شَيْءٌ يُوزَنُ

قَالَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ حَتَّى يُحْذَرَ وَكَانَ

مُعَاذُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ وَقَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَهُ

بِالْهَلَاكِ . . . السَّلَامُ فِي النَّخْلِ :

۸۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ وَهَنَّ ابْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُمَا فِي النَّخْلِ فَقَالَ

نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَصْلَحَ وَهَنَّ ابْنِ الْوَلِيدِ

يَسَآءَرُ بِأَجْزِئِهِ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ

عَنْهُمَا فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ أَوْ

يَأْكُلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوزَنَ :

۸۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ

زَيْتُون کے بدل منقہ مذکور ہے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم

کو مرو بن مرہ نے غیری کہا میں نے ابو البختری طائی سے سنا کہ میں نے ابن عباس

سے پوچھا کہ جو درخت پر لگی ہو اس میں سے کھانا کھانا منع کیا ہے انہوں نے کہا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر لگی کھجور بیچنا منع فرمایا جب تک وہ کھانے

کے قابل نہ ہو جائے اور وزن کے لائق نہ ہو جائے ایک شخص

ابو داؤد سے کیا مراد ہے جو شخص ان کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا اس

نے کہا یعنی اندازہ کرنے کے لائق نہ ہو جائے اور معاذ بن معاذ نے کہا

ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو سے کہ ابو البختری نے کہا میں نے

ابن عباس سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھر یہی حدیث بیان کی

باب درخت پر جو کھجور لگی ہو اس میں سے کھانا

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے

عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابو البختری سعید بن فیروز سے انہوں نے

کہا میں نے عبد اللہ عمر سے پوچھا کہ جو درخت پر لگی ہو اس میں سے کھانا کرنے کو

پوچھا انہوں نے کہا کھجور جب تک پکنے نہ آئے اس وقت تک اس کا بیچنا

منع ہے اسی طرح چاندی کا سونے کے بدل ایک طرف نقد اور ایک طرف

اور ہار بیچنا اور میں نے ابن عباس سے درخت پر لگی کھجور میں سے کھانا کرنے کو پوچھا

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر لگی کھجور بیچنے سے

منع فرمایا جب وہ کھانے اور وزن کے لائق نہ ہو جائے

ہم سے محمد بن بشیر نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن محمد بن جعفر نے کہا ہم

۱- یہ خود ابو البختری تھے جیسے آگے کی روایت سے ظاہر ہے اور حافظ نے کہا مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۲- اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ۳-

۴- اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک اس کی پختگی نہ کھل جائے اس وقت تک سلم جائز نہیں کیونکہ یہ سلم خاص درختوں کے پھل پر ہونی اگر مطلق کھجور میں کوئی

سلم کرے تو وہ جائز ہے گو درخت پر پھل نکلے بھی نہ ہوں یا سلم الیہ کے پاس درخت ہی نہ ہوں اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث کتاب کی غلطی ہے اس باب

میں درج کی گئی ہے درحقیقت یہ اس کے بعد والے باب سے متعلق ہے بعضوں نے کہا اسی باب سے متعلق ہے اور ملائقت یوں ہوتی ہے کہ جب معین درختوں

کے سلم جائز نہ ہوں تو معلوم ہوا کہ درختوں کے وجود سے سلم پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور اگر درخت نہ ہوں تو مال کی اصل میں موجب ہی سلم جائز ہوگی اور باب کا مطلب یہ ہے کہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ عَنِ ابْنِ الْبَخْتَرِيِّ سَأَلَتْ  
ابْنُ عَمْرٍو عَنْ السَّلَامِ فِي الْفَحْلِ فَقَالَ نَهَى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ  
حَتَّى يَصْلَحَ وَكَهَى ۚ عَنِ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ  
نَسَاءُ وَبَنَاتُهَا وَسَأَلَتْ ابْنُ عَمْرٍو فَقَالَ  
نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْفَحْلِ  
حَتَّى يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُؤَزَّنَ قُلْتُ  
وَمَا يُؤَزَّنُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَكَ حَتَّى يُخْرَجَ ۚ

### باب ۵۱۸ الكفيل في السلم:

۸۰۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا أَلِ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ  
بِنِيسَبَةٍ وَرَهْنَهُ دِرْعَالَهُ مِنْ حَدِيدٍ ۚ

### باب ۵۱۹ الرهن في السلم:

۸۱۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ  
عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنُ فِي السَّلَامِ فَقَالَ  
حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا  
إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَآرَمَنْ مِنْهُ دِرْعَالَهُ مِنْ حَدِيدٍ ۚ

سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے  
کہا میں نے ابن عمر سے پوچھا درخت پر کی کھجوریں سلم کرنے کو انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک اس کی  
چٹکی شروع نہ ہو جائے چاندی کو سونے کے بدل ایک طرف نقد اور ایک طرف  
اودھار بیچنے سے بھی منع فرمایا اور میں نے ابن عباس سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور درخت پر ہو اس کا بیچنا منع کیا جب تک وہ کھانے کے  
لائی ہو جائے اور وزن کے قابل میں نے کہا وزن سے کیا مراد ہے ایک شخص ان کے  
پاس بیٹھا تھا اس نے کہا یعنی اس کا اندازہ ہو سکے (چٹکی آجائے)

### باب ۵۲۰ سلم یا قرض میں ضمانت دینا

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ  
کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود  
بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اودھار غلہ خریدا اور اپنی لوبہ  
کی ذرہ اس کے پاس گرو کر دی

### باب ۵۲۱ سلم یا قرض میں گروی رکھنا

مجھ سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ  
نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی سے پاس  
قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسود بن یزید نے حضرت  
عائشہؓ سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی  
سے معین و مد سے پر غلہ خریدا اور اپنی لوبہ کی ذرہ (یہودی کو اعتبار  
آنے کے لیے) اس کے پاس گرو کر دی

۱۔ تو زور بطور ضمانت کے یہودی کے پاس رہی معلوم ہوا سلم یا قرض میں گرو دہر کوئی شخص مسلم یا یہودیوں کا ضمانت ہو تو یہ درست ۲۔ مسئلہ  
یہ مسئلہ تو قرآن شریف سے ثابت ہے اذ اللہ متم بدین الی اہل مسمی فالتوہ ما غیر تک پھر فرمایا فرمان معینہ یعنی ہاتھ گروی رکھ لو م داوی نے جو ہمارے  
فقہاء و نابہ میں سے ہیں یہ کہہ کر سلم فیہ کے بدل گروی کا کفار کے درست نہیں اور ایک دو بیت امام احمد سے یہ ہے کہ درست ہے اور نہی زیادہ ظاہر ہے

## باب السلم إلى أجل معلوم فيه

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَا أَبُو سَعِيدٍ وَالْأَسْوَدُ وَالْحَسَنُ  
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَتْ فِي الطَّعَامِ الْبُوصُوفُ بِسَعِيدٍ  
إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ مَّا لَكَ بِكَ ذَاكَ فِي زَرْعٍ لَمْ يُبَدِّمْ

۸۱۱ حَدَّثَنَا ابْنُ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ ابْنِ  
أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي التَّهْمَالِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ الْبَيْتُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
رَسَلَهُ الْمَدِينَةُ وَهُمْ يَسْلِفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَتَيْنِ  
وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ اسْلِفُوا فِي الثَّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى  
أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَفِينُ  
۸۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا سَفِينُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبُو بَرْدَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ شَدَّادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي أَوْفَى نَسَأَ لَهُمَا عَنِ السَّكَنِ فَقَالَ كُنَّا  
نُضَيِّبُ الْعَائِمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَمَكَانَ يَأْتِينَا أَتْبَاطُ مِنَ أَتْبَاطِ الشَّامِ فَلَسَلِفُكُمْ  
فِي الْحَنْظَلَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّرْبِيِّ أَجَلٌ مُسَمًّى قَالَ قُلْتُ كَافَّةً

## باب السلم من ميعاد معين هو نأجائے ابن عباسؓ اور ابو سعیدؓ

اور اسود اور حسن بصری کا یہی قول ہے اور عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا اگر غلہ  
کا نرخ اور اس کی صفت بیان کر دی جائے تو ميعاد معين کر کے اس میں  
سلم کرنے میں قباحت نہیں اگر یہ غلہ کسی خاص کھیت کا نہ ہو جو بھی پکا نہ ہو

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں  
نے ابن ابی یحییٰ سے انہوں نے عبد اللہ بن کثیر سے انہوں نے ابو التھمال  
انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ  
میں تشریف لائے اس وقت لوگ میوؤں میں دو سال تین سال کی سلم  
کیا کرتے اور عبد اللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان عیینہ نے کہا ہم سے  
ابن ابی یحییٰ نے بیان کیا اس میں یوں ہے معین باپ اور معین وزن سے  
ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے  
خبر دی کہ ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے  
محمد بن ابی مجالد سے انہوں نے کہا ابو بردہ نے (جو کوفہ کے فاضل تھے)

اور عبد اللہ بن شداد نے مجھ کو عبد الرحمن بن ابی رز سے اور عبد اللہ بن ابی  
اوفیٰ پاس بھیجا میں نے ان دونوں سے سلم کو پوچھا انہوں نے کہا ہم  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹ کا بیسیہ کھاتے پھر شام کے  
نصاری ہمارے پاس آتے ہم ان سے گہیوں اور جو اور منقہ میں سلم کیا  
کرتے ایک معین ميعاد پر میں نے پوچھا ان کے پاس کھیتی ہوتی یا نہیں انہوں نے

۱۰ ابن عباسؓ کے قول کو شافعی نے اور ابو سعیدؓ کے قول کو عبد الرزاق نے اسود کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور حسن بصریؓ کے قول کو سعید بن  
مصور نے واصل کیا ۱۲ منہ ۱۰ اس کو امام مالک نے موطایں واصل کیا ۱۲ منہ ۱۰ مثلاً اس قسم کے گہیوں یا اس قسم کے چاول یا اس قسم کی جوی  
میں لوں گا ۱۲ منہ ۱۰ یعنی اگر کسی خاص کھیت کے غلہ میں یا کسی خاص درخت کے میوے میں سلم کرے اور ابھی وہ غلہ یا میوہ تیار نہ ہوا ہو تو سلم  
درست نہ ہو گی لیکن تیار ہوجانے کے بعد خاص کھیت اور خاص درختوں کی پیداوار میں بھی سلم کرنا درست ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک غلہ یا میوہ  
پختگی پر نہ آیا ہو اس کا کوئی پھر وہاں نہیں پہنچتا کہ غلہ یا میوہ اترے گا یا نہیں احتمال ہے کہ کسی آفت ارضی یا سادہ سے یہ غلہ اور میوہ تباہ ہو جائے پھر دونوں  
میں جھگڑا ہو ۱۲ منہ ۱۰ امام بخاری نے یہ باب لاکر شام کا ذکر دیا جو سلم کو ن ميعاد یعنی نقد بھی جائز رکھتے ہیں حنفیہ اور مالکیہ امام بخاری کے موافق ہیں  
اب اس میں اختلاف ہے کہ کسے کہ کیا مدت ہونا چاہیے چندہ دن سے لے کر آدھے دن تک کی مدت میں مختلف اقوال ہیں طحاوی نے تین دن کو کم سے کم مدت قرار دیا  
ہے امام محمد نے ایک مہینہ ۱۲ منہ ۱۰ اس کو ابو سفیان نے اپنی جامع میں واصل کیا ۱۲ منہ ۱۰

لَمْ يَزِدْكُمْ اَوْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ زَرْعٌ كَالَّذِي نَزَّلْنَا عَلَيْكُمْ مِنَ الْغُلُقَاتِ  
**باب ۲۱۱** السَّيِّئَاتِ اِنَّ مُنْتَجِبَ النَّاقَةِ  
 ۸۱۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا  
 جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَالٍ كَانُوا  
 يَتَّبِعُونَ الْحَزْرَةَ إِلَى حَبِلِ الْحَبْلَةِ فَتَهَيَّ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ نَسْرَةً نَافِعٌ  
 اَنْ تُنْتَجِبَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

**باب ۲۱۲** الشُّفْعَةُ مَا لَمْ يُقْسَمَ  
 نِإِذَا دَعَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ

۸۱۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ  
 حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ  
 يُقْسَمَ نِإِذَا دَعَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الْأَرْضُ فَلَا شُفْعَةَ

**باب ۲۱۳** غَرَضُ الشُّفْعَةِ عَلَى مَا جَاءَ  
 كَبَلِ الْبَيْعِ وَقَالَ الْحَكَمُ إِذَا آذَنَ لَهُ بَيْعُ الْبَيْعِ  
 فَلَا شُفْعَةَ لَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ يَبْعَتْ شُفْعَتُهُ

نے کہا ہم ان باتوں کو ان سے کچھ نہ پوچھتے

**باب ۲۱۱** میں یہ میعاد لگانا کہ جب اونٹنی بچہ جننے لے

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم کو جویریہ بن اسماء  
 نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن قالیہ سے انہوں نے کہا  
 جاہلیت کے زمانہ میں لوگ اونٹ کو اس وعدے پر خریدتے جب تک پیٹ  
 والی کالج پڑا ہو کہ وہ جننے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا  
 نافع نے کہا یعنی اونٹنی اپنا بچہ جننے جو اس کے پیٹ میں ہے

شرع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

**باب ۲۱۲** شفعہ اسی جاہد میں ہوتا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو

جب حد بندی ہو جائے تو پھر شفعہ نہ ہوگا۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہید نے  
 کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن  
 انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حکم دیا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو جب حد  
 بندی ہو جائے اور ہر ایک رستہ الگ الگ ٹھہر جائے پھر شفعہ نہ رہے گا

**باب ۲۱۳** شفعہ پر شفعہ پیش کرنا بیع سے پہلے اور حکم بن حنیئہ نے

کہا اگر شفعہ نے بیع کی اجازت دیدی بیع سے پہلے تو پھر اس کو شفعہ کا حق نہ رہے  
 گا اور شعبی نے کہا اگر جاہد بیچ لے لی اور شفعہ وہاں موجود ہے لیکن اس نے کوئی اور چیز

یہ جاہلیت کا رواج تھا جیسے اردن تو معین نہ ہونے کی وجہ سے اس وجہ کی تھی کہ اونٹنی کے جننے کو وعدہ نظر آئے گو اونٹنی اکثر قریب یکساں مدت  
 میں جنتی ہے مگر پھر بھی آگے پیچھے کی وجہ سے اور یہ نزع کا باعث ہو گا اس لیے ایسی مدت لگانے سے منع فرمایا ۸۱۳ منہ ۱۲ پھر اس کا بچہ  
 جڑا ہو کہ وہ بچہ جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے اس میعاد میں مہلت تھی دوسرے دھوکا تھا معلوم نہیں وہ کب کب جنتی ہے پھر اس کا بچہ زندہ  
 بھی رہ جاتا ہے یا مر جاتا ہے اگر زندہ رہے تو کب مر رہتا ہے ایسی میعاد اگر مسلم میں لگائے تو مسلم جائز نہ ہوگی گو مادہ اس کا وقت معلوم بھی  
 ہو کے ۸۱۴ منہ ۱۲ شفعہ کہتے ہیں خرید کی یا ہمسائے کا ہمتہ وقت بیع کے اس کے شریک یا ہمسائے کو ہمبر منتقل ہونا امام مالک کہتے ہیں ہر چیز میں شفعہ ہے  
 اور امام احمد سے روایت ہے کہ ہر مالور میں ہے اور کسی منقولہ جاہد میں نہیں اور خافیا اور حنفیہ کہتے ہیں کہ شفعہ صرف جاہد اور بیع منقولہ میں ہو گا اور شافعیہ کے نزدیک  
 حق شفعہ صرف خرید کی کوئی گاہ ہمسایہ کو اور حنفیہ کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ ہے اور اہل حدیث نے اس کو اختیار کیا ہے ۸۱۵ منہ ۱۲ اس کو اب بھی شیعہ  
 واصل کیا ۸۱۶ منہ



# نَوَائِلُ پَارَہِ ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

باب اجاروں کے بیان میں۔

اچھے نیک شخص کو مزدوری پر رکھنا (اور اللہ نے سورہ قصص میں) فرمایا اچھا مزدور جو تو رکھے وہ بے ہودہ دار امانت دار ہو۔ اور امانت دار غرض اپنی کا ثواب اور اس کا بیان کہ جو شخص حکومت کی درخواست کرے اس کو حکومت نہ دی جائے۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو بردہ (یزید بن عبد اللہ) سے کہا مجھ کو میرے دادا ابو بردہ (عامر) نے خبر دی تھی کہ اپنے باپ ابو موسیٰ اشعرئ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امانت دار غرض اپنی (دار و غار و گویا) جو اپنے

باب ۵۲ فی الاجابات استیجار

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّ خَيْرَ مِّنْ اَسْتَأْجَزْتَ الْقَرْعِ الْاَمِیْنُ وَ الْخٰزِنِ الْاَمِیْنُ وَ مَنْ لَّمْ یَسْتَعْمِلْ مِّنْ اَنْلَاذَہٗ۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ جُرَیْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَدِّیْ اَبُو بَرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ الْخٰزِنُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُوَدِّعِیْ

۱۔ اجارہ لغت میں اجرت کو کہتے ہیں اور غرضاً جارہ یہ ہے کہ عقد ہے منفعہ مقصودہ پر جو معلوم اور معین ہو اور وہ منفعہ اس قابل ہو کہ کسی کو اس کا اٹھانا اور لینا جائز ہو جو میں ایک بدل معین کے ۲۔ قسط لانی ۳۔ اس باب کے لانی سے یہ غرض ہے کہ کوئی یہ دہم نہ کرے کہ نیک اور اچھے شخصوں سے مزدوری لینا مناسب نہیں کیونکہ اس میں ان کو ذلیل سمجھنا ہے ۴۔ قسط ۵۔ یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب کی صاحبزادی کی زبان پر فرمایا انہوں نے اپنے والد سے گھر پہنچ کر یہ کہا کہ باا ایسا زبردست اور امانت دار تو کر تو لے گا نہیں حضرت شعیب نے پوچھا کچھ کیونکہ معلوم ہوا انہوں نے کہا وہ بیعت تھی کہ ہر سال دس آدمی اٹھاتے تھے اس نے یعنی حضرت موسیٰ نے اکیسے اٹھا کر پھینک دیا اور میں اس کے آگے چل رہی تھی میرا کچھ ہوا میں اڑنے لگا۔ تو اس نے کہا میرے پیچھے چلے چلے اگر میں غلط رہے ہوں تو پیچھے سے ایک ٹکڑی سیدھے رستے پر پھینک دے جو کہ رستہ معلوم ہو جائے گا۔ سبحان اللہ یہ جوانی اور یہ شجاعت اور یہ قوت اور اس پر ایسی پاکیزگی اور نیک چلتی اور خدا ترسی۔ حق ہے جو ہمارے دوسے کی کچھ بکتے پات ۲۔ منہ ۳۔ یہ بڑا عمدہ کام ہے جس کو عواماً ہر ایک بادشاہ اور حاکم کو ملحوظ رکھنا چاہیے جو شخص نوکری اور خدمت کی درخواست کرے اور اس کے حامل کرنے کے لیے وہ سچے و سچے اور اس کو ہرگز خدمت دینا چاہیے اور جو نوکری کرنے سے بھاگے اور خدمت سے نفرت کرے اس کو خدمت پر مقید نہ کرنا چاہیے وہ غرض در امان داری اور خیر خواہی سے کام کرے گا ۴۔ منہ ۵۔

مَا آمَرَ بِهِ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا إِلَى الْحَدِّ  
الْمُتَّصِدِينَ

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
ثَوْرَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَلَلٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ  
أَتَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَقُلْتُ  
مَا عِدْتُمْ أَتَمْنَانِ يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ  
لَنْ أَذْكَاءُ نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِكُمْ مَنْ  
أَرَادَكَ

باب ۵۲۶ رَجَى الْغَنَى عَلَى

قَرَارِيطَ

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْكَلِيُّ  
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كَاتَبْتُ اللَّهَ نَيْشًا إِلَّا رَحَى الْعَمَلِ فَقَالَ  
أَخْبَابُهُ دَأَمْتُ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَدْعَاهَا  
عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ

باب ۵۲۷ اسْتِجَابَ الشَّرَاكِينِ عِنْدَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ يُؤْجِدُ أَهْلَ الْأَسْلَامِ

مالک کی دلائی ہوئی رقم (پوری پوری) خوشی سے ادا کر دے۔ اس کو  
بھی خیرات کا ثواب ملے گا۔

ہم سے مسدّد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے انہوں نے قرہ بن خالد سے انہوں نے کہا محمد سے حمید بن علال  
نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بردہؓ نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے  
انہوں نے کہا میں یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
پاس آیا میرے ساتھ اشعری قبیلہ کے دو مرد بھی تھے (انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی خدمت کی درخواست کی)  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ خدمت  
چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہم جو کوئی خدمت ملے اسکو ہرگز خدمت نہیں دیتے۔

باب ۵۲۷ کئی قیراط تنخواہ پر بکریاں چرانے۔

ہم سے احمد بن محمد کی نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو بن  
یحییٰ نے انہوں نے اپنے دادا سعید بن عمرو سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
آپ نے فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے  
بکریاں نہ چرائی ہوں صحابہؓ نے عرض کیا اور آپ نے بھی چرائیں  
آپ نے فرمایا میں چند قیراط تنخواہ پر مکہ والوں کی بکریاں چراتا تھا۔  
باب اگر مسلمان مزدور نہ ملے تو ضرورت کے وقت شرک  
سے خدمت لینا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ کے یہودیوں

۱۔ اس حدیث کا تعلق کتاب الامارہ سے ہے کہ خواجہ بھی آخر ایک طرح کا مزدور یعنی نوکر ہے ۲۔ اس کے نام معلوم نہیں ہوئے ۳۔ اس حدیث سے  
کیونکہ اس کی نسبت گمان پیدا ہوتا ہے کہ چکھنے اور نسیان کی نیت رکھتا ہے ورنہ نوکری کی خواہش کیوں کرتا اور وہی کمانے کے اللہ تعالیٰ کی نیت سے ذریعہ رکھے  
میں جیسے تجارت صنعت حرفہ کا شکار ہی وغیرہ ان سب کو چھوڑ کر یہ کار کا تابعداری اور غلامی پر رہے جانا اس کے لیے دو نعمتیں دینا ضرورت سے خالی نہیں  
ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بادشاہ یا حاکم اپنے گمان کی وجہ سے کسی شخص کو خدمت سے محروم کر سکتا ہے۔ جو شہادت سے ہاتھ بندھ جوت نہ ہو ۴۔ اس حدیث سے  
قیراط آدمی کے رتن میں پانچ جو کے برابر ہر پیغمبر نے جو پہلے بکریاں چرائی ہیں اس میں مکت یہ ہے کہ بکریوں کے اوپر رحم اور شفقت کرنے کی ان کو عادت  
ہو اور رفتہ رفتہ آدمیوں کو چرانے کی انکو صلاحیت اور قابلیت پیدا ہو ۵۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت مسلمان کو چھوڑ کر کافر کو نوکر رکھنا اس میں ضرورت یعنی منہ ہے (بائی ترجمہ آئندہ)



وَحَامِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَهُمْ وَجَبَتْ  
 ۸۲۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى  
 أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
 عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَأَبُو بَكْرٍ رَجَلَا مِنَ بَنِي الدَّيْلِ ثُمَّ  
 مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيٍّ يَخْتَرِيْنَا  
 الْخَيْرِ يَتُّ الْمَاهِرُ بِالْعِدَايَةِ قَدْ  
 غَسَّ يَبِينَ جِلْفٍ فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ  
 دَاثِلٍ وَهُوَ عَلَى دِينَ كُفَّارٍ قَدْ يَشْرُ  
 قَامَنَا هُ قَدْ نَعَا إِلَيْهِ سَأَجْلِيَهُمَا  
 صَيِّحَةً لِيَالِ ثَلَاثٍ قَدْ تَحَلَّاهُ وَأَنْطَلَقَ  
 مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ قُمَيْزَةَ وَالسَّكَلِيُّ  
 الدَّيْلِيُّ فَأَخَذَ بِهِمْ وَهُوَ طَرِيقُ  
 السَّاحِلِ

**باب ۵۲۸** إِذَا اسْتَأْجَرَ أَحَدٌ الْعَمَلَ

لَمْ يَبْعُدْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يَبْعُدْ شَهْرًا وَبَعْدَ سَنَةٍ  
 جَاءَ وَهَاجَلَ شَرْطُهَا الَّذِي اشْتَرَطَ أَكَلًا إِذَا جَاءَ أَجَلُ  
 ۸۲۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا  
 اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

کو کھیت باڑی کے کام پر رکھا (ان سے بٹائی کا معاملہ کیا)  
 ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام بن عروہ  
 خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ  
 بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے (ہجرت کا قصہ نقل کیا)  
 اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکرؓ نے رستہ بتلانے  
 کے لیے بنی دیل کے ایک مرد کو نوکر رکھا جو بنی عبد بن عدی کے  
 خاندان میں سے تھا وہ رستہ بتلانے میں خوب ہوشیار تھا اور اس  
 نے اپنا ہاتھ (پانی وغیرہ میں) ڈبو کر ماص بن وائل کے خاندان کے  
 عہد کیا تھا اس کا دین وہی تھا جو قریش کے کافروں کا تھا خیر دونوں  
 نے اس کا بھروسہ کیا اور اپنی اذنیوں اس کے حوالے کر دیں اس  
 سے یہ مٹھرا کہ تین راتوں کے بعد اذنیوں لے کر غار ثور پر آجائے  
 وہ تیسری رات کی صبح (جیسا مٹھرا تھا) اذنیوں لے کر آیا دونوں  
 روانہ ہوئے اور ان کے ساتھ عامر بن قبیہ (ابو بکرؓ کا غلام بھی تھا  
 اور یہ رستہ بتلانے والا بیل قبیلہ کا وہ ان کو سمندر کے کنارے  
 کنارے لے گیا۔

**باب** کوئی شخص کسی مزدور کو اس غرض سے رکھے کہ نہیں  
 دن یا ایک مہینے یا ایک سال کے بعد یہ کام کرے تو درست ہے  
 اور جب وہ وقت آئے جو مٹھرا تھا تو دونوں اپنے شرط پر قائم رہیں  
 ہم سے یحییٰ بن مکیم نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں  
 نے عقیل سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) کافر عربی بریاتی امام بخاری کا یہ مذہب ہے اور آنحضرتؐ نے غیر کے یہودیوں کو کاشتکاری پر اس وجہ سے قائم رکھا کہ اس وقت  
 مسلمان کاشتکار ایسے موجود تھے جو غیر کو آباد رکھتے اگر آپ یہودیوں کو فوراً نکال دیتے تو غیر اجازت ہو جاتا مسلمانوں کی آمدنی میں بڑا نقصان پڑتا حضرت عمرؓ نے  
 اپنے وقت میں ان کو نکال باہر کیا کہ اس لیے کہ مسلمانوں کی تعداد اور آبادی بڑھ گئی تھی اب کافروں سے کام لینے کی کوئی ضرورت نہ رہی تھی ابن بطال نے کہا مسلمان  
 کافر کی نوکری اور مزدوری نہ کرے کیونکہ اس میں مسلمان کی ذلت ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ۸۱) اس باب کے لالے سے امام بخاری کی غرض یہ  
 ہے کہ اجلہ میں یہ امر ضرور نہیں کہ جس وقت سے اجارہ شروع ہوا اس وقت سے کام شروع کرے اعمامیل نے یہ اعتراض کیا ہے کہ باب کی حدیث سے یہ نہیں  
 نکلتا کہ ابو بکر صدیقؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے یہ شرط لگائی تھی کہ وہ تین دن کے بعد اپنا کام شروع کرے ۱۲ منہ

عَرَوْهُ بَنُ الرَّبِيعَاتِ عَالِيَةً زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدَّيْلِ هَادِيًا خَدِيَّتًا وَهُوَ عَلَى دِينٍ كَمَا قَدَرْتَنِي فَدَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتِيهِمَا وَوَعَدَهُمَا عَارَ ثَوْبٍ بَعْدَ ثَلَاثَ لَيَالٍ بِرَاحِلَتِيهِمَا صَبَحَ ثَلَاثَ ۝

### باب ۲۹۵۱ الْأَجِيرُ فِي الْغَزْوِ

۵۲۲ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَهَنَّ صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشُ الْعُسَيْرَةِ فَكَانَ مِنْ أَذْنَبِي أَهْمَالِي فِي تَقْسِي فَكَانَ فِي أَحِيرٍ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَقُصَّ أَحَدُهُمَا مِصْبَحُ صَاحِبِهِ فَأَنْتَزَعُ مِصْبَعَهُ فَأَنْدَدْتَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَدْتُ نِيَّتَهُ وَقَالَ أَخْبَدْتُ مِصْبَعَهُ فِي مِثْلِكَ تَقْصُصُ مَا قَالَ أَحَبُّبُهُ قَالَ كَمَا يَقْضُصُ الْفَعْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ بِمِثْلِ هَذِهِ الصَّفْحَةِ أَنَّ رَجُلًا عَصَّ بِدَرَجِيلٍ فَأَنْدَدْتُ نِيَّتَهُ فَأَخْبَدْتُهَا أَكْبَرُ بَكْرٍ ۝

### باب ۲۹۵۲ مَنِ اسْتَأْجَدَ أَحَدًا فَبَيَّنَ

خبر دی کہ حضرت عائشہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں یہ بیان کیا (ہجرت کا قصہ ذکر کیا اور کہا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ نے بنی دیل کے ایک شخص کو ہوشیار رستہ بتانے والا مقرر کیا مزدوری پر وہ قریش کافروں کا دین رکھتا تھا دونوں نے اپنی اونٹنیاں اس کے حوالے کر دیں اور کہہ دیں تین راتوں کے بعد یعنی تیسری رات کی صبح کو یہ اونٹنیاں لیکر فار ثور پر آجانا۔

### باب جہاد میں مزدور لے جانا۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے اسمعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ابن جریر نے خبر دی کہ مجھ کو عطاء بن ابی جراح نے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے یحییٰ بن امیہ سے انہوں نے کہا میں جیش عسیرہ (جنگ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا مجھے اپنے سارے نیک عملوں میں اس کا بڑا بھروسہ تھا اور میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا وہ ایک آدمی سے لڑھکیٹا دونوں میں سے کسی نے دانت سے دوسرے کی انگلی کاٹی اس نے جو اپنی انگلی کھینچی تو دوسرے کا دانت نکل پڑا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد کیا آپ نے اس کے دانت کا کچھ بدلہ نہ دلایا اور فرمایا کیا وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں رہنے دیتا تو اس کو اونٹ کی طرح چبا جاتا ابن جریر نے کہا اور مجھ سے عبد اللہ بن ابی ملیک نے اپنے دادا (نہیر بن عبد اللہ) سے یہی قصہ نقل کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کا ماتھ کاٹا اس نے دانت نکال لیا تو ابو بکرؓ نے دانت کا بدلہ کچھ نہ دلایا۔

### باب ایک شخص کو ایک وسیلے کو رکھنا اور کام نہ بیان کرنا۔

اسم معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے اس آیت سے دلیل لیکر اس کو جائز رکھا کہ جہاد میں کام کی تصریح اور قیام میں نہ کی جائے اور جہاد علماء کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ ابن خیر نے کہا امام بخاری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عمل مجہول ہو جب بھی اہل جہاد جائز ہے بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ عمل کو زبان سے بیان نہ کرنا کچھ شرط نہیں ہے جبکہ قرآن محل سے وہ

لَهُ الْاَكْحَلُ وَكَفَّيْنِ الْاَعْمَلُ لِقَوْلِهِ اِنِّى اُرِيدُ  
اَنْ اُنْزِلَكَ اِخْدَى اِبْنَتِى هَاتَيْنِ اِلَى قَوْلِهِ  
عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ يَا جُدُّ فَلَا تَاْخُطِبْهُ  
اَجْرًا وَمِنْهُ فِى التَّعْنِيَةِ اَجْرَكَ  
الله:

**باب ۳۱** اِذَا اسْتَاْجَرَ اَجِيرًا عَلٰى اَنْ  
يَقِيْمَ حَاطِلًا يَرِيْدُ اَنْ يَنْقُصَ جَاْرًا  
۸۲۳ حَدَّثَنَا اَبُو اَبِيْمُؤْسَى عَنْ مُوْسَى اَخْبَرَنَا  
وَهَّامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنْ اِبْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ  
قَالَ اَخْبَرَنِي يَعْلى بْنُ مُسْلِمٍ وَهَمْدُ بْنُ دِينَارٍ  
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُ هُمَا عَلَى  
صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ  
هَنْ سَعِيْدٌ قَالَ قَالَ لِى ۲ بَنُ عَبَّاسٍ شَيْءٌ  
اُبَيُّ بَنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُطْلَقُ اَفْوَجًا جِدًّا اَرَا يُرِيْدُ  
اَنْ يَنْقُصَ قَالَ سَعِيْدٌ يَكِيْدُ هَكَذَا وَرَفَعَهُ  
يَدِيْهِ فَاَسْتَقَامَ قَالَ يَعْلى حَسِبْتُ اَنْ سَعِيْدًا  
قَالَ فَتَسَعَّطَ بِرِيْدِهِ فَاَسْتَقَامَ كَوْشَلْتُ  
لَا تُخَذِّلُ عَلَيْهِ اَجَلٌ قَالَ سَعِيْدٌ اَجَلٌ  
تَاْكُلُهُ:

**باب ۳۲** اِلِىْ جَارَةٍ اِلَى بَطْنِ

النَّعْمَانِ:

(جیسے سورہ قصص میں) اللہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں ان دونوں  
بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تجھ سے کر دوں۔ اخیر آیت واللہ علیہما  
نقول وکیل تک عرب لوگ کہتے ہیں یا جبر فلانا یعنی فلا نے کو  
مزدوری دیتا ہے اور تعزیت میں کہتے ہیں اجرک اللہ یعنی اللہ  
تجھ کو اس کا بدل دے۔

باب اگر کوئی شخص کسی کو اس کام پر مقرر کرے کہ  
ایک گرتی دیوار سیدھی کر دے تو درست ہے۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام بن یوسف  
نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو یعلیٰ بن مسلم اور عمرو  
بن دینار نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے یعلیٰ اور عمرو ایک  
دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتے ہیں ابن جریج نے کہا میں نے  
یہ حدیث اوروں سے بھی سنی ہے وہ بھی سعید بن جبیر سے نقل  
کرتے تھے کہ مجھ سے ابن عباسؓ نے کہا مجھ سے ابی بن کعب  
نے بیان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (خضر اور موسیٰ  
کے قصے میں) فرمایا دونوں چلے انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا  
چاہتی تھی سعید نے کہا خضر نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا  
اور ہاتھ اٹھایا وہ دیوار سیدھی ہو گئی یعلیٰ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ  
سعید نے یہ کہا خضر نے اپنا ہاتھ اس دیوار پر پھیر دیا تھا۔ اور وہ  
سیدھی ہو گئی تب موسیٰ کہنے لگے تم چاہتے تو اس کام کی مزدوری  
لیتے سعید نے کہا یعنی اجرت تو ہم اس کو کھاتے۔

باب آدمی دن کے لیے مزدور لگاتا

ماہ حافظ نے کہا اس حدیث کی بحث اللہ چاہے تو کتاب التفسیر میں آئے گی اور یہ استدلال جب پورا ہوگا کہ اگلی شریعتیں ہمارے لیے بھی  
شریعت ہوں اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے جو علم اصول میں بیان کیا گیا۔ ۱۲ منہ ۱۵ امام بخاری کی غرض ان بابوں کے لانے سے یہ ہے  
کہ اباہرے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ کہہ سکے کہ ایک دن کی مدت جو بلکہ اس سے کم مدت بھی درست ہے ۱۲ منہ ۱۵

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ  
وَمَثَلُ أَحَدِ الْكُتَّابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ  
أَجْرًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ عَدُوٍّ لِي  
يُضْفِ الثَّمَارَ عَلَيَّ وَيُرَاطِفَ فَعَمِلَتْ إِلَيْهِ هُودُ ثُمَّ  
قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ يَضْفِ الثَّمَارَ عَلَيَّ إِلَى صَلَوةِ  
الْعَصْرِ عَلَى وَيُرَاطِفَ فَعَمِلَتْ النَّصْرَى ثُمَّ  
قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ  
الشَّمْسُ عَلَى قَيْرَاطِينَ فَإِنْتُمْ هُمْ تَغْضِبُنِي  
إِلَيْهِ هُودٌ وَالنَّصْرَى فَقَالُوا مَا لَنَا أَكْثَرُ  
عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ نَقَضْتُمْ  
مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا كَا قَالَ فَذَلِكَ نَضَيْتُ  
أَوْتِيَهُ مِنْ أَشَاءٍ

باب ۵۳۱ الإِجَارَةُ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أَدِينٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ  
مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ہم سے حماد بن زید  
نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے تائیب سے انہوں نے  
ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے  
فرمایا تمہاری اور یہود نصاریٰ کی مثال اس شخص سی ہے جس نے  
مزدور لگائے اور کہا کہ ایک قیراط کے بدل صبح سے دوپہروں تک  
کون مزدوری کرتا ہے یہ کام یہود نے کیا پھر کہنے لگا دوپہر سے  
لے کر عصر کی نماز تک ایک قیراط کے بدل کون کام کرتا ہے۔ یہ  
کام نصاریٰ نے کیا پھر کہنے لگا عصر سے لے کر سورج ڈوبنے  
تک دو قیراط کے بدل کون کام کرتا ہے یہ کام تم مسلمانوں نے  
کیا تو یہود اور نصاریٰ کو غنہ آیا وہ کہنے لگے واہ (یہ عجیب نصف  
ہے) کام تو ہم نے زیادہ کیا اور مزدوری کم لیں۔ وہ شخص کہنے  
لگا کیا میں نے تمہارا کچھ حق دیا یا انہوں نے کہا نہیں تب اس  
نے کہا (اس میں تمہارا کیا اجار ہے) یہ میرا احسان ہے، میں جس  
پر چاہوں کروں۔

باب عصر کی نماز تک مزدور لگانا۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام  
مالک نے انہوں نے عبد اللہ بن زید سے جو عبد اللہ بن عمرؓ  
کے غلام تھے انہوں نے عبد اللہ بن عمر بن خطابؓ سے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری اور یہود

۱۔ یعنی عصر کی نماز شروع ہونے یا ختم ہونے تک اب یہ استدلال صبح نہ ہوگا کہ عصر کا وقت دو وقت تک رہتا ہے حافظ نے کہا دوسری  
روایت میں جو امام بخاری نے توحید میں نکالی یہ ہے کہ ایسا کہنے والے صرف یہودی تھے اور ان کا وقت مسلمانوں کے وقت سے زیادہ  
ہونے میں کوئی شبہ نہیں اسماعیل نے کہا اگر دونوں فرقوں نے یہ کہا ہو تب بھی حنفیہ کا استدلال چل نہیں سکتا کس لیے کہ نصاریٰ نے اپنا عمل جو  
زیادہ قرار دیا وہ یہود کا زمانہ ملا کر کیونکہ نصاریٰ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰؑ دونوں پر ایمان لائے تھے حافظ نے کہا ان تاویلات کی ضرورت نہیں  
کیونکہ ظہر سے لے کر عصر تک کا زمانہ اس سے زیادہ ہوتا ہے جتنا عصر اور مغرب کے بیچ میں ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس میں بل سنت کی دلیل ہے  
کہ ثواب دینا اللہ کی طرف سے بطریق احسان ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس روایت میں گویہ مراحت نہیں ہے کہ نصاریٰ نے عصر کی نماز تک کام کیا مگر یہ  
مضمون اس سے نکلتا ہے کہ تم مسلمانوں نے عصر کی نماز سے سورج ڈوبے تک کام کیا کیونکہ مسلمانوں کا عمل نصاریٰ کے عمل کے بعد شروع ہوا ہوگا ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُودُ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ  
الْبَعِضِ عَلَى الْبَعْضِ يَقُولُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى  
عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ تَعْلَمُ الْيَهُودُ عَلَى قِيْرَاطٍ  
قِيْرَاطٍ ثُمَّ هَوَّلَتْ النَّصَارَى عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ  
ثُمَّ أَنْتَمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ  
إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ قِيْرَاطِينَ قِيْرَاطِينَ تَقْضِيهِ  
إِلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى دَقَاقَاتٍ أَكْثَرُ عَمَلًا  
وَأَقَلَّ عَمَلًا وَكَانَ هَذَا ظَنُّكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ  
شَيْءًا أَقَلُّوْا فَعَالَ قَدْ يَكُ فَضْلِي أَوْ تَبِيْرٍ مِنْ شَأْنِ  
.. **بَابُ ۵۳۲** إِنْجِدَ مِنْ مَنَعَةِ أَجْرٍ

الْأَجِيرُ :

۸۲۶- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصَمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ عَدَّرَ وَرَجُلٌ بَاعَ  
حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا  
فَأَسْكَنُوهُ مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ :

**بَابُ ۵۳۲** الْإِجَادَةُ مِنَ الْعَصْرِ

إِلَى اللَّيْلِ :

۸۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرْزِيذٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ

نصاری کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے مزدور لگائے تو کہنے  
لگا ایک ایک قیراط لے کر دوپہر دن تک کون کام کرتا ہے۔ یہود  
نے ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر نصاری نے (عصر  
تک) ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر تم مسلمانوں نے عصر کی نماز  
سے سورج ڈوبے تک کام کیا دو دو قیراط پر یہ حال دیکھ کر یہود اور  
نصاری کو غصہ آیا وہ کہنے لگے کام تو ہم نے زیادہ کیا اور ہم ہی کو  
مزدوری کم ملی اس شخص نے کہا کیا جو تم سے بڑھتا تھا اس میں سے  
میں نے کچھ دبا رکھا وہ بولے نہیں تب اس نے کہا پھر میں جس  
پر چاہوں احسان کروں (تم کون)

**باب جو شخص مزدور کی مزدوری نہ دے اس  
پر کتنا گناہ ہوگا۔**

ہم سے یوسف بن محمد نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ بن سلیم  
نے انہوں نے اسمعیل بن امیہ سے انہوں نے سعید بن ابی سعید  
سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن تین  
آدمیوں کا دشمن ہوں گا ایک تو جس نے میرا نام لے کر عہد کیا پھر  
فریب کیا دوسرے وہ جس نے آزاد کو بیچ کر اس کا مول لکھا یا  
تیسرے جس نے مزدور سے پوری محنت لی، پھر اس کی مزدوری  
نہ دی۔

**باب عصر سے لے کر رات تک مزدور لگانا۔**

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں  
نے بريد بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو  
موسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپؐ نے  
فرمایا مسلمانوں کی اور یہود کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے

بَجَلِهَا شَاجِحَةً وَمَا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى  
الْبَيْتِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ فَعَمِلُوا إِلَهًا إِلَى نِصْفِ  
النَّهَارِ فَقَالُوا الْحَاجَةُ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ اللَّهُ  
شَرُّهُ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلًا فَقَالَ لَهُمْ  
لَا تَفْعَلُوا أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا  
أَجْرَكُمْ كَمَا مِلَّا فَبَوَّأُوا تَرَكُوا وَاسْتَأْجَرَ  
أَحْمَدُ بْنُ بَعْدُ هُمْ فَقَالَ لَمَّا أَكْمَلَا بَقِيَّةَ  
يَوْمِكُمَا هَذَا أَذَلُّكُمْ اللَّهُ شَرُّهُ لَكُمْ  
مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَوةِ  
الْعَصْرِ كَمَا لَا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلًا ذَلِكَ  
الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتُ لَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُمَا  
أَكْمَلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَإِنَّ مَابَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يُبَيِّرُ  
فَأَبَيَّا وَاسْتَأْجَرُوا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ  
حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ اسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كُلِّهِمَا  
فَذَلِكَ مِثْلُهُمْ وَمِثْلُ مَا قِيلُوا مِنْ هَذَا التَّوْبَةِ

**باب ۵۳۶** مِنْ اسْتَأْجَرَ أَحْمَدُ  
فَتَرَكَ أَجْرَهُ فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسَاجِدَ  
فَنَادَا أَوْ مِنْ عَمَلٍ فِي مَالٍ غَيْرِهِ  
فَاسْتَفْضَلْ

۲۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

ایک معین اجرت پر صبح سے لے کر رات تک کام کرنے کے لیے  
مزدور لگائے۔ انہوں نے دوپہر تک کام کیا پھر کہنے لگے ہم تیری  
اجرت سے دھائے جو تو نے ٹھہرائی تھی اور ہماری محنت اکارت  
ہوئی اس نے سمجھایا دیکھو ایسا نہ کرو اپنا کام پورا کر لو اور پوری  
اجرت لے لو۔ مگر انہوں نے نہ مانا کام چھوڑ کر چل دیے۔ آخر  
اس نے دوسرے مزدور لگائے اور ان سے کہا باقی دن تم کام  
کرو اور جو مزدوری پہلے مزدوروں سے ٹھہری تھی وہ سب تم لو  
خیر انہوں نے کام شروع کیا جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو  
کہنے لگے ہمارا اتنا کام اکارت گیا اور جو مزدوری تو نے ہم سے  
ٹھہرائی تھی وہ تجھ کو ہی مبارک رہے اس نے سمجھایا دیکھو یہ  
کام پورا کر لو اب دن کیا ہے ذرا سا باقی ہے انھوں نے نہ مانا آخر  
اس نے باقی دن کے لیے اور مزدور لگائے انہوں نے سوچ  
ڈوبے تک کام کیا اور پہلے اور دوسرے مزدوروں کی مزدوری  
بھی سب ان کو ملی تو مسلمانوں کی اور اس نور کی جس کو انہوں  
نے قبول کیا یہی مثال ہے۔

**باب ایک** مزدور اپنی مزدوری کا پیسہ چھوڑ کر چل دے  
اور جس نے مزدور لگایا تھا وہ اس کے پیسے میں محنت کر کے  
اس کو بڑھائے یا غیر کے مال میں محنت کر کے اس کو بڑھائے  
تو کیا حکم ہے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں  
نے زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ  
بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

۱- یہ بظاہر ابن عمرؓ کی حدیث کے مخالف ہے جس میں یہ ہے کہ اس نے صبح سے لے کر دوپہر تک کے لیے مزدور لگائے تھے۔ اور  
حقیقت میں الگ الگ تھے ہیں تو کوئی مخالف نہیں ۲- اس سے یہ نکالا کہ اس امت کی بقا ہزار برس سے زیادہ ہے  
گی اور یہ امر اب پورا ہو گیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر تیرہ سو سے زیادہ برس گزر چکے اور اب تک اہل اسلام باقی ہیں۔ ۳- منہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْفَلَقَتْ  
ثَلَاثَةٌ وَهَضَبٌ مِثْنٌ كَانَ قَبْلَكُمْ مَحْتَى أَوْدَ الْأَيْمِ  
إِلَى غَايِرِ ذَلِكَ حَلُوبٌ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنْ الْجَبَلِ  
فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُخْرِجُكُمْ  
مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَاحِبِ  
أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ كَانَ لِي ابْنٌ  
شَيْخَانٌ كَيْدَانٌ وَكُنْتُ لَا أَغْنِي قَبْلَهُمَا أَهْلًا  
لَا مَالًا فَتَأَخَّرَ فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَكُنْتُ أُرِي  
عَلَيْهِمَا حَاشِي تَأَمَّا فَخَلَبْتُ لَهُمَا عَبْدًا فَوَجَدْتُ  
تَائِبِينَ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْنِي قَبْلَهُمَا أَهْلًا  
أَوْ مَالًا فَلَيْسَتْ وَالْعَدَمُ عَلَيَّ إِذْ أَتَيْتُ  
إِسْتِيفًا عَلَيْهِمَا حَاشِي بَرَكِ الْغَنَمِ فَاسْتَيْقَظَا  
فَقَسَرَا عَبْدَهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ نَعَلْتُ ذَلِكَ  
أَجْتَعِدَ وَجْهَكَ فَفَرِحَ عَنَّا مَا عُنِيَ فِيهِ مِنْ هَذِهِ  
الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ  
اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بَنَتٌ عَمٌّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ  
فَلَوَّيْتُهَا عَنْ نَفْسِيهَا فَاْمْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَكُنْتُ  
بِمَعَا سَنَةٍ مِنَ التَّيْمَنِ فَبَاءَ رَجُلِي فَأَغْطِيَتْهَا عِزِّي  
وَمِائَةٌ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تَخْلِي بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِيهَا  
فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهِمَا تَأَكُّتُ لَا أَحِلُّ  
لَكَ أَنْ تَفْقُضَ الْخَاتَمَ الْأَيْمَنَ فَنَحَرَ جُثْ  
مِنَ الْوُفُوعِ عَلَيْهَا فَأَنْصَرَفْتُ

سنا آپ فرماتے تھے ایسا ہوا اگلے زمانہ میں تین آدمی سفر کرتے جا  
رہے تھے رات کو پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے جب وہ  
اندر تھے اوپر سے ایک ڈوہ کا ڈوہ گرا اور غار کا منہ بند کر دیا  
ابا آپس میں یوں گفتگو کرنے لگے (بھائیو) اس پتھر سے  
تم نکل نہیں سکتے تو اپنی اپنی ٹیکوں کا بیان کر کے اللہ سے  
دعا کرو ان میں سے ایک یوں کہنے لگا یا اللہ میرے ماں  
باپ بوڑھے بھروسے تھے اور میں اُن سے پہلے کسی کو دودھ  
نہیں پلاتا تھا نہ بال بچوں کو نہ لونڈی غلاموں کو ایک دن ایسا  
ہوا میں کسی چیز کی تلاش میں گھر سے دوزخ نکل گیا تھا میں اُس وقت  
لوٹا کہ وہ دونوں سو گئے تھے، خیر میں نے اُن کے لئے دودھ دوہا  
دیکھا تو وہ سو رہے ہیں اور مجھے یہ پسند نہ تھا کہ اُن سے پہلے میں  
کسی کو بال بچوں یا لونڈی غلاموں میں سے دودھ پلاؤں میں دودھ  
کا پیالہ ہاتھ میں لئے صبح تک انتظار کرتا رہا جب وہ جاگے تو انھوں نے  
دودھ پیا یا اللہ اگر میں نے یہ کام خاص تیری رضا مندی کے لئے کیا  
تو تم کو اس مصیبت سے نجات دے یہ پتھر ٹکڑا کر دے وہ پتھر تھوڑا سا گر  
گیا مگر اتنا کہ وہ باہر نکل سکیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اب دوسرا شخص یوں کہنے لگا یا اللہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو سب  
زیادہ مجھ کو پیاری تھی میں نے اُس سے بڑا کام کرنا چاہا اُس نے نہ  
مانا ایک سال قحط پڑا تو وہ میرے پاس آئی میں نے اُس کو ایک سو تیل  
اشرفیاں اس شرط پر دیں کہ مجھ کو بڑا کام کرنے دے وہ راضی  
ہو گئی جب میں اُس پر چڑھ بیٹھا تو کہنے لگی تو میرا کبر شرع  
کے خلاف مت توڑ میں اس کی اجازت نہیں دیتی یہ سن کر  
میں بھی اس بات کو گناہ سمجھا اور اُس سے

غَنَمًا وَحَيٍّ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي  
أَعْطَيْتُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً  
وَجْهِكَ فَأَفْرَجْ عَنَّا مَا أَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ  
الْقَصْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ  
مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجْرَاءً فَأَعْطَيْتُهُمْ  
أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ  
فَتَمَرَّتْ أَجْرُهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَ  
بُعْدُ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَدْرَأِي أَجْرِي فَعَلْتُ  
لَهُ كُلَّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبْلِ وَالْبَقَرِ  
وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسْهَرُ عَيْنِي فِي  
فَعَلْتُ إِنِّي كَأَسْهَرُ عَيْنِي بِكَ فَاخَذَ كُلُّهُ فَاثْنَانِ  
فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ  
ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَفْرَجْ عَنَّا مَا أَحْنُ فِيهِ  
فَانْفَرَجَتِ الْقَصْرَةُ فَخَرَجُوا بِمَشُورٍ -

**باب ۵۳** مَنْ أَجَرَ نَفْسَهُ لِيُحِيلَ عَلَى نَفْسِهِ  
ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ وَأَجَرَهُ الْخِمَالِ.

۸۲۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعَشُّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي  
مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ بِالْعَدَاةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا  
إِلَى السَّوْقِ فَيُحَاكِلُ فَيَصِيبُ السُّدَّ وَإِنَّ

الک ہو گیا حالانکہ وہ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو پیاری تھی اور میں  
نے جو اسٹرفیاں اُس کو دی تھی وہ بھی معاف کر دیں یا اللہ اگر  
میں نے یہ کام تیری رضا مندی کے لئے کیا تھا تو ہم پر سے یہ  
آفت مٹا لے وہ پتھر درسا اور سرک کیا مگر اتنا کہ باہر نہیں نکل سکتے  
تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب تیسرا شخص یوں کہنے  
لگا یا اللہ میں نے ایک کام کے لئے کئی مزدور لگائے تھے سب  
کی مزدوری دیدی ایک مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چل دیا تھا میں  
نے اُس کے پیسے کو کام میں لگایا وہ بہت بڑھ گیا ایک مدت کے بعد  
وہ مزدور آیا اور کہنے لگا او خدا کے بندے میری مزدوری دے اُل  
میں نے کہا جتنے اونٹ اور گائے بکریاں غلام لونڈی تو دیکھتا ہے  
یہ سب تیرے ہی ہیں لے جا وہ کہنے لگا مجھ سے ٹھٹھا نہ کر میں نے  
کہا نہیں ٹھٹھا نہیں کرتا آخر وہ سب لے کر چل دیا اُس میں سے  
کچھ نہ چھوڑا یا اللہ اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا  
تھا تو یہ بلا ہم پر سے مٹا لے اُس وقت پتھر سرک گیا اور یہ لوگ  
غار سے باہر نکلے مزے سے چلتے ہوئے تھے

**باب ۵۴** کوئی شخص حمال بن کر مزدوری کرے پھر اُس کو  
خیرات کرے اور حمال کی اجرت کا بیان  
ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے  
باپ (یعنی بن سعید قرشی) کہا ہم سے اعش نے انہوں نے فقہی سے اہل  
نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم کو کچھ  
خیرات کرنے کا حکم دیتے تو ہم سے کوئی بازار جاتا وہاں حمال کرے ایک مدناج کاتا  
وہ خیرات کرتا اور آج اُن میں سے کسی کے پاس لاکھ درم موجود

۱۵ اس حدیث سے امام بخاری نے تیسرے شخص کے بیان سے باب کا مطلب نکالا۔ بعضوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس  
تیسرے شخص پر اس سب سامان کا اس مزدور کو دینا کچھ واجب نہ تھا بلکہ بطور جبر کے اس نے دے دیا تھا۔ ۱۶۰ منہ۔



میں شقیق نے کہا ہم سمجھتے ہیں ابو مسعودؓ نے کسی سے اپنے نہیں مر دیا  
باب دلالی کی اجرت لینا اور ابن سیرینؒ

اور عطا اور ابراہیم اور حسن بصریؒ نے دلالی کی اجرت بری نہیں سمجھی  
اور ابن عباسؓ نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں۔ ایک شخص دوسرے  
سے کہے یہ کپڑا اتنے داموں کو نہ بیچ۔ اگر زیادہ کو بکے تو وہ تولے  
گئے۔ اور ابن سیرینؒ نے کہا اگر کسی سے یوں کہے یہ چیت اتنے  
کو بیچ اور جو فائدہ ہو وہ میرا تیرا دونوں کا ہے تو اس میں کوئی برائی  
نہیں ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے  
کہ مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں گے

ہم سے مسند نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے  
کہا ہم سے عمرؓ نے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے  
باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے قافلہ سے آگے بڑھ کر ملنے کو منع کیا ہے اور فرمایا  
ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے طاؤس نے کہا میں نے  
ابن عباسؓ سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ بستی والا باہر  
ولے کا مال نہ بیچے انہوں نے کہا یعنی اس کا دلال نہ بنے۔

باب کیا کوئی شخص کسی مشرک کی دار الحرب  
میں مزدوری کر سکتا ہے؟

بَعِثْنِي لِمَا تَأْتِيكَ مَا تَرَاكَ إِلَّا نَفْسَهُ.

باب ۵۳۵ اجرا المسلمۃ وکلمۃ ابن  
سیرین و عطاء و ابن ابراہیم و الحسن و ابی  
الیمامہ یاسا و قال ابن عباسؓ یأس ان  
یقول یع هذا الثوب فنادی علی کذا و کذا  
فمؤکک و قال ابن سیرینؒ اذ قال یعہ یلکذا  
ما کان من ربح فمؤکک اذ یبئ و یبئک  
و یأس یه و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
المسیدمون عند شرور طهره

۸۳۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يُتْلَقَ الرُّكْبَانُ وَلَا يُبَيَّعَ حَاضِرُهُمَا أَلَا قُلْتُ  
يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يُبَيَّعُ حَاضِرُهُمَا  
لَبَّادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ مَسَادًا

باب ۵۳۹ هَذَا يَدُ اجْرَانِ احْبُ  
نَفْسَهُ مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْخَبَرِ.

ابن سیرین اور ابراہیم کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور عطا کے قول کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور حسن کے قول کو یہ حافظ نے بیان کیا نہ قطانی  
نے کہ کس نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا عطاء سے انہوں نے ابن عباسؓ سے جہور علماء نے اس کو جائز نہیں رکھا کیونکہ  
اس میں دلالی کی اجرت مجہول ہے اور ابن عباسؓ نے اس وجہ سے جائز رکھا ہے کہ یہ ایک مضاربت کی صورت ہے۔ ۱۷ منہ ۱۳ اس کو بھی  
ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ ۱۵ اس کو طاق نے اپنی مسند میں عمر بن عوف مرفی سے مرفوعاً روایت کیا اور ابو داؤد، احمد اور عاکم نے ابی ہریرہؓ  
سے ۱۲ منہ ۱۵ اس باب میں امام بخاری جنابؒ کی حدیث لائے کیونکہ اس وقت دار الحرب تھا اور عاص بن وائل کا فرضاً خبابؓ پہنچے تھے لیکن انہوں  
نے عاص کی مزدوری کی بعض اہل علم نے اس کو مکروہ مانا ہے لیکن دو شرطوں سے جائز کہا ہے ایک تو یہ کہ وہ کام ایسا ہو جس کو کرنا ضرر یا منفعہ نہیں دوسرے  
یہ کہ اس کام سے مسلمانوں کو کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو ابی ہریرہؓ نے کہا دوکان میں کافروں کے کام بنانے میں قباحت نہیں مگر گھر میں اچھی خدمت گاری کی نوکری کرنی  
مسلمان کو درست نہیں کیونکہ اس میں مسلمان کی ذلت ہے۔ ۱۲ منہ۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْرُقٍ  
حَدَّثَنَا حَبَابٌ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا  
فَعَمِلْتُ لِلْعَامِسِ بْنِ دَاوُدَ فَأَجْتَمَعُوا فِي  
عِنْدِهِ فَأَيَّسَهُ أَتَقَامَنَاهُ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ  
لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ  
أَمَا وَاللَّهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلَا  
قَالَ دِرَاقِي كَيْتُ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ  
نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي ثُمَّ مَا  
وَدَكَ فَاقْضِيكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
أَفْرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا  
وَقَالَ لَا دُتِينَ مَالًا وَكَذَلِكَ

۔۔۔

### باب ۵۴۰ مَا يُعْطَى فِي الرُّقْبَةِ عَلَى

أَخْبَانِي الْعَرَبُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ  
عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ كَأَشَدَّ  
الْمُعَلِّمِ إِلَّا أَنْ يُعْطَى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ  
لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ  
وَأَعْطَى الْفَحْشَنَ دَرَاهِمَ عَشْرَةَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا۔ کہا ہم سے میرے  
باپ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے مسلم بن مسروق سے انہوں  
نے مسروق سے کہا ہم سے حباب بن ارت صحابیؓ نے بیان کیا میں لوہا  
کا پیشہ کرتا تھا میں نے عاص بن دائل مشرک کا کچھ کام بنایا۔ میری  
مزدوری اس پر چڑھ گئی میں اس کے پاس گیا اور تقاضا کیا وہ کہنے لگا  
خدا کی قسم میں تجھ کو دینے والا نہیں جب تک تو محمدؐ سے پھر نہ  
جائے میں نے کہا خدا کی قسم تو مر کر پھر اٹھے جب بھی یہ نہ ہو  
عاص نے کہا کیا مرنے کے بعد پھر میں زندہ ہو کر انھوں گا میں نے  
کہا بے شک عاص نے کہا تو پھر کیا ہے وہاں آخر مجھ کو دولت اور  
اولاد ملے گی۔ میں تیرا قرضہ ادا کر دوں گا۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ  
نے سورہ مريم کی یہ آیت اتاری۔ اے پیغمبرؐ تو نے اس شخص کو  
دیکھا جس نے ہماری آفتوں کو نہ مانا اور کہتا ہے مجھے آخر وہاں  
مال اور اولاد ملے گی۔

باب سورۃ فاتحہ پڑھ کر عربوں پر پھونکنا اور اس کی  
اجرت لینا۔ اور ابن عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے نقل کیا سب کاموں سے زیادہ اجرت لینے کے لائق اللہ کی  
کتاب ہے۔ اور شعبی نے کہا قرآن سکھانے والا اجرت کی شرط  
نہ کرے اگر اس کو (ابن مانگے) کچھ دیں تو قبول کر لے اور حکم نے کہا میں  
نے کسی سے نہیں سنا جس نے معلم کی اجرت مکروہ رکھی ہو۔ اور  
حسن نے معلم کو دس درم اجرت کے دیے اور ابن سیرین نے

اس کو امام بخاری نے طب میں وصل کیا جہور علماء نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ تعلیم قرآن کی اجرت لینا درست ہے مگر خلیفہ نے اُس کو  
ما جائز رکھا ہے البتہ منتر کے طور پر اگر اس کو پڑھے تو ان کے نزدیک بھی اجرت لے سکتا ہے لیکن تعلیم کی نہیں لے سکتا کیونکہ وہ عبادت ہے۔ ۱۲۰ منہ  
اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲۰ منہ اس کو بغوی نے جعذیات میں وصل کیا ۱۲۰ منہ اس کو ابن سعد نے طبقات میں وصل کیا اور ابن ابی شیبہ  
نے حسن سے نکالا کہ کتابت کی اجرت لینے میں قباحت نہیں ۱۲۰ منہ اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا لیکن عبد بن حمید وغیرہ نے ابن سیرین سے اس کی  
کراہت نقل کی اور ابن سعد نے ابن سیرین سے یوں نکالا کہ اجرت کی اگر شرط کرے تو مکروہ ہے ورنہ نہیں۔ اور اس روایت سے دونوں نقل  
میں جمع ہو جاتا ہے۔ ۱۲۰ منہ

وَلَمْ يَرَأَيْنِ سَيْرِينَ بِأَجْرِ الْقَسَامِ بَأْسًا وَقَالَ  
كَانَ يُقَالُ الْمُسْتِ الرَّشْوَةُ فِي الْحَكْمِ وَكَانُوا  
يُعْطُونَ عَلَى الْخَمْرِ ۝

۸۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّ  
عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي التَّوَيْلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
قَالَ انْطَلَقْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرَةٍ سَافَرُوا مَعَ حَتَّى تَرَوْا أَعْلَى  
تَحْتِ تَيْنِ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَاؤُهُمْ فَابْتَدَأَ  
يَصْنَعُهُمْ قُلْدٌ غَسِيْدٌ ذَاكَ الْخَيْ فَسَعَوْا  
بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَو  
أَتَيْنَهُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ الَّذِينَ تَرَوْا لَعَلَّ  
أَنْ يَكُونُوا عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَكَانُواهُمْ فَقَالُوا  
يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنْ سَيِّدَ نَالِدٌ وَسَعِينَا  
لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ  
مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنْ لَأَدْنَى  
وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُخَفِّفُوا  
فَمَا آتَا بِرَأْيٍ كَلِمَةٍ حَتَّى نَجْعَلَ لَنَا جَلًّا فَصَاخُوهُمْ  
عَلَى تَطْيِيعِ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يُقْفِلُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ  
بِهِ رَبِّ الْعَلَمِينَ فَكَانُوا مُسْطَبِينَ فَقَالَ  
فَانْطَلَقَ يُشِئِي وَمَا بِهِ قَلْبُهُ قَالَ ذَاكَ وَهُمْ  
جَعَلَهُمُ الَّذِينَ مَا كُفُّوهُمْ عَلَيْهِ

تقسیم کی اجرت کو برائیں سمجھا اور کہا سحت اس کو کہتے ہیں کہ حاکم فیصلہ  
کرنے میں رشوت لے اور انچنانا انداز کرنے کی اجرت دی سب اتی  
نہی۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے  
ابو بشر سے انہوں نے ابو المتوکل سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحابؓ  
ایک سفر میں گئے تھے۔ جاتے جاتے عرب کے ایک قبیلہ پر آئے  
انہوں نے چاہا کہ قبیلہ والے ہماری مہمانی کریں۔ لیکن انہوں نے  
مہمانی نہ کی۔ اتفاق سے ان کے سردار کے بچھو (یا سانپ)  
نے کاٹ کھایا اور کوئی تدبیر ان کی کارگر نہ ہوئی۔ کچھ لوگ ان  
میں سے کہنے لگے چلو ان لوگوں سے پوچھیں جو یہاں آن کر  
اترے ہیں ان میں شاید کوئی اس کا منتہر جانتا ہو۔ وہ  
آئے اور صحابہؓ سے کہنے لگے لوگو! ہمارے سردار کو بچھو یا سانپ  
نے کاٹ کھایا ہے اور ہم نے سب جتن کیے مگر کچھ فائدہ  
نہ ہوا تم میں سے کسی کو اس کا منتہر معلوم ہے صحابہؓ میں سے کوئی  
بولاقسم خدا کی میں اس کا منتہر جانتا ہوں۔ لیکن تم لوگوں سے ہم نے  
یہ چاہا کہ ہماری مہمانی کرو تو تم نے نہ مانا اب میں تمہارے لیے منتہر  
پڑھنے والا نہیں جب تک ہم کو اس کی مزدوری نہ دو۔ آخر چند بکریاں  
اجرت ٹھہریں وہ صحابی گیا اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر تھوکنے لگا  
وہ ایسا چنگا ہو گیا جیسے کوئی رسی سے بندھا ہو۔ اور کھول دیا جائے  
اور خاصی طرح چلنے لگا۔ اس کو کوئی دکھ نہ رہا۔ جو

۱۷ یعنی قرآن میں سحت کا ذکر ہے اور وہ مرام ہے اس سے رشوت ہی مراد ہے حضرت عمرؓ کو اور ابن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ سے سحت کی یہی تفسیر  
منقول ہے ۱۸ منہ ۱۷ حافظ نے کہا کچھ کو ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے سوا ابو سعید کے ۱۹ منہ ۱۸ حافظ نے کہا اعش کی روایت سے ساحت یہ  
معلوم ہوتا ہے کہ بچھنے کا تھا اور مشیم کی روایت میں یوں ہے کہ اس کی عقل میں فتور ہو گیا تھا یا سانپ بچھو نے اس کو کاٹ کھایا تھا ۲۰ منہ ۱۷ وہ  
ابو سعیدؓ تھے جو حدیث کے راوی ہیں جیسے اعش کی روایت میں اس کی مراد ہے ۲۱ منہ ۱۷ کہتے ہیں تیس بکریاں اجرت کی عمریں ۱۷ منہ ۱۷ اس  
روایت میں یہ نہیں ہے کہ کتنے بار سورۃ فاتحہ پڑھی لیکن ایک روایت میں سات بار مذکور ہے اور دوسری روایت میں تین بار ۱۲ منہ ۲۰

فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَسْمُوْا فَقَالَ الَّذِي تَوَقَّعْنَا لَمْ يَكُنْ  
حَتَّى تَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَكَّرُ لَهُ  
الَّذِي كَانَ نَسْنَسُهُ مَا يَأْمُرُ فَعَدَّ مَوْاعِدَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ  
دَمَا يَكُنْ بِرَيْكَ اَنْتَ هَارِيْفِيَّةٌ ثُمَّ قَالَ تَذَكَّرْ اَصْبَحْتُ  
اَنْتُمْ مَوْاعِدُ بُولِي مَعَكُمْ سَهْمًا فَفَعَلْتَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ سَمِعْتُ اَبَا التَّوْحِيدِ  
يَهْدِي ۱-

### باب ۵۷۱ حَرِيْثِيَّةُ الْعَبْدِ وَتَعَاهُدِ

حَمَّادُ بْنُ اَمِيْنٍ  
۸۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ رَدَّ قَالَ حَجَّهَ أَبُو حَلِيْفَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِصَاعِ اَوْصَاعِيْنَ  
مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَهُ مَوْلَاهُ يُخَفِّفُ عَنْ غَلَّتِهِ  
اَوْ حَرِيْثِيَّةً -

### باب ۵۷۲ خَرَجُ الْحَجَّامِ

۸۲۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وُحَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَاحُظٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بکریاں ٹھہری تھیں وہ انہوں نے دس بعضوں نے کہا ان کو بائٹ  
لو لیکن جس نے منتر پڑھا تھا اُس نے کہا ابھی ٹھہرو۔ ہم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ سے  
یہ قصہ بیان کریں۔ آپ نے منتر پڑھنے والے سے پوچھا۔ تجھے یہ کیسے  
معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ منتر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا تم نے اچھا  
کیا یہ بکریاں بائٹ لومیر ابھی ایک حصہ اپنے ساتھ لگاؤ۔ اور  
آپ ہنس دیے اور شعبہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا کہا  
ہم سے ابو بشر نے بیان کیا کہا میں نے ابو التوکل سے سنا۔

### باب لونڈی پر ہر روز ایک رقم مقرر کرنا

ہم سے محمد بن یوسف یکنندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس  
بن مالک سے انہوں نے کہا ابو طیبہ (حجام) نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پچھنے لگائے آپ نے اس کو (اجرت میں)  
ایک صاع یا دو صاع اناج دیا اور اس کے مالکوں سے سفارش  
کی کہ جو محصول اُس پر مقدر ہے اُس میں تخفیف کر دیں۔

### باب حجام کی اجرت کا بیان

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وسمیہ نے  
کہا ہم سے ابن طاووس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے  
ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ یعنی سورۃ فاتحہ کو منتر بنا یا بکریوں کو جو حج سے بن پوچھے نہ باٹا۱۱ منہ ۱۱ شعبہ کی روایت کو ترمذی نے وصل کیا اس لفظ کے ساتھ اور  
امام بخاری نے بھی طب میں غنہ کے ساتھ اس حدیث سے یہ نکالا کہ قرآن کی آیتیں جھارچوک یا منتر کے طور پر پڑھنا درست ہیں اسی طرح دوسرے  
اب وہ منتر جن کے الفاظ قرآن یا حدیث میں نہیں آتے تو حدیث سے نہ ان کی نفی ہوتی ہے نہ اثبات اور اس کا ذکر خدا چاہے تو کتاب الطلوع میں  
آئے گا ۱۱ منہ ۱۱ باب کی حدیث میں صرف ابو طیبہ کا ذکر ہے جو غلام تھا لیکن لونڈی کو غلام پر قیاس کیا اب یہ احتمال کہ شاید لونڈی زنا کر کے کماٹے  
غلام میں بھی چل سکتا ہے شاید وہ چوری کر کے کماٹے اور امام بخاری اور سعید بن منصور نے حذیفہ سے لکالا انہوں نے کہا اپنی لونڈیوں کی کماٹی پر نگاہ  
رکھو اور ابو داؤد نے رافع بن خدیج سے مرفوعاً لکالا کہ اپنے لونڈی کی کماٹی سے متع فرمایا عیب تک یہ نہ معلوم ہو کہ اس نے کس ذریعہ سے کماٹی (باقی صفحہ ۴۵۵)

وَسَلَّمَ فَأَعْطَى الْجَمَامَ أَجْرَهُ.

۸۳۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ جُبَايْرٍ قَالَ أَحْبَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْجَمَامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِ.

۸۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصِمُ وَكَلِمَ يَكُنْ يَكْلِمُهُ أَحَدًا أَجْرَهُ.

باب ۵۳۵ من كلّمه مولى العبد أن يخففوا عنه من خناجيه.

۵۳۷- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامًا خَجَامًا فَمَجَعَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ أَوْ مِدَّةٍ أَوْ مِدَيْنِ وَكَلِمَهُ فِيهِ فَخَفَّفَ مِنْ خَرْنَبَتِهِ.

باب ۵۳۶ كسب البعّي والإماء وكرة إبراهيم أجور الناحية والعيشة وقول

کو پچھنے لگائے اور حمام (پچھنے لگانے والے) کو اجرت دی۔

ہم سے مسدود نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن جبایر سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنی " لگائے اور حمام کو اس کی اجرت دی اگر یہ مکروہ ہوتی تو آپ کیلئے چتے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے عمرو بن عامر سے انہوں نے کہائیں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے لگاتے تھے اور کسی کی اجرت آپ نہیں دیا رکھتے تھے۔

باب کسی غلام کے مالک سے اس پر کا محصول کم کرنے کے لیے سفارش کرنا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حمام غلام ابوطیبہ کو بلایا اور اس سے پچھنے لگوائے اور ایک صاع دو صاع یا یا ایک مد و مد اناج اس کو دلویا اور اس کے لیے سفارش کی اس کا محصول کم کر دیا گیا۔

باب رنڈی اور فاحشہ لونڈی کی خرچی کا بیان اور ابراہیم نخعی نے نوحہ کرنے والی اور گانے والی کی اجرت مکروہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۵۳۷ باب کی حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حمام کی اجرت ملال ہے کس لیے کہ اگر مدام ہوتی تو آپ کا ہے کو دیتے ابن عباس نے گویا اس شخص کا رو کیا جو حمام کی اجرت کو حرام کہتا تھا مجہور کا یہی مذہب ہے کہ وہ ملال ہے اور امام احمد اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ آزاد کے لیے یہ پیش کرنا اور اس کی کائی کھانا مکروہ ہے غلام کے لیے مکروہ نہیں ہے ۵۳۸ منہ (حواشی صفحہ ۵۳۸) ۵۳۹ یعنی بر سبیل نفع اور احسان فرم کر بطور رجب کے حکم دینا بعضوں نے کہا اگر غلام کو اس کے ادائے کی طاقت نہ ہو تو حاکم تخفیف کا حکم بھی دے سکتا ہے ۵۴۰ اس کا نام نافع تھا جی صحیح ہے بعضوں نے کہا دینار اور درہم ہے کیونکہ دینار حمام تابعی تھا اور ابن مندہ نے ایک حدیث دینار حمام سے اس نے ابوطیبہ حمام سے روایت کی ہے۔ بعضوں نے کہا اس کا نام میسر تھا۔ بعضوں نے کہا اس کا نام نہیں معلوم ہوا۔ ابن خذا نے کہا ابوطیبہ ایک سو پونیس سال تک زندہ رہا ۱۳۰ منہ ۵

سمجھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا اپنی باندیوں پر حرام کرانے کے لیے زبردستی نہ کرو۔ دنیا کا مال متاع کھانے کو اگر وہ حرام سے بچنا چاہیں اور جو کوئی ان پر زبردستی کرے تو اس کے بعد خداوند کریم بخشنے والا مہربان ہے۔ فقیات سے قرآن میں لونڈیاں مراد ہیں۔

ہم سے قتیبہ بنی سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت اور نڈی کی خرچی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن حمادہ سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لونڈیوں کی حرام کاری کی کمائی سے منع فرمایا۔

### باب نہ جانور کدنے کی اجرت سے

ہم سے مسدد بن مسرید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث اور اسمعیل بن ابراہیم نے انہوں نے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کدنے کی اجرت ٹھہرانے سے منع فرمایا۔

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تُكْرَهُ هُوَ أَنْتَبَا تَكْرَهُ عَلَى الْبَغَاءِ  
إِنْ أَرَدَنْ تَحْصُنَا لَتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا  
وَمَنْ يَكْرِهْهُ فَقَدْ بَانَ اللَّهُ مِنْ أَعْيَادِ الْكَرَامِ  
عَفْوٌ رَحِيمٌ أَنْتَبَا تَكْرَهُ إِمَاءُ كُمْ۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ  
ثَمَنِ الْكَلْبِ مَهْرَ الْبَيْعِ وَحُلُوقِ الْكَاهِنِ  
۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُجَادَّةٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ ۚ

### باب ۵۲۲ عَسْبِ الْفَعْلِ

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
وَأَسْمَعِيلُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ  
الْفَعْلِ۔

۱۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور کہا بنی کالظاس میں زیادہ ہے ۱۲۷ھ سنہ ۷۴۵ھ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر وہ خوشی سے زنا کر رہے ہیں تو اور کو کرنے دو بلکہ ہوتا کہ عبد اللہ بن ابی منافق نے اپنی ایک لونڈی کو زنا کرنے کا حکم دیا وہ گئی اور زنا کر کے ایک چادر کا کر لائی عبد اللہ نے کہا مچر جا اور کلا اس نے کہا اب تو میں جیس جاتی اس وقت یہ آیت اتری ۷۴۵ھ سنہ ۷۴۵ھ ایک زنا کر کے ایک چادر کا کر لائی عبد اللہ نے کہا مچر جا اور کلا اس نے کہا اب تو میں جیس جاتی اس وقت یہ آیت اتری ۷۴۵ھ سنہ ۷۴۵ھ کوئی ساند جانور جو گھوڑا یا اونٹ یا بیل یا سینڈ یا اور نسانی کی روایت میں خاصی بکریے کدنے کا ذکر ہے ہر مال میں یہ اجارہ ناجائز ہے خواہ منی کی قیمت ہو یا جماع کی عزیس اس کی بیع اور اجارہ حرام ہے اور ثانیہ اور ثانیہ سے ایک روایت یہ ہے کہ مدت مقرر کر کے یہ اجارہ جائز ہے اور من اور ابن سیرین اور امام مالک سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ ۱۷۷ھ۔

**باب ۸۴۱** إِذَا سَاجَدَ أَحَدُكُمْ فَاسْتَأْذَنَ  
وَقَالَ ائْتِ سِيرِي لَيْسَ كَهَيْلِهِ أَنْ يُخْرِجُوهُ  
رَأَى تَسَامُ الْأَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَابْنُ  
بُنٍ مُعَاوِيَةَ تُصْنَعُ الْإِجَارَةُ إِلَى أَجَلِهِمْ وَقَالَ  
ابْنُ عُمَرَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بَكْرٍ وَصَدْرُ رَأْسِ  
خِلَافَةِ عُمَرَ وَكَذَلِكَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ جَدَّ  
الْإِجَارَةَ بَعْدَ مَا قَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**۸۴۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ**  
**حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَنَسَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ**  
**عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَنْ يَكُونُوا وَابْنُ رَجَوَ مَا**  
**وَكُلُّهُ شَطْرُ مَا يُخْرِجُ مِنْهَا**  
**أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْمَنَازِعَ**  
**كَانَتْ يُكْرَى عَلَى شَيْءٍ سَمَاءٍ**  
**كَانَتْ**

**باب ۸۴۱** اگر کوئی زمین کو اجارے پر لے لے پھر اجارہ دینے  
والا یا لینے والا مر جائے تو اسے اور ابن سیرین سے کہنا کہ زمین  
والے بغیر مدت پوری ہووے مستبر کو (یا اس سے وارثوں کو)  
بیدخل نہیں کر سکتے اور حکم اور حسن اور یاس بن معاویہ سے  
کہا اجارہ مدت ختم ہووے تک باقی رہے گا اور عبد اللہ بن عمر  
سے کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمبر کا اجارہ آدھوں آدھ  
بٹائے پر یہودیوں کو دیا تھا پھر بھی اجارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم اور ابوبکرؓ کے زمانہ تک باقی رہا اور عمرؓ کے بھی شروع  
خلافت میں اور کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد نبی ابراہیم  
ہو۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے  
جمہیر بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ  
بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
خیمبر کو یہودیوں کے حوالے کیا اس شرط پر کہ وہ اس میں محنت  
اور کاشت کریں اور پیداوار کا آدھا حصہ لیں اور ابن عمرؓ نے  
نافع سے یہ بیان کیا کہ کھیتی کی زمینیں ایک کرایہ ٹھہرا کر دی جاتی  
تھیں اس کو نافع نے بیان کیا تھا لیکن مجھ کو یاد نہیں رہا اور نافع

لیکن عاریت کے طور پر زمانہ کا دینا سب کے نزدیک درست ہے اور اگر بلا شرط دے دے تو اس کے پینے میں کچھ  
قربت نہیں ۱۲ منہ ۱۰ منہ کے نزدیک ایسی صورت میں اجارہ فسخ ہو جاتا ہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک فسخ نہیں ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ آنحضرت  
نے یہودیوں کو خیمبر کی ارض کا اجارہ دے دیا تھا اور وفات پر بھی یہ اجارہ اپنے حال پر قائم رہا اور ابو بکر صدیقؓ با حضرت عمرؓ نے کوئی نیا اجارہ ان کے ساتھ نہیں  
کیا ہمارے زمانہ میں بھی حنفیہ کا مذہب چل نہیں سکتا اکثر اجارے جو سرکاری جانب سے دیا گیا کو دینے جاتے ہیں یا دیا یا ہم ایک دو سو کے کو دیتے ہیں وہ صدقات  
سال تک قائم رہتے ہیں اگر حنفیہ کے مذہب پر مورج رہتا ہو کسی کی موت سے اجارہ فسخ ہو جائے تو بہت وقت واقع ہوگی ۱۲ منہ ۱۰ منہ اس کو ابن ابی  
شعبہ نے وصل کیا اور حسن اور یاس کے قول کو بھی انہی نے وصل کیا لیکن حکم کا قول کسی نے کہا لا معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۱۰ منہ اس کو امام  
مسلم نے بیان کیا ۱۲ منہ ۱۰ منہ

نَافِعٌ لَا أَحْفَظُهُ وَأَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِجٍ حَدَّثَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيَّأَ عَنْ  
كَسَاءِ الْمَدَائِعِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَجْلَا عَنْهُ  
عُمَرُ ۝

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

بَابُ فِي الْحَوَالَةِ وَهَلْ يَرْجِعُ  
فِي الْعَوَالَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَنَكَدَةُ إِذَا كَانَ يَوْمُ  
أَحَالٍ عَلَيْهِ مِيلًا جَاءَتْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَخْرُجُ  
الشَّيْءُ يَكُنْ وَأَهْلُ الْيَبَرَاتِ يَأْخُذُ هَذَا  
عَيْنًا وَهَذَا دِيْنًا فَإِنْ قَوِيَ لَأَحَدٍ هِمَا  
لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ ۝

۸۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِ  
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَأَوْفُوا بَعْدَهُ

بن خدیج نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا اور عبید اللہ نے  
نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہی روایت کی اس میں اتنا زیادہ  
ہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے یہودیوں کو خیر سے  
نکال دیا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔  
کتاب حوالوں کی۔

باب حوالہ یعنی قرض کو دوسرے پر اتارنے کا بیان  
اور اس کا کہ حوالہ میں رجوع کرنا درست ہے یا نہیں اور حسن اور  
قتادہ نے کہا محال علیہ یعنی جس پر قرض اتار گیا اگر حوالے کے  
دن مالدار تھا تو رجوع جائز نہیں حوالہ پورا ہو گیا۔ اور ابن عباسؓ  
نے کہا اگر ساجیوں اور وارثوں نے یوں تقسیم کی کسی نے نقد  
لیا کسی نے قرضہ پھر کسی کا حصہ ڈوب گیا تو اب وہ دوسرے  
ساجی یا وارث سے کچھ نہیں لے سکتا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام  
مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج  
سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا مالدار کو قرض ادا کرنے میں ٹالم ٹولا کر نا ظلم ہے۔ پھر

۱۵ اس کو بھی امام مسلم نے وصل کیا ۱۶ منہ ۱۷ حوالہ کہتے ہیں قرض کا مقابلہ دوسرے پر کر دینے کو جو قرض وار ہو کر لے اسکو میں کہتے ہیں اور جس  
کا حوالہ کیا جائے اس کو محال کہہ دیا جائے اسکو محال علیہ کہتے ہیں درحقیقت حوالہ دین کی بیج ہے بعض دین کے مگر ضرورت سے جائز رکھا گیا ۱۸ منہ  
۱۹ یعنی جب محال کرنے والے قبول کر لیا تو اب پھر اسکو میں سے مواخذہ کرنا اور اس سے اپنے قرض کا مواخذہ کرنا درست ہے یا نہیں ۲۰ منہ ۲۱  
قتادہ اور حسن کے اثروں کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور انرم نے وصل کیا اس سے یہ نکلتا ہے کہ اگر محال علیہ حوالہ کے وقت مجلس تھا تو محال پھر میں  
پر رجوع کر سکتا ہے اور امام شافعی کا یہ قول ہے کہ محال کسی حالت میں حوالہ کے بعد میں میں رجوع نہیں کر سکتا حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ قوی کی صورت میں  
محال علیہ میں پر رجوع کر سکتا ہے قوی یہ کہ محال علیہ حوالہ ہی سے منکر ہو جائے اور علق کھلے اگر گواہ نہ ہوں یا غلاص کی حالت میں مر جائے امام احمد  
نے کہا کہ محال میں پر جب رجوع کر سکتا ہے کہ محال علیہ کی مال دہی کی شرط ہوئی ہو پھر وہ مجلس نکلتے مالکین نے کہا اگر محال نے دھوکہ دیا جو شک وہ جائز ہو کہ محال  
علیہ دینا جائز ہے لیکن محال کو قرض نہ لگائی اس صورت میں رجوع جائز ہو گا ۲۲ منہ ۲۳ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۲۴ منہ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰



أَحَدَكُمْ عَلَى مِلِّي فَلْيَتَّبِعْ

باب ۵۳۵ (أَحْكَالٌ عَلَى مِلِّي فَلْيَتَّبِعْ) ۳۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ النَّعْرَى ظَلَمَ وَمَنْ أُتِيَ عَلَى مِلِّي فَلْيَتَّبِعْ۔

باب ۵۳۶ (أَحْكَالٌ دَيْنُ النَّبِيِّ عَلَى رَجُلٍ جَاهِلٍ)۔

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا الْفُكَيْرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَدْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَى بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهِمَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قُلَّ فَمَلَّ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلِّ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيْهِمَا قُلَّ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ تَبَلَّ نَعَمْ قَالَ فَمَلَّ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةٌ ذَكَرْنَا فَصَلِّ عَلَيْهِمَا ثُمَّ أَتَى بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهِمَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا۔

اگر تم میں سے کسی کو مالدار پر حوالہ دیا جائے تو قبول کرے۔  
باب جب مالدار پر حوالہ دیا جائے تو اس کا رد کرنا جائز نہیں۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد اللہ بن ذکوان سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا مالدار کا قرض ادا کرنے میں دیر لگانا ظلم سمجھو اور میں کسی مالدار پر حوالہ دیا جائے تو وہ قبول کرے۔

باب مردے پر جو قرض ہو اس کا حوالہ دینا درست ہے

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن ابی عید نے انہوں نے سلمہ بن ادوع سے انہوں نے کہا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پر نماز پڑھیے آپؐ نے پوچھا یہ قرض دار تو وہ تھا لوگوں نے کہا نہیں پھر آپؐ نے پوچھا اس نے کچھ مال چھوڑا لوگوں نے کہا نہیں آپؐ نے اس پر نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس پر نماز پڑھیے آپؐ نے پوچھا کیا یہ قرض دار تھا لوگوں نے کہا جی ہاں پھر آپؐ نے فرمایا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے لوگوں نے کہا جی ہاں میں اشرافیاں چھوڑی ہیں آپؐ نے اُس پر بھی نماز پڑھی پھر تیسرا جنازہ آیا لوگوں نے کہا اس پر نماز پڑھیے آپؐ نے پوچھا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے

۱۔ اس سے یہ لگتا ہے کہ حوالہ دے لے میل اور محال کی ضمانندی کافی ہے۔ مثال علیہ کی ضمانندی ضرور نہیں۔ مجبور کا یہی قول ہے اور ضعیف نے اس کی ضمانندی بھی شرط رکھی ہے ۲۔ اس سے اس میت کا نام معلوم نہیں ہوا نہ اور میتوں کا ۱۲۔ منہ۔

قَالَ فَمَهْلٌ عَلَيْهِ مِنْ قَالُوا ثَلَاثَةٌ دَنَا نَسِيرٌ  
قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو تَتَادَةَ  
صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى ذَرِيَّتِهِ فَصَلَّى  
عَلَيْهِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْمَغَانِي فِي الْقُرْبَى

وَالذُّبُونِ وَالْأَيْدِيْنَ وَغَيْرِهَا وَكَانَ أَبُو الزُّنَّارِ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَالْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْكَافَرِ مَضَى ثَاثُونَ رَجُلًا عَلَى  
جَارِيَةٍ امْرَأَتِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ مِنَ الرَّجُلِ كَفْلًا  
حَتَّى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ  
مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهُ بِالْجَمَاعَةِ  
وَقَالَ جَرِيرٌ وَالْأَشْجَمُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَسْعُودٍ فِي الْمَرْثَةِ بَيْنَ اسْتِئْذَانِهِمْ وَكَفْلِهِمْ  
كُنَّا بَيْنَهُمْ وَكَفْلَهُمْ حِشًّا شَرُّهُمْ  
ثَانِ حَمَادٌ إِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسِ نَسَائِكَ  
فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَ قَالَ

لوگوں نے کہا انہیں آپ نے پوچھا کیا وہ قرضدار لوگوں نے  
کہا جی ہاں تین اشرفیوں کا اس پر قرض ہے آپ نے فرمایا تو تم ہی  
اس پر نماز پڑھو ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نماز  
پڑھیے اس کا قرض میں نے اپنے ذمہ لیا تب آپ نے پھر نماز پڑھی  
شرع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا۔

کتاب قرضوں وغیرہ کی حاضر ضمانت اور مال  
ضمانت کے بیان میں۔

اور ابو الزناد نے محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی سے نقل کیا انہوں نے  
اپنے باپ سے حضرت عمرؓ نے ان کو زکوٰۃ کا تحصیلدار بنا کر بھیجا۔  
وہاں ایک آدمی نے اپنی جوہر کی لونڈی سے زنا کیا تھا حمزہ نے  
اس سے (حاضر) ضمانت لی اور حضرت عمرؓ پاس آئے اور حضرت عمرؓ  
نے اس کو سو کوڑے لگائے تھے اس آدمی نے جوہر م اس پر لگایا  
گیا تھا اس کو قبول کیا تھا لیکن جہالت کا عذر کیا تھا حضرت عمرؓ  
نے اس کو معذور رکھا تھا اور جوہر اور اشعث نے عبد اللہ بن  
مسعود سے کہا مرتد لوگوں سے توبہ کرا اور ضمانت لے کر دوبارہ  
مرتد نہ ہوں گے پھر انہوں نے توبہ کی اور ان کے کہنے،  
دالوں نے ان کی ضمانت کی۔ اور حماد نے کہا

۱۔ ابن ماجہ روایت میں یوں ہے میں اس کا ضمان ہوئی حاکم کی روایت میں یوں ہے اس حضرت نے فرمایا وہ اشرفیاں مجھ پر ہیں اور میت بری ہو گیا  
مجبور علماء نے اس سے استدلال کیا ہے کہ ایسی کفالت صحیح ہے اور کفیل کو بھروسہ کے مال میں رجوع نہیں پہنچتا اور امام مالک کے نزدیک اگر رجوع کی شرط ذکر  
لے تو رجوع کر سکتا ہے اور اگر ضمان کو یہ معلوم ہو کہ میت نادار ہے تو رجوع نہیں کر سکتا ابو حنیفہ یہ کہتے بقدر قرض کے جائداد چھوڑ گیا ہے تب تو ضمانت درست  
ہے ورنہ ضمانت درست نہ ہوگی اور یہ مرتجع حدیث کے برخلاف ہے ۱۲ منہ ۱۵ شریعت میں یہ دونوں درست ہیں ضمانت کو مدینہ والے زعم اور مصر  
والے جمیل اور عراق والے کفیل کہتے ہیں ۱۳ منہ ۱۵ اس آدمی کا نام معلوم ہوا خدا کی جو رو کا نہ لونڈی کا ۱۴ منہ ۱۵ اور رجوع نہیں کیا تھا ۱۴ منہ ۱۵  
کیونکہ اسی کو شہر ہو گیا تھا وہ جوہر کا مال اپنا ہی سمجھا اور جوہر کی لونڈی کو اپنی لونڈی سمجھ کر اس سے جماع کیا بظاہر یہ حضرت عمرؓ کی رائے تھی ورنہ شہر کی حالت  
میں جب رجوع تھا ہو گیا تو کوڑے بھی لگ سکتے ۱۴ منہ ۱۵ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا اور ایک قصہ بیان کیا کہ عبد اللہ بن مسعود سے ایک شخص نے بیان  
کیا کہ ابن نواح کا موزن اذان میں یوں کہتا ہے اشد ان میلہ رسول اللہ انہوں نے ابن نواح اور اس کے ساتھیوں کو بھیمابن ابی نواح کی توگردن اری۔  
اور اس کے ساتھیوں کے باب میں مشورہ لیا عدی بن حاتم نے کہا قتل کر دو جوہر اور اشعث نے کہا ان سے توبہ کراؤ اور ضمانت لو وہ ایک سو مرتد آتے تھے یوں  
ابن شہیر نے ایسا ہی نقل کیا ابن مسیر نے کہا امام بخاری نے حدود میں کفالت سے دیوں میں بھی کفالت کا حکم ثابت کیا باقی بر صلیحہ اشد

أَلْحَمْدُ يَهْمُ مَنْ تَحَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَيْسَتْ  
حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ زَيْبَعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي  
إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ  
أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ أَيْتَنِي بِالشَّهَادَةِ أُشْهِدُكَ  
فَقَالَ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا قَالَ فَأَيْتَنِي بِالْكَفِيلِ  
قَالَ كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا قَالَ قَالَ مَدَدْتُ فَمَدَّهَا  
إِلَيْهِ إِلَى أَجْلِ مُسَاحِي فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَفَضَى  
حَاجَتَهُ ثُمَّ انْتَسَنَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدُمُ عَلَيْهِ  
لِلْأَجْلِ الَّذِي أَجَلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَادْخَلَ  
خَشْبَةً فَتَقَرَّهَا فَادْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ  
فَصَحِيفَةً قَنَهُ إِلَى سَاحِلِهِ ثُمَّ رَجَعَ مَوْجَعًا ثُمَّ  
أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي  
كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فَإِنَّا أَنْتَ دِينَارٍ فَسَلِّفْ  
كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا فَوَضَعِي  
يَدِي سَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى  
بِاللَّهِ شَهِيدًا فَوَضَعِي يَدِي وَ أَتَى  
جَمْعًا ثُمَّ أَنَا سَيِّدًا مَرْكَبًا أَبْعَثُ  
الْكَيْدَ السَّيِّئَ لَهُ فَلَمْ أَشِدُّ

جس کا حاضر ضامن ہو اگر وہ مر جائے تو ضامن پر کچھ تاوان نہ ہو گا اور  
حکم نے کہا اس کو ذمہ کا مال دینا پڑے گا امام بخاری نے کہا ایسٹ  
نے کہا مجھ سے جعفر بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے عبد الرحمن  
بن ہریرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص  
کا ذکر کیا اس نے بنی اسرائیل کے دوسرے شخص سے  
ہزار اشرفیاں قرض مانگیں اس نے کہا اچھا گو ہوں کو بلا لانا کہ میں  
ان کے سامنے دوں ان کو گواہ کروں اس نے کہا اللہ کی گواہی کافی  
ہے تب اس نے کہا کہ اچھا ضمانت دے اس نے کہا اللہ کی ضمانت  
بس کرتی ہے اس نے کہا سچ کہتا ہے اور ہزار اشرفیاں اس کو  
وعدہ پر دے دیں پھر جس نے قرض لیا تھا اس نے  
سمندر کا سفر کیا اور اپنا کام پورا کر کے یہ چاہا کہ جہاز پر سوار  
ہو کر اپنے وعدہ پر پہنچ جائے (اور قرض ادا کرے) لیکن کوئی  
جہاز نہ ملا آخر اس نے ایک لکڑی کریدی اس میں ہزار اشرفیاں  
اور ایک خط رکھ کر اس کا منہ بند کر دیا اور سمندر پر آیا۔ کہنے لگا کہ  
یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ہزار اشرفیاں قرض  
لی تھیں۔ اس نے مجھ سے ضمانت مانگی تھی تو میں نے کہا تھا کہ  
تیری ضمانت بس کرتی ہے وہ اس پر راضی ہو گیا تھا  
اور اس نے مجھ سے گواہ بھی مانگے تھے۔ میں نے کہا  
تھی تیری گواہی بس کرتی ہے وہ اس پر راضی ہو گیا تھا

(فقہ صفحہ سابقہ) لیکن حدود اور قصاص میں کوئی کفیل ہو اور اصل جرم یعنی مکفر مل غائب ہو جائے تو کفیل پر حد یا قصاص نہ ہو گا اس پر اتفاق ہے لیکن قرض میں جو  
کفیل ہو اس کو قرض ادا کرنا ہو گا ۱۲۸۰ (حواشی صفحہ ۱۲۸۰) ۱۲۸۱ (حواشی صفحہ ۱۲۸۱) ۱۲۸۲ (حواشی صفحہ ۱۲۸۲) ۱۲۸۳ (حواشی صفحہ ۱۲۸۳) ۱۲۸۴ (حواشی صفحہ ۱۲۸۴) ۱۲۸۵ (حواشی صفحہ ۱۲۸۵)  
ایسٹ سے دل کیا اور مصنف کے نسخوں میں ہے امام بخاری نے کہا ہے۔ عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا کہ ہم سے ایسٹ نے قریہ نو دوسو مل ہے ۱۲۸۵ (حواشی صفحہ ۱۲۸۵) ۱۲۸۶ (حواشی صفحہ ۱۲۸۶) ۱۲۸۷ (حواشی صفحہ ۱۲۸۷) ۱۲۸۸ (حواشی صفحہ ۱۲۸۸) ۱۲۸۹ (حواشی صفحہ ۱۲۸۹) ۱۲۹۰ (حواشی صفحہ ۱۲۹۰)  
معلوم نہیں ہو گا اور مصنف نے کہا کہ ابن زبیر نے مسند مجاہد میں عبد اللہ بن عمرو سے لکھا کہ قرض دینے والا بخشش تھا اس صورت اس کو بنی اسرائیل فرمایا اس وجہ سے ہو گا کہ وہ بنی اسرائیل  
کا متبع تھا یہ کہ انکی اولاد میں تھامینی نے اپنی عادت کے مطابق باقی ماقظ صاحب پر اعتراض کیا اور حافظ صاحب کی وسعت نظر اور کثرت علم کی تعریف کی اور  
کہ اگر یہ روایت ضعیف ہے اس پر اتفاق نہیں ہو سکتا حالانکہ حافظ صاحب نے خود فرمایا ہے کہ اس کی سند میں ایک مجہول ہے ۱۲۹۱ (حواشی صفحہ ۱۲۹۱) ۱۲۹۲ (حواشی صفحہ ۱۲۹۲) ۱۲۹۳ (حواشی صفحہ ۱۲۹۳) ۱۲۹۴ (حواشی صفحہ ۱۲۹۴) ۱۲۹۵ (حواشی صفحہ ۱۲۹۵)

كَافِيَ اَسْتَوْدِعُكُمَا فَرَحِي بِمَا فِي الْبَيْتِ مَتَى وَكُنْتُ  
فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَتْ وَهَوَّفَ ذَلِكَ يَلْتَمِسُ  
مُسْكِبًا يَخْرُجُ اِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الدَّجَلُ الَّذِي  
كَانَ اَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مُرْكَبًا قَدْ جَاءَ  
بِمَالِهِ نَاحِيًا يَخْشِيهِ الْاَيُّ فِيهِمَا اَلُل  
فَاَخَذَ مَالًا عَلَيْهِ حَطْبًا فَلَمَّا اَنْشَأَ حَا وَجَدَ  
اَلْمَالَ وَالصَّيْفَةَ ثُمَّ تَدَمَّ الَّذِي كَانِ  
اَسْلَفَهُ كَافِيَ بِالْاَلْفِ دِيْنًا بِرِئَالٍ فَالله  
مَا رِلْتُ جَاهِدًا فِي حَلَبٍ مُرْكَبًا لَا يَتِيكَ  
بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مُرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي  
اَتَيْتُ بِهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ اَيُّ  
يَسْتَعِي قَالَ اُخْبِرْكَ اَيُّ لَمْ اَجِدْ  
مُرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ  
قَالَ فَإِنَّ اللهَ قَدْ آذَنَ مِنْكَ  
الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشْبَةِ  
فَمَا نَصَرَتْ بِالْاَلْفِ الدِّيْنَارِ  
رَاشِدًا

باب ۵۵ قول الله تعالى وَالَّذِينَ  
عَاقَدْتَ اِيْمَانَكُمْ فَانْفِذُوهُمْ فَمِنْهُمْ

میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز ملے میں اس کا قرض  
(وعدہ سے پر) ادا کروں لیکن میں کیا کروں جہاز ہی نہیں ملا  
میں یہ مال تیرے سپرد کرتا ہوں (تو پہنچا دے) یہ کہہ کر اس نے  
وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی وہ ڈوب گئی اور لوٹ کر چلا آیا  
اس وقت بھی اپنے شہر جانے کو جہاز ڈھونڈتا رہا جس نے  
قرض دیا تھا وہ سمندر پر اس خیال سے گیا کہ شاید کوئی جہاز  
آئے اور اس کا روپیہ لائے اتنے میں ایک لکڑی اس کو دکھلائی  
دی اس نے جہاز کے لیے اٹھالی جب اس کو چسپرا تو  
اشرفیاں پائیں غلط بھی ملا پھر وہ شخص اُن پہنچا جس نے قرض  
لیا تھا اور (دوبارہ) ہزار اشرفیاں لایا اور عندہ کرنے لگا۔ خدا  
کی قسم میں جہاز ڈھونڈتا رہا کہ تمہارا قرض اُن کر ادا کروں مگر  
جس جہاز میں آیا اس سے پہلے کوئی جہاز نہ ملا تب قرض خواہ نے  
کہا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اس نے کہا میں کہوں بات  
یہ ہے کہ جب اس سے پہلے کوئی جہاز مجھ کو نہ ملا تو میں نے  
ایک لکڑی میں اشرفیاں رکھ کر ڈال دی تھیں۔ قرض خواہ کہنے لگا  
اللہ نے وہ اشرفیاں پہنچا دیں جو تو نے لکڑی میں رکھ کر بھیجی تھیں  
پھر وہ اشرفیاں لے کر اطمینان کے ساتھ لوٹ  
جا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ نسا میں) یہ فرمانا جس  
سے تم نے قسم کھا کر قول کیا انکا حصہ انکو دے دو۔

۱۔ یعنی نولی الموالاة سے عرب میں لوگوں میں دستور تھا کسی سے بہت دوستی ہو جاتی تو اس سے معاہدہ کرتے گتے تیرا خون میرا  
خون ہے اور تو جس سے لڑے ہم اس سے لڑیں تو جس سے صلح کرے ہم اس سے صلح کریں گے۔ تو ہمارا وارث ہم تیرے وارث۔ تیرا قرض  
ہم سے لیا جائے ہمارا قرض تم سے تیری طرف سے ہم دیتے دیں تو ہمارا طرف سے شروع زمانہ اسلام میں ایسے شخص کو ترکہ کا چوتھا  
حصہ ملنے کا حکم ہوا تھا پھر یہ حکم اس آیت سے نسخ ہو گیا و اولوالارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ ابن مسیر نے کہا کفالت کے باب میں امام  
بخاری اس کو اس لیے لکھ کر جب حلف سے جو ایک عقد تھا۔ شروع زمانہ اسلام میں ترکہ کا استحقاق پیدا ہو گیا تھا تو کفالت کرنے سے بھی مال  
کی ذمہ داری کفیل پر پیدا ہو گئی کیونکہ وہ بھی ایک عقد ہے ۱۲ منہ۔

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا الْمُتَلَكْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا نَكْمُ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ كَمَا تَدْرُونَ  
الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ  
ذَوِي دَرَجَةٍ لِلأَخَوَةِ النَّبِيِّ أَخِي النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّهُمْ فَلَمَّا تَوَلَّكَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ فَسَخَّطْتُكُمْ قَالَ دَالِ بْنِ  
عَاقِدَتِ إِيْمَانِكُمْ إِلَّا النَّصْرَةَ وَالْإِثْقَالَ  
وَالنَّصِيحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيزَانُ وَيُوصَلِي  
كَذ-

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي ثَدَامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ عَوْفٍ قَاتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتِمُّهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ :

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ تَلَّكَ  
كَأَنِّي أَبْلَغُكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَافِيَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ حَدَّثَنَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ  
وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِيَّ قَالَ كَا حَلَفَ

بَابُ ۱۵ مَنْ يَكْفُلُ مَنْ مَاتَ مِنْ قُرَيْشٍ  
بَلَّيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ بِهِ قَالَ الْحَسَنُ :

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ  
نے انہوں نے ادريس سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے  
انہوں نے سعيد بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا اور ہم نے ہر ایک کے مولیٰ یعنی وارث ٹھہرائے اور  
جن سے تم نے قسین کھا کر قول کیا اس کا قصہ یہ ہے کہ مہاجرین جب  
مدینہ میں (ہجرت کر کے) آئے (اور آنحضرت نے ان میں اور انصار  
میں بھائی چارہ کر دیا) تو مہاجر انصاری کا ترکہ پاتا اور انصاری کے  
ناطہ داروں کو کچھ نہ ملتا اس بھائی پنہ کی وجہ سے جس کو آنحضرت م  
نے کر دیا تھا جب یہ آیت اتری ولیکل جعلنا موالی توأبت والذین  
عاقدت ایماکم کو منسوخ کر دیا اب والذین عاقدت ایماکم سے  
مدد اور اعانت اور خیر خواہی رہ گئی اور ان کو ترکہ میں سے حصہ ملنا  
جاتا رہا البتہ وصیت ان کے لیے ہو سکتی ہے۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے  
جعفر بن سلیم سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن  
عوف رکنہ سے ہجرت کر کے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ان میں اور سعد بن ربیع میں بھائی چارہ کر دیا۔

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن  
ذکریان سے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے کہا میں نے  
انس سے پوچھا کیا تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہیں  
پہنچی کہ جاہلیت کے عہد و پیمان اسلام میں نہیں ہیں انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قریش اور انصار میں خود میرے  
گھر میں عہد و پیمان کرایا تھا۔

باب جو شخص مرنے کے قرض کی ضمانت کرے  
وہ پھر نہیں سکتا امام حسن بصری نے ایسا ہی کہا ہے۔

۱۵ جیسے اور غیر شخصوں کے لیے بھی ہو سکتی ہے تمہاری ترکہ میں سے اس کا نفاذ کیا جائے گا ۱۲۷۷۔ ملاحظہ فرمائیے کہ اس کا بیان کیا کہ حسن کا ترکہ میں سے کیا

٨٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَمِ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِجَنَازَةٍ لِيَصَلِّيَ عَلَيْهَا  
فَقَالَ هَلْ عَلَيْكَ مِنْ دَيْنٍ كَالْوَاكِفِ عَلَيْهِ  
ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ هَلْ عَلَيْكَ مِنْ  
دَيْنٍ كَالْوَاكِفِ قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ مَا حَبَلُكُمْ قَالَ  
أَبُو قَتَادَةَ عَلَى دَيْنِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَصَلَّى عَلَيْهِ -

٨٢٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْمُورِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدْرَجَاءُ مَالُ الْبَصَرِ  
تَدْرَجَ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَفَكَمَ يَحْيَى مَالُ  
الْبَصَرِ حَتَّى تَبْهَضَ أُنْبَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَصَرِ أَمَرَ أَبُو  
بَكْرٍ فَنَادَى مَنْ كَانَ لَدَى عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةً أَوْ دِينَ قَلْبَانَا  
فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَخَشِي لِي  
خَشِيَةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ  
خَمْسُ مِائَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
مِثْلَهَا

ہم سے ابو عاصم صحاح بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے  
یٰزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا نماز پڑھنے کیلئے  
آپ نے پوچھا کیا اس پر قرض تھا لوگوں نے کہا نہیں آپ نے  
اس پر نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا آپ نے پوچھا کیا اس پر قرض  
تھا لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے صحابہ سے فرمایا تم اپنے ساتھی پر نماز  
پڑھ لو۔ ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا قرض میں نے اپنے  
اوپر لے لیا تب آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہ اہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے امام محمد باقر سے سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا اگر بحرین کا خراج آئے گا تو میں تجھ کو اس طرح (دونوں لب بھر کر) دلوں گا پھر بحرین کا خراج آنے سے پیشتر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی جب ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں بحرین سے روپیہ آیا تو انہوں نے منادی کرائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے کچھ وعدہ کیا ہوا آپ پر اس کا کچھ قرض ہو تو وہ حاضر ہو۔ میں یہ منادی سن کر ابو بکر صدیقؓ کے پاس گیا میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے اتنا اتنا دینے کا وعدہ فرمایا تھا انہوں نے ایک لب بھر کر مجھ کو روپے دیے۔ میں نے ان کو گنا تو پاتین سو نکلے انہوں نے کہا کہ اس کے دو گنا اور لے لے۔

سلسلہ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ خاص اپنی ضمانت سے رجوع قیاس کر سکتا ہے۔ وہ میت کے قرضے کا خاص ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد ابو قتادہ کی ضمانت کے اس پر ساز پڑ چلی اگر رجوع جائز ہوتا تو جب تک ابو قتادہ یہ قرض ادا نہ کر دیتے آپ اس پر ناز نہ پڑتے، اس لئے سب تین لپ ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین لپ ممبر کر دینے کا وعدہ فرمایا تھا جیسے دوسری روایت میں ہے۔ مگر امام بخاری نے شہادت میں نکالا اس کی تصریح ہے۔ باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ ابو یوسف جب آنحضرت کے خلیفہ اور جانشین ہوئے تو گویا ایک سب معاملات اور وعدوں کے وہ کفیل بن گئے اور ان کو ان وعدوں کا مجدد اور ان کے لازم

**باب ۵۵۵** جَدَّ ابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْلٌ ۵  
۸۵۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا  
الْكَلْبِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَمْعَاءَ فَأَخْبَرَنِي  
عُمَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ  
أَبَوْحَى إِلَّا وَهَمًا يَدِينَانِ الدِّينَ وَقَالَ  
أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ  
الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ  
أَبَوْحَى تَطَرُّ إِلَّا وَهَمًا يَدِينَانِ الدِّينَ  
وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْكَ يَوْمٌ إِلَّا يَتَيْنَانِيهِ رَسُولٌ  
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذَرَ فِي التَّفَكُّرِ  
مَكْرُوهٌ وَخَشِيئَةٌ فَلَمَّا ابْتَدَى الْمُسْلِمُونَ حَرْجَ  
أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ مَجِدَّ أَقْبَلَ الْخَبِثَةُ حَتَّى إِذَا  
بَلَغَ بَرَكُ الْإِعْمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّيْنَانَةِ  
وَهُوَ سَدُّ الْقَارِئَةِ فَقَالَ ابْنُ زُرَيْدٍ يَا أَبَا  
بَكْرٍ تَهْتَالُ أَبُوبَكْرٍ أَخْبَرَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ  
أَنَّ أَسْبَحَ فِي الْأَرْضِ فَأَعْبَدَ رَقِي قَالَ بَنُو  
الدَّيْنَانَةِ إِنَّ شَيْئَكَ كَأَيْحُزْجٍ وَلَا يَحْزُجُ

**باب البوکر صدیق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے**  
زمانے میں ایک کافر کا امن دینا اور ان سے عہد کرنا  
ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد  
نے انہوں نے عقیل سے ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے  
خبر دی حضرت عائشہؓ نے کہا جو بنی نضیر جناب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ میں نے جب سے اپنی ماں باپ کو پہچانا اپنی  
عقل آئی تو ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا اور ابو صالح سلیمانؓ نے  
کہا مجھ سے عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا یونس سے انہوں  
نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے کہا  
میں نے توحیب سے اپنے ماں باپ کو سمجھا ان کو اسلام ہی کے دین  
پر پایا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گذرنا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
صبح شام دن کے دونوں کناروں میں ہمارے پاس نہ آتے ہوں  
جب مسلمانوں کو کافروں کی طرف سے سخت تکلیف ہونے  
لگی تو ابو بکر صدیقؓ ہجرت کر کے حبش کی طرف چلے برک الغدادیہ پہنچے  
تو ان کو مالک بن وخنہ ملا جو قارہ قبیلے کا سردار تھا انہوں نے پوچھا  
ابو بکرؓ کہاں کا قصد ہے انہوں نے کہا میری قوم نے مجھے نکال دیا  
اب میں چاہتا ہوں اللہ کی زمین کی سیر کروں اور اس کی پوجا کرتا ہوں  
ابن وخنہ نے کہا تم ایسا آدمی نہ نکلتا ہے نہ نکلا جا سکتا ہے تم تو  
جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ ان کو کما دیتے ہو (یعنی غریب پرور ہو)  
اور نانا جوڑتے ہو اور بال بچوں کا بو بھجا اپنے اوپر اٹھا لیتے ہو اور

**۱۰** جو حدیث اس باب میں لائے اس کی مطابقت اس طرح ہے کہ پناہ دینے والے نے جس کو پناہ دی گویا اس کی عدم ایذا کا متکفل ہوا اور اس پر اس وقت  
کا پورا کرنا لازم ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ عدم ایذا دستی اور سائی کی ضمانت کرنا حدیث ہے جیسے ہمارے زمانہ میں ہائج ہے ۱۱ منہ ۱۲ ابو ذریٰ کی روایت  
میں یہ سنلہ کو نہیں ہے صرف عقیل ہی کا طریق مذکور ہے یہ ابو صالح سلیمان بن صالح مروزی ہیں جو امام بخاری کے شیخ ہیں ان کا لقب سلیمیہ ہے اور جو لفظ  
حدیث کا اس باب میں مذکور ہے وہ یونس کی روایت کا ہے اور ہجرت میں جو مذکور ہے وہ عقیل کا لفظ ہے ۱۲ منہ ۱۳ غرض یہ ہے کہ میرے ابتداء نے خصوصاً  
زمانہ سے وہ مسلمان ہی تھے ۱۴ منہ ۱۵ قاضی ایک شاخ تھی بنی امیہ بن قبیلے کی جو تیر اندازی میں مشہور تھے ان کا سردار مالک بن وخنہ تھا بعضوں نے کہا  
اس کا نام عمارت بن زید تھا ۱۶ منہ

فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحِلُّ الْكُلَّ وَتَقْرَى الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَّكَ جَاءَ فَارِجٌ فَأَعْبَادُ رَبِّكَ بِيْلَادِكَ فَارْتَحِلْ ابْنُ الدَّغْنَةِ فَرَجِمَ مَعَهُ ابْنِي بَكِيمٍ فَطَافَتْ فِي أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكِيمٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلَهُ وَلَا يَخْرُجُ أَخْرَجُونَ رَحِلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحِلُّ الْكُلَّ وَتَقْرَى الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنْفَذُوهُ تَرِيثُ جَوَاسِرِ ابْنِ الدَّغْنَةِ دَامُوا أَبَا بَكِيمٍ وَقَالُوا ابْنُ الدَّغْنَةِ هُوَ أَبُو بَكِيمٍ فَلْيُعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ وَلْيُقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِنَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِهِ فَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْعِنَ ابْنَاءُ نَادٍ نِسَاءً نَأْتِيْنَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغْنَةِ لَا يَنْكُرُ فَطَفِقَ أَبُو بَكِيمٍ يُعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ تِلْكَ بِالصَّلَاةِ وَلَا الْقِرَاءَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ ثُمَّ بَدَأَ ابْنُ الدَّغْنَةِ سَعْدًا بِغَنَائِهِ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّيُ فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْصِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ دَانِسًا وَهُمْ يَعْجَبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكِيمٍ رَجُلًا بَكَاءً لَا يَبْدُلُ دَمْعُهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَافْتَدَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَارْتَحِلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغْنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَكَ إِنَّا كُنَّا أَجْرًا نَا

مہمان کی ضیافت کرتے ہو اور حادثوں میں حق بات کی مدد کرتے ہو اور میں تم کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں چلو تم اپنے شہر لوٹ چلو میں اپنے مالک کا پوچھا کہ آخر ابن الدغنه نے بھی سفر کیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ آیا قریش کے سواروں پاس گیا اور ان سے کہنے لگا دیکھو ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سادہ آدمی اور وہ یہاں سے نکل جائے یا نکالا جائے (سخت افسوس ہے) تم ایسے شخص کو نکالتے ہو، جو غریب کی پرورش کرتا ہے، نانا جوڑتا ہے، بال بچوں کا بوجھ اپنے اوپر اٹھا لیتا ہے، مہمان کی ضیافت کرتا ہے، حادثوں میں حق بات کی مدد کرتا ہے قریش کے کافروں نے ابن الدغنه کی پناہ منظور کی۔ اور ابو بکر کو اسن دیا مگر ابن الدغنه سے کہنے لگے تم ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہدو وہ اپنے گھر میں اپنے مالک کا پوچھا کریں وہیں نماز پڑھا کریں جو چاہیں وہ پڑھیں اور ہم کو نماز اور قرآن پڑھ کر تکلیف نہ دیں نہ علانیہ پڑھیں کیونکہ ہم ڈرتے ہیں ہمارے بیٹے اور عورتیں خراب نہ ہو جائیں ابن الدغنه نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہہ دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ (اس دن سے) اپنے گھر میں عبادت کرنے لگے اور علانیہ یا اور کسی جگہ نماز اور قرآن پڑھنا چھوڑ دیا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل میں آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے سامنے جو صحن تھا اس میں ایک مسجد بنالی اور باہر نکل کر وہاں نماز شروع کی جب وہ قرآن پڑھتے تو مشرکوں کی عورتیں نیچے اُن پر پہنچ کر تے اور تعجب سے اُن کو دیکھتے اور ابو بکر بڑبڑاتے رونے والے آدمی تھے جب وہ قرآن پڑھتے تو بے اختیار ان کے آنسو بہ نکلتے قریش کے کافر رئیس یہ کیفیت دیکھ کر گھبرائے اور ابن الدغنه کو کھلا بھیجا وہ مکہ میں آیا کافروں نے اس سے کہا ہم نے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے



أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يُعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَرَأَتْهُ جَاوِزَةً  
ذَلِكَ فَأَبَتْهُ مَسْجِدًا ابْنَتًا دَارِهِ وَأَعْلَنَ  
الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يُفْتِنَ  
ابْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا فَإِنَّهُ إِنْ كَانَ أَحَبَّ أَنْ  
يُقْتَصَرَ عَلَى أَنْ يُعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلْنَا  
إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذَلِكَ فَسَلَّمْنَا أَنْ يُؤْذِيَكَ  
وَمَتَّكَ فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُخَفِّقَكَ وَلَسْنَا  
مُفْتِرِينَ بِكَ بَكْرٍ إِلَّا سَتَعْلَانُ كَالثَّامَةِ  
فَأَنَّى ابْنُ الدَّخْنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ  
أَلَمْ تَرَ عَقْدَتَكَ عَلَيْهِ فَإِنَّمَا أَنْ تَقْتَصِرَ  
عَلَى ذَلِكَ وَإِنَّمَا أَنْ تَوَدَّ إِلَى ذِمَّتِي فَإِنِّي لَأُحِبُّ  
أَنْ تُسَمَّيَ الْعَرَبُ ابْنِي أَخْفَتُ فِي  
رَجُلٍ عَقْدَتَكَ لَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي أَرَدُ  
إِلَيْكَ جَوَارِكَ وَأَرْضِي بِجَوَارِ اللَّهِ وَرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَرَيْتُ  
ذَا وَهَجَ تَكُمُ رَأَيْتُ سَجْنَةً ذَاتَ غُلٍّ بَيْنَ  
لَا بَتَيْنِ هُمَا الْحَرَّتَانِ فَعَا جَرَمَنْ هَا جَرَمَلِ  
الْمَدِينَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ  
لَا رَهْجَ إِلَى أَرْضِ الْحَنْشَةِ وَتَجَمُّعًا أَبُو بَكْرٍ فَمَلَأَ  
يَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ  
فَأَنَّى أَرَجُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ جَلَّ  
تَرْجُو ذَلِكَ يَا بَنِي أَنْتَ تَقَالَ نَعَمْ وَنَحْنُ أَبُو بَكْرٍ  
نَفْسُهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ

گھر میں عبادت کریں لیکن انہوں نے شرط کے خلاف مکان  
کے صحن میں مسجد بنائی اور علانیہ نماز اور قرآن پڑھتے ہیں ہم کو  
ڈر ہوتا ہے کہ ہماری عورتیں بچے سن کر پھیل نہ جائیں تم ابو بکر  
سے کہو اگر وہ اپنے گھر کے اندر عبادت کرتے ہیں تو کریں اگر نہ  
مائیں اور علانیہ کرنا چاہیں تو اپنی امان ان سے پھیر لو کیوں کہ ہم کو  
تمہاری امان توڑنا اچھا معلوم نہیں ہوتا اور ہم تو ابو بکرؓ کو  
علانیہ بھی عبادت نہیں کرنے دیں گے حضرت عائشہؓ نے کہا  
ابن دغنه یہ سن کر ابو بکرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا تم جانتے  
میں نے جس شرط پر ذمہ لیا تھا تو یا تم اپنی شرط پر قائم رہو یا  
میرا ذمہ واپس کر دو کیوں کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا عربوں  
میں یہ چرچا ہو کہ میرا ذمہ توڑا گیا ابو بکرؓ نے کہا لو تم اپنا  
ذمہ واپس لے لو اور میں اللہ کی امان پر راضی ہوں ان دنوں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ میں تھے آپ نے یہ ذکر کیا  
کہ مجھ کو خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام بتلایا گیا میں نے ایک  
کیاری زمین دیکھی جو کالی پتھر کی زمینوں کے بیچ میں ہے (یعنی  
مدینہ کے دونوں پتھر بے کنارے) یہ سن کر جس نے ہجرت کی  
اس نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور کچھ لوگوں نے جو پہلے حبش  
کے ملک میں ہجرت کر گئے تھے یہ کیا کہ مدینہ میں آگئے اور ابو بکر  
صدیقؓ نے بھی ہجرت کی تیاری کی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اُن سے فرمایا ذرا اٹھو وہیں سمجھتا ہوں مجھ کو بھی (خدا کی طرف  
سے) ہجرت کی اجازت ملے گی ابو بکرؓ نے عرض کیا میرے  
ماں باپ آپ پر قربان آپ کو امید ہے کہ ایسی اجازت  
ملے گی آپ نے فرمایا ہاں اس لیے ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ کے رہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کریں گے  
اور اونٹنیوں کو چار مہینے تک ببول کے پتے کھلائے تاکہ وہ

كَتَبْتُ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَكَ وَدَقَّ السَّيْرُ أَرْبَعَةَ أَشْهُارٍ تَزِيهًا لَكَ لَيْسَ

بِأَقْبَلِ الدِّينِ :

۸۵۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ حَقِيقٍ عَنِ ابْنِ شَرَفٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ

الدِّينَ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لَدَيْهِ فُضْلًا فَإِنْ

خُبِرَتْ أَنَّهُ تَرَكَ لَدَيْهِ دَقَّ أَوَّلَ سَنَةٍ

وَالْآخِلَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلَوَاتُ عَلَى مَا جِئْتُمْ نَمَاءً

فَتَحَمَّ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ لَا أَذْنُ بِالْمُؤْمِنِينَ

مَنْ أَنْفَسَهُمْ نَفْسٌ تُوْتِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

تَرَكَ دِينًا فَعَلَى قَضَاؤِهِ وَ مَرَبِّ

الْمَرْبُوعِ وَالْأَخْلَوْدِ تَبَيَّنَ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۵۵۴- كِتَابُ الْوَكَالَةِ

وَكَالَةُ الشَّرِيكِ الشَّرِيكَ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرُهَا

وَحَدَّثَنَا شَرِيكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْسَانِي هَذِهِ ثُمَّ أَمَرَ بِقِسْمَتِهِمَا :

۸۵۲- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

باب قرضہ کا بیان

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے بیٹھنے

انہوں نے حقیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم پاس ایک شخص کا جنازہ آتا جس پر قرض ہوتا آپ پوچھتے

کیا اس شخص نے قرض ادا کرنے کو کچھ زیادہ مال (جو گھبر تکفین سے

بچ رہے) چھوڑا ہے اگر لوگ کہتے ہاں تب تو آپ اس پر نماز

پڑھتے اور نہ مسلمانوں سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر نماز

پڑھو جو جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولت دینا شروع کی تو فرمایا

میں مسلمانوں کا خود ان سے زیادہ ان کا سوا خواہ ہوں جو کوئی

مسلمان مر جائے اور قرض داز مرے تو اس کا قرض مجھ پر ہے

اور اگر مال چھوڑ جائے تو اس کے وارثوں کا ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب وکالت کے بیان میں

ایک شریک دوسرے شریک کا تقسیم وغیرہ میں

وکیل ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو قربانی

میں شریک کر لیا پھر ان کو حکم کیا کہ فقیروں کو بانٹ دیں

ہم سے قبیسہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

ثوری نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے

۱۵ عرب کے لوگ یہ چارہ اور ٹھوں کو اس وقت کھلاتے ہیں جب ان کا کہیں تیز لے جانا منظور ہوتا ہے اس حدیث کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ ابی دھنہ نے

ابو بکرؓ کی صفات کی تھی ان کو طیل اور بدنی پیدا نہ پہنچے ۱۵ منہ معلوم ہوا کہ قرض داری بری بلا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ سے نماز نہ پڑھی

اختلاف ہے کہ آپ کو قرض دار پر نماز پڑھنا جائز تھا یا حرام نودی نے کہا ٹھیک یہ ہے کہ جائز تھا اگر کوئی اس کے قرضے کا حق میں ہو جائے عازم نے ابی

جاسؓ سے نکالا کہ جب آپ نے اس پر نماز پڑھی تو حضرت جبریلؑ آئے اور کہنے لگے گناہ گار وہ قرض دار ہے جس نے گناہ اور فضول خرچی میں روپیہ خرچ کیا

ہو لیکن عیالدار سوال سے بچنے والا میں خود اس کا منامیں ہوں اس کی طرف سے ادا کرنا چاہیے آپ نے اس پر نماز پڑھی اور اس کے بعد یہ حدیث بیان فرمائی

یہ روایت ضعیف ہے ۱۵ منہ کالت کا معنی لغت میں ہے کہ کرنا اور شریعت میں وکالت اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنی کوئی کام دوسرے کے سپرد کرے مثلاً اگر اس کا مال یا شخص



عَلَى مُجَلِّسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أُمِّيَّةُ بْنُ خَلَفٍ  
لَا يَجُوزُ أَنْ تَجْأَ أُمِّيَّةُ فَخَرَجَ مَعَهُ فَرِيقٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ فِي أَتَارِئَافِ الْمَشْرِيقِ أَنْ  
يَأْخُذُوا خَلْفَتَ لَهُمْ ابْنَهُ كَأَشْغَلَهُمْ  
فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَبُو أَحْشَى يَتَّبِعُونَا وَكَانَ رَجُلًا  
ثَقِيلًا فَلَمَّا أَدْرَكُونَا قَتَلَتْ لَهُ ابْنُكَ فَبَرَكْتَ  
فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لَأَمْنَعَهُ فَنَقَلُوهُ  
بِالسُّيُوفِ مِنْ تَحْتِي حَتَّى قَتَلُوهُ وَأَصَابَ  
أَحَدُهُمْ رَجُلِي بِسَيْفِهِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بُنْ عَوْفٍ يُرِيدُنَا ذِيكَ الْأَثَرِ فِي ظَهْرِهِ قَدْ مَرَّ  
بِأَبِي ۵۵۶ الْوَكَالَةِ فِي الصَّرَفِ

وَالْمَيْتَانِ وَكَذَلِكَ عَمْرُو بْنُ حُمَرَ فِي الصَّرَفِ  
۸۵۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بُنْ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَأَى هَؤُلَاءِ وَهُوَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ  
رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ هُمُ بِمِيٍّ خَبِيبٍ  
فَقَالَ أَكُلْتُ تَمْرَ خَيْبَرَ هَكَذَا فَقَالَ

بچا یہ سن کر انصار کے کچھ لوگ بلاؤں کے ساتھ سہو کر سہارے بیچنے نکلے  
جب میں ڈرا کہ وہ ہم کو پالیں گے میں نے اُس کے بیٹے کو بیچے  
چھوڑ دیا کہ وہ اس میں پھنسے رہیں انہوں نے اس کو مار  
ڈالا اور کسی طرح نہ مانا ہمارے پیچھے ہوئے اور امیہ ایک  
بھاری بھر کم آدمی تھا میں نے اس سے کہا اسے بیٹھ جا وہ  
بیٹھ گیا میں اس کے اوپر پڑ گیا کہ میری وجہ سے اُس کی  
جان بچ جائے لیکن انصار نے میرے پیچھے سے اس کے  
بدن میں تلواریں گھونسیں یہاں تک کہ وہ مر گیا اور ان میں سے  
ایک کی تلوار میرے پاؤں کو بھی لگی عبد الرحمن ہم کو اس کا نشان  
اپنے پاؤں کی پشت پر بتلا یا کرتے۔

باب ہرانی اور مابِ تول میں وکیل کرنا عمرؓ اور  
ابن عمرؓ نے ہرانی میں وکیل کیا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک  
نے خبر دی انہوں نے عبد المجید بن سہیل بن عبد الرحمن بن  
عوف سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو سعید  
خدریؓ اور ابو ہریرہؓ سے اُن دونوں نے کہا اُن جھڑپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیمہ کا تھیل دار مقرر کیا وہ وہاں  
سے عمدہ کھجور لے کر آیا آپؐ نے پوچھا کیا خیمہ میں سب ایسی  
ہی کھجور ہوتی ہے اس نے کہا نہیں ہم اس کا ایک صراع

۱۰ حضرت بلالؓ پہلے اسی امیہ ملعون کے غلام تھے وہ بے انتہا تکلیفیں ان کو دیا کرتا کہ وہ اسلام سے پھر جائیں اسی لیے بلالؓ نے کہا کہ یہ مرد دوزخ  
گیا تو میری قبر نہیں ۱۱ اس کا نام علی بن امیہ تھا حافظ نے کہا اس حدیث کی شرح انشاء اللہ غزوہ بدر میں مذکور ہوگی اور وہیں ہم یہ بیان کریں گے  
کہ امیہ کو کس نے مارا اور علی بن امیہ کو کس نے اور عبد الرحمن بن عوف کے پاؤں پر کس کی تلوار لگی۔ ترجمہ باب اس حدیث سے یوں نکلا کہ امیہ کا فرحی تھا اور  
دار الحرب یعنی مکہ میں مقیم تھا عبد الرحمنؓ نے اس کو وکیل کیا اور جب دار الحرب میں اس کو وکیل کرنا جائز ہوا تو اگر وہ ایمان لے کر دار الاسلام  
میں آئے جب بھی اس کو وکیل کرنا بطریق ادنیٰ جائز ہو گا ابن منذر نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کسی کا اس میں غلات نہیں کہ کافر عربی مسلمان کو وکیل  
۱۲ ہرانی کہتے ہیں بیع مرن کو یعنی مردہ کی بیعت اشرافیوں کی بدلائی حضرت عمرؓ کے اثر کو سعید بن مسعود نے اور ابن عمرؓ کے اثر کو بھی انہی نے وکیل کیا  
حافظ نے کہا اُن کا اسناد صحیح ہے ۱۳ حافظ نے کہا اس کا نام سواد بن غزیرہ انصاری تھا ۱۴

إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ  
وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِهِ أَتَجْمَعُ  
بِالدَّاهِمِ ثُمَّ ابْعَثْ بِالدَّاهِمِ حِينَئِذٍ وَقَالَ  
فِي الْمَيْزِ إِنَّ مِثْلَ ذَلِكَ :

**باب ۵۵۵** إِذَا ابْعَثَ الرَّجُلُ أَوَ الْوَكِيلَ  
شَاءَ مَمُونًا أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ بِهِ وَأَصْلُهُ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادُ

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ ابْنِ أَبِي سَمِيْعٍ  
الْمَعْمَرِيُّ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّهُ  
سَمِعَ ابْنَ كَعْبٍ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّهُ كَانَ لَهُمْ عَظْمٌ تُرْمِي بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ  
جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ  
حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَأْكُلُوا مِنْهُ  
أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَرْسِلَ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْكُلُهُ  
أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ  
أَوْ أَرْسَلَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يُخْبِرُ  
أَتَمَّ أَمَةٍ ذَا أَتَمَّ ذَبَحَتْ تَابِعَهُ جَبْدَةٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

**باب ۵۵۶** كَالَةِ الشَّاهِدِ الْغَائِبِ

دوسری کھجور کے دو صاع اور اس کے دو صاع دوسری کھجور  
کے تین صاع دے کر خریدتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مست  
کر پہلے بیچ میل کھجور کو نقد روپیہ کے بدل بیچ ڈال پھر روپیہ دے  
کر یہ کھجور خرید لے اور تو نے کی چیزوں میں بھی آپ نے یہ حکم دیا۔

باب جب چرواہا یا وکیل بجری مرنے دیکھے، یا کوئی چیز نہ  
بجڑ مرنے۔ تو اس کو کاٹ ڈالے۔ اور بگڑتی چیز کو درست کرے لے

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے معمر  
سے سنا کہ اہم کو عبید اللہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے  
انہوں نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے وہ اپنے باپ سے  
روایت کرتے تھے ان کی بکریاں سلع پہاڑ پر (جو مدینہ میں ہے)  
چرا کر تین ہزاری ایک لونڈی نے دیکھا اس میں سے ایک  
بکری مر رہی ہے تو ایک پتھر لے اس کو کاٹ ڈال کعب نے  
لوگوں سے کہا اس کا گوشت مت کھاؤ میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے پوچھا یا کسی کو بھیج کر پوچھو آیا آپ نے یہ حکم دیا  
کہ اس کا گوشت کھاؤ عبید اللہ نے کہا مجھے یہ اچھا لگتا ہے  
کہ لونڈی ہو کر اس نے بکری ذبح کی معمر کے ساتھ عبیدہ نے  
بھی اس کو عبید اللہ سے روایت کیا

باب حاضر اور غائب ہر ایک کو وکیل کرنا درست ہے

۱۰۔ ابن منیر نے کہا امام بخاری کی غرض اس باب سے یہ نہیں ہے کہ وہ بکری حلال ہو گئی یا حرام بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ ایسی صورت میں چرواہے یا وکیل  
نہ ہو گا اسی طرح وکیل ہر اور پر یہ مطلب اسی طرح باب کی حدیث سے نکلتا ہے کہ ابن مالک نے اس لونڈی سے مواخذہ نہیں کیا بلکہ اس کا گوشت کھانے میں تردد کیا  
۱۱۔ منہ سے مزی نے اطوار میں ہی لکھا ہے کہ ابن کعب سے عبد اللہ مراد ہیں لیکن ابن دہب نے اس حدیث کو اسامہ بن زید سے روایت کیا انہوں نے  
ابن شہاب سے انہوں نے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے حافظ نے لکھا ظاہر یہ ہے کہ وہ عبد الرحمن بن مالک سے روایت کیا انہوں نے لکھا جہود طاء  
کا یہی قول ہے کہ جو شخص شہر میں موجود ہو اور اس کو کوئی عذر نہ ہو وہ بھی وکیل کر سکتا ہے لیکن ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ بیماری کے عذر یا سفر کے عذر سے ایسا کرنا  
درست ہے یا فرق مقابل کی روانہی سے اور امام مالک نے کہا اس شخص کو وکیل کرنا درست نہیں جس سے دشمنی ہو اور طحاوی نے عبیدہ کے قول کی  
تاہدیکہ ہے اور کہا ہے کہ صحابہ نے حاضر کو وکیل کرنا بلا شرط بالاتفاق جائز رکھا ہے اور غائب کی وکالت وکیل کے قبول پر موقوف ہے گی بالاتفاق اور  
جب قبول پر موقوف رہی تو حاضر اور غائب دونوں کا حکم کیسا ہے ۱۲۔ منہ

جَاءَهُ وَكَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى قَوْمٍ مَائِهِ  
 وَهُوَ عَائِدٌ عَنْهُ أَنْ يُزَكِّيَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ  
 ۸۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ  
 عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ سِتْرٌ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَ كَاتِبًا يَقَامُهَا  
 فَقَالَ آعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِتْرَهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ  
 لَهُ إِلَّا سِتْرًا قَوِصًا فَقَالَ آعْطُوهُ فَقَالَ  
 أَوْ قَبِّلْتَنِي أَوْ فِي اللَّهِ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ  
 قَضَاءً ۝

### باب ۵۵۹ الوکالۃ فی قضاء الدیون ۝

۸۵۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
 حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ يَمْعُو  
 أَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِبَقَامَاةٍ كَانَتْ غُلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عبد اللہ بن عمرو نے اپنے وکیل کو لکھا کہ ان کے گھر والوں  
 کی طرف سے بڑے سب کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے  
 ہم سے ابو نعیم فضل بن وکیل نے بیان کیا کہ ہم سے  
 سفیان ثوری نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابو سلمہ  
 سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم پر ایک شخص کا ایک عمر والا اونٹ قرض تھا وہ تقاضا کرنے  
 آیا آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو اسی عمر کا اونٹ عید و عید  
 تو اس عمر کا اونٹ نہ ملا اس سے بڑھ کر (جو قیمت میں زیادہ ہوتا ہے)  
 ملا آپ نے فرمایا وہی دے دو تب وہ بولا آپ نے میرا حق پورا  
 دے دیا اللہ آپ کو پورا دے تب آپ نے فرمایا تم میں اچھے  
 وہی لوگ ہیں جو قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کریں

### باب قرض ادا کرنے کے لیے وکیل کرنا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے  
 انہوں نے سلمہ بن کہیل سے کہا میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن  
 سے سنا انہوں نے ابو ہریرہ سے ایک شخص آیا اپنے قرض کا تقاضا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنے لگا اور سخت الفاظ  
 کہے آپ کے اصحاب نے اس کو سزا دینا چاہا آپ نے  
 فرمایا نہیں کہنے دو جس کا حق نکلتا ہو وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے

الحافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس اثر کو کس نے نکالا لیکن یہ کہ اس وکیل کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲۷ منہ ۱۲۷ منہ سے باب کا مطلب نکال دینا کہ  
 آپ نے جو حاضر تھے دوسروں کو اونٹ دینے کے لیے وکیل کیا اور جب حاضر کو وکیل کرنا جائز ہوا حالانکہ وہ خود کام کر سکتا ہے تو غالب کو بطریق اولیٰ وکیل کرنا جائز  
 ہوگا ایسا ہی فرمایا حافظ ابن حجر نے اور علامہ عینی سے تعجب ہے کہ انہوں نے نا حق حافظ صاحب پر اعتراض کیا کہ حدیث سے غائب کی وکالت نہیں نکلتی اولویت کا تو  
 کیا ذکر ہے حالانکہ اولویت کی وجہ خود حافظ صاحب کی کلام میں مذکور ہے حافظ صاحب نے انتفاض الاثر من میں کہا جس شخص کے فہم کا یہ حال ہو اس کو اعتراض کرنا  
 کیا ذیہ دیتا ہے نعوذ باللہ من التعصب ومن سوء الفہم ۱۲۷ منہ شاید یہ شخص یہودی ہو گا یا مسلمان ہو گا مگر گنہگار نہ ہو امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ ایک گنہگار آیا  
 آنحضرت سے اپنے اونٹ کا تقاضا کرنا تھا گنہگاروں کی عادت ہوتی ہے سخت لانا کہ جھٹکتے ہیں اس سے کفر لازم نہیں آتا ظہران کی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ یہ شخص براہین  
 بن ساریہ تھا جو صحابی ہے لیکن نسائی اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور شخص تھا اور دونوں کو ایسا اتفاق ہوا ۱۲۷ منہ

دَعَوْهُ فَإِنْ لَصَحِبَ الْحَقَّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ  
أَعْطُوهُ سِتًّا مِثْلَ سِتِّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِذَا كُنَّا مِثْلَ مَنْ سِتِّهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَإِنْ  
مِنْ خَيْرٍ كُنْ أَصْنَكُمْ قَضَاءً

**باب ۵۶** إِذَا دَعَبَ شَيْئًا تَوَكَّلْ  
أَوْ شَفِيعَ تَوَكَّلْ بِجَارٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْفِدُ هَوَازِنَ حِينَ سَأَلُوهُ الْمَغَانِمَ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبِي  
لَكُمْ

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ دَعَبَ عُرْوَةُ أَنْ يَزْنَ  
بْنُ الْحَكَمِ وَالْمُسَوِّرُ بْنُ خُزَّامَةَ أَخْبَرَهُ  
أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ  
حِينَ جَاءَهُ وَفَدَّ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ  
أَنْ يَزْنَ لَهُمْ أَمْوَالَهُمْ وَنَبِيْعُهُمْ فَقَالَ  
لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحَبُّ إِلَيَّ إِنْ أَصَدَّعْتُمْ فَاخْتَارُوا  
إِحَادَةَ الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْعِيَّ وَإِمَّا الْمَالِ  
وَقَدْ كُنْتُ أَسْتَأْنِيتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَظِرُهُمْ بِضَعِّ حَكْمَةٍ

پھر آپ نے فرمایا اس کو اسی عمر کا اونٹ دے دو لوگوں نے  
عرض کیا اس عمر کا تو نہیں اس سے بہتر اونٹ ہے آپ نے  
فرمایا اسی دے دو تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو خوبی کے ساتھ  
قرض ادا کریں۔

**باب ۵۷** اگر کسی قوم کے وکیل یا سفارشی کو کچھ سہیہ کیا جائے تو  
درست ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کی طرف سے  
جو لوگ آئے تھے جب انہوں نے لوٹ کا مال واپس مانگا  
تو آپ نے فرمایا میرے حصے میں جو آیا ہے وہ تم  
لے جاؤ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے  
بیان کیا کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن شہاب سے  
کہ عروہ نے کہا ان سے مردان بن حکم اور مسور بن خزیمہ دونوں نے  
بیان کیا جب ہوازن کے وکیل اسلام قبول کر کے آں حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ کھڑے ہوئے انہوں نے  
یہ درخواست کی ہمارے مال اور قیدی پھر دیئے جائیں یاں  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچی بات مجھ کو بہت پسند  
ہے تو دو میں سے ایک بات اختیار کر دو یا قیدی واپس  
لو یا مال (دونوں واپس نہیں ہو سکتے) اور میں نے تو (جعرانہ میں)  
اُن کا انتظار کیا تھا (ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جب طائف سے لوٹے تو) دس پر کئی راتوں تک (جعرانہ میں  
ٹھہرے) ہوازن کے وکیلوں کا انتظار کرتے رہے خیر

**۱۵** مستحب ہے کہ قرض ادا کرنے والا قرض بے بہتر اور زیادہ مال قرض دینے والے کو ادا کرے تاکہ اس کا صلہ کا بدلہ ہو کیونکہ اسے قرض  
حسنہ دیا اور بلا شرط و جزا دی جاتا ہے وہ سود نہیں ہے۔ **۱۶** حافظ نے کہا یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو ابن اسحاق نے معاذی میں عبد اللہ  
بن عمرو بن حاص سے نکالا ہوازن قیس کے ایک قبیلے کا نام تھا ابن میسر نے کہا گو ظاہر یہ ہے ان لوگوں کے لیے تھا جو اپنی قوم کی طرف سے وکیل اور  
سفارشی بن کر آئے تھے مگر درحقیقت سب کے لیے یہ تھا جو حاضر تھے ان کے لیے بھی اور جو غائب تھے ان کے لیے بھی غلطی نے کہا اس سے یہ لکھتا ہے  
کہ وکیل کا اقرار مول پر نافذ ہو گا اور ملک اور شافعی نے کہا وکیل کا اقرار مول پر نافذ نہیں ہو گا۔

لَيْلَةً حِينَ قُتِلَ مِنْ النَّارِ فَمَا تَبَيَّنَ لَهُمْ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ رَأْيَهُ  
إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدًا لَطَّافَتَيْنِ قَالُوا إِنَّا نَأْتِيكَ  
سَبِيحًا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ  
قَالَ مَا بَعْدُ فَإِنْ إِخْوَانُكُمْ هَؤُلَاءِ فَدُ  
جَاءُوا نَاتِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أُرَدَّ  
إِلَيْكُمْ سَيِّئُكُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيَّبَ  
بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى  
تُعْطِيَهُ آيَةٌ مِنْ أَوَّلِ مَا يُعْطَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ  
النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أِذَنْ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِنْ  
لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَيْنَا عَرَفَاءُ ثُمَّ  
أَمَرَهُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ فَعَلَهُمْ دَعَاؤُهُمْ ثُمَّ  
رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا

**باب ۵۱** إِذَا دَاوَلَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطَى شَيْئًا  
وَلَمْ يُبَيِّنْ كَيْفَ يُعْطَى فَاعْطِ عَلَى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ  
۸۶۰ - حَدَّثَنَا الْإِسْمَاعِيلِيُّ بْنُ إِسْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي دَبَاجٍ وَغَيْرِهِ  
يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يَلْغِ لَهُمْ  
رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
سَفَرٍ تَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثَقِيلٍ إِنَّمَا هُوَ فِي أَحْصَى

جب ان کو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں  
پھرنے والے نہیں ایک ہی دیں گے تو کہنے لگے اچھا  
ہمارے قیدی واپس دیکھئے اُس وقت مسلمانوں میں  
آپ (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیئے وسی اللہ  
کی تعریف کی پھر فرمایا اے اللہ تمہارے یہ بھائی ہوازن کے  
لوگ (توبہ کر کے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں ان کے  
قیدی ان کو پھر دیئے جائیں اب جو کوئی خوشی سے پھر دینا  
چاہیئے وہ تو پھر دے اور جو کوئی اپنا حصہ قائم رکھنا چاہے  
اس طرح کہ اب جو پہلی فتح ہم کو اللہ دے گا اس میں سے  
اس کا بدلہ دیں گے تو ویسا کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ ہم آپ کی خوشی کے لیے ان کے قیدی یوں ہی دے  
دیں گے آپ نے فرمایا دیکھو ہم کو معلوم نہیں تمہیں کون  
اس امر پر راضی ہے کون نہیں توبہ تیری ہے کہ تم لوٹ جاؤ اور  
تمہارے لقیب سردار تمہاری طرف سے بیان کریں آخر ان  
لقیبوں نے اپنے اپنے لوگوں سے گفتگو کی پھر آں حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا وہ راضی ہیں انہوں  
نے قیدی پھر دینے کی اجازت دی۔

**باب ایک شخص نے دوسرے شخص کو کچھ دینے کے لیے**  
**وکیل کیا اور یہ نہیں بیان کیا کتنا ہے انہوں نے دستور کے موافق دیا**  
ہم سے مکی بن ابیہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج  
نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح اور کئی لوگوں سے کہہ  
ان سب لوگوں نے حدیث کو جابر تک نہیں پہنچایا بلکہ ایک  
شخص نے ان میں ہر سلا روایت کیا انہوں نے جابر بن عبد اللہ  
سے انہوں نے کہا میں ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ تھا مگر میں ایک مٹھے اونٹ پر سوار تھا جو سب کے



الْقَوْمِ فَتَرَىٰ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَنْ هَذَا أَقُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا لَكَ  
قُلْتُ إِنِّي عَلَىٰ جَمَلٍ تَفَالٍ قَالَ أَمَعَكَ قَضِيبٌ  
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَعْطَيْتَهُ فَأَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ  
فَوَجَعَهُ فَكَانَ مِنْ ذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ  
الْقَوْمِ قَالَ يَغْنَمُ فَعُلْتُ بَلْ هُوَ نِكَاحٌ  
رَسُولُ اللَّهِ قَالَ يَغْنَمُ تَدَّ أَخَذْتُهُ بِأُذُنِهِ  
وَتَانِيَهُ ذَلِكَ ظُلْمًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَخَلْنَا  
مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْجُلِي قَالَ أَيْنَ  
تُرِيدُ قُلْتُ تَزُودُجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَعَتْهَا  
قَالَ فَمَهْلًا حَارِيَةً تَلَا عِبْرَةً وَتَلَا عِبْرَةً  
قُلْتُ إِنْ أُنِي تُوقِي وَتُرِكَ بَنَاتُ فَارُدَّتْ  
أَنْ أُنِي امْرَأَةً قَدْ جَرَمَتْ خَلَعَتْهَا  
قَالَ فَذَلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ  
يَا بِلَالُ أَقْبِضْهُ وَذِدْهُ فَأَعْطَاكَ أُرْبَعَةَ  
دَنَانِيرَ وَفَادَكَ قَبِيضًا طًا قَالَ جَابِرُ  
تَفَارَقْنِي فِي يَدِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْغَيْرُ طُيْفَارِي  
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ

باب ۵۱۵ ذِكَاكِهَ الْإِمْرَأَةِ الْإِسَامَ

بَعْدَ النِّكَاحِ

بیچے رہتا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گزرے پوچھا  
کون میں نے عرض کیا جابر عبد اللہ انصاری کا بیٹا آپ نے پوچھا  
تجھے کیا ہوا میں نے عرض کیا میرا اونٹ بالکل سمٹا ہے آپ  
نے فرمایا تیرے پاس پھڑی ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے  
فرمایا مجھ کو دے میں نے سوئی آپ نے اس کو مارا اور ڈانٹا  
وہ جو اس جگہ سے چلا تو سب لوگوں سے آگے بڑھ گیا آپ نے  
فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے کہا رسول اللہ آپ  
ہی کا ہے آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میں نے چار اشرفی کو لیا اور  
تو مدینہ تک اس پر سوار رہ خیر جب مدینہ کے قریب پہنچے تو میں  
اور طرف جانے لگا آپ نے فرمایا کہاں جاتا ہے میں نے  
کہا میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے  
فرمایا کنواری چھو کمری سے کیوں نہیں کیا وہ تجھے کھلتی تو اس  
سے کھلتا میں نے کہا میرا باپ مر گیا اور کئی بیٹیاں چھوڑ گیا  
میرا مطلب یہ تھا ایسی عورت سے نکاح کروں جو جملہ عید  
ہو آپ نے فرمایا یہ بات ہے تو خیر جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ  
نے فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو قیامت ادا کر دے اور کچھ زیادہ  
انہوں نے چار اشرفیاں دیں ایک تیرا سونا زیادہ دیا جابر  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک فیڑا سونا زیادہ دیا  
مخافہ مجھ سے جدا نہیں ہوتا ہمیشہ یہ قیرا جابرہ کی تقیلی  
میں رہتا

باب کوئی عورت اپنا نکاح کرنے کے لیے  
بادشاہ کو کوئل کر دے۔

اس میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ اتنا زیادہ دے مگر بلال نے اپنے پندائے سے نہانے کے رواج کے ساتھ  
ایک قیرا دیکھتا ہوا سونا زیادہ دیا اس میں سے ان کے طور کے نیام میں رہتا تھا اس کی رعایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ وہ کہ وہ بڑی بڑی  
کی طرف سے شام والوں کا بلوہ مدینہ منورہ پر ہوا انہوں نے سونا جابرہ سے چھین لیا اس میں سے ایک دکان تمام خالی نے عورت کے اس قول سے نکلا کہ میں نے اپنی جان آپ کو  
مستندی داؤدی لے کر حدیث میں دکان کا کہہ دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا اور مدینہ کے قیرا جابرہ کی تقیلی میں رہتا تھا اس کی رعایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ بڑی بڑی

کتاب النکاح

۸۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ  
قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ  
تَوَجَّهْتُمَا قَالَ قَدْ دَوَّجْتُكَمَا بِمَا مَعَكَ  
مِنَ الثَّغَانِ :

باب ۱۲۵ إِذَا دَوَّجَ رَجُلًا فَتَرَكَ  
الْوَكِيلَ شَيْئًا فَاجَاذَهُ الْمُوَكَّلُ فَهُوَ جَائِزٌ  
وَإِنْ أَتْرَفَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَاءَهُ قَالَ  
عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرِو حَدَّثَنَا عَوْفٌ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْهُ قَالَ دَخَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِحِفْظِ ذِكْرِهِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي أَيْتٌ فَبَعَثَ  
يَحْتَشِرُونَ الطَّعَامَ فَأَخَذَ مِنْهُ وَقُلْتُ  
وَاللَّهِ لَا فَعَعْتُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ  
وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَيْتُ عَنْهُ  
فَمَا صَبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسْبُوكَ الْبَارِحَةَ قَالَ تَلَدْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہیل بن سعد نے  
ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی  
یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی آپ جو بھی چاہے  
وہ کیجئے (ایک شخص کو لا یا رسول اللہ اس کا نکاح مجھ سے  
کر دیجئے آپ نے فرمایا ہم نے اس قرآن کے بدل جو تجھ کو یاد  
ہے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا

باب ایک شخص کسی کو وکیل کرے پھر وکیل کوئی بات چھوڑ  
دے لیکن موکل اس کی اجازت دے تو درست ہے اور  
اگر وکیل معین میعاد پر کسی کو قرض دے اور موکل اجازت دے  
تو بھی درست ہے اور عثمان بن ہشام ابو عمرو نے کہا ہم سے  
عوف نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھ کو صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر کیا ایک شخص آیا اور  
لب پھر بھر کر اناج لینے لگا میں نے اس کو پکڑا میں نے کہا خدا  
کی قسم میں تو تجھ کو پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
لے جاؤں گا وہ کہنے لگا میں محتاج ہوں بال بچے والا اور بڑی  
تکلیف میں ہوں خیر میں نے (رحم کر کے) اس کو چھوڑ دیا جب  
صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ابو ہریرہ گذشتہ  
رات کو تیرے قیدی کا کیا حال ہوا میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ اس نے بڑی محتاجی اور بال بچوں کا شکوہ کیا -

۱۔ اس کا نام معلوم ہوا ابان کی روایت میں یوں ہے وہ انصاری تھا ۱۱۷ منہ ۱۲ معلوم ہوا تعلیم قرآن ہر روز سنا ہے امام ابو حنیفہ ج نے اس میں  
خلان کیا ہے ۱۳ منہ ۱۴ اس کو نسائی اور ابی نعیم نے منہ کیا ۱۵ منہ ۱۶ وہ شیطان تھا ایک روایت میں یوں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے صدقہ  
کی مجلس میں ہاتھ کا نشان پایا جیسے کوئی اس میں سے اٹھا کر لے گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا کیا تو اس کو پکڑتا  
چاہتا ہے تو یوں کہہ سچاں میں سزا کا محمد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہی کہا تو کیا دیکھتا ہوں وہ میرے سامنے کھڑا ہے میں نے اس کو پکڑ لیا ۱۸ منہ

فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ  
كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ نَعَرْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ  
لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَضْتُ أَنَّهُ نَجَاءٌ يَخْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ  
فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَا دَفْعَتَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي يَا قَتِيلَ مُحَمَّدٍ  
وَعَلَى تَعْيَالٍ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ  
سَبِيلَهُ فَاصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا  
فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
شَكَاهُ حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ  
فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ  
وَسَيَعُودُ فَرَضْتُ أَنَّهُ الشَّالِثَةُ نَجَاءٌ يَخْتَوِي  
مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَا دَفْعَتَكَ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذِهِ الْخِزْمَةُ ثَلَاثُ مَرَاتٍ أَنْتَ تَزْعُمُ  
كَتَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أَعَلَيْكَ كَلِمَاتٌ  
يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا دَوَيْتَ  
إِلَى فِرَاسِكَ فَأَمْسَأْ آيَةً أَنْكُرِي حَقِّي اللَّهُ

مجھے رحم آیا میں نے چھوڑ دیا آپ نے فرمایا خبردار رہو وہ  
جھوٹا ہے اور پھر آئے گا آپ کے فرمانے سے مجھ کو یقین ہو  
کیا وہ پھر آئے گا میں اس کی تاک میں رہا ایسا ہی ہوا وہ آن پہنچا  
اور لگا اناج کی لپ بھرنے میں نے پکڑا اور کہا اب تو فرور مجھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے جاؤں گا کہنے لگا  
محتاج ہوں میاں دار اب نہیں آنے کا پھر مجھ کو رحم آگیا  
میں نے چھوڑ دیا صبح کو اُن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ  
سے فرمایا ابو ہریرہؓ تیرا قیدی گیا میں نے عرض کیا یا  
رسول اللہ اس نے سخت محتاجی اور بال بچوں کا شکوہ  
کیا میں نے رحم کر کے چھوڑ دیا آپ نے فرمایا خبردار ہو جا  
وہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا میں قیسری مرتبہ سے تو ہر بار کہتا ہے میں پھر  
رہاؤں آیا اور لگا اناج کی لپ اٹھانے میں نے پکڑا  
اور کہا میں تجھ کو فرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
لے جاؤں گا اور یہ قیسری مرتبہ ہے تو ہر بار کہتا ہے میں پھر  
نہیں آنے کا اور آئے جاتا ہے کہنے لگا مجھ کو چھوڑ دے  
میں تجھ کو وہ کلے سکھاتا ہوں جس سے خدا تجھ کو فائدہ دے گا  
میں نے کہا وہ کیا ہیں اس نے کہا جب تو سونے کے لیے  
اپنے پھونے پر جائے تو آیتہ الکرسی پڑھ اللہ لا الہ الا ہو سبحی  
القیوم سے اخیر تک اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تیرا نگہبان

لہذا رسول اللہ کی روایت میں یوں ہے جب تو وہ کلے کر لے گا تو جن نہری کوئی تیرے پاس نہ پہنچے گی چھوٹی نہ بڑی مصلحت معاذ بھی جہل کی روایت میں  
اتنا زیادہ ہے اور اسے رسول اللہ سے اخیر سورہ تکوین میں یوں ہے کہ حدیث کی کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری مخالفت میں ہی تھی میں نے وہ کچھ تو روز بروز کم کر دی  
ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا شیطان کا کام ہے پھر میں اس کو اتنا زیادہ ہاتھی کی صورت میں نو ہوا جب دروازے کے قریب پہنچا تو دروازے  
میں سے صورت بدل کر اندر چلا آیا اور مجھ پر کسے اس کو اس کے لئے لگا لے گا میں نے اپنے کپڑے سے مضبوط باندھے اور اس کی کمر پکڑی میں نے کہا اللہ  
کے دشمن تو نے حدیث کی کچھ اور ادنیٰ دوسرے لوگ تجھ سے زیادہ اس کے تقدیر سے تجھ کو کچھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا وہاں تیری خوب فیضیت  
ہوگی روایت کی روایت میں یوں ہے میں نے پوچھا تو میرے گھر میں کچھ رکھانے کے لیے کہوں گے گا میں نے پوچھا محتاج میاں دار ہوں تو نہیں ہے کہا ہوں اگر مجھے کہیں اور  
کچھ مل جائے تو تیرے پاس نہ آتا ہر قسم سے ہی تم میں رہا کرتے تھے ہاتھ لگا کر تمہارے صاحب میں رہتا ہے جب اللہ پر یہ دعا پڑھیں تو میری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دے باقی وہ فراموش

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ  
بِأَنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا  
يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ تَخْلِيْتُ سَيِّدَهُ  
فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا تَعَلَّ أَسِيرُكَ أَلْبَا رَحْمَةً مُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ رَعِمَ أَتَهُ يَكَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يُنْفَعُنِي  
اللَّهُ بِهَا تَخْلِيْتُ سَيِّدَهُ قَالَ مَا حَى قُلْتُ  
قَالَ فِي إِذَا أَوْيَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ  
الْأَهْوَا حَتَّى تَخْتِمَ اللَّهُ لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ  
مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى  
تُصْبِحَ وَكَانَ آخِرَ مَنْ شَيْءٍ عَلَى الْخَبَرِ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا قَدْ  
مَدَدْتُكَ وَهُوَ كَذِبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطَبُ  
مَنْذَرْتُكَ لَيْلَ يَأْبَاهُ رِيَّةٌ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ  
**بَابُ إِذَا بَاعَ الْوَكِيلُ شَيْئًا قَاسِدًا**  
فَيَبِعَهُ مُرْدُودًا

۸۶۲- حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
صَالِحٍ حَدَّثَنَا مَعْوِيَّةُ هُوَ ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ  
يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْعَازِ

رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ پھٹکے گا یہ سن کر  
میں نے اس کو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے پوچھا اگلی رات کو تیرے قیدی کا کیا ماجرا ہوا میں نے  
کہا یا رسول اللہ اس نے کہا میں تجھ کو کچھ کلمے سکھائے دیتا  
ہوں جن سے اللہ تیرا فائدہ کرے گا میں نے اس کو چھوڑ  
دیا آپ نے پوچھا کون سے کلمے اس نے سکھائے میں  
نے کہا اس نے یہ بتایا جب تو اپنے پھونے پر جائے  
تو آیہ الکرسی اللہ لا الہ الا ہوا السبحی القیوم شروع سے اخیر تک  
پڑھ اور کہنے لگا ایسا کرے گا تو اللہ کی طرف سے ایک  
جو کید ار تجھ پر مقرر رہے گا اور شیطان تیرے پاس صبح تک  
نہ پھٹکے گا اور صحابہ کا یہ حال تھا کہ وہ اچھی بات کے بڑے  
طالب تھے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس  
نے سچ کہا حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے البتہ یہ وہ تو جانتا ہے  
تین راتوں سے کون تیرے پاس آتا ہے میں نے عرض کیا  
نہیں آپ نے فرمایا وہ شیطان ہے

**باب اگر وکیل ایسی بیع کرے جو فاسد ہو تو وہ  
بیع واپس ہوگی**

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے  
یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے انہوں نے  
یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا میں نے عقبہ بن عبد الغفار سے سنا

(بقیہ صفحہ سابقہ) دے تو یہ وہ آیتیں تجھ کو سکھلا دیں گے کہ تیرے پاس شیطان تیرے پاس نہ پھٹکے گا یہ سن کر  
میں نے اس کو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اگلی رات کو تیرے قیدی کا کیا ماجرا ہوا میں نے  
کہا یا رسول اللہ اس نے کہا میں تجھ کو کچھ کلمے سکھائے دیتا ہوں جن سے اللہ تیرا فائدہ کرے گا میں نے اس کو چھوڑ  
دیا آپ نے پوچھا کون سے کلمے اس نے سکھائے میں نے کہا اس نے یہ بتایا جب تو اپنے پھونے پر جائے تو آیہ الکرسی اللہ لا الہ الا ہوا السبحی القیوم شروع سے اخیر تک  
پڑھ اور کہنے لگا ایسا کرے گا تو اللہ کی طرف سے ایک جو کید ار تجھ پر مقرر رہے گا اور شیطان تیرے پاس صبح تک نہ پھٹکے گا اور صحابہ کا یہ حال تھا کہ وہ اچھی بات کے بڑے  
طالب تھے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے البتہ یہ وہ تو جانتا ہے تین راتوں سے کون تیرے پاس آتا ہے میں نے عرض کیا  
نہیں آپ نے فرمایا وہ شیطان ہے

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ جَاءَهُ يَلَالُ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَرٍ بَنِي  
فَعَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
أَبْنِ هَذَا قَالَ يَلَالُ كَانَ عِنْدَنَا ثَمَرٌ رَدِيٌّ  
فَبَعَثْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَوْكَةً أَوْكَةً عَيْنُ  
الْتِبَاعَيْنِ الَّتِي بَالَا تَفْعَلُ وَلَكِنْ إِذَا أَدْرُكْتَ  
أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمَرَيْنِ بِصَاعٍ أَخْصَمْتَ أَشْرَهُ  
**باب ۵۶۱** الْوَكَاةُ فِي الْوَقْفِ نَفَقَةٍ  
وَأَنْ يُطْعِمَ صَدَقَتَهُ وَيَأْكُلَ بِالْعَرُوفِ  
۸۶۳ - حَدَّثَنَا مَتِيئَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَقَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ  
لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكَلَ  
صَدَقَتًا غَيْرَ مُمَاتِلٍ مَا لَا فَنَكَانَ ابْنُ عُمَرَ  
هُوَ يَكُلُ صَدَقَةَ عُمَرَ يُهْدِي لِلنَّاسِ مِنْ أَهْلِ  
مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ ۝

### باب ۵۶۲ الْوَكَاةُ فِي الْعُدَّةِ

۸۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ  
بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْتَدُ  
يَا أُنَيْسُ رَأَى امْرَأَةً هَذَا فَإِنْ

انہوں نے ابی سعید خدری سے سنا بلال رضی اللہ عنہما حضرت علی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس میری کھجور (ایک عمدہ قسم کی کھجور)  
لے کر آئے آپ نے ان سے پوچھا یہ کہاں سے آئی بلال  
نے عرض کیا میرے پاس خراب کھجور تھی میں نے اس  
کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا آپ  
کے کھانے کے لیے آپ نے یہ سن کر فرمایا ہائے  
ہائے یہ تو بالکل سود ہے بالکل سود ایسا مست کر اگر  
تو آئیدہ کھجور خریدنا چاہے تو پہلے اپنی کھجور بیچ ڈال پھر عمدہ  
کھجور (قیمت کے بدل) خرید لے

**باب وقف کے مال میں وکالت اور وکیل کا اپنے  
دوست کو کہلانا اور خود دوستوں کے موافق کھانا**

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا  
حضرت عمرؓ نے جو صدقے کے باب میں کتاب لکھوائی تھی  
اس میں یوں ہے کہ صدقہ کا متولی اس میں سے کھا سکتا ہے  
اور دوست کو کھلا سکتا ہے لیکن اپنے لیے روپیہ نہ جوڑے  
اور ابن عمرؓ عمرؓ کے صدقہ کے متولی تھے وہ مکہ والوں کو اس  
میں سے تحفہ بھیجتے تھے جو ان کے پاس اترتے۔

### باب حد لگانے کے لیے کسی کو وکیل کرنا

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم کو لیث بن سعد نے  
خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ  
بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے زید بن خالد اور ابی ہریرہؓ  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
انیس بن ضحاک اسلمی سے فرمایا انیس تو اس کی عورت پاس لے جا

۱۰۰ میں سے ترمذی باب لکھا ہے کیونکہ آپ نے انیس کو حد لگانے کے لیے وکیل مقرر فرمایا ۱۰۰



قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ .

٨٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِبْنِ عَبَّادٍ أَنَّ أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِأَلْمَدِينَةِ مَا لَا دَانَ كَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بِبِرْعَاءِ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَلِيبٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا يُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى بِيْرْعَاءِ وَإِنَّمَا صَدَقَهُ اللَّهُ أَنَّهُ لَا يَرْهَا وَدُخْرُهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعُفًا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتُ فَقَالَ بَرَّ ذَلِكَ مَا لَمْ تَرَ أَحَدًا فِي ذَلِكَ مَا لَمْ تَرَ أَحَدًا سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَارَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَحَالُ أَنْفَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَمِعَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَكْثَرِ بَيْتِهِ وَبَنَى عَلَيْهِ تَابِعَهُ

کہا اچھا میں تمہارا کتنا شکر چکا

مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے امام مالک کو پوچھ کر سنایا انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ سے روایت کی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ انصاری لوگوں میں سب سے زیادہ مدینہ میں جائیداد رکھتے تھے اور ان کو اپنے سب مالوں میں سے ہر سال ایک باغ کا نام ہے بہت پیارا تھا وہ مسجد کے سامنے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس میں جایا کرتے اور وہاں کا صاف پانی پیا کرتے جب یہ آئیت سورہ آل عمران کی اُتری تم نیکی کے درجے کو پہنچیں گے جب تک اپنے پیارے مال خرچ نہ کرو تو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اُٹھ کر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے تم نیکی کا درجہ جب تک نہ پاؤ گے جب تک اپنے پیارے مال خرچ نہ کرو گے مجھے سب مالوں میں ہر سال بہت پیارا ہے میں نے اس کو خیرات کرنا ہوں اور اس کا اجر اور ثواب اللہ پاس جمع کرنا ہوں آپ جس کام میں چاہیں اس کو لگائیں آپ نے فرمایا وہ کیا کہتا یہ مال تو جانے والا ہے یہ مال تو جانے والا ہے میں نے سنا جو تو نے کہا میں مناسب سمجھتا ہوں تو اس کو اپنے عزیزوں میں بانٹ دے ابو طلحہ نے کہا بہتر پھر اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں کو بانٹ دیا یحییٰ بن یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو اسمعیل نے بھی امام مالک سے روایت کیا اور

۱۵ یعنی وکیل نے اپنی رائے سے اس مال کو کسی کام میں خرچ کیا تو یہ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طلحہ نے وصل کیا کہ میرا حاکم آپ جس کار خیر میں چاہیں صرف کریں آپ نے ان کو یہ رائے دی کہ اپنے ہی ماتے داروں کو بانٹ دیں ۳۳ منہ

۸۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَائِزُ الْأَمِينُ  
الَّذِي يُنْفِقُ وَرَسُولًا قَالَ الَّذِي يُعْطَى مَا  
أُمِرَ بِهِ كَأَمَلٍ مُوقَرٍ طَلَبَتْ نَفْسُهُ إِلَى  
الَّذِي أُمِرَ بِهِ أَحَدَ الْمُتَصَدِّقِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَا جَاءَ فِي الْحَرْثِ وَالْمَرْأَةِ

بَابُ فُضْلِ النَّزْعِ وَالْعَمَلِ  
إِذَا أَمَلَ مِنْهُ وَتَوَلَّى تَعَالَى أَفْرَأَ يَكْتُمُ  
مَا تَحَرَّثُونَ وَأَنْتُمْ تَذَرُّوْنَ أَمْ  
نَحْنُ الذَّارِعُونَ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ  
خَطَا مًا

۸۶۹- حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ الْبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ

روح نے مالک سے رائج بجائے ہا بج کے روایت کیا  
یعنی یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے

### باب خزانچی کا خزانہ میں وکیل ہونا

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسلمہ  
نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو مرہ  
سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے اس بھرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا امانت دار خزانچی جو  
اپنے مالک کے حکم پر پورا پورا خوشی سے خرچ کرتا ہے  
یاد دیتا ہے صدقہ دینے والوں میں شریک ہے (یعنی اس  
کو بھی صدقہ کا ثواب ملے گا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
کھیتی اور بٹائی کا بیان

باب کھیت اور میوہ دار درخت جس میں سے لوگ  
کھائیں اس کے لگانے کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے  
(سورہ واقعہ میں) فرمایا جلاؤ تم جو کھیتی کرتے ہو اس  
کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں ہم چاہیں تو اس کو چورہ  
کر کے رکھ دیں۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو  
عوانہ نے دوسری سند اور مجھ سے عبد الرحمن بن مبارک  
نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے انس رضی  
اللہ عنہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کوئی (میوہ دار)  
درخت لگائے یا کھیتی کرتے پھر اس میں سے کوئی پرندہ

۱۔ اس میں کسی نے اس نیت سے ثابت کیا کہ میں اس کی ممانعت دار دے جس کا مطلب یہ ہے کہ کھیتی میں ایسا مشغول  
ہونا منع ہے کہ کوئی جہاد سے باز رہے یا دوسرے دین کے کاموں سے باز رہے اس لیے کہ کھیت سے مراد آخرت کا ثواب اور دنیا کی خوشحالی ہے



مُسْلِمٌ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَمِنْهُ ثَمَرٌ طَيِّبٌ أَوْ رِئَاسٌ أَوْ يَهْتِمُّ بِالْأَكْلِ كَفَّ يَدَهُ عَنْهُ  
وَقَالَ لَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَنَّ هَذَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ  
حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
**باب** مَا يُعَذَّرُ مِنْ عَوَاقِلِ الشَّيْخَانِ

بِإِلَهِ الدَّرَجَةِ أَوْ حُجَّةِ الدَّرَجَةِ الَّذِي أَمَرَهُ  
۸۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
زِيَادٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ  
قَالَ دَنَايَ سَيْتَةٍ وَشَيْئًا مِنْ أَمَةِ الْحَدِيثِ  
فَعَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ كَأَيْدٍ خُلْ هَذَا أَبَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ الدَّلِيلُ

**باب** أَتَيْنَا الْكَلْبَ لِلْحَدِيثِ  
۸۷۱ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَصَالَةَ حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا  
فَاتَّكَ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قَبْرًا  
إِلَّا كَلْبَ حَرْبٍ أَوْ مَا شِئْتَ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ

یا آدمی یا چو پایہ جانور کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا  
امام بخاری نے کہا اور ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا ہم سے  
ابان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس نے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

**باب** کھیتی کے سامان میں بہت معروف رہنایا  
حد سے زیادہ اس میں لگ جانا اس کا انجام برائے  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے  
عبد اللہ بن سالم حمصی نے کہا ہم سے محمد بن زیاد البہلی نے  
انہوں نے ابو عامر البہلی سے انہوں نے ہل دیکھا (ناگہ) اور  
کچھ کھیتی کا سامان تو کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس قوم میں یہ کھسا اللہ اس کو  
ذلیل اور خوار کر دے گا

**باب** کھیت کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا  
ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام  
نے، سوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے  
انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جس نے کتا رکھا اس کے نیک اعمال کا ثواب قبراً  
روز کم ہوتا رہے گا البتہ کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے  
کتا رکھ سکتا ہے ابن سیرین اور ابو ہریرہؓ نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) آخرت کا ثواب ہونے والا نہیں البتہ دنیا میں اس کا بدلہ مل جائے گا جیسے امام مسلم نے انسؓ سے کہا انہوں نے اس کا عذاب  
ہلکا ہوگا اگر اس پر ویل چاہیے مگر خوشی مگر ہذا سلمہ دولت سے مراد یہ ہے کہ حکام ان سے پیشہ و مول کریں گے ان پر طرح طرح کے ظلم توڑیں گے حافظ نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا عقائد پورا ہوا آخر ظلم کا خاکہ کا شکار لوگ ہی بنتے ہیں لہٰذا انہوں نے کہا دولت سے یہ مراد ہے کہ جب رات میں کھیتی ہو  
میں لگ جائیں گے تو سپاہ گری اور فتنوں جنگ بھول جائیں گے اور دشمنی اور بر غالب ہو جائے گا ہمارے زمانہ کے اکثر مسلمانوں کا یہی حال ہے اپنا آبائی پیشہ  
سپاہ گری اور شہسوار کو چھوڑ کر کافروں کی رعایا بن بیٹھے ہیں اور طرح طرح کے ظلم کی طرف سے ان پر توڑے جاتے ہیں یہ ہیں کہ کھیتی بڑی ہے ہونے دم  
نہیں مار سکتے آپس کا جنگ و جدل نہیں چھوڑتے کسی کو بھی اپنا امام نہیں بناتے کہ ہر تنازع میں اس کی طرف رجوع ہوں جیسے تک یہ لکھ اتحاد پھر  
مسلمانوں میں قائم نہ ہوگا اس وقت تک روز بروز اور زیادہ غراب اور برباد ہوتے رہیں گے سلمہ اس باب سے امام بخاری نے کھیتی کی ذاتی برصغور ہند

وَأَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَحْرُوثٍ  
أَوْ صَيْدٍ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلْبٌ صَيْدٌ  
أَوْ مَا شِئَتْ.

۸۴۲- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ  
أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ  
سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ أَبِي رُهَيْلٍ رَجُلًا مَرَّ  
أَرْضَ شُلُوْعَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ  
اِتْتَنَى كَلْبًا لَا يُعْنَى عَنْهُ زَرْعًا وَكَأَنَّ  
خَرَقًا تَقْصَحُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَيْلِهِ فَيُرَاطُ قُلْتُ  
أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا أَلَسْتُ جَدًّا

بَابُ ۵۱- اسْتِعْمَالُ الْبَقَرِ لِلْحِرَاشَةِ

۸۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَمْعَانَ  
أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَكَأَنَّ

ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
یوں روایت کیا البتہ بکریوں یا کھیت یا شکار کے لیے کتا  
رکھ سکتا ہے اور ابو حازم نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا ہے البتہ شکاریا  
ریوڑ کا کتا رکھ سکتا ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام  
مالک نے خبر دی انہوں نے یزید بن خثیفہ سے ان سے سائب  
بن یزید نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن ابی زہیر سے ساجد بن شاذان  
کے قبیلے سے اور مجاہد نے انہوں نے کہا میں نے آں حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی (بے ضرورت)  
کتا یا بے نہ کھیت کے کام کا ہونہ بکریوں کے بچلے  
کے لیے اس کے عمل کا ثواب قیرا ط برابر ہر روز کھٹیا  
جائے گا سائب نے کہا میں نے سعید بن سنان سے پوچھا کیا تم  
نے خود یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے  
کہا ہاں اس مسجد کے مالک کی قسم۔

باب کھیت کے لیے گائے بیل سے کام لینا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غنڈہ بن  
کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا میں نے  
ابو سلمہ سے سنا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک شخص

(بقیہ صفحہ سابقہ) اباحت ثابت کی کہ جو جب کھیت کے لیے کتا رکھتا جائز ہو تو کھیتی کرنا بھی درست ہو گا ۱۱۰۰ (مترجمی صفحہ ۱۱۰۱) اس حدیث سے  
کھیت یا شکار یا جانوروں کی حفاظت کے لیے کتا یا بیل کا جوڑ نکالنا حافظ نے کہا اسی قیاس پر اور کسی ضرورت سے بھی کتے کا رکھنا جائز ہو گا لیکن با  
ضرورت اس کا رکھنا مکروہ ہے ایک روایت میں ہے کہ ہر روز دو قیرا ط اس کے ثواب میں سے کم ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ کتا لاہوتوں کے گھر میں آنے  
سے روکتا ہے بعض نے کہا اس لیے کہ وہ مالن پر بھرتا ہے اور سائل کو روکتا ہے ۱۱۰۱ (مترجمی صفحہ ۱۱۰۲) کتا بیل میں کھیت کے کام کے لیے جائے گئے ہیں جیسے گھوڑا  
سواری کے لیے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ گھوڑے کا گوشت کھانا حرام ہو جیسے گائے بیل کا گوشت کھانا حرام نہیں ۱۱۰۲

عَلَى بَعْضِ الثَّقَاتِ إِلَيْهِ فَقَالَتْ لَمْ  
يُخْلَقْ لِهَذَا اِخْلُصْتُ لِهَذَا ثَلَاثَةً قَالَ  
اَمَنْتُ بِهِ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَخَذَ  
الدَّيْثُ شَاةً تَتَّبَعُهَا الدَّاعِي فَقَالَ  
الدَّيْثُ مَنْ لَهَا عَيْرِي قَالَ اَمَنْتُ  
بِهِ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ  
اَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا يَتَوَقَّضَانِي  
الْقَوْمُ :

باب ۴۹۵ اِذَا قَالَ اِخْفَيْ مَوْثِقَةَ  
التَّخْلِ اَوْ عَيْرِي وَتَشْرِكْنِي فِي الشَّرِّ :  
۸۴۶ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ كَافٍ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَتْ الْأَنْصَارُ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِمِرْ  
بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا التَّخِيلَ قَالَ  
كَأَقْلَابِهِمْ تَكْفُرُونَ الْمَوْثِقَةُ : وَ  
تُشْرِكُكُمْ فِي التَّمَنَّى قَالُوا سَمِعْنَا  
وَأَطَعْنَا :

ایک بیل پر سوار جا رہا تھا اتنے میں بیل نے اس کی طرف دیکھا  
(اللہ نے اس کو زبان دی) وہ کہنے لگا میں اس سے پیدا نہیں  
ہوا (سوار کی کے لیے) میں تو کھیتی کے لیے پیدا ہوا پھر آپ  
نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی ایمان لائے  
اور ایسا ہوا کہ ایک بکری کو بھیڑ یا لے گیا گذریا اس کے  
پیچھے گیا بھیڑ یا کہنے لگا (آج تو بچا تا ہے) جس دن (مدینہ  
اجاڑ ہو گا) درندے ہی درندے رہ جائیں گے اس دن  
میرے سوا کون بکریوں کا چرانے والا ہو گا آپ نے  
فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ ایمان لائے  
ابو سلمہؓ نے کہا حالانکہ وہ دونوں اس دن مجلس میں موجود نہ تھے۔

باب باغ والا کسی سے کہے تو سب درختوں وغیرہ  
میں محنت کر اور میں میوہ شریک ہوں۔

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ بن  
خبر دی کہ ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج  
سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا انصاری لوگوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ایسا کیجئے کہ مجھ  
کے درخت ہم میں اور ہمارے بھائی مہاجرین میں تقسیم  
کر دیجئے آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا تب انصار نے  
مہاجرین سے کہا ایسا کرو تم درختوں میں محنت کرو ہم تم سے  
میں شریک رہیں گے انہوں نے کہا اچھا ہم نے سنا اور قبول کیا

۱۔ اس حدیث سے ابو بکرؓ اور عمرؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر پورا بھروسہ تھا۔ اس حدیث میں کوئی ایسی بات  
نہیں ہے جو عقل کے خلاف ہو کیونکہ زبان اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو بھی دی ہے ان کا بات کرنا کچھ مشکل نہیں ہے جو لوگ عادت کے خلاف باتوں  
کو عقل کے خلاف سمجھتے ہیں یہی کاہل اور حق سے لاعلم ہیں معلوم ہوا یہ مسودت جابرؓ کے بارخ یا زینبؓ ایک شخص کی ہوا اور کام اور محنت دوسرے  
کروے دونوں پیداوار میں شریک ہوں اس کو مساقات کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انصار کو زینب تقسیم کر دینے سے منع فرمایا اس کی وجہ یہی  
تھی کہ آپ کو معلوم تھا کہ مسلمانوں کی ترقی بہت ہوگی بہت سی زمینیں عیسائیوں کی تو لغات و بھاریوں کی طور پر ہی رہی تھیں انہی کے پاس زمین آپ نے مناسب سمجھا اور

**باب ۵۵** قَطَعَ الشَّجَرُ وَالنَّخْلَ وَقَالَ  
اِنَّ اَمْرًا لِّىْ مَعِىَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا لَتَخْلُ نَقْطَعُ

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَّةُ عَنْ تَائِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَقَ نَخْلَ بَنِي  
النَّضِيرِ وَقَطَعَ دَحَى الْبُؤَيْرَةِ وَكَفَا يَقُولُ حَتَّى  
وَهَانَ عَلَى سَرَّاقَةِ بَنِي لُؤَيٍّ  
حَرِيْقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

### باب ۵۶

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ  
بْنِ قَبِيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعَهُ رَافِعَ بْنَ  
خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ  
مَزْرَعًا كُنَّا نَكْوِي الْأَرْضَ  
بِالْتَّاحِيَةِ مِنْهَا مَسْحَى لِسَيِّدِ الْأَرْضِ  
ثُمَّ قَمِيْنَا يَصَابُ ذَلِكَ وَتَسْلَمُ  
الْأَرْضُ وَتَمَّا يَصَابُ الْأَرْضُ  
وَيَسْلَمُ ذَلِكَ فَتَمُوعِيْنَا وَآمَّا

**باب ۵۵** میوہ در درخت اور کھجور کے درخت کاٹنا اور ان سے  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو کھجور کے درخت  
کاٹے گئے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ نے  
انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی نضیر ہودیوں کے کھجور کے درخت چلوا  
دیئے اور کھڑا ڈالے ان ہی کے باغ کا نام بویرہ تھا اور حصان بن  
ثابت اسی کا ذکر اس شعر میں کرتے ہیں بنی لوی کے عمامہ پہ ہو گیا آسمان  
لگی ہوا آگ بویرہ میں ہر طرف سہلانا۔

### باب ۵۶

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ  
بن مبارک نے کہا ہم کو یحییٰ بن سعید نے خبر دی انہوں نے  
حفظہ بن قیس انصاری سے انہوں نے رافع بن خدیج سے  
سنا انہوں نے کہا سب مدینہ والوں میں ہماری رے کھیت  
بہت تھے ہم زمین کو بٹائی پر دیا کرتے اس شعر پر کہ  
زمین کے ایک معین تھے کی پیداوار ہم لیں گے تو کبھی ایسا  
سہوتا کہ اُس تھے کی پیداوار خراب ہو جاتی باقی زمین کی اچھی  
رہتی اور کبھی ساری زمین کی خراب ہو جاتی اور اس تھے کی بچی  
رہتی اس لیے ہم کو اس سے ممانعت کی گئی اور چاندی سونے

۱۔ یہ اس حدیث کا کھڑا ہے جو باب السابغین میں مذکور ہے معلوم ہوا کہ کسی ضرورت سے یا دشمن کا نقصان کرنے کے لیے جب اس کی حاجت  
ہو میوہ در درخت کاٹنا یا کھیتی یا باغ جلا دینا درست ہے ۱۲ منہ ۱۲ منی لوی قریش کو کہتے ہیں اور سمراتہ کا ترجمہ عمامہ اور معزین بویرہ ایک  
مقام کا نام ہے جہاں بنی نضیر ہودیوں کے باغات تھے ہوا یہ تھا کہ قریش ہی کے لوگ اس تباہی کے باعث جو کہیں نہ کہ اس نے بنی قریظہ اور بنی  
نضیر کو بھڑکا کر آنحضرت ﷺ سے مدد مانگی کہ آپ نے یہ درخت اس لیے جلا دیئے کہ جنگ کے لیے عاتق میدان کی ضرورت تھی تاکہ دشمنوں کو  
چھپر رہنے کا اور کہیں گاہ سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا موقع نہ ملے ۱۲ منہ ۱۲ من میں کوئی ترجمہ نہیں ہے گویا یہ باب پہلے باب کی ایک فصل ہے اور  
مناسبت یہ ہے کہ جب بٹائی ایک میدان کے لیے جائز ہوئی تو مدت گزرنے کے بعد زمین کا مالک یہ کہہ سکتا ہے کہ اپنا درخت یا کھیت اکھاڑے جاؤں  
درخت کاٹنا ثابت ہوا اگلے باب کا یہی مطلب تھا ۱۲ منہ

الْحَبَّ وَالْوَسْرَ ثُمَّ تَكْمَلُ بِكُنَى  
يَوْمَئِذٍ ۝

**باب** الْمَنَازَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَعْوِ  
وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ  
مَا يَأْمُرُ نَبِيَّ أَهْلِ بَيْتِ هَجْرَةٍ إِلَّا يَدْعُونَ  
عَلَى الثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ وَزَادَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ  
مَالِكٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَحُمَارُ بْنُ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَغَرْدَاةٌ قَالَ أَبِي  
بِكُرٍّ قَالَ عُمَرُ قَالَ عَلِيٌّ وَابْنُ سِيرِينَ  
وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ كُنْتُ أَشْهَدُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ  
ابْنَ يَزِيدٍ فِي التَّرَجُّعِ وَعَامِلُ هُمُ النَّاسُ عَلَى أَنْ جَاءَ عُمَرُ  
بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَكَلَّمَ الشَّطْرَ وَإِنْ  
جَاءَ ذَا الْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ  
كَأَبْسٍ أَنْ تَكُونُ الْأَرْضُ كَأَحَدٍ هَيَا  
تَيْفِقَانِ جَمِيعًا فَتَاخَذَ فَهَوَّيْنِهَا  
وَرَأَى ذَلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا  
بَأْسَ أَنْ يَجْتَنِيَ النُّعْطُ عَلَى النُّصْفِ  
قَالَ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ وَابْنُ سِيرِينَ دَعَاءُ وَالْحَكَمُ

کے بدل ٹھیکہ دینے کا تو اس وقت رواج ہی نہ تھا (نقدی  
ٹھہراؤ بالکل نہیں ہوتا تھا)

**باب** آدمی یا کم و زیادہ پیداوار پر بٹائی کرنا اور  
قیس نے ابو جعفر سے نقل کیا مدینہ میں کسی مہاجر کا گھرانہ ایسا نہ  
تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی نہ کرتے ہوں اور حضرت  
علیؑ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عمر بن عبدالعزیزؓ  
اور قاسم اور مروہ اور ابوبکرؓ کے خاندان والے اور عمر کے خاندان  
والے اور علیؑ کے خاندان والے اور ابن سیرین سب بٹائی  
کیا کرتے اور عبدالرحمن بن اسود نے کہا میں عید الرحمن بن  
یزید کا کھیتی میں شریک رہتا اور حضرت عمرؓ نے لوگوں سے  
اس شرط پر بٹائی کی اگر تخم ان کا ہو تو وہ آدمی پیداوار لیں اگر تخم  
لوگوں کا ہو تو وہ اتنی لیں اور حسن بصریؒ نے کہا اس میں کوئی برائی  
نہیں کہ ایک شخص کی زمین ہو (دوسرے کی محنت) دونوں اس  
میں خرچ کریں اور پیداوار آدھوں آدھ بانٹ لیں اور زہری  
نے بھی یہی اختیار کیا اور حسن نے کہا اگر کوئی آدھوں آدھ  
کیا س ٹھہرا کر اس کو چنے تو کوئی برائی نہیں اور ابراہیم  
نخعیؒ اور ابن سیرین اور عطاء اور حکم اور زہری اور قتادہ نے  
کہا اس میں کوئی برائی نہیں کہ جو لاء ہے کو تہائی یا چوتھائی کپڑے کا

**۱۰** ابو جعفر کہتے ہیں امام محمد یا قرطبیہ السلام کی والدین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے امیرؑ حضرت علیؑ اور سعد اور ابن مسعود اور عمر  
بن عبد العزیز کے اثروں کے ابن ابی شیبہ نے اور قاسم کے اثر کو محمد الرزاق نے اور مروہ کے اثر کو بھی ابن ابی شیبہ نے ومن کیا اور ابن ابی شیبہ  
اور قاسم کے اثر کو بھی ابن ابی شیبہ نے ومن کیا اور ابن ابی شیبہ اور محمد الرزاق نے امام محمد باقر سے نکالا اس میں یہ ہے ان سے بٹائی کو پوچھتا تو انوں  
میں سے ابو بکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ سب کے خاندان والوں کو یہ کہتے دیکھا اور ابن سیرین کے اثر کو سعید بن منصور نے ومن کیا امامؑ اس کا ابن ابی  
شیبہ نے من کیا امامؑ اس کو ابن ابی شیبہ اور یحییٰ اور طحاوی نے ومن کیا امام بخاری کا مطلب اس اثر کے لافے سے یہ ہے کہ اگر عزت  
اور جاہ و دونوں ایک ہیں بھنوں نے کہا جب تخم زمین کا ملک دے تو وہ مزاحمت ہے اور جب کام کرنے والا تمام اپنے پاس چلے تو وہ عاقبت بہر عمل ہوتی  
اور تجارت امام احمد اور ابن فریجہ اور ابن خرداد بہ اور طحاوی کے نزدیک ہے کہ ہر باتی تمام اس کو ناجائز کہا ہے لیکن صحیح مذہب امام احمد کا ہے کہ یہ جائز ہے امامؑ اس کو صحیح  
منصور نے من کیا امامؑ اس کو ابن ابی شیبہ اور محمد الرزاق نے ومن کیا امامؑ اس کو ابو بکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور طحاوی اور زہری کے بھی قول

وَالْزُّهْرِيُّ وَقَالَهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَكُنِيَ الْوَيْلُ لِلْمُكَذِّبِ وَالزُّهْرِيُّ  
وَقَوْلُهُ كَانَ مَعَهُ كَذِبٌ أَنْ تَكُونَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثَّلَثِ وَالزُّهْرِيُّ إِلَى

۸۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ الْمُسَدِّ رَحَدَنَا  
أَبُو بَنْ عِيَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَسَ رَمَ أَخْبَرَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا  
يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ ذَرْعٍ مَكَانٍ يُقَعَّى  
أَوْ دَاجَهُ مِائَةً وَشَقِ ثَمَانُونَ وَشَقِ  
تَمْرٍ وَعَشْرُونَ وَشَقِ شَعِيرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ وَخَيْرٌ  
فَخَيْرٌ أَوْ دَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يُقَطَّعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُقَعَّى  
لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنْ  
اخْتَارَ الْمَوْسِقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتْ الْأَرْضَ

باب ۵۷۸ إِذَا كُنْتُمْ تَرْتَدُّونَ السِّنِينَ

فِي الْمَنَازِعَةِ

۸۷۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ رَحَدَنَا يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ  
عَنِ ابْنِ حَبَسَ قَالَ عَامِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ ذَرْعٍ

باب ۵۷۹

۸۷۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

شریک کر لیں اور عمر نے کہا اس میں قباحت نہیں اگر حال اور ایک  
عین مدت کیلئے اس کی تہائی یا چوتھائی کمائی پر دیا جائے

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس  
بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے  
نافع سے ان سے عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے خیبر کے یہودیوں سے  
آدھوں آدھ پیداوار پر بٹائی کر لی جو پیداوار ناچ یا میوہ آپ  
اس میں سے اپنی بی بیوں کو (سال میں) سو وسق دیا کرتے تھے  
(۸۰) وسق کھجور کے اور بیس وسق جو کے پھر حضرت عمر نے  
(اپنی خلافت میں یہودیوں کو نکال کر) خیبر کی زمین تقسیم کر دی اور  
آپ کی بی بیوں سے کہا پانی اور زمین لو یا جو آں حضرت کے  
زمانہ میں ملا کر تاخاواہ لو کسی نے زمین لینا پسند کیا کسی نے  
کہا ہم کو وسق دیا کرو حضرت عائشہ نے زمین لی تھی

باب اگر بٹائی میں سالوں کی تعداد نہ کرے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے  
انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے  
ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر  
کے یہودیوں سے آدھی پیداوار پر ناچ سو یا میوہ بٹائی کر لی

باب

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

۱۷ اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۷ منہ ۱۷ شقی وسق کھجور کے اور بیس وسق جو کے کیونکہ کھجور کا خرچ زیادہ مختار غلات جو کے اس کی کمی بھی  
روٹی پکائی کرتے ۱۷ منہ ۱۷ تر جمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے نصف پیداوار پر معاملہ کیا ۱۷ منہ ۱۷  
امام بخاری نے یہ مرامت مذکورہ کہ وہ جائز ہے یا ناجائز کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ مزارعت میں جب میعاد نہ ہو تو وہ جائز یا نہیں ابن بطال  
نے کہا امام مالک اور ثوری اور شافعی اور ابو ثور نے اس کو مکروہ کہا ہے لیکن صحیح مذہب ہمارے امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کا ہے  
کہ یہ جائز ہے اور دلیل ان کی یہی حدیث ہے ایسی صورت میں زمین کے مالک کو اختیار ہو گا کہ جب چاہے کاغذت کار نکال دے ۲۷

سُفِينُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ نَعَى كَمَا مِثْلُ طَاوُسٍ سَعَى كَمَا  
الْحَبَابَةُ يَا نَهْمُ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى عَنْهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو مَاتَ  
أَعْظَمُهُمْ وَأَعْظَمُهُمْ وَإِنْ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي  
يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ أَنْ يَنْهَى  
أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مَنْ أَنْ يَأْخُذَ  
عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا

**باب** أَلَمْ يَدْعُهُ مَعَ الْيَهُودِ

۸۸۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ تَارِغِ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى أَنْ يَتَعَلَّقُوا  
وَيْدَ وَخَوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَوْجَرُ مِنْهَا

**باب** مَا يَكُونُ مِنَ الشَّرْطِ

فِي الْمَنَاءِ

۸۸۱- حَدَّثَنَا مَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ

أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَمْعَةَ حَفْظَةَ  
الْبُرْقِيِّ عَنْ تَارِغِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا أَكْثَرُ أَهْلِ  
الْمَدِينَةِ حَفْظَةً وَكَانَ أَحَدُ نَائِبِي أَرْفَعَهُ  
فَيَقُولُ هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ

بن عبیدہ نے عمرو بن دینار نے کہا میں نے طائوس سے کہا  
تم بٹائی چھوڑ دو تو بہتر ہے لوگ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بٹائی سے منع کیا ہے طائوس نے کہا میں لوگوں  
کو زمین دیتا ہوں ان کا فائدہ کرتا ہوں اور صحابہ میں جو بڑے  
عالم تھے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہم نے مجھ سے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بٹائی سے منع نہیں کیا البتہ یہ فرمایا اگر کوئی  
تم میں اپنے بھائی کو یوں ہی مفت زمین دیدے تو اس سے  
بہتر ہے کہ اس کا محصول لے

**باب** یہودیوں سے بٹائی کرنا

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ  
بن مبارک نے کہا ہم سے عبد اللہ نے انہوں نے نافع سے  
انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
خیبر یہودیوں کے سپرد کر دیا اس شرط پر کہ وہاں محنت کریں  
اور جو تین بویں جو پیدا ہو اس کا آدھا وہ لیں

**باب** بٹائی میں کونسی شرطیں لگانا مکروہ ہیں

ہم سے مدقہ بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان بن  
عبیدہ نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے  
انہوں نے حنظلہ زرقی سے سنا انہوں نے رافع بن خدیج  
سے انہوں نے کہا ہم سب مدینہ والوں سے زیادہ کھیتی  
کرتے تھے اور ہم میں کوئی اپنی زمین کو کرائے پر دیتا اور کہتا

اے امام عماری نے زید بن ثابت سے سنا کہ انہوں نے کہا اللہ رافع بن خدیج کو بخشے ہیں ان سے زیادہ اس حدیث کو جانتا ہوں جو اب یہ تھا  
کہ وہ انصاری آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لڑتے آئے آپ نے فرمایا اگر تمہارا حال یہ ہے تو کھیتوں کو کرایہ پر دے دیا کرو رافع نے یہ لفظ اس حدیث  
کہ کھیتوں کو کرایہ پر دے دیا کرو اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ آپ نے یہ برا سمجھا کہ اس کے سبب سے لوگوں میں فساد  
اور عجز اور ہمدردی اس باب کے لئے سے امام بخاری کی عرض یہ ہے کہ ہر حدیث جیسے مسلمانوں میں آپس میں درست ہے ویسی ہی مسلمان اور کافر  
میں ہی درست ہے اور جو حدیث میں صرف یہود کا ذکر تھا ہذا مذکور ہے یا میں بیان کیا اور جب یہود کے ساتھ مزاحمت کرنا جائز ہو تو ہر ایک کافر کے ساتھ ہذا مذکور ہے

فَرَبَّيْنَا أَخْرَجَتْ ذِيهِ وَكَمْ غَيْرُ جُرْدَةٍ فَتَهَامُ  
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب ۸۸۲** إِذَا نَزَعَ بَسَالٌ قَوْمَ بَغْيٍ

إِذْ نَهَمَ فَرَّكَانَ فِي ذَلِكَ مَلَاةً لَمْ تَمُتْ

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيمٍ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ

تَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ مَوْلَى

اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ قَفَرًا يَمْشُونَ

أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوْدَوْا إِلَى عَارٍ فِي جَبَلٍ

فَانْحَطَّتْ عَنْ نَمِرٍ عَارِهِمْ صَعْرًا مِّنَ الْجَبَلِ

فَالْتَبَقَتْ عَلَيْهِمْ نَقَالٌ بَعْضُهَا بَعْضًا يَبْعُضُ

الْأُظْرُودَ الْأَعْيُنُ ثُمَّ حَامَا لِحْجَةً لِلَّهِ

فَادْعَوْا لِلَّهِ بِمَا أَسَلَهُ يَفْقَرُ جَمْعًا عَنْكُمْ

قَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ كَانَتْ لِي وَالْإِنَانِ

تَشِيخَانِ كَبِيرَانِ فَلِي صَبِيئَةٌ صَغِيرٌ كُنْتُ

أَرْحَمِي عَلَيْكَ يَا دَارِئُ ارْحَمْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ

فَبَدَأْتُ بِكَ الدَّيْ أَسْقِيَهُمَا قَبْلَ بَنِي وَارِئِي

اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ لَكُمْ ابْنَتَ حَتَّى أَسِيلَتْ

فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا فَعَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ

فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا دَا

أَكْرَهُ عَنْ أَسْقَى الصَّبِيَّةِ وَالصَّبِيَّةِ يَفْتَلُونَ عِنْدَ عَدُوِّ

بہ حصہ زمین کا میں لوں گا یہ تو نے کچھ بھی ایسا ہوتا اس میں توبہ ا  
ہوتا اس میں کچھ نہ ہوتا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے اس سے منع فرمایا

**باب اگر کسی قسم کا روپیہ ان سے پوچھے بغیر کھیتی میں**  
لگا دے ان کے فائدے کے لیے

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو نعیم  
نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے

انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک بار ایسا ہوتا تین آدمی سفر میں

جا رہے تھے پانی برسنے لگا تو وہ پہاڑ کے ایک کھوہ میں گھس گئے  
ان کے گھسنے ہی ایک بڑا پتھر پہاڑ سے ڈھلکا اور کھوہ کا منہ بند

ہو گیا تب تو ایک دوسرے سے کہنے لگے تو اپنے اپنے نیک  
اعمال کو یاد کرو جو تم نے اللہ کے لیے کیے ہوں شاید اللہ اس آفت

کو تم پر سے ٹال دے ان میں ایک کہنے لگا میرے ماں باپ بڑے  
ضعیف تھے اور میرے بچے بھی چھوٹے چھوٹے تھے میں ان

کے لیے جانور چرایا کرتا تھا جب شام کو گھر آتا تو دودھ  
نچوڑ کر پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر بچوں کو ایک دن مجھے

دیر ہو گئی میں رات تک گھر میں نہ آیا جب آیا دیکھا تو ماں باپ  
سو گئے ہیں میں نے دودھ نچوڑا جیسے روز نچوڑتا تھا اور

دودھ لیے ان کے سر ہانے کھڑا رہا میں نے ان کا جگا نہ پسند  
نہ کیا اور ان سے پہلے اپنے بچوں اور بیٹیوں کو بھی پلا نہ سب

نہ سمجھا وہ میرے پاؤں کے پاس شور کرتے رہے صبح تک

۱۔ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ روئید بھی ایک فاسد طرح ہے کہ یہاں کی پیداوار میں لوں گا وہاں کی تو لے اس لیے کہ اس سے خراج پیدا ہوتا  
ہے ۲۔ منہ ۳۔ امام بخاری نے اس باب میں وہی تین آدمیوں کی حدیث بیان کی جو اوپر ذکر ہو چکی ہے اور ترجمہ باب تیسرے شخص کے بیان سے نکالا  
کہ اس نے مزدور کی بے اجازت اس کے مال کو کام میں لگایا اور اس کے لیے فائدہ لکھا یا اور ایسا کرنا نہ ہوتا تو یہ شخص اس کام کو دفع بلا کا وسیلہ کیوں بنایا



سَقَى طَلْعَ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ  
 ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَقْرَبُ لَنَا فَرْجَةً تُرَى مِنْهَا  
 السَّمَاءُ فَقَرِّبْ إِلَهُ فَمَا أَوَّاهُ السَّمَاءُ وَقَالَ  
 الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ لِي بَيْنَ عِجْمٍ أَحَبَّتُهَا  
 كَأَشَدَّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ  
 مِنْهَا فَأَبَتْ حَتَّى أَتَيْتُهَا بِسَائِدَةٍ دِينًا بِرَفِيعَتِ  
 حَتَّى جَعَلْتُهَا قَلَمًا وَنَعْتُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَعَا  
 قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَغْتَرِ الْخَائِفَةَ  
 إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُلْتُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي  
 فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَقْرَبُ لَنَا فَرْجَةً  
 فَقَرِّبْ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
 أَحَبَّ إِلَيَّ بِفَرَقٍ أُرَدِّ قَلَمًا مَقْضَى عَمَلِهِ قَالَ  
 أَعْطَيْتُ حَقِّي فَعَزَّضْتُ عَلَيْهِ فَمَرَّ عَنِّي  
 فَلَمْ أَدْرُ أُرَدِّعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْلًا  
 وَرَأَيْتُهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ فَقُلْتُ أَدْرُ  
 إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَخَذْتُ فَقَالَ  
 اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْمِرْ عَنِّي فَقُلْتُ إِنِّي لَا  
 أَسْتَهْمِرُ عَنِّي بِكَ فَخَذْتُ فَاحْذَرْ فَإِنْ كُنْتُ  
 تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ  
 فَأَقْرَبُ لَنَا بَقِي فَقَرِّبْ إِلَهُ فَمَا أَوَّاهُ السَّمَاءُ وَقَالَ  
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
 وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَائِفٍ فَسَعَيْتُ  
 بِالْبَيْتِ أَوْ كَانَتْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ مِنْ الْجَارِجِ وَهُمْ أَقْرَبُ

یہی حال رہا یا اللہ تو جانتا ہے یہ کام میں لے تیری رضا مندی  
 کے لیے کیا تھا تو اس پتھر کو ذرا سر کا دے کہ ہم آسمان تو دیکھیں  
 وہ پتھر ذرا سر رک گیا ان کو آسمان دکھائی دینے لگا دوسرا بولا ابھی  
 میری ایک چچا زاد بہن تھی۔ میں اس سے بہت محبت رکھتا تھا جو مردوں  
 کو ٹھکڑوں سے ہوتی ہے۔ میں نے اس سے بڑا کام کرنا چاہا اس نے نہ مانا۔  
 جب تک میں اس کو سواشر فیاں نہ دوں میں نے ان کی فکر کی سواشر فیاں جج  
 کہیں جب اس کی ٹانگیں اٹھائیں تو وہ کہنے لگی۔ ارے خدا کے بندے خدا  
 سے ڈر اور میرا بچنا حتی نہ توڑ میں یہ سن کر نہ ڈر گیا۔ اُس طرح کھڑا ہوا۔  
 لہذا تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا مندی  
 کے لیے کیا تو اس پتھر کو ذرا اور سر کا دے۔ وہ سر رک  
 گیا۔ اب تیسرا کہنے لگا۔ یا اللہ میں نے ایک شخص کو مزدوری  
 پر رکھا تھا ایک فرق چاؤل کے بدل جب وہ اپنا کام  
 کر چکا تو مزدوری مالکی میں اس کو دینے لگا اس نے  
 نہ لی میں نے اس سے کھیتی کی اور اسی سے گائے  
 بیل چرواہے رکھے (اتنی برکت ہوئی) پھر وہ مزدور آیا  
 کہنے لگا خدا سے ڈر میں نے کہا جا وہ گائے بیل چرواہے  
 سب نیرے ہیں لے لے اس نے کہا خدا سے ڈر مجھ سے  
 ٹھٹھا نہ کر میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا وہ سب نیرے  
 ہیں لے لے اس نے لے لیے اگر تو جانتا ہے میں نے  
 یہ کام تیری رضا مندی کے لیے کیا تو باقی پتھر بھی ہٹا دے  
 اللہ نے ہٹا دیا امام بخاری نے کہا ابن عقبہ نے نافع سے  
 بجائے بغیت کے فسیت روایت کیا ہے

باب صحابہ کے اوقاف کا اور خراجی زمین اور  
 اس کی بٹائی کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یہ روایت ابن عباس سے ہے

۱۔ یعنی اس روایت میں مجائے بغیت بھی معتبرا ہے فسیت کا ایک ہے یعنی میں نے غنت کر کے سواشر فیاں جمع کیں ابھی عجلہ عبادت  
 تو وہم بخاری نے کتاب الادب میں ذکر کیا اور منہج ص ۱۰۸ پر لکھا ہے کہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی آپ کے اوقاف میں ہی اسی طرح عجلہ عبادت

دَمْعًا مَلِيحَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ  
تَصَدَّقْ بِأَمْلِيهِ كَمَا يَبَاعُ وَلَكِنْ يَفْعَلُ شَيْئًا فَتَصَدَّقَ بِهِ  
۸۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلَاءِ أَحْمَرُ الْمُسْلِمِينَ  
مَا فَتَحَتْ قَرْيَةً إِلَّا أَقْسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا  
كَمَا أَقْسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَيْبَرَ

بِأَمْلِيهِ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا  
رَأَى ذِيكَ عَلَى فَيْءِ أَرْضِ الْحَبَابِ بِالْكَوْفَةِ  
مَوَاتٍ وَقَالَ عُمَرُ وَمَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً  
فَوَيْلٌ لَهُ وَزُرِّي عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَوْفٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَكَيْسٍ بَعْدَ ظَالِمٍ  
نِيْهِ حَقٌّ وَزُرِّي فِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

نے حضرت عمرؓ سے فرمایا اصل زمین کو وقف کر دے اس کو کوئی  
بیع نہ سکے البتہ اس کا میوہ کھائیں پھر حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا  
ہم سے صدقہ نے بیان کیا کہ امام کو عبدالرحمن بن ہمدانی نے خبر دی  
انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے  
اپنے باپ سے انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے کہا اگر مجھ کو آئندہ  
جو لوگ مسلمان ہوں گے ان کا خیال نہ ہوتا تو میں جس بستی کو  
فتح کرتا اس کو فتح کرنے والوں میں بانٹ دیتا جیسے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو بانٹ دیا۔

باب ثانی آباد (ہجرت زمین کو جو آباد کرے اور حضرت علیؓ  
نے کو فتح کی ویران زمین میں یہی حکم دیا اور حضرت عمرؓ نے  
کہا جو کوئی نا آباد زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہوجاتی ہے اور  
اور عمر بن عوفؓ سے ایسا ہی مروی ہے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا زیادہ ہے بشرطے کہ وہ  
کسی مسلمان کی ملک نہ ہو اور ظالم ملک والے کا زمین میں کوئی  
حق نہیں ہے اور جابرؓ سے بھی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

۱- یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے کتاب الوصایا میں نکالا کہ حضرت عمرؓ نے اپنا ایک باغ جس کو فتح کرتے ہیں صدقہ کر دیا اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے کچھ مال کیا ہے میں چاہتا ہوں اس کو تصدق کر دوں وہ مال بہت عمدہ ہے آپ نے فرمایا اسی کی اصل صدقہ کر دے نہ وہ بیع  
ہو سکے نہ ہبہ جس میں ترک ہو سکے اس کا میوہ خیرات ہو اگر سے پھر حضرت عمرؓ نے اسے اس کو اسی طرح اللہ کی راہ یعنی مجاہدین اور مسالین اور بردوں کے چھڑانے  
اور صمان اور مسافروں اور نالے والوں کے لیے صدقہ کر دیا اور یہ اجازت دی کہ جو اس کا متولی ہو وہ اس سے دستور کے موافق کھائے اپنے دوست کو کھلا  
پھر دو دن ہوئے ۱۲ منہ ۱۱ مطلب یہ ہے کہ آئندہ بہت سے مسلمان لوگ پیدا ہوں گے جو محتاج ہوں گے اگر میں تمام مفتوحہ ممالک کو غنائلین  
میں تقسیم کروں تو آئندہ محتاج مسلمان محروم رہ جائیں گے یہ حضرت عمرؓ نے اس وقت فرمایا جب مسودہ کا ملک فتح ہو گیا تھا بظاہر یہ تھیں اہل اہل حقیقتہ  
کے مذہب کے موافق جس کے ممالک مفتوحہ میں امام کو اختیار ہے ان کو وقف کر دے یا مجاہدین میں تقسیم کر دے اور شافعی کے نزدیک جو ملک جنگ سے  
فتح ہو اس کا تقسیم کرنا لازم ہے مگر جب مجاہدین وقف کرنے پر راضی نہ ہوں یا امام مالک کے نزدیک یا امام شافعی کے نزدیک جو ملک جنگ سے  
کما ہجرتہ نہیں ہوئی کی ملک جو فتح ہوئی بستی کے متعلق ہو مگر یہ ضرور ہے کہ شریعت سے باہر ہو ورنہ میرا نزدیک امام ابو حنیفہؒ کا خیال نہ کہ وہاں کے نزدیک کہنا ہے کہ  
ہو کر کوئی بستی وہاں کو لکھ کر ہوا ان کو بھی اقرار نہ جاتے کہ انہوں نے زمین وہ ہے جو آباد نہ ہو یعنی اس میں کھیتی نہ ہو جس کو عمری میں موت کہتے  
ہیں اس کے آباد کرنے سے یہ مطلب کہ اس میں پانی لائے یا کھیتی کرے یا باغ لگائے یا مکان یا عمارت بنا کر وہاں کو آباد کرے یا امام مالک کے نزدیک یا امام شافعی کے  
جہر و ملکہ کا یہ قول ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک امام مالک یا امام شافعی کے نزدیک امام مالک یا امام شافعی کے نزدیک امام مالک یا امام شافعی کے

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۸۸۴- حَدَّثَنَا أَخْبَنِي بْنُ مُبَكِّشٍ حَدَّثَنَا اللَّهُ عَنْ مُجَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا كَيْسَتْ لَهَا حِدٌ فَهُوَ أَحَقُّ بِكَالِ عُرْوَةَ قَضَى بِهِ عَنْهُ رَضِيَ فِي خِلَافَتِهِ :-

بَابُ ۵۸۵

۸۸۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى دَهْوً فِي مَقَرٍّ مِنْ دِي الْخَلِيفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بَطْطَاءٌ مَبَارَكَةٌ فَقَالَ مُوسَى وَقَدْ آتَاكَ خَيْرٌ سَالِمٌ بِالنَّارِ الَّذِي كَانَ عَمَلُ اللَّهِ مِنْهُ يَهْتَدِي مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَأَلَ مِنَ النَّبِيِّ الَّذِي بَطْنِ الْوَادِي بَنِيهِ :-

عليه وسلم سے ایسا ہی مروی ہے -

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ایسی (نا آباد) زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملک نہ ہو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے عروہ نے کہا حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں یہی فیصلہ کیا -

باب ۵۸۵

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمروؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (مکہ جانے وقت) خواجہ خلیفہ میں نالہ کے نشیب میں اترے تھے تو آپ سے خواب میں کہا گیا تم برکت والے میدان میں ہو موسیٰ بن عقبہ نے کہا سالم نے ہمارے ساتھ وہیں اونٹ بٹھایا جہاں عبد اللہ بن عمروؓ بٹھایا کرتے تھے وہ اسی جگہ کا قصد کرتے تھے جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے اس مسجد کے نیچے جو نالے کے نشیب میں تھی اس میں

(ترجمہ صحیح سابقہ) اس کی تفصیل دوسری روایت میں مذکور ہے جس کو ابو عبیدہ قاسم بن سلام نے کتاب الاموال میں نکالا کہ لوگ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں زمین کو دو ٹکے کر کے تقسیم کر دیا گیا تھا کہ ایک ٹکڑا زمین پر ملک نہیں ہوتا جب تک اس کو آباد نہ کرے ۵۸۵- یعنی عمرو بن عوف بن یزید مزی نے اس کو طبرانی اور ابن عدی اور بیہقی نے نقل کیا اور اسحاق بن راہویہ بھی نقل کیا اس کے اسناد میں کثیر بن عبد اللہ ضعیف اور بعض نسخوں میں صحیح بخاری کے یوں ہے اور حضرت عمرؓ اور ابن عوف نے روایت کی مگر یہ غلط ہے اور صحیح وہی ہے کہ عمرو بن عوف نے روایت کی اور یہ عمرو بن عوف بن یزید مزی کی روایت ہے کہ باب میں آئے ہیں اس کتاب میں ایک ہی حدیث ہے جو حدیث عامہ ہے ۵۸۵- یعنی جو ہر آدمی سے کی زمین میں اس میں کھیت یا باغ لگائے ۵۸۵- اس کو امام ترمذی اور نسائی نے نکالا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث ترمذی سے صحیح ہے ۵۸۵- اس کو ابن کثیر نے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے خواجہ خلیفہ یا بیہقی

وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِّنْ ذَلِكَ :

۸۸۶- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنِ الْاَزْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُمَرَ مَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّيْلَةُ اَتَانِي اَبْتُ مِّنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَتِيقِ اَنْ مَلَ فِي هَذِهِ الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقَدْ عُمَرُ فِي حُجَّةٍ.

باب ۵۸۶ اِذَا قَالَ رَبُّ الْاَكْبَرِ حُرِّ اُقْرَكَ مَا اَقْرَكَ اللَّهُ وَكَمْ يَنْ كُرُّ اَجَلًا مَعْلُومًا فَهَمَّا عَلَى تَرَاوُعِهِمَا.

۸۸۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ اَلْيَقْدَامِ حَدَّثَنَا فُعَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُعْقِبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اَجَلِي اَلْمَقُودِ وَالتَّطَلُّعِي مِنْ اَرْضِ الْحِجَابِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور راستے کے بیچ میں

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب بن اسحاق نے خبر دی انہوں نے امام اوزاعی سے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہ انہوں نے عمرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آج کی رات ایک آنے والا (فرشتہ) میرے مالک کے پاس سے آیا اس وقت آپ عقیق میں تھے اس نے کہا اس برکت والے نالے میں نماز پڑھ اور کہا کہ عمرؓ حج میں شریک ہو گیا

باب اگر زمین کا مالک کاشت کار سے یوں کہے جس تجھ کو اس وقت تک رکھوں گا جب تک اللہ تجھ کو رکھے اور کوئی مدت معین نہ کرے تو معاملہ ان کی خوشی پر رہے گا (جب چاہیں فسخ کر دیں۔)

ہم سے احمد بن مقدم نے بیان کیا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے ہم کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری شمس اور عبدالرزاق نے کہا ہم کو ابن جریر نے خبر دی کہا مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے یہود اور نصاریٰ کو ملک حجاز میں سے نکال دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر والوں پر غالب ہوئے تو یہودیوں کو وہاں سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) کی زمین میں یہ حکم نہیں کر سکتا اس کو آباد کرے تو وہ اسی کی ملک ہے کیونکہ وہ اعلیٰ لوگوں کے اثر سے کیلئے ہے یا یہ مطلب ہے کہ ذوالخلیفہ کی زمین خیر ہے وہاں ہر شخص آکر سکتا ہے ۱۲۷۸ غرضی مضمون ۵۸۶ مراد حضرت جبریلؑ ہیں اس حدیث کی بھی مناسبت اس باب سے وہی ہے جو اگلی حدیث کی ہے یعنی وہی حقیق کی زمین خیر ہے کسی کی ملک نہیں وہاں ہر شخص آکر سکتا ہے ۱۲۷۸ امام بخاری نے عبدالرزاق سے نہیں ماثورینایت معلق ہوئی اس کو امام مسلم اور امام احمد نے نقل کیا ۱۲۷۸ اس کا سبب افتاء اللہ تعالیٰ کتاب الشرطیں نہ کر رہا ہو گا لا عتہ

ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ إِذْ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتْ  
الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهِمَا اللَّهُ وَلَوْ سَوَّيَهُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِينَ وَإِذَا إِخْرَاجَ  
الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ  
مَنْ أَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْتُلَهُمْ بِمَا أَنْ يَكْفُؤُوا  
عَنْهُمْ وَلَهُمْ فِضْءُ الشَّيْءِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَرْتُكُمْ بِمَا عَلَى  
ذَلِكَ مَا شِئْنَا نَقَرْتُ وَإِذَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ  
عَسَى إِلَى يَمِينِهِمْ وَإِذَا يَمِينِهِمْ ۝

**باب** مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَارِثُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا  
فِي الزَّعَايَةِ وَالشَّمْرِ ۝

۸۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَدَاوِيُّ عَنْ أَبِي الشَّجَائِیِّ  
بُزْجِیٍّ رَأْفِعُ بْنُ خَدِيجٍ

سَمِعْتُ رَأْفِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَأْفِعُ بْنُ خَدِيجٍ  
عَنْ عَتِيبَةَ ظَهْرِيٍّ رَأْفِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ ظَهْرِيٌّ لَعَدْتُ  
نَهْمًا تَارَسُورَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَأْفِعًا قُلْتُ مَا قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفْتُ  
قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَا تَصْنَعُونَ بِسَخَائِدِكُمْ قُلْتُ نَحْنُ أَجِدُوا

لکال دینا چاہا کیونکہ جب آپ خیمہ والوں پر غالب ہوئے  
تو وہاں کی ساری زمین اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہو  
گئی آپ نے چاہا یہودیوں کو وہاں سے باہر کر دیں لیکن  
انہوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ لکھن کو وہاں رہنے  
دیں وہ جیتی کا سارا کام کر لیں اور پیداوار میں سے آدھا  
حصہ لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا جب  
تک ہم چاہیں گے تم کو اس کام پر رکھیں گے آخر یہودی وہاں  
رہے حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) ان کو تیار اور ارجح  
کی طرف جلا وطن کر دیا۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا جیتی باڑی  
پہل پہلاڑی میں ایک دوسرے سے موافقت رکھنا (بے  
معاوضہ زمین دینا۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ  
بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو امام اوزاعی نے انہوں نے  
ابو النجاشی سے جو رافع بن خدیج کے غلام تھے انہوں نے  
کہا میں نے رافع بن خدیج بن رافع سے سنا انہوں نے  
اپنے چچا ظہیر بن رافع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ہم کو ایک ایسی بات سے منع فرمایا جس میں  
ہمارا فائدہ تھا رافع نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
جو فرمایا وہ سچ ہے ظہیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھ کو بلایا پوچھا تم اپنے بھتیگوں کو کیا کرتے ہو میں نے کہا  
نالیوں پر جو پیداوار ہو اس پر (یا چوٹائی پیداوار پر) ان کو

۱۔ یہ خبر خیمہ والوں کے ہند فوجیوں کو کہ وہ زمین اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ملک ہو گئی اور جو مسلمان فوجی وہابی صلح کے بعد مسلمانوں کی ہو گئی ۲۔ نہ  
۳۔ تیمار اور یاد دہانیوں مقام کے نام ہیں جو ہند کے کاندے ہی کے کاندے پر واقع ہیں جو کتبہ شام کے شہر مدینہ میں ہے ۴۔ بعض روایات میں علیؓ کے نام سے ہے  
۵۔ ابواسحاق کے نام سے ہے جو کتبہ شام کے کاندے ہی کے کاندے پر واقع ہیں جو کتبہ شام کے شہر مدینہ میں ہے ۶۔ بعض روایات میں علیؓ کے نام سے ہے

عَلَى الرَّبْعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ  
قَالَ لَا تَفْعَلُوا اذْءَعُوْهَا اَوْ اذْءَارِءَعُوْهَا اَوْ  
اُمِسْكُوْهَا قَالَ رَافِعٌ قُلْتُ سَمِعْتُ طَاعَةَ -

۸۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

اَخْبَرَنَا اَلْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَلَاءٍ عَنْ جَابِرٍ

قَالَ كَانُوا يُزْءَعُوْهَا بِالثَّلْثِ وَالرَّبْعِ

وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيُزْءِعْهَا اَوْ لِيُزْءِعْهَا

فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلْيَمْسِكْ اَرْضَهُ وَ

قَالَ الرَّبْعُ بْنُ نَافِعٍ اُبُوْتُوْبَةُ

حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ عَنْ عَجْجِي عَنْ اَبِي

سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ

لَهُ اَرْضٌ فَلْيُزْءِعْهَا اَوْ لِيُزْءِعْهَا اَوْ

فَإِنْ اَبَى فَلْيَمْسِكْ اَرْضَهُ ۝

۸۹۰- حَدَّثَنَا تَيْبِصَةُ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ

عَنْ عُمَرَ وَقَالَ ذَكَرْتُهُ لِعَلَاءٍ فَقَالَ

يُزْءِعُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ

وَلَكِنْ قَالَ اَنْ يَتَمَتَّعَ اَحَدُكُمْ

اَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا

مَعْلُومًا ۝

۸۹۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

کراہیدیتے ہیں اور کھجور اور جو کے چند وسق پر آپ نے فرمایا ایسا نہ  
کرو تم خود ان میں کھیتی کر دیا کھیتی کرنا یا خالی پڑا رہنے دو رافع نے  
کہا میں نے عرض کیا جو ارشاد وہ سنا اور مان لیا۔

ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو امام اوزاعی

نے خبر دی انہوں نے علان بن ابی رباح سے انہوں نے

جابر سے انہوں نے کہا انصاری لوگ تھائی پاؤ آدمی

پیدا اور بٹائی کیا کرتے تھے پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے

یا اس کو (مفت) اپنے بھائی مسلمان کو دے نہیں تو خالی پڑا

رہنے دے اور ربع بن نافع ابو توبہ نے کہا ہم سے معاویہ

بن سلام نے بیان کیا انہوں نے عیسیٰ بن ابی کثیر سے انہوں

نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین

ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو خود

دلوے (عاریت کے طور پر) ورنہ زمین خالی پڑی رہنے دے

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے

انہوں نے عمرو بن دینار سے میں نے طاؤس سے رافع کی

حدیث بیان کیا انہوں نے کہا بٹائی پر زمین دے سکتا ہے

ابن عباس رضی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے

منع نہیں کیا آپ نے یہ فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے اپنے

مسلمان بھائی کو یوں ہی مفت (کھیتی کرنے کو) زمین دے تو

یہ کراہی لینے سے بہتر ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن

(یعنی صحیح بخاری) ہجوہ توزیم والا نے اور باقی پیداوار محنت کرنے والا نے ہجوہ لے لیا یعنی بھائی مسلمان کو در محنت کرنے کے لیے دو ہجرت

لے اس کو امام مسلم نے مسل کیا حسن بن علی حلوانی سے انہوں نے ابو توبہ سے حفاظت نے کہا اس کتاب میں ابو توبہ سے اس کے سوا اور کوئی روایت نہیں ہے ۱۱۷۷







اَنْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَىٰ ذَكَرْتَنِي اُحِبُّ اَنْ اَذْكُرَ  
قَالَ فَبَدَا ذِكْرَ الطَّرَفِ بَيْنَهُمَا وَاسْتَوَا ذَا  
وَاِسْتَحْضَرُوهُ فَكَانَ امْتَحَالُ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ  
ذُوْنَكَ يَا اِيْمَنُ اَدَمُ فَاِنَّهٗ لَا يَشِيْعُكَ شَيْءٌ  
فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهُ لَا يَجِدُكَ اِلَّا قَرَشِيًّا  
اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاَلْتَمَعُوا مَتَحَابَّ رَزَعٍ فَاَمَّا  
خُنْ فَلَسْنَا بِمَتَحَابِّ رَزَعٍ فَضَحِكَ الْبَلْبِيُّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### باب ۵۹۵ مَا جَاءَ فِي النَّاسِ

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ عَنْ ابْنِ سَاعِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
اَنَّهُ قَالَ اِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَمَا نَكُنْ  
لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ اُمْتِ بُولٍ سَلَّتْ لَنَا  
كُنَّا نَفْرَسُهُ فِي اَرْبَعَانَا تَجْعَلُهُ فِي قَدَرٍ  
لِّهَاتَا تَجْعَلُ مِنْهُ حَبَابٍ مِنْ شَعِيرَةٍ لَا اَعْلَمُ  
اِلَّا اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيْهِ شَعْرٌ وَلَا دُرٌّ  
فَاِذَا صَدَّيْنَا الْجُمُعَةَ رَزْنَاَهَا فَنَقْرُ بَشَّةً  
اَلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ  
اَجْلِ ذَلِكَ وَهَاتَا تَتَغَذَّى وَلَا تَقِيلُ  
اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

پروردگار فرمائے گا کیا تو جو چاہتا ہے وہ تیرے پاس  
نہیں وہ عرض کرے گا بیشک ہے مجھ کو کھیتی کرنا پسند ہے  
خیر وہ بیج ڈالے گا اور پلک مارتے وہ اُگ آئے گا  
اور سیدھا ہو جائے گا اور کاٹنے کے لائق ہو جائے  
گا پہاڑوں کی طرح ہو جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا آدم  
کے بیٹے نے (اب خوش ہو) نیرا پیٹ بھرنے والا نہیں  
یہ سن کر وہ جنگلی کتے لگایہ شخص یا قرشی ہو گا یا انصاری ہی  
کھیتی کیا کرتے ہیں اور ہم تو کھیتی باڑی کے لوگ ہیں نہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے۔

### باب در رخت لہو نے کا بیان

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن  
نے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں  
نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا ہم کو جمعہ کے دن  
خوشی ہوا کرتی ایک بڑھیا جقندر کی جڑیں لیتی جن کو ہم  
اپنے باغ کی مینڈوں پر لودیا کرتے تھے وہ ایک ہانڈی  
میں ان کو پکاتی اوپر سے پھوڑے دانے جو کے ڈال دیتی  
ابو حازم نے کہا میں سہی جانتا ہوں کہ سہل نے کہا نہ اس  
میں چربی ہوتی نہ چکنائی پھر ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر اس کی  
ملاقات کو جاتے وہ ہمارے سامنے بیٹھنا لاتی ہم کو اس  
لیے جمعہ کی خوشی ہوا کرتی اور جمعہ کے دن ہم نماز کے بعد  
ہی کھانا کھاتے اور سوتے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

۱۔ حقیقت میں آدمی ایسا ہی حریف ہے کتنی ہی دولت اور راحت جو اس پر قناعت نہیں کرتا زیادہ طلبی اس کے خمیر میں ہے اسی طرح تلون  
مزاجی حالانکہ بہشت میں ہمہ شے اور ہر نعمت موجود ہوگی مگر بیٹے یہ خیال سوچے گا کہ وہ کبھی تکریں وہ اُگے اس کا ناشاد کھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے  
یہ خواہش بھی پورے ہو جائے گا ۲۔ کہ عکرم عرب میں قبائلی کے لوگ جنگ و جدل اور لوٹ غارت میں مصروف رہتے تھے نبی و ائمہ کھیتی باڑی کیا کرتے نہ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ شَرَابٍ  
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَقُولُونَ  
إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَكْثُرُ الْحَدِيثَ وَاللَّهُ الْمَوْلِيُّ  
وَيَقُولُونَ مَا لِلَّهِ مَا جَدِيرٌ وَالْأَنْصَارُ لَا  
يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَإِنْ أَخَذَ قِيَمَ  
الْمَغَارِ حِدْرَيْنِ كَانَ يَشْغَلُهُنَّ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ  
كَرَانَ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُنَّ  
عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ أَمْرًا مُتَكِينًا أَلْزَمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلَّةٍ  
بَطْنِي فَأَحْضَرُ حِينَ يَغِيثُونَ دَاخِي حِينَ  
يَنْسُونَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى  
أَقْبُوَ مَقَالَتِي هَذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى  
مَدْرَةٍ يَنْسِي مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا يَبْسُطُ  
ثَوْبَهُ لَيْسَ عَلَى ثَوْبٍ غَيْرَهَا حَتَّى يَقْعَى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ يَجْمَعُهَا  
إِلَى مَدْرَةٍ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِأَحْقَى مَا  
نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ يَذْكُرُ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَوَّلَهُ  
كَوْلَايَاكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ  
شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا  
آمَرْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ إِلَى قَوْلِهِ  
السَّعِيدِ

## کتاب المساقاة

ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے  
اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا لوگ  
کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں اور  
آخر اللہ سے مجھ کو ملتا ہے (میں بھوٹ بولوں گا تو سزا یہ ہو  
گی) کہتے ہیں دوسرے مہاجرین اور انصار ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی  
طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور بات یہ ہے کہ میرے  
بھائی مہاجرین باناروں میں بیچ کھوج کرتے رہتے اور میرے  
بھائی انصار وہ اپنے باغوں میں محنت کرتے اور میں ایک  
مقلس قلاچ آدمی مختارات دن بیٹ بھر گیا تو بس آں حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا ہی اس وقت موجود رہتا جب  
یہ لوگ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا یہ لوگ (اپنے کام  
کاج کی وجہ سے) بھول جاتے اور (ایک وجہ یہ بھی ہوتی)  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا جو کوئی تم میں  
اپنا کپڑا اس وقت تک پھیلائے رکھے جب تک میں اپنی  
گفتگو ختم کروں پھر اس کو سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لے  
تو وہ میری کوئی بات کبھی نہیں بھولنے کا یہ سن کر میں نے  
اپنی چادر بچھا دی بس وہی چادر میرے پاس تھی اور کوئی کپڑا  
نہ تھا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تقریر  
ختم کی پھر سمیٹ کر میں نے اس کو اپنے سینے سے لگا لیا  
قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں آپ  
کی تقریر سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا اور قسم خدا کی  
اگر قرآن کی یہ دو آیتیں نہ ہوتیں ان الذین یکتُمون عن امر  
تک تو میں تم سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا  
کتاب مساقات کے بیان میں

مساقات درحقیقت مزارعت کی ایک قسم ہے فرق یہ ہے کہ مزارعت زمین میں ہوتی ہے اور مساقات درختوں میں بیٹھیک شخص کے درخت ہوں وہ باقی مزارعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
**باب ۵۹۱** فِي الشَّرْبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ  
 وَقَوْلُهُ جَدُّ كُوفَةٍ أَفَدَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي  
 تَشْرَبُونَ عَرَأْنُكُمْ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ الْمُنْزَنِ  
 أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ لَوْ نَشَاءُ وَجَعَلْنَاهُ  
 أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ الْأُجَاجُ  
 الْمُرْمُزُ السَّحَابُ ۝

**باب ۵۹۲** فِي الشَّرْبِ وَمَنْ رَأَى مَذَقَةَ

النَّارِ وَهَيْئَتَهُ وَوَجْهَتَهُ جَائِزَةٌ مَقْسُومَةٌ  
 كَانَ أَوْ عَصِيرٌ مَقْسُومٌ وَقَالَ عُمَانُ قَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْرَبْ  
 بِغَيْرِ دَوْمَةٍ فَيَكُونَ دَوْمَةً فَيَقَاكِدَ كَأَدِ  
 الْمُسْلِمِينَ مَا شَرَّ أَحَا عُمَانُ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۝

۵۹۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
 حَدَّثَنَا أَبُو عَسَاةٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ  
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدَحُ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ  
 يَمِينِهِ فَلَا مَ أَمْعَا الْعُومِ وَالْأَشْيَاخِ  
 عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا عَلَامُ أَنَا ذُو

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

**باب کھیتوں اور باغوں کے لیے پانی میں سے اپنا**  
 حصہ لینا اور اللہ تعالیٰ نے سورہ مومنوں میں فرمایا ہم نے  
 ہر زندہ چیز پانی سے بنائی کیا وہ اس کا یقین نہیں کرتے  
 اور سورہ واقعی میں فرمایا بھلا بتلاؤ پانی جو تم پیتے ہو تم نے  
 اس کو ابر میں سے اتار آیا ہم اس کے اُتارنے والے  
 ہیں اگر ہم چاہیں تو اس کو کھار کر ڈوا کر دیں پھر تم شکریوں  
 نہیں کرتے اجماع کہتے ہیں کر دوسے کو اور مزن ابر کو

**باب جو کتنا ہے پانی کا حصہ خیرات اور مہربان کرنا اور**  
 اس کی وصیت کرنا جائز ہے خواہ وہ بٹا ہوا ہو یا بن بٹا ہو  
 اور حضرت عثمان رضی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا کون ایسا ہے جو رومہ کا کنواں مول لے پھر آپ  
 بھی اپنا ڈول اس میں اسی طرح ڈالے جیسے اور مسلمان  
 ڈالیں (یعنی اس کو وقف کر دے) آخر حضرت عثمان  
 نے اس کو خریدا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے  
 ابو عثمان نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد  
 سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک  
 پیالہ (دودھ پانی کا) لایا گیا آپ نے اس میں سے پیا اور  
 آپ کے داہنے طرف ایک کم سن لڑکا بیٹھا تھا بائیں  
 طرف عجم والے لوگ تھے آپ نے فرمایا او لڑکے تو اس

(بقیہ صفحہ سابقہ) دوسرے سہیلوں کے تم ان کو پانی وغیرہ دیا کرو ان کی خدمت کرتے ہو اور جو میوہ پیدا ہو وہ ہم تم دونوں بانٹ لیں اس کے  
 بھانڈے اور مدھ جاز میں بھی دیا جائے اختلاف ہے جیسے اوپر مراد میں گذر چکا (۱۱ منہ) حواشی مفید (۱۲) اس کو تردید اور نائی اور ابن خزیمہ نے  
 وصل کیا ۱۱ منہ اور مسلمانوں پر وقف کر دیا پانی کی تکلیف ان پر سے جاتی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے خوش ہوئے کہ حضرت  
 عثمان رضی کو اس کے بدل بہشت کی بشارت دی ۱۱ منہ یہ ابن عباس رضی تھے جیسے ابن ابی شیبہ کی روایت میں مراد ہے  
 ۱۲ منہ ۱۱ منہ ان میں خالد بن ولید بھی تھے ۱۲ منہ

لِيَ أَنْ أُعْطِيَهُمُ الْأَشْيَاخَ قَالَ مَا كُنْتُ  
كَذَّابًا يَفْعَلُنِي مِنْكَ أَحَدًا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

۸۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
أَنَّهُمْ حُلِبَتِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَحِيَ فِي دَارِ  
أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ  
حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ وَ  
عَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ  
أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَاتٌ  
أَنْ يُعْطِيَهُمُ الْأَعْرَابِيَّ أَعْطَاهُ أَبَا  
بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِنْدُ كُ  
فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ  
ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ

بَابُ مَنْ قَالَ إِنَّ مَصَاحِبَ الْمَاءِ  
أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَرُدُّ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ مَقْضَى الْمَاءِ

کی اجازت مجھ کو دیتا ہے کہ پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں  
کو دوں اس نے کہا میں تو آپ کا بھوٹا جو میرا حصہ ہے  
وہ اور کسی کو پہلے نہیں دوں گا آخر آپ نے یہ پیالہ  
اسی کو دیا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے  
نمبروی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے انس بن مالک  
نے بیان کیا کہ ایک بکری انسؓ کے گھر میں پٹی ہوئی تھی  
اس کا دودھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دیا گیا  
اور اُس میں اس کنویں کا پانی ملا دیا گیا جو انسؓ کے گھر  
میں تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا پیالہ (پینے  
کے لیے) دیا گیا آپ نے اس میں سے پیاجب پیالہ  
منہ سے جدا کیا دیکھا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی  
بائیں طرف بیٹھے ہیں اور ایک گنوار آپ کی داہنی طرف  
بیٹھا ہے حضرت عمرؓ ڈر سے کہیں آپ یہ پیالہ اس گنوار  
کو نہ دے دیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (پہلے)  
ابو بکر کو دیجئے جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں آپ نے پہلے  
اس گنوار کو دیا اور فرمایا داہنی طرف والا زیادہ حق دار ہے  
پھر جو اس کی داہنی طرف ہو۔

باب جس کا پانی سے وہ میراب ہو مجھے تک  
پانی کا زیادہ حق دار ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو وہ نہ روکا جائے

۱- اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہیں ہے کہ پانی کی تقسیم ہو سکتی ہے اور اس کے حصے کی ملک جائز ہے ورنہ آپؐ کے سے  
اجازت طلب کیوں کرتے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقسیم میں پہلے داہنی طرف والوں کا حصہ ہے پھر بائیں طرف والوں کا ۱۲ منہ ۱۲ بعضوں  
نے کہا یہ خالد بن ولید تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خالد گنوار نہ تھے ۱۲ منہ ۱۲ یہاں گنوار سے اجازت نہ لی جسے اگلی روایت  
میں ابو عباسؓ سے اجازت لی تھی اس کی وجہ یہ بھی کہ آپؐ نے گنوار کا خفا کرنا مناسب نہ سمجھا کہیں وہ اسلام سے پھرتے جائے ۱۲ منہ ۱۲ جس طرح  
کا یہی قول ہے وہ کہتے ہیں پانی ملک ہے تو ملک اپنے ملک سے پہلے خالدہ اٹھانے کا مستحق ہے ۱۲ منہ

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِمَنْعَةٍ بِهِ الْكَلَاءُ

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْرُومٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هُفَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَكْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِمَنْعَةٍ بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ

باب ۵۹۲ مَن حَقَّقَ يَمْنًا فِي مِلْكِهِ لَمْ يَضْمَنْ

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلْعِنَ جَبَارُؤَ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو وہ اس لیے نہ روکا جائے کہ ضرورت سے زیادہ جو گھاس ہو وہ بھی رکی رہے

ہم سے یحییٰ بن مکریم نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے عفیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجت سے زیادہ جو پانی ہو اس کو اس غرض سے نہ روکو کہ جو گھاس ضرورت سے زیادہ ہے وہ بھی روکو

باب کوئی شخص اپنی ملکی زمین میں کنواں کھودے اور اس میں کوئی گر کر مر جائے تو اس پر تاوان نہ ہوگا

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے انہوں نے اسیرائیل سے انہوں نے ابوجہن سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان سے جو نقصان ہو

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کانٹوں ایک مقام پر ہو اس کے گرد گھاس ہو جس میں عام سب کو چرانے کا حق ہو مگر کنویں والا کسی کے جانور کو پانی نہ پینے دے اس عرصے سے کہ جب پانی پینے کو نہ ملے گا تو لوگ اپنے جانور بھی وہاں چرانے کو نہ لائیں گے اور گھاس محفوظ رہے گی جو کہ نہ دیکھ کر حدیث معمول ہے اس کنویں پر جو ملکی زمین میں ہو یا دین زمین میں بشرطیکہ ملکیت کی نیت سے کھودا گیا ہو اور جو کنواں خلق اللہ کے اکرام کے لیے دینا زمین میں کھودا جائے اس کا پانی ملک نہیں ہوتا لیکن کھودنے والا جب تک وہاں سے کوچ نہ کرے اس پانی کا زیادہ مفدا ہو تا ہے اور ضرورت سے یہ مراد ہے کہ اپنے اور بال بچوں اور زراعت اور مشاکی کے لیے جو پانی درکار ہو اس کے بعد جو فاضل ہو اس کا روکا جائز نہیں خطابی نے کہا یہ ممانعت ترمیماً ہے مگر اس کی دلیل کیا ہے ظاہر یہی ہے کہ یہ نہی تحریمی ہے اور پانی نہ روکنا واجب ہے اختلاف کہ فاضل پانی کی قیمت لینا اس کو روکا جائے یا نہیں ۱۲ منہ ۱۵ ام بخاری کے فقید لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اہل کوفہ کے ساتھ متفق ہیں کہ یہ کنواں اپنے ملک میں کھودا ہو تو کنویں والے پر ضمان نہ ہوگا اور جو روکتے ہیں کہ کسی حال میں ضمان نہ ہوگا خواہ اپنے ملک میں ہو یا غیر ملک میں اور اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الامارات میں آئے گی

الْبَيْتِ مُجْبَرًا وَالْعَجَبَاءُ مُجْبَرَاتٌ وَفِي الرِّكَازِ  
الْخُمْسُ :

**باب ۹۵۹** الْخُصُومَةُ فِي الْبَيْتِ  
وَالْقَعْنَاءُ فِيهَا

۹۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ خَلَفَ عَلَى بَيْنَيْنِ يَقْتُلُهُمَا بِمَا مَالَ  
أَمْرِي فَمَوَّعَتْهُمَا فَجَاءَ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ  
عَلَيْهِ غَضَبَانِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ  
الَّذِينَ يَكْتُمُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ  
ثَمَنًا قَلِيلًا أَلَايَةً نَجَاءً أَلَا شَعْنُ  
فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
فِي أُنْزِلَتْ هَذِهِ أَلَايَةً كَانَتْ لِي  
بَيْتٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَسَى قَالِ  
لِي شَهْوُ ذَلِكَ قُلْتُ مَا لِي شَهْوُ ذَلِكَ  
فَيَجِيئُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ جَاءَ  
فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا الْحَدِيثَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ذِكْرَكَ تَصَدَّقْ بِهَا  
**باب ۹۶۰** إِيْمَةٌ مِنْ مَنَعِ ابْنِ السَّيْلِ  
مِنْ السَّاءِ

۹۰۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا مَالٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

اس کا تاوان نہ ہو گا اسی طرح کنویں سے اسی طرح جانور سے  
اور گڑ سے ہووے مل میں یا پچواں حصہ دینا ہو گا

**باب کنویں میں جھگڑا اور اس کا فیصلہ کرنا**

ہم سے محمد بن ابی حنیفہ نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے  
انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے آپ نے فرمایا جو شخص چھوٹی قسم کھا کر کسی شخص کا مال مار لے  
تو وہ اللہ سے جب ملے گا اللہ اس پر غصے ہو گا پھر (سورہ  
آل عمران کی یہ آیت) اللہ نے اتاری جو لوگ اللہ کے عہد  
کو درمیان دے کر چھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا مول لیتے ہیں  
آخریر آیت تک پھر اذیت آئے انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود  
تم سے کیا بیان کرتے ہیں یہ آیت تو میرے باب میں اتری ہے  
ہوایہ تھا کہ میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں  
تھا (اس کا جھگڑا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تیرے  
پاس گواہ ہیں میں نے کہا گواہ نہیں ہیں آپ نے فرمایا تو پھر  
دوسرے فریق سے قسم لے لے میں نے کہا یا رسول اللہ وہ  
تو قسم کھا لے گا اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی پھر اللہ  
تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت اتاری

**باب جو شخص مسافر کو پانی نہ دے اس کا گناہ**

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ  
بن زیاد نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے کہا میں نے  
ابو صالح سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا

۹۰۴- حدیث بخاری میں اس کی تصریح ہے اور ضرورت کے موافق جو پانی ہو اس کا کھانا دینا ضروری ہے نہایت مکرر

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ فَسَخَّاهُ مِنْ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ آغَطَاكَ مِنْ قَارِضٍ وَإِنْ لَمْ يَعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَكَامَ سِلَاحَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي كَذَّبَ عَنْهُ لَقَدْ أُعْطِيََتْ بِمَا كَذَبَ أَكْثَرُ النَّاسِ رَجُلٌ قَتَلَ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِي يَشْتَرُونَ بِعَمْدِ اللَّهِ وَآيَاتِهِ ثُمَّ تَلَا:

### باب ۹۷ سَكْرَ الْأَنْصَارِ:

۹۷. حَدَّثَنَا الْإِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شَرِقَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَاكَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَرْحِ الْحَرْكِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّعْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ شَرْحِ الْمَاءِ يَكْرُؤُ ابْنِي عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي بَيَّرَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی طرف تو اللہ قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں وہ ان کو پاک کرے گا ان کو دکھ کا عذاب ہو گا ایک تو وہ شخص جس کے پاس راہ میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو وہ مسافر کو دے دے دوسرے وہ شخص جو کسی حاکم سے بیعت کرے دنیا کی غرض سے اگر وہ کچھ دے (دنیا کا فائدہ ہو) تب تو راضی رہے ورنہ خفا ہو جائے تیسرے وہ شخص جو عھد کی نذر کے بعد اپنا اسباب بازار میں بتلائے اور کہے اس عھد کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں مجھ کو اس کی قیمت یہ ملتی تھی (لیکن میں نے مدد دیا) پھر کوئی شخص اس کو سچا سمجھے (اور دھوکے میں آ کر خرید لے) بعد اس کے آپ نے یہ آیت پڑھی جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر جھوٹی قسمیں کھا کر دینا کا حقوڑا سامان مول لیتے ہیں۔

### باب نہر کا پانی روکنا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے ایک انصاری مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زبیر بن عوام سے عروہ کی مدی میں جھگڑا کیا جس کا پانی (مدینہ کے لوگ) کھجور کے درختوں کو دیا کرتے تھے انصاری (زبیرؓ) کہتے تھے کھجور کا پانی کو بیٹے دو (روکتے کیوں ہو) زبیرؓ نے نہ مانا پھر دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا آپ نے زبیرؓ سے فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر اپنے ہمسایا کی زمین میں پانی بچھڑ دے یہ سن کر انصاری غصے سے ہوا کہتے لگا کیوں نہیں

الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوْنَ  
وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ  
اسْتَقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَحْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ  
إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْبِبُّ  
هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذِيكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا  
يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ  
بَاب ۵۹۸ شُرْبِ الْأَعْلَى قَبْلَ

الْأَسْفَلِ

۹۰۵- حَدَّثَنَا عَيْنَانُ أَخْبَرَنَا هَبْشَاءُ اللَّهُ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَتْ  
خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زُبَيْرُ اسْتَقِ ثُمَّ ارْجِعْ  
فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ إِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ  
فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ  
يَبْلُغْ الْمَاءَ الْجَدْرَ ثُمَّ امْسِكْ فَقَالَ  
الزُّبَيْرُ فَأَحْبَبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ  
فِي ذِيكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ  
حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ  
بَيْنَهُمْ

بَاب ۵۹۹ شُرْبِ الْأَعْلَى إِلَى

الْكَعْبَيْنِ

۹۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَعْلَدٌ

زہیر آپ کی چھوٹھی کے بیٹے ہیں نا آپ کے چہرے کا رنگ  
بدل گیا فرمایا اسے زہیر اپنے درختوں کو پلا پھر پانی روکے  
رہ یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر آئے زہیر نے کہا قسم خدا  
کی میں سمجھتا ہوں (سورہ نساء کی) یہ آیت قسم تیرے مالک  
کی اُن کا ایمان پورا نہ ہو گا جب تک اپنے جھگڑوں میں  
تجھ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں اسی بارہ میں نازل ہوئی

باب جس کا کھیت بلند کیا پھر پہلے وہ پانی پلائے

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہ ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے  
عروہ سے انہوں نے کہا ایک انصاری مرد نے زہیر سے  
جھگڑا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زہیر تو اپنے درختوں  
کو پانی پلا لے پھر پانی چھوڑ دے انصاری نے کہا ہاں وہ  
آپ کی چھوٹھی کا بیٹا ہے نا تب آپ نے فرمایا زہیر اپنے  
درختوں کو پانی دے پھر پانی کو روکے رہ یہاں تک کہ وہ  
منڈیروں تک آجائے زہیر نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ  
آیت تو قسم تیرے پروردگار کی وہ مومن نہ ہوں گے  
جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں  
اسی باب میں اتری ہے -

باب بلند کھیت والا ٹخنوں تک بھر لے

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو محمد نے

۱- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زہیر کا پانی روکنا درست نہیں بلکہ جب اپنے کھیت یا درختوں کو پانی دے لے تو نشیبی کھیت والے کی طرف چھوڑ  
دے نہ کہ جو چہر یا مالہ کسی کی ملک نہ ہو اس سے پانی لینے میں پہلے بلند کھیت والے کا حق ہے وہ اتنا پانی اپنے کھیت میں دے سکتا ہے کہ اب  
زہیر پانی لینے اور کھیت کے منڈیروں تک پانی چڑھ آئے پھر نشیبی کھیت والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے ۲



قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ نُبَلًا  
مِنْ الْأَنْصَارِ سَخَّاهُمْ الزُّبَيْرِيُّ شَرَابًا مِنْ  
النَّخْلَةِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ فَأَمَرَا  
بِالنَّخْلِ وَبِالنَّخْلِ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ  
الْأَنْصَارِيُّ أَنْ كَانَ ابْنُ عُمَيْدٍ قَتَلُونَ  
وَجِئَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَكَثَ ثَلَاثَ أَيَّامٍ حَتَّى يَرْجِعَ  
النَّخْلُ إِلَى الْجَدْرِ وَرَأَى سَتْرًا لَهُ حَقَّهُ  
فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ وَاللَّهِ إِنْ هَذِهِ الْآيَةُ  
أَتَرْتَنِي فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى  
يُحْكَمَ لَكَ فِيمَا شَجَرًا بَيْنَهُمَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ  
فَقَدْ رُبَّ الْأَنْصَارِ وَالنَّاسِ قَوْلُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثَمَرُ الْحَبِيبِ حَتَّى  
يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ وَكَانَ ذَلِكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ  
بِاتِلٍ فَصَلَّى سَقَى الْمَاءَ

۹۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَمِيعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا وَجُلَّ يَسْقِي نَاشِدًا  
عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَتَنَلَّ بِثَوْبٍ فَشَرِبَ مِنْهَا  
ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْمُزُهُ

خبر دی کہ انھوں نے عروہ بن زبیر سے ایک انصاری مرد  
بیان کیا انھوں نے عروہ بن زبیر سے ایک انصاری مرد  
نے عروہ کی نندی میں جس سے کھجور کے درختوں میں پانی دیا کرتے  
زبیر سے جھگڑا کیا آپ نے فرمایا انصاری کی رعایت کی  
زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی اپنے ہمسایہ  
کی طرف چھوڑ دے انصاری نے کہا یہ اس وجہ سے کہ  
زبیر آپ کی بھوپھی کے بیٹے ہیں سن کر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا (آپ کو غصہ آگیا)  
آپ نے فرمایا زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا پھر پانی روکے  
رہ یہاں تک کہ وہ کھیت کی مینڈوں تک آجائے اور زبیر  
کا جو داہی حق تھا وہ آپ نے دلا دیا زبیر کہتے تھے خدا  
کی قسم یہ آیت فلا وربک اخیر تک اسی باب میں اُتری  
ابن شہاب نے کہا انصار اور دوسرے لوگوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے کا کیا پانی کو روک  
لے یہاں تک کہ وہ مینڈوں تک پہنچے یہ اندازہ کیا یعنی  
پانی ٹخنوں تک بھر جائے۔

باب پانی پلانے کا ثواب۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہ  
ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے سمی سے انھوں نے  
ابو صالح سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا ایک شخص (رستے میں)  
جار ہاتھ اس کو زور کی پیاس لگی وہ کنویں میں اُترا اور پانی  
پیا اندر سے نکلا دیکھا تو ایک کتا مانپ رہا ہے پیاس کے

لے حالانکہ غصہ کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصی کو حکم دینے سے منع فرمایا ہے مگر آپ نے یہ حکم غصے کی حالت میں دیا کیونکہ آپ غصے  
میں بھی انصاف اور عدل اور حق بات سے تجاوز نہیں کرتے اور غلط سے معصوم تھے ہر مسئلہ حافظ نے کما حقہ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۱۱

يَا مُكَلِّمُ الدُّرَى مِنَ الْعُكَّاشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ  
 هَذَا مِثْلَ الَّذِي بَلَغَنِي فَمَلَا خُفَّهُ ثُمَّ  
 امْسَكَ بِهِ فِيهِ ثُمَّ رَفَى فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ  
 اللَّهُ لَهُ فَنَعَّمَا لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ  
 لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْدًا قَالَ فِي مِثْلِ كَبِدٍ مُنْقَبَةٍ  
 أَجْدٌ تَابَعَهُ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالسَّيِّحُ  
 بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ زَيْدٍ -

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
 نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ  
 أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاتَهُ  
 الْكُسُوفِ فَقَالَ دَنْتُ مِنْي النَّاسُ  
 حَتَّى ثَلُثْتُ أَيْ رَبِّ دَانَا مَعَهُمْ فَإِذَا  
 امْرَأَةٌ حَبِثَتْ أَتَتْهُ قَالَتْ تَحْدِثُهَا هَرَّةٌ  
 قَالَتْ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا أَحْبَسْتُمَا حَتَّى  
 مَاتَتْ جُوعًا -

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
 مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 حَذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ حَبِثَتْهَا حَتَّى  
 مَاتَتْ جُوعًا فَحَدَّثْتُ فِيهَا النَّاسَ قَالَ

مارسے کچھ پچاٹ رہا ہے اس نے اپنے دل میں کہا آخر  
 اس پر بھی وہی تکلیف ہوگی جو مجھ پر تھی اس نے اپنا سوزہ  
 پانی سے بھر اور منہ میں مقام کر اور پھر چڑھا کتے کو پانی پلایا  
 اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس کام کی قدر کی اور اس کو بخش دیا یہ  
 سن کر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جانوروں کو پانی  
 پلانے میں بھی ہم کو ثواب ملے گا آپ نے فرمایا کیوں نہیں  
 ہر تازے جگہ والے میں ثواب ہے۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے  
 نافع بن عمرؓ نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے اسامہ  
 بنت ابی بکرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج  
 گہن کی نماز پڑھی (پھر نماز کے بعد) فرمایا دوزخ مجھ سے اتنی  
 نزدیک ہوئی کہ میں کہنے لگا پروردگار کیا میں بھی دوزخ والوں  
 میں ہوں اتنے میں میں ایک عورت دیکھی میں سمجھتا ہوں  
 ایک بلی اُس کو نوچ رہی تھی آپ نے پوچھا یہ کیا  
 معاملہ ہے فرشتوں نے کہا اس نے دنیا میں اس بلی کو  
 باندھ رکھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی

ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک  
 نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ  
 سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت  
 کو اس میں عذاب ہوا اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا  
 یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی وہ عورت دوزخ

۱۔ یہ تو ظاہر عام ہے ہر جانور کو شامل ہے بعضوں نے کہا مرد اس سے حلال جو پائے جانور ہیں اور سورت وغیرہ میں یہ ثواب  
 نہیں کہہ ان کے مار ڈالنے کا حکم ہے میں کہتا ہوں حدیث کو مطلق رکھنا بہتر ہے کتے یا سور کو بھی یہ کیا ضرور ہے کہ بیاہار لکھ کر مارا  
 جائے پہلے اس کو پانی پلا دیں پھر مار ڈالیں ابو عبد اللہ نے کہا یہ حدیث نبی اسہل کے لوگوں سے متعلق ہے ان کو کتوں کے  
 مارنے کا حکم نہ تھا بعضوں نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ کتے کا بھجونا پاک ہے اور اوپر کتاب المطہرات میں اس کی بحث گذر چکی ہے ۱۱۔

فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ وَأَنْتَ أَطْعَمُنِي أَوْ لَا تَعْلَمُ  
حِينَ حَبَسْتَنِي فَمَا دَلَّ أَنْتَ أُرْسِلْتَنِي فَمَا كَلَّمْتُ  
وَمِنْ خُشَايَ الْأَرْحَمِينَ :

**باب مَنْ ذَاكَ أَنْ مَصَابِ**

الْحَوْضِ وَالْبُقْعَةِ أَحَقُّ بِسَائِرِهِ :

۹۱۰ - حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مَحْمَدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ قَالَ  
أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِقَدَحٍ مَشْرُوبٍ دَعَنُ يَمِينِهِ غَلَامٌ هُوَ  
أَخَذْتُ الْقَوْمَ وَالْأَشْيَاخَ عَنْ يَسَارِهِ  
قَالَ يَا غَلَامُ أَتَأْذُنِي أَنْ أُعْطِيَ  
الْأَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَوْ شَرِّ نَعِيْنِي  
مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْطَا  
أَيَاكَ :

۹۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ رَحِمَهُ شَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ  
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ الْبَقِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي  
نَفْسِي بِسَيِّدٍ ۚ كَأَذُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِي  
كَمَا تَمْنَاؤُ الْغَرَبَ يَبَهُ مِنْ الْإِبِلِ عَنْ  
الْحَوْضِينَ :

گئی آپ نے یہ فرمایا اللہ خوب جانتا ہے نہ تو نے اس  
کو قید میں کھانا پانی دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے  
کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتا

**باب حوض والا یا مشک والا پہلے اپنے پانی کا**

دیادہ حق دار ہے (جو بچے وہ دوسروں کو دے)

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز نے  
انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (دو دو ہکا)  
ایک پیالہ لایا گیا آپ نے اس میں سے پیا اور آپ کے  
دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا جو سب لوگوں میں کم  
سن تھا اور بائیں طرف عمر والے لوگ تھے آپ نے  
فرمایا لڑکے تو یہ اچھا دیتا ہے کہ پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو  
دوں وہ کہنے لگائیں تو آپ کا بھجوتا اپنے حصہ کا کسی کو دینے  
والا نہیں یا رسول اللہ آخر آپ نے وہ پیالہ اسی کو دے دیا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ  
نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے  
کہا میں نے ابو ہریرہ رضی سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں  
میرے جان ہے میں تو (قیامت کے دن) اپنے حوض پر  
سے کچھ لوگوں کو ایسے ہانک دوں گا جیسے پرانے اونٹ  
حوض پر سے نکال دیے جاتے ہیں

۱۵۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ کبھی کو بانی نہ ملانے سے مذاب ہوا تو معلوم ہوا کہ پانی پلانٹا اب ہے ابن مزیر نے  
کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کبھی کا قتل کرنا درست نہیں ۱۱ منہ ۱۵ ترجمہ باب سے مطابقت اس طرح ہے کہ حوض اور مشک کو بھالے پر  
قیاس کیا ابن مزیر نے کہا وہ مناسبت کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی طرف بیٹھے والا پیالہ کا زیادہ حق دار ہوا صرف دہانے طرف بیٹھنے کی وجہ سے  
تو جس نے حوض بنایا مشک طیار کی طرح اولیٰ پہلے اس کے پانی کا حق دار ہو گا ۱۵ منہ ۱۵ میں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اس حوض والے پر انکار نہیں کیا اس امر پر کہ وہ بغیر جانوروں کو اپنے حوض سے ہانک دیتا ہے ۱۵ منہ

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ شَرِيقٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي يُوْبَ وَ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُحِمُ اللَّهُ أُمَّ إِبْرَاهِيمَ لَوْ تَزَكَّتْ زَمْزَمُ آوُ قَالَ لَوْ كُنْتَ تَعْرِفُ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا وَ أَقْبَلَ جُدُّهُمْ فَقَالُوا أَنَا ذُنُوبٌ أَنْ تَنْزِلَ عِنْدَكَ فَانْتَ نَعَمْ وَ لَا حَقَّ نَكْمٌ فِي الْمَاءِ فَالُوا نَعَمْ

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَفِيفٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَالِكٍ الشَّامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْتُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَ رَجُلٌ خَلَعَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ مِثْقَالِ أُعْطِيَ وَ هُوَ كَاذِبٌ وَ رَجُلٌ خَلَعَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْغَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَ رَجُلٌ مَنَعَ فَعَمِلَ مَنَاجِدَ يَقُولُ اللَّهُ ائْتُوا مِنِّي مَنَعَكَ فَصَلَّى كَعَمَلٍ مَنَعْتَ فَعَمِلَ مَسَالِمَ

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد المزدق نے خبر دی کہ ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ایوب اور کثیر بن کثیر سے ایک نے دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسٹیل کی ماں (حضرت ہاجرہ) پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتی (اس کے گرد وینڈ نہ اٹھاتیں) یا بون فرمایا اگر وہ زمزم سے چلو بھر بھر نہ لیتیں تو وہ ایک بہنا چشمہ ہوتا اور جو ہم قبیلہ کے لوگ ان کے پاس آئے کہتے تھے تم ہم کو اپنے پاس اترنے کی اجازت دیتی ہو انہوں نے کہا اچھا لیکن پانی میں نہار کوئی دعویٰ نہیں انہوں نے کہا بیشک۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسند میں نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تو اللہ قیامت کے دن بات بھی نہیں کرنے کا وہ ان کی طرف نظر انفات کرے گا ایک وہ شخص جس نے جھوٹی قسم کھائی مجھ کو اس سامان کے اتنے روپے ملتے تھے سالانہ اس سے کم ملتے تھے دوسرے جس نے گھر کے بعد جھوٹی قسم کھائی ایک مسلمان مرد کا مال مار لینے کو تیسرے وہ شخص جس نے اپنی ضرورت سے بچا ہوا پانی روک لیا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو نے اس پانی کو روک رکھا جو تیرا بنایا ہوا نہ تھا

۱۔ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہاجرہ کے اس قول پر کہ پانی میں نہار کوئی دعویٰ نہیں انکار نہیں کیا خطابی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ جنگل میں جو کوئی پانی نکالے وہ اس کا مالک بن جاتا ہے اور دوسرا کوئی اس میں بے اُس کی رضا حدی کے شریک نہیں ہو سکتا ۲۔ منہ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ جو ضرورت سے زیادہ پانی روکے پھر اس کا استعمال نہ کرے یا بقیہ ضرورت اس کو روکنا جائز نہ تھا اور وہ اس کا حق رکھتا تھا بعضوں نے کہا جو فرمایا جو تیرا بنایا ہوا نہ تھا اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہ پانی اس نے اپنی محنت نکالا ہوتا جیسے کنواں کھودا ہوتا یا شاخ میں بھرا ہوا ہوتا تو وہ اس کا مستحق ہوتا

تَعْمَلُ يَدُكَ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سَفِينُ غَيْرِ  
مَرَّةٍ عَنْ عُمَرَ وَنَجْمٍ أَبَا صَالِحٍ يَنْبُلُهُ بِهِ  
الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**باب ۶۰۲ لَا حِجَّتِي إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ**  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ  
هُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَعْفَرَةَ  
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا حِجَّتِي إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَكَأَنَّ  
بَلَّغَنَا أَنَّ الْبَيْتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ النَّبِيَّ  
وَأَنَّ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ وَالرَّبِيعَةَ:

**باب ۶۰۳ شُحَابُ النَّاسِ وَاللَّذَائِبُ**  
مِنَ الْأَشْهَابِ:

۹۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ -  
أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَشْكَمَ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمْعَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَحْرَجَ وَ لِرَجُلٍ سَيَّرَ  
وَعَلَى رَجُلٍ وَدُرٌّ قَامًا أَلْسِنُ

آج میں اپنا فضل تجھ سے روک لیتا ہوں علی بن مدینی نے  
کہا اس حدیث کو ہم سے سفیان بن عیینہ نے کئی بار بیان  
کیا عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو صالح سے وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے۔

**باب ۶۰۲ رمہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ**  
کے سوا کوئی محفوظ نہیں کر سکتا۔

ہم سنی یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے بیہق  
نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے  
انہوں نے حمید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے  
عبد اللہ بن عباس سے کہ صعب بن جعفر نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمہ اللہ یا اس کا رسول محفوظ  
کر سکتا ہے اور امام بخاری نے کہا ہم کو خبر پہنچی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو محفوظ کیا اور حضرت  
عمرؓ نے سرف اور ربذہ کو

**باب ۶۰۳ شہزادوں میں سے آدمی اور جانور پانی پی سکتے ہیں**

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم  
کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں  
نے ابو صالح روئے فروش سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے ایک کیلئے ثواب  
ایک کے لیے بچاؤ اور ایک پر وبال جس کے لیے ثواب بھی  
ہیں وہ تو وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے لیے)

۱۔ مطلب حدیث کا یہ کہ جنگ میں دشمنوں کے گھاس اور کاروبار کے لیے کسی کو نہیں پہنچتا سو اللہ اور اس کے رسول کے نام اور خلیفہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہے اس  
کے صحابہ و لوگوں کو رمہ کرنا اور محفوظ کرنا درست نہیں مگر اللہ اور اس کے رسول کا یہی قول ہے ۲۔ رمہ ایک مقام کا نام ہے جہاں سے بیس میل پر اور برن  
اور ربذہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں ۳۔ رمہ نام غار کا مطلب ہے کہ جو غار میں رہتے ہو تو ان میں آدمی اور جانور سب پانی پی سکتے ہیں وہ کسی کے لیے خاص نہیں

لَهُ أَجْرٌ فَيَجْعَلُكَ يَتَّبِعُكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِذَا كَانَ  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتُحْمَرُّ عَيْنُكَ وَتُؤْمَرُ مَشْيُكَ فَلَمَّا بَلَغْتَ  
 فِي مَشْيِكَ ذَلِكَ مِنْ الْمَدِينَةِ أَوِ السُّوْمَةِ  
 كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ وَكَوْنَتْهُ انْقِطَاعُ طَلْعِهَا  
 فَاسْتَنْتَ شَرْقًا أَوْ شَرْقًا فَيَمُوتُ كَانَتْ أَمَّا رَحَا  
 وَارْوَاهَا حَسَنَاتٌ لَهُ دَكَاةً فَكَوْنَتْ حَوْرَتٌ  
 بِحُجْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَتَّقِي  
 كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٌ لَهُ فَيَمُوتُ لَدَيْكَ أَجْرٌ  
 وَرَجُلٌ رُبَّمَا تَغَوَّيْتَ وَتَغَفَّلْتُمْ لَهُ  
 يَتَسَحَّرُ حَتَّى اللَّهُ فِي رِقَابِهَا وَلَا تَكُونُ رَحَا  
 فَيَمُوتُ لَدَيْكَ يَسْتُرُ دَرَجَتٌ رُبَّمَا تَخْرُجُ  
 رِبَاءً ذِي نَوَاسٍ يَكْهَلُ الْإِسْلَامَ فَيَمُوتُ عَلَى  
 ذَلِكَ يَزُودُ وَمَسِيلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمْرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ  
 عَلَى نَبِيٍّ إِلَّا هَلَاةٌ إِلَّا يَتَّبِعُ الْبُحَايِصَةَ  
 الْفَاعَاةُ فَتَمُوتُ يَتَمَلُّ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا  
 يَزُودُ وَمَنْ يَتَمَلُّ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا  
 يَزُودُ ۝

اُن کو باندھ رکھے اُن کی رسی کسی رستے یا باغ میں لٹبی کر دے  
 وہ اپنی رسی کی لٹباؤں جہاں تک اُس رستے یا باغ میں چریں  
 اُس کے لیے نیکیاں ہوں گی اگر اُن کی رسی ٹوٹ جائے اور  
 وہ ایک بلندی یا دو بلندی تک ڈوڑ جائیں تو ان کے قدم  
 اور ان کی لیدیں سب اس کے لیے نیکیاں ہوں گی اگر وہ  
 کسی ندی پر گذریں وہاں پانی پی لیں گو ان کے مالک کا ارادہ  
 پلانے کا نہ ہو تب بھی نیکیاں لکھی جائیں گی ایسے شخص کے  
 لیے تو گھوڑے ٹو اب ہی ٹو اب ہیں جس کے لیے پچاؤ  
 ہیں وہ وہ شخص ہے جس نے روپیہ کمانے کے لیے اور  
 سوال سے بچنے کے لیے ان کو باندھا پھر ان کی گردنوں  
 اور پیٹھوں میں اللہ کا جو حق ہے اس کو نہ بھولے تو ایسے  
 شخص کے لیے گھوڑے پچاؤ ہیں عذاب اور وبال اس شخص  
 پر ہیں جو اترانے اور دکھانے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے  
 کے لیے باندھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھوں  
 سے پوچھ گئے آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں تو مجھ  
 پر کچھ نہیں اُترا مگر (سورہ اذا زلزلت کی) یہ جامع آیت  
 جو کوئی رقی برابر بھلائی کرے گا وہ (قیامت کے دن) اس  
 کو دیکھے گا اور جو کوئی رقی برابر برائی کرے گا وہ بھی دیکھ  
 لے گا۔

ہم سے اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک  
 نے انہوں نے ربیعہ بنی ابی عبد الرحمن سے انہوں نے  
 یزید سے جو منبغٹ کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد بنی  
 انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرتؐ پائش آیا اور آپ سے

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
 عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
 يَزِيدَ بْنِ مَوْحِلٍ السَّخَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ  
 قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

اس میں سے ترجمہ یہ تھا کہ ایک شخص نے پانی پی لیا جائز نہ ہو تا تو اس پر ثواب کیوں ملتا اور جب بغیر پانی کے خود بخود پانی  
 لینے پر ثواب ملتا تو قصداً یا بظہری اولیٰ جائز ہے یا ثواب میں ہر گز شک نہ ہے اس کا نام ابو عمر یہ ملک تھا سبھوں نے کہا بل انہوں نے کہا زید بن خالد سے منہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ عَنِ الْقَطِيعِ  
فَقَالَ أَصْرَتْ جِغَامَةً وَرِكَامَةً ثُمَّ  
عَزَفَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا ...  
وَالْأَفْشَانُكَ يَمَانُ قَالَ فَقَالَتْ الْعَنَمُ  
ثُمَّ قَالَ لَكَ أَذْكَاءُ خَيْلِكَ أَوْ لَدَيْكَ ثَبٌّ قَالَ  
فَقَالَتْ الْإِبِلُ قَالَ مَا لَكَ وَلَهُمَا مَعَرَفَةٌ  
سِقَاؤُهُمَا وَحِدٌ آذُهُمَا تَرِدُ الْمَاءَ كُلُّهَا  
الشَّجَرُ حَتَّى يَلْقَا هَا  
رَبَّهَا

بَابُكَ يَبِيعُ الْحَطَبَ وَالْخَلَا.

۹۱۷- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا  
وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ  
بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ أَجَلًا  
يَأْخُذُ حَرْمَةً مِنْ حَطَبٍ يَبِيعُ نِكَفَ  
اللَّهُ بِهِ وَجَهَةً خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ  
أُعْطِيَ أَمْ مَنَعَ.

۹۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُودٍ حَدَّثَنَا  
الثَّبَّتِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
أَبِي مُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ زَيْدَةَ رَضِيَ يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يُحْتَطَبُ أَحَدُكُمْ حَرَمَةً عَلَى ظَهْرِ رُبْعٍ خَيْرٌ لَهُ

پڑی ہوئی چیز (قطعہ) کو پوچھا آپ نے فرمایا اس کی عقلی اور سر  
بند صحت پہچان رکھ پھر ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ  
رہا اگر اس کا مالک آگیا تو خیر ورنہ جو چاہے وہ کہ اس نے  
پوچھا بھولی بھٹکی بکری آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے  
بھائی کی یا بیٹے کی اس نے بھولا بھٹکا اونٹ پوچھا آپ  
نے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا غرض اس کے ساتھ  
مشک اور موزہ سب موجود ہے پانی پی لیتا ہے درخت  
کے پتے کھا تارہتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آئے  
اس کو لے لے۔

بَابُ لَكَرِي كُفَا نَسْ بِيْنَا

ہم سے معالیٰ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب  
نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے  
باپ سے انہوں نے زبیر بن عوام سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تم میں  
کوئی ایک رسی لے اور لکڑی کا گٹھ لا کر بیچے اس سے  
اپنا گذر کرے اور اپنی عزت بچائے تو اس سے بہتر ہے  
کہ لوگوں سے سوال کرے وہ وہیں پائے دیں۔

ہم سے یحییٰ بن مکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث  
بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب  
انہوں نے ابو عبیدہ سے جو عبد الرحمن بن عوف کے غلام تھے  
انہوں نے ابو ہریرہ رضی عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی اپنی بیٹی پر لکڑیوں کا گٹھ  
لا کر لائے تو اس سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے وہ

اس باب کی مناسبت کتاب الشرب سے ہے کہ لکڑی پانی گھاس وغیرہ سب مشترک ہیں جن سے ہر ایک آدمی نفع اٹھا سکتا ہے حدیث میں جو لکڑی  
اور گھاس بیان کی گئی ہے اس مراد یہی ہے کہ جو غیر ملکی زمین میں واقع ہو اور

مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا أَنْ يُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ؛  
 ۹۱۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
 هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي  
 ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ بْنِ عَلِيٍّ  
 عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
 أَنَّهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ بَرَزَ بِهَا  
 قَالَ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ شَارِدًا أُخْرَى فَأَخْتَمَهَا يَوْمًا  
 عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ  
 أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهَا لِأَخِيذِ الْإِبْنِ بَيْعَةٍ وَبَعِي  
 صَائِعَةً مِنْ بَنِي تَيْمَنَةَ فَاسْتَعِينُ بِهِ  
 عَلَى دَلِيمَةٍ فَاطْمَنَةً وَحَمْدَةً بْنُ عَبْدِ الْمَطْلَبِ  
 يَشْرَبُ فِي ذَاكَ الْبَيْتِ مَعَهُ تَيْمَنَةٌ  
 فَقَالَتْ: أَلَا يَأْخُذُ لِلشُّرَبِ النَّوْءُ فَتَأْمُرُ  
 إِلَيْهَا حَمْدَةً بِالسَّيْفِ فَيَجِبُ اسْتِمْنَتُهُمَا وَ  
 بَعْدَ خَوَاصِرِهِمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا  
 قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنْ السَّامِ قَالَ قَدْ  
 جَبَّ اسْتِمْنَتُهُمَا قَدْ حَبَّ بِمَا قَالَ ابْنُ  
 شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَتَنَطَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ  
 أَنْظَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَحَمْدَةً زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ  
 فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ  
 زَيْدٌ فَأَنْظَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَيَّ

وہ اس کو دے یا نہ دے)

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام  
 نے خبر دی ان سے ابن جریر نے بیان کیا کہ مجھ کو  
 ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے امام زین العابدین  
 علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد امام حسین سے  
 انہوں نے جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے  
 کہا بدر کے دن جو لوٹ کا مال ملا اس میں آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ میں نے ایک جوان اونٹنی پائی اور  
 ایک جوان اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو  
 عنایت فرمائی میں نے ان دونوں اونٹیوں کو ایک  
 انصاری آدمی کے دروازے پر بیٹھا یا میرا قصہ یہ تھا  
 کہ ان پر ازخمر لا ذکر لاؤں اس کو بیچوں میرے ساتھ نبی  
 قینقار کا ایک سنا رہی تھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے جو میں  
 نکاح کرنے والا تھا اس کا ولیمہ کروں اس وقت حمزہ بن  
 عبد المطلب اسی گھر میں شراب پی رہے تھے اور گانے  
 والی گارہی تھی اس نے یہ مہر عکس گایا اٹھ حمزہ فریبہ جوان  
 اونٹنیاں یہ سن کر حمزہ تلوار لے کر پکے اُن کے کوہان کاٹ  
 لیے ان کے پیٹ پھاڑ ڈالے اور کلیجیاں نکال لیں  
 ابن جریر نے ابن شہاب سے پوچھا اور کوہان انہوں نے  
 کہا کوہان بھی کاٹ کر لے گئے ابن شہاب نے کہا حضرت  
 علی رضی اللہ عنہ (کو جب غیر ہوئی وہ گئے) کہتے ہیں میں نے ایک ایسا  
 واقعہ دیکھا جس سے میں گھبرا گیا میں اسی وقت آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ کو سارا قصہ کہ سنایا آپ کے  
 پاس اُس وقت زید بن حارثہ بیٹھے تھے آپ چلے زید بھی



حَنْزَلَةَ فَتَقَطَّعَ عَلَيْهِ فَمَرَّ فَمَرَّ حَنْزَلَةَ بَعَثَهُ وَ  
قَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا حَيْدٌ لَا بَأْسَ بِكُمْ فَرَجَعَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْقَهُ حَتَّى خَرَجَ  
عَنْهُمْ وَذَلِكَ تَبْلُ تَحْرِيجِ  
الْحَمْدُ

### باب انقطاع

۹۲۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا سَرٍّ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يُقَطَّعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ  
حَتَّى تُقَطَّعَ بِأَخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ  
مِثْلَ الَّذِي تُقَطَّعُ لَنَا كَانَ سَتَرُونَ  
بَعْدِي أَشْرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى  
تَلْقَوْنِي

### باب کتابۃ انقطاع

الَّتِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي رَزَافٍ  
دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ  
لِيُقَطَّعَ لَهُمُ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

آپ کے ساتھ اور میں بھی گیا حمزہ کے پاس پہنچے آپ ان  
پر غصے ہوئے حمزہ نے (جو نقشہ میں تھے) آنکھ اٹھائی اور  
کہنے لگے تم ہو کیا میرے باپ داد کے غلام ہو یہ حال دیکھ  
کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے پاؤں لوٹے وہاں سے  
تشریف لے گئے جب تک شراب حرام نہیں ہو اٹھا۔

### باب جاگیر منقطعہ دینے کا بیان

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے  
حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے کہا  
میں نے انس سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری  
لوگوں کو بحرین کے ملک میں جاگیر منقطعہ دینا چاہے انہوں نے  
عرض کیا جب لیں گے کہ بھائی مہاجرین کو بھی ویسے ہی جاگیر  
منقطعہ سرفراز فرمائیے آپ نے فرمایا (بات یہ ہے) تم  
میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم رکھ گئے  
تو مجھ سے ملے تک صبر کیے رہنا

### باب جاگیر منقطعوں کی سند لکھ دینا اور بیعت نے یحییٰ بن

سعید سے روایت کی انہوں نے انس سے سنا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے انصار کو بلا یا اس لیے کہ بحرین میں ان کو جاگیریں  
دیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ دیتے ہیں

۱۰ حضرت حمزہ اس وقت تشریف لے رہے تھے اس لیے ایسا کہنے سے گنہ گار نہیں ہو دوسرے دوسرے ان کا مطلب یہ تھا کہ میں بعد المطلب کا بیٹا ہوں اور  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ اور حضرت علی کے والد ابوطالب دونوں ان کے لڑکے تھے اور لڑکا اپنے باپ کا گویا غلام ہی  
ہوتا ہے ۱۱ مسئلہ اس وقت میں مناسب تھا شاید حمزہ کچھ اور کہہ بیٹھتے دوسری روایت میں ہے کہ ان کا نشا اترنے کے بعد آپ نے  
ان سے اونٹنیوں کی قیمت حضرت علی کو دوائی باب کا مطلب اس فقرے سے نکلتا ہے کہ ان پر از خرا لاؤں اور خرا یک خوشبودار گھاس ہے ۱۲ مسئلہ  
اصل کتاب میں قلائع کا لفظ ہے وہ منقطعہ اور جاگیر دونوں کو شامل ہے شافعی نے کہا آباد زمین کو جاگیر میں دینا درست نہیں ویران زمین میں سے امام حسن  
کو لائیں سمجھے جاگیر دے سکتا ہے مگر جاگیر واریا منقطعہ وراثت کا ملک نہیں ہو جاتا محب طبری نے اسی کا بیان کیا ہے لیکن قاضی عیاض نے کہا اگر امام اس کا حکم بنا  
تو ہمارے سامنے ۱۳ ان کو خلافت حکومت ملے گی تم محروم رہو گے تو صبر کیے رہنا جنگ و جدل نہ کرنا انصار نے اسی حدیث کے موافق عمل کیا  
اور خلیفہ وقت کی اطاعت کی رضی اللہ عنہم ۱۴

إِنْ نَعَلْتَ فَأَكْتَبُ لِأَخَوَاتِنَا مِنْ قُرْبَىٰ بِمِلْحَا  
نَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرًا  
فَامْشُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي ۖ

**باب ۱۱ حَلَبِ الْإِذِلِ عَلَى الْمَاءِ ۖ**

۹۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ  
هَيْلَالِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرٍة  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حَقِّ الْإِذِلِ أَنْ تُحَلَبَ  
عَلَى الْمَاءِ ۖ

**باب ۱۲ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ مَمْرٌ  
أَوْ شَرِبٌ فِي حَائِطٍ أَوْ فِي تَحْلٍ ۖ**

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ  
تَحْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ قَتَمًا تَحْلًا لِلْبَائِعِ فَلِلْبَايعِ  
الْمَمْرُ وَالسَّقَى حَتَّى يَرْفَعَ وَكَذَلِكَ  
رَبِّ الْعَرَايَةِ ۖ

۹۲۲- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنِي  
الْإِسْنِدُ حَدَّثَنِي أَبُو شُعَيْبٍ عَنْ سَالِمِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ  
تَحْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ قَتَمًا تَحْلًا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْرِيَهُ  
الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا أَوْ لَهَ مَالًا فَلِلْبَايعِ

تو ہمارے بھائی قریش کے لوگوں کو بھی ویسے ہی جاگیروں کی  
سند میں لکھ دیجیے آپ نے اس کو پسند نہ فرمایا اور ارشاد ہوا  
تم میرے بعد دیکھو گے دوسرے لوگ تم پر مقدم رکھے گئے  
تو مجھ سے ملے تک صبر کیے رہنا۔

**باب پانی کے پائس اونٹنیوں کو دوسنا**

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے  
محمد بن قلیح نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے  
ہلال بن علی سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ نے فرمایا اونٹنیوں کا یہ حق ہے کہ ان کا دودھ پانی کے  
پاس دو ہا جائے ۱۱

**باب باغ میں گزرنے کا حق یا کھجور کے درختوں  
میں پانی پلانے کا حصہ۔**

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پیوند کرنے کے  
بعد کھجور کا درخت بیچا تو اس کا میوہ (جو درخت پر ہو) بیچنے والے  
ہی کا ہے اور جب تک وہ اپنا میوہ اٹھالے اس کو وہاں جانے  
اور درخت کو پانی پلانے کا حق ہوگا اور ایسا ہی عربیوں کو بھی ۱۲

ہم کو عبد اللہ بن یوسف نے خبر دی کہا ہم سے لیث نے  
بیان کیا کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے سالم بن عبد اللہ  
سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمانے تھے جو کوئی پیوند لگانے کے  
کھجور کا درخت خریدے تو اس کا میوہ (جو درخت پر ہو) بائع کا ہوگا  
مگر جب خریدار اس کی شتر لے کر لے اور جو کوئی مال والا غلام خریدے

۱۱ کہ یہ کھجور پانی پر اکثر محتاج لوگ جمع ہوتے ہیں وہ بھی دودھ پینے ۱۲ منہ ۱۳

۱۳ منہ ۱۴ عربیہ کا ذکر اور گز پکا ہے ۱۵ منہ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُبْعِ الْعَمَاءِ يَجْتَمِعُهُمَا مِنَ التَّيْمَنِ اسْتَسْمَى كُحْلُ رُكْبَةٍ بَدَلَ اِنْدَازِ سَ حَبِ پَانچ و سق کے انداز یا  
يُنَادُونَ خُمْسَةً اَوْ سِتًّا اَوْ فِي خُمْسَةٍ وَسِتٍّ اَوْ ثَلَاثٍ پَانچ و سق ہو یہ شک داؤد بن حصین نے کی۔

ہم سے ذکر یا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ابو اسامہ  
نے خبر دی کہا مجھ کو ولید بن کثیر نے خبر دی کہا مجھ کو بشیر  
بن یسار نے جو بنی حارثہ کے غلام تھے اُن سے رافع  
بن خدیج اور سہل ابن ابی حمزہ دونوں نے بیان کیا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاہنہ سے منع کیا یعنی  
درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل بیچنے سے البتہ عریاواں  
کو اس کی اجازت دی امام بخاری نے کہا ابن اسحاق نے کہا  
مجھ سے بشر نے ایسی ہی حدیث بیان کی۔

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا  
باب قرض لینے اور قرض ادا کرنے اور حجر  
کرنے اور مفلسی منظور کرنے کے بیان میں۔  
باب جو شخص قرض کوئی چیز خریدے اور اس کے  
پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکنی نے بیان کیا کہا ہم کو  
جریر نے خبر دی انہوں نے معیر سے انہوں نے شعبی سے  
انہوں نے جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے انہوں نے کہا میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا آپ نے  
فرمایا تیرا اونٹ کیسا ہے تو اس کو بیچتا ہے میں نے  
عرض کیا جی ہاں بیچتا ہوں آخر میں نے آپ کے ہاتھ  
بیچ ڈالا جب آپ مدینہ میں آئے تو میں اونٹ لے کر

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا  
أَبُو اسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ  
أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَمَزَةَ  
حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْمَرْبُوتَةِ بَيْعِ التَّيْمَنِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَوَاكِي  
وَأَنَّهُ إِذَا نَ كُفُّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ  
إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ مِثْلَهُ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
كِتَابُ فِي الْإِسْتِغْثَاةِ وَادِّاءِ  
الَّذِينَ وَالْعَجْرَةِ وَالْفَلْسِ

بَابُ ۶۰ مَنِ اشْتَرَى بِالْذَّيْنِ لَيْسَ  
عِنْدَهُ ثَمَنُهُ أَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ  
عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ غَزَاْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمْ قَالَ كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ  
أَتَبِيعُ بِهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبَعَثَهُ أَبَاهُ  
فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ عَدَّ دُونَ  
إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَكَأْطَا نِي

۱۔ یہ تعلق ہے کہ امام بخاری نے ابن اسحاق کو نہیں پایا حافظ نے کہا مجھ کو یہ تعلق موصول نہیں ہے اس لئے حجر کہتے ہیں تعلق ترک دینا حاکم  
جس شخص کے لیے جو غیر عقل یا ثمرت قرض کے مناسب سمجھتا ہے تو یہ حکم دیتا ہے کہ کوئی بیع شرعاً کرے اگر کرے تو وہ باطل ہے اس کو حجر کہتے ہیں اس لئے  
میں سے ترجمہ بیان نکلتا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے اس وقت آپ کے پاس قیمت نہ تھی مدینہ میں آکر آپ قیمت دی

ثَنَّهُ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَدَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ النَّهْمِيِّ فِي السُّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّى طَعَامًا مِنْ يَمُودِي إِلَى أَجْلِ وَرَحْنَةٍ دَرُ عَائِمٍ حَدَّثَنِي۔

بَابُ ۱۱ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَوْ إِتْلَاقَهَا۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْعَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَاقَهَا أَتَمَّ اللَّهُ اللَّهُ۔

بَابُ ۱۲ إِذَا الدَّيُونُ دَخَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُوَدُّوا الْأَمْنَتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بَصِيرًا۔

آپ پاس پنچا آپ نے مجھے اُس کی قیمت دے دی

ہم سے معنی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسود بن یزید نے بیان کیا کہا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خریدا وعدے پر اور اپنی لوسے کی زرہ (قیمت کے بدلے) اس کے پاس رکھ دی۔

باب جو شخص لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے اور جو ہضم کرنے کی نیت سے لے (برباد کرنے کو)

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابو العیث سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص لوگوں کا مال اُس نیت سے لے کہ اس کو ادا کرے گا تو اُس کی طرف سے ادا کر دے گا اور جو شخص اس کو تباہ کرنا چاہے گا تو اللہ اس کو تباہ کر دے گا۔

باب قرضوں کا ادا کرنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ فساء میں) فرمایا اللہ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں اُن کو ادا کرو اور جب تم لوگوں کا جھگڑا ہو فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو اللہ جو تم کو نصیحت کرتا ہے وہ بہت اچھی ہے اور سب کچھ سنتا دیکھتا ہے۔

۱۔ یعنی خریدے یا قرض لے ۲۔ منہ سے ۳۔ یعنی قرض ادا کرنے کی نیت سے قرض لے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے یا تو دنیا ہی میں اس کا قرض ادا کر دیتا ہے یا اگر مفلس کی وجہ سے وہ ادا نہ کر سکے تو آخرت میں اس کو عذاب نہ ہو گا جو فرمایا اللہ اس کو تباہ کرے گا تو یہ دنیا ہی میں ہوگی یا آخرت میں ۴۔ منہ سے ۵۔ اہم بخاری اس آیت کو اس لیے لائے کہ جو امانت کے ادا کرنے کا اللہ نے حکم دیا حالانکہ اس کی ذمہ داری عین پر نہیں ہوتی تو قرض کا ادا کرنا بطریق اولیٰ لازم ہو گا کہ

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو شَيْمَاءٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
 وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَلَمَّا أَبْصَرَ بَعْضُ أَحَدِنَا قَالَ مَا أَحَبُّ  
 أَنَّهُ يُعَوَّلَ بِي ذَهَبًا تَنْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ  
 دِينَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا دِينَارًا أَوْ صِلَةً  
 لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ  
 الْأَقْلَوْنَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا  
 وَهَكَذَا أَوْ أَشَاسَ أَبُو شَيْمَاءٍ بَيْنَ  
 يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَتَلَيْكَ  
 مَا هُمْ وَمَا مَكَانَكَ وَتَقْدَمَ غَيْرُ  
 بَعِيدٍ فَسَمِعْتُ مَوْتًا نَارِدَتْ أَنَّ ابْنَهُ  
 ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ مَكَانَكَ حَتَّى آتِيكَ  
 فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِي  
 سَمِعْتُ أَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ  
 قَالَ وَهَلْ سَمِعْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَتَانِي  
 جَبْرِئِيلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ  
 مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ  
 إِلَّا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا  
 دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَرَأَيْتُ فَعَلَ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے ابو شیماء  
 (مجدربہ) نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے  
 زید بن وہب سے انہوں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے  
 کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے  
 احد کا پہاڑ جب دیکھا تو فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ یہ پہاڑ  
 سارا سونے کا ہو جائے اور پھر اس میں سے ایک دینار  
 بھی میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار  
 رہے تو رہے جس کو میں نے قرعہ ادا کرنے کے لئے  
 رکھ لیا ہو پھر فرمایا دیکھو جو دولت مند ہیں وہی محتاج  
 ہیں مگر جو اس طرح خرچ کرے ابو شیماء راوی نے  
 سامنے اور داسنے بائیں اشارہ کیا اور ایسے لوگ تھوڑے  
 ہیں اور فرمایا یہیں ٹھہرا رہے آپ تھوڑی دور آگے بڑھ  
 گئے میں نے کچھ آواز سنی اور چاہا ادھر جاؤں پھر مجھ  
 کو آپ کا فرمانا یاد آیا کہ یہیں ٹھہرا رہے جب تک میں  
 تیرے پاس آؤں جب آپ تشریف لائے تو میں  
 نے پوچھا یہ آواز کیا تھی جو میں نے سنی تھی آپ نے  
 فرمایا تو نے سنی تھی میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا ہوا  
 یہ کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہنے  
 لگے تمہاری امت کے لوگوں میں سے جو کوئی مر جائے  
 وہ شریک نہ کرنا ہو تو جنت میں جائے گا میں نے کہا  
 اگرچہ وہ ایسے ایسے کام کرتا ہو (زنا اور چوری)

۱۔ یعنی آخرت میں ان کو ثواب کی کمی ہوگی۔ آنا کر غنی تر نہ محتاج تر نہ ۱۲ منہ ۱۵ مطلب یہ ہے کہ روپیہ جوڑ کر نہ رکھا جب اللہ نے  
 دیا تو کھایا کھلایا محتاجوں کو ادھر ادھر جہاں دیکھا تقسیم کیا ۱۲ منہ ۱۵ جو روپیہ ملنے کے بعد سب خرچ کر ڈالیں ورنہ اکثر لوگ  
 روپیہ سے محبت پیدا کر لیتے ہیں اور اس کو جوڑ کر رکھتے ہیں نہ آپ کھاتے ہیں نہ دوسروں کو کھلاتے ہیں کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا  
 میں ان کو ہمیشہ رہنا ہے حاشا و کلام کرتے وقت اپنے لیے حسرت اور ندامت جوڑتے ہیں ۱۲ منہ

كَذَلِكَ قَالَ نَعَمْ ۝

۹۳۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ عَنْ شَيْبٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا آدَنِيُّ عَنْ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ شَرِكَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا يَسْتُرْنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَمِثْلُ مِثْنَةٍ شَيْءٍ إِلَّا تَنَحَّى أَرْضِيهِ لَكَ بَيْنَ تَوَاكُلٍ صَالِحٍ وَعَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

باب ۱۲۱۱ اسْتِقْرَاضُ الْإِبِلِ ۝

۹۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو لَوَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ بَيْتَةَ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا تَقَاعَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْلَطَ لَهُ فَمَهْمًا أَمْنًا فَقَالَ دَعُوهُ يَا نَاصِبُ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيدًا فَأَعْطُوهُ ۝

انہوں نے کہا ہاں

ہم سے احمد بن شعیب بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے والد نے انہوں نے یونس سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو تب بھی مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ تین دن گزر جائیں اور اس میں سے کچھ سونا میرے پاس رہے ہاں قرض ادا کرنے کے لیے کچھ میں رکھ چھوڑوں تو اور بات ہے اس حدیث کو صالح اور عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا

باب اونت قرض لبنا

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو سلمہ بن کھیل نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے ابو سلمہ سے سنا وہ ہمارے گھر میں بیان کرتے تھے کہ ابو ہریرہؓ نے روایت کی ایک شخص نے (عربان یا دوسرا کوئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تقاضا کیا اور سخت کلامی کی آپ کے اصحاب نے اس کو سزا دینا چاہا آنحضرت نے فرمایا جانے دو جس کا کچھ حق نکلتا ہو وہ ایسی

۱۔ باب کا مطلب اس قرض سے نکلتا ہے مگر وہ دینا رہے تو ہے جس کو میں نے قرض ادا کرنے کے لیے رکھ لیا ہو کہ اگر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر ہر شخص کو کرنا چاہیے اور اس کا ادا کرنا خیرات کرنے پر مقدم ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ خیرات کرنے کے لیے کوئی شخص بلا قرض قرض لے تو جائز ہے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ ادا کرنے کی نیت ہو تو جائز ہے بلکہ ثواب ہے عبد اللہ بن جعفر نے ضرورت قرض لیا کرتے لوگوں نے وجہ پر بھی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قرضدار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے میں اس کے ساتھ رہے اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص نیک کاموں میں خرچ کرنے کی وجہ سے قرضدار ہو جائے تو پروردگار اس کا قرض غیبی ادا کر دیتا ہے ہمارے مرشد مولانا فضل رحمان صاحب مراد آبادی قدس سرہ مسافروں کی خدمت گذاری کیا کرتے اور بعض متوکل تھے جب انتقال ہوا اس وقت کئی ہزار کے قرضدار تھے انکی قبر پر بہت سے لوگ جمع تھے ایک شخص کھڑے ہوئے اور کہنے لگے مولا نا میرے جس کا قرض ہوا ایمان سے تبادلا دے میں ان کی قبر پر رکھ دیتا ہوں اٹھائے چنانچہ قرض خواہ یہیں کر حاضر ہوئے اور انہوں نے سب کا قرض دم دم دیا چنانچہ کمال فضل و کرم ہو گیا اور اللہ و افضل العظیم ہمارے کہنے لگا ہاں یہ سزا دیتا

أَيَّاهُ وَقَالُوا لَا تَجِدُوا إِلَّا أَشْقَىٰ مَنْ سَبَقَهُ  
اشْتَرَوْهُ فَأَعْطَوْهُ أَيَّاهُ فَإِنْ خَيْرُكُمْ  
أَحْسَنُكُمْ فَعَنَّا ۖ

### بَابُ حَسَنِ النَّقَاضِ -

۹۳۳ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُدَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ  
رَجُلٌ فَمَقِيلٌ لِمَا كُنْتَ تَقُولُ قَالَ كُنْتُ هَالِكًا النَّاسَ  
فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُسِيرِ وَأُخَفِّفُ عَنِ  
الْمُعِيرِ نَخَفُكَ قَالَ أَبُو  
مَسْعُودٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

بَابُ الْهَلْ يُعْلَى الْكِبَرُ

مِنْ بَيْنِهِ ۖ

۹۳۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ  
سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَكَنَةُ بْنُ كَهْمِيلٍ  
عَنْ أَبِي سَكَنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَّقَا ضَاهُ بَعِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَوْهُ فَقَالُوا مَا نَجِدُ

باتیں کہہ سکتا ہے ایک اونٹ خریدو اس کو دے دو  
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کا سا اونٹ تو نہیں ملتا اس  
سے بڑھیا ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی خرید کر دے دو تم  
میں اچھے دہی لوگ ہیں جو قرمن اچھے طور سے ادا کریں۔

### باب نرمی سے تقاضا کرنے کا ثواب

ہم سے مسلم نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے  
انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے ربیع بن خراش  
سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے  
ایک شخص مر گیا اس سے پوچھا (تیرے پاس کوئی نیکی ہے  
وہ کہنے لگا میں بیوپاری آدمی اتنا حق کہ مالدار کو جس  
مہلت دیتا تھا اور نادار کو معاف کر دیتا تھا آخر وہ بخشتا  
گیا ابو مسعود رضی نے کہا میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنی ہے۔

### باب فرحنے کے اونٹ کے بدل اس

سے زیادہ عمر کا اونٹ دینا

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ قطان  
سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا  
مجھ سے سلمہ بن کھیل نے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہ سے  
انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے ایک (گنوار) شخص آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ایک اونٹ کا تقاضا آپ  
پر کرنے لگا آپ نے فرمایا اس کا اونٹ دو لوگوں نے کہا

فقیر محمد بن عبد المطلب کی ولادت میں چھوٹا ہونے اور قرعہ کو لانے کی عادت تھی ۱۳ سن ہوئی صغیر ہوا ۱۴ سن عربیہ میں سے نکلتا ہے اونٹ کی مثل اور جانور بھی ہیں  
اُن کا قرع لینا درست ہے ویسا ہی جانور اس کا بدل ادا کرے اہل حدیث اور سفیان ثوری اور شافعی اور مالک اور حنبلیہ یہی کہتے ہیں پر امام  
ابو حنیفہ نے اس کو ناجائز رکھا ہے اور جس حدیث سے دلیل ہے کہ حیوان کی بیع حیوان کے ساتھ اودھار منع یہی اول تو مرسل ہے  
دوسرے اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں طرف اودھار ہو تو منع ہے ۱۲ سن ۱۵ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۳ سن



إِلَّا بِنَا أَفْعَلُ مِنْ سِنِيهِ فَقَالَ الرَّجُلُ  
أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللَّهُ تَعَالَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَوْهُ فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ  
النَّاسِ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

باب ۱۵۱ حَبْنُ الْقَضَاءِ

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ  
عَنْ سَلَمَةَ عَنْ رِبِّي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سِتْرٌ مِمَّنَ الْإِبِلِ نَجَاءً يَتَقَامَاهُ فَقَالَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَوْهُ فَطَلَبُوا  
سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا الْأَسْبَاقُ فَقَرَعَا  
فَقَالَ أَعْطَوْهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي وَفَى اللَّهُ  
بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَدٌ حَدَّثَنَا وَسْعَةُ  
حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دَنَاسٍ عَنْ جَابِرِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ  
مِسْعَرُ أَمَا تَعَالَى مَضَى فَقَالَ مَسَلِ  
رُكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي  
وَرَادَنِي

باب ۱۵۲ إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ

اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا اونٹ موجود ہے تب وہ شخص  
کہنے لگا آپ نے میرا پورا حق دے دیا اللہ آپ کو پورا ثواب  
دے آپ نے فرمایا وہی اونٹ دے دو اچھے وہی لوگ  
ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کریں

باب ۱۵۳ اچھی طرح سے ادا کرنا

ہم سے ابو نعیم فضل بن وکیع نے بیان کیا کہا ہم سے  
سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پر ایک شخص کا اونٹ ایک عمر کا قرض تھا وہ آپؐ تقاضا  
کرنے آیا آپؐ نے (صحابہؓ سے) فرمایا اس کا اونٹ دو  
انہوں نے ڈھونڈا تو اس عمر کا اونٹ نہ پایا البتہ زیادہ  
عمر کا موجود تھا آپؐ نے فرمایا وہی دے دو وہ کہنے  
لگا آپؐ نے میرا قرض بھر لو پورے دیا اللہ آپؐ کو بھر لو ثواب  
آپؐ نے فرمایا دیکھو تم میں وہی اچھے لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کریں  
ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر  
نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے انہوں نے جابر بن  
عبد اللہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پاس آیا آپؐ اس وقت مسجد میں تھے مسعر نے کہا میں سمجھتا  
ہوں محارب نے کہا چاشت کا وقت تھا خیر آپؐ نے فرمایا  
(نیتہ المسجد کی) دو رکعتیں پڑھ اور میرا کچھ قرض آپؐ پر نکلتا  
تھا آپؐ نے ادا کیا اور کچھ زیادہ دیا۔

باب ۱۵۴ قرض دار قرضہ سے کم ادا کرے اور قرض خواہ

لے جو قیمت میں اس کے اونٹ سے زیادہ ہے کیونکہ اس کا اونٹ پاٹھا تھا نہ منہ سلہ یہ آپؐ کا حسن خلق تھا حالانکہ اس نے سختی سے تقاضا  
کیا اور کوئی ہوتا تو اس کا قرض بھی نہ دیتا سست جواب دے کر نکال دیتا اگر حکم بھی کرتا تو اس کے داہی ہتی سے ایک پیسہ بڑھ کر نہ دیتا  
مگر آپؐ نے ہدی کے بدل نیکی کی اور قدرت کے ساتھ تواضع یہ بہت مشکل ہے اور آپؐ کے برحق پیغمبر ہونے کی ایک بڑی نشانی ہے  
قسطلانی نے کہا بلا شرط قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا منع نہیں بلکہ مستحب ہے اور قرض خواہ کو اس کا لینا جائز ہے اگر نہ

وَحَلَّلَهُ فَهُوَ حَاجِزٌ

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا جَدُّهُ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَاهُ قَتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَرِيعًا وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَدَّ الْغُرْمَاءُ مِنِّي حَقَّهُمْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا أَمْرًا حَاطِيًا وَيُحْلِلُوا إِنِّي فَأَبَوُا لَكَ يُعْطِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِيًا وَقَالَ سَنَعُدُّكَ عَلَيْكَ نَعْدًا عَلَيْكَ حِينَ أَصْبَحَ نَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَانِي نُسْرًا بِالنَّبْكَةِ فَبَعَدْتُ ثُمَّ فَفَضَّيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ تَمْرٍ هَا.

بَابُ إِذَا قَاضَى أَدَّ حَازِقَهُ فِي الدَّيْنِ تَمْدَادًا بِتَمْرِ أَوْ غَيْرِهِ

معاف کر دے تو جائز ہے یہ

ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو یونس نے، انھوں نے زہری سے کہا، مجھ سے عبد اللہ یا عبد الرحمن بن کعب بن مالک نے بیان کیا، اُن کو جابر بن عبد اللہ نے خبر دی، اُن کے والد اُسد کے دن شہید ہوئے دو قرض دار تھے قرضخواہوں نے اپنے قرض کے لیے سخت تقاضا کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیان کیا آپ نے قرضخواہوں سے کہا ایسا کرو باغ میں جتنی کھجور ہے وہ سب لے لو باقی قرض معاف کر دو انہوں نے نہ مانا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ کا میوہ اُن کو نہ دیا اور مجھ سے یہ فرمایا صبح کو ہم تیرے باغ میں آئیں گے (قرضخواہوں کو بلوایا) پھر صبح آپ تشریف لائے باغ میں گھومے اور میوے میں برکت کے لیے دعا فرمائی میں نے جو کھجور کاٹی تو سب کا قرض ادا کر دیا اور کچھ بچ رہی۔

باب اگر قرض ادا کرتے وقت کھجور کے بدل اتنی ہی کھجور یا اور کوئی میوہ یا اناج اسی میوے یا اناج کے بدل برابر باپ تول کر یا انداز کر کے دے تو درست ہے

۱۵۔ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب کتاب میں وحللہ ہو وادعطف کے ساتھ اکثر نسخوں میں اوصلہ ہے تو ترجمہ یوں ہو گا جب قرضدار قرضخواہ کے حق سے کم دے اور وہ راضی ہو جائے یا معاف کر دے تو یہ جائز ہے ابن بطال نے کہا صحیح وادعطف کے ساتھ ہے ۱۲ منہ ۱۵ آپ کا یہ فرمانا بر طریق حکم تھا ورنہ ان کو ماننا قرض ہو جاتا بلکہ آپ نے بطور صلاح خیر کے ان کو یہ مشورہ دیا اگر وہ سارا باغ لے لیتے تو فائدہ میں رہتے ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جائے مگر پروردگار عالم کو تو جابر کا فائدہ کرنا منظور تھا وہ لوگ کم قسمت تھے جابر خوش بھیجب قرض کا قرض ادا ہو گیا میوہ کھانے کے لیے بچ گیا ۱۲ منہ ۱۵ اس باب کے لے سے اہم بخاری کی غرض یہ ہے کہ گو کھجور کی بچ کھجور کے بدل یا کوئی میوے کی اسی میوے کے بدل انداز سے جائز نہیں نہ اس میوے کی بچ جو درخت پر ہو بیٹے تر ہو خشک میوے کے بدل کیونکہ اس میں کمی زیادتی کا احتمال ہے بجز غریب کے مگر قرض کجا ادا کا حکم علیحدہ ہے قرض ادا کرتے وقت اگر باغ کا میوہ جو درختوں پر ہو اسی خشک میوے کے بدل جو قرض آتا ہو انداز کر کے دیدے تو جائز ہے باب کی حدیث سے صاف اس کا جواز نکلتا ہے کسی لیے کہ آنحضرت نے پہلے جابر کے قرضخواہوں کو یہی صلاح دی کہ وہ اپنی خشک کھجور کے بدل جو جابر کے باب پر قرض آتی ہے باغ کی تر کھجور جو درختوں پر تھی لے لیں ۱۲ منہ

٩٣٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنِذِرِ حَدَّثَنَا  
أَنَسُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ذَكْوَيْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا  
ثَوْبٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسُقِيَ الرَّجُلُ مِنْ  
الْيَمُودِ فَاسْتَنْظَرَ جَابِرٌ فَأَتَى أَنْ يُظْفَرَهُ  
فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِيُشْفِعَ لَهُ إِلَيْهِ فَبَاءَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَمُودِيَّ لِيَأْخُذَ  
ثَمَّ خَلِيهَ بِالَّذِي لَهُ فَأَتَى فَدَخَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشَى فِيهَا  
ثُمَّ قَالَ لِحَابِرِ بْنِ جَدَّةَ نَاوِزُ لَهُ الَّذِي لَهُ  
فَجَدَّاهُ بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَاوِزَاهُ ثَلَاثِينَ وَسُقِيَ وَفَضَّلْتُ لَهُ  
سَبْعَةَ عَشَرَ وَسُقِيَ فَبَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ  
فَوَجَدَهُ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ نَلَمَا أَنْصَرَفَ أَخْبَرَهُ  
بِالْفَضْلِ فَقَالَ أَخْبِرْ ذِيكَ ابْنَ الْخَطَّابِ  
فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ  
لَقَدْ مَكَتَ حِينَ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ٢١٨ مِّنِ اسْتِعَاذِ مِنَ الدَّيْنِ

٩٣٩- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس  
نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے وہب بن کیان  
سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے ان کے والد شہید  
ہوئے اور تیس وسق کھجور ایک یہودی کا قرضہ چھوڑ گئے  
جابر نے اس یہودی (البو شعم) سے مہلت مانگی اس نے  
مہلت دی جابر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض  
کیا تاکہ آپ اس یہودی سے سفارش کریں خیر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور یہودی سے فرمایا تو ایسا کر  
اپنے قرض کے بدل اس کے باغ کی ساری کھجور لے لے  
اس نے نہ مانا آخر آپ خود باغ میں تشریف لے گئے وہاں  
چلے پھرے پھر جابر سے فرمایا تو کھجور کاٹ اور اس کا قرض  
ادا کر جابر نے آپ کے لوٹ آنے کے بعد کھجور کاٹی اور یہودی  
کے تیس وسق پورے دے دیئے اور سترہ وسق کھجور  
جابر کو بیچ رہی جابر یہ حال کہنے کو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم پاس آئے دیکھا تو آپ عمر کی نماز پڑھ رہے ہیں  
جب نماز سے فارغ ہوئے تو جابر نے یہ حال کہا آپ  
نے فرمایا ذرا عمر کو تو خبر دو جابر نے عمر سے یہ کہنے لگے  
انہوں نے کہیں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا جب آپ باغ  
میں چل پھر رہے تھے کہ اس کے میوے میں منور برکت ہو گئی  
باب قرض سے اللہ کی بیاہ مانگنا۔

باب قرض سے اللہ کی پناہ مانگنا۔

ہم سے اسمعیل نے بیان کیا کہما فح سے میرے بھائی

۱۰ یہ آپ کا معجزہ تھا عرب لوگوں کو کھجور کا بودہ رفتوں پر سوار کیا انداز ہوتا ہے کہ کھجور کا ٹکڑا کر تو لیں باپیں تو اندازہ بالکل صحیح نکلتا ہے سیر و سیر کی کمی بیشی ہو  
ہو تو یہ ادبات ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ ڈیڑھ گز سے زیادہ کافرق نکلتے کھجور پہلی ہی سے زیادہ ہوتی تو سمود دی خوشی سے باغ کا سب میوہ اپنے قریب  
کے بل قبول کر لیتا مگر وہ سمود تیس دست سے بھی کم معلوم ہوتا تھا آپ کے وہاں پھر نے اور دعا کرنے کی برکت سے وہ ہم وطن ہو گیا یہ امر عقل  
کے خلاف نہیں ہے حضرت علیؑ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کے معجزے مکرر کر کر ظاہر ہو رہے ہیں لہذا

أَخْبَى عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْبٍ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّاسِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ  
لَهُ تَائِلٌ مَا أَكْثَرُ مَا سَتَعْبِدُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنْ الرَّجُلُ إِذَا  
خَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَّبَ وَوَعَدَ  
فَنُكِلَ.

بَابُ ۹۱ الصَّلَاةِ عَلَى مَا تَرَكْتَ

دِينًا.

۹۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ حَدِثِي بِنْتِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَا كَانَتْ  
فِيهِ دِينُهُ وَتَرَكَ صَلَاتَهُ  
فَالَيْنَا.

(عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد  
بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں  
گناہ سے اور قرض داری سے ایک شخص (حضرت عائشہ رضی  
اللہ عنہا) نے پوچھا یا رسول اس کی کیا وجہ ہے جو آپ قرض داری  
سے بہت پناہ مانگا کرتے ہیں آپ نے فرمایا آدمی جب  
قرضار ہوتا ہے اور بات کتا ہے تو جھوٹ اور وعدہ کرتا  
ہے تو خلاف۔

باب قرضدار پر جنازہ کی نماز پڑھنا۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے  
انہوں نے حدیث بن ثابت سے انہوں نے ابو حازم سے  
انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص مال چھوڑ جائے وہ  
اس کے وارثوں کو ملے گا اور جو مال بچے اور قرض داری چھوڑ  
جائے اس کے ہم قرضدار ہیں۔

۱۱۔ اس حدیث میں جو قرض داری سے آپ نے پناہ مانگی اس سے یہ نہیں نکلتا کہ قرض لینا ناجائز ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرض داری کی بلائیں  
سے خدا محفوظ رکھے ۱۱۔ منسلک اس باب کے لانی سے یہ غرض ہے کہ قرضدار ہونے سے دین میں کوئی خلل نہیں آتا اور اسی لیے قرضدار پر جنازہ  
کی نماز پڑھی جاتی ہے شروع اسلام میں جب مسلمان نادر تھے آپ نے اپنی ذات سے قرض دار پر جنازہ کی نماز پڑھنا چھوڑ دیا تھا تو کہ قرض داری  
سے بچتے رہیں جب ملک فتح ہونا شروع ہوئے اور مسلمان مالدار ہو گئے تو آپ قرضدار پر نماز پڑھنے لگے اس کا قرض اپنے ذمہ لینے لگے  
۱۱۔ منسلک یعنی اس کے بال بچوں کو پرورش اس کا قرض ادا کرنا ہمارے ذمہ ہے یعنی بیت المال میں سے یہ خرچہ دیا جائے گا بحان اللہ اس  
سے زیادہ شفقت اور عنایت کیا ہوگی جو حضرت رسول اللہ کو اپنی امت سے غمی باپ بھی اپنے بیٹے پر اتنا مہربان نہیں ہوتا جتنے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم مسلمانوں پر مہربان تھے یہی وجہ تھی کہ مسلمان بھی سب آپ پر جان و دل سے خدا کے مسلمانوں کی حکومت کیا تھی ایک جمہور دین غنی ملک  
کے انتظام اور آمدنی میں مسلمان سب برابر کے شریک اور بیت المال یعنی خزانہ ملک ہمارے مسلمانوں کا حصہ تھا یہ نہیں کہ وہ بادشاہ کا ذاتی مال سمجھا  
جائے کہ جن طرح چاہے اپنی خواہشوں میں اس کو لٹائے تو وہ لالے تلے کہ جو مسلمان فاقے مرتے رہیں جیسے ہمارے نمازیں عموماً مسلمان مسکین و یتیموں کا حال ہے

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَمزة عَنْ أَبِي  
هَمزة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَذِلُّ بِهِ فِي  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَقْرَبُ إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ  
أَذِلُّ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّكُمْ  
مُؤْمِنٌ مَا كَذَبْتُكَ مَا لَا تَذِلُّهُ  
عَصْبَتُهُ مَنْ كَانُوا وَمَنْ تَزَكَّ دِينًا  
أَوْ مَنَاعًا فَلَيْسَ بِنَبِيٍّ فَانَا

مُؤَدَّاهُ۔

باب ۱۲ مَطْلُ النِّعَى ظُلْمٌ۔  
۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى  
عَنْ مَعْبُودٍ عَنْ هَارِمِ بْنِ مُثَنِيٍّ أَخِي وَهَبِ  
بْنِ مُثَنِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هَمزة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ  
النِّعَى ظُلْمٌ۔

باب ۱۳ لِمَصَاحِبِ النَّحْوِ مَقَالٌ وَ  
يُذَكَّرُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَأَنَّ الْوَاحِدَ يُحِلُّ عَقْدَ بَيْتِهِ دَرَعًا مَنَةً

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عامر  
مقدسی نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے ہلال  
بن علی سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے انہوں  
نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں جس سے مجھ کو سب سے زیادہ  
نزدیک کا رشتہ نہ ہو دنیا اور آخرت دونوں میں تم (سورۃ  
احزاب کی) یہ آیت پڑھو پیغمبر مومنوں سے خود ان سے  
زیادہ تعلق رکھتے ہیں پھر جو کوئی مومن مرجائے اور مال چھوڑ  
جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا جو اس کے وارث ہوں  
اور جو کوئی قرمتہ ٹال بچے چھوڑ جائے وہ میرے پاس آئے  
میں اس کا بعد و بستان کروں گا۔

باب مالدار ہو کر ظالم ٹولا کرنا ظلم ہے  
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الاعلیٰ نے  
انہوں نے معبود سے انہوں نے ہارم بن مثنیٰ سے جو وہب  
بن مثنیٰ کے بھائی تھے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا  
وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا قرمن  
ادا کرنے میں دیر لگانا ستم (گناہ) ہے۔

باب جس شخص کا حق نکلتا ہو وہ تقاضا کر سکتا ہے  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے  
فرمایا مالدار قرمن ادا کرنے میں دیر لگائے تو اس کو بے عزت

۱۔ یعنی جتنا ہر مومن خود اپنی جان پر آپ مہربان ہوتا ہے اس سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مہربان ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ  
آدمی گناہ اور کفر کر کے اپنی تئیں ہلاکت ابدی میں ڈالنا چاہتا ہے اور آنحضرت اس کو بچانا چاہتے ہیں اور فلاح ابدی کی طرف لے جاتا ہے ۱۱۔ منہ  
۲۔ یعنی جو شخص مالدار ہو اس کو چاہیے کہ قرمتہ فوراً ادا کر دے اپنے وقت پر لیکن مالدار ہو کر پھر قرمن خواہوں سے جملہ حوالہ کرنا اس کا قرمن  
نہ دینا سخت گناہ ہے علما نے کہا ہے کہ ایسے شخص کی گواہی قبول نہ ہوگی ۱۱۔ منہ ۱۲۔ اس کو امام احمد اور اسحاق نے  
اپنی مسندوں میں اور ابو داؤد اور نسائی نے تھلا ۱۱۔ منہ

قَالَ سَفِينٌ عَنْ مَنْكَ يَقُولُ مَطْلَقَتِي وَعَقُوبَتِي  
الْمَحْبُوسُ -

۹۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَلَ يَتَقَانَا هُ  
نَاغِلًا لَهُ نَهْمٌ يَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالَ  
دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ  
مَقَالًا ه

باب ۲۲۲ إِذَا وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ  
مُقْبِلٍ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدَّيْعَةِ  
فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا انْقَلَسَ  
وَكَبَّتَيْنِ لَمْ يَجْزِ حَقُّهُ وَلَا يَبْعُهُ وَلَا  
شِرَآؤُهُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ تَعْنَى  
عُثْمَانَ مَنِ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ  
أَنْ يُقْلَسَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ عَرَى مَتَاعَهُ  
يَعْنِيهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ه

۹۴۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ  
خُزَّامَةَ أَنَّ عَمَّارَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ

کرنا اور لو دینا درست سے سیفیان ثوری نے کہا بے عزت کرنا یہ  
ہے اس سے کہہ تو نے ٹالم ٹولا کیا اور سزا دینا یہ ہے کہ قید کیا جائے  
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ سے انہوں  
نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اپنے قرض کا آپ  
سے تقاضا کر رہا تھا اس نے سخت کلامی کی صحابہ رضی اللہ عنہم  
اس کو ٹھٹھکا چاہا آپ نے فرمایا جانے دو جس کا کچھ حق نکلتا ہو  
وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے۔

باب اگر بیع یا قرض یا امانت کا مال بجنسہ مفلس شخص  
کے پاس مل جائے تو جس کا مال ہے وہ دوسرے قرض خواہوں  
سے زیادہ اس کا حقدار ہوگا اور امام حسن بصری نے کہا  
جب کوئی دیوالیہ ہو جائے اس کا دیوالہ بن (حاکم کے سامنے)  
کھل جائے اب اس کا آزاد کرنا بیچنا خریدنا کچھ درست نہ  
ہوگا اور سعید بن مسیب نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا  
کہ دیوالیہ ہوجانے سے پہلے کسی نے اپنا مال اس سے لے لیا تو وہ  
اسی کا ہو گیا اسی طرح دیوالیہ ہوجانے کے بعد بھی اگر بجنسہ بیچا  
چیز اس کے پاس پائی۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر  
نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھ کو ابو بکر محمد بن  
عمر و بن حزم نے خبر دی ان کو عمر بن عبد العزیز نے ان کو  
ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے انہوں نے

۱۔ جب تک قرض ادا نہ کرے یا اس کی مفلسی ثابت نہ ہو جائے سیفیان کے اس قول کو امام بیہقی نے دلیل کیا ۲۔ منہ ۳۔ مثلاً زید نے عرو کے پاس  
پاس ایک گھوڑا امانت رکھا یا اس کے ہاتھ بیچا یا قرض دیا اب عرو نادار ہو گیا گھوڑا جس کا قرض عرو کے پاس ملا تو زید اس کو لے لیا دوسرے  
قرض خواہوں کا اس میں حصہ نہ ہوگا ۴۔ حافظ نے یہ نہیں لکھا کہ جس کا قول اس نے نکالا ۵۔ منہ ۶۔ اس کو ابو سعید نے کتاب الاموال میں وارد ہونے سے دلیل کیا ۷۔



الَّتِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ  
مِثْقَى فَا شَتْرَاكَ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
فَاخَذَ ثَمَنَهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ-

**باب ۶۲۵** إِذَا أَتَوْتُمُوهُ إِلَى أَجَلٍ  
مُسَمًّى أَوْ أَجَلَكُمُ فِي الْبَيْعِ قَالَ ابْنُ عُثْمَرَ  
فِي الْقَرْضِ إِلَى أَجَلٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ  
أَعْطَى أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ بِهِ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ  
وَقَالَ عَطَاءٌ وَعُمَرُ بْنُ دِينَارٍ هُوَ إِلَى  
أَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي  
جَعْفَرُ بْنُ رِبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
هُمَ مَزْعَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ جُلًّا  
مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضُ بَنِي إِسْرَائِيلَ  
أَنْ يُسَلِّفَهُ فَدَفَعَهُمَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مَسْمُومٍ  
**باب ۶۲۶** الشَّعَاعَةُ فِي وَضْعِ الدَّائِنِ

اپنے مرے پر آزاد کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اس غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے نعیم بن عبد اللہ قرشی نے  
(آٹھ سو درم کے بدل) اس کو خرید لیا آپ نے اس کی قیمت  
کے روپیہ لیے اور انصار کو دے دیئے۔

**باب ایک معین وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا یا بن عقر**  
نے کہا ایک مبعود پر قرض دینے میں کوئی برائی نہیں اگرچہ  
اس کو اپنے روپیوں سے اچھے روپے ملیں جب تک  
اس کی شرط نہ کرے اور عطاء اور عمرو بن دینار نے کہا قرض  
دینے والا اپنی مدت کا پابند رہے گا اور لبیث بن سعد نے  
کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبد الرحمن  
بن ہرمز سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا  
ذکر فرمایا اس نے بنی اسرائیل کے دوسرے شخص سے  
قرض مانگا اس نے ایک معین مبعود پر اس کو قرض دیا  
اخیر حدیث تک۔

**باب قرض میں کمی کرنے کے لیے سفارش کرنا**

**۱** نسائی کی روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اپنا قرض ادا کر کہ مسلم کی روایت میں ہے کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کر اگر اس سے کچھ بچے تو اپنے  
گھر والوں کو دے اگر اس سے کچھ بچے تو اپنے رشتہ والوں کو دے اگر اس سے بھی بچے تو ادھر ادھر بیٹے سائے داہنے بائیں خرچ کر اور شاید  
امام بخاری نے باب کے دونوں مطلب نکالنے کے لیے انہی روایتوں کی طرف اشارہ کیا ۱۱ منسلک بیع تو ایک معین وعدے پر کرنا سب کے نزدیک  
حائر ہے اسی طرح قرض بھی لیکن شافعیہ نے جمہور کے خلاف یہ کہا ہے کہ قرض میں مبعود مقرر کرنا جائز نہیں امام بخاری نے یہ باب لاکر شافعیہ کا رد  
کیا ۱۲ منسلک اس کو ابن ابی شیبہ نے مغیرہ کے طریق سے نکالا میں نے ابن عمرؓ سے کہا میں اپنے ہمسایوں کو ان کی تنخواہ آٹے تک قرض دیا کرتا ہوں  
پھر چلے روپیہ میں ان کو دیتا ہوں وہ اس سے اچھے روپیہ مجھ کو ادا کرتے ہیں انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں جب تو اس کی شرط نہ کرے  
۱۳ منسلک بیع مدت سے پہلے ان کو تقاضا کرنے کا حق نہیں امام مالک نے یہی کہا ہے باقی امام یہ کہتے ہیں کہ وہ ہر وقت جب چاہے اپنے  
قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے اس کو عبد الرزاق نے ابن جریج کے طریق سے واصل کیا انہوں نے عطاء اور عمرو بن دینار سے ۱۴ منسلک اس کو  
خود امام بخاری نے باب الکفالت میں واصل کیا ۱۵ منسلک یہ حدیث اوپر پوری گزر چکی ہے اور یہ دلیل اس وقت پوری ہوتی  
ہے جب اگلی شریعتوں کی باتیں ہمارے لیے شریعت ہوں اور اس میں اختلاف ہے ۱۶ منسلک



۹۲۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أُصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدِينًا فَلَكَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدِّينِ أَنْ يَصْعُقُوا بَعْضًا مِنْ دِينِهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَقَالَ صَتِفْتُ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ عَلَى حَدِيثِهِ حَدَّثَ ابْنُ زَيْدٍ عَلَى حَدِيثِهِ وَاللَّيْنِ عَلَى حَدِيثِهِ وَالْعَجْوَةِ عَلَى حَدِيثِهِ ثُمَّ أَحْضَرْتُهُمْ حَتَّى آتَيْتُكَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَاءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ عَلَيْهِ وَكَانَ بِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوْنِي وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَانَتْ لَمْ يُنَسْ وَغَارَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا فَارْحَفَ الْجَمَلُ فَتَحَلَّكَ عَلَى قَوْكَةٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَ بِعَيْنِيهِ وَكَانَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دُونَا اسْتَأْذَنْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَحْدِثٌ عَقِيدٌ بَعُورٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَرَوْجِئَ يَكُنَا أُمَّ قَيْتًا قُلْتُ قَيْتًا أُصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ وَتَرَكَ جَوَارِيًا هَيْعًا مَرًّا فَتَرَوْجِئُ قَيْتًا تَعْلِمُهُنَّ وَقَوْدَ بَعْثُ ثُمَّ قَالَ أَمَرْتُ أَهْلَكَ فَعَلِدَ مَرَّةً فَأَخْبَرْتُ خَالِيَّ بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَا يَمْنُ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے عامر بنی سے انہوں نے جابر بنی سے انہوں نے کہا میرے باپ عبد اللہ شہید ہوئے اور بال بچے اور قرظہ چھوڑ گئے ہیں تو فرمنا ہوا ہے یہ چاہا کہ وہ کچھ قرظہ چھوڑ دیں لیکن انہوں نے نہ مانا آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں نے یہ چاہا کہ آپ کی سفارش کراؤں (آپ نے سفارش کی) جب بھی انہوں نے نہ مانا آپ نے فرمایا تو ایسا کر ہر قسم کی کھجور کے لگ لگ ڈھیر لگا عذق ابن زید ایک جگہ لین ایک جگہ عجوہ ایک جگہ پھر قرظہ اہوں کو میرے آنے تک بلا میں نے ایسا ہی کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور ہر ایک قرظہ کو اس کی کھجور مپ مپ کر دی کھجور ویسی ہی رہی جیسے کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور ایسا ہوا میں پانی بھرنے کے ایک اونٹ پر سوار ہو کر جہاد کے لیے آپ کے ساتھ گیا وہ اونٹ ماندہ ہو گیا اور لوگوں کے پیچھے رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے اس کے ایک (لکڑی کی مار لگائی اور فرمانے لگے جابر بنی یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال اور تو مدینہ پہنچے تک اس پر سواری کر سکتا ہے جب ہم مدینہ کے قریب پہنچیں گے آپ سے (الگ ہونے کی) اجازت چاہی میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے نئی شادی کی ہے آپ نے پوچھا کنواری یا بیوہ میں نے کہا بیوہ وہ میری کہ عبد اللہ میرے والد شہید ہوئے چھوٹی چھوٹی لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں بیوہ اس لیے کی کہ وہ ان کو ادب تمیز سکھائے آپ نے فرمایا

لہذا عذق ابن زید اور لین اور عجوہ یہ سب کھجور کی قسمیں ہیں ۱۲

فَاخْبَرْتُهُ بِأَعْيَانِ الْجَمَلِ وَبِأَلَدِهِ كَانَتْ  
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
ذَكَرْتُ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ  
فَاعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلِ وَسَبَّحَ  
مَعَ الْقَوْمِ -

باب ۶۲ مَا يُنْفَعُ عَنْ إِضَاعَةِ  
الْمَالِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ  
الْفُسَادَ وَلَا يُضِلُّهُ عَمَلُ الْمُفْسِدِينَ وَ  
كَانَ فِي قَوْلِهِ أَصْلُوْتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ  
تَذَرِكَ مَا يَعْجُبُ أَبَاؤُنَا أَوْ أَنْ تَفْعَلَ فِي  
أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ وَقَالَ وَلَا تَذُوقُوا الشُّقَا  
أَمْوَالَكُمْ وَالْعَجَبُ فِي ذَلِكَ وَمَا يُنْفَعُ  
عَنِ الْجَدِّ ۶۲

۹۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُخْذَعُ  
فِي الْبُيُوتِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ

اچھا اپنی بی بی پاس جائیں گیا اور ماموں (تعلیم) سے کہا  
میں نے اونٹ بیچ ڈالا انہوں نے مجھ کو ملامت کی لیکن  
بیان کیا وہ اونٹ ماندہ ہو گیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اس کو ایک لکڑی ماری خیر جب آپ مدینہ میں  
تشریف لائے تو میں دوسرے دن اونٹ لے کر پہنچا آپ  
نے اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی دے دیا اور مجاہدین  
کے ساتھ لوٹ کا حصہ بھی مجھ کو دلا یا۔

باب مال کو تباہ کرنا (بیجا اسراف) منع ہے اور اللہ  
تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اور اللہ فساد پسند نہیں کرتا  
اور سورہ یونس میں فرمایا اللہ فساد یوں کا منصوبہ چلنے نہیں  
دیتا اور سورہ ہود میں فرمایا کیا تمہاری نماز ہم کو یہ حکم دیتی کہ جو  
یتیموں کو ہمارے باپ دادا پسند تھے آئے ہم ان کو اور اپنے  
مال میں من مانے تصرف کر چھوڑ بیٹھیں اور سورہ نساء میں  
فرمایا اپنا روپیہ یتیموں کے ہاتھ میں مت ڈالو اور یتیموں  
کی حالت میں جھگڑنا اور دھوکا دینے کی ممانعت۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن  
عیینہ نے انہوں نے عبد اللہ ابن دینار سے انہوں نے  
کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ایک شخص (جہان  
بن منقذ یا منقذ بن عمرو) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
عرض کیا لوگ خرید و فروخت میں مجھ کو ٹھگ لیتے ہیں آپ نے

۱- شاید اس امر پر ملامت کی ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اونٹ بیچنا کیا ضرور تھا یوں ہی آپ کو گداز دیا ہوتا بعضوں نے کہا  
اس بات پر کہ ایک ہی اونٹ ہمارے پاس تھا اس سے ٹھکرا کام کاج نکلتا تھا وہ بھی تو نے بیچ ڈالا اب تکلیف ہوگی بعضوں نے کہا ماموں سے  
جہان بن قیس مراد ہے وہ منافق تھا ۱۲۸ منہ ۱۲۸ بے وقوفوں سے مراد نادان ہیں جو مال کو مستعمل نہ سکیں اس کو تباہ اور برباد کریں جیسے گداز  
بچے کم عقل جو ان بوڑھے وغیرہ ۱۲۸ منہ ۱۲۸ بھرا کا معنی لغت میں روکنا منع کرنا اور شریعہ میں اس کو کہتے ہیں کہ حاکم اسلام کسی شخص کو اپنے  
مال میں تصرف کرنے سے روک دے اور یہ دودھ سے ہوتا ہے یا تو وہ شخص بھوکا ہو اپنا مال تباہ کرنا ہو یا دوسروں کے حقوق کی حفاظت کے لیے مثلاً دیوان  
مجلس کے بکرا توغرا ہوں کے حقوق بچانے کے لیے یا راہنہ پر یا

فَقُلْ لَا خِلَافَ لَكَ فَكَانَ الرَّجُلُ  
يَقُولُ:

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَنْ مَعْنَاهُ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَثَّاقِ بْنِ  
مَوْكٍ الْمُعِينِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ الْمُعِينِ  
بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ  
الْأُمَمَاتِ وَفَادَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ  
كِرَاءَكُمْ قَبْلَ وَكَيْلِ دَكْرَةِ السَّوَالِ إِصْنَاعَةَ الْمَلِكِ  
بَابُ ۶۲۸۔ التَّعَبُّدُ رَاحٍ فِي مَالِ سَيِّدَةٍ  
وَلَا يَغْتَسِلُ إِلَّا بِأَذْيَلِهِ.

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

فرمایا تو یہ یو پار کے وقت یہ کہہ دیا کہ دھوکے فریب کا کام نہیں  
ہے وہ ایسا ہی کہا کرتا تھا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے  
جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے شعبی سے  
انہوں نے وارد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے غلام تھے انہوں نے  
مغیرہ بن شعبہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام کی اور بیٹیوں کا زندہ  
لاڑ دینا آپ تو کسی کو نہ دینا اور دوسروں سے مانگنا فضول  
بک بک لگانا بہت سوال کرنا اور مال برباد کرنا  
باب غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے بے  
اجازت کوئی کام نہ کرے۔

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو  
شعبہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا  
مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے

۱۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اور مجھ کو تین دن تک اختیار ہے یہ حدیث آپ پر گزر چکی ہے یہاں باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مال کو تباہ کرنا برا جانا جب تو اس کو حکم دیا کہ بیع کے وقت یوں کہا کہ دھوکے فریب کا کام نہیں ہے ۱۱۔ متر ۱۱۔ بعضوں نے  
یوں ترجمہ کیا ہے اپنے آپ پر جو حق واجب ہے جیسے دکرۃ بال بچوں نالتے والوں کی پرورش وہ نہ دینا اور جس کا لینا حرام ہے یعنی پرایا مال وہ  
لے لینا ۱۲۔ خواہ مخواہ اپنا ظلم جتانے کے لیے لوگوں سے سوالات کرتا یا بے ضرورت حالات پوچھنا کیونکہ یہ لوگوں کو برا معلوم ہوتا ہے  
بعضی بات وہ بیان کرنا نہیں چاہتے اس کے پوچھنے سے ناخوش ہوتے ہیں ۱۳۔ ترجمہ باب میں سے نکلتا ہے قسطانی نے کہا مال برباد کرنا یہ  
ہے کہ کھانے پینے لباس وغیرہ میں بے ضرورت تلفت کرنا لباس پر سونے چاندی کی ملمع کرنا دیوار چھت وغیرہ سونے چاندی سے رنگنا معید بن جبیر  
نے کہا مال برباد کرنا یہ ہے کہ حرام کاموں میں خرچ کرے اور صحیح ہی ہے کہ خلاف شرع جو خرچ ہو خواہ دینی یا دنیوی کام میں وہ برباد کرنے میں داخل  
ہے ہر سال جو کام شرعاً منع ہیں جیسے پتنگ بازی آتش بازی ناچ رنگ ان میں تو ایک پیسہ بھی خرچ کرنا حرام ہے اور جو کام ثواب کے ہیں مثلاً محتاجوں  
مسافروں غریبوں بیماروں کی خدمت قومی کام جیسے مدرسے پل۔ سرا مسجد محتاج خانے شفا خانے بنانا ان میں جتنا خرچ کرے وہ ثواب ہی ثواب ہے  
اس کو برباد کرنا نہیں کہہ سکتے رہ گیا اپنے نفس کی لذت میں خرچ کرنا تو اپنی حیثیت اور حالت کے موافق اس میں خرچ کرنا اسراف میں نہیں ہے اسی طرح اپنی  
حزت یا آہود بچانے کے لیے یا کسی آفت کو روکنے کے لیے اس کے سوا بے ضرورت لغوائی خواہشوں میں مال خرچ کرنا مثلاً بے فائدہ بہت سے کپڑے بنالین  
یا بہت سے گھوڑے کھانا بہت سامان خرید کرنا یہ بھی اسراف میں داخل ہے۔ بعضوں نے کہا یہ بیابان ہے اسراف میں داخل نہیں مترجم کتاب ہے تقویٰ اور مذم کے  
قریب ہی خوف مسلمان کو چاہئے کہ اپنی مٹوئی مابست پڑی کرے باقی کمال بچے وہ دوسرے بھائی مسلمان کی حاجت میں خرچ کرے ۱۴۔ متر۔

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِلَّا مَاتَ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ رَوْحِهَا رَاعِيَةٌ وَحِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَلْدُ فِي مَالِ سَيِّدٍ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فُكِّلَكُمْ رَاعٍ فِي كُلِّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم میں سے ہر شخص ایک کا حاکم ہے اور اپنی رعیت کی اس سے پریش ہوگی بادشاہ تو حاکم ہی ہے اس سے تو رعایا کی پریش ہونا ہے اور ہر آدمی اپنے گھروالوں کا حاکم ہے اس سے اس کی رعیت کی پوچھ ہوگی عورت بھی اپنے خاوند کے گھر میں حکومت رکھتی ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھی جائے گی اور خادم (غلام نوکر) اپنے سردار کے مال میں حکومت رکھتا ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا۔ ابن عمرؓ نے کہا میں نے ان لوگوں کا تو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا آدمی اپنے باپ کے مال میں بھی اختیار رکھتا ہے اس سے بھی رعیت کی باز پرس ہوگی غرض تم میں ہر ایک حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کی باز پرس ہونا ہے۔

### کتاب نالشیوں اور جھگڑوں کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
باب قرض دار کو پکڑ کر لے جانا اور مسلمان اور  
یہودی میں جھگڑا ہونے کا بیان۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا  
عبدالملک بن مسیرہ نے مجھ کو خبر دی کہ میں نے نزال بن  
سمرہ سے سنا کہ میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ کہتے  
تھے میں نے ایک شخص کو ایک آیت اس کے خلاف پڑھتی  
سنا جس طرح میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی

### کتاب فی الخصومات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ ۲۱ مَا يَكُونُ فِي الْأَشْخَاجِ

وَالْخُصُومَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ  
۹۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ  
سَمِعْتُ النَّزَّالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ  
سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا

۱۔ حافظ نے کہا اس کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہے اور احتمال ہے کہ وہ حضرت عمرؓ ہوں ۱۲۷



الَّتِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا لَكَ هُنَّ ذَلِكَ كَلْبًا  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْتَرِزُونِي  
 عَلَى مَوْسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 فَاصْعَقُوا مَعَهُمْ فَكُونُوا أَوَّلَ مَنْ يُفْنِقُ فَإِذَا  
 مُوسَى بَاطِشُ جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكُنَ  
 فِيهِمْ صَرَعًا فَكَأَنِّي قَبْلِي أَوْ كَأَنِّي مِنْهُمْ اسْتَشْنَى اللَّهُ  
 ۹۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
 حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ  
 جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ  
 وَجْحِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ  
 رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ادْعُوهُ فَقَالَ أَفْتَرِ  
 قَالَ يَسْمَعُهُ بِالسُّوْقِ يَخْلِفُ وَالَّذِي اصْطَفَى  
 مُوسَى عَلَى النَّبِيِّ قُلْتُ أَيْ خِيَّتُ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْدِثْنِي غَضَبَهُ هَرَيْتُ  
 وَجَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
 تَخْشَوْا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ  
 النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ فَكُونُوا أَوَّلَ  
 مَنْ تَسْقُتُ عَنْهُ الْأَرْضُ

فرمایا دیکھو موسیٰؑ پر مجھ کو فنیلت مت و وقیامت کے دن  
 لوگ بیہوش ہو جائیں گے میں بھی بیہوش ہو جاؤں گا  
 لیکن سب سے پہلے مجھ کو ہوش آئے گا میں کیا دیکھوں  
 گا موسیٰؑ عرش کا کونا تھا کھڑے ہیں اب میں نہیں جاتا  
 کہ وہ بھی بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے  
 یا ان لوگوں میں ہیں جن کو اللہ نے بیہوشی سے مستثنیٰ رکھا ہے  
 ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے  
 وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے باپ  
 یحییٰ بن عمارہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے  
 کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ایک  
 یہودی (فحاص) آیا کہنے لگا ابو القاسم تمہارے ایک صحابی نے  
 میرے منہ پر پتھر مارا آپ نے پوچھا کس نے اس نے کہا  
 ایک انصاری تھے (آپ نے صحابہ سے) فرمایا اس کو بلاؤ وہ  
 آیا آپ نے پوچھا کیا تو نے اس کو مارا وہ کہنے لگا (جی ہاں)  
 ہوا یہ کہ میں نے اس کو بازار میں یوں قسم کھاتے سنا قسم اس کی  
 جس نے موسیٰؑ کو سب آدمیوں پر بزرگی دی میں نے کہا  
 اونہیٹ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اور مجھ کو غصہ آ  
 گیا میں نے ایک پتھر مار دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 یہ سن کر فرمایا دیکھو پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر (اس طرح)  
 بزرگی نہ دیا کرو قیامت کے دن ایسا ہو گا لوگوں کو غش آجائے گا  
 سب سے پہلے زمین پھٹ کر میں باہر نکلوں گا کیا دیکھوں گا

۱۔ یعنی اس طرح سے کہ حضرت موسیٰؑ کی اہانت نکلے کسی پیغمبر کی ذی سے اہانت اور تحقیر کفر ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے اسی طرح سے  
 فضیلت نہ دو کہ لوگوں سے کالی گلوچ اور جھگڑے کی ذمت پہنچے بعضوں نے کہا جب آپ نے یہ حدیث فرمائی اس وقت تک آپ کو یہ نہیں  
 بتایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں ۱۲ منہ ۱۳۔ یعنی اس آیت میں تصدیق مبنی السلوٰۃ و السلام فی الارض الا من شاء اللہ کہتے ہیں جلالہ  
 عرش بیہوش ہوں گے وہ تپتی ہیں ۱۲ منہ ۱۳۔ اور گندہ چاک مارنے والے ابو بکر صدیقؓ نہ تھے یہ روایت اس کے خلاف ہے کیونکہ ابو بکرؓ  
 انصاری نہ تھے انہوں نے یہ دوسرا واقعہ ہوا بعضوں نے کہا انصار سے لغوی معنی یعنی بدو گار مراد ہے وہ ابو بکرؓ کو بھی شامل ہے ۱۲ منہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا بِقَابِ قَوْسِهِمْ  
الْعُرْشِ كُلَّ أَدْرَىٰ أَكَانَ نِعْمَ مَعِيَ أَمْ  
خُوسِبَ بِصَغْفَةِ الْأُولَىٰ :

٩٥٣ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَنَّا عَنْ  
مَتَاذ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضِيَ رَأْسُ  
حِمَارِيَّةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ مَنْ نَعَلَ هَذَا  
بِكَ أَفْلَاكُ أَفْلَاكُ حَتَّى سَمِعَ الْيَهُودِيَّ قَالًا  
بِرَأْسِهِ فَأَحْدَ الْيَهُودِيَّ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَ  
بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَ  
رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

باب ٣٣ من ردّ أمر السّفيه  
والضعيف العقل وإن لم يكن حجراً عليه  
الإمام ومين كرم عن جابر رضى عن النبي صلى  
الله عليه وسلم ردّ على التّصديق قبل  
التمهي ثم نهاه وقال مالك إذا

موسسٰی عرش کا ایک پائیہ تقاضے ہووے ہیں اب معلوم نہیں  
وہ بیہوش ہوں گے (اور مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں  
گئے) یا طور پر جو بیہوش ہو چکے تھے وہی ان کو کافی ہو گی۔

ہم سے موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے انہوں  
 قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی نے ایک چھوٹی  
 کا سر دو پتھروں سے پھل ڈالا (اس میں کچھ جان باقی تھی) لوگوں نے  
 اس سے پوچھا یہ کس نے کیا فلان نے یا فلان نے جب  
 اس یہودی کا نام لیا تو چھو کر ہی نے سر سے اشارہ کیا وہ یہودی  
 پکڑ گیا اور جرم کا قرار کیا آنحضرت صلی علیہ وسلم نے حکم دیا اس  
 کا سر بھی دو پتھروں سے پھل گیا۔

باب ایک شخص نادان یا کم عقل ہو کہ حاکم اس پر مجبور ہو کر  
مگر اس کا کیا ہوا معاملہ رو کر دیا جائے گا اور جابر رفتہ سے متفق  
ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی  
آپ نے ایک شخص کا صدقہ رو کر دیا پھر اس کو ایسی ہی حالت  
میں صدقہ کرنے سے منع فرمایا اور امام مالک نے کہا اگر کسی

۱۔ جب حضرت موسیٰ کو بطور پر گئے تھے اور اللہ جل جلالہ کو دیکھنا چاہا موقتاً وہ یہہوش ہو کر گرے تھے جس کا اس آیت میں ذکر ہے فلما تجلی ربہ لم یمل جملہ رکاوٹوں سے موسیٰ صغۃ ۱۱ منہ ۱۲ نہ اس چھو کر کی کا نام معلوم ہوا نہ یہودی قاتل کا البتہ او کی روایت میں ہے کہ وہ چھو کر کی انصار یہ تھی کچھ زلیور پہنے تھے اس کے طبع میں یہودی نے اس کا سر دو چھتر سے پکڑا اور زیر و آتا رہا ۱۲ منہ ۱۳ مالکیہ اور شافعیہ اور حنابلہ ابدال حدیث میں اس حدیث کے موافق یہ حکم دیا ہے کہ قاتل کو اسی طرح ماریں گے جس طرح اس نے مقتول کو مارا ہے لیکن حنفیہ نے اس کے خلاف یہ حکم دیا ہے کہ قاتل ہمیشہ دھار دار ہتھیار جیسے تلوار سے لیا جائے گا مالکیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ صرف مقتول کے بیان جیسے تہمت اور گمان پر بھی قتل ثابت ہو جاتا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں مذکور ہے کہ یہودی نے گرفتاری کے بعد برم کا اقرار کیا ۱۴ منہ ۱۵ یعنی وہ جو بیع اور شرا کرے فسخ ہو سکتی ہے حنفیہ اور شافعیہ نے اس کے خلاف کہا ہے انہوں نے کہا جب تک حاکم اس پر حرج نہ کرے کہ اس کا کیا ہوا معاملہ رہ نہیں ہو سکتا ۱۶ منہ ۱۷ یہ حدیث محمد بن حمید نے لکھی ہوا یہ کہ ایک شخص سونے کا ایک ڈھانڈے برابر لے کر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا آپ میری طرف سے بطور صدقہ کے یہ قبول فرمائیے قسم خدا کی اس کے سوا میرے پاس کچھ مال نہیں ہے آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اس نے پھر یہی کہا آخر آپ نے وہ ڈھانڈا اس کی طرف پھینک مارا اور فرمایا تم میں کوئی نادار نہ ہوتا ہے اور اپنا مال جس کے سوا اور کچھ آس کے پاس نہیں ہوتا خیرات کرتا ہے پھر بیٹھ کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے خیرات اس وقت کرنا چاہیے جب آدمی کے پاس خیرات کرنے کے بعد مال رہے اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی نکالا اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ۱۸ منہ ۱۹ اس کو ابن وہب نے اپنے مولانا میں امام مالک نے نقل کیا ۲۰ منہ

كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ وَكَهْ عَبْدٌ لَأَشَى  
لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ كَمَا يُحِبُّ حَقُّهُ ۖ

بَابُكَ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ  
وَنَحْوِهِ فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِالْإِضْلَاجِ  
وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَسْنَدَ بَعْدَ مَتَاعِهِ  
لَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى عَنْ  
إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِي يُخَدِّعُ فِي  
الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ  
وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَالَهُ.

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
كَانَ رَجُلٌ يُخَدِّعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ  
فَقُلْ لَا خِلَافَةَ فَكَانَ يَقُولُهُ ۖ

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ لَيْسَ لَهُ  
مَالٌ غَيْرُهُ فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَابِعًا لَهُ مِنْهُ تُعَيِّمُ  
ابْنُ التَّحَامِ ۖ

بَابُ ۶۳۲ كَلَامِ الْخَصْمِ بَعْضُهُمْ  
فِي بَعْضٍ.

کا قرض کسی پر آتا ہو اور قرضدار پاس ایک ہی غلام ہو اور  
کوئی جائیداد نہ ہو تو اس کا آزاد کرنا جائز نہ ہو گا۔

باب اگر کسی نے ایک کم عقل یا اس کے مانند کسی  
شخص کا مال بیچ کر قیمت اس کے حوالے کر دی اور اس سے  
یہ کہہ کر حفاظت اور درستی سے رکھو تو یہ جائز ہے اگر اس پر  
بھی وہ روپیہ بر باد کرے تو حاکم اس پر حرج کر سکتا ہے کیوں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو بر باد کرنے سے منع فرمایا  
اور جس شخص کو خرید و فروخت میں بہ فریب دیا جاتا تھا اس سے  
یہی فرمایا تو خرید و فروخت کے وقت یہی کہہ دیا کہ دھوکے کا کام  
ہمیں ہے اور اس کا مال نہیں چھینا

ہم سے موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز نے  
کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے کہا میں نے ابن عمر سے  
سنا وہ کہتے تھے ایک شخص کو خرید و فروخت میں فریب دیا جاتا  
تھا (لوگ اس کو ٹھگ لیتے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس سے فرمایا تو خرید و فروخت کے وقت یوں کہہ دیا کہ بھائی  
دھوکے فریب کا کام نہیں ہے۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی  
ذرب نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے  
ایک شخص نے ایک غلام آزاد کر دیا اس کے پاس اور کوئی  
جائیداد نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آزادی رد  
کر دی اور نعیم بن حزام نے وہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے خریدا۔

باب مدعی یا مد علیہ ایک دوسرے کی نسبت  
جو کہیں (یہ غیبت میں داخل نہیں ہے)



۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ  
عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاحِشٌ لَيَقْطَعَنَّ بِمَا كَانَ فِيهِ  
مُسْلِمٌ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ فَقَالَ  
الْأَشْعَثُ فِي وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ يَنْتَعِي وَبَيْنَ  
رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَعَلَ فِي نَقْدِ مِثْقَلِ  
لِإِلَاقَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَيْتُهُ فُلْتُ لَدُنَّكَ  
فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قَالَ فَمَاتَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِذَا تَحْلِفُ وَبَيْنَ هَبْ بِمَا لِي فَأَنزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ  
ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَيْرَ لَهُمْ

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ  
أَنَّهُ تَفَاصَى بَيْنَ آدَمَ وَدَيْنَانَ كَانَ كُهُ  
عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَسْوَأُ أَهْمَاسَتِي  
سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهَا حَتَّى كَشَفَ بِجُفَيْهِ  
فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو ابو معاویہ نے  
خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں  
نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے کسی مسلمان  
کا مال (ناحق) مار لینے کے لیے وہ قیامت میں جب اللہ سے  
ملے گا تو اللہ اس پر غصے ہو گا اشعث نے کہا قسم خدا کی میرے  
ہی باب میں یہ حدیث آپ نے فرمائی مجھ میں اور ایک  
یہودی میں ایک زمین سا بھے کی تھی وہ میرا حصہ مگر گیا میں  
اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے کر آیا آپ نے  
مجھ سے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا جی  
نہیں تب آپ نے یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کھا میں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ وہ قسم کھا کر میرا مال مار لے گا اس وقت  
اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی یہ آیت اتاری جو لوگ اللہ کا  
عہد کر کے قسمیں کھا کر دنیا کا فتنہ اسامول لینے اخیر آیت تک  
ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے عثمان  
بن عمر نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے  
انہوں نے عبد اللہ بن مالک سے انہوں نے کعب بن مالک سے  
انہوں نے عبد اللہ بن ابی ہریرہ سے مسجد نبوی میں اپنے غرض  
کا تقاضا کیا دونوں چلانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنے حجرے میں تھے آپ نے وہیں سے ان دونوں کی آواز  
سُن لی پس پھر آپ حجرے کا پردہ اٹھا کر برآمد ہوئے  
اور کعب کو پکارا کعب نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے

لے کر میرا باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ اشعث بن قیس نے جہد میں تھا اپنے مدعی یہودی کی برائی بیان کی کہ اس کو جھوٹی قسم کھا لینے میں  
کوئی باک نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں فرمایا منہ لے کر میرا باب یہیں سے نکلتا کیونکہ دونوں میں جھگڑا ہوا جیسے  
دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے قتل کیا اور جھگڑے میں لا ہرے کہ ایک شخص دوسرے کی نسبت برے بولے الفاظ کہتا ہے منہ

اللّٰهُ قَالَ مَتَّعْ مِنْ دِينِكَ هَذَا فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ  
أَبِي الشَّطْرِ قَالَ لَقَدْ كُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ ثُمَّ نَاقَضَهُ :

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ  
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ  
هَاشِمَ بْنَ حَكِيمٍ بْنَ حِزَامٍ يَقُولُ سَمِعْتُ  
الْقُرْآنَ عَلَى غَيْرِ مَا أُتْرُكُوا وَكَانَ رَسُولُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتْرَابِنَا  
وَكِدْنَتْ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْلَأْتُهُ  
حَتَّى انْصَرَفْتُ ثُمَّ لَبَّيْتُهُ بِرَدَائِشِهِ  
فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَعَلَّمْتُ رَأْيِي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ مَكِّي  
غَيْرِ مَا أَتْرَابِنَا فَقَالَ يَا أَرْسِلُهُ ثُمَّ  
قَالَ لَهُ أَمَّا أَنْتُمْ فَتَقَرَّأُوا تَالَهُكُمْ أَنْ تَنْزِلَتْ  
ثُمَّ قَالَ لَهُ أَنْتُمْ فَتَقَرَّأُوا تَالَهُكُمْ أَنْ تَنْزِلَتْ  
هَكَذَا أَنْ تَنْزِلَتْ إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْ تَنْزِلَ  
عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَافٍ فَاتَّبَعُونَا مِنْهُ مَا  
تَنَبَّأَتْ

باب ۲۳۱ اخراج اهل النعماني

فرمایا اتنا قرض چھوڑ دے اور اشارے سے بتلایا یعنی  
آدھا قرض کعب نے کہا میں نے چھوڑ دیا یا رسول اللہ  
تب آپ نے ابن ابی حدزو سے فرمایا چل اٹھ اس کا قرض ادا کر  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک  
نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن  
زبیر سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد القاری سے انہوں نے  
کہا میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے  
حکیم بن حزام کو سورہ فرقان جس طرح میں پڑھا کرتا تھا اس  
کے سوا دوسری طرح پڑھتے سنا اور مجھ کو یہ سورت  
خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی میں قریب  
تھا حکیم پر کچھ جلدی سے کر بیٹھوں مگر میں صبر کیے رہا جب  
وہ پڑھ چکے میں نے ان کے گلے چادر ڈال کر ان کو گھسیٹا کہیں  
بھاگ جائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا میں  
نے عرض کیا یا رسول اللہ سورہ فرقان میں نے اُن کو اور  
طرح پڑھتے سنا اس کے خلاف جس طرح آپ نے مجھ کو  
پڑھائی آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے پھر حکیم سے فرمایا  
پڑھ انہوں نے پڑھی آپ نے فرمایا اسی طرح اتر رہی ہے  
بعد اس کے مجھ سے فرمایا تو پڑھ میں نے پڑھی فرمایا اسی  
طرح اتر رہی ہے دیکھو قرآن سات طرح پڑا تر ہے جیسے  
تم کو آسان ہو اُس طرح پڑھو۔

باب جب حال معلوم ہو جائے تو مجرموں اور مجبوروں

۱۔ ان کو مار دوں یا تختہ میں سخت سے الفاظ کہہ بیٹھوں تو مجرم ہیں سے نکلتا ہے اور اس سے کہ حضرت عمرؓ نے چادر ان کے گلے میں ڈال کر ان کو گھسیٹا تھا  
ہوا انصومت کے وقت ایسی باتیں معافی ہیں ۱۲ منہ سے ایسے عیب کے ساتھ بی بیوں کے محاورے اور طرز پر ادب کہیں کہیں اختلاف حرکات یا اختلاف  
حروف مزہ نہیں کرتا ہر شریک مطلب میں خلل نہ آئے جیسے سات قراءتوں کے اختلاف سے ظاہر ہوتا علماء نے کہا ہے کہ قرآن کو مشہور سات قراءتوں میں  
سے ہر ایک قراءت کے موافق پڑھ سکتا ہے کوئی حرج نہیں لیکن شانہ قراءت پڑھنا اکثر علماء نے درست نہیں رکھا جیسے حضرت عائشہؓ کی قراءت حافظہ  
علی الصلوٰۃ الصلوٰۃ الوسطی والصلوٰۃ القصوٰۃ ابن مسعود کی قراءت فقال صحیح نہیں لیکن اصل مسمی ۲ منہ

وَالْمُصَوِّمُ مِنَ النَّبِیِّ بَعْدَ الْغَرَقَةِ وَقَدْ  
 أَخْرَجَهُ عَنْهُ أَهْلُ الْبُکْرِ حِیْنَ تَأْتَتْ  
 ۹۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
 بْنُ الْأَعْدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِدْرِیسَ  
 عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حُرَیْرَةَ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ  
 هَمَمْتُ أَنْ أَهْمِيَ بِالصَّلَاةِ تَنْقَامَ ثَمَرُهَا خَالِفًا  
 إِلَى سَائِلِ قَوْمٍ لَا يَشْرَعُونَ الصَّلَاةَ فَأَخْبَرَنِي  
 عَلَيْهِمُ

بَابُ ۲۳ دَعْوَى الْوَجَعِ لِلنَّبِيِّ  
 ۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
 أَنَّ عَبْدَ بْنَ رُمَةَ وَسَعْدُ بْنُ كَرِيذٍ وَقَامَا  
 اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي ابْنِ أُمِّهِ رَمَةَ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَوصاني أَخِي إِذَا قَاتَمْتُ أَنْ أَظْطَرَّ  
 ابْنُ أُمِّهِ رَمَةَ فَأَيُّضُهُ فَإِنَّهُ ابْنِي  
 وَقَالَ عَبْدُ بْنُ رُمَةَ أَخِي وَابْنُ أُمِّهِ  
 أَبِي وَوَلِدٌ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَسَأَى  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والوں کو گھر سے نکال دینا حضرت عمرؓ نے ام فردہؓ کو بیکر  
 مدینہؓ کی بہن کو گھر سے نکال دیا جب انہوں نے فوجہ کیا  
 ہم سے محمد بن بشارؓ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن  
 ابی عدیؓ نے انہوں نے شعبہؓ سے انہوں نے سعد بن  
 ابی اسیمؓ سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمنؓ سے انہوں نے  
 ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 آپ نے فرمایا میں نے یہ قصد کیا کہ نماز کا حکم دوں وہ گھر ہی  
 کی جائے اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت  
 میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھر جلا دوں۔

باب مہمیت کا وہی اس کی طرف سے دعویٰ کر سکتا ہے  
 ہم سے عبد اللہ بن محمدؓ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیانؓ  
 انہوں نے زہریؓ سے انہوں نے عروہؓ سے انہوں نے  
 حضرت عائشہؓ سے کہ عبد بن زمعہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ دونوں  
 نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زمعہ کی لونڈی کا جوڑا لکھا  
 اس میں جھگڑا کیا سعد نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی  
 (عتبہ) نے مرتے وقت وصیت کی تھی جب تو مکہ پہنچے  
 اور زمعہ کی لونڈی کا لڑکا دیکھے تو اس کو لے لے وہ میرا بیٹا  
 ہے اور عبد بن زمعہؓ نے کہا وہ میرا بھائی ہے میرا بھائی کی  
 لونڈی نے اس کو جنا ہے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 دیکھا اس لڑکے کی صورت صاف عتبہؓ سے ملتی تھی

۱۔ یہ ابن سعد نے طبقات میں نکالا جب ابو بکر صدیقؓ کی وفات ہوئی تو ام فردہؓ ان کی بہن جاہلیت کی طرح فوجہ کرنے لگیں حضرت عمرؓ نے ہشامؓ کو  
 حکم دیا انہوں نے ان کو دوسرے لگائے اور ساری فوجہ کرنے والیاں یہ حال دیکھ کر بھاگ گئیں ۱۱ منہ ۱۵ بیس سے تر جب باب نکلتا تو تکجب گھر کا ٹکڑا نکلتا تو وہ  
 نکل جاتیں گے پس گھر سے نکال جائے گا ہمارے شیخ امام قیومؒ نے اس حدیث سے اور کئی حدیثوں سے یہ دلیل لی ہے کہ شریعت میں تعزیر بالمال  
 درست ہے یعنی حاکم اسلام کسی جرم کی سزا میں جرم کو مالی نقصان دے سکتا ہے مگر حنفیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے بلکہ جو داس کہہ کر حیدر آباد  
 کے اکثر لوگ اور یہاں کے بادشاہ اور امراء حنفی ہیں مگر ان بہوں نے اپنے امام کا خلاف کر کے ایک تعزیرات آصفیہ بنائی جو تعزیر بالمال ہے جو بولی دیتی ہو تو گناہ  
 اور دفعہ بدین کرنے والوں پر تو حنفی ایسی لے دے کہ جس پر پناہ نجد اور تعزیرات آصفیہ کے نافذ ہونے پر انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا ۱۲ منہ

شَهَابًا بَيْنَا نَقَالَ هُوَكَ يَا عَبْدُ بَنِ دُمَعَةَ  
الْوَكْدُ لِلْفَخْرِ اِشْ دَحْجَبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةَ.

باب ۶۳ التَّوْتِيقُ مِنْ تَغْشَى

مَعْرُوءَةُ دَقِيْدَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلَى  
تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ؛

۹۶۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَيْلًا بَلَّ نَجْدًا لِيَجْلِسَ مِنْ  
بَنِي حَنْظَلَةَ يَقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ  
سَيِّدُ أَهْلِ الْبَيْمَةِ فَمَا كَبُوتُ بِسَارِيَةٍ مِنْ  
سَوَادِي الْمُسْجِدِ فَخَدَّجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عِنْدَكَ يَا  
ثَمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُعْتَدُّ خَيْرٍ نَذَكَرُ  
الْحَدِيثَ قَالَ أَطْلِقُوا ثَمَامَةً؛

باب ۶۳۲ السَّرْبِطُ وَالْحَبْسُ فِي الْحَرَمِ

لیکن آپ نے یہی حکم دیا کہ وہ لڑکا محمد بن زمرہ کو دیا جائے  
فرمایا کچھ اسی کا ہوتا ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو اور  
ام المؤمنین سودہ سے فرمایا تو اس لڑکے سے پردہ کر۔

باب اگر شرارت کا ڈر ہو تو آدمی کا باندھنا درست  
ہے اور ابن عباس نے عکرمہ کو قید کیا اس لیے کہ قرآن  
اور حدیث اور دین کے فرائض سیکھے۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے  
انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سنا وہ کہنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے ملک کو  
کچھ سوار روانہ کیے (سہ ہجری میں) وہ سودا بنی حنیفہ  
کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہتے تھے  
اور وہ بیلہ کا سردار تھا صحابہ نے اس کو مسجد کے ایک  
ستون سے باندھ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے  
اور ثمامہ کے پاس تشریف لے گئے پوچھا ثمامہ تو کس خیال میں  
وہ کہنے لگا اے محمد میں اچھا ہوں پھر حدیث کو اخیر تک  
بیان کیا آپ نے یہ حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔

باب حرم میں کسی کو باندھنا قید کرنا اور نافع بن عبد الحار

۱- حالانکہ جب وہ لڑکا زمرہ کا ٹھہرا تو ام المؤمنین سودہ کا بھائی ہوا مگر چونکہ یہ شہرہ تھا کہ وہ عقبہ کا لفظ ہے آپ نے حضرت سودہ کو اس سے چھپنے  
کا حکم دیا یہ احتیاط تھا ۱۱- منہ ۱۱ اس کا میں سعد بن طبقات میں اور ابو نعیم نے علیہ میں ذکر کیا ۱۲- منہ ۱۲ یا مایک شہر ہے طائف سے دو منزل پر یمن  
کے ملک میں ۱۳- منہ ۱۳ یہی ہے ترجمہ باب نکلتا ہے شرح قاضی بھی جب کسی پر کچھ حکم کرتے اور اس کے بھاگ جانے کا ڈر ہو تا تو مسجد میں  
اس کو حراست میں رکھنے کا حکم دیتے جب مجلس برخواست کرتے اگر وہ اپنے دوسرے کا حق ادا کر دیتا تو اس کو چھوڑ دیتے ورنہ قید خانے بھجوا دیتے  
۱۴- منہ ۱۴ دوسری روایت میں یوں ہے آپ ہر صبح کو ثمامہ کے پاس تشریف لیجاتے وہ کہنے لگا اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو میرا بدلہ دوسرے لوگ  
لیگے اگر مجھ کو چھوڑ دیں گے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں اگر آپ میرے بدلہ روپیہ چاہتے ہیں تو جتنا مانگیں گے آپ کو دوں گا اگر آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ  
دو ثمامہ چھوٹ کر چل دیا تو صحابہ نے خیال کیا وہ بھاگ گیا لیکن وہ ایک درخت کے نیچے گیا اور مایا اور وہاں سے لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوا کہنے لگا اللہ والا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ صدق دل مسلمان ہو گیا ۱۵- منہ ۱۵ یہ نافع حضرت عمر بنی طرف سے مکہ کے حکام  
تھے انہوں نے مجلس کیلئے صفوان کا گھر چارہزار دینار کو خرید لیا مگر یہ شرط لگا کہ حضرت عمر بنی منظور ہو یہ صبح بخیر ہوگی اگر انہوں نے اجازت دی تو فہارہ و باقی صفوان

وَشَرَى تَانِمُ بْنُ هَبِشٍ الْحَرِثُ دَارًا تَسْبَعِينَ  
بَكَّةَ مِنْ مَصْفُوانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَنَسٍ  
إِنْ رَضِيَ قَاتِلِيَّ بَيْعَهُ فَرَأَى لَمْ يَرْضَ عُمَرُ  
فَلَمَّ مَصْفُوانَ أَذْبَعُ مَائَةً وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ  
بَكَّةَ.

۹۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
اللِّيثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَتَلَ فَجَدًا فَجَاءَتْ بِرَسُولٍ  
مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ  
فَرَطُوا لَهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمُسَجِدِ.  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ الْمَلَاذِمَةِ.

۹۶۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا  
اللِّيثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رِيبَعَةَ وَقَالَ  
خَدْرَةُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ وَقَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ  
بْنُ رِيبَعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ  
عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ لَهُ عَلَى  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدَّادٍ الْأَسْلَحِيَّةَ دِينَ قَنْطَرَةٍ

نے صفوان بن امیہ سے مکہ میں ایک گھر قید خانہ بنانے کے  
لیے اس شرط پر خرید لیا کہ اگر حضرت عمرؓ اس خریداری کو منظور کریں  
گے تو بیع پوری ہوگی ورنہ صفوان کو جواب آئے تک چار سو  
دینار کر ایسی بابت ملیں گے اور عبداللہ بن زبیر نے مکہ میں  
لوگوں کو قید کیا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے  
لیث نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کچھ سواروں کو نجد کی طرف روانہ کیا وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص  
کو پکڑ کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور مسجد کے ایک  
ستون سے اس کو باندھ دیا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب قرضدار کے ساتھ رہنے کا بیان

ہم سے یحییٰ بن مکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے  
کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے اور یحییٰ کے سوا اور اولیوں نے  
یوں کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے  
انہوں نے عبد الرحمن بن ہرمز سے انہوں نے  
عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے انہوں نے کعب  
بن مالک سے ان کا قرض عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی پر  
آتا تھا وہ عبداللہ سے ملے تو اس کے پیچھے ہوئے پھر

(تقریباً صفحہ سابقہ) اتنی مدت تک جو صفوان کا گھر استعمال میں رہے کلاس کے بدلے ان کو چار سو دینار دیئے جائیں گے معلوم ہوا کہ ایسی شرط بیع میں درست ہے۔ اور کوٹاشی (مقبوضہ)  
۱۰ اس کو ابن سعد اور غلیفہ بن خنیس نے اپنی تاریخ میں اور ابو الفرج اصبہانی نے افغانی میں لکھا کہ عبداللہ بن زبیر نے حسن بن محمد بن حنفیہ کو دارالندوہ میں  
سجن مارم میں قید کیا وہ وہاں سے بھاگ کر نکل گئے ۱۱ منہ ۱۲ مدینہ بھی حرم ہے تو حرم میں قید کرنے کا جواز ثابت ہوا یہ باب مالک امام بخاری نے اس کا رد کیا  
جو ابن ابی شیبہ نے طاؤس سے کیا کہ وہ مکہ میں کسی کو قید کرتا رہا جانتے تھے اور کہتے تھے مکہ بیت الرحمت ہے وہاں بیت العذاب ہو نامناسب نہیں  
۱۲ منہ ۱۳ اس کو اسماعیل نے لکھا شیبہ بن لیث سے ۱۴ منہ ۱۵ یہ ہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ کعب نے عبداللہ کی ملازمت کی لیکن ان کے پیچھے  
چلے اور کہا جب تک میرا قرض ادا نہ کرے گا میں تیرا پیچھا نہ چھوڑوں گا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا اور ملازمت سے منع فرمایا تو ملازمت کا جواز نکلا ۱۶

پھر دونوں نے باتیں کیں اور ان کی آواز میں بلند ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سے گزرے اور فرمانے لگے کعب اور ہاتھ سے اشارہ کیا لیکن آدھا قرض معاف کر دے کعب نے یہ سن کر آدھا قرض اس سے وصول کیا آدھا پھوڑ دیا۔

### باب تقاضا کرنے کا بیان

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے امش سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہاری کا پیشہ کرتا تھا عاص بن وائل (کافر) پر میرا کچھ قرض نکلتا تھا میں تقاضا کرنے کو اس کے پاس گیا وہ کہنے لگا میں تو تیرا قرض جب تک نہیں دینے کا جب تک تو محمدؐ سے پھر نہ جائے میں نے جواب دیا خدا کی قسم تو محمدؐ سے اس وقت تک بھی نہیں پھرنے کا کہ اللہ تجھ کو مارے پھر مار کر اٹھائے وہ کہنے لگا تو پھر مجھ کو پھوڑ دے میں جب مر کر جیٹوں گا اور مال اور اولاد مجھ کو ملے گی تو تیرا قرض ادا کر دوں گا اس وقت (سورہ مریم کی) یہ آیت اتری اسے پیغمبر تو نے اس کو دیکھا جس نے ہمارے آئیں نہ مانیں اور کہتا کیا ہے مجھ کو مال اولاد ضرور ملے گا اخیر آیت تک

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا کتاب پڑھی ہوئی چیز کے بیان میں (جس کو کوئی اٹھائے اس کو لفظ کہتے ہیں) اور جب لفظ کا مالک اس کی نشانیاں (صیغہ ابتلا دے تو اس کے

نَكِرَ مَهْ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ اَمْوَاثُهُمَا  
فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا كَعْبُ وَاَسَاكَ رَبِّي وَهَكَانَهُ يَقُولُ  
الْتَصِفْ فَآخَذَ نَصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ  
نِصْفًا

### باب التفاضل

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ  
بْنُ جَرِيرٍ بَنْ حَازِمٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُسْرُوقٍ  
عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ تَيْثًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ  
وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ قَابِلٍ دَسَاهِيمُ  
فَأَنْتَيْتُهُ أَتْعَمَانَهُ فَقَالَ لَا أَقْضِيكَ حَتَّى  
تَكْفُرَ بِمُعْتَدٍ فَقُلْتُ لَا قَالَ اللَّهُ لَا أَكْفُرُ  
بِمُعْتَدٍ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُبَيِّنَكَ  
اللَّهُ ثُمَّ يَبْعُدَكَ قَالَ قَدْ عُوْنِي حَتَّى أَمُوتَ  
ثُمَّ أَبْعَثْ قَاوُفِي مَالًا وَكَذَا ثُمَّ  
أَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفْرَءَيْتَ الَّذِي  
كَفَرَ بَالَيْنَا وَقَالَ لَا وَتَبَّ  
مَالًا وَكَذَا لِأَيَّاهِ-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### كِتَابُ فِي اللَّقْطَةِ!

وَإِذَا أَخْبَرَكَ رُبَّ اللَّقْطَةِ بِالْعَلَامَةِ

الحمد میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اور خباب نے جو تقاضا کیا تھا اور عاص نے جو جواب دیا تھا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا تھا اس وقت یہ آیت اتری

دَقَعَ إِلَيْهِ :

۹۶۵- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح  
وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعَتْ سُؤْدَةَ  
بُنَ غَفَلَةَ قَالَتْ لَقِيتُ أَبِي بَنَ كَعْبَةَ فَقَالَ  
أَخَذْتُ مَتَّةً مِائَةً دِينَارٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا  
حَوْلاً فَعَرَّفْتُهَا حَوْلَهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ  
يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلاً  
نَعَمْ ثُمَّ فَلَمْ أَجِدْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلَاثًا  
فَقَالَ احْفَظْ دَعَاءَهَا دَعْدَ دَهَا - وَ  
دَكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَالْأَنَاسُ سَمِعُوا  
بِهَا فَاسْتَمِعُوا فَلَقِيتُهُ بَعْدُ  
بِمَكَّةَ فَقَالَ كَا أَدْرِي ثَلَاثَةَ  
أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاجِدًا -

باب ۶۳۹ مَنَاقِبَةُ الْإِبِلِ :

۹۶۶- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
حَدَّثَنِي يَزِيدُ مَوْلَى السُّبُعِيِّ .

حوالے کروے -

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ دوسری سند  
اور محمد سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر  
محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلمہ سے  
کہا میں نے سوید بن غفلہ سے سنا کہا میں ابی بن کعب سے  
ملا انہوں نے کہا میں نے ایک بھیل پائی اس میں سوا شرفیلا  
مقبس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا (آپ سے پوچھا)  
فرمایا سال بھر تک لوگوں سے پوچھتا رہے ہیں سال بھر تک  
دریافت کرتا رہا کوئی اس کا پہچاننے والا نہ ملا پھر میں (دوبارہ)  
آنحضرتؐ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال اور پوچھتا رہا  
میں پوچھا کیا لیکن کوئی نہ ملا پھر تیسری بار آپ کے پاس آیا آپ  
نے فرمایا اس کی بھیل اور گنتی اور بندہ اس احتیاط سے پہچان رکھ  
پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تو اس کو اپنے کام  
میں لاشعیرہ نے کہا میں اس کے بعد جو سلمہ سے مکہ میں ملا تو  
وہ کہنے لگے مجھ کو یاد نہیں تین برس تک بتلانے کو کہا یا  
ایک برس تک

باب بھولے بھٹکے اونٹ کا بیان

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے  
عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے  
ربیعہ سے کہا مجھ سے یزید نے جو منبعت کا غلام تھا انہوں نے

۱- یہ جہاں لوگوں کا جماؤ کیجیے مسجد یا بازار یا میلے میں وہاں پکارے اگر کسی کی کوئی چیز کھو گئی ہو تو وہ میرے پاس آئے مجھ سے اس کی نشانیاں  
بیان کرے لیکن مسجدوں میں خاص مسجد کے اندر نہ پکارے بلکہ مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر ۱۲ منہ ۱۲۰ یعنی اس کو حوالے کر دے جیسے امام اعداد اور  
ترندی اور فرائی کی ایک روایت میں اس کی صراحت ہے اگر کوئی ایسا شخص آئے جو اس کی گنتی اور بھیل اور بندہ اس کو بتلانے تو اس کو دیدے معلوم  
ہو کہ پہچاننے والے کو وہ مال دے دینا چاہیے گواہ شاہد کی ضرورت نہیں مالکبہ اور حینا بلکہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور شاہ فیہ اور ضعیفہ کہتے ہیں پھر  
گواہ شاہد کے دیدینا واجب نہیں گواہوں سے اس روایت میں دو سال تک بتلانے کا ذکر ہے اور آگے جو حدیثیں مذکور ہوں گی ان میں صرف ایک سال تک بتلانا  
بیان ہوا ہے اور اس کو اختیار کیا ہے تمام علماء نے اور ابی کی حدیث کو ورع اور احتیاط پر محمول کیا ہے ۱۲ منہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفَرِيِّ رَضِيَ تَالُ جَاءَ أَغْرَابُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَالَهُ عَنَّا  
يَلْقَطُهُ فَقَالَ عَرَفْتُمَا سَنَةً ثُمَّ أَحْفَظُ  
عِفَا صَمْعًا وَكَأَ هَا إِن جَاءَ أَحَدٌ  
يُخْبِرُكَ بِمَا رَأَى لَأَكُنْتُمْ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ فَصَلِّ لَكَ الْغَنَمُ تَالُ لَكَ أَوْ  
لَا خَبْرَكَ أَوْ لَيْدًا ثَبَّ قَالَ صَلِّ الْإِبِلُ  
فَتَمَعَّرَ وَجْهَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ مَا لَكَ دَلَمَا مَعَهَا حِذَّ أَوْ هَا  
وَسِقَاؤُهَا تَوَدُّ الْمَاءَ وَ تَأْكُلُ  
الشَّجَرَ:

بَابُ صَلَاةِ الْغَنَمِ:

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ثَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ  
مَوْلَى الْمُتَمَعِّثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ  
يَقُولُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ اللَّقْطَةِ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ أَعْرِضْ عَنْهَا  
وَوَكَاءَ هَا ثُمَّ عَرَفْتُمَا سَنَةً يَقُولُ يَزِيدُ  
إِنْ لَمْ تُعْتَرَبْ اسْتَنْفَقْ بِهَا صَاحِبُهَا  
وَكَانَتْ وَدَيْعَةً عِنْدَكَ قَالَ يَحْيَى فَمَطَّنَا  
الَّذِي كَأُورِي أَنِّي حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَا مَشَى مِنْ

زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا ایک گنوار (بلال یا سید)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور پڑی ہوئی چیز کو پوچھنے  
لگا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو پوچھنا رہ پھر اس کی تھیلی  
اور بندہ بن بچان رکھ اگر کوئی آئے اور پتہ ٹھیک بتلاتے (تو اس  
کو دیدے) ورنہ اس کو اپنے خرچ میں لا اُس نے کہا  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا  
وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بیٹے کے لیے یا بیٹھنے کے لیے  
کہنے لگا ہوا اونٹ بکری (غصے سے) آپ کے گھر سے  
کارنگ بدل گیا فرمایا اونٹ سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ  
تو اس کا بھوتا اور مشک موجود ہے وہ پانی پی لیتا ہے وختوں  
کے پتے کھا لیتا ہے

باب گمی ہوئی بکری کا بیان

ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے  
سلیمان بن تیمی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے  
انہوں نے یزید سے جو متبع کا غلام تھا انہوں نے زید  
بن خالد سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
پڑی ہوئی چیز کو پوچھا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور سر  
بندہ بن بچان رکھ پھر سال بھر تک لوگوں سے پوچھنا رہ یزید  
نے کہا اگر کوئی پہچاننے والا نہ آئے تو جس نے پایا وہ  
اس کو خرچ کر ڈالے مگر وہ مال اُس کے پاس امانت  
رہے گا یحییٰ نے کہا میں نہیں جانتا یہ فقرہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے یا یزید نے اپنی طرف سے

اسے اپنے اونٹ کو پکڑنے کی حاجت نہیں اس کو بیٹھے وغیرہ کا ذکر نہیں نہ چار سے پانی کے لیے اس کو چروا ہے کی ضرورت ہے وہ آپ پانی پر جا کر پانی پی لیتا  
ہے اور آٹھ آٹھ روز کا پانی اپنے پیٹ میں بھر لیتا ہے بعضوں نے کہا یہ جنگل میں حکم ہے اگر کسی میں اونٹ بھی ہے تو پکڑ لینا چاہیے تاکہ مسلمان کا مال ضائع  
نہ ہو ایسا نہ ہو چور اس کو پکڑ لے جائے اونٹ کے حکم میں وہ جانور ہیں جو اپنی حفاظت آپ کر سکتے ہیں جیسے گھڑ، بیل وغیرہ مسئلہ یحییٰ کی دوسری  
روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ فقرہ حدیث میں داخل ہے اس کو امام مسلم اور اسماعیلی نے کالاً امانت سے مطلب یہ ہے کہ یہ اس کا مالک سمجھائے گا تو پانے والے کو



عِنْدَهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي صَلَاةِ  
الْعَلَمِ قَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِحَيْتِكَ  
أَوْ لِلدِّبْ ثَبَّ قَالَ يَزِيدُ رَجُلٌ تُعَذِّتُ  
أَيْضًا ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي صَلَاةِ  
الْإِلِدِ قَالَ فَقَالَ دَعَمَاءُ فَإِنَّ مَعَهَا  
حِدَةً أَوْ هَا دَسِقَاءُ هَا تَرُدُّ الْمَاءَ  
وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَ هَا  
رَبُّهَا.

باب ۲۱۸ اِذَا الْمُرُجِدُ صَاحِبًا لِلْقَطْعَةِ

بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا:

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى النَّبِيعِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ  
الْقَطْعَةِ فَقَالَ احْرُثْ حِفَا صَهَا وَدِكَاءَهَا  
ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا  
دَاكِلًا فَسَأَلَتْ بِهَا قَالَ دَعَمَاءُ الْفَقِيمِ  
قَالَ رَجُلٌ لَكَ أَوْ لِحَيْتِكَ

بڑھا دیا ہے پھر اُس نے پوچھا آپ بھولی بھٹکی (گئی ہوئی)  
بکری کے باب میں کیا فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اس کو پکڑ لے کیونکہ بکری یا تو تیرے لیے ہے یا تیرے  
بھائی کے لیے یا بیڑیے کا حصہ ہے یزید نے کہا بکری کو بھی  
پوچھنا چاہیے پھر اس نے پوچھا بھولے بھٹکے اُونٹ  
کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اُونٹ کو پھٹا رہنے دے اُس  
کے ساتھ موزہ مشک سب موجود ہے وہ پانی پی لیتا ہے  
درخت میں سے کھا لیتا ہے درخت میں سے کھا لیتا ہے یہاں  
تک کہ اس کا مالک اس کو پالیتا ہے۔

باب اگر سال بھر تک لقطہ کا مالک نہ ملے تو پانے  
والا اس کا مالک ہو جاتا ہے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام  
مالک نے خیر و سی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے  
انہوں نے یزید سے جو منبعت کا غلام تھا انہوں نے یزید  
بن خالد سے انہوں نے کہا ایک شخص (بلال یا سید) آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور لقطہ (یعنی پڑی ہوئی چیز)  
کو آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا ایسا کہ اس کی پھٹی سر پہن  
پہچان رکھ پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کرتا رہا اگر  
اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تیرا اختیار ہے اس نے  
پوچھا گئی ہوئی بکری کو کیا کروں آپ نے فرمایا وہ بکری ہے

۱۔ یعنی لوگوں سے اس کی نسبت دریافت کرنا چاہیے کہ کس کا مال ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ بکری میں بھی پوچھنا اور دریافت کرنا واجب  
ہے شافعی نے کہا اگر چنگل میں لے تو پوچھنا واجب نہیں لیکن بستی میں واجب ہے ۲۔ منہ سال یعنی نوے سال اگر پوچھا پا بھی کرے  
اور کوئی مالک نہ ملے تو وہ چیز پانے والے کی ملک ہو جاتی ہے اب اگر اس نے صرف کر ڈالی اور مالک آیا تو اس پر ضمان لازم ہوگا اور جمہور علماء یہ کہتے  
ہیں کہ مالک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس کو تصرف کرنا جائز ہوگا لیکن جب مالک اس پر پہنچے تو وہ چیز یا اس کا بدلہ دینا لازم ہوگا تصفیہ کہتے ہیں اگر پانے والا محتاج  
ہے تو اس میں تصرف کر سکتا ہے اگر مالدار ہے تو اس کو خیرات کر دے پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو اختیار ہے خواہ اس خیرات کو جائز رکھے خواہ  
اس سے تادل لے ۳۔ منہ

أُولَئِكَ قَالُوا فَتَرْكَلْنَا إِذْ بَدَّلْنَا آلَنا مَا بَدَّلْنَا  
لَهَا مَعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَهِيَ تَدْرِي مَا تَدْرِي  
وَتَأْتِي الشَّجْمَا حَتَّى يُلْقَاهَا  
رَبُّهَا:

**باب ۶۲۲** إِذْ وَجَدَ خَشْبَةً فِي  
الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ مَوْكَبًا وَقَالَ اللَّيْثُ  
حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا  
مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَخَرَجَ  
يَنْظُرُ لَعَلَّ مَوْكَبًا قَدْ جَاءَ بِأَلِهَ نَادَاهُ  
بِالْغَشْبَةِ فَآخَذَهَا كَمَا كَلِمَةً حَبْطًا فَكَلَّمَا  
نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ.

**باب ۶۲۳** إِذَا وَجَدَ ثَمَرًا فِي

الطَّرِيقِ.

۹۶۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِجَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْ لَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ  
تَكُونَ مِنَ الصَّدَاقَةِ كَمَا كُنْتُ قَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَقَالَ نَازِلٌ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

یاتیہ نے بھائی کی یا بھیڑیے کی اس نے پوچھا گما سہو اوٹ  
آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس  
کاموزہ ہے مشک ہے وہ پانی پی لیتا ہے درخت کے پتے  
کھا لیتا ہے جب اس کا مالک اس سے ملے۔

**باب اگر کوئی سمندر میں لکڑی یا کوڑا یا ایسی چیز**  
پائے اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان  
کیا انہوں نے عبد الرحمن بن ہریرہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
بنی اسرائیل کے ایک مرد کا ذکر کیا (اس کا نام معلوم نہیں  
ہوا) اور حدیث کو بیان کیا (جو اوپر گزر چکی جس میں قرعہ کا ذکر  
ہے) پھر وہ شخص نکلا اس قصہ سے کہ شاید کوئی جہاز آیا  
ہو اور اس کا روپیہ لایا ہو اس نے دیکھا ایک لکڑی  
تیر رہی ہے وہ اس کو اپنے گھر میں بلانے کے لیے اٹھا لایا  
جب اس کو چیرا تو اس میں سے روپیہ نکلا اور خط ملا۔

**باب رستے میں کھجور پائے**

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے طلحہ بن  
سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے رستے میں کھجور پائی فرمانے لگے اگر مجھ کو یہ ڈر ہے کہ  
یہ کھجور صدقے کی ہے تو میں اس کو کھا لیتا اور یحییٰ بن سعید  
قطان نے کہا مجھ سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہا مجھ  
سے منصور نے اور زائدہ بن قدامہ نے بھی اس حدیث  
کو منصور سے روایت کیا انہوں نے طلحہ سے کہا ہم سے انس بن

**لہ** اس کو ہمارے باب التجراف فی البحر میں وصل کیا ۱۲ منہ **لہ** اس کو ہمارے سلم ۱۲ منہ **لہ** اس کو ہمارے سلم ۱۲ منہ **لہ** اس کو ہمارے سلم ۱۲ منہ

مُقَاتِلِ أَخْبَرَكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَكَ أَنَّ مَعْمَرًا  
عَنِ عُبَّاسِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ  
لَا نُقَلِّبُ إِلَى أَهْلِ نَجْدٍ الشَّمْرَةَ سَاقِطَةً  
عَلَى فِرَاشِي فَأَرْتَعَهَا لَا كَلَمًا ثُمَّ  
أَعْنِي أَنْ يَكُونُ مَدَنِيٌّ  
فَأَلْقِيَهَا؛

بَابُ كَيْفَ نَعَتْ لُقْطَةً  
أَهْلَ مَكَّةَ وَقَالَ طَاوُوسُ بْنُ  
عُبَّاسٍ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقْطَةً إِلَّا مَنْ  
عَرَفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْتَقِطُ لُقْطَةً إِلَّا  
لِعَرَفٍ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ  
حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ  
عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بیان کیا دوسری سند اور ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا  
کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو معمر نے انہوں  
ہم ابن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں اپنے گھر میں  
لوٹ کر جاتا ہوں وہاں اپنے بچھونے پر ایک کھجور  
پڑی پاتا ہوں میں اس کو کھانے کی نیت سے اٹھاتا ہوں  
پھر یہ ڈرتا ہوں کہ میں مدنی کی نہ ہو اور اس کو پھینک دیتا ہوں

### باب مکہ کے لقطہ کا کیا حکم ہے

اور طاووس نے ابن عباس سے نقل کیا انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مکہ کا لقطہ کوئی نہ  
اٹھائے مگر جو اس کو بتلائے اور خالد حذاف نے حکم دیا ہے  
نقل کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مکہ کا لقطہ کوئی نہ اٹھائے  
مگر جو اس کو بتلائے اور احمد بن سعد نے کہا ہم سے روح  
نے بیان کیا کہ ہم سے زکریا نے کہا ہم سے عمرو  
بن دینار نے انہوں نے حکم دیا ہے انہوں نے ابن عباس سے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کا درخت نہ کاٹا  
جائے نہ وہاں کا شکار ہانکا جائے نہ وہاں کی پڑھی

۱۵۰ آپ کو یہ خیال آتا ہو گا کہ شاید صدقہ کی کھجور جس کو آپ تقسیم کیا کرتے تھے باہر سے کپڑے میں لگ کر چلی آئی ہوگی ان حدیثوں سے یہ نکل کر  
کھانے پینے کی قیمت چیز اگر کوئی رستے یا گھر میں ملے تو اس کا کھا لینا درست ہے اور آپ نے جو اس سے پرہیز کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ صدقہ آپ  
پر اور سب بنی ہاشم پر حرام تھا یہی معلوم ہو کہ ایسی چیزیں ہوں گے جیسے مالک کا ڈھونڈھنا اور اس کو بیچنا ناجائز و نہایت ہی منکر ہے لہذا مکہ کے لقطہ  
میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا مکہ کا لقطہ ہی اٹھانا منع ہے بعضوں نے کہا اٹھانا جائز ہے لیکن ایک سال کے بعد بھی پانے والے کا ملک نہیں ہوتا  
اور جمہور مالکیہ اور بعض شافعیہ کا یہ قول ہے کہ مکہ کا لقطہ بھی اور ملکوں کے لقطہ کی طرح ہے حافظ نے کہا شاید امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ مکہ کا  
لقطہ ہی اٹھانا جائز ہے اور یہ باب لاکر انہوں نے اس روایت کے صنعت کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ ہے کہ حاجیوں کی پڑھی ہوئی چیز اٹھانا منع ہے  
۱۵۱ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الحج میں وصل کیا ۱۵۲ اس کو خود امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۵۳ اس کو اسماعیل نے وصل کیا ۱۵۴

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْصَدُ عِصَا هُمَا وَلَا يُنْفَرُ  
صَيْدُهَا وَلَا تَحُلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمَنْ شِئَ لَا  
يُحْتَلَى خَلَا هَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا  
الْإِذْخِرَ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ ۖ

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ  
قَالَهُ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ  
نَجِدَ اللَّهُ وَأَنْفَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ  
حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفَيْلَ وَسَلَطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُكَ  
وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّمَا لَا تَحُلُّ لِأَحَدٍ كَانَتْ بَيْنَهُ  
وَأَنَّهُمْ أَجَلَتْ فِي سَاعَةٍ مِّنْ نَّهَارٍ إِنَّهَا  
لَا تَحُلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا  
وَلَا يُحْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحُلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا  
لِمَنْ شِئَ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ  
النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُغْدَى وَإِمَّا أَنْ  
يُفْعِدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ  
فَأَنَا نَجْعَلُكَ لِقَبُورِنَا دَبُيُومَتِنَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُو  
شَاةٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَكْتُبُونِي

ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر جو بتلائے وہ اٹھا سکتا ہے نہ وہاں  
کی گھانسی کاٹی جائے حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ  
مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجئے آپؐ نے فرمایا اچھا اذخر کاٹ  
سکتے ہیں۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن  
مسلم نے کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن کثیر نے  
کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے کہا مجھ سے ابو ہریرہؓ  
نے بیان کیا انہوں نے کہا جب اللہ نے اپنے پیغمبر صلی  
اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کر دیا تو آپؐ لوگوں کو خطبہ سنانے کے  
لیے گھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ اللہ  
تعالیٰ نے اصحاب فیل کو تمکد سے روک لیا اور اپنے  
پیغمبر اور مسلمانوں کو مکہ پر حکومت دی دیکھو مکہ مجھ سے پہلے  
کسی کے لیے درست نہیں ہوا (یعنی وہاں رٹنا) اور  
میرے لیے بھی ایک گھڑی دن درست ہوا اب میرے  
بعد کسی کے لیے درست نہ ہو گا نہ وہاں کا شکار چھیڑا جائے  
نہ کاٹا اکیڑا جائے (کاٹا جائے) نہ وہاں کی پڑی ہوئی چیز  
کوئی اٹھائے مگر جو بتلائے اور جس کا کوئی عزیز مار ڈالا جائے  
تو اس کو اختیار ہے خواہ ویت لے یا قصاص عباسؓ نے  
کہا یا رسول اللہ اذخر کاٹنے کی اجازت ہے اس کو قبروں میں  
بچھاتے ہیں پھتوں پر ڈالتے ہیں آپؐ نے فرمایا اچھا اذخر  
کی اجازت ہے پھر یمن والوں میں سے ایک شخص ابوشاہ  
نامی گھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ یہ خطبہ مجھ کو لکھو

۱۔ یہ حدیث اوپر گزری ہے ۱۱۷۷ منہ ۱۱۷۷ یعنی اب ہروالوں کو جو باقی لے کر کعبہ ڈھانے کے لیے آئے تھے ہدایت پہلے پار سے میں گزری چکی ہے  
بعض روایتوں میں فیل کے بدل قتل ہے ۱۱۷۸ منہ ۱۱۷۸ ترجمہ باب ہمیں سے نکلتا ہے معلوم ہوا پڑی ہوئی چیز کا مکہ میں بھی نہی حکم ہے ہوا اور مقاموں  
میں ہے ۱۱۷۹ منہ ۱۱۷۹ اذخر ایک خوشبودار گھانسی ہے جو مکہ کے اطراف میں پیدا ہوتا ہے ۱۱۸۰ منہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُوا لِي شَاهِدًا فقلتُ لِلأَوْزَاعِيِّ مَا تَوَلَّاهُ أَكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعْتُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**باب ۶۵۶ لَا تُحْتَلَبُ مَا شِئَ أَحَدٌ**

بِغَيْرِ إِذْنٍ.

۹۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَارِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ تَأْشِيَةً أَوْ عَوِيَّ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُوَفَّقَ مَشْرُوبُهُ فَتُكْسَرُ خِرَازَتُهُ فَيَسْتَقِلَّ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزَنُ لَهُمْ مَتَرَدُّهُمُ مَوَاشِيَهُمْ أَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَا شِئَ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ :

**باب ۶۵۶ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللَّقْطَةِ**

بَعْدَ سَنَةٍ دَرَّهَا عَلَيْهِ لَا تَهَاوِيَهُ دَرِيْعَةً عِنْدَكَ.

۹۷۲- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَسِيْمَةَ بْنِ أَبِي عَنَدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى السَّعْدِيِّ عَنْ

دیجئے آپ نے صحابہ سے فرمایا اچھا ابو شاہ کے لیے یہ خطبہ لکھ دو ولید بن مسلم نے کہا میں نے امام اوزاعی سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے میرے لیے لکھو ادیجئے انہوں نے کہا یعنی یہ خطبہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس نے سنا تھا۔

**باب کسی کے جانور کا دودھ بے اس کی اجازت کے نہ دوہیے۔**

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دوسرے کے جانور کا دودھ بے اس کی اجازت کے نہ دوہے کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرے گا کوئی اس کے گودام میں آن کر اس کے غلہ کا کوٹھہ توڑے اور غلہ لے کر چل دے ایسے ہی جانوروں کے حق اُن کے کھانے کے کوٹھے میں تو کسی کا جانور بے اس کی اجازت کے نہ دوہے **باب اگر بڑی ہوئی چیز کا مالک سال بھر کے بعد اُسے تب بھی پانے والے کو پھیرنا پڑے گا کیونکہ وہ اُس کے پاس امانت تھی۔**

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انہوں نے یزید سے جو منیعت کے غلام تھے انہوں نے

اس باب کے لائن سے عزم یہ ہے کہ اس مسئلہ میں لوگوں کا اختلاف ہے بعضوں نے یہ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی باغ پر سے گزرے یا جانوروں کے گلے پر سے تو باغ کا چیل یا جانور کا دودھ کھانی سکتا ہے گو مالک کی اجازت نہ ملے مگر جہود علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ بے ضرورت ایسا کرنا جائز نہیں اور ضرورت کے وقت اگر کرے تو تاوان دے امام احمد نے کہا اگر باغ پر چھارہ نہ ہو تو ترمیمہ کھا سکتا ہے (گو ضرورت نہ ہو) ایک روایت میں یہ ہے جب اس کی ضرورت اور احتیاج ہو لیکن دونوں حالتوں میں اس پر تاوان نہ ہو گا اور دلیل اُن کی امام بیہقی کی حدیث ہے ابن عمر سے مرفوعاً جب تم میں سے کوئی کسی باغ پر سے گزرے تو کھائے لیکن جمع کر کے نہ لے جائے ۴۷۱

زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُعْفِيُّ رَضِيَ عَنْكَ اللَّهُ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ قَالَ عَرَفْتُمَا سَنَةً ثُمَّ اِعْرَفْتَ دَكَءَهَا وَعِفَاقَهَا ثُمَّ اسْتَنْفَقْتُمَا بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّكُمَا فَإِذَا هَا إِلَيْهِمَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ نَكَأٌ أَوْ لَذِيخٌ أَوْ لَيْلِيَةٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ إِلَّا بِلَّيْلِ قَالَ فَخَضِبْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَجْمَرَتْ وَجَنَّتَاهُ أَوْ أَحْمَرَتْ وَجَعَمَتْ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ دَلَمَا مَعَهَا حِدًّا أَوْهَا دَسِقًا أَوْهَا حَتَّى يَلْعَا هَا رَبُّهَا

باب ۶۴۳ هَلْ يَأْخُذُ اللَّقْطَةُ وَلَا يَدْخُلُهَا تَوْنِيْعٌ حَتَّى لَا يَأْخُذَ هَا مِنْهَا كَيْسَحْقُ - ۹۷۳ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ عَفْلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ فِي غَرَاةٍ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَ لِي أَلْقِهِ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ مَسَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَنْفَعْتُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعْنَا تَجَنَّبْنَا فَمَرَّتْ يَالِدُ يَنْجُو نَسَأْتُ ابْنِ بَنِي كَعْبٍ رَضِيَ عَنْكَ اللَّهُ وَجَدْتُ صُرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرَفْتُمَا حَقَّهَا

زید بن خالد جہنی سے ایک شخص (سوید یا بلال) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (پڑھی ہوئی چیز) کو پوچھا آپ نے فرمایا ایسا کر سال بھر تک اس کو بتلاتا رہ پھر اس کا سر بندھن اور ظرف پہچان رکھ بعد اس کے خرچ کر ڈال اب اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو ادا کر لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بھولی بھنکی بکری کو کیا کریں آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لے وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا پھیڑیے کی اس نے کہا یا رسول اللہ بھولا بھنکا اونٹ یہ سن کر آپ غصے ہو گئے یہاں تک آپ کے دونوں گال سرخ ہو گئے یا پھرہ سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھ کو کیا واسطہ اس کے ساتھ تو موزہ ہے مشکیزہ ہے اس کا مالک جب آئیگا اس کو لے لیگا

باب پڑھی چیز کا اٹھانا لینا بہتر ہے ایسا نہ ہو وہ خراب ہو جائے یا غیر شخص اس کو لے بھاگے ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کہا میں نے سوید بن عفلہ سے سنا وہ کہتے تھے میں ایک لڑائی میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا میں نے ایک کوڑا پڑا دیکھا اس کو اٹھا لیا ان میں سے ایک نے مجھ سے کہا پھینک دے میں نے کہا نہیں میں نہیں پھینکوں گا اگر اس کے مالک کو پاؤں گا تو اس کو دے دوں گا ورنہ اپنے کام میں لاؤں گا جب ہم جہاد سے لوٹ کر آئے اور حج کو گئے تو مدینہ میں ابی بن کعب ملے میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میں نے

۱۰ لے لیا اگر وہ چیز موجود ہو تو مجھ سے دے دے نہیں تو اس کی قیمت ادا کرے کیونکہ امانت کا مال خرچ کر ڈالنے سے وہ فرض کی طرح اس میں کے ذمہ پر ہو جاتا ہے ۱۰۷۳

فَعَرَفْتُمَا حَوْلَا ثُمَّ أَتَيْتُ نَقَانَ  
عَرَفْتُمَا حَوْلَا فَعَرَفْتُمَا حَوْلَا ثُمَّ  
أَتَيْتُهُ نَقَانَ عَرَفْتُمَا حَوْلَا فَعَرَفْتُمَا  
حَوْلَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ نَقَانَ  
اعْرِفْ عِدَّتَهُمَا دِرْكَاءَ مَا  
دِعَاءَ مَا فَإِنْ جَاءَ مَاجِعُهُمَا  
إِلَّا اسْتَمْتِعَ بِمَا.

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَكْمَةَ بِهَذَا قَالَ  
فَلَقِيتُهُ بَعْدَ بَسْكَةٍ فَقَالَ لَا أَذْهَبُ  
أَتَلْثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَتَّى لَا  
وَاحِدًا:

باب ۶۲۸ مَن عَرَفَ اللَّقْطَةَ وَلَمْ  
يَذْكُرْهَا إِلَى السُّلْطَانِ.

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ زَيْبَةَ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الشَّعْبِ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ قَالَ  
عَرَفْتُمَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ أَحَدُكُمَا يُخْبِرُكَ  
بِعِفَا صِمَا وَوَكَائِمَا وَ إِنْ لَا  
فَاسْتَنْفِقْ بِمَا وَ سَأَلَهُ عَنْ صَنَالَةِ  
الْإِبِلِ فَسَمِعَهُ وَجْهَهُ وَ قَالَ

ایک قیل پانی تھی جس میں سواشرفیاں تھیں میں اس کو لے کر آپ  
پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو بتلاتا رہ میں  
ایک سال تک پوچھتا رہا پھر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا  
ایک سال تک اور پوچھتا رہ میں ایک سال تک اور پوچھتا  
رہا پھر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اور بتلا میں نے  
ایک سال اور ایسا ہی کیا پھر چوتھی بار آپ پاس آیا تو آپ نے  
فرمایا اس کی گنتی اور سر بندھن اور ظرف خیال میں رکھ اگر اس کا  
مالک آئے تو خیر ورنہ تو خرچ کر ڈال۔

ہم سے محمد ان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد  
نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ سے یہی حدیث شعبہ  
نے کہا پھر میں سلمہ سے اس کے بعد مکہ میں ملا تو وہ کہنے لگا  
میں نہیں جانتا اس حدیث میں سوید نے تین سال تک  
بتلانے کا ذکر کیا تھا یا ایک سال تک۔

باب لقطہ کا بتلانا لیکن حاکم کے سپرد نہ کرنا

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے  
سفیان ثوری نے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے یزید سے  
جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے  
کہا ایک گنوار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کو پوچھا  
آپ نے فرمایا ایک سال تک بتلاتا رہ پھر اگر کوئی آئے اور  
اس کے طرف اور سر بندھن کا پتہ (ٹھیک ٹھیک) دے تو  
اس کے حوالے کر دے ورنہ تو خرچ کر ڈال اور اُس نے  
بھولے جھٹکے اُونٹ کو پوچھا آپ کا چہرہ بدل گیا فرمایا اُونٹ

۱۔ جب راوی کو اس میں شک ہے کہ ایک سال کا ذکر کیا یا تین سال کا تو ایک سال کی روایت یقینی ہوئی اور وہی قول ہے تمام علماء کا کہ لقطہ کا ایک  
سال بتلانا کافی ہے ۲۔ اس باب سے امام اوزاعی کے قول کا رد منظور ہے انہوں نے کہا اگر لقطہ پیش قیمت بہر تو بیت المال میں داخل کر دے ۳۔

مَا لَكَ وَلَهُمَا مَعَهُمَا سِقًا وَهَذَا وَحْدًا أَوْ هَذَا  
تَبْرَدُ الْمَاءُ وَنَا كُلُّ الشَّجَرِ دَعْفًا حَتَّى يَجِدَا  
رُبْعًا وَسَالَهُ عَنْ صَلَاةِ الْعَنِيمِ فَقَالَ هِيَ  
لَكَ أَوْ لَكَ خِيْلُكَ أَوْ لِلدَّيْنِ ۖ

## باب ۶۴۹

۹۷۶. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
النُّعْمَانُ أَخْبَرَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ  
قَالَ أَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ  
انْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَاحِيٍّ عَلَيْهِمْ تِسْوُؤُ غَنَمَهُ  
فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ  
فَسَمَاةٌ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي غَنَمِكَ  
مِنْ لَبَنٍ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ أَنْتَ حَاطِبٌ  
قَالَ نَعَمْ فَأَمَرْتُهُ فَأَعْتَقَلَ شَاةً  
مِّنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْقُضَ حَرَمَهَا  
مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْقُضَ  
كَفَّيْهِ فَقَالَ هَكَذَا ضَرَبَ إِحْدَى  
كَفَّيْهِ بِالْأُخْرَى فَعَلَبَ كُثْبَةً مِّنَ  
لَبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَوَّ عَلَى فَرَسِهِ  
حِرْوَةً فَصَبَّبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى  
بَرَدَ اسْقَلُهُ فَاثْمَعَيْتُ إِلَى الْيَتِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ أَشْرَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

## باب

تجھے کیا واسطہ وہ اپنا مشک سوزہ ساتھ رکھتا ہے پانی پی  
لیتا ہے درخت میں سے کھا لیتا ہے اس کا مالک جب آئے  
گا اس کو لے لے گا اس نے بھوئی بیٹلی بکری کو پوچھا آپ  
نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بیٹری  
کی۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو  
نضر نے خبر دی کہا ہم کو اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق  
سے کہا مجھ کو پراہ نے خبر دی انہوں نے ابو صدیق رضی  
دوسری سند ہم سے عبد اللہ بن رجا نے بیان کیا کہا  
ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے  
براء بن عازب رضی انہوں نے ابو بکر رضی انہوں نے  
کہا (سجرت کے قصے میں) میں چلا ایک بکریوں کا چرواہا ملا  
وہ بکریاں ہانک رہا تھا میں نے اس سے پوچھا تو کس کا چرواہا  
ہے اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا میں اس کو پہچانتا  
تھا میں نے اس سے پوچھا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے  
اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا میرے لیے دودھ پورے  
گا اس نے کہا اچھا میں نے اس سے کہا اس نے ایک بکری  
پکڑی میں نے کہا اس کا حقن کرو غبار سے صاف کر اور اپنے  
ہاتھ بھی جھاڑ اس نے ایسا ہی کیا اور ہاتھ پر ہاتھ مارا (گرد  
بھاڑنے کو) پھر ایک پیالہ بھر دودھ پھر پوٹا اور  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (رستے  
میں ایک پانی کی پھال رکھ لی تھی اس کا منہ کپڑے سے  
باندھ دیا تھا میں نے اس میں سے پانی لے کر اس کو دودھ

لے کر اس شخص کا نام معلوم ہوا نہ پراہ ہے کا حافظ ابن جریر نے کہا جس شخص نے کہا وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس نے غلطی کی ۱۲ منہ



فَشَرِّحْ بِحَقِّ رَحْمَتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 كِتَابُ فِي الظَّالِمِ وَالْقَصْبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكَ  
 تَحْسَبَنَّ اللَّهُ عَاقِلًا عَمَّا يُفْعَلُ الظَّالِمُونَ  
 إِنَّمَا يُؤَخَّرُونَ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ  
 الْأَبْصَارُ مُطِيعِينَ مُقْنِعِي دُشْرِهِمْ  
 تَلَبَّيْ الْمُقْنِعِ وَالْمُقْنِعِ وَاحِدٌ وَقَالَ  
 مُجَاهِدٌ مُطِيعِينَ مُدْيِي النَّظَرِ  
 يَقَالُ مُسْرِعِينَ كَأَيُّ شِدَّةٍ إِلَيْهِمْ طَرَفُهُمْ  
 وَأَتَيْدُ تُمْهُمْ هَوَاءٌ يَبْعِي جُؤُنَا لَأَعْقُولَ  
 كَوْمَهُمْ وَأَنْذِرَ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمْ  
 الْوَعْدُ ابْنُ عَبَّاسٍ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا  
 أَخْوَدًا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ يُحِبُّ دَعْوَتَكَ  
 وَتَلْبِيَةِ الرُّسُلِ أَوْلَمَ يَكُونُوا أَسْمَنَ  
 مِنَ كُلِّ مَا لَكُمْ مِنَ زَوَالٍ وَ سَكَنُكُمْ  
 فِي مَسَاكِينِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ  
 وَ تَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا  
 بِهِمْ وَ جَزَّيْنَاكُمْ الْإِثْمَ الَّذِي  
 كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

پروا اور نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں آپ پاس آیا آپ  
 آرام فرما رہے تھے میرے آنے پر جا گئے میں نے عرض  
 کیا پیچھے یا رسول اللہ آپ نے اتنا پایا کہ میں خوش ہو گیا  
 شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
 کتاب لوگوں کے حقوق اور ان کے زبردستی چھین لینے  
 کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ نے سورہ ابراہیم میں فرمایا  
 اور ظالموں کے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو غافل نہ سمجھنا اس کے  
 سوا کچھ نہیں اللہ اُن کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے  
 جس دن اُن کی آنکھیں پتھر جابائیں گے سر اوپر کو اٹھائے  
 بھاگے جا رہے ہوں گے مقنع اور مقنع کے معنی ایک ہیں اور  
 مجاہد نے کہا مطیعین کا معنی برابر نظر ڈالنے والے اور  
 بعضوں نے کہا مطیعین کا معنی جلدی بھاگنے والے اُن  
 کی نگاہ خود ان کی طرف نہ لوٹے گی اور دلوں کے پھٹکے  
 پھوٹ جائیں گے یعنی عقل سے خالی ہو جائیں گے اور اسے  
 پیغمبران لوگوں کو اس دن سے ڈرا جب عذاب اترے گا  
 اس وقت نافرمان لوگ کہیں گے پروردگار ہم کو عقوقی  
 مہلت اور دے تو اب کی بار ہم تیرا حکم سن لیں گے اور  
 پیغمبروں کی تابعداری کریں گے کیا تم نے پہلے یہ قسم نہیں  
 کھائی تھی کہ ہم کو کبھی زوال نہیں ہونے کا اور تم نافرمانوں  
 کے گھروں میں جا کر بسے تھے اور تم کو معلوم ہو گیا تھا ہم  
 نے اُن کے ساتھ کیا کیا اور ہم نے تم سے (اگلے بہت)

اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا پہلے باب ہی سے متعلق ہے اس حدیث کی مناسبت باب لفظہ سے یہ ہے کہ جنگل میں اُس  
 دودھ کے پینے والا کوئی نہ تھا تو وہ بھی پڑی ہوئی چیز کی مثل ہوا اور چرواہا کو موجود تھا مگر یہ دودھ اس کی ضرورت سے زائد تھا بعضوں نے کہا  
 مناسبت یہ ہے کہ اگر لفظہ میں کوئی کم قیمت کھانے پینے کی چیز ملے تو اس کا کھانی لینا درست ہے جیسے اوپر کھجور کی حدیث گذری اور یہ دودھ بھی جب اس کا  
 مالک وہاں موجود نہ تھا لیکن ابوبکر صدیق نے اس کو لیا اور استعمال کیا اسے کھجور پر قیاس کیا گیا ہے کھجور وہاں موجود تھا مگر وہ دودھ کا مالک نہ تھا اس وجہ سے گویا اس کا  
 وجود اور علم برابر ہوا اور دودھ مثل لفظہ کے ٹھہرا اور اللہ اعلم ۱۱ منہ ۱۲ اس کو فرمائی نے وصل کیا ۱۱ منہ ۱۲ یعنی نہ اندیشہ سے ایک ساں اس طرح آنکھ لگ جانے کی بات

عِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ  
مَكْرُهُمْ لِيَنْزُولَ مِنْهُ الْبُحْبَالُ  
فَلَا تَحْشَبْنَ اللَّهَ مُخِلًّا وَعْدِهِ  
رُسُلَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ  
ذُو انْتِقَامٍ

### باب فی قصاص المتکالی

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ  
اَحْبَبَنَا مَعَاذُ بَنِ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ  
تَاكِدَةَ عَنْ اَبِي الْمُسَوِّكِلِ النَّاسِجِيِّ عَنْ  
اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ عَنْهُ رُسُوْلُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا  
خَلَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبُسُوْا  
بِقَطْرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ  
يَتَسَقَّطُوْنَ مَطَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي  
الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا نَقُّوْا رَهْزًا اُذِنَ لَهُمْ  
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدَةٍ لَا حُدُودَ  
بَسْكِيْنِهِ فِي الْجَنَّةِ اَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي  
الدُّنْيَا قَالَ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَشْيَبَانُ

قصہ بیان کر دیئے تھے) اور یہ کافر بڑے بڑے مکر کر رہے  
ہیں اور اللہ کے پاس اُن کا مکر لکھا ہوا ہے (اس کے سامنے  
کچھ نہیں چلنے کی گواہی کے مکر سے پہاڑ سرک جائیں گے تو اس  
پیغمبر پر مت سمجھو کہ اللہ اپنا وعدہ خلاف کرے گا جو اُس نے اپنے  
پیغمبروں سے کیا ہے بیشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا

### باب ظلم کا بدلہ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم کو معاذ بن ہشام  
نے خبر دی کہ مجھ سے میرے باپ ہشام دستوائی نے بیان  
کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو متوکل ناجی سے  
انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب ایمان دار لوگ (قیامت  
کے دن) دوزخ پر سے گزر جائیں گے تو بہشت اور دوزخ  
کے درمیان ایک پل پر اٹکائے جائیں گے اور دنیا میں جو  
انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا تھا اس کا بدلہ لیا جائے  
گا جب پاک صاف ہو جائیں گے تو ان کو بہشت کے اندر  
جہانے کی اجازت ملے گی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کی ہے ہر شخص کو بہشت میں اپنا مکان دنیا کے  
مکان سے بڑھ کر معلوم رہے گا اور یونس بن محمد نے کہا  
ہم سے شیبان نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے

۱۷۔ جن سے تم کو عبرت ہو نا چاہیے قہری بھی تم نے کچھ ٹوڑ نہ کیا اور کفر اور شرک اور گناہوں کو نہ چھوڑا ۱۲ منہ ۱۷ بعضوں نے یونس بن زمر کو  
ہے مکر سے کہیں پہاڑ بھی سرک سکتے ہیں اللہ کی شریعت پہاڑ کی طرح جھٹی ہوئی اور مضبوط ہے ان کے مکر و فریب سے وہ اٹھ نہیں سکتی ۱۸ منہ ۱۷  
اس آیت کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ پہاڑ یا مل چھین لینا یعنی غضب اور ظلم کو نابود کرنا ۱۹ منہ ۱۷ اس طرح کہ مظلوم کو ظالم کی نیکیاں  
نہ ہوں تو مظلوم کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی یا مظلوم کو حکم دیا جائے گا کہ ظالم کو اتنی ہی سزا دے لے جو اس نے مظلوم کو دنیا میں دی تھی  
اور میں بندے کو اللہ تعالیٰ پناہ دے گا اس کے مظلوم کو اس سزا دینی کر دے گا ۲۰ منہ ۱۷ کیونکہ ہر غریب میں صبح اور شام اس کو دیکھتا رہتا  
ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۲۱ منہ ۱۷

عَنْ تَنَادَةً حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ -

بَاب ۲۵۱ مَوْلَى اللَّهِ تَعَالَى أَلَا لَعْنَةُ

اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ +

۹۷۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ -

حَدَّثَنَا هَتَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي تَنَادَةُ عَنْ

صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا

أَنَا أُمَشِي مَعَ ابْنِ عَمَرَةَ إِخِيْدُ بَيْدَاةَ

رَاذٍ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ

يُدْخِلُ الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنْفَرًا

يَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا

أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ

حَتَّى إِذَا قَرَأَ بِذَنْبِهِ ذَرَأَى فِي نَفْسِهِ

أَنَّهُ هَلَكٌ قَالَ سَدَّتُمْ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا

وَأَنَا أَعْفُو هَآلِكَ الْيَوْمَ فَيُعْلَى كِتَابُ

حَسَابِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ

الْأَشْفَاءُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ

أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ :

بَاب ۲۵۲ لَا يَغْلِبُهُ الْمُتْلِمُ الْمُسْلِمُ

ابو المتوكل نے بیان کیا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ ہود) میں یہ فرمانا  
سن لو ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

ہمام نے کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے صفوان

بن محرز مازنی سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں

عبداللہ بن عمرؓ کا ہاتھ تھکا ہوا تھے (رستے میں) جا

رہا تھا اتنے میں ایک شخص سامنے سے آیا کہنے لگا تم

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کیا سنا ہے

کہ اللہ قیامت کے دن جو اپنے بندے سے سرگوشی کرے گا

انہوں نے کہا میں نے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ

مومن کو اپنے نزدیک بلا لے گا اور اپنا پر وہ عزت اس

پر ڈال دے گا اور چھپالے گا پھر پوچھے گا تجھ کو فلاں گناہ

معلوم ہے وہ کہے گا خداوند بیشک معلوم ہے جب سب

گناہوں کا اس سے اقرار کر لے گا اور مومن یہ سمجھے گا اب

تباہ ہو چکا اس وقت فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے گناہ

چھپا رکھے اور آج بخش دیتا ہوں پھر نیکیوں کا کتابچہ اس کے

ہاتھ میں دیا جائے گا لیکن کافر اور منافق ان پر تو کھلم کھلا

(فرشتے اور آدمی اور جن) یوں گواہ بیٹینگے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں

نے اپنے مالک پر جھوٹ باندھا سن رکھ ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے

باب مسلمان مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ کسی ظالم

۱۵ اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کا سماع ابو المتوکل سے معلوم ہو جائے گا ۱۶ منہ ۱۷ اس کا نام معلوم نہیں ہوا

۱۸ منہ ۱۹ سبحان اللہ اس کے کرم و رحم کے صدقے ۲۰ منہ ۲۱ اس حدیث کو کتاب الغصب میں امام بخاری اس لیے لائے کہ آیت میں جو مردود

ہے ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے ظالموں سے کافر مراد ہیں اور مسلمان اگر ظلم کرے تو وہ اس آیت میں داخل نہیں ہے اس سے ظلم کا بدلہ کر

مزدور لیا جائے گا پر وہ ملعون نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

وَلَا يَظْلِمُهُ

۹۷۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْزُومٍ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ  
سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ  
لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُظْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ  
إِلَى أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ  
مُسْلِمٍ كُفِّرَتْ عَنْهُ كُفْرَتُهُ مِنْ كُفْرِيَّاتٍ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرْتُ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

باب ۵۵۳ آهِنْ أَخَاكَ ظَلِمًا أَوْ  
مَظْلُومًا.

۹۸۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ  
رَبِيعٍ بَكْرٌ بْنُ أَنَسٍ وَحُمَيْدُ الطَّوِيلُ  
نَحْنُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

کو اُس پر ظلم کرنے سے

ہم سے یحییٰ بن مکزی نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے  
انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے اُن سے  
سالم نے بیان کیا اُن سے عبد اللہ بن عمرؓ نے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خود  
اس پر ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں اُس کو چھوڑ کر بیٹھ جائے  
اور جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا کام نکالے تو اللہ اس کا کام  
نکال دے گا اور جو شخص مسلمان پر سے کوئی مصیبت مٹالے تو  
اللہ قیامت کی ایک مصیبت اس پر سے مٹال دے گا  
اور جو شخص مسلمان کا عیب چھپالے اللہ قیامت کے دن اس  
کے عیب چھپائے گا۔

باب ۵۵۴ میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا  
ظالم ہو یا مظلوم۔

ہم سے عثمان ابن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے  
ہشیم نے کہا ہم کو عبید اللہ بن ابی بکر بن انس اور حمید طویل  
نے خبر دی انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) بھائی کی ہر

۱- سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لیے کیا عمدہ حکم دیا ہے اگر مسلمان اس پر چلتے رہتے تو آج کافروں کے ہاتھوں کیوں  
ذلیل اور غرور ہوتے دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان سب مل کر ایک ہاتھ کی طرح ہیں جب سے مسلمانوں میں قومی ہمدردی اٹھ گئی اور ہر شخص  
نفسی نفسی میں بڑ گیا کافروں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا روم کے الگ ایران کے الگ ہندوستان کے الگ چین کے الگ  
مصر کے الگ افریقہ کے الگ عرب کے الگ اور ایک ایک ملک پر دست درازی کر کے مسلمانوں کو اپنی رعیت بنایا اگر اب بھی یہ سب مسلمان اپنی حالت  
پر غور کریں اور حدیث نبوی پر چلیں اور قومی کاموں میں ایک دوسرے کی (اعانت اور حمایت اور ہمدردی کریں تو ان کا پچاؤ ہو گا نہ چند ہی روز میں اس  
سے زیادہ ذلیل اور غرور ہو جائیں گے آنحضرتؐ تو غیہ فرماتے ہیں کہ مسلمان خود بھی مسلمان پر ظلم نہ کرے اگر کوئی اور اس پر ظلم کرے تو مسلمان کی مدد اور حمایت  
کرے لیکن ہمارے زمانہ میں روم کے مسلمانوں پر ظلم ہوتا ہے تو ایران کے مسلمان متاثر نہ کیجئے ہیں رہتے ہیں ایران والوں پر ظلم ہوتا ہے تو توران والے  
متاثر نہ کیجئے ہیں بخیر غالباً کو گھسنے یا گالی دینے کے وہ بھی بیٹھ بیٹھے اور مسلمان کسی کام کے نہ رہے البتہ نصاریٰ میں قومی ہمدردی انتہا کو پہنچ گئی ہے  
ایک نصاریٰ پر دنیا کے کسی کو نے ظلم ہو تو سارے نصاریٰ اس کی مدد کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۲- منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرُوا خَلَائِكَ خَالِدًا أَوْ مُنْظِلًا  
 ۹۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ  
 حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرُوا خَلَائِكَ خَالِدًا أَوْ  
 مُنْظِلًا مَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا نَصْرُهُ  
 مُنْظِلًا مَا فَكَيْفَ نَصْرُهُ فَلَمَّا قَالَ تَأْخُذُ  
 قَوْلَ بَدِيلِهِ ۝

بَابُ تَنْصِيرِ الْمَظْلُومِ ۝

۹۸۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا  
 شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ  
 مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ  
 عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَفَهْمَانَا عَنْ سَبْعٍ وَذَكَرَ  
 عِبَادَةَ الرِّفِيعِ وَابْتِغَاءَ الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيتِ  
 الْعَاطِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ  
 وَاجَابَةَ الدَّاعِي وَاجْتِنَاءَ  
 الْكُفْمِ ۝

۹۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَحَدَّثَنَا  
 أَبُو سَامَةَ عَنْ بُوَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ  
 عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ ۝

سال میں مدد کر ظالم ہو یا مظلوم  
 ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر  
 بن سلیمان نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک  
 سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو  
 ظالم ہو یا مظلوم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مظلوم ہو  
 تو اس کی مدد کریں گے لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کریں آپ نے  
 فرمایا اس کو ظلم سے روکو۔

باب مظلوم کی مدد کرنا واجب ہے

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے  
 انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے کامیاب نے معاویہ  
 بن سہید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے براء بن عازب سے  
 انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات  
 باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا پھر جن باتوں کا  
 حکم دیا ان کا بیان کیا بیمار پر پسی کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا  
 اور چھینک کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینا اور مظلوم کی  
 مدد کرنا اور دعوت قبول کرنا اور قسم دینے والے کی قسم  
 پوری کرنا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے  
 انہوں نے بريد سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے  
 ابو موسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 آپ نے فرمایا مومن دوسرے مومن کے لیے ایسا ہوتا جیسے

لے اس کی تفسیر خود گئے کی حدیث میں آتی ہے اگر مسلمان بھائی کسی پر ظلم کر رہا ہو تو اس کی مدد کرے کہ اس کو سمجھا کہ ظلم سے باز رہے کہ ظلم کا انجام  
 بُرا ہے ایسا نہ ہو اپنا مسلمان بھائی آفت میں پڑ جائے ۱۲ منہ ۱۲ گودہ کا فرضی ہوا ایک حدیث میں ہے جس کو طحاوی نے اپنی مسعودی سے نکالا  
 اللہ نے ایک بندے کے لیے یہ حکم دیا اس کو قبر میں سو کوڑے لگائے جائیں وہ دعا اور دعا پڑھ کر لے لگا آخر ایک کوڑہ رہ گیا لیکن ایک ہی  
 کوڑہ سے ساری قبر اُگ ہو گئی جب وہ حالت حیات رہی تو اس نے پوچھا مجھ کو یہ سزا کیوں ملی فرشتوں نے کہا تو نے ایک نماز کو مارت  
 پڑھائی تھی اور ایک مظلوم کو دیکھ کر تو نے اس کی مدد نہیں کی تھی ۱۱ منہ ۱۱ اگر وہ کسی مباح کام کے لیے قسم دیے تھے وہ اس حدیث سے اس باب میں یہ کہ مظلوم

كَاتِبَيْنِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَرَتَّلَكَ بَيْنَ  
أَصَابِعِهِ :

**باب ۲۵۵** اَلْاِنْصَابُ مِنَ الظَّالِمِ  
لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَجِبُ اللَّهُ الْجَهْدَ بِالشُّرُ  
مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَن ظَلَمَ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا  
وَالَّذِينَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ  
قَالَ اِبْرَاهِيمُ كَاَنَّهُ يَكْزَهُمْ اَنْ يُسْتَكْوَا  
فَاَذَاتَهُ رَوَا عَفْوًا

**باب ۲۵۶** عَفْوُ الْمَظْلُومِ لِقَوْلِهِ  
تَعَالَى اِنْ تَبَدَّلَ خَيْرٌ اَوْ تَخَفُوهُ اَوْ تَخَفُوا  
عَنْ سُوءِ فَاَنَّهُ كَانَ عَفْوًا قَدِيرًا وَخَيْرًا  
سَيِّئَةً سَيِّئَةً مِّثْلَهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاتَّخِذْ  
عَنَّا اِلَهًا اِنَّهُ لَا يَجِبُ الظَّالِمِينَ وَلَمَّا اَنْصَرَفَ  
بَعْدَ ظَلَمِهِ قَاوَلَتْكَ مَا عَلَيْكَ مِنْ سَبِيلٍ  
اِنَّا لَنِبْلِغُكَ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَ  
يَتَّبِعُونَ فِي الْاَكْثَرِ مِنْ غَيْرِ الْحَقِّ اُولَئِكَ لَهُمْ  
عَذَابٌ اَلِيمٌ وَلَمَّا مَكَرَ وَعَفَا اِنَّ ذَلِكِ  
كَانَ عَزْمُ الْمُؤْمِرَةِ تَرَى الظَّالِمِينَ لَكَادُوا  
الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ

**باب ۲۵۷** الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

۹۸۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجَشُونُ أَخْبَرَنَا

جیسے عمارت اس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مٹاتا  
ہو وے ہے اور آپ نے انگلیاں قہنجی کر لیں۔

**باب ظالم سے بدلہ لینا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ  
نساء میں) فرمایا اللہ کھلم کھلا برا کہنا پسند نہیں کرتا مگر مظلوم  
ایسا کر سکتا ہے اور اللہ سنا جاتا ہے اور (سورہ شوریٰ میں)  
فرمایا اور وہ لوگ کہ جب اُن پر ظلم ہوتا ہے تو واجباً بدلہ لیتے ہیں  
ابراہیم نخعی نے کہا صحابہ ذلیل بننے کو برا جانتے تھے جب دشمن  
قدرت حاصل کر لیتے تھے تو معاف کر دیتے تھے**

**باب ظالم کو معاف کر دینا اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء  
میں) فرمایا اگر تم کھلم کھلا نیکی کر دیا چھپا کر یا برائی کو معاف کر دو تو اللہ  
بھی معاف کرنے والا قدرت والا ہے اور (سورہ حم مسبق  
میں) فرمایا برائی کا بدلہ برائی ہی اسی جتنی پھر جو کوئی معاف  
کر دے اور بھلائی کرے اس کو اللہ تعالیٰ ثواب دے گا  
اور جو کوئی اپنے پر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے اس پر کچھ  
گناہ نہیں گناہ اُن پر ہے جو لوگوں پر زیادتی کرتے ہیں  
ملک میں ناحق ظلم توڑتے ہیں ایسے لوگوں کو دکھ کا عذاب  
ہوگا اور جو کوئی صبر کرے اور بخشدے تو یہ بڑا کام ہے  
اور اسے پیغمبر تو ظالموں کو دیکھے گا جب وہ عذاب دیکھے  
لیں گے تو کہیں گے اب کوئی دنیا میں پھر جانے کی بھی صورت ہے**

**باب ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہو گئے**

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے  
عبد العزیز بن عبد اللہ ماجشون نے کہا ہم کو عبد اللہ بن دینار

۱۵۔ یہ ظالم کے مقابلے میں بھیبوں کی طرح عاجز ذلیل نہیں بن جاتے بلکہ اتنا ہی انصاف سے بدلہ لیتے ہیں جتنا ان پر ظلم ہوا اس سے زیادہ بدلہ  
نہیں لیتے ورنہ خود ظالم بن جائیں گے اس آیت سے یہ ثابت ہے کہ ظالم سے بقدر ظلم کے بدلہ لینا درست ہے لیکن معاف کرنا افضل ہے جیسے آگے آتا ہے

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ  
ظُلُمْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب ۶۵۸ اِلْتِفَافُ وَالْحَدِّ مِنْ مَرْغُوعَةِ

الْمُظْلُومِ۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
زَكِيَّةُ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ الْكَلْبِيُّ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِي عَنْ أَبِي مُعْبَدٍ  
مَوْسَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ تَنْ  
دَعْوَةَ الْمُظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهُمَا دَيْنٌ إِلَّا اللَّهُ حُجَّتُ  
بِأَبِيهِ مَنْ كَانَتْ لَهُ مُظْلَمَةٌ عِنْدَ

السَّجْلِ فَحُلِّمْنَا لَهُ هَلْ يَبِينُ مُظْلَمَتُهُ

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُمَيْلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ

الْمُعْبَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

تخبردی انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ظلم تو کیا مدت کے دن  
اندھیرے ہوں گے

باب مظلوم کی بدو عا سے بچے رہنا

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع  
نے کہا ہم سے زکریا بن اسحاق ملی نے انہوں نے یحییٰ  
بن عبد اللہ بن صیفی سے انہوں نے ابوسعید سے جو ابن عباسؓ  
کے غلام تھے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے معاذ بن کوہین کی طرف بھیجا اور فرمایا دیکھ مظلوم کی  
بدو عا سے بچا رہو کیونکہ اس کو اللہ تک پہنچنے میں کوئی روک نہیں  
باب اگر کسی شخص نے دوسرے پر کوئی ظلم کیا ہو

اور اس سے معاف کر لئے تو کیا اس ظلم کو بھی بیان کرنا ضرور ہے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے  
ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابوبکرؓ  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جس نے دوسرے کسی کی عزت یا آبرو و زبیری کی ہو

۱۔ یعنی ظالم کو قیامت کے دن نور نہ ملے گا لہذا ہر پراندھیرا ان اندھیروں میں ٹاپٹاپاتا پھرے گا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی فوراً پروردگار تک پہنچ جاتی  
ہے اور ظالم کی خرابی ہوتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ظالم کو اسی وقت سزا ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے ویسے حکم دیتا ہے کبھی فوراً  
سزا دیتا ہے کبھی ایک مہینہ کے بعد تاکہ ظالم اور ظلم کرے اور خوب پھول جائے اس وقت دفعۃً اس کو پکڑتا ہے حضرت موسیٰ نے جو فرعون  
کے حکم سے تنگ آکر بدو عا کی چالیس برس کے بعد اس کا اثر ظاہر ہوا بہر حال ظالم کو یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ ہم نے ظلم کیا اور کچھ سزا نہ ملی سزا  
اسی وقت تجویز ہو جاتی ہے اور اپنے وقت پر اس کا ظور ہوتا ہے مسلمان اور ہندوؤں نے حضرت عیسیٰؑ پر یہ ظلم کیا کہ عیسیٰؑ ہی ہے کس  
حدوتوں اور ان کے کم سن بچوں کو قتل کیا اس کی سزا یہ ملی کہ اب لوہی غلاموں کی طرح انفار کے محکوم بنے ۱۲ منہ ۱۵ کہ میں نے غلامانہ قصور  
کیا تھا جیسے لوگوں نے کہا کہ قصور کا بیان کرنا ضرور ہے اور بعضوں نے کہا ضرور نہیں مگر اس سے معاف کر لینا کافی ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ  
حدیث مطلق ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس ظلم کی تفصیل بیان کرنے میں شرم دامگیر ہوتی ہے مثلاً کسی کی جو رو کو بری نگاہ سے دیکھا  
یا اس سے فعل شنیع کیا ۱۲ منہ

كَانَتْ لَهُ مَخْلُوعَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضَةٍ أَوْ شَيْءٍ  
فَلَيْسَتْ تَحِلُّ لَهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِيَارُ  
وَلَا دَرَاهِمُ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ مَالِيٍّ أَخَذَ مِنْهُ بَقْدًا  
مَخْلُوعَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ  
سَيِّئَاتٍ مَالِيَةٍ فَحَمِلَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَمَّا سَيِّئَاتُ الْمُقْبِرِ  
بِكَتِّهِ كَانَ نَزَلَ تَاجِيَةَ الْمُقَابِرِ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدُ الْمُقْبِرِ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ  
ذَهْوُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ اسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانَةُ  
بَاب ۶۶۱ إِذَا اخْلَعْتَ مِنْ ظُلْمَةٍ فَلَا  
رُجُوعَ فِيهِ.

۹۸۷. حَدَّثَنَا مُعَمَّدٌ أَخْبَرَ نَاعِبُ اللَّهِ  
أَخْبَرَ نَاهِشَامُ بْنُ عُرَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَاصِمَةَ رَضِيَ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا  
نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ الرَّجُلُ يَكُونُ  
عِنْدَ الْمَرْأَةِ كَيْسَ يَسْتَكْبِرُ مَعَهَا  
يُرِيدُ أَنْ يَغْفِرَ لَهَا فَنَقُولُ اجْعَلْكَ  
مِنْ شَأْنِي فِي مَحَلٍّ فَنَزَلَتْ هَذِهِ  
الْآيَةُ فِي ذَلِكَ.

بَاب ۶۶۲ إِذَا اذْنُكَ أَوْ اذْنُكَ.

یا اور کوئی ظلم کیا ہو تو وہ آج دنیا میں معاف کرالے اُس  
دن سے پہلے جہاں نہ روپیہ ہو گا نہ اشرفی البتہ اگر نیک  
عمل اس کے پاس ہو گا وہ لے لیا جائے گا اُس کے ظلم  
کے موافق اور اگر نیک عمل نہ ہو گا تو مظلوم کی برائیاں لے  
کر اُس پر ڈالی جائیں گی امام بخاری نے کہا اسمعیل بن ابی  
اویس نے کہا سعید راوی کو مقبری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ  
مقبرہ کے پاس رہا کرتا تھا امام بخاری نے کہا اور سعید مقبری  
بنی لیت کا غلام تھا وہ ابو سعید کا بیٹا تھا ابو سعید کا نام  
کیسان ہے۔

باب جب آدمی کسی کا قصور معاف کر دے  
تو اب پھر رجوع نہیں کر سکتا۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ  
بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے  
اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے  
(سورہ نسا کی) اس آیت کی تفسیر میں اگر کوئی عورت اپنے  
خاوند کی شرارت یا بے رغبتی سے ڈرے فرمایا کسی مرد کے  
پاس ایک عورت ہوتی ہے وہ اس سے بہت صحبت نہیں  
کرتا اور اس کو چھوڑ دینا چاہتا ہے ایسی عورت اگر اپنے  
خاوند کو یہ کہہ دے میں نے اپنا حق تجھ کو معاف کر دیا یہ بہت  
اسی باب میں آتری۔

باب اگر کوئی شخص دوسرے کو اجازت دے یا معاف

۱۷۔ یہ اس آیت کے خلاف نہیں ہے ولا تزوروا زواجرکم کی برائیاں ڈالنا جائز وہ اسی کا کر توت ہے ۱۲ منہ ۱۷ بعضوں نے  
کہا اس لیے کہ حضرت عمرؓ نے اس کو قبر میں کھدائے پر مقرر کر دیا تھا ۱۷ منہ ۱۷ یہ سعید ثقہ تھا مسئلہ میں مرالیک موت سے پہلے ہا ربس اس کے کا  
میں فتور آگیا تھا ۱۷ منہ ۱۷ لے تو میرے پاس اگر نہیں آتا تو نہ آلیکن مجھ کو طلاق دے اپنی زوجیت میں رہنے دے تو یہ درست ہے اور خاوند پر سے  
اس کی صحبت کے حقوق ساقط ہو جاتے ہیں حضرت علیؓ نے کہا یہ آیت اس باب میں ہے کہ عورت اپنے مرد سے جدا ہو جائے اس کے اور خاوند جو دونوں بیٹھ رہیں کہتے ہیں پوچھتے  
دن مرد اپنی موت پاس آیا کہ تو یہ درست ہے حضرت سہد نے بھی ایسی باری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کر دی تھی آپ ان کی باری میں حضرت عائشہؓ نے پاس رہا کرتے ۱۲ منہ



وَلَمْ يَبَيِّنْ كَذِبَهُ

۹۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي خَازِمٍ عَنْ دِينَارٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ اللَّهَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَشْرَبَ

نَشْرَبُ مِنْهُ وَعَنْ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَنْ

يُنَاسِرٍ وَالْأَشْيَاحِ فَقَالَ لِلْعَلَامِ أَنَا ذُو فِي

أَنْ أَعْطَى هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْعَلَامُ لَا وَاللَّهِ

يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُرِيدُ بِصَبِي مِنْكَ

أَمْعَدًا فَإِنَّ فَتْلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ

بَابُ ۶۶۲ إِثْمٌ مِنْ عِلْمِهِ شَيْئًا

مِنَ الْأَرْضِ

۹۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ

سَهْلٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ مَنْ عِلْمَهُ مِنَ الْكَلَامِ مِنْ شَيْئًا

طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَمْصَاتٍ

کر دے مگر یہ نہ بیان کرے کہ کتنے کی اجازت اور معافی دی

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام

مالک نے خبر دی انہوں نے ابو حازم بن دینار سے انہوں

نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پاس دودھ پانی پینے کو لایا گیا آپ نے پیا آپ کی دہنی

طرف ایک لڑکا تھا (ابن عباس رضی) اور بائیں طرف عمر

والے لوگ آپ نے لڑکے سے پوچھا میاں لڑکے تم

اس کی اجازت دیتے ہو پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں

اس نے کہا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ میں تو اپنا حصہ

جو آپ کا کاجھوٹا لے کسی کو دینے والا نہیں آخر آپ نے

وہ پیالہ اسی کے ہاتھ میں دے دیا

باب جو شخص کسی کی کچھ زمین چھین لے

تو کیسا گناہ ہے -

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے

خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے طلحہ بن عبد اللہ

نے بیان کیا ان کو عبد الرحمن بن عمرو بن سہل نے خبر

دی سعید بن زید نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی کچھ زمین ظلم سے

چھین لے تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن)

اس کے گلے میں ڈالا جاوے گا

لے کیونکہ اس کا حق مقدم تھا وہ دہنی طرف بیٹھا تھا اس حدیث کی باب سے مناسبت بیان کرنا مشکل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے باب کا

مطلب اس طرح سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وہ پیالہ بوڑھے لوگوں کو دینے کی ابن عباس رضی سے اجازت مانگی اگر وہ اجازت دیتے

تو یہ اجازت ایسی ہی ہوتی ہے جس کا مقدار بیان نہیں کیا گیا کہ کتنے دودھ کی اجازت ہے پس باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ من سے زمین کس سات بیٹھے ہیں

جس نے ہاشمت خبر زمین چھینی تو ساتوں طبقوں تک گویا اس کو چھینا اس لیے قیامت کے دن ان سب کا طوق اس کے گلے میں ہو گا دوسری

روایت میں ہے وہ سب مٹی اٹھا کر لانے کا اس کا حکم دیا جائے گا بعضوں نے کہا طوق پہنانے سے یہ مطلب ہے کہ ساتویں طبقے تک اس میں دھنسیا

۱۲ من کا حدیث سے بعضوں نے یہ بھی نکالا ہے کہ زمینیں سات ہیں جیسے آسمان سات ہیں ۱۲ من

۹۹۰. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي مُعَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَانَةَ  
حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ  
مُصُومَةً فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا  
سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَعَهُ تَيْدٌ  
شَيْءٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوَّعَهُ مِنْ سَبْعِ  
أَرْضِينَ.

۹۹۱. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ  
عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ  
الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
هَذَا الْحَدِيثُ كَيْفَ يَخُفُّ إِنْ كَانَ فِي كِتَابِ أَبِي  
النَّبَارِ كَيْ أَمْلَأَهُ عَلَيْهِمْ  
يَا بَصْرَةَ

باب ۷۷۳ إِذَا آذَنَ إِنْسَانٌ لِأَخِي

شَيْئًا جَزَاءً

۹۹۲. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ  
أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے  
کہا ہم سے حسین معلم نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا مجھ  
سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا ان سے ابو سلمہ عبد اللہ  
بن عبد الرحمن بن عوف نے ان میں اور چند لوگوں میں کچھ زمین  
کا جھگڑا تھا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اس کا ذکر  
کیا حضرت عائشہؓ نے کہا اے ابو سلمہ زمین ناحق لینے سے  
بچا رہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بالشت  
برابر زمین ظلم سے لیے لے گا اس کو سات زمینوں  
کا طوق پہنا یا جائے گا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم سے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ  
بن مبارک نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے  
سالم سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
ذری سحہ زمین بھی ناحق لے لے گا وہ قیامت کے دن  
سات زمینوں تک دھنسا چلا جائے گا امام بخاری نے کہا  
یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک کی کتاب میں نہیں ہے جو انہوں  
نے خراسان میں بنائی لیکن بصرہ میں یہ حدیث انہوں  
نے سنائی۔

باب کوئی شخص دوسرے شخص کو کسی بات کی  
اجازت دے تو وہ کر سکتا ہے۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ  
نے انہوں نے جبکہ بن سحیم سے انہوں نے کہا ہم مدینہ میں  
عراق والوں میں تھے ہم پر قحط آیا تو عبد اللہ بن زبیر ہم کو بھجور

الحفاظ نے کہا ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہو گئے مگر مسلم کی روایت سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ زمین میں جھگڑا تھا اور فریق ثانی ابو سلمہ  
کی قوم کے لوگ تھے۔ منہ

ابْنُ الزُّبَيْرِ يُؤَدُّنَا الشَّمْرَ نَكَاحَ ابْنِ عُمَرَ  
يَمْرُؤًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ - إِلَّا أَنْ يَتَأَذَّنَ  
الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَحَاكَ.

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ  
أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ  
لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ كَتَمَ فَقَالَ لَهُ  
أَبُو شُعَيْبٍ اصْنَعْ لِي طَعَامَ خَمْسَةِ  
لُعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَمْسَ خَمْسَةٍ وَأَبْعَثْ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوزَ فَذَعَاكَ فَتَبِعَهُمْ  
رَجُلٌ لَمْ يَدْعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا قَدْ اتَّبَعَنَا  
إِنَّا دُتُّ لَه فَكَانَ نَعْمَ

باب ۶۶۲ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ  
الْكُدُّ الْخِصَامُ  
۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ

کھلایا کرتے عبد اللہ بن عمر ہم پر سے گذرتے اور کہتے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ایک بار اٹھا  
کر کھانے سے منع فرمایا البتہ اگر اس کا بھائی (جو اس کے ساتھ  
کھا رہا ہو) اجازت دے تو ایسا کر سکتا ہے۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ  
نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو ذائل سے  
انہوں نے ابو مسعود سے ایک انصاری مرد نے جس کا نام  
ابو شعیب تھا اپنے ایک غلام سے کہا جو قصائی تھا پانچ  
آدمیوں کا کھانا تیار کر دے اس لیے کہ میں دوسرے چار  
آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کروں  
آپ سمیت پانچ آدمی ہوں گے اس نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے مبارک چہرہ پر بھوک کا نشان دیکھا تھا آخر  
آنحضرت کو اس نے بلایا آپ کے ساتھ ایک شخص بن بلائے  
بھلا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب خانہ سے فرمایا  
یہ شخص ہمارے ساتھ (بن بلائے) گیا ہے تو اس کو اجازت  
دیتا ہے اس نے کہا جی ہاں۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ بقرہ میں یہ فرمانا وہ  
بڑا سخت جھگڑا لڑے یہ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریر سے

۱۔ ظاہر یہ کہ نزدیک بینی تھوپی ہے دوسرے علماء کے نزدیک تشریبی ہے اور وجہ ممانعت کی ظاہر ہے کہ دوسرے کا حق تلف کرتا ہے اور اس  
سے حرص اور طمع معلوم ہوتی ہے نو دی نے کہا اگر کھجور مشترک ہو تو دوسرے قسم کیوں کے بن اجازت ایسا کرنا حرام ہے ورنہ مکروہ ہے حافظ نے کہا اس  
حدیث سے اس شخص کا مذہب قوی ہوتا ہے جس نے جہول کا ہر جائز رکھا ہے ۲۔ منسلک اس غلام کا نام معلوم نہیں ہوا لیکن کہیں ہی گوشت بیچنے والے کو  
ہندو میں اس کو قصائی کہتے ہیں ۳۔ منسلک یہ چٹا آدمی تھا اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۴۔ منسلک یہ حدیث اور پر گزرنی ہے امام بخاری نے اس باب کا مطلب  
یہی اس حدیث سے ثابت کیا ہے کہ بن بلائے دعوت میں جانا اور کھانا کھانا نہ دینا درست نہیں مگر یہ صاحب خانہ اجازت دے تو درست ہو گیا ۵۔ منسلک بوری  
کہتے ہیں ہے لوگوں نے کوئی ایسا ہے جس کی بات دنیا کی زندگی میں تجھ کو میل لگتی ہے اور اپنے دل کی حالت پر اللہ کو گواہ کرتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑا لڑے کہتے  
ہیں یہ آیت افسس یا شریک الحق میں آتری وہ آنحضرت پاس آیا اور اسلام کا دعویٰ کر کے مسیحی یا عیسیٰ یا عیسیٰ کرنے لگا دل میں نفاق تھا ۶۔ من

جَسَّاجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَبْعَضَ  
الْبَرْجَالُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا لَدَا نَحْصِمٍ ۖ

باب ۲۶۵ إِيْمَانٌ مِنْ خَاصَمٍ فِي بَاطِلٍ وَ  
هُوَ يَغْلِبُهُ

۹۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَرَّةُ بْنُ  
الرَّكْبِ أَنْ زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ  
أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصْمًا  
يَبْأِبُ حُبْرَتَهُ فَنُحِرَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا  
كَشْمَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِنِي الْخُصْمُ نَدَعُلُ بَعْضُكُمْ  
أَنْ يَكُونُوا أَبْلَغُ مِنْ بَعْضِنَا حَسِبَ أَنَّهُ  
صَدَقَ فَأَقْبَضَ لَهُ يَدَايَكَ فَمَنْ تَقَبَّلَتْ  
لَهُ يَحَقِّقْ مُسْلِمٌ فَإِنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ  
النَّارِ فَنَلِيََا خُذْ هَآؤُا  
نَلِيَتْهُمَا

باب ۲۶۶ إِذَا اخْتَصَمَ فَعَرَّ -

انہوں نے ابن ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ  
کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑا کرے

باب جو شخص ناحق جھگڑے ناحق سمجھ کر کرے اس کا گناہ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے  
ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے  
ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو مروہ بن زبیر نے خبر دی  
اُن سے زینب بنت ام سلمہ نے بیان کیا اُن سے ام المومنین  
ام سلمہ نے جو اُن کی والدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
بی بی تھیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ جھگڑا سنا آپ باہر برآمد  
ہوئے اور فرمایا دیکھو میں آدمی ہوں غیب کی بات نہیں  
جانتا (میرے پاس ایک فریق آتا ہے (اپنی دلیل بیان کرتا ہے)  
کبھی ایسا ہوتا ہے ایک فریق کی بحث دوسرے فریق سے عمدہ  
ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں وہ سچا ہے اور اس کے موافق  
فیصلہ کرتا ہوں لیکن اگر میں اس کو (اس کے ظاہری بیان پر  
بھروسہ کر کے) کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو دودھ کا ایک  
ٹکڑا اس کو دلا رہا ہوں وہ لے یا چھوڑ دے

باب جھگڑے کے وقت بدزبانی کرنا

لے فدی دہی ہی بات کے لیے لوگوں سے لڑے جھگڑے عداوت اور دشمنی کرے ۲ منہ ۳ یعنی جب تک خدا کی طرف سے مجھ پر وحی نہ آئے میں بھی تمہاری  
طرح غیب کی بات سے ناواقف رہتا ہوں کیونکہ میں آدمی ہوں اور آدمیت کے لوازم سے پاک نہیں ہوں اس حدیث سے اُن بے وقوفوں کا  
رد ہوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں سمجھتے بلکہ الوہیت کے صفات سے  
متصف مانگتے ہیں قالہم اللہ اتی یونکون ۲ منہ ۳ یہ تہدید کے لیے فرمایا اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ قاضی کے فیصلے سے وہ پیر حلال  
نہیں ہوتی اور قاضی کا فیصلہ ظاہر نافذ ہے یہ باطل یعنی اگر عدلی ناحق ہو اور عدالت اس کو کچھ دلاوے تو قیامت میں وہیں اللہ اس کے لیے وہ  
مال درست نہ ہو گا جہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہ نے اس کا خلاف کیا ہے ۲ منہ ۳

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا  
مُعْتَمِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ  
مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَتْ مُنَافِقًا أَذْكَانُ فِيهِ نَصْفُكَ  
مَنْ أَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْإِثْمِ  
حَتَّى يَدْعُمَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ  
أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَسَ وَإِذَا خَصَمَ  
فَجَرَ.

باب ۵۶ قِصَاصُ الْمُظْلَمِ إِذَا  
وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهِ وَكَانَ ابْنُ سَبْعِينَ  
يُقَامُ وَتَرَاهُ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ نَفَقًا قَبُولًا  
بِشَيْءٍ مَا عَوْفَ بَيْنَكُمْ بِهِ.

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُثْبَةَ بِنِ رُبَيْعَةَ  
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ  
مَسِيئٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرْجٌ أَنْ أُطْعِمَهُ مِنْ  
الَّذِي لَهُ عِيَالًا فَقَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ  
تُطْعِمِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ.

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن  
جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے  
انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے  
عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے آپ نے فرمایا چار باتیں جس میں ہوں گی وہ تو منافق  
تھے اور جس میں ان چار میں سے ایک بات ہوگی اس میں نفاق  
کی ایک خصوصیت ہوگی جب تک اس کو چھوڑ دے وہ چار  
باتیں یہ ہیں جب بات کہے جھوٹی جب وعدہ کرے تو خلاف  
جب عہد کرے وغیرہ جب جھگڑے تو بد زبان کرے

باب اگر مظلوم ظالم کا مال پالے تو وہ اپنے مال کے موافق  
اس میں سے لے سکتا ہے اور محمد بن سیرین نے کہا اپنا حق برابر  
برابر لے سکتا ہے اور سورہ نحل کی یہ آیت پڑھی اگر تم تکلیف  
پہنچاؤ تو اتنی ہی پہنچاؤ تھنی تم کو تکلیف دی گئی

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے  
خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان  
کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا منذر بن عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی (الوسفیانہ)  
کی جو (رو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول  
اللہ ابوسفیان ایک بہت خبیث آدمی ہے کیا میں اس کا روپیہ لے  
کر اپنے بال بچوں کو کھلاؤں آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں  
تو دستور کے موافق لے سکتی ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے  
لیث نے کہا مجھ سے یزید نے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے

۱۔ یہ حدیث اور گزشتہ حدیث سے مراد وہی منافق جو کافر ہے ۲۔ منہ ۳۔ اپنے گلوچ یا جھوٹا طوفان بڑے دوسری روایت میں جو اور بڑا کو کہتی  
یہ ہے کہ جب اس کے پاس لانت رکھیں تو خیانت کرے ۴۔ منہ ۵۔ اور حاکم کے فیصلے کی احتیاج نہیں قطلان نے کہا بدلتی مقولات میں یہ حکم نہیں دیا  
حاکم کی طرف رجوع ہونا مراد ہے ۶۔ منہ ۷۔ اس کو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۸۔ منہ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَنَنْزِلُ بِقُدُومِكَ لَا يَفِرُّوْنَا فَمَا تَرَى فِيهِ نَعَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقُدُومٍ فَأَمَرَ نَكْمُ بِمَا يَنْبَغِي لِنُضَيِّفَ نَأْمِلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَتَّى الضَّيْفُ

**باب ۶۶۸ مَا جَاءَ فِي الشَّقَائِفِ**

وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَحَابَهُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ -

**۹۹۹ - حَدَّثَنَا** - يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ ذَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ عَنْ ابْنِ شَرَفٍ أَخْبَرَنِي عُكَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ حِينَ تَوَقَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَفَلَّتْ لِرَأْيِي

عقبة بن عامرؓ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہم کو دوسرے ملک والوں پاس بھیجتے ہیں ہم ایسے لوگوں پاس آتے ہیں جو ہماری مینافقت تک نہیں کرتے تو آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس جا کر اُتر دو وہ جیسے دستور ہے اتنی تمہاری مہمانی کرنے کا حکم دیں تو خیر ورنہ ان سے اپنی مہمانی کا حق وصول کر لو

باب منڈوؤں کے نیچے بیٹھنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب بنی ساعدہ (انصار کا ایک قبیلہ ہے اس کے) منڈوے میں بیٹھے

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ سے امام مالک نے اور ابن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی دونوں نے ابن شہابؓ سے کہا مجھ کو عید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے خبر دی کہ ابن عبد اللہ بن عباسؓ نے انہوں نے حضرت عمرؓ سے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اکٹھا لیا تو انصار بنی ساعدہ کے منڈوے میں جمع ہوئے میں نے ابو بکرؓ سے کہا تم ہمارے

۱۔ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ مہمانی کرنا واجب ہے اگر کوئی لوگ مہمانی نہ کریں تو ان سے جبراً مہمانی کا خرچ وصول کیا جائے امام بیہق بن سعد کا یہی مذہب ہے اور امام احمد سے منقول ہے کہ یہ وجوب دیہات والوں پر ہے نہ بستی والوں پر اور امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مہمانی کرنا سنت مکرہ ہے اور باب کی حدیث ان لوگوں پر معمول ہے جو معتضروں جن کے پاس راہ خیرج بالکل نہ ہو ایسے لوگوں کی مینافقت واجب ہے بعضوں نے کہا یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا جب لوگ محتاج تھے اور مسافروں کی خاطر دانا واجب تھی بعد اس کے منسوخ ہو گیا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جائزہ مینافقت کا ایک دن رات ہے جائزہ تغفل کے طور پر ہوتا ہے نہ وجوب کے طور پر بعضوں نے کہا یہ حکم خاص ہے ان لوگوں کے واسطے جن کو حاکم اسلام بھیجے ایسے لوگوں کا کھانا اور شکرانا ان لوگوں پر واجب ہے جن کے طرف وہ بھیجے جائیں اور ہمارے زمانہ میں بھی اس کا قاعدہ ہے حاکم کی طرف سے جو چیز اسی بھیجے جانتے ہیں ان کی دستک گاؤں کو دینا پڑتی ہے ۱۲ منہ ۱۵ اسی منڈوے کے لئے ابو بکر صدیقؓ سے بھی خلافت کی بیعت ہوئی تھی اس حدیث کو خود مؤلف نے کتاب الاشربة میں وصل کیا یہاں امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ منڈوہ ڈالنا درست ہے منڈوے سے مراد وہ سایہ دار جگہ ہے جو بازار وغیرہ میں راستے پر بنادی جاتی ہے راستہ چلنے والے اس کے تلے سے ہو کر گذرتے ہیں عرب کے ملک میں یہ بہت مروج ہے پھر نچر جگہ میں جو بازار ہے وہ کئی جگہ سے پڑا ہوا ہے دونوں کناروں کے مکان دار یا دوکان دار اس کو ڈال لیتے ہیں دھوپ وغیرہ سے بچنے کے لیے ۱۴ منہ ۱۵ یعنی امام مالک اور یونس دونوں نے ۱۴ منہ

اَللّٰهُ سَاقِيْنَا لِمَا نَحْنُ فِيْهِ سَقِيْفَةً بَحِيْرًا  
سَاقِيَةً

باب ۶۶۹ لَا يَمْتَحِمُ جَارُ جَارَةٍ اَنْ  
يُغَيِّرَ رُخْبَةً فِيْ جِدَارِهَا

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَابِيِّ عَنْ اَبِي  
هُرَيْرَةَ رَدَّ اَنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يَمْتَحِمُ جَارُ جَارَةٍ اَنْ يُّغَيِّرَ رُخْبَةً فِيْ  
جِدَارِهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا يَنْ  
اَرَاكُمْ عَنْهَا مَعْرِضِيْنَ دَالِلَةٌ لَا تَمِيْنُ بِهَا  
بَيْنَ اَكْتَا فِكْمَ

باب ۶۷۰ حَبِيَّتُ الْخَمِيْرِ فِي الطَّرِيقِ

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
اَبُو بَكْرِ اَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
سُرَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَدَّ كُنْتُ  
سَاقِي الْقَوْمِ فِي مَسْرُورٍ اَبِيْ طَلْحَةَ وَ  
كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيحَةِ فَامْرَأَةٌ  
رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُنَادِيًا يَنْبَادِي اَا كَرَانَ الْخَمْرُ قَدْ حُرِمَتْ

ساتھ چلو پھر ہم انصار کے پاس اسی بنی ساعدہ کے مہینے  
میں پہنچے۔

باب اپنے ہمسایہ کو دیوار میں لکڑیاں لگانے  
سے نہ روکنا چاہیئے۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے  
امام مالک سے انہوں ابن شہاب سے انہوں نے اعراب سے  
انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو اس کی دیوار میں لکڑی (یا لکڑیاں)  
لگانے سے نہ روکے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو روایت کر کے  
کہتے تھے میں دیکھتا ہوں تم یہ بات نہیں سنتے قسم خدا کی  
میں تو یہ حدیث تم کو براہ رسالت لہوں گا۔

باب شراب کا رستے پر بہا دینا درست ہے

ہم سے ابو بکر بن محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا  
کہا ہم کو عفان بن مسلم نے خبر دی کہا ہم سے حماد بن زید نے  
بیان کیا ہم سے ثابت نے انہوں نے انس سے انہوں نے  
کہا میں ابو طلحہ کے مکان میں لوگوں کا ساقی تھا (شراب پلا  
رہا تھا) اُن دنوں کھجور ہی کا شراب پیا کرتے تھے پھر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو یہ منادی  
کرنے کا حکم دیا اَسْ لَوْ شَرَبَ حَرَامٌ سَهِوْا لِيَا نَسُوْنَ

۱۔ معلوم ہوا کہ منہ و انبنا جائز ہے وہ ظلم نہیں ہے ۲۔ منہ ۳۔ یا ایک لکڑی لگانے سے کہ اگر حدیث میں دونوں طرح میں عید جمع اور عید مفرد منقول  
ہے امام شافعی نے کہا یہ حکم استہما ہے وہ نہ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہمسایہ کی دیوار پر بغیر اس کی اجازت کے لکڑیاں رکھے مالکیہ اور حنفیہ کا یہی قول ہے  
اور امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کے نزدیک یہ حکم وجوب ہے اگر ہمسایہ اس کی دیوار پر لکڑیاں لگا ناچاہے تو دیوار کے مالک کو اس کا روکنا جائز نہیں اس  
لیے کہ اس میں کوئی نقصان نہیں اور دیوار مضبوط ہوتی ہے گو دیوار میں سوراخ کو لپاڑے امام شافعی نے کہا شافعی کا قول قدیم ہی ہے اور حدیث کے خلاف کوئی حکم نہیں  
دے سکتا اور یہ حدیث صحیح ہے ۴۔ منہ ۵۔ لفظی ترجمہ یوں ہے میں اس حدیث کو تمنا سے توڑ دوں کے درمیان میں یوں گا بیچنے زور دے گا تو تم کو ساقیوں کا اور خوب  
تم کو ساقیوں کا اور ابو ہریرہ کے اس قول سے معلوم ہوا کہ جو لوگ حدیث کے خلاف کسی پیر یا امام یا مجتہد کے قول پر چلے سوتے ہوں ان کو چھوڑنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی حدیث بار بار علانیہ ان کو سنا درست ہے شاید اللہ ان کو ہدایت دے ۶۔ منہ ۷۔ حافظ نے کہا اس منادی کے دالے کا نام معلوم نہیں ہوا ۸۔ منہ

قَالَ فَقَالَ يَا أَبُوطَلْحَةَ اخْرُجْ فَأَهْرُثْمَا  
فَهَرَجْتُ فَمَهْرُثْمَا فَجَعَلَتْ فِي سِكَكِ  
الْمَدْيَنَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ نَدُّ نُسْلٍ  
قَوْمٌ وَهِيَ فِي بَطْنِهِمْ فَأَنزَلَ اللَّهُ  
كَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ جَنَاحًا فَيَمْلَأُونَهَا لَآئِيَةً .

باب ١٠٢ أنسية الدؤوس والجلوس  
فيها والجلوس على الصعدايت وكالت  
عائشة فابتنى أبو بكر مسجداً يفتاء  
داره يصلي فيه ويعرف القراء أن يتكفموا عليه  
رساء الشركين وأبناؤهم يعجبون منه  
والنبي صلى الله عليه وسلم يومئذ بمكة  
١٠٢- حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا  
أبو عمر حفص بن يسيرة عن زيد  
بن أسلم عن عطاء بن يسير عن أبي  
سعيد الخدري عن النبي صلى الله  
عليه وسلم قال إياكم والجلوس  
على القمات فقلنا ما لنا بذلك إنما هي  
مجالسنا نتحدث فيها قال فإذا أبيتم  
إلا السجالين فأعطوا بطريق

یہ منادی سن کر ابو طلحہ نے مجھ سے کہا باہر نکل اور یہ شراب بہا دے میں نکلا میں نے اس کو بہا دیا وہ مدنیہ کی گلیوں میں بہتا پھلا گیا یعنی لوگ کہنے لگے اُن مسلمانوں کا کیا حال ہو رہا ہے جن کے بیٹھوں میں شراب تھا اور وہ شہید ہو گئے۔  
تب اللہ نے سورہ مائدہ کی یہ آیت اتاری ایمان والوں پر اور جنہوں نے نیک کام کیے کچھ گناہ نہیں اس کا جو وہ کھا پیا

باب گھروں کے صحن اور جلو خانے اور رستوں پر بیٹھنا  
اور محنت عالیشانہ کرنے کا ابو بکر رضی نے اپنے گھر کے جلو خانے  
میں ایک مسجد بنائی وہاں نماز اور قرآن پڑھا کرتے مشرکوں  
کی عورتیں اور بچے اُن پر بیجوم کرتے اور تعجب سے سنتے  
اور دیکھتے ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ ہی میں تشریف  
رکھتے تھے۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عمر  
تفص ابن میسرہ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں  
نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا دیکھو راستوں پر بیٹھنے سے بچتے رہو صحابہ رضی عنہم  
کیا یا رسول اللہ اس بات میں تو ہم مجبور ہیں وہ ہیں تو ہم بیٹھتے  
میں بات چیت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا اگر  
ایسی ہی مجبوری ہے تو اس کا حق ادا کرو انہوں نے پوچھا

۱۵۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا کہ رستے کی زمین کو سب لوگوں میں مشترک ہے مگر وہاں شراب وغیرہ بہا دینا درست ہے بشرطیکہ چلنے والوں کو اس سے تکلیف نہ ہو علما نے کہا ہے رستے میں اتنا بہت پانی بہانا کہ چلنے والوں کو تکلیف ہو منع ہے تو نجاست وغیرہ ڈالنا بطریقِ اولیٰ منع ہے بلکہ اولو علمہ نے شراب کو رستے میں بہا دینے کا اس لیے حکم دیا ہے کہ عام لوگوں کو شراب کی حرمت معلوم ہو جائے ۱۶۔ منہ ۱۷۔ ان لوگوں کا نام معلوم نہیں ۱۸۔ منہ ۱۹۔ یعنی شراب کے حرام ہونے سے پہلے جو لوگ شراب پی چکے اس کا کوئی سوا فائدہ ان سے نہ ہو ۲۰۔ منہ ۲۱۔ یہ حدیثِ اوپر ابواب الساجد میں موصولاً گزری چکی ہے ۲۲۔ منہ



حَقَّمَا قَالُوا وَمَا حَقَّ الطَّرِيقُ قَالَ غَضَّ الْبَصَرُ  
وَكَفَّ الْأَذَى وَرَدَّ السَّلَامَ دَاخِرًا لِمَعْرِفَةِ  
وَنَفَعْنِي عَنِ النَّكْبَةِ

بَابُ ۴۷۲ الْأَبَا بَرٍّ عَلَى الطَّرِيقِ إِذَا

كُنْتُمْ يَتَاذِبُونَ

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ نَجِيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي  
صَالِحٍ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَدَّ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا  
وَرَجُلٌ بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَجَدَّ  
يَتَرَأَّفُ ذَلِكَ فِيهَا فَشَرِبَ شَمًّا خَسَجَ  
فَإِذَا أَكْبَهُ يَلْمُذُ يَا مُكْلُ الْغَرَامِ مِنَ الْعَطَشِ  
فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ  
الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِثْلِي فَتَزَلَّ  
الْيَمْرُؤُ فَتَلَاخَفَتْهُ مَاءٌ فَسَقَى الْكَلْبُ فَشَكَرَ  
اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ  
إِنَّا لَنَأْنِي إِلَيْهِمْ كَجَحْشٍ فَقَالَ فِي مَجْلٍ ذَابَتْ  
كَيْدَ رَطْبَةٍ أَبْجَرُ

بَابُ ۴۷۳ إِطَاةُ الْأَذَى وَحَالَ

هَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَدَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَيِّطُ الْأَذَى عَنِ  
الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

کیا حق آپ نے فرمایا نگاہ نیچے رکھنا اور ایذا نہ دینا اور  
سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے  
منع کرنا۔

باب رستے پر کنواں کھود سکتے ہیں اگر اُس  
سے تکلیف نہ ہو

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے  
امام مالک سے انہوں نے سہمی سے جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام  
تھے انہوں نے ابو صالح روایت فرمائی کہ انہوں نے ابو ہریرہ  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایسا ہو ایک  
شخص (اُس کا نام معلوم نہیں ہوا) رستے میں جا رہا تھا اس کو بڑی  
پیناس لگی ایک کنواں دیکھا اس میں اُتر پانی پیا باہر نکلا تو ایک کتے  
کو دیکھا ہانپ رہا ہے پیاس سے کچھ چٹاٹ رہا ہے  
وہ اپنے دل میں کہنے لگا اس کتے کا بھی پیاس سے وہی  
حال ہو اہو گا جو میرا سہوا تھا اور گتوئیں میں اُترا اپنے  
موزہ میں پانی بھرا اور کتے کو پانی پلا یا اللہ تعالیٰ نے اُس  
کے کام کی قدر کی اس کو بخش دیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ  
کیا ہم کو ان جانوروں میں بھی ثواب ملے گا آپ نے فرمایا ہاں  
ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے۔

باب رستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا اور ہمام

بن منبہ رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر رستے سے تکلیف دہ چیز  
ہٹا دے تو صدقے کا ثواب ملے گا۔

۱۔ غیر مرم عورت کو نہ گھورتا کسی کے ستر پر نظر نہ ڈالتا ۲۔ منہ سے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ رستے وغیرہ میں کنواں کھود سکتے  
ہیں تاکہ آنے والے اس میں سے پانی پئیں اور آرام اٹھائیں بشرطیکہ مزرعہ کا تعلق نہ ہو ورنہ کھودنے والا عاصی نہ ہو گا ۳۔ منہ سے  
اس کو خود امام بخاری نے کتاب الجہاد میں وصل کیا ۴۔ منہ

**باب بلند اور سیت بالا خانوں (ماڑیوں)**  
 میں چھت وغیرہ پر رہنا جائز ہے  
 ہم سے عبد اللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے  
 سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عوف  
 سے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے بلند مکانوں میں سے ایک مکان  
 پر چڑھتے پھر فرمایا کیا تم اپنے گھروں میں بلائیں اترنے کے  
 مقاموں کو ایسے دیکھ رہے ہو جیسے میں دیکھ رہا ہوں یا ان  
 کے مقاموں کی طرح۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے  
 انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے  
 کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور نے خبر دی انہوں  
 نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا مجھ کو ہمیشہ یہ  
 خواہش رہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھوں آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی بی بیوں میں سے وہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کی شان میں  
 سورہ تحریم کی یہ آیت اترے کہ تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ  
 کرو تو بہتر ہے تمہارے دل بگڑ گئے ہیں پھر ایسا ہوا میں نے  
 اُن کے ساتھ حج کیا وہ رستے سے مڑ گئے میں بھی چھاگل  
 لے کر ان کے ساتھ مڑا انہوں نے حاجت پوری کی جب  
 لوٹ کر آئے تو میں نے چھاگل سے اُن کے ہاتھ پر پانی  
 ڈالا انہوں نے وضو کیا اس وقت میں نے پوچھا

**باب المغزاة والعلیة المستوفیة**  
 دَعَا الْمُسْتَوْفِیةَ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا.  
 ۱۰۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
 ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْدَةَ عَنْ  
 أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطْحَمٍ مِنَ أَطَامِ  
 الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى  
 مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ مَبِيتِكُمْ كَسَوَاتِعِ  
 الْقَطْرِ.

۱۰۰۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا  
 اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ  
 أَخْبَرَنِي حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَتَى النَّبِيَّ  
 عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ التَّائِبِينَ مِنْ  
 أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّائِيْنَ  
 قَالَ اللَّهُ لَكُمْ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ  
 صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَحَبَّبْتُ مَعَهُ نَعْدَالَ وَ  
 عَدَلْتُ مَعَهُ بِأَوْدَادٍ فَتَبَرَّزَ حَتَّى  
 جَاءَ وَتَسَكَّبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَادِ  
 فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
 مِنَ الْمَسْرُوكِ كَانَ مِنْ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ

۱۰ جب دوسرے جیل والوں کی کشتہ علی مد نظر نہ ہو ۱۰۰۵ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا کہ ٹٹے اور بالا خانے پر چڑھنا درست  
 ہے ۱۰۰۶ میں حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مدینہ میں بڑے بڑے فتنے اور فساد ہونے والے ہیں یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی بیزید علیہ  
 کی حکومت میں مدینہ غلام اور بران ہوا مدینہ کے لوگ مارے گئے حرم میں کئی دن تک نماز نہیں ہوئی ۱۰۰۷ میں نے حاجت کے لیے رستہ  
 چھوڑ کر ایک طرف مڑ گئے ۱۰۰۸

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّلَاثَانِ قَالَ لَهْمَا  
 إِنْ شِئْتُمْ بَايَ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ وَاعْجَبِي لَكَ يَا بِنْتُ  
 عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَا  
 عُمَرَ الْمُحَدِّثَ يُسَوِّدُهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ  
 وَجَارَةً لِي مِنْ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتِ أُمِّئَيْيَةَ  
 بِنِ زَيْدٍ وَرَجِي مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا  
 نَتَنَادِبُ الْفُرُودَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَيُزِيلُ يَوْمًا قَائِلًا يَوْمًا قَائِلًا  
 أَنْزَلْتُ جِئْتُهِ مِنْ غَيْرِ ذِيكَ الْيَوْمِ مِنْ  
 الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَّ مِثْلَهُ  
 كُنَّا مَعَهُ قُرَيْشٌ تَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا  
 قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ يَوْمٌ تَغْلِبُهُمُ  
 نِسَاءُهُمْ فَطَفِقُوا نِسَاءؤُنَا يَأْخُذُونَ مِنْ  
 أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصَحَّتْ عَلَى امْرَأَتِي  
 فَمَا اجْعَلِي فَإِنَّكَ تَأْتِي أَنْ تَرَاجِعِي فَقَالَتْ  
 وَلِمَ تُنْكِرِينَ أَنْ أَرَاجِعَكَ فَمَا لِلَّهِ إِنْ أَزْجَاهُ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرَا جَعَلَهُ فَإِنْ  
 أَحَدَا هُنَّ كَتَمَتْهُنَّ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ  
 فَأَخَذَ عَنِّي فَقُلْتُ خَابَتْ مِنْ فَعَلٍ -  
 مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَى نِسَائِي  
 فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ  
 حَفْصَةُ أَنْتَ صَنِيبُ أَحَدِ الْكُتُبِ الْمَسْئُولِ

امیر المؤمنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں وہ دو  
 عورتیں کونسی میں جن کے باب میں اللہ نے یہ فرمایا اگر تم دونوں  
 اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر گئی ہو انہوں نے کہا ابن عباس رضی  
 رحمہما عنہما سے تعجب ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ مراد ہیں پھر انہوں نے  
 قصہ بیان کرنا شروع کیا کہنے لگے میں اور ایک میرا ہمسایہ  
 انصاری دونوں مدینہ کے بلند دیہات میں بنی امیہ بن زید  
 کے گاؤں میں رہا کرتے تھے اور باری باری آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے پاس (مدینہ میں) آتا کرتے ایک روز وہ آتا  
 ایک روز میں جب میں آتا تو اس دن کی خبر وحی وغیرہ سب  
 اس انصاری کو کر دیتا اور جس دن وہ آتا وہ بھی ایسا ہی کرتا  
 اور ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے جب  
 ہم (مدینہ میں) انصاریوں کے پاس آئے دیکھا تو ان پر  
 ان کی عورتیں غالب ہیں یہ رنگ دیکھ کر ہماری عورتوں  
 نے بھی وہی وتیرہ اختیار کیا ایک بار ایسا ہوا میں اپنی  
 جو رو پر چلا یا (خفا ہوا) اس نے مجھ کو جواب دیا میں نے  
 اُس پر برا مانا وہ کہنے لگی تم نے میرا جواب دینا کیوں بُرا  
 سمجھا ہے قسم خدا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں  
 آپ کو جواب دیتی ہیں اور کوئی بی بی تو ایسا کرتی ہے کہ  
 دن بھر شام تک آپ سے خفا رہتی ہے یہ سن کر میں گھبرا یا  
 میں نے کہا جو بی بی ایسا کرتی ہے وہ غضب کرتی ہے تباہ  
 ہوئی پھر میں اپنے کپڑے پہنے اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس  
 گیا میں نے کہا حفصہ تم لوگوں کا کیا حال ہے تم میں کوئی سا رہے

لہ کہ ایسی مشہور بات نہیں جانتا حالانکہ قرآن کی تفسیر میں تجھ کو کمال ہے ۱۰۷۷ھ اس کا نام عقیبان بن مالک تھا اور صحیح یہ ہے کہ وہ اوس  
 بن خولہ بن عبد اللہ بن عمار انصاری تھا ۱۰۷۸ھ بیٹھ ہماری قوم میں عورتیں مردوں سے دینی رہتیں ۱۰۷۹ھ عبید بن جراح کی  
 اہل بیت میں یوں ہے خود ہماری بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے آپ سارے دن غصے رہتے ہیں ۱۰۸۰ھ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَبْسُومَ حَتَّى الْبَلَدِ  
 فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ  
 اَنْتَا مَنْ اَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ وَيَغْضَبَ رَسُوْلُهُ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقْلِدُ كَيْنَ لَا تُسْتَكْبِرُ  
 عَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا  
 تُسَاجِدِيْهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيْهِ وَلَا تَلِيْنِيْ  
 مَا بَدَاكَ وَلَا يَغْرَبُكَ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكَ  
 حِيْ اَوْضَا مِنْكَ وَاحْبَبَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْيِدُ عَاشِيَةً وَ  
 كُنَّا نَحْدُثُنَا اَنْ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْبَعَالُ  
 لِيَغْرَبَ نَا فَذَلْ مَاجِيْ يَوْمَ نَوْمِيْهِ  
 فَخَرَجْتُ عِشَاءً فَتَقَرَّبَ بَايَ فَوَدَّ بَا  
 شَدِيْدًا وَقَالَ اَنَا شَعْرُ هُمُوْ  
 فَغَرِغْتُ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ وَقَالَ  
 حَدَّثْتُ اُمُّوْ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَا هُوَ

سارے دن بلکہ رات تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ  
 رکھتی ہے اُس نے کہا ہاں ایسا تو ہوتا ہے میں نے کہا جو  
 ایسا کرے وہ تباہ اور برباد ہوئی کیا تو اللہ کے غصہ سے  
 نہیں ڈرتی جو اس کے پیغمبر کو غصہ دلاتی ہے تو تباہ ہو جائے  
 گی دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت فرمائشیں ملت  
 کیا کر اور آپ کو جواب نہ دیا کرنے آپ سے سخت ہوا اگر کر تجھے  
 کچھ درکار ہو تو مجھ سے کہا کر اور تو اس دھوکے میں مت آتیری  
 بھجولی (گتیاں) تجھ سے زیادہ گوری اور خوب صورت ہے  
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زیادہ تجھ سے چاہتے ہیں  
 حضرت عائشہؓ کو مراد لیا حضرت عمرؓ نے کہا اُن دنوں میں پابندی  
 بھی ہو رہی تھیں کہ عسنان کے لوگ ہم سے لڑنے کے لیے  
 گھوڑوں کے نعل باندھ رہے ہیں غیر میرا سا تھی انھاری اپنی باری  
 کے دن مدینہ گیا وہاں سے لوٹ کر آیا تو اُس نے میرا  
 دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور کہنے لگا عمر رضی اللہ عنہ  
 اسوتے ہیں میں گھبرا کر نکلا وہ کہنے لگا بڑا سنا تجھ ہمیں نے

۱۔ سلام ہوا کہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلانا اور ناراض کرنا اللہ کو غصہ دلانا اور ناراض کرنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لکھتے تھے تو ایک بار حضرت عمرؓ  
 اور بیت شریف پڑھنے اور سنانے لگے آپ کا مبارک چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا دوسرے صحابہؓ نے حضرت عمرؓ کو ملامت کی کہ تم آنحضرتؐ سے  
 کا چہرہ نہیں دیکھتے اس وقت انہوں نے تورات شریف پڑھنا موقوف کر دیا اور آنحضرتؐ نے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو اُن کو  
 بھی میری تالعداری کرنا ہوتی اس حدیث سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس پر حدیث شریف سن کر دوسرے  
 کسی مولوی یا امام یا درویش کی بات پر عمل کرتے ہیں حدیث شریف پر عمل نہیں کرنے خیال کرنا چاہیے کہ آنحضرتؐ کی روح مبارک کو ایسی باتوں سے  
 لگنا صدمہ پہنچتا ہوگا اور حبیب آنحضرتؐ ناراض ہوتے تو اب کہاں لگنا ناراض ہونا اللہ جل جلالہ بھی ناراض ہوا ایسی حالت میں نہ کوئی مولوی کم اُٹے گا  
 نہ پیر نہ درویش نہ امام یا اللہ تو اس بات کا گواہ ہے کہ ہم کو اپنے پیغمبر سے ایسی محبت ہے کہ باپ دادا پیر مرشد بزرگ امام مجتہد ساری دنیا کا قول  
 اولیٰ حدیث کے خلاف ہم لوگو سمجھتے ہیں اور تیری اور تیرے پیغمبر کی رضا مندی ہم کو کافی اور وفا ہے اگر یہ سب تیری اور تیرے پیغمبر کی تابعداری  
 میں باغرض ہم سے ناراض ہو جائیں تو ہم کو ان کی ناراضی کی فضا بھی پرواہ نہیں ہے یا اللہ ہماری جان بدن سے نکلے ہی ہم کو ہمدارے پیغمبر کے  
 پاس پہنچا دے ہم عالم ہرج میں آپ ہی کی کفایت برداری کرتے رہیں اور آپ ہی کی حدیث سنتے رہیں ۲۔ حضرت عائشہؓ میں بیٹے تو  
 حضرت عائشہؓ کی حرص نہ کران کی بات اور ہے اقل تو وہ تجھ سے کہیں خوب صورت ہیں دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لافلی ہیں ۳۔ منہ ۴۔ عسنان ایک  
 عقیدہ ہے سلطان کا جو شام کی طرف رہتا ہے ۵۔ منہ

أَجَاءَتْ عَسَّانُ قَالَ لَا بَلَّ أَعْطَظْ مِنْهُ وَ  
أَطْوَلَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نِسَاءَهُ قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ  
كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَعَلَتْ  
عَلَى نِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَوةً الْغُجْرَةِ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مُشْرِبَةً  
لَهُ فَأَعْتَدَلُ فِيهَا فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ  
فَإِذَا أَحْمَرُ تَلْبِي قُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَوَلَمْ أَكُنْ  
حَدِّدْتُكَ أَطَلَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَذَا فِي  
الْمُشْرِبَةِ فَخَرَجْتُ فَبَدَأْتُ الْبَيْتَ فَبَدَأَ  
حَوْلَهُ رَهْطٌ بَنِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ  
فَقِيلَ لَنَا عَلَبْنِي مَا أَحَدٌ فَبَدَأْتُ الْمُسْتَرْبَةَ  
الَّتِي هُوَ فِيهَا فَقُلْتُ لِعَلَامَ لَهُ أَسْوَدُ  
أَسْأَدُنْ لِعَمْرٍ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ذَكَّرْتُكَ  
لَهُ فَصَمَّتْ فَأَنْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ  
الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ عَلَبْنِي مَا أَحَدٌ  
فَبَدَأْتُ فَدَخَلَ مِثْلَهُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ  
الَّذِينَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ عَلَبْنِي مَا  
أَحَدٌ فَبَدَأْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ أَسْأَدُنْ  
لِعَمْرٍ فَدَخَلَ مِثْلَهُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

پوچھا کیا ہوا کہو تو کیا عسان کے لوگ ان سچے اس نے کہا  
نہیں اس سے بھی بڑا اور لبا و لقعہ ہوا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا یہ سن کر میں نے  
کہا حَفْصَةُ تُو تَبَاہِ ہوئی برباد ہو گئی میں تو پہلے ہی سمجھ گیا  
تھا کہ ایسا ہونے والا ہے خیر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور  
صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (دینے میں)  
ان کر پڑھی آپ (نماز پڑھ کر) اپنے بالا خانے  
میں تشریف لے گئے وہاں اکیلے بیٹھ رہے ہیں حَفْصَةُ  
پاس گیا دیکھا تو وہ رورہی ہے میں نے کہا کیوں روتی  
کیوں ہے میں تو تجھ کو پہلے ہی ڈراچکا تھا اب یہ بتلا  
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو طلاق دے دیا  
وہ کہنے لگی مجھ کو معلوم نہیں آپ اس بالا خانے میں ہیں (پوچھو)  
یہ سن کر میں (حَفْصَةُ کے حجرے سے) باہر نکلا منبر کے پاس  
آیا دیکھا تو اس کے گرد لوگ بیٹھے ہیں ان میں سے کچھ  
رورہے ہیں میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا پھر مجھ پر رنج  
کا غلبہ ہوا تو میں اٹھا اُس بالا خانے کے پاس آیا جس میں آنحضرت  
تھے میں نے ایک کا لے غلام سے کہا جو وہاں بیٹھا تھا  
عمرہ کے لیے اجازت مانگ وہ اندر گیا اس نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کی پھر باہر نکلا تو کہنے لگا  
میں نے آپ سے تمہارا ذکر کیا لیکن آپ خاموش رہے  
میں کوٹ آیا اور منبر پاس جو لوگ بیٹھے تھے ان کے ساتھ  
بیٹھ گیا پھر مجھ پر رنج غالب ہوا اور میں بالا خانے پاس  
گیا لیکن ویسا ہی معاملہ ہوا پھر میں ان لوگوں پاس آکر بیٹھ گیا

۱۔ میں سے ترجمہ اب نکلتا ہے ۲۔ منہ ۳۔ ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے ۴۔ منہ ۵۔ اس کا نام رباح تھا ۶۔ منہ ۷۔ یعنی غلام نے  
اندر جا کر خبر دی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو رہے ۸۔ منہ

أَذِنَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى  
بِعَالٍ حَصِيرٍ لَتَيْنِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِعَاشٌ نَدَى  
أَثَرُ الدِّمَالِ بِجَنَبِهِ مُتَكِيٌ عَلَى رِسَادَةٍ  
مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لَيْفٌ تَسَلَّطْتُ عَلَيْهِ  
ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ مَلَقْتُ نِسَاءَكَ  
فَرَفَعَ بَصَرًا إِلَى نَقْلٍ لَا ثَمَّةَ ثَلُثٌ وَ  
أَنَا قَائِمٌ اسْتَأْنَسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ  
رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعَشَرَ قُرَيْشٍ لَغَلِبَ النَّسَاءُ  
فَلَمَّا كُنَّا مُنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ  
فَدَكَرَا فَتَبَسَّسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ ثَلُثُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ  
عَلَى حَفْصَةَ قُلْتُ لَا يَغْفِرُ لَكَ أَنْ  
كَانَتْ جَارَتِكَ هِيَ أَوْ مَنَامُكَ وَأَحَبُّ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرِيدٌ  
عَاشِيَةٌ فَتَبَسَّسَ أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ  
سَرَّأَيْتُهُ تَبَسَّسَ ثُمَّ رَفَعَتْ بَصَرِي  
فِي بَيْنِهِ فَوَاللَّهِ مَا سَأَيْتُ  
فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ  
عَنِ أَهْبَةِ ثَلَاثَةٍ  
فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ  
فَلْيُوسِعْ عَلَيَّ أَمَّتِكَ  
فَإِنَّ فَارِسَ وَالرَّحْمَ  
وَسِعَ عَلَيْهِمْ وَأَقْطَعُوا

جو منبر کے گرد بیٹھے تھے پھر مجھ سے منہ رہا گیا رنج تھے  
غلبہ گیا میں (بالا خانے کی طرف) اس غلام پاس آیا اور میں نے  
کہا عمر کے لیے اجازت مانگ لیکن اب کے وہی ہوا آخر  
میں پیٹھ موڑ کر (گھر کو) چلا آس وقت غلام نے مجھ کو پکارا  
اور کہا اے حضرت! تم کو اجازت دی یہ سن کر میں آپ  
پاس گیا آپ خالی بورے پر لیٹے ہوئے تھے اس پر کوئی  
بچھونا بھی نہ تھا اور بورے کے نشان آپ کے پہلو پر پڑ گئے  
تھے ایک چمڑے کے تکیے پر ٹیکا دے ہوئے جس میں گھور  
کی چھال بھری تھی میں نے کھڑے ہی کھڑے آپ کو سلام کیا اور  
پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دیا آپ  
نے میری طرف نگاہ اٹھا کر فرمایا انہیں بھریں نے کھڑے  
ہی کھڑے آپ کا دل بہلائے کو یہ عرض کیا یا رسول اللہ  
آپ دیکھئے ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب تھے جب  
ایسے لوگوں پاس آئے جن کی عورتیں ان پر غالب ہیں پھر  
سارا قصہ بیان کیا یہ سن کر آپ ہنس دیے پھر میں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ ملاحظہ فرماتے ہیں حنفہ رضی  
پاس گیا اور میں نے کہا تو اپنی بھجولی برابر والی سے دھوکا  
منت کھائیو وہ تجھ سے زیادہ خوب صورت ہے اور تجھ سے  
زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت رکھتے ہیں  
حضرت عائشہ کو مراد لیا یہ سن کر آپ پھر ہنسے جب میں  
نے دیکھا کہ آپ (دوبارہ) ہنسے تو میں بیٹھ گیا بعد اُس ہنسنے  
آئیکہ اٹھا کر آپ کے گھر کا سامان دیکھا تو کوئی چیز نہیں دکھائی  
دی صرف تین کھالیں وہ بھی کچی پڑی ہوئی تھیں میں نے  
کہا اللہ سے دعا کیجئے وہ آپ کی امت کو فراغت

لے چلے عزت عمر کو آپ کے ساتھ بیٹھنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی کیونکہ آپ رنج اور غصے میں تھے ۱۱ منہ

اللَّيْلَ يَوْمَ لَا يَمُوتُكَ اللَّهُ وَكَانَ مِنْكَ فَقَالَ  
أَوْ فِي شَيْءٍ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَوْ لَيْتَكَ قَوْمٌ  
مَجَلَّتْ لَهُمْ مَلِكِيَّةٌ فَمُوتُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْنِي فَأَعْتَزَلَ النَّبِيُّ  
عَنِّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ  
الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَيْتُهُ حَقَّقْتُهُ إِلَى عَائِشَةَ  
وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْكَ مِنْ  
شَيْءٍ مِنْ مَخْلُوفَةٍ مَوْجَدَةٍ عَلَيْهِمْ حِينَ  
عَائِشَةُ اللَّهُ فَكُنَّا مَقْعَتِ تِسْعٍ وَعِشْرُونَ  
دَحَلُ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَ  
لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ أَشَمْتُ أَنْ كَلَّا  
تَذَحَلُ عَلَيْنَا شَمًّا ذَرَانَا أَصْبَحْنَا لَتِسْعٍ وَ  
عِشْرِينَ لَيْلَةً أَعْدُّ هَاعَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْمُ تِسْعٌ وَ  
عِشْرُونَ وَ كَانَ ذَلِكَ  
الشَّهْمُ تِسْعٌ وَ عِشْرُونَ فَكَانَتْ  
عَائِشَةُ كَأَنزِلَتْ آيَةَ التَّخْيِيرِ  
فَبَدَأَ آيَةَ أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ  
إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا وَلَا عَلَيْكَ

وہ کیونکہ ایران اور روم کے لوگ مالدار ہیں اللہ نے اُن  
کو دولت دے رکھی ہے حالاں کہ وہ اللہ کو نہیں پوجتے  
اس وقت آپ تکبیر لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا  
خطاب کے بیٹے کیا ابھی تجھ کو شک ہے (تو دنیا کی  
دولت اچھی سمجھتا ہے) اُن لوگوں کے مزے تو دنیا کی زندگی  
میں جلد ہی دے دیے گئے ہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
میرے لیے دعا فرمائیے تو ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضہ  
سے حفصہ رضہ نے آپ کا راز بیان کر دیا تھا اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت غصہ اُن پر آیا جب اللہ نے  
آپ پر خطاب فرمایا خیر آپ اتنیس دن کے بعد بالا خانے میں  
اکیلے رہ کر) پہلے حضرت عائشہ رضہ پاس گئے حضرت عائشہ رضہ  
نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو یہ قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ  
تک ہمارے پاس نہ آئیں گے اور ابھی تو اتنیس ہی  
راتیں گزری ہیں میں اُن کو گن رہی ہوں یہ سن کر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنیس روز کا بھی  
ہوتا ہے اور یہ مہینہ اتنیس ہی تھا حضرت عائشہ رضہ  
نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے اختیار کی آیت اُتاری یا ایہا النبی  
قل لا ذوا جک ان کنتم الا یہ تعصب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھ ہی سے پوچھا اور فرمایا عائشہ رضہ میں تجھ سے

آنحضرت نے اپنی حرم ماریہ قبطیہ سے صحبت کی حضرت حفصہ رضہ کو اس کی خبر ہو گئی آپ نے اُن سے فرمایا تو اس راز کو چھپا اب میں نے ماریہ  
کو اپنے اوپر حرام کر لیا لیکن حضرت حفصہ رضہ نے اس کی خبر نہ سنی کہ وہ عورت تھی حضرت عائشہ رضہ نے ناراض ہو کر یہ قسم کھائی  
کہ میں ایک مہینہ تک اپنی بی بیوں پاس نہ جاؤں گا ۱۱ منہ ۱۱ فرمایا اسے پیغمبر تو ان چیزوں کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے تیرے لیے  
حلال کیں تو اپنی بی بیوں کی رضامندی چاہتا ہے ۱۱ منہ ۱۱ یعنی اسے پیغمبر اپنی بی بیوں سے کہہ اگر تم دنیا کی زندگی اور دنیا کا سادو سامان چاہتی  
ہے تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر اچھی طرح خوبصورتی سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور کے رسول کی طلبگار ہو اور آخرت کے گھر کی تو  
تم میں جو نیک بی بیوں ہیں اُن کے لیے اللہ نے بڑا ثواب طیار کر رکھا ہے یہ آیت سورہ احزاب کے تیسرے رکوع میں ہے ۱۱ منہ

أَنْ لَا تَغْلِي حَتَّى تَسْأَلَ مِرَّةً أَبَوَيْكَ  
قَالَتْ نَدَا عَلَّمُ أَنَّ أَبَوَيْ كَمْ يَكُونَا  
يَا مَرْأَتِي بِغَيْرِ إِقْبَالٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ  
اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا دُجَالَ جِلْبَ إِلَى  
قَوْلِهِ عَظِيمًا قُلْتُ آفِي هَذَا أَشَأْمُ أَبَوَيْ  
وَأَفِي أَرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدُّلَا  
الْأَخِيرَةَ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ  
فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ  
عَالِشَةُ.

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا  
الْفَرَّاسِيُّ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ  
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْمًا  
وَكَاثِبَ انْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَجَلَسَ  
فِي عُلْيَةٍ لَهُ نَجَاءٌ عُمَرُو فَقَالَ  
أَمَلَقْتُ نِسَاءَكَ قَالَ لَا دَلِيلِي  
الْكَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْمًا فَمَكَثَتْ نِسْعًا  
وَعَشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى  
نِسَائِهِ :

بِأَسْمَاءٍ مِنْ عَقْلِ بَعِيرَةٍ عَلَى

الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ.

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو الْمُشَوَّحِ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ

ایک بات کہتا ہوں اس مجھے جواب میں جلدی نہ کر اپنے ماں  
باپ سے صلاح کر لے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں خوب  
جانتی تھی کہ میرے ماں باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے جدا ہونے کی کمی رائے نہ دیں گے پھر آپ نے یہی اہمیت  
پڑھی یا ایہا النبی سے عظیم تک میں نے کہا پس اسی باب میں  
میں اپنے ماں باپ سے صلاح کروں میں تو اللہ اور اس  
کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہوں پھر آپ  
نے دوسری عورتوں کو یہی اختیار دیا سب نے حضرت  
عائشہ کی طرح جواب دیا

ہم سے محمد بن سلام بکندی نے بیان کیا کہ ہم سے  
مروان بن معاویہ فزاری نے انہوں نے حمید طویل سے  
انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اپنی عورتوں پاس ایک مہینے تک جانے کی قسم  
کھائی اور آپ کے پاؤں میں سوج آگئی تھی آپ اپنے  
ایک بالانہانے میں بیٹھ رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے  
اور پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دیا  
آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے ایک مہینے تک ان کے  
پاس جانے کی قسم کھائی ہے پھر انیس دن تک آپ ٹھہرنے  
رہے بعد اس کے اپنی عورتوں پاس گئے

باب مسجد کے دروازے پر جو پتھر بچے ہوتے ہیں  
وہاں یا دروازے پر اونٹ باندھ دینا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عقیل  
نے کہا ہم سے ابو المستور نے انہوں نے کہا میں جابر رضی

لہ حدیث میں تو صرف بلاط یعنی مسجد کے دروازے پر جو پتھر بچے ہوتے ہیں وہاں اونٹ باندھنا مذکور ہے اور دروازے کو کسی پر قیاس کیا حافظ  
نے کہا اس حدیث کے دوسرے طریق میں مسجد کے دروازے کا یہی ذکر ہے امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا ۱۲۸۸



قَالَ أَتَيْتُ حَاجِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْبُسْحِدَ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ  
الْجَسَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هَذَا  
جَنَّتُكَ فَخَرَجَ فَعَبَلُ يُطِيفُ بِالْجَبَلِ  
قَالَ الثَّمَنُ وَالْبَعْدُ لَكَ

بَابُ الْوُفُوفِ وَالْبُؤُولِ عِنْدَ  
سَبَاطَةِ قَوْمٍ

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ مَذْهُوْرٍ عَنْ أَبِي كَامِلٍ عَنْ  
حَدِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ لَقَدْ أَتَى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَاطَةَ قَوْمٍ  
فَبَالَ قَاتِلًا

بَابُ مَنْ أَخَذَ الْغَضْنَ وَمَا  
يُؤْدِي النَّاسُ فِي الطَّرِيقِ قَرِيبًا  
۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مَكِيٍّ  
عَنْ سُحَيْبٍ عَنْ أَبِي مَسْرُوحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ نَبِيًّا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقِي وَجَدَ  
غَضْنَ شَوْكٍ فَاخَذَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ  
فَغَفَرَ لَهُ

ابن عبد اللہ پاس آیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مسجد میں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پاس گیا اور  
اُونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ دیا (بلاط وہ پتھر جو مسجد  
کے دروازے پر بچھے ہوتے ہیں) میں نے عرض کیا آپ  
کا اُونٹ حاضر ہے آپ باہر آئے اور اُونٹ کے نزدیک  
پھرنے لگے پھر فرمایا قیمت بھی لے اور اُونٹ  
بھی لے جا۔

باب کسی قوم کے کھور سے پاس ٹھہرنا وہاں  
پیشاب کرنا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا انہوں نے  
شعبہ بنہ سے انہوں نے منصور بنہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے  
انہوں نے حدیقہ بنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یا لیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ایک قوم کے کھور سے پر آئے آپ نے وہاں کھور سے  
کھڑے پیشاب کیا۔

باب رستے میں سے کانٹوں کی ڈالی یا اور  
کوئی تکلیف وہ چیز اٹھا کر پھینک دینا۔  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیس نے بیان کیا کہا  
ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے انہوں نے  
ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار ایک شخص نے ستنے میں جا  
رہا تھا وہاں کانٹے اور ڈالی دیکھی اُس کو اٹھا لیا  
(اور پھینک دی) اللہ نے اُس کام کی قدر کی اس کو  
بخش دیا۔

لے کیونکہ اس نے خلق خدا کی تکلیف گوراندہ کی اور ان کے آرام اور راحت کے لیے اس ڈالی کو اٹھا کر پھینکا ایسا نہ ہو کسی کے پاؤں میں بھج جائے

**باب ۶۷۸** اِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْبَيِّنَاتِ  
وَرَجَى الرَّجْعَةُ يَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ ثُمَّ يَرِيدُ أَهْلًا  
الْبُيُوتِ فَتَرَكْ مِنْهَا الطَّرِيقُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ  
۱۰۱۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جَبْرِ بْنُ حَزْرَمٍ عَنِ الذَّكْبَرِيِّ بْنِ خِرَافَةَ عَنْ  
عِكْرِمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَابَعُوا فِي الطَّرِيقِ  
سَبْعَةَ أَذْرُعٍ-

**باب ۶۷۹** النَّبِيُّ يَغْيِرُ إِذْنِي صَلَاحِهِ  
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَنْتَعِبَ-

۱۰۱۱- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَدَّثَهُ  
أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ النَّبِيِّ وَالْمَلَائِكَةِ-

۱۰۱۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي الذَّيْثُ حَدَّثَنَا حَقِيقٌ عَنْ أَبِي

**باب اگر عام رستے میں اختلاف ہو اور وہاں رستے**  
والے کچھ عمارت بنانا چاہیں تو سات ہاتھ رستہ  
چھوڑ دیں۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم  
سے جریر بن حازم نے انہوں نے زبیر بن عارض سے  
انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ  
سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رستے  
کے جھگڑے میں یہ فیصلہ کیا کہ سات ہاتھ رستہ چھوڑ دیا جائے

**باب کسی شخص کی چیز بے اس کی اجازت کے لوٹنا**  
منع ہے اور عباد بن ماسم نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اس امر پر بیعت کی کہ لوٹ نہ کریں گے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے  
شعبہ نے کہا ہم سے عدی بن ثابت نے کہا میں نے عبد اللہ  
بن یزید انصاری سے سنا وہ عدی کے نانا تھے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلاً  
(ناک کان کاٹنے) سے منع فرمایا۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث  
بن سعد نے کہا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے

**۱۱** مینا کے متعلق چوترا عام رستہ بعضوں نے کہا مینا سے بید مراد ہے اگر آباد زمین اگر آباد ہو اور وہاں رستہ قائم کرنے کی ضرورت پڑے اور نہ  
والے لوگ وہاں جھگڑا کریں تو کم سے کم اتنا رستہ چھوڑ دیا جائے ۱۱ منہ ۱۱ کم سے کم اس قدر رستہ آدمیوں اور سواروں کے چلنے کیلئے کافی ہے قسطلانی  
نے کہا جو دو کنارے رستے پر بیٹھا کرتے ہیں ان کے لیے بھی یہی حکم ہے اگر سات ہاتھ سے رستہ زیادہ ہو تو زیادہ میں بیٹھ سکتے ہیں ورنہ بیٹھنے سے منع  
کئے جائیں تاکہ چلنے والوں کو تکلیف نہ ہو ۱۱ منہ ۱۱ سچاں اللہ پیغمبر صاحب کا علم و قوم کو اللہ کی طرف سے علم ہوتا ہے علامہ آپ کے زمانہ میں گالیوں اور جھگڑوں کا رواج نہ تھا  
اُنوں اور آدمیوں کے جانے کیلئے تین ہاتھ رستہ بھی کفایت کرتا ہے مگر کبھی ایسا ہوتا ہے اور سے کوئی سواری آجاتی ہے تو دونوں کے برابر مل جاتے کے لیے سات ہاتھ رستہ رہنا ضروری  
اتنے رستے میں گالیوں اور گلیاں بھی لگ جاتی ہیں ۱۱ منہ ۱۱ امام بخاری کے ترجمہ باب سے نکلتا ہے کہ اگر ملک کی اجازت ہو تو رستہ سے بڑھ کر اپنے آگے کی چیز سے دوسرے کے  
سامنے سے نہ چھینے اور امام مالک اور ایک جماعت علماء نے اس حدیث کی رو سے دو ہا دو ہاں پر چڑھ کر رکھنا وغیرہ نا مکروہ رکھا ہے اہل حدیث کے محققین علماء نے تصریح  
کر دی ہے کہ شادی میں جو مہری بادم وغیرہ مہر میں پر لٹا نا مکروہ اور بدعت ہے تقسیم کر دینا چاہیے کیونکہ صحیح حدیث سے ملحق لوگ کی مفسد ثابت ہے ۱۱ منہ ۱۱ اس حدیث کو تو امام بخاری

ثُمَّ قَالَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا  
يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا  
يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا  
يَنْتَهَبُ نَهْبَهُ يَوْمَ النَّاسِ إِلَيْهِ يَهْتَابُونَ  
حِينَ يَنْتَهَبُونَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُهُ إِلَّا التَّائِبَ.

باب ۶۸۰ كَسْبُ الصَّالِبِ وَكُفْلُ

الْخَيْرِ

۱۰۱۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى  
يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا

انہوں نے ابو بکر بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے  
والا جس وقت زنا کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اور شراب  
پینے والا جس وقت شراب پیتا ہے اُس وقت مومن نہیں  
ہوتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اُس وقت مومن نہیں  
ہوتا اور لوٹنے والا جب کوئی ایسی لوٹ کرتا ہے جس کی طرف  
لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں تو وہ مومن نہیں ہوتا سعید اور  
ابو سلمہ نے بھی ابو ہریرہ سے ایسی ہی روایت کی مگر اس میں  
لوٹ کا ذکر نہیں ہے۔

باب صلیب (ترسول) کو توڑ ڈالنا اور سرور  
کو مار ڈالنا۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا مجھ کو سعید بن  
مسیب نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اُس  
وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم میں عیسیٰ مرتد کے  
بیٹے نصف حاکم بن کر نہ اتریں وہ صلیب (ترسول) کو توڑ

۱۵ ترجمہ باب میں سے نکلتا ہے کہ یوں کہ لوگ اسی لوٹ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں جو مالک کی ہے اجازت ہو اور اجازت سے لوٹنے والے کو کوئی بری نگاہ سے نہیں دیکھتا  
قطعی ہے کہ ان کا کرنے والا کامل الایمان نہیں ہوتا کیونکہ اگر کامل الایمان ہوتا تو اس کے دل میں خدا کا ذکر ہوتا اور وہ ایسے کام نہ کرتا جو لوگ مرد ہیں جو ان کا سوا کو حلال جان  
کر کریں وہ تو بالکل کافر ہیں معصوم نکما مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں ان کا ایمان جانتے رہنے کا ذریعہ ہے لیکن نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے کہ قال الفرہ  
وحدث بخط ابی جعفر قال ابو عبد اللہ تغیرہ ابن یزید منہ نور الایمان یعنی فریضی نے کہا میں نے ابو جعفر کے خط میں یہ لکھا یا امام عباسی نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ  
ایسے لوگوں سے ایمان سلب ہو جاتا ہے لیکن نسخوں میں یوں ہے قال ابو عبد اللہ قال ابی عباس تغیرہ منہ نور الایمان امام غزالی نے کہا ابی عباس نے کہا اس کا مطلب  
یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے ایمان کا نور سلب ہو جائے گا حافظ نے کہا آگے ہم بیان کریں گے کہ ابی عباس نے کہا اس قول کو کس نے بدل کیا وہ مسئلہ ۱۵ یہ نہایت صحیح حدیث ہے  
اور متصل اور اس کے راوی سب ثقہ اور امام ہیں اس میں صاف یہ مذکور ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بیٹے ہیں دنیا میں انہیں  
کے معلوم ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر زندہ موجود ہیں اور حق تعالیٰ نے ان کو اٹھایا ہے جیسے قرآن کریم میں آیا ہے صلیب فہر انہوں کی نشانی ہے اور تثلیث  
کی علامت ہے صورت عیسیٰ آسمان سے اتر کر دین محمدی پر عمل کریں گے اور تثلیث کی علامت توڑ پھوڑ والوں کے سب کو ایک خدا نے واحد کی عبادت (باقی صفحہ ۵۸۲)

مُقْسَطًا فَيَكْفُرُ الصَّلَيبَ وَيَقْتُلُ الْحَزَرَ يَرُدُّ بَصْعَ  
الْحَزَرَ يَكْفُرُ وَيَقْبِضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبِضَكَ  
أَحَدٌ.

باب ۶۸۱ عَنْ بَنِي كَسْرَةَ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْغَنِيِّ  
الْحَزَرَ أَوْ تَغْنَمُوا مِنَ الزَّانِقَاتِ فَإِنْ كَسَرَتْهُمَا أَوْ  
صَلَبَتْهُمَا أَوْ طَبَعَتْهُمَا أَوْ مَالًا يَتَغْنَمُ بِحَشَبِهِ وَأَيُّ  
شَرٍّ يُخْرِجُنِي طَبَعُ سِرِّ كَسْرَةٍ نَكَمٌ يَقْبِضُ فِيهِ  
بَشِيءٌ.

۱۰۱۲/۱. حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّضَّاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْبَدِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَيْلَانَا  
ثَوَقَدَ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ عَلَى مَا تَوَقَّدَ هَذِهِ  
الْبَيْزَانُ قَالُوا عَلَى الْحَبْرِ الْإِسْبِيَّةِ قَالَ  
أَكْبَرُ وَهَذَا رَأَاهُ تَوَقَّدَ قَالُوا لَا تَهْرُفْ بِهَا  
وَتَغْلِبْهَا تَالَ اعْلَمُوا.

۱۰۱۵/۱. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ جَاهِدٍ  
عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ رَضِيَ  
قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَكَّةَ وَحَوْلَ الْأَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ

ڈالیں گے سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ لینا موقوف کر دیں گے  
اور مال (روپیہ پیسہ) کی اُس وقت ایسی کثرت ہوگی کوئی قبول ہی  
نہیں کرنے کا

باب کیا شراب کے ٹکے (یا پیسے) توڑ ڈالے جائیں مکھیں  
پھاڑ ڈالی جائیں پھر اگر کسی نے سورت توڑ ڈالی یا رسول اللہ یا  
طنبورہ (ڈھول) یا جس چیز کی لکڑی کام میں نہیں آتی (جیسے  
ستارہ وغیرہ اس پر تاوان ہو گیا نہیں) اور شریع قاضی پاس طنبورہ  
توڑنے کا مقدمہ آیا انہوں نے کچھ تاوان نہ ڈالایا۔

ہم سے ابو عامر ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے  
یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے آن حضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس دن خیبر فتح ہوا کچھ آگ روشن  
دیکھی آپ نے پوچھا یہ کیا پکار ہے میں لوگوں نے کہا یہی بستی  
کے گدھوں کا گوشت آپ نے فرمایا یہ ہانڈیاں توڑ ڈالو اور  
گوشت وغیرہ سب اوندھا دو (بہا دو) لوگوں نے کہا ہم  
گوشت وغیرہ سب بہا کر ہانڈیاں توڑ ڈالیں فساد نایا اچھا  
وصوڈالو

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ انہم سے سفیان  
بن عیینہ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن ابی نجیح نے انہوں نے  
مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل  
ہوئے (کعبے کے پاس گئے) وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ

(بقیہ صفحہ سابقہ) پرچہ جو کریں گے سور سب مار ڈالیں گے اُس کی حرمت آپ ظاہر کر دیں گے اور جزیہ لینا موقوف کر دیں گے یا تو آدمی اسلام لائے یا قتل کیا جائے  
بس راعی دنیا میں ایک ہی بن ہو جائے گا انوس، ان لوگوں پر جو الہی صحیح اور صاف حدیث دیکھتے ہوئے بھی حضرت علیؓ کے اثر سے منہ نہ کریں اور ایک ہندو لکھنؤ شخص کو قتل  
مسیح یا عیسیٰ خلیل کریں انہم الشیطان فا ولی ہم ۱۱ منہ خواشی صغیر ۱۱ اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اگر کوئی مہیب توڑ  
ڈالے یا سور مار ڈالے تو اس پر نمان نہ ہو گا قتلانی نے کہا یہ جیب ہے کہ وہ حرمیوں کا مال ہو۔ اگر ذمی کامل ہو جس نے اپنی شرارت سے  
اغوا نہ کیا ہو اور عہد پر قائم ہو تو ایسا کرنا حد سنت نہیں ۱۱ منہ ۱۱ اس کو ابن ابی شیبہ نے دل کیا ۱۱ منہ ۱۱ پہلے اپنے سختی کیلئے ہانڈیاں بانی پڑھو آئینہ

وَسَيُؤْنُ ثَمْبًا فَبَعَلَ يَطْعَمُهُمَا بِعُودٍ فِي  
يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَرَهَقَ  
الْبَاطِلُ الْآيَةُ.

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ رَحِمَهُمَا  
أَنْسَ بْنَ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بْنِ الْقَسِيمِ عَنْ أَبِيهِ الْقَسِيمِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا كَانَتْ تَأْخُذُ عَلَى سَفْوَةٍ لَهَا سِتْرًا  
فِيهِ تَمَارِثُ فَهَكَكُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نَمْرُوتَ بْنَ  
كَكَاثٍ فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ  
عَلَيْهَا.

باب ۲۸۲ مَن قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ.

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا  
سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَمْرِو بْنِ قَالٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ  
فَهُوَ شَهِيدٌ.

بت رکھے تھے آپ ایک چھڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی  
سہر ایک بت کو کوٹنا مارتے (وہ گر پڑتا صحابہ توڑ ڈالتے) اور  
سورہ بنی اسرائیل کی یہ آیت پڑھتے تھے (حق آن پہنچا اور ناحق  
مٹ گیا اخیر آیت تک)

ہم سے ابو اہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے  
انس بن عیاض نے انہوں نے عبد اللہ عمری سے انہوں نے  
عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ قاسم سے  
انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے اپنے حورے کے  
سائبان پر ایک پردہ لٹکا یا جس میں صورتیں تھیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پھاڑ ڈالا (یا اتار کر پھینک دیا  
حضرت عائشہ نے اس کے دو گدے بنا ڈالے وہ گھر میں  
رہے آنحضرت ان پر بیٹھا کرتے۔

باب جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے لڑے

ہم سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے  
سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن  
نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے  
وہ شہید ہے۔

اللقیہ صفحہ ۱۲۸ پر توڑ ڈالنے کا حکم دیا ہے شاید آپ پر وحی آئی اور آپ نے ان کا دھوکا انا صلی کافی سمجھا اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حرام چیز کے  
غروں توڑ ڈالنا درست ہے جب آپ نے ان ہاتھوں کے توڑ ڈالنے کا حکم فرمایا (منا) (خواجہ صفحہ ۱۲۸) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ  
بتوں کا اسی طرح ہندول اور مشرکوں کے عتاقوں اور عطا کر کے توڑ ڈالنا چاہیے اور اگر توڑ دھو کر اس کی ٹکڑی یا پتھر سے کچھ اور کام لیں تو  
منع نہیں (منا) اس حدیث کی مفصل بحث انشاء اللہ تعالیٰ کتاب اللباس میں آئے گی حدیث سے سورتوں وغیرہ کا توڑ پھاڑ ڈالنا ثابت  
ہوا اور معلوم ہوا کہ وصیت و ارث پر اگر تو شک یا فرض پر رہے تو کچھ قباحت نہیں کیونکہ اس میں اس کی امانت ہے اور شکا نے میں تنظیم ہے (منا) کیونکہ  
وہ ظلم ہے نہائی کی روایت میں یوں ہے اس کے لیے جنت ہے اور ترمذی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے اور جو  
اپنا دین بچانے میں مارا جائے اور جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے یہ سب شہید ہیں (منا)

## باب ۲۱۳ اِذَا كَسَرْتَ تَصْنَعَهُ اَوْ كَيْفًا

يَغْبِرُهُ

۱۰۱۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ نَارٌ سَكَّتْ رَاحِدَتِي أَمْرًا الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَضْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِهَا يَدَهُ فَانْكَسَرَتِ الْقَضْعَةُ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كَلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولُ وَالْقَضْعَةُ حَتَّى تَرَوْهَا فَلَفَعُوا الْقَضْعَةَ الْقَاصِيَةَ وَحَبَسَ النَّكُوسَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۲۱۴ اِذَا كَسَرْتَ حَاطًا فَلْيَبْنِ مِنْهُ

۱۰۱۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ حَارِثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

## باب اگر کسی کا پیالہ یا اور کچھ سامان توڑ ڈالے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی (نہرت عائشہ) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں دوسری ایک بی بی (صفیہ رضی اللہ عنہا) یا حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنی لونڈی کے ہاتھ ایک پیالہ کھانے کا بھیجا نہرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (غصہ میں آن کر) ایک ہاتھ مارا وہ پیالہ توڑ ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر رکھا اور صیابہ رضی اللہ عنہا فرمایا کھانا کھاؤ اور اس لونڈی اور پیالہ کو رہنے دیا جب کھانے سے فارغ ہو گئے تو دوسرا ثابت پیالہ اُس کو دیا اور ٹوٹا اپنے پاس رکھ لیا اور سعید ابی مریم نے کہا ہم کو یحییٰ بن ابیوب نے خبر دی کہا ہم سے حمید نے بیان کیا کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔

## باب اگر کسی کی دیوار گرا دے تو دیواری ہی دیوار بنائے

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۵۱۵- ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں صفیہ کا ذکر ہے اور دارقطنی اور ابن ماجہ کی روایت میں صفیہ کا نام ہے اور طبرانی کی روایت میں ام سلمہ کا اور ابن حزم کی روایت میں زینب رضی اللہ عنہا کا اور احتمال ہے کہ یہ واقعہ کئی بار ہوا ہو حافظ نے کہا مجھ کو اس لونڈی کا نام معلوم نہیں ہوا منہ ۱۵۱۵ اس سند کے لانے سے امام بخاری کی عرض یہ ہے کہ حمید کا سماع انس سے معلوم ہو جائے منہ ۱۵۱۵ اس مسئلہ میں مالکیہ کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ دیوار کی قیمت دینا چاہیے مگر امام بخاری نے جس روایت سے دلیل لی وہ اس پر مبنی ہے کہ اگر کسی شریعتیں ہمارے لیے حجت ہیں جب ہماری شریعت کے خلاف کو حکم وارد نہ ہو اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے منہ ۱۵۱۵

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ يُقَالُ  
لَهُ جَرِيحٌ يُصَلِّي نَجَاءً ثُمَّ أُمُّهُ  
فَدَعَتْهُ فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا فَقَالَ  
أُجِيبِيهَا أَوْ أُمِيتِي ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتْ  
اللَّهُمَّ لَا تُنْشِئْهُ حَتَّى تُرِيَهُ الْمُؤْمِنَاتِ  
وَكَانَ جَرِيحٌ فِي مَوَاطِنِهِ فَقَالَتْ  
اِسْرَأْ فَإِنِّي لَأَفْتِنَنَّ جَرِيحًا تَعَرَّضْتَ  
لَهُ فَكَلَّمْتَهُ فَأَبَى فَأَتَتْ سَاحِبًا  
فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ  
عَلَامًا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ جَرِيحٍ  
فَأَنزَلُوهُ وَكَسَرُوا مَوَاطِنَهُ  
فَأَنزَلُوهُ وَسَبَّوهُ فَتَوَمَّنَا  
رَضِيَ ثُمَّ أَتَى الْعَلَامُ فَقَالَ  
مَنْ أَبْذَكَ يَا عَلَامُ قَالَ  
السَّاعِي قَالُوا نَبِيُّ مَوَاطِنَكَ  
مِنْ ذَهَبٍ قَالَ كَلَّا إِيَّاكَ مِنْ  
طِينٍ

فرمایا بنی اسرائیل میں ایک (عابد) شخص تھا جرّیح نامی وہ  
اپنے عبادت خانہ میں نماز پڑھ رہا تھا اس کی ماں آئی اُس  
کو بلا یا لیکن وہ نماز میں تھا اس نے جواب نہ دیا اپنے دل  
میں کہنے لگا میں نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں خیر پھر  
دوبارہ اُس کی ماں آئی (اور پکارا لیکن جواب نہ ملا)  
آخر اس کی ماں نے بد و عادی کہنے لگی یا اللہ جرّیح جب  
تک پہنچال عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے نہ مرے جرّیح اپنے  
عبادت خانہ میں رہا کرتا تھا ایک فاحشہ عورت کہنے لگی  
میں تو اس کو بہکا دوں گی وہ آئی اور جرّیح سے بات کی لیکن  
اس نے نہ مانا آخر وہ ایک پھر اوہے کے پاس گئی اور اُس  
سے بد فعلی کرائی جب لڑکا جنی تو کہنے لگی یہ جرّیح کا لڑکا ہے  
یہ سن کر (اس کی قوم کے) لوگ آئے اور اس کا عبادت  
خانہ توڑ ڈالا اور وہاں سے اس کو نیچے اتار کر (خجہ)  
گالیاں دیں (بڑا عابد بنا ہے اندر زینڈی بازی کرتا  
ہے جرّیح نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر اُس بچے پاس  
آیا کہنے لگا اے بچے (بتلا) تیرا باپ کون ہے وہ بولا  
میرا باپ چرواہا ہے جب تو لوگ (جہنوں نے اس کا  
عبادت خانہ توڑا تھا شرمندہ ہوئے) کہتے تھے ہم دوبارہ  
تیرا عبادت خانہ سونے سے بنائے دیتے ہیں اس نے کہا نہیں  
مٹی سے بنا دو (جیسے پہلے بنا ہوا تھا)

اے حالانکہ اس کے دین میں نماز میں بات کرنا درست تھی تو ماں کو جواب دینا لازم تھا مگر اس نے نہ دیا اور منہ سے یہ بچہ بالکل کم سن تھا ابھی اس  
کے بولنے کے دن نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے جرّیح کی دعا قبول کی اس کو جیسے حضرت عیسیٰ کو بولنے کی قوت دی تھی قطلائی نے کہا چھ بچوں نے  
کم سنی میں بات کی حضرت یوسف کے گواہ اور فرعون کی بیٹی کی منگانی کے لڑکے اور عیسیٰ اور صاحب جرّیح اور صاحب افندہ کر بنی اسرائیل کے  
ایک عورت کے بیٹے نے جس کو وہ دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک شخص سامنے سے گذرنا عورت نے دعا کی یا اللہ مجھ کو ایسا مت کر کہتے ہیں حضرت علی  
نے بھی کم سنی میں بات کی تو کل سات بچے ہوئے تھے قرعہ باب ہمیں سے ملتا ہے کہ نہیں مٹی سے بنا دو عورت یہ بھی نکالا کہاں کی دعا پائی اولاد کے لیے ضرور قبول  
ہوتی ہے ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے جو لڑکا کھان کر مٹی رکھتے ہیں دنیا میں مچوتے پھلتے ہیں اور دل کو ناراض کرنے والے ہمیشہ تباہ و برباد ہیں قرعہ او شاہد ہے اس کا ثبوت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ

وَالْتَمَدَ وَالْعُرْ وَحِينَ ذَكَيْتَ قِسْمَهُ مَا  
بِكَالٍ وَ يُذَرْنَ مَعًا سَرَفَةً أَوْ تَبْخَضَةً  
تَبْخَضَةً لِمَا لَعَزِيزُ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْلِ  
بِأَسَا أَنْ يَأْكُلَ هَذَا بَعْضًا وَ هَذَا  
بَعْضًا وَ كَذَلِكَ مَجَازِفَةُ الذَّهَبِ  
وَالْفِضَّةِ وَالْقِيَانِ فِي الشَّرِكَةِ.

۱۰۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضًا  
قَبْلَ السَّاعِلِ فَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ  
بْنَ الْجَحَّاجِ وَهُمْ ثَلَاثَةٌ وَأَنَا فِيهِمْ  
فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ  
فَتَنَّى الزَّادَ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَكْثَرِ  
ذَلِكَ فَجِئْتُ فَبِئْسَ ذَلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ  
مِزْوَدِي تَمْرًا فَكَانَ يَقْوَرُ تَنَاكُلُ يَوْمٍ  
قَلِيلًا حَتَّى نَجَى فَلَمْ يَكُنْ يَصِيبُنَا  
شَيْءٌ إِلَّا تَمَرًا فَقُلْتُ وَمَا نَعْنِي وَتَمَرًا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان سے رحم والا  
باب کھانے اور سفر خرچ اور اسباب میں شریک کا بیان

اور جو چیزیں مہل کر کہنی ان کو یوں ہی ڈھیر لگا کر بانٹنا  
یا مٹھی مٹھی کر کے کیونکہ مسلمانوں نے سفر خرچ کی شریک میں کوئی  
قباحت نہیں دیکھی اس طرح کہ کچھ یہ کھائے کچھ وہ کھائے  
یوں ہی انداز سے اسی طرح سونے کو چاندی کے  
بدل یا چاندی کو سونے کے بدل بن تولے ڈھیر لگا کر  
بلٹے میں اسی طرح دو کھجوریں اٹھا کر کھانے میں

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو  
امام مالک نے غیر دی انہوں وہب بن کیسان سے انہوں  
نے جابر رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (جب  
شہ ہجری میں) سمندر کے کنارے ایک لشکر بھیجا  
ابو عبیدہ بن جراح کو اس کا سردار مقرر کیا یہ تین سو آدمی  
تھے میں بھی ان ہی میں تھا ہم چلے رستے ہی میں توشہ تمام  
ہو گیا ابو عبیدہ نے حکم دیا کہ سارے لشکر کے  
لوگ اپنے اپنے توشہ اکٹھا کر دیں ایسا ہی کیا  
گیا تو کل دو تھیلے ہوئے کھجور کے ابو عبیدہ اس میں سے  
ہم کو تھوڑا تھوڑا دیا کرتے آخر وہ بھی تمام ہو گیا تب فی  
آدمی ایک ایک کھجور روز دینے لگے وہب نے کہا میں  
نے جابر رضی سے پوچھا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہو گا

کہ البتہ سونا سونے کے بدل چاندی چاندی کے بدل ڈھیر لگا کر انداز سے تقسیم نہیں کر سکتے کیونکہ اس میں کمی اور بیشی کا خوف  
ہے اور جب مجلس مختلف ہو تو کمی بیشی میں قباحت نہیں ہوتی بلکہ منع ہے اس کا ذکر اوپر کر چکا ہے کہ وہب سے شریک  
کی اجازت سے ایسا کرنا درست ہے اور بے اجازت منع ہے ہاں اگرچہ باب میں سے نکلتا ہے کیوں کہ جب سب  
کا توشہ ایک جگہ کر دیا گیا اور سب کو تھوڑا تھوڑا ملنے لگا انداز سے تو سفر خرچ کی شریک اور انداز سے اس کی تقسیم



فَقَالَ لَعَنَ وَجَدْنَا فَقَدْ هَاجَرْنَا فَنَبِيَّتُكَ  
ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَأَذْأَحُوْتُ مِثْلُ  
الْقَرْبِ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ذَلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِي  
عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو هَبِيدَةَ بِضَلْعَيْنِ  
مِنْ أَضْلَاحِهِ فَنُحِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِزَاحِلَتِهِ  
فَرُحِلَتْ ثُمَّ كَرُمَتْ تَحْتَهُمَا فَكَلِمَةُ تُصَيَّبُهَا.

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا  
حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنَّهَا  
أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوْا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَجْرٍ  
إِلَيْهِمْ فَأَذْنَدَهُمْ فَتَلَقَّيَهُمْ عَمْرُو  
فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ  
إِلَيْكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقَاؤُكُمْ  
بَعْدَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى فِي النَّاسِ يَا تُؤُونَ  
بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَبَسُطَ لَدَيْكَ  
نِطْعٌ وَجَعَلُوهُ عَلَى النَّيْطِ فَقَامَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَعَا وَبَرَكَ عَلَيْهِ ثُمَّ  
دَعَا لَهُمْ بِأَوْعِيَّتِهِمْ فَأَخْتَنَى  
النَّاسُ حَتَّى فَسَعُوا ثُمَّ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو ہم کو معلوم ہوا وہی  
غنیمت تھی غیر ہم سمندر پر پہنچنے دیکھا تو پہاڑ کی طرح  
ایک پھلی پڑی ہے لشکر کے لوگ اٹھارہ دن تک اسی  
میں سے کھاتے رہے پھر ابو عبیدہ نے حکم دیا اس کی  
دو پسلیاں کھڑی کی گئیں اونٹ اُن کے بلے سے نکل  
گیا چھوٹا بھی نہیں

ہم سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہ ہم سے عاتم  
بن اسماعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبیدہ سے انہوں  
نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا (غزوہ ہوازن  
میں) لوگوں کے ترشے تمام ہو گئے اور ان کو توشے کی احتیاج  
پڑی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اپنے  
اونٹ کاٹنے کی اجازت چاہی آپ نے ان کو اجازت  
دی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے انہوں نے یہ حال  
اُن سے بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اونٹوں کو کاٹ  
ڈالو گے تو پھر تم کیسے جیو گے (پاؤں سے چلتے چلتے ہلاک  
ہو گے) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے  
اور عرض کیا یا رسول اللہ اونٹ کاٹ ڈالیں گے  
تو یہ لوگ کیسے جیئیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اچھا لوگوں میں منادی کر دو سب اپنے اپنے  
بچے ہوئے توشے لے کر آجائیں اور چمڑے کا ایک دستر  
خوان بچھا یا گیا سب نے اپنے توشے اس پر ڈال دیے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس کے  
لیے برکت کی دعا کی پھر فرمایا اپنے اپنے پھیلے لے کر  
آؤ (مہرنا شروع کرو) لوگوں نے لب بھر بھر کر لینا شروع کر  
دیا ہر ایک نے اپنی ضرورت کے موافق لے لیا تب

إِنَّمَا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ :

۱۰۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْأَذْرَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَجَّاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ  
نَافِعَ ابْنَ عَبْدِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَتَنَحَّيْنَا  
جَنَابَهُ وَتَنَقَّسْنَا عَنْهُ فَمِمَّا كُنَّا كَعْمًا  
نَخْبِئُهَا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ :

۱۰۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيَّيْنِ إِذَا أُمْلِكُوا  
فِي الْغَزَا أَدْقَلَ لَعَامُ هَيْبَاهُمَا بِالدَّيْتَةِ  
جَعَزُوا مَا كَانَ عَنْدهُمْ فِي ثَوْبٍ أَحَدٍ  
ثُمَّ اتَّسَمَوْهُ بَيْنَهُمَا فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ  
بِالسَّوْبِيَةِ فَهُمْ قَتَى وَأَنَا مِنْهُمْ :

باب ۲۸۶ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَأَتَاهُمَا  
يَتَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوْبِيَةِ فِي الصَّلَاةِ  
۱۰۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

آپ نے فرمایا میں یہ گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود  
نہیں اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے  
افزاعی نے کہا ہم سے ابو النجاشی نے کہا میں نے رافع بن خدیج  
سے سنا وہ کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
عصر کی نماز پڑھ کر اونٹ کا مٹے تھے پھر اس کے دس حصے  
کرتے اور ہم میں ہر کوئی سو راج ڈوبنے سے پہلے لپکا ہوا  
گوشت کھاتا

ہم سے محمد بن علا نے بیان کیا کہ ہم سے حماد  
بن اسامہ نے بیان کیا انہوں نے برید سے انہوں نے  
ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعریتین کے لوگ جب لڑائی میں  
محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے بال بچوں پاس کھانا  
کم رہ جاتا ہے تو سب مل کر اپنا اپنا گوشہ ایک ہی کپڑے  
میں اکٹھا کر لیتے ہیں پھر ایک برتن سے برابر برابر بانٹ لیتے  
ہیں وہ میرے ہیں میں ان کا ہوں

باب جو مال دو شریکوں میں مشترک ہو وہ نکوۃ میں  
ایک دوسرے سے برابر مجز الیں۔

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن شہنی نے بیان کیا کہ

شلہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی ایک بڑی نشانی اپنے پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر کی گویا خدائی اور پیغمبری کا ایک نیا ثبوت اور ملا یا تو گوشہ اتنا  
کم تھا کہ لوگ اپنی سواریاں کاٹنے پر آمادہ ہو رہے یا اس قدر بہت ہو گیا کہ فراغت سے ہر ایک نے اپنی خواہش کے موافق لپک لیا اس قسم کا  
معبرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار وارد ہوا ہے اور حضرت علیؓ سے بھی منقول ہے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے سب کے گوشے  
اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور پھر ہر ایک نے یوں ہی ادا کرے سے لے لیا آپ نے تولیہ پ کر اس کو تقسیم نہیں کیا ۲۸۶ اس حدیث سے  
نکلتا ہے کہ آپ عصر کی نماز ایک مثل پر پڑھتے ورنہ دو مثل سایہ پر جو کوئی عصر کی نماز پڑھتے تو اتنے وقت میں یہ کام پورا ہونا مشکل ہے اس  
حدیث سے باب کا مطلب اس طرح پرنکلتا ہے کہ اونٹ کا گوشت یوں ہی انداز سے تقسیم کیا جاتا تھا ۲۸۷ یعنی وہ خاص میرے طرف اور میری  
سنت پر ہیں میں ان کے طریق پر ہوں اس حدیث سے یہ نکلا کہ سفر کا بھروسہ تو شوق کا ملا دینا اور برابر برابر بانٹ لینا مستحب ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے

ابْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هَبِيبٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ قَالَ أَنَا حَدَّثْتُ أَنَا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيقَتَهُ الصَّدَقَةَ الَّتِي فَدَحَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيلَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَلَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ.

### باب قِسْمَةِ الْغَنَمِ

۱۰۲۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ابْنِ الْحَكَمِ الرَّضَائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ نَجِيحٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ مَجْعٌ فَأَصَابُوا إِبِلًا وَغَنًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحْرِيَاتِ الْقَوْمِ نَعِجُلًا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ سِرًا فَكُفِّتَتْ ثُمَّ تَسَمَّ فَعَدَلَ عَشْرَةً مِنَ الْغَنَمِ بَعِيرٌ مَنَّا مِنْهَا بَعِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَاحْضَرُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَجَبَسَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنْ لِمَنْ دِهِ الْهَاسِ ثُمَّ أَقَابَهُ كَأَوْبِدِ الْوَحْشِ فَمَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا

مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے شمامہ بن عبد اللہ بن انس نے اُن سے انس سے نے بیان کیا ابو بکر صدیقؓ نے اُن کو فرمن زکوٰۃ کا بیان لکھ دیا جو اُس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی آپ نے فرمایا جو مال دو شخصوں میں مشترک ہو تو وہ زکوٰۃ میں ایک دوسرے سے برابر برابر

میرا لیں

### باب بکریوں کا بانٹنا

ہم سے علی بن حکم انصاری نے بیان کیا ہم سے ابو ہریرہؓ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عباہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے وہاں لوگوں کو بھوک لگی انہوں نے لوٹ میں اونٹ اور بکریاں کئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے (غیر) لوگوں میں تھے انہوں نے جلدی سے (تقسیم سے پہلے ہی) لوٹ کے جانوروں کو کاٹ ڈالا اور ہانڈیاں چڑھا دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ ہانڈیاں اونٹ ہادی گئیں پھر آپ نے تقسیم کی تو ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں اتفاقاً ایک اونٹ بھاگ نکلا لوگ اس کے پیچھے ہوئے لیکن اس نے تھکا مارا اس وقت لشکر میں گھوڑے بھی کم تھے آخر ایک شخص نے تیر مارا اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا آپ نے فرمایا دیکھو ان جانوروں میں بھی بھنے وحشی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں

جلہ جب زکوٰۃ کامل دو یا تین ماہیوں کی شرکت میں نہ ہو اور زکوٰۃ کا تحصیل وہ ایک ماہی سے کلی زکوٰۃ وصول کرے تو وہ دوسرے ماہیوں کے حصے کے موافق اُن سے مجرا لے اور زکوٰۃ کے اوپر دوسرے خرچوں کا بھی قیاس ہو سکے گا پس اس طرح سے اس حدیث کو شرکت کے باب سے تعلق ہوا ۱۱ منہ ۱۵ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۱ منہ

فَأَصْعَقُوا إِلَهُهُمُ فَكَانَ أَفْعَالُ جَدِّهِ إِذَا نَزَّ جُحُودًا  
أَوْ نَحَاثُ الْعَدَا وَعَدَاً وَلَيْسَتْ مُدَى قَنَدُ  
يَا لِقَصَبٍ قَالَ مَا أَفْعَمَ الدَّمُ وَذِكْرُ سَمِ  
اللَّهُ عَلَيْهِ فَمَكَلُوهُ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ وَ  
سَأَحَدُكُمْ عَنْ ذَالِكَ أَمَّا السِّنُّ  
فَعِظْمٌ فِي أَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى  
الْعَبَشَةِ -

باب الثَّمَرَانِ فِي الثَّمَرِ بَيْنَ  
الشَّرَاكَاءِ حَتَّى يَسْأُوذَ أَصْحَابَهُ.

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُهَيْبٍ قَالَ  
سَمِعْتُ ابْنَ عَمَرَ يَقُولُ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَأَ الرَّجُلُ  
بَيْنَ الثَّمَرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْأُوذَ أَصْحَابَهُ  
۱۰۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَمَّا بَنُو  
سَمَةَ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرُدُّنَا الشَّرَّ وَ  
كَانَ ابْنُ عَمَرَ يَمْنُنُ بِنَا فَيَقُولُ لَا تَقْرَأُوا  
فَوَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّى  
عَنْ لِقَدِّ نَيْلًا أَنْ يَسْأُوذَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ إِحَاةً

جب تم اُن کو نہ پکڑ سکو تو ایسا ہی کرو میرے دادا نے کہا  
کل ہم کو دشمنوں سے مدھیٹھ ہونے کا ڈر ہے اور پھری بھی  
ہمارے پاس نہیں کیا ہم بانس کی کھپاچ سے کاٹ لیں آپ  
نے فرمایا جو چیز خون کو بہا دے اور جانور پر اللہ کا نام  
لیا جائے تو اس کو کھاؤ مگر دانت اور ناخن کے سوا  
(ان دونوں سے ذبح جائز نہیں) میں تم سے اس کی وجہ  
بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخن جھینوی جھیریا کی

باب دو دو کھجوریں ملا کر کھانا کسی شریک کو دست  
نہیں جب تک دوسرے شریکوں سے اجازت نہ لے  
ہم سے علاء بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
ثوری نے کہا ہم سے جبیلہ بن سمیم نے کہا میں نے عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا جب تک اپنے ساتھیوں  
اجازت نہ لے۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں  
نے جبیلہ سے انہوں نے کہا ہم مدینہ میں تھے ہم لوگوں پر قحط  
آیا تو عبد اللہ بن زبیر ہم کو کھجور کھلایا کرتے اور عبد اللہ بن عمر  
ہم پر سے گذرتے وہ کہتے دو دو کھجوریں ملا کر مت کھاؤ کیونکہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا مگر جب اپنے  
بھائی سے اجازت لے

۱۵ یعنی تیرا کرگرا دیا کرو اگر ہم اللہ کو کر تیرا بر بھامار سے اور وہ جانور مر بھی جائے جب بھی اس کا گوشت کھانا درست ہے ۱۷ منہ وہ ناخن  
ہی سے جانور کو کاٹتے ہیں تو ایسا کرنے میں اُن کی مشابہت ہے نووی نے کہا ناخن خواہ بیناں لگا ہوا الگ ہونا کہ ہو یا جس کسی حال میں اس سے ذبح  
جائز نہیں اور امام ابو حنیفہ نے اس ناخن سے جو عبد ابو ذبیح جائز رکھا ہے ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اونٹ کو دس کبروں کے برابر آپ  
نے کیا ۱۸ منہ سلطان نے کہا یہ صاف بطور تنزیہ کے ہے اور ظاہر یہ کہ نزدیک بطور تحریم کے ہے ۱۹ منہ

# دسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
شرع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، رحم والا۔

باب ۸۹ تَقْوِيمُ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ

الشَّرِكَاةِ بِقِيَمَةِ عَدَلٍ

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخْتَقَ شِقَاصًا لَهُ مِنْ عَيْدٍ  
أَوْ شِرْكَاءٍ أَوْ قَالَ نَوِيْبًا وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ  
شَمْنَهُ بِقِيَمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَيْنٌ ذَرَأَ فَقَدْ  
عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ كَأَدْوَى قَوْلِهِ  
عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلُ عَنِ نَافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيثِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّظَرِيِّ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرٍ  
ابْنِ نَوِيْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخْتَقَ شِقَاصًا مِنْ مَلَكٍ  
فَعَلَيْهِ خَلَامَةٌ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ

باب مشترک چیزوں کی انصاف کے ساتھ ٹھیک قیمت  
لگا کر شریکوں میں تقسیم کرنا۔

ہم سے عمران بن ہبیرہ ابو الحسن بھری نے بیان کیا کہا  
ہم سے عبد الوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے  
نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک (ساجسے کی) غلام میں اپنا حصہ آزاد کرے  
اور اس کے پاس اتنا مال ہو سارے غلام کی قیمت کے موافق تو وہ  
پورا آزاد ہو جائے گا اگر اتنا مال نہ ہو تو بس جتنا حصہ اس کا  
تھا اتنا ہی آزاد ہو ایوب نے کہا یہ فقرہ جتنا حصہ اس کا تھا  
اتنا ہی آزاد ہو مجھ کو معلوم نہیں۔ نافع کا قول ہے۔ یا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں داخل ہے۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن  
مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے  
قتادہ سے انہوں نے نظری بن انس سے انہوں نے بشر بن ہبیرہ  
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (مشترک) غلام میں سے  
اپنا حصہ آزاد کر دے وہی اپنے مال میں سے اس کا باقی

حصہ یعنی سارے غلام کی حالت میں قیمت لگائے جیسے جو حصہ آزاد ہوا اگر وہ بھی آزاد نہ ہوتا تو اس کی قیمت کیا ہوتی ہوتا؟ یعنی اس  
مسئلہ میں جو وہ مذہب بیان کیے ہیں لیکن امام احمد اور شافعی اور اسحاق نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں  
کہ ایسی صورت میں دوسرے شریک کو اختیار ہے کہ خواہ اپنا حصہ ہی آزاد کر دے خواہ غلام سے محنت مشقت کر کر اپنے حصے کے دام وصول  
کرے خواہ آزاد کر لے والا مالدار ہر تو اپنے حصے کی قیمت اس سے بہرے پہلی اور دوسری صورت میں غلام کا ترکہ دونوں کو ملے گا اور تیسری صورت میں صرف آزاد

حصہ بھی آزاد کر ائے اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو انفاق سے  
اس غلام کی قیمت لگا کر باقی حصہ کے لیے اس سے کمائی کرائیں  
پھر اس پر سختی نہ کریں لے

باب تقسیم میں قرعہ ڈال کر حصے کر لینا

ہم سے ابو نعیم (فضل بن یحییٰ) نے بیان کیا ہم سے زکریا نے  
کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن بشیر  
سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا جو شخص اللہ کی باندھی ہوئی حدوں پر قائم ہے (اگے نہیں  
بڑھتا) اور جو ان میں گھس گیا (گناہ میں پڑ گیا) دونوں کی مثال ان  
لوگوں کی سی ہے جنہوں نے جہاز میں قرعہ ڈال کر جگہ بانٹ لی تھی  
نے اوپر کا درجہ لیا۔ کسی نے نیچے کا اب جو لوگ نیچے کے درجے  
میں رہے وہ پانی لینے کے لیے اوپر کے درجے والوں پر سے گزرے پھر  
کہنے لگے اگر ہم نیچے کے درجے میں ایک سو راخ کر لیں تو بار بار آنے سے اوپر  
والوں کو تکلیف نہ دیں گے اگر اوپر والے ان کو پھوڑ دیں ایسا کرنے دیں تو  
سب ڈوب کر تباہ ہوں گے اور اگر ان کو رد کیں تو آپ بھی نکلیں گے دوسرے بھی۔  
باب ۵۹۱ یتیم کا دوسرے وارثوں کے ساتھ شریک ہونا۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ عامری اویسی نے  
بیان کیا۔ کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے  
انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی کہ انہوں نے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسری سند اور لیث نے کہا مجھ سے یونس  
نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر  
لے لیے ایسی تکلیف نہ دیں جس کا وہ تحمل نہ کر سکے جب وہ باقی حصے کی قیمت ادا کر دے گا تو آزاد ہو جائے گا ۱۷۵ ابن بطال نے کہا شراکاء میں  
تقسیم کرتے وقت ان کی قطع نواح کے لیے قرعہ ڈالنا سنت ہے اور تمام فقہاء اس کے قائل ہیں مرن کو فہ کے بعض فقہیوں نے اس کا انکار  
کیا ہے اور کہا ہے کہ قرعہ ازلام کی طرح ہے جس کی ممانعت قرآن میں وارد ہے امام ابو حنیفہ صاحب نے بھی اس کو جائز رکھا ہے دوسری صحیح  
حدیث میں ہے کہ آپ صریحاً جاتے وقت انہی بیبیوں کے لیے قرعہ ڈالتے تھے جس کا نام نکلتا اس کو ساقط لے جاتا ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰  
باب نکلتا ہے ۱۸۱ ابن بطال نے کہا یتیم کے مال میں شرکت کرنا درست نہیں مگر جب اس میں یتیم کا قائلہ ہو ۱۸۲

مَالٍ قَوْمِ الْمَلُوكِ قِيمَةً عَدْلٍ ثُمَّ اسْتَسْخَى  
غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

باب ۵۹۰ حَلْ بَعْزٍ فِي الْقِسْمَةِ الرَّسْمِيَّةِ

۱۰۳۰. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا  
قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنَ  
بَشِيرٍ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى لَحْدٍ وَدِ اللَّهِ وَالْوَقِيعِ فِيهِمَا  
كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ  
بَعْضُهُمْ أَعْلاَهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ  
الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقُوا مِنَ الْمَاءِ  
مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَعَقَلُوا لَوَا أَوَّارَهُمْ  
فِي نَصِيئَتِهِمْ فَأَوْدَعَهُمْ قَوْمُهُمْ فَوَيْلٌ لِمَنْ  
يَبْذُرْ كُوزَهُمْ وَمَا كَأَدُّهُمْ أَهْلًا وَلَا مَبِيعًا  
إِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ يَجْزُوا وَجُزَاءُ جَمِيعًا.

باب ۵۹۱ شَرَكَةُ الْيَتِيمِ وَأَهْلُ الْبُرْكَاتِ

۱۰۳۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
الْعَامِرِيُّ الْأَدِيبِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ  
عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَنَسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الْقَيْسِ

لے لیے ایسی تکلیف نہ دیں جس کا وہ تحمل نہ کر سکے جب وہ باقی حصے کی قیمت ادا کر دے گا تو آزاد ہو جائے گا ۱۷۵ ابن بطال نے کہا شراکاء میں  
تقسیم کرتے وقت ان کی قطع نواح کے لیے قرعہ ڈالنا سنت ہے اور تمام فقہاء اس کے قائل ہیں مرن کو فہ کے بعض فقہیوں نے اس کا انکار  
کیا ہے اور کہا ہے کہ قرعہ ازلام کی طرح ہے جس کی ممانعت قرآن میں وارد ہے امام ابو حنیفہ صاحب نے بھی اس کو جائز رکھا ہے دوسری صحیح  
حدیث میں ہے کہ آپ صریحاً جاتے وقت انہی بیبیوں کے لیے قرعہ ڈالتے تھے جس کا نام نکلتا اس کو ساقط لے جاتا ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰  
باب نکلتا ہے ۱۸۱ ابن بطال نے کہا یتیم کے مال میں شرکت کرنا درست نہیں مگر جب اس میں یتیم کا قائلہ ہو ۱۸۲

أَنَّهُ سَأَلَ مَا بَيْنَهُ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ إِيَّاهُ  
وَرَبَّاهُ فَقَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ أَنتَ الْخِفْتُ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى  
فِي حَبْرٍ وَلَيْسَ بِكَ شَرٌّ لِي فِي مَا لِي بِهِ فَيُجِيبُ  
مَالَهَا وَجَمَالَهَا فَيُرِيدُ قَوْلَهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا  
بِغَيْرِ أَنْ يَقْطَعُ فِي مَدَنٍ أَمَّا فَيَقْطَعُ بِمَا بَيْنَهُ  
مَا يَقْطَعُ بِمَا بَيْنَهُ فَيَقْطَعُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا  
إِلَّا أَنْ يَقْطَعُ لَهَا وَلَهُ وَيَبْلُغُوا مِنْ أَعْلَى  
سُنَّتِهِمْ مِنَ الصَّدَاقِ وَآمُرُوا أَنْ يَتَزَوَّجُوا  
مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سَوَاءٌ تَمَّ  
عُرُوقُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ  
اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ  
فِي النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ  
وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُثَلِّیْ عَلَيْكُمْ فِي  
الْكِتَابِ الْآيَةَ الْأُولَى الَّتِي تَاكُلُ فِيهَا وَإِنْ  
خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْضُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا  
طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَرَوَى  
اللَّهُ فِي الْآيَةِ الْآخِرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ  
يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِتَزْوِجِهِ الْآيَةُ  
فِي حَبْرٍ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةً أَلَا أَلْبَانُ تَكُونُ  
أَنْ يَتَزَوَّجُوا مَا رَغِبُوا فِي مَا لَهَا  
يَحِبُّهَا مِنْ نَحْوِ النِّسَاءِ أَلَا  
يَا لِقَبْضِ عَنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ  
مَعُونٌ

نے خبر دی اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (سورہ نساء کی آیت  
کو پوچھا اگر تم کو یتیموں میں انصاف نہ کرنے کا ڈر ہو تو جو عورتیں پسند  
آئیں دو دو تین تین چار چار نکاح میں لاؤ گے میرے بھانجیر یہ آیت  
اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے (ولی) محافظہ شدہ دارحیثہ پر  
بھائی پوچھی زاد یا ماموں زاد بھائی کی پرورش میں ہو اور ترکے  
کے مال اس کی ساجھی ہو وہ اس کی مالداری اور خوبصورتی  
پر فریفتہ ہو کہ اس سے نکاح کر لینا چاہیے۔ لیکن پورا امر انصاف  
سے جتنا اس کو اور جگہ ملتا نہ دے کر تو اس کو ایسی یتیم لڑکیوں  
سے نکاح کرنا منع ہوا مگر جب پورا امر انصاف کے ساتھ اعلیٰ  
اعلیٰ جوان کو دوسری جگہ ملتا ادا کریں لہذا ان کو یہ حکم ہوا کہ ان کے  
سوا جو دوسری جو پسند آئیں نکاح میں لائیں عروہ بن زبیر نے  
کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا لوگوں اس آیت کے اترنے کے  
بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا (ایسی لڑکیوں  
سے نکاح کی اجازت چاہی) اس وقت (اسی سورت کی) یہ آیت  
اتری اور لوگ تجھ سے عورتوں کے باب میں فتوے پوچھتے ہیں اگے فرمایا  
اور تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو یہ جو اس آیت میں ہے اور جو  
قرآن میں پڑھا جاتا ہے تم پر اس سے مراد پہلی آیت ہے یعنی اگر  
تم کو یتیموں میں انصاف نہ ہو سکنے کا ڈر ہو تو دوسری عورتیں جو بھلی  
لگیں ان سے نکاح کر لو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ جو اللہ نے دوسری  
آیت میں فرمایا اور تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس سے یہ  
غرض ہے کہ جو یتیم لڑکی تمہاری پرورش میں ہو اور مال اور جمال  
کم رکھتی ہو اس سے تم نفرت کرتے ہو اس لیے جس یتیم لڑکی کے  
مال اور جمال میں تم کو رغبت ہو اس سے بھی نکاح نہ کرو مگر اس  
صورت میں جب انصاف کے ساتھ ان کا پورا امر دینا کرو۔

باب ٦٩٢ الشَّرْكَه فِي الْأَرْضَيْنِ وَغَيْرِهَا

١٠٣٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هَشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا  
جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ  
فِي كُلِّ مَالٍ يُقْسَمُ بَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ  
وَصَرَفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شُفْعَةَ.

بَابُ ٦٩٢ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّمَّاكَاءُ الدُّنُو

أَوْ غَيْرَهَا فَيَلَيْسَ لَهُمْ دَرَجَةٌ وَلَا شُفْعَةٌ.

١٠٣٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَقْبَلُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ تَأْلِيمٍ يُعْصَمُ

فَإِذَا وَقَعَتِ الْخُدُودُ وَدُورِ فَتِ الطُّرُقِ فَلَا شُفْعَةَ

باب ٦٩٢ الشُّرَاكُ فِي الذَّهَبِ وَ

الْفِقْةَ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ.

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَعْلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو

عَامِرٌ عَنْ عُثْمَانَ يُعْنِي ابْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ

أَخْبَرَنِي سُلَيْمَنُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ

أَبَا النُّعْمَانِ عَنِ الصَّرَفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْرَيْتَ

أَنَادَ شَرِيكَ لِي شَيْئًا يَدُّ إِبِيدِ نَسِيئَةٍ فَجَاءَنَا

الْبَرَاءَةُ مِنْ عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَقَالَ فَعَلْتُ مَا تَرَى

اس سے کہی گئی ہے کہ اس سے یہ ملتا ہے کہ سیکرٹیر سیکرٹری

اگر تقسیم باطل ہو جائے تو پھر جائداد مشترک ہو جائیگی اور شر

چاندی اور نقد کی بیع بعض سونے چاندی اور نقد کے واسطے

---

یاب زمین مکان وغیرہ میں شرکت کا بیان۔

ہم سے عبد اللہ ابن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے  
بشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے  
انہوں نے الاسلمہ سے انہوں نے جابر ابن عبد اللہ سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں جس کی تقسیم نہ ہوئی  
ہو شفعہ کا حکم دیا جب حد بندی ہو جائے اور رستے بظہر ادا کیے  
جائیں پھر شفعہ نہیں رہے گا۔

باب جب شریک گھروں وغیرہ کو تقسیم کر لیں تو اب اس

سے پھر نہیں سکتے اور نہ شفعہ کا ان کو حق رہے گا۔

ہم سے۔ مسدود نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے

کما ہم سے مقرر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے

انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے ہر چیز میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ کا حکم دیا جب حد

بندی ہو جائے اور سستے الگ پھر دیئے جائیں تو اب شفعہ نہیں رہا

باب سونے چاندی اور تھن چیزوں میں بیع صرف ہوئی

ہے اُن میں شرکت ہے

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عاصم

نے بیان کیا انہوں نے عثمان بن اسود سے کہا مجھ کو سلیمان بن ابی

مسلم نے خبر دی کہ میں نے ابو السنہال سے لفظ القديع صرف لوہ پوچھا

انہوں نے کہا میں نے اور میرے شریک لے فہ لعدی میں سے

کچھ لفظ القدر خریدی کچھ ادھار اتنے میں برادر ابن عازب ہمارے پاس

اے تم لے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے اور میرے ساتھی نے یہ  
 مس سے نہ منع کیا اور اس کی بحث اور گرد و حوا کے منہ سے کہہ کر کہتے ہیں کہ ایک لازمی تقاضا

سنا ہے کہ حسب شفعہ کا حق تقسیم کے بعد نہ رہا تو معلوم ہوا کہ تقسیم بھی پھر نہیں ہوسکتی کیونکہ

و شفعہ کا حق پیدا ہوگا ۱۲ منہ تک۔ بیع مہر کا بیان اور پرکڑ چکا ہے یعنی سونے

یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس تفسیر کا نام معلوم نہیں یہ ہوا ۱۲۱ منہ



ذِينَ بَنَازَقَهُمْ وَنَاكِئَاتِنَا الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَدَاوُدَ وَمَا كَانَ نَسَبُهُ فَذَرُوهُ.

### باب ۶۹۵ مَشَاكِكَةُ الدِّقِيقِ وَ

النَّشِيكِينَ فِي الْمَرْابَعَةِ.

۱۰۳۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَتَانِ يَوْمَ دَاوُدَ يَوْمَ دَاوُدَ رَعَوْهَا لَمْ يَشْطُرْ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

### باب ۶۹۶ نَمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدَةِ فِيهَا

۱۰۳۶- حَدَّثَنَا مُكَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَاهِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَاهُ غَنَمًا يَفْقَهُ مَا عَلَى مَحَابَّتِهِ فَخَبَّرَ بِهَا غَنَمًا فَذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَرِيقُ يَهُ أَتَتْ.

### باب ۶۹۷ الشِّدْكَةُ فِي الطَّعَامِ حَبِيرًا

ذِينَ كَرَهُ أَنْ رَجُلًا سَادَهُمْ شَيْئًا تَعْمَرُكَ إِخْرَ فَرَايَ عُمَرُ رَدَّ أَنْ لَدَّ

بن ارقم نے ایسا کیا تھا اور ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ فرمایا جو نقد نقد ہو وہ تو رکھ لو اور جو ادھار ہو اس کو چھوڑ دو۔

### باب کھیتی میں مسلمان کا ذمی اور مشرک کے ساتھ شریک

ہونا کہ

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کے حوالے کر دی اس اقرار پر کہ وہ اس میں محنت کریں اور کھیتی اور پیداوار کا آدھا حصہ لیں۔

### باب بکریوں کا انصاف کے ساتھ تقسیم کرنا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو بکریاں دیں کہ صحابہ میں تقسیم کر دیں قربانی کے لیے پھر ایک سال بھر کا بکری کا بچہ بیچ رہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے عقبہ سے فرمایا تو اس کی قربانی کرے

### باب اناج وغیرہ میں شریک کا بیان تکہ اور منقول ہے

کہ ایک شخص نے کوئی چیز چکائی دوسرے نے اس کو اٹکھ سے اشارہ کیا (تب اس نے مول لے لیا) حضرت عمرؓ نے سمجھ لیا کہ وہ

۱۔ باب حدیث سے ذمی کی شرکت کا جو اذکھیتی میں نکلتا ہے اور جب کھیتی میں شرکت جائز ہوئی تو اور چیزوں میں بھی جائز ہوگی اس میں امام احمد اور امام مالک نے خلافت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ شاید ذمی شرکت کے مال میں غم اور خستہ زیر اور زبا وغیرہ کا روپیہ شریک کر دے جو مسلمان کے لیے درست نہیں ہے اور شافعیہ کے نزدیک ذمی کے ساتھ شرکت کرنا مکروہ ہے ۲۔ مندرجہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سال بھر کا بکری کا بچہ قربانی کرنا درست ہے اور اس کا پورا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الاضعیفہ میں آئے گا ۱۲ مندرجہ اس کو سعید بن منصور نے ومنزل کیا ۱۲ مندرجہ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۱ مندرجہ

شریکہ۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ عَنْ زُهْرَةَ بِنْتِ مَعْبُدٍ عَنْ سَجْدَةَ بِنْتِ اللَّهِ بِنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَتْ بِهِ أُمُّهُ رَيْثُ بْنُ مُجِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ فَاسْأَلْهُ مَا سَأَلْتَ وَدَعَا لَهُ دَعْنُ زُهْرَةَ بِنْتِ مَعْبُدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ مُجِيمٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ يَمْتَقُونَ لَأَنَّهُ أَشْرَكَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ دَعَاكَ بِالْبَيْعَةِ فَيُشْرِكُكُمْ فَرَبَّاهُمْ أَصَابَ الْمَرْحَلَةَ كَمَا يَنْبَغُ بِهَا النَّبِيُّ

باب الشریکۃ فی الترویج

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لِي فِي مَمْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْ رُفِعَ مِنْهُ يُعَامَ قِيمَةَ عَدْلٍ وَيُعْطَى شِرْكَاءُ حَصَّتُهُمْ وَيُحْلَى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ۔

شریک ہے۔ ہم سے اصبح بن فرج نے بیان کیا کہ مجھ کو عبد اللہ بن وہب نے خبر دی کہ مجھ کو سید بن ابی ایوب نے خبر دی انہوں نے زہرہ بن معبد سے انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اُن کی ماں زینب اُن کو اُس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئیں انہوں نے کہا رسول اللہ اس سے بیعت لیجئے آپ نے فرمایا وہ چھوٹا ہے پھر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے برکت کی دعا کی اور زہرہ بن معبد سے روایت ہے ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام ان کو لے کر بازار کی طرف جاتے ہیں وہاں وہ اناج خریدنے ہیں پھر عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن زبیرؓ اُن سے ملتے اور کہتے ہم کو بھی اس اناج میں شریک کر لو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو برکت کی دعا دی ہے عبد اللہ بن ہشام ان کو شریک کر لیتے کبھی پورا ایک اونٹ (مع غلہ) نفع میں پیدا کرتے اور اس کو گھر بھیج دیتے۔

باب غلام لونڈی میں شریک

ہم سے مسدد نے بیان کیا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص بردے میں اپنا حصہ آزاد کر دے اگر وہ اس کی قیمت کے برابر مالدار ہو تو اس کو سارا بردہ آزاد کر دینا واجب ہے انصاف کے ساتھ اس کی قیمت کرائی جائے اور دوسرے شریکوں کو ان کے حصے کے دام ادا کرے اور بردے کا پیچھا چھوڑ دے۔

۱۔ یعنی آپ کو دیکھا آپ کی وفات سے چھ برس پہلے ۷۲ھ یعنی ابھی بچہ ہے بیعت کے لائق نہیں ۷۳ھ منہ ۷۴ھ بچوں نے ترمجہ کیا ہے کبھی ایک اونٹ کے لادنے کے موافق اناج پیدا کرتے بچوں نے ترمجہ کیا ہے کبھی ایک اونٹ پیدا کرتے ترمجہ باب اس سے نکلتا ہے ہم کو بھی اس اناج میں شریک کر لو ۷۵ھ خواہ آزاد کرنے والا یا شریک بردہ مسلمان ہو یا کافر اکثر علماء کا یہ قول ہے ۷۶ھ

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
ابْنُ حَارِثٍ عَنْ تَتَاةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ  
عَنْ نَيْشَازِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ  
شِقْمًا لَهُ فِي عَبْدٍ أَعْتَقَ كَلِمَةً كَانَ  
كَرَمًا وَلَا يُسْتَسْعَفُ غَيْرَ مُشْفِقٍ عَلَيْهِ  
بَابُ ۶۹۹ الشَّرَاكِ فِي الْهَدْيِ

الْبُكَدِيُّ إِذَا شَرَاكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَجْزِيٍّ عَنْ عَطَاءٍ  
عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ كَأْسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَّحَ رَاكِبًا  
مِنْ دِي الْحَبَّةِ مَوْلَيْنِ بِالْعَجِ لَا يَخْلُطُهُمَا شَيْءٌ  
فَلَمَّا تَدَخَّلَا أَمَرَنَا فَبَعَلْنَا عُمَرَةَ وَأَنْ  
نَحْمِلَ إِلَى نِسَاءٍ نَأْفَقُشْنَ فِي ذَلِكَ الْقَلْبِ  
قَالَ عَطَاءٌ وَقَالَ جَابِرٌ قِيْدُورٌ أَحَدُنَا لَيْلَ  
مَتَّى وَذَكَرَ لَهُ يَقْطُرُ مَيْتًا فَقَالَ جَابِرٌ كَيْفَ  
فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَعَامَ خَطِيبًا فَقَالَ بَلَّغُوا أَرْبَ  
أَثْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا  
وَاللَّهِ لَكَأَنَّا بَرٌّ وَأَتَقَى بِلَدِّهِ مِنْهُمْ  
وَكُوْنِي اسْتَعْبَلْتُ مِنْ أَمِيرِي

ہم سے۔ ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن حازم  
نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نصر بن انس سے انہوں  
نے بشر بن نبیک سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ  
آزاد کرے اور وہ مال دار ہو تو پورا غلام آزاد ہو جائے گا۔ ورنہ  
باقی حصے کے لیے اس محنت کو رائیں گے مگر سختی نہ کریں گے۔  
باب قربانی کے جانوروں اور اوتلوں میں شریک اور اگر  
کوئی مکہ کو قربانی بھیج چکے پھر اس میں کسی کو شریک کر لے۔

ہم سے۔ ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید  
نے کہا ہم کو عبد الملک بن جریر نے خبر دی انہوں نے عطاء سے  
انہوں نے جابر سے اور ابن جریر نے اس کو طاؤس سے بھی نقل  
کیا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ذی الحجہ کی جو حق تاریخ صبح کو مکہ میں  
آئے حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور کوئی نیت (عمرہ وغیرہ) کی  
نہ تھی جب ہم مکہ میں پہنچے تو آپ نے ہم کو حکم دیا ہم نے حج کو بخیرہ  
کر ڈالا یہ بھی حکم دیا کہ ہم اپنی عورتوں سے محبت کریں اس کا  
پیر چاہو نے لگا۔ عطاء نے جابر سے نقل کیا لوگ کہنے لگے کیا ہم  
(حج کے لیے) مکہ کو اس کیفیت سے جاؤں گے کہ ذکر سے منی ٹپک  
رہی ہو۔ اور جابر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا یہ خبر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے فرمایا  
مجھ کو یہ خبر پہنچی یعنی لوگ ایسی باتیں بناتے ہیں خدا کی قسم  
میں ان سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں اور اگر پہلے سے میں جانتا

۱۔ یعنی ابن جریر نے اس حدیث کو عطاء اور طاؤس دونوں سے سنا ہے حافظ نے کہا میرے نزدیک طاؤس سے روایت منقطع ہے کیونکہ  
ابن جریر نے مجاہد اور عکرمہ سے نہیں سنا اور طاؤس انہی کے ہم عصر ہیں البتہ عطاء سے سنا ہے کیونکہ عطاء ان لوگوں کے دس برس بعد مرے تھے  
۲۔ منہ لہ یہ ماں ہے مطلب یہ ہے کہ ابھی جماع پر تھوڑا ہی وقت گزرا ۱۲ منہ

مَا اسْتَدْبَرْتُ مَآ اَهْدَيْتُ وَكَوَلَا اَنْ مَعِيَ  
الْقُدَى لَا اُحْلِلْتُ نَقَامَ سِرَاقَةِ بَرْنِ مَالِكِ  
بِرْنِ جَعَشِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ لَنَا اَوْ لِدَايِدِ  
فَقَالَ لَا بَلْ لِدَايِدِ قَالَ وَجَاءَ عَلِيٌّ بِنِ اِلَى طَالِبِ  
فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَقُولُ لَبَيْكَ يَا اَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاُخَرُ  
لَبَيْكَ بِحِجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ  
يُقِيمَ عَلَى اِحْسَانِهِ دَا شَرَكُهُ فِي  
الْقُدَى.

باب مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْقَوْمِ

يَجْزِيهِ سِرٌّ فِي الْقَوْمِ.

۱۰۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ  
سُقَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ  
عَنْ جَدِّهِ سَرِيفِ بْنِ خَدِيجٍ رَزَقَالَ كُنَّا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَى الْحَكِيمَةِ  
مِنْ تِهَامَةَ فَاَمِينًا عَمَّا دَا بِلَا نَجْعَلُ الْقَوْمُ  
فَاَعْلَوْا بِهَا الْقُدَى وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ فَاَكْفَعْتُ  
ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْقَوْمِ يَجْزِيهِ  
ثُمَّ اِنْ بَعِيدًا ثَدَا وَكَيْسٌ فِي الْقَوْمِ  
الْاَحْيِلُ يَبِيرُهُ فَرَمَاكَ زَجْلٌ فَبَسَهُ

بِسَرِّهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا اگر میری علاقہ قربانی  
نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا اس وقت سراقہ بن مالک  
کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ یہ حکم خاص ہمارے لیے ہے یا ہمیشہ  
(سب لوگوں) کے واسطے آپ نے فرمایا تم سے خاص نہیں ہمیشہ  
کے واسطے ہے جابر بن عبد اللہ نے کہا۔ اور حضرت علیؓ بھی آپؐ سے اپنے اب عطاء کو  
طاؤس میں سے ایک تو لیں کہتا ہے حضرت علیؓ نے احرام کے وقت  
یوں کہا تھا لبیک بیا اہل بے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا  
یوں کہتا ہے کہ اُنہوں نے لبیک بحجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وہم کہا تھا خیر آپؐ اُن کو یہ حکم دیا کہ احرام قائم رکھیں اور ان کو قربانی  
میں شریک کر لیا۔

باب تقیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر سمجھنا۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو وکیع نے  
خیر بنی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اپنے باپ  
سعید بن مسروق سے انہوں نے عمار بن رفاعہ سے انہوں نے  
اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم تہامہ کے ملک میں  
ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے (لوٹ  
میں) اونٹ بکریاں کمائیں لوگوں نے جلدی کر کے ان کا گوشت  
ہانڈیوں میں (پکنے کے لیے) چڑھا دیا اتنے میں آں حضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے حکم دیا وہ ہانڈیاں شیب الٹ  
دی گئیں۔ پھر آپ نے تقیم میں ایک اونٹ کے برابر دس  
بکریاں رکھیں اور ایک اونٹ بھاگ نکلا اور گھوڑے سوار کم تھے آخر  
ایک شخص نے تیر مار کر اس کو روک دیا پھر آپ نے فرمایا دیکھو

آخر ہر باب میں سے نکلتا ہے کہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی کے لیے ترسٹھ اونٹ لے گئے تھے اور حضرت علیؓ میں سے ۸ اونٹ  
لائے تھے جملہ سوا اونٹ ہوئے اور حضرت علیؓ کو آپؐ نے ان اونٹوں میں شریک کر دیا ۸ اونٹ کیونکہ تقیم سے پہلے لوٹ کے مال میں تھوڑا کرنا درست  
نہیں ہو کہ جابر بن لوٹ میں حاصل کریں وہ سب مالک کے پاس حاضر کرنا چاہیے ۸ اونٹ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي بِهَذَا الْبَيْتِ شَيْئًا أَزِيدُكَ كَأَيْدِي  
الْوَحْشِ فَمَا غَدَبْتُكُمْ مِنْهُمَا فَاغْتَبُوا بِهِ هَكَذَا  
كَأَلْكَ جَلَدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرْجُو أَوْ  
نُخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَذَابَ وَهَذَا وَلَيْسَ مَعَنَا مَا  
فَكَذَّبَ بِحَالِ الْقَسْبِ فَقَالَ أَجَلُ أَذْنِي مَا أَهَمَّ  
الدَّمَ وَذُرِّيَّةَ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ تَكُونُ الْيَسَّ  
الْبَرِّ وَالْظُّفْرُ وَسَاحِلُ مُكْمٍ عَنْ ذُرِّيَّةِ مَا  
الْبَرِّ نَعْلَمُ وَذَا مَا الظُّفْرُ نَسَدِي لِنَجْشَةٍ.

### كِتَابُ الرِّهْنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ فِي الرِّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَقَوْلِهِ  
تَعَالَى وَرَأَى كُنُفَهُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ يُجِدْ ذَاكَ بَيْنَ  
فَرَضِهِمْ مَقْبُوضَةً.

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ حَدَّثَنَا  
هَيْثَمُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ  
رَضَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرْعَةً  
بِشُعْبَةَ وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِحَبْزِ شُعْبَةَ وَرَأَيْتُ سَفِيحَةً وَكُنْتُ سَمِعْتُ  
يَقُولُ مَا أَصْبَحَ إِلَّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان چوپالیوں میں بھی بعضے وحشی جانوروں کی طرح چپک نکلتے ہیں جب  
تم ان کو پکڑنے سکو تو ایسا ہی کیا کرو عبا یہ نے کہا میرے دادا رافع  
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو امید ہے یا ڈر ہے کل دشمن سے  
بھڑ جائیں اور ہمارے پاس پھری نہیں کیا دہار دار لکڑی سے  
ذبح کر ڈالیں آپ نے فرمایا جلدی کرو جو چیز خون بہاوے (اسی  
سے کاٹ ڈالو) اگر اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھاؤ مگر  
دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو اس کی وجہ میں کموں دانت تو بڑی  
ہے اور ناخن حبشیوں کی چہرے پر ہیں۔

### کتاب رہن کے بیان میں۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان سے رحم والا

باب آدمی اپنی بستی میں ہو اور گرو رکھے اور اللہ تعالیٰ  
نے (تسورۃ بقرہ میں) فرمایا اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا کوئی  
نہ ملے تو ہاتھ گروسی رکھو۔

ہم سے مسلم بن ابیہم نے بیان کیا کہ ہم نے ہشام  
دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس  
سے انہوں نے کہا اے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زدہ جو کے  
بدل گرو رکھی اور (ایک دن) ایسا ہوا میں آپ پاس جو کی روٹی  
اور بودار جربی (کھانے کے لیے) لے گیا اور میں نے آپ سے  
سنا آپ فرماتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے

لے تو ذبح کرنے سے میں خون لگ جائیگا اور وہ ناپاک ہو گی جنوں کے کھانے کے قابل نہ رہیگا اور لڈر چپا ہے کہ ہڈی جنوں کی خوراک ہے  
۱۱ منسلح رہن کے معنی ثبوت یا رکنا اور اور اصطلاح شروع میں رہن کہتے ہیں فرض کے بدل کوئی چیز کا دینے کو مضبوطی کے لیے کہ اگر  
قرض ادا نہ ہو تو مرتہن اس چیز سے اپنا قرض وصول کرے جو شخص چیز کا مالک ہو چکی ہو کہ اس کو رہن کے پاس رکھی جائے اس کو مرتہن اور  
اس چیز کو مرتہن کہتے ہیں ۱۲ منسلح یہ باب لاکر امام بخاری نے یہ بتلایا کہ قرآن شریف میں جو چیز مذکور ہے وہ ان کو تم علی سفر یہ قید اتفاق ہے اس لیے  
کہ اکثر سفر میں گرو کی ضرورت پڑتی ہے اللہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مرتہن گرو رکھنا درست نہیں اور مجاہد صحاح سے منقول ہے  
کہ سفر کے سوا مرتہن گرو رکھنا درست نہیں اسی طرح جب کوئی لکھنے والا نہ ملے ۱۳ من

وَسَلَّمَ الْأَصَاعُ وَلَا أَمْسَى وَرَأَيْتُمْ لَبْعَةً أَبْيَاطَ  
بَابُكَ مِنْ زَهْنٍ دَرَعَةٍ

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَدَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ  
الزَّهْنِ وَالْقَيْلِ فِي السَّكْفِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ  
حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا لِي  
أَجَلَ دَرَعَةٍ وَزَهْنٍ دَرَعَةٍ

بَابُكَ مِنْ زَهْنٍ دَرَعَةٍ

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ  
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ يَكْعُبُ بْنُ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ إِذَى اللَّهِ وَ  
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ  
بْنُ مُسْلِمَةَ أَنَا فَكَانَا فَفَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ نُبَلِّغَكَ  
رُسُلًا أَوْ دُسُكَيْنَ فَقَالَ أَرَاهُ هُنُوِي نِسَاءَكُمْ  
قَالُوا كَيْفَ نَزَّهَتْ نِسَاءً نَدَا أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ  
قَالَ فَأَرَاهُ هُنُوِي بَنَاءُكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَزَّهَتْ

پاس صبح اور شام ایک صاع اناج کے سوا اور کچھ نہیں پاس لاکھ لکھ میں  
باب زہرہ کو گرو رکھنا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن  
زیاد نے کہا ہم سے اعش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم  
نخعی پاس سلم میں گروی اور ضمانت دینے کا ذکر کیا انہوں نے  
کہا ہم سے اسود نے حضرت عائشہ سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ایک یہودی (ابو اشعم) سے وعدہ پر اناج خریدا  
اور اپنی زہرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

باب ہتھیار گروی رکھنا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان  
بن عیینہ انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ  
سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے  
کعب بن اشرف سے کام کون تمام کرتا ہے۔ اس نے اللہ  
اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دی۔  
ہے محمد بن مسلمہ نے کہا میں کرتا ہوں یہ خیر وہ اس کے  
پاس گئے اور کہنے لگے ہم کو ایک دست یاد و دست غلفین دے دو  
کعب نے کہا اچھا اپنی جو روئیں گرو کر دو محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں  
نے کہا بھلا جو روئیں تمہارے پاس کیسے گرو کرے تمہارے عرب میں

لہذا آپ نے ایسا حال بیان فرمایا دوسرے مومنین کو تسلی دینے کے لیے نمودنہ بطور شہادت کے اہل اللہ و تقویٰ و فاقہ پر ایسی خوشی کر چیں جو تمہارا  
اور تو نگری نہیں کرتے وہ کہتے ہیں فقر اور فاقہ اور دکھ بیماری خاص محبوب یعنی خداوند کریم کی مراد ہے اور غنا اور تو نگری میں بندے کی مراد طبی شریک  
ہوتی ہے حضرت سلطان الشارح نظام الدین اولیا قدس سرہ سے منقول ہے جب وہ اپنے گھر میں جاتے اور اپنی والدہ سے پوچھتے کچھ کھا  
کو ہے وہ کہتیں ”بابا نظام الدین! اور وہاں خدا لیم“ تو بے حلا خوشی کرتے اور جس دن وہ کہتیں ”ہاں اگھا ماں مزہ ہے تو کچھ خوشی نہ ہوئی تہ  
شافعی اور حنفی کی روایت میں اس کی تصریح ہے اپنے اس یہودی سے جو کہ تیس صاع قرض لیے تھے اور جو زہرہ گرو کر دی تھی اس کا نام  
ذات الفضول تھا بعضوں نے کہا اپنے وفات سے پہلے یہ زہرہ چھڑائی تھی لیکن ایک روایت میں ہے کہ آپ کی وفات تک وہ گرو رہی یہ یہودیوں میں ایک بڑا  
مالدار سوداگر تھا رات دن بدر میں جو کافراں سے گئے تھے ان پر زہرہ کیا کرتا اور مکہ کے کافروں کو آنحضرت سے لڑنے کے لیے برا بیغیتہ کرتا اور پیغمبر  
صاحب کی جو بیوغیتہ لکھتے یعنی اس کو قتل کر دینا دوسری روایت میں ہے انہوں نے آپ سے اجازت لی کہ میں آپ کے ہاتھ میں جو کچھ مناسب  
ہو اس کے سامنے کہوں اس کی اجازت دیجئے آپ نے اجازت دی ”مزہ سے دست و صاع کا ہوتا ہے جیسے اور کد رکھا ۱۲ مزہ

أَبْنَاءُ نَاثِبَتٍ أَحَدُهُمْ يَقُولُ رُحِينُ يَوْسُفَ  
أَذَوْسَقِينَ هَذَا عَامَرٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَزَّهْتُكَ  
الْأَمَّةَ كَالْسُفْيَانِ يُعْنِي السَّلَامَ فَوَعَدَهُ  
أَنْ يُأْتِيَهُ فَقَعَلُوهُ ثُمَّ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرُوهُ.

باب الزَّهْنِ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ  
وَقَالَ مُؤَيَّزَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مَرْكُوبُ الْقَتْلَةِ  
يَقْدِرُ عَلَى مَا دُخِلَ بِهِ يَقْدِرُ عَلَى مَا  
وَالزَّهْنُ مِثْلُهُ.

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا  
عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الزَّهْنُ يَرْكَبُ  
يَنْفَقَتُهُ وَيُشْرَبُ كَبْنُ الدَّارِ إِذَا كَانَ مُرْهُونًا

خوب صورت ہو۔ کعب نے کہا اچھا اپنے بیٹے کو روک دینے لگے کیسے  
کریں لوگ ہمیشہ طعنے دیتے رہیں گے کہ ایک دم سنی انا ج پر گرد  
کیا گیا تھا۔ یہ تو بڑے شرم کی بات ہے البتہ ہیتار گرد رکھ  
سکتے ہیں نہ۔ خیر! یہ وعدہ لے کر وہ گئے۔ دوبارہ اس  
کے پاس آئے اور اس کو مار ڈالا۔ پھر آخرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم پاس آن کر آپ سے بیان کیا۔

باب گروی جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا درست ہے  
اور مغیرہ نے ابراہیم غنی سے نقل کیا انہوں نے کہا بھوکے پیٹ سے  
جانور پر اس کا پھارہ نکلنے کے موافق سواری کی جائے اس کا دودھ  
دوہا جائے ایسی ہی گروی جانور پر بھی۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا ابن ابی زائدہ نے  
انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے گروی جانور پر اس کا خرچ نکلنے کے لیے سواری  
کی جائے دودھ والا جانور گروی ہو تو اس کا دودھ پیا جائے۔

اسلئے تو ہماری حدیثیں جو پر فضیلت ہو کر خوب ہو جائیں گی، انہیں کعب نے اس کو قبول کیا پھر محمد بن مسلمہ کو کعب نے رضاعی بھائی ابو نائلہ کو لے کر اس کے پاس گئے اس نے قلعہ کے اندر لے لایا اور جب ان کے پاس جاتے لگا اس کی عورت نے منع وہ بولا کوئی غریب نہیں ہے محمد بن مسلمہ ہے اور میرا بھائی ابو نائلہ محمد بن مسلمہ کے ساتھ اور طبی دو یاتین شخص تھے ابو عبس بن جبر عمارت بن اوس عباس بن بشر محمد بن مسلمہ نے کہا میں کعب کے بال سونگھنے کے بہانے اس کے ساتھ گیا۔ تم اسی وقت جب دیکھنا کریں ہر کو مضبوط مقاسے ہوں، اس کا سرا ڈا دینا۔ پھر محمد بن مسلمہ نے جب کعب آیا تو کہا میں نے تمام عمر ایسی خوشبو نہیں سونگی وہ کہنے لگا میرے پاس ایک عورت ہے جو عرب کی ساری عورتوں سے زیادہ معطر اور خوشبودار رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے اس کا سر سونگھنے کی اجازت مانگی اور سر کو مضبوطی سے تھام کر اپنے ساتھیوں سے اشارہ کیا مارو۔ انہوں نے تلوار سے سرا ڈا دیا اور ٹوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ خوش ہوئے اور ان کو عادی ۱۸۰ سالہ یہ مضمون مراۃ ایک حدیث میں وارد ہے جس کو حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے بخاری سلم کی شرط یہ ہے کہ اس کو سعید بن مسعود نے روایت کیا ہے امام ابن تیمیہ اور اصحاب حدیث کا مذہب یہ ہے کہ قرہ بنی شے مرہون سے نفع اٹھا سکتا ہے جب اس کی حدیث اور اصلاح اور خبر گیری کرتا رہے گو مالک اس کو اجازت نہ دی ہو اور مجبور و فقہاء نے اس کے خلاف کہا ہے کہ مرہون کو شے مرہون سے کوئی فائدہ نہ اٹھانا درست نہیں۔ اب حدیث کے مذہب پر موقوف کہ مکان مرہون میں جو من اس کی حفاظت اور صفائی وغیرہ کدہ ہوتا اسی طرح غلام لڑکی سے جو من ان کے نان و پاپہ خدمت لینا درست ہو گا مجبور و علماء اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ جس قرض سے کچھ فائدہ حاصل کیا جائے وہ سود ہے اب حدیث کہتے ہیں اول تو یہ حدیث منہی ہے اس صحیح حدیث کے معارضہ کے لائق نہیں تو دوسرے اس حدیث میں مراد وہ قرض ہے جو بلا گردی کے بطور قرض حسنہ ہو نہ

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنْ مَعْنٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا يَزُكُّ بِتَفَقُّهِهِ إِذَا كَانَ مَرُوءًا وَلَكِنَّ اللَّذِي يَشْكُرُ بِتَفَقُّهِهِ إِذَا كَانَ مَرُوءًا يَشْكُرُ عَلَى الْإِنْيَ يَزُكُّ وَيَشْكُرُ التَّفَقُّهُ.

باب الرهن عند اليهود وغيرهم  
۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا تَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَعَامٍ دَرَاهِمًا سَرَعًا.

باب إذا اختلف الراهن والمُرهِن ونحوهما فالبينة على المدعي واليمين على المدعى عليه.  
۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا تَائِفُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ كُنْتُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَمَكْتُبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا۔ کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو زکریا نے انہوں نے شعبی سے۔ انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ جانور پاس کے خرچ کے بدل سوار کی جائے۔ اسی طرح دودھ والے جانور کا جب وہ گروہ ہو تو خرچ کے بدل اس کا دودھ پیا جائے اور جو کوئی سوار کرے یا دودھ پئے وہی اس کا خرچ اٹھائے۔

باب بیود وغیرہ کا فروں پاس کوئی چیز گرو کرنا۔  
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے اسود سے، انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ مدت ٹھیرا کر اناج خرید اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو کر دی۔

باب اگر راہن (جس کا مال ہونے اور مرہن گروی دار) کسی بات میں اختلاف کریں۔ یا ان کی طرح دوسرے لوگ تو مدعی کو گواہ لانا اور منکر کو قسم کھانا چاہیے۔

ہم سے علاء بن یحییٰ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے نافع بن عمر نے۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس کو (دو عورتوں کے مقدمہ میں) لکھا انہوں نے جواب

۱۵۔ طحاوی نے اپنے مذہب کی تائید میں اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ راہن اس پر سوار کرے اور اس کا دودھ پئے اور وہی اس کا دارنہ چارہ کرے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ تاویل ظاہر کے خلاف ہے کیونکہ مرہن جانور مرہن کے قبضے اور حراست میں رہتا ہے نہ کہ مرہن کے علاوہ اس کے حامدین مسلمہ اپنی جامع میں حامدین ابی سلیمان سے جو امام ابو حنیفہ کے استاد ہیں معاویت کی انہوں نے ابراہیم حنفی سے اس میں ہاتھ یوں ہے جب کوئی بکری مرہن کرے تو مرہن بقدر اس کے دانے چارے کے اس کا دودھ پئے اگر وہ دودھ اس کے دانے چارے کے خرچ کے بعد پچ رہے تو اس کا لینا درست نہیں اور باقی ۱۲۵۔ وہی اور اشم جس کا ذکر آمد گرد ۱۲۱ میں ہے اختلاف خواہ اصل رہن میں ہو یا مقلدہ مرہن میں مثلاً مرہن کے نوے زمین درختوں سمیت گدھی مٹی اور راہن کے لیے میں نے فرق گرو دھکی تو مرہن ایک زیادت کا مدعی بننا۔ اس کو گواہ لانا چاہیے اگر گواہ نہ لائے تو راہن کا قول قسم کے ساتھ قبول کیا جائے گا شافعیہ کہتے ہیں۔ رہن میں جب گواہ نہ ہوں تو ہر صورت میں راہن کا قول قسم کے ساتھ قبول کیا جائے گا ۱۲۱۔



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَى أَنْ يَلْعِنَ عَلَى الْمَدْعَى عَلَيْهِ.

۱۰۴۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَعْصُومٍ عَنْ أَبِي قَالِيلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ عَنْهُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَمْتَحِقُ بِهَا مَا لَا وَهُوَ فِيمَا تَجَارَعَتِ لُغَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبًا فَإِنَّ اللَّهَ تَصَدِيقُ ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا فَنَقَرَ إِلَى عَذَابٍ أَلِيمٍ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَلْبٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يَجِدُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ نَحْنُ نَحْمَدُ اللَّهَ قَالَ فَقَالَ مَدَى لُغَى وَاللَّهِ أُنْزِلَتْ كَانَتْ يَمِينِي وَبَيْنَ رَجُلٍ حُضُمْتُ فِي يَمِينِي فَخَصَّصْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِدُكَ أَوْ يَمِينُهُ قُلْتُ لَا إِثْرَ إِذَا تَجَلَّيْتُ وَلَا يَبَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَمْتَحِقُ بِهَا مَا لَا وَهُوَ فِيمَا تَجَارَعَتِ لُغَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبًا فَإِنَّ اللَّهَ تَصَدِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَانَا هَلْدَةُ الْأَيَّةِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى وَكَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ.

میں لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو قلیل سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا جو کسی کا مال مار لینے کے لیے جھوٹی قسم کھائے تو جب وہ اللہ سے ملے گا اللہ اس پر غصے ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کو پرچ بتلایا (سورہ آل عمران میں) فرمایا جو لوگ اللہ کا عہد دے کر قسمیں کھا کر دنیا کا حق ادا نہ کر لیتے ہیں انہیں آیت و کلام عذاب الیم تک ابو قلیل نے کہا پھر ایسا ہوا۔ اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے انہوں نے پوچھا۔ عبد اللہ بن مسعود تم سے کیا حدیث بیان کرتے ہیں ہم نے یہ حدیث سنائی۔ انہوں نے کہا۔ سچ کہتے ہیں خدا کی قسم ایہ آیت میرے مقدمہ میں اتاری ہوئی کہ میں اور ایک شخص میں کنوئیں کی بابت تکرار ہوئی ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس فریاد کی آپ نے فرمایا۔ دو گواہ لاؤ! انہیں تو اس سے قسم لے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (وہ تو قسم کھالے گا۔ کچھ پرواہ نہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص کسی کا مال مارنے کی نیت سے جھوٹی قسم کھائے، وہ جب اللہ سے ملے گا۔ تو اللہ اس پر غصے ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اتاری اشعث نے یہی آیت (سورہ آل عمران کی) پڑھی جو لوگ اللہ کا عہد دے کر قسمیں کھا کر دنیا کا حق ادا نہ کر لیتے ہیں، انہیں آیت و کلام عذاب الیم تک۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ فِي الْعِثْقِ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِهِ  
تَعَالَى نَكَاحٌ وَتَبَةِ أَزْوَاجِهِمْ يَوْمَ ذِي  
مُضَقَّةٍ يُبَيِّمُ أَرْوَاقَهُمْ

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
عَامِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي قَاتِدُ بْنُ  
مُعْتَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ  
صَاحِبُ بَيْتِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا  
رَجُلُ الْعِثْقِ أَمْرًا مُسْلِمًا اسْتَعْقَدَ اللَّهُ  
بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ  
قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَإِنْ تَلَقَّيْتُ رَأَى  
عَلَى بْنِ حُسَيْنٍ فَقَعِدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ إِلَى  
عَبْدِ اللَّهِ قَدْ أَعْلَمَهُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
جَعْفَرٍ عَشْرَةَ آلَاتٍ مِنْهُ أَوْ الْقَدَرِ بَيْنَهُمَا  
فَأَعْتَقَهُ

بَابُ فِي الرِّقَابِ أَوْ أَعْتَقَ

۱۵۱۔ اسْحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ  
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَلَلِ أَفْضَلُ قَالَ  
إِيْسَانُ بِاللَّهِ وَرَجْمًا فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
باب۔ بردہ آزاد کرنے کا ثواب۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بلد میں) فرمایا اگر دن چھڑا (انا) آزاد  
کر دینا یا بھوک کے دن نالتے والے یتیم کو کھانا کھلاتا۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عامر بن  
محمد نے۔ کہا مجھ سے واقد بن محمد نے کہا مجھ سے  
سعید بن مر جبانہ نے جو امام زین العابدین علی بن حسین  
کے صاحب بخت تھے۔ انہوں نے کہا۔ مجھ سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جو شخص کسی مسلمان بردے کو آزاد کر دے۔ اللہ تعالیٰ  
اس کے ہر عضو کو پورے کے ہر عضو کے بدل دو رخ  
سے آزاد کر دے گا۔ سعید بن مر جبانہ نے کہا میں یہ  
حدیث سن کر امام زین العابدین پاس گیا (انکو سنائی) انہوں نے  
کیا کیا، ان کا ایک غلام تھا جسے عبد اللہ بن جعفر اس کی قیمت  
دس ہزار درہم یا ہزار دینار دینے کو تیار تھے۔ طیار نے  
اس کو آزاد کر دیا۔

باب کیسا بردہ آزاد کرنا افضل ہے۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا۔ انہوں نے  
ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے انہوں نے ابو ذر غفاری سے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے اپنے  
فرمایا اللہ پر ایمان لانا، اس کی راہ میں جہاد کرنا میں نے کہا کونسا  
لے ہر ہند ہر شیم کو بھوک کے وقت کھانا کھانا اور زیادہ ثواب ہو گا ہر سال دوسری روایت میں آتا  
زیادہ ہے بیان تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی شرمگاہ کے بدلے ہر سال اس کا نام دہرے ہوا امام احمد ابوعبیدہ کی روایت میں اس کی تصریح ہے ہر سال  
سبحان اللہ اچھوں کے کام اچھے ہوا ہوتے ہیں امام زین العابدین ان کو کس کے صاحب نادے تھے امام حسین علیہ السلام کے جو محبوب تھے جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث پر عمل کرنے میں ایسی ہی مستعدی کرنا چاہیے۔ جیسے حضرت امام صاحب نے کی ہر سال

مَا فِي الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَا مَا تَسْأَلُ  
أَنْفُسُهُمْ حِينَ أُهْلِمَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ  
تَعْنِي مَصَانِعًا أَوْ تَعْنِي لِبَاسًا قَالَ فَإِنْ  
لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّيْءِ  
فِي أَنْفُسِهِمْ قَدْ تَعَدَّتْ فِي مِثَالِي  
نَفْسِي.

### باب ۹۰ مِمَّا يَسْتَعْتَبُ مِنَ الْعَتَاةِ

فِي النُّكُوحِ وَالْأَيَاتِ

۱۰۵۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا  
سَرَّاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَمَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ  
عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ السُّدَيْرِ عَنْ  
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاةِ فِي نِكَاحِ  
النِّسَاءِ تَابِعَهُ عَلِيُّ بْنُ الدَّائِدِ وَرَدِّي  
عَنْ هِشَامٍ.

۱۰۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ  
السُّدَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ  
قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاةِ فِي  
النِّسَاءِ.

### باب ۹۱ إِذَا آخَضَ حَبْدًا بَيْنَ

أَشْيَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشَّرَكَاءِ

آزاد کرنا افضل ہے۔ آپ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ  
ہو اور اس کے مالک کو بہت پسند ہو۔ میں نے عرض کیا  
اگر میں یہ نہ کر سکوں۔ آپ نے فرمایا تو کسی مسلمان کا ریگہ  
کی مدد کر لے یا بے ہنر کی (جو روٹی نہ کما سکے) میں نے عرض کیا  
اگر یہ بھی نہ کر سکوں۔ آپ نے فرمایا تو خیر! لوگوں سے برائی مت  
کر یہ ایک حد قد ہے جو تو اپنے اوپر کرتا ہے۔

باب سورج گہن اور دوسری نشانہوں کے وقت  
برہ آزاد کرنا مستحب ہے۔

ہم سے موسیٰ بن مسعودؓ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے زائدہ  
بن قدامہ نے۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے۔ انہوں  
نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت  
ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج  
گہن میں برہ آزاد کرنے کا حکم دیا۔ موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو  
بن مدینی نے بھی عبد العزیز در اور وی سے روایت کیا انہوں  
نے ہشام سے۔

ہم سے محمد بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے  
کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے  
انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا  
ہم کو سورج گہن کے وقت برہ آزاد کرنے کا حکم دیا  
جاتا ہے۔

باب اگر مشترک غلام یا لونڈی کو آزاد

کر دے۔

اس حدیث میں منہج کا لفظ ہے اس کے معنی کارگیر یعنی کوئی پیشہ کرنے والا جسوں نے منافع برداشت کیا ہے خداداد جمہ سے تو اس کے معنی یہ ہوں  
گئے جو کوئی تباہ حال ہو یعنی فقرا اور غلاموں میں مبتلا ہو رہا ہو ۲۷ منہ ۳۰ کیونکہ سورج گہن عذاب کی نشانی ہے اس وقت برہ آزاد کرنا یا اور کوئی غیرت  
کرنا مفید ہے اب تک یہ امر مانج ہے گہن میں دو گز خیرات نکالتے ہیں ۱۲ منہ

۵۴۔ اَحَدٌ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ  
عَبْدًا ابْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قَوْمًا  
عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقَ.

۵۵۔ اَحَدٌ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَائِهِ فِي عَبْدٍ تَكَانَ  
لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمًا الْعَبْدُ  
قِيمَةُ عَدْلٍ فَأَعْتَقَ شِرْكَاءَهُ حَصَصَهُمْ  
وَعَتَقَ عَلَيْهِ وَإِلَّا فَعَدْلُ عَتَقَ مِنْهُ مَا  
عَتَقَ.

۵۶۔ اَحَدٌ ثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي  
أَهْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَائِهِ فِي الْمَلُوكِ  
فَعَلَيْهِ وَثَقَهُ يَكْفَى إِنْ كَانَ لَهُ مَا  
يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يَبْلُغُ  
عَلَيْهِ قِيمَةُ عَدْلٍ فَأَعْتَقَ مِنْهُ مَا  
أَعْتَقَ.

۵۷۔ اَحَدٌ ثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا.

۵۸۔ اَحَدٌ ثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ  
عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیثیہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سالم سے انہوں نے  
ولید عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا  
جو شخص دو کے ساتھ کا غلام آزاد کرے۔ اگر وہ مالدار ہو تو  
دوسرے کے حصے کی قیمت ادا کرے اور غلام آزاد ہو جائے گا  
ہم سے عبد اللہ بن یونس نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک سے  
خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے  
انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام  
میں اپنا حصہ آزاد کر دے پھر اس کے پاس اتنا  
مال ہو جو غلام کی قیمت کو کافی ہو تو انھار کے ساتھ اس  
کی قیمت لگائی جائے گی اور دوسرے شریکوں کا حصہ ادا  
کرے اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا نہیں تو  
جبنا آزاد ہوا، اتنا ہی آزاد ہوا۔

ہم سے عبید بن اسحاق نے بیان کیا۔ انہوں نے ابو اسامہ  
سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں  
نے ابن عمر سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا جو شخص غلام کا ایک حصہ آزاد کر دے اس  
پر پورا آزاد کرنا لازم ہے اگر اس کے پاس اتنا  
مال ہو جو اس کی قیمت کو کافی ہو اگر اتنا مال نہ ہو جو اس غلام  
کی واجب قیمت کو کافی ہو تو بس جو حصہ آزاد کیا وہی آزاد  
ہو۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم نے بشر بن  
عبید اللہ سے انہوں نے اس حدیث کو مختصر بیان کیا۔

دوسری سند اور ہم سے ابو التعمان نے بیان کیا کہ ہم  
سے حماد بن زید نے انہوں نے ابوبخاری سے انہوں نے نافع سے انہوں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ  
نَعِيمًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شَرَّكَ لَهُ فِي عَبْدٍ  
وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ  
الْعَدْلِ فَهُوَ عَتَقَ قَالَ تَأْنِصُ وَإِلَّا  
فَعَدَّ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ كَأَنِّي  
أَذِيعُ أَشْفَىءُ قَالَ أَوْ شَرَّكَ لَهُ فِي  
الْعَدْلِ يَنْبَغِي

۱۰۵۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ  
حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَعْنَى  
ابْنِ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي تَائِفٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
أَنَّهُ كَانَ يُعْتَقِي فِي الْعَبْدِ إِذَا لَامَهُ يَكُونُ  
بَيْنَ شَرِّكَاءَ يَتَعَتَّقُ أَحَدُهُمْ نَعِيمًا  
مِنْهُ يَقُولُ نَدَّ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ مُطْلَقًا  
إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ  
يَعْتَقُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ وَيُدْفَعُ  
إِلَى الشَّرِّكَاءِ أَنْصِبًا وَهُمْ وَنَحْلَى سَبِيلُ  
الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ اللَّيْثُ وَابْنُ  
أَبِي ذُئْبٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَجَوْشَرِيَّةُ  
يُحْيَى بْنُ سُوَيْدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ  
عَنْ تَائِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ

نے ابن عمرؓ سے اسحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
بردے میں اپنا حصہ آزاد کر دے یا لویوں فرمایا غلام میں اپنا حصہ  
اور اس کی واجبی قیمت کے برابر وہ مال رکھتا ہو تو سارا غلام  
آزاد ہو جائے گا (باقی حصے کی قیمت اس کو دینا ہوگی) نافع نے  
کہا نہیں تو جتنا آزاد ہو اِس اتنا ہی آزاد ہو گا۔ ایوب نے کہا  
میں یہ نہیں جانتا کہ نافع نے یہ اپنی طرف سے کہا یا حدیث  
میں داخل ہے۔

ہم سے احمد بن مقدم نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل  
بن سلیمان نے۔ کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو نافع  
نے خبر دی۔ انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ یہ فتویٰ دیتے  
تھے، اگر ایک غلام یا لونڈی کئی آدمیوں کے ساتھ  
میں ہو۔ پھر اُن میں کوئی اپنا حصہ آزاد کر دے  
تو اس پر سارے غلام لونڈی کا آزاد کرنا واجب ہے  
جب اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس غلام لونڈی  
کی واجبی قیمت کو کافی ہو اور ہر ایک سا بھی کو اس  
اس کے حصے کی قیمت دلا کر غلام لونڈی کو چھوڑ دیں گے  
(اس سے کچھ محنت نہ کرائیں گے) ابن عمرؓ اس فتویٰ  
کو اسحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے  
اس حدیث کو لیثؓ اور ابن ابی ذئبؓ اور ابن اسحقؓ  
اور جویریہؓ اور یحییٰ بن سعیدؓ اور اسماعیل بن امیہؓ نے بھی  
نافع سے روایت کیا۔ انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے

اسے یہ لفظ ساری کی حک ہے ۲ منسلک یعنی یہ عبارت والا تقدح منہ مانتی حدیث میں داخل ہے یا نافع کا قول ہے مگر اور اولوں نے جیسے حدیث  
اور مالک وغیرہ اس فقرے کو حدیث میں داخل کیا ہے اور وہی راجع ہے ۲ منسلک لیث کی روایت امام مسلم اور نسائی نے اور ابن حبیب کی  
ابو نعیم نے مستخرج میں اور ابن اسحاق کی ابو حاتم نے اور جویریہ کی خود امام بخاری نے کتاب الشریک میں اور محمد بن سعید کی امام مسلم نے  
احمد اسماعیل بن امیہ کی عبد الرزاق نے وصل کی ۲ منہ

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا.

**باب** إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ  
وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اِسْتَسْعَى الْعَبْدُ عَيْنَ مُشَقُّوقٍ  
عَلَيْهِ عَلَى تَحْوِ الْكِتَابَةِ.

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَجَاجٍ وَحَدَّثَنَا  
يُحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ حَازِمٍ  
سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّفَرُ بْنُ  
أَتَمِّ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَابٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَمَّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيقًا مِنْ عَبْدٍ

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّفَرِ  
أَتَمِّ بْنِ نَهْيَابٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَابٍ  
هُرَيْرَةَ رَمَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شَقِيقًا فِي مَمْلُوكٍ  
وَحَلَّاهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ  
وَرَأَى قَوْمَ عَلَيْهِ فَاسْتَسْعَى بِهِ غَيْرَ  
مَشَقُوقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حُجَّاجُ بْنُ حُجَّاجٍ وَ  
أَبَانُ وَمُوسَى بْنُ خَلْفٍ عَنْ قَتَادَةَ -  
اِخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ-

**باب** الْخَطَا وَالْإِثْمَانِ فِي الْعَتَاةِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختصار کے ساتھ

**باب** اگر کسی شخص نے ساجھے کے برصے میں اپنا حصہ آزاد  
کر دیا اور وہ نادار ہے تو دوسرے ساجھی والوں کے لیے اس سے محنت  
کرائیں گے جیسے کتاب سے کہتے ہیں۔ اس پر سختی نہیں کرنے کے۔ بلکہ

ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ  
ابن احمد نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے قتادہ  
سے سنا کہ مجھ سے نضر بن انس بن مالک نے۔ بیان کیا،  
انہوں نے بشیر بن نہیک سے۔ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو شخص غلام کا ایک حصہ آزاد کر دے۔

دوسری سند۔ اور ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم  
سے یزید بن زریع نے، کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے  
انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے  
بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ یا اپنا مملوک بردے میں سے آزاد کر دے تو اس کو  
اپنے مال میں سے اس کا چھڑانا (سداً آزاد کرنا) واجب ہے۔ اگر  
وہ مال دار ہو۔ ورنہ اس کی قیمت لگا کر برصے سے محنت مزدوری کرائیں پر  
اس پر سختی نہ کریں۔ سعید کے ساتھ اس حدیث کو حجاج بن حجاج اور  
ابان اور موسیٰ بن خلف نے بھی قتادہ سے روایت کیا۔ شعبہ نے  
اس کو مختصر کر دیا۔

**باب** اگر مملوک جو کہ کسی کی زبان سے عتاق و آزادی

۱۰۷۱ یعنی خواہ مخواہ اس پر جبر نہیں کرنے کے بلکہ اگر اس سے محنت نہ ہو کہے تو عتقا آزاد ہو۔ اتنا آزاد باقی حصہ غلام نہ رہے گا۔ یہ باب لاکر امام بخاری نے  
اس حدیث کی دونوں الفاظ میں تلبیق دی یعنی روایتوں میں یوں آیا ہے والا فقد عتق من مالتی اور بعضوں میں یوں آیا ہے استسعی غیر مشقوق علیہ  
امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ پہلی صورت جب ہے کہ غلام محنت و مشقت کے قابل نہ ہو اور آزاد کرنے والا نادار ہو اور دوسری صورت جب ہے  
کہ وہ محنت و مشقت اور کمائی کے قابل ہو ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۱ یہ روای کی شک ہے کہ نصیباً کا لفظ کیا یا شقیقاً دونوں کے معنی ایک ہی ہیں ۱۰۷۱ منہ

وَالطَّلَاقِ وَنَعْوِهِ وَلَا عِتَاقَةَ إِلَّا لِيُجِبَهُ اللَّهُ  
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ  
مِمَّا تَوَعَّى وَلَا يَنْبَغُ لِلنَّاسِ وَلَا مَخْطِئِي.

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ سَعْدٍ  
عَنْ كَثِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ  
ابْنِ أَرْثَمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي  
عَنْ أُمَّتِي مَا دَسَّوْصَتْ بِهِ مُدَّ ذُرْعًا  
مَالَهُ تَعْمَلُ أَوْ تَكَلَّمُ.

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَرَّاجٍ  
الْقُرَشِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَامِرٍ اللَّيْثِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ  
وَلَا مَبْرَأَ مِمَّا تَوَعَّى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ  
إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَةٌ إِلَى اللَّهِ  
وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا

یا طلاق یا کوئی اور ایسی ہی چیز نکل جائے نہ اور آزادی صرف  
خدا کی رضا مندی کے لیے کی جاتی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے اور جو بولے  
چوکنے والے کو نیت نہیں ہوتی

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
کام سے مسعر نے انہوں نے قتادہ سے۔ انوش زرارہ بن  
اوثیٰ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا بیشک اللہ نے میری امت کے دوسرے افعال،  
معاف کر دیئے ہیں جب تک ہاتھ پاؤں سے غل یا زبان سے  
بات نہ کریں گے

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے  
کام سے یحییٰ ابن سعید بخاری نے انہوں نے محمد بن ابراہیم  
نبی سے انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے۔ انہوں نے کہا  
میں نے حضرت عمرؓ سے سنا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سارے کام نیت سے پورے  
ہوتے ہیں اور آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے پھر  
جس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہو اس کی ہجرت اللہ  
اور رسول کی طرف ہوئی اور جس نے دنیا کمانے یا کسی عورت

لے منہ کے نزدیک ایسی صورت میں طلاق پڑ جائے گا اور امام بخاری اور امام احمد اسحاق اور اہل حدیث کے نزدیک طلاق نہ پڑے  
گا کیونکہ ہر کام کے لیے شرط ہے اور بھول چوک میں طلاق کی نیت نہیں ہوتی ۱۰۶۲۔ یہ ایک حدیث کا لفظ ہے۔ طرائق نے ابن عباس سے  
مروفاً نکالا ۱۰۶۳۔ یہ حدیث شروع کتاب میں بھی موصولاً گزری ہے اور اس باب میں بھی آتی ہے اس حدیث سے امام بخاری نے یہ  
نکالا کہ بھول چوک سے اگر طلاق کا لفظ نکل جائے تو طلاق نہ پڑے گا یہ بہت عمدہ استنباط ہے ۱۰۶۴۔ اس حدیث سے باب کا مطلب بھی  
طرح نکالا کہ جب دوسرے اور ذل کے خیال پر موافق نہ ہو تو ہر چیز میں خیال زبان سے بھول چوک نکل جائے اس پر بطریق اولیٰ  
موافق نہ ہو گا یا دوسرے اور ذل کے خیال پر موافق نہ ہو اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ دل پر آن کر گذر جاتا ہے جتنا نہیں اس طرح  
جو کلام زبان سے گزر جائے قصد سے نہ کیا جائے اس کا حکم بھی دوسرے کی طرح ہو گا کیونکہ دل اور زبان دونوں انسانی اعضاء  
ہیں اور دونوں کا حکم ایک ہے ۱۰۶۵۔

يُعِيْبُهَا أَوْ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا فَيَجْعَلُ لَهَا  
مِنْ مَالِهِ مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

باب ۱۰۶۳ اِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ هُوَ  
لِللّٰهِ وَتَوَرَّى الْعِثْقَ وَالْإِشْقَاقَ فِي الْعِثْقِ -  
۱۰۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ  
وَمَعَهُ غُلَامَةٌ مِثْلُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا  
مُصَاحِبُهُ فَأَبْلَغَ ذَلِكَ وَأَبْغَضَ هُرَيْرَةَ  
جَالِسٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا  
أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ فَدَأْتَاكَ نَعَالَه  
أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ فَإِنْ  
قَالَ قَوْلَانِ يَقُولُ سَ

يَا إِلَهَكَ مِنْ طَوْلِعَا وَعَنَا شَمَا  
عَلَى الْكَلَامِ دَارَةِ الْكَلَامِ

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَرَأْتُ عَلَى

کو بیا بنے کہ لیے ہجرت کی، اس کی ہجرت انہی چیزوں کی طرف  
مہر کی نہ

باب سب کوئی شخص اپنے غلام کے لیے یوں کہے وہ اللہ کا ہے اور  
آزاد کر نیکی نیت ہو تو آزاد ہو جائیگا اور آزادی میں گواہ کرنے کا بیان نہ  
ہم سے محمد بن عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا۔ انہوں نے محمد  
بن بشر انہوں نے اسمعیل سے انہوں نے قیس سے۔ انہوں نے ابو ہریرہ  
سے وہ جب مسلمان ہونے کی نیت سے (مسلمہ میں) آئے۔ ان کے  
ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ لیکن راہ بھول کر دونوں الگ الگ ہو گئے پھر  
ایسا ہوا کچھ مدت بعد ابو ہریرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں ان کا غلام (نام نا  
معلوم) آن پہنچا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ہریرہ وہ  
تیرا غلام صاحب ہے انہوں نے کہا میں نے بھیجے ہیں آپ کو گواہ  
کر تا ہوں وہ آزاد ہے ابو ہریرہ نے اسی وقت (جب مدنیہ پہنچے)  
تھے یہ شرکیے تھے نہ

ہے پیاری گو گوگھن ہے اور لمبی میری رات  
پر دلائی اس نے دار الکفر سے مجھ کو نجات

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ  
کہا ہم سے اسمعیل نے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے انہوں نے کہا جب میں مسلمان ہونے کی نیت سے آنحضرت

۱۵ اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ جب ہر کام کے درست ہونے کے لیے نیت شرط ہو  
تو اگر کسی شخص کی ملاقا دینے کی نیت نہ تھی لیکن بے اختیار کہنا چاہتا تھا زبان سے یہ نکل گیا انت طلق تو طلاق نہ ہے ۱۵ حالانکہ آزادی  
کے لیے گواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مگر امام بخاری نے اس کو اس لیے بیان کیا کہ باب کی حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ  
کر کے اپنے غلام کو آزاد کیا تھا جنہوں نے کہا امام بخاری رضی اللہ عنہ کی عزم یہ ہے کہ غلام کو یوں کہنا وہ اللہ کا ہے، اس وقت آزاد کرنا ہر گاہ جب کہنے  
والے کی نیت آزاد کرنے کی ہو اگر کچھ اور مطلب مراد رکھے تو وہ آزاد نہ ہوگا۔ آزاد کرنے کے لیے بعضے الفاظ تو مزید ہیں جیسے وہ آزاد  
ہے یا میں نے تجھ کو آزاد کر دیا۔ بعضے کہتا ہیں جیسے وہ اللہ کا ہے یعنی اب میری ملک اس پر نہیں رہی وہ اللہ کا ملک ہو گیا ۱۵ بعضے کہتے  
ہیں یہ شر ابو ہریرہ کے غلام کے ہیں بعضے کہتے ہیں ابو مرثد غنوی کے ہیں ۱۵





عَنِ الرَّهْطِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّهَيْرِ  
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي وَثَّابٍ  
عَبْدَ آلِ أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَثَّابٍ أَنْ  
يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنُ وَلِيدَةَ زُمَعَةَ قَالَ  
عُثْمَانُ إِنَّهُ ابْنِي فَكَلَّمَ كَيْدَمَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ  
سَعْدُ ابْنَ وَلِيدَةَ زُمَعَةَ فَأَتَى بِهِ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَتَى مَعَهُ يَعْقُوبُ بْنُ زُمَعَةَ فَقَالَ  
سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَخِي عَمَّكَ  
إِلَى أَنَّهُ ابْنُكَ فَقَالَ عُمَيْرُ بْنُ زُمَعَةَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَخِي ابْنُ وَلِيدَةَ  
زُمَعَةَ وَلَيْدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةَ  
زُمَعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسَ بِهِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ  
لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زُمَعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَلِيدٌ  
عَلَى فِرَاشِ أَخِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتِجِعْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَبُنْتُ  
زُمَعَةَ وَمَنَّا زَايَ مِنْ شَبَابِهِ بِعُثْمَانَ وَ  
كَانَتْ سَوْدَةُ تَزْنِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ.

بَابُ بَيْعِ الْمَكْبَرِ

۱۰۶۰. حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زہیر نے بیان کیا  
حضرت عائشہؓ نے کہا۔ عتبہ بن ابی وقاص (جب مرنے لگا)  
تو اس نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاصؓ کو یہ وصیت کی  
زمرہ کی لونڈی کا جو لڑکا ہے اس کو لے لیجئے۔ وہ میرا بیٹا  
ہے۔ خیر جب مکہ فتح ہوا اور اس حضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم وہاں تشریف لائے تو سعد رضی اللہ عنہ نے  
اس لڑکے کو لے لیا اور اس کو لے کر اس حضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ اور  
عبد بن زمرہ کو بھی ساتھ لائے۔ سعدؓ نے  
کہا یا رسول اللہ! یہ لڑکا میرا بھتیجا ہے۔ میرے  
بھائی (عتبہ) نے وصیت کی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے  
عبد بن زمرہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی  
ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکے کو غور  
سے دیکھا تو وہ عتبہ کے بہت مشابہ تھا پھر آپ  
نے عبد بن زمرہ سے فرمایا یہ لڑکا (عبد الرحمن)  
تیرا ہے۔ کیونکہ وہ تیرے باپ کی لونڈی سے  
پیدا ہوا ہے (اور باوجود اس کے چونکہ  
عتبہ سے اس کی صورت ملتی تھی) آپ نے  
حضرت سودہؓ سے فرمایا۔ تم اس سے پردہ کرو۔  
(حالانکہ وہ حضرت سودہؓ کا بھائی ہوا) اور حضرت  
سودہؓ آپ کی بی بی تھیں۔

باب۔ مدبر کی بیع کا بیان

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا۔ کہا ہم

۱۰۶۱. لے مدبر وہ غلام جس کو مالک یقین کر دے تو میرے مرنے پر آزاد ہے ہمز

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا هُرَيْرُ بْنُ دُرَيْمٍ بِرِسَالَةٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّادٍ أَنَّ اللَّهَ رَضِيَ قَالَ أَتَقْتَرُونَ عَلَيَّ وَمَتَاعُكُمْ  
لَهُ عَنْ دُرَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِهِ ثَبَاةً قَالَ جَابِرٌ مَاتَ الْفَلَاحُ  
غَامَ أَوَّلَ -

بَابُ بَيْعِ الْوَلَدِ وَهَيْتِهِ -

۱۰۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دُرَيْمٍ بِرِسَالَةٍ عَنْ ابْنِ  
هُرَيْرٍ يَقُولُ مَنِ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ بَيْعِ الْوَلَدِ وَهَيْتِهِ -

۱۰۶۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ  
عَنْ قَامِشَةَ رَضِيَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَى  
أَهْلُهَا وَلَا وَهَانَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَقْتَرُونَ عَلَيَّ  
الْوَلَدَ لِمَنْ أُعْطِيَ الْوَسِيْرَةَ فَأَتَقْتَرُهَا  
فَدَعَا هَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَخَذَرْتُهَا مِنْ رُوحِهِ -

سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے - میں نے جابر  
بن عبد اللہ انصاری رضی سے سنا وہ کہتے تھے - ہم میں سے  
ایک شخص نے اپنے سرے پیچھے اپنے غلام کو آزاد کر دیا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس غلام کو بلوا بھیجا  
اور بیچ ڈالا - جابر نے کہا - وہ غلام پہلے ہی سال مر گیا -

باب ولاد غلام لونڈی کا حرکت بیچنا یا سہ کرنا -

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے  
کہا مجھ کو عبد اللہ بن دینار نے خبر دی - میں نے ابی عمر سے  
سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کے بیچنے اور  
سہ کرنے سے منع فرمایا -

ہم سے عثمان ابن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے  
جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے  
انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے  
کہا میں نے بریرہ کو خرید اس کے مالک کہنے لگے ولا رہم  
لیس گے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا اپنے فرمایا تو  
خرید کر آزاد کر دے ولا تو اسی کو لے گی جو روپیہ خرچ کرے  
(خریدے) میں نے اس کو آزاد کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بریرہ کو بلوا یا اور فرمایا تجھ کو اپنے خادمہ کے باب میں اختیار ہے -

۱۔ اس کا نام یعقوب تھا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سو درم پر یا سات سو یا نو سو نفیم کے ہاتھ اس کو بیچ دیا اور ام احمد کا مشہور  
مذہب یہ ہے کہ ہر کی بیع جائزہ عنقیہ کے نزدیک مطلقاً منع ہے اور الکیہ کا یہ مذہب ہے کہ اگر موئی مدیون ہو اور دوسری کوئی ایسی حاملہ نہ ہو جس  
سے قرعہ اس کو ہر کے نزدیک جائز ہے گا ورنہ نہیں عنقیہ نے منافعت بیع پر بھی مدیون سے دلیل ہے وہ منعیات ہیں اور صحیح حدیث سے مدبر کی بیع  
کا حواضحتا ہے مولی کی حیات میں ۱۰ منہ لے کر نہ وہ ایک حق ہے تو آزاد کر نہ لے سکے اس پر دے پر حاصل ہوتا ہے جس کو وہ آزاد کرے ایسے  
حقوق کی بیع نہیں ہو سکتی معلوم نہیں مرتے وقت کچھ مال رہتا ہے یا نہیں ۱۰ منہ لے اس کے خادمہ کا نام منیث تھا وہ غلام تھا لونڈی جب آزاد ہو  
جائے تو اس کو اپنے خادمہ کی نسبت جو غلام ہو اختیار حاصل ہوتا ہے خواہ نکاح باقی رکھے یا فسخ کر دے ایک روایت یہ بھی ہے کہ منیث آزاد تھا مگر  
تسلطانی نے کہا صحیح یہ ہے کہ وہ غلام تھا یہ منیث بریرہ کے فراق پر ہر تاجر تھا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بریرہ رضی سے سفارش فرمائی عنقیث  
کا نکاح باقی رکھے مگر بریرہ نے کسی طرح اس کے نکاح میں نہ منظور کیا - منہ

فَقَالَتْ كَوَاعُظَانِي كَذًا اَوَكَذًا مَا تَنْهَتْ عِنْدَهُ  
فَلَمَّا كَرِهَتْ نَفْسُهَا.

**بَابُ** اِذَا امْرَاةٌ اَخُو الرَّجُلِ اَوْ  
عَمَّتُهُ هَلْ يُمْرَاةً اِذَا كَانَ مُشْرِكًا وَقَالَ  
اَنَسٌ قَالَ الْبَنَاتُ يَلْبِقْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَأَدَيْتِ لُحْيِي وَكَأَدَيْتِ عَقِيلًا وَكَأَدَيْتِ  
لَهُ نَعِيبَ فِي دَيْتِكَ الْغَنِيمَةِ الَّتِي أَصَابَ  
مِنْ أَخِيهِ عَقِيلٍ وَعَمَّتَهُ عَابًا.

۱۰۴۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْرَاهِيلَ بْنِ عَقْبَةَ  
عَنْ مُوسَى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا  
اَتَمَدَّنْ فَلَمْ تَزَلْ يَا بَنُ أَخْتِنَا عَبَا  
فِي آءَاءِ فَعَالَ كَانَتْ عَوْنٌ مِنْهُ

وہ کہنے لگی اگر وہ مجھ کو اتنا اتنا (بہت) مال دے جب بھی میں اس  
کے پاس نہ بیوں گی۔ عرض وہ اس سے جدا ہو گئی۔

باب اگر آدمی کا مشرک بھائی یا بھائی قید ہو جائے تو فدیہ یکہ  
اس کا پھر لینا۔ اور انسؓ نے کہا حضرت عباسؓ نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے اپنا فدیہ دیا اور عقیل کا فدیہ  
دیا اور اس لوٹ میں جو عقیلؓ نے اور عباسؓ سے ملے  
حضرت علیؓ کا بھی آخر حصہ تھا عقیلؓ ان کے بھائی اور  
عباسؓ بھی تھے۔

ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے  
اسمعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے۔ انہوں نے موسیٰ بن  
عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے۔ انہوں نے کہا  
مجھ سے انسؓ نے بیان کیا۔ انصاری چند لوگوں  
نے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی  
اجازت مانگی اور (ان کر) یہ عرض کیا آپ اجازت دیجئے  
تو ہم اپنے بھائی عباسؓ کو فدیہ یہ معاف کر دیں گے۔ آپ نے

۱۰۴۰ یہ حدیث آپ کتاب المغنق میں مرصلاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۰۴۰ یہ عبارت لاکر امام بخاری نے عقیلہ کے قول کا رد کیا جو کہتے ہیں کہ آدمی اگر اپنے محرم  
کا مالک ہو جائے تو مالک ہوتے ہی وہ آزاد ہو جائیگا۔ کیونکہ جنگ بدر میں عباسؓ اور عقیل قید ہوئے تھے اور علیؓ کو ان پر ملک کا ایک حصہ حاصل ہوا  
تھا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباسؓ پر۔ مگر ان کی آزادی کا حکم نہیں دیا گیا عقیلہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب تک لوٹ کامل تقسیم نہ ہو اس  
پر ملک حاصل نہیں ہوتا ۱۲ منہ ۱۰۴۰ حافظ نے کہا ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ ۱۰۴۰ حضرت عباسؓ کے والد عبد المطلب کی والدہ سلمیٰ انصار  
میں سے تھیں بنی نضار کے قبیلے کی اس لیے ان کو رہنا بجا تھا۔ سبحان اللہ! انصار کا ادب ایوں نہیں مرضی کیا۔ اگر آپ اجازت دیجئے تو آپ کے  
بچا کو فدیہ معاف کر دیں کیونکہ ایسا کہتے ہے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان رکھنا ہوتا۔ آنحضرت مٹوب جانتے تھے کہ حضرت عباسؓ مالدار  
ہیں اس لیے فرمایا کہ ایک درہم بھی ان کو نہ پھوڑو ایسا عدل و انصاف کہ اسے ملے چھٹا تک کی بھی کوئی رعایت نہ کی پیغمبر ہی کی مکمل دلیل ہے سمجھ دار  
آدمی کو پیغمبر ہی کے ثبوت کے لیے کسی بڑے معجزہ کی ضرورت نہیں آپ کی ایک ایک خصلت ہزار ہزار معجزوں کے برابر تھی انصاف ایسا عدل  
ایسا سخاوت ایسی شجاعت ایسی مہربانیاں استقلال ایسا کہ سارا ملک مخالف ہو کر فی جان کا دشمن مگر ملانہ تو محمد کا وہ مقرر مانتے رہے ہیں  
کی جو کرتے رہے آخر میں عربوں ایسے سخت لوگوں کا لایا بلت کر دیا ہزاروں برس کی عادت بت پرستی کی چھڑا کر انہی کے ہاتھوں میں بڑوں کو  
توڑ دیا۔ پھر آج تیرہ سو برس گزر چکے آپ کا دین شرقاً اور غرباً پھیل رہا ہے کیونکہ محمدؐ آدمی ایسا کر سکتا ہے یا جو نے آدمی کا نام نیک  
اس طرح پر قائم نہ کر سکتا ہے ۱۱ منہ



۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُؤَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
 اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةُ  
 أَنَّ مَرْكَانَ وَالْبُسُورَ بَنَ عُمَرَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ  
 رَقْدٌ هَؤُلَاءِ نَسَاكُوهُ أَنْ يُرَكَّوْا إِلَيْهِمْ  
 أَمْوَالُهُمْ وَيَحْمِلُهُمْ فَقَالَ إِنْ مَحَى مِنْ تَرَوْنَ  
 وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَمَدُكُمُ فَاخْتَارُوا وَارْتَفَعُوا  
 الطَّائِفَتَيْنِ إِنَّمَا الْمَالُ وَإِنَّمَا النَّبِيُّ وَقَدْ  
 كُنْتُ أَشَانَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَرَ عَنْهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً  
 حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَكَتَبَتْ بَيْنَ لَهُمْ  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلَ رَدَّ  
 إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا  
 نَخْتَارُ سَبِينًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِلَى النَّاسِ فَخَاشَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ  
 قَالَ أَمَا بَعْدُ يَا إِخْوَانَكُمْ جَاءَ زَوْنَا  
 تَابِ بَيْنَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْكُمْ سَبِينَكُمْ  
 فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُعْطِيَ ذَاكَ  
 فَلْيُعْطِ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونُ  
 عَلَى حَقْلِهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ  
 مِنْ آدِلٍ مَا يُجِئُ عَنِ اللَّهِ هَلَيْسَتْهَا  
 فَكَيْفَعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيِّبْنَا  
 ذَاكَ

ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا کہ کچھ کو لیث بن عقیل نے  
 انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے عروہ نے کہ امروان  
 اور مسور بن عمرہ نے ان کو خبر دی جب ہوازن قبیلہ کے بیٹے ہوئے  
 لوگ (مسلمان ہو کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ  
 سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی واپس کر دیئے  
 جائیں آپ کھڑے ہوئے (خطبہ فرمایا) آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو  
 میرے ساتھ جو لوگ ہیں (میں) اکیلا ہوتا تو تم کو واپس دے دیتا اور  
 سبھی بات مجھ کو بہت پسند ہے تم دو میں سے ایک بات اختیار کرو  
 یا تو مال لو یا قیدی لو اور میں نے تو اسی خیال سے قیدیوں کے  
 ہاتھ میں دیر کی تھی کہ آپ جب طائف سے لوٹے  
 تھے تو آپ نے دس پر کئی راتوں تک ان کا انتظار  
 کیا تھا (قیدی تقسیم نہیں کیے تھے) خیر سب میں کو  
 یہ معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں  
 (مال اور قیدی) ان کو پھیلنے والے نہیں تو وہ کہنے لگے اچھا  
 ہمارے قیدی ہم کو دیجئے۔ اس وقت آپ پھر کھڑے ہوئے  
 لوگوں کو خطبہ فرمایا۔ اللہ کی جیسی شان سے —  
 — ایسی تعریف کی پھر فرمایا اَمَّا بَعْدُ دیکھو  
 (مسلمانو! تمہارے بھائی (کفر سے) توبہ کر کے آئے  
 ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی  
 ان کو پھر دیئے جائیں جو کوئی خوشی سے ایسا کرتے  
 تو کرے اور جو کوئی یہ چاہے کہ اپنا حصہ نہ چھوڑے  
 تو وہ انتظار کرے جو لوٹ کا مال اللہ تعالیٰ پہلے ہم کو دیا ہم  
 اس میں سے اس کا حصہ اور اگر دیکھے لوگ کہنے لگے ہم راہی ہیں  
 اس میں سے اس کا حصہ اور اگر دیکھے لوگ کہنے لگے ہم راہی ہیں

لے یہ حدیث اور بھی گزری ہے اور پورا قصہ اس کا انشاء اللہ کتاب المغازی میں آیا ہے ہوازن ایک قبیلہ کا نام ہے اس نے سب سے پہلے مسلمان ہوا تھا  
 سے تقاضا سمجھتا تھا کہ مسلمان ہو کر مغربہا آجاو گے اور قیدی تم کو واپس دینا ہو گا اس نے سب سے پہلے ہم قیدیوں کو پھر دینے پر رضامندی کی تو کہہ کر ان کے قیدیوں کو رہا کر دیا  
 اس بیان میں ہر ایک کی وضاحت معلوم کرنا دشوار تھی آپ کے حکم کے ساتھ ہوازن نے اپنے جو دھروں سے جو کچھ تم کو منظور ہو وہ بیان کر دو ہم ان سے پوچھ لیں گے اس نے

قَالَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مَبْنً لَمْ  
يَأْذَنَ فَإِنْ جَعَلُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عَمَّا ذُكِرَ  
أَمْرُكُمْ فَدَرَجَةُ النَّاسِ نَحْكُمُهُمْ عَرَفًا وَمَعَهُ  
ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا إِذْ ذُوْنَا فَعَلَهُ الَّذِي  
بَلَّغْنَا عَنْ سَبْعِ هَوَازِنَ وَ قَالَ أَكُنْ  
تَالِ عَبَّاسٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَذَيْتَ نَفْسِي وَنَاكَذَيْتَ  
عَقِيلًا.

آپ نے فرمایا ہم نے معلوم نہیں تم میں کون اس بات پر راضی  
ہے کون راضی نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے تم اب جیاد اور تمہارے  
نقیب (چودھری) تمہارا حال ہم سے بیان کریں  
وہ چلے گئے پھر ان کے چودھریوں نے اُن کے گفتگو  
کی۔ بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس  
آکر آپ سے یہ عرض کیا کہ وہ لوگ راضی ہیں اور انہوں  
نے (خوشی سے) اجازت دی۔ دہری نے کہا ہوازن کے  
قیدیوں کا یہی حال ہم کو پہنچا اور انہی نے کہا حضرت عباس نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے اپنا فدیہ  
دیا اور عقیل کا فدیہ دیا۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمَنِ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ كَتَبْتُ  
إِلَى نَافِعٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ  
غَارُونَ وَ أَتَعَاْمُهُمْ تُسْفِي عَلَى الْمَاءِ وَنَقَلَ  
مُعَاتِلَتَهُمْ وَ سَبَى ذُلَادِيَهُمْ وَ  
أَصَابَ يَوْمَئِذٍ جَوْ شِيرِيَهُ حَدَّثَنِي  
بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ وَ كَانَ

ہم سے علی بن حسن نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن  
مبارک نے خبر دی کہ ہم کو عبد اللہ بن عون نے انہوں نے کہا  
میں نے نافع کو لکھا۔ انہوں نے (جواب میں) مجھ کو لکھا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق کو (جو ایک شاخ ہے  
خرزاہ قبیلہ کی) لوٹا وہ غفلت میں تھے ان کے جانوروں  
کو پانی پلا یا جا رہا تھا۔ جو لوگ ان میں لڑنے والے تھے  
ان کو تو آپ نے قتل کیا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا اور اسی  
دن ام المومنین جویریہؓ نے سیدہ آپ کے ہاتھ آئیں نافع نے کہا سیدہ

۱۵ یہ حدیث موصولہ اور کثیرہ جکی دیکھ کر میں سے روپیہ آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں ڈال دو۔ پھر حضرت عباسؓ نے اہل مدینہ  
کیا یا رسول اللہ! مجھے بھی کچھ روپیہ دلائیے میں نے اپنا فدیہ دیا آخر حدیث تک ۱۵ روپیہ اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جن کافروں کو دین کی  
دعوت دی جا چکی ہو ان پر غفلت میں حملہ کرنا درست ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ پہلے ان کو ڈرا دینا تحریر کر دینا مستحب ہے شافعی اور یثی اور ابن منذر  
اور جہمور علماء کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک واجب ہے حدیث سے بھی نکلتا ہے کہ عربوں کو غلام لٹوڑی بنا کر درست ہے۔ امام شافعی  
کا یہ قول اور امام مالکؒ اور ابو حنیفہ اور جہمور علماء کا قول ہے شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ عربوں کو غلام لٹوڑی بنا کر درست نہیں ۱۵ روپیہ حدیث  
میں ابی ہریرہؓ کی بیٹی عقیلہ ان کا باپ بنی مصطلق کا سردار تھا کہتے ہیں پہلے یہ ثابت بن قیس کے تھے میں نے انہوں نے ان کو کتاب کر دیا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کتاب ادا کر کے ان سے نکاح کر لیا اور آپ کے نکاح کر لینے کے بعد سے لوگوں نے بنی مصطلق کے کل قیدیوں کو آزاد کر دیا  
اس خیال سے کہ وہ آنحضرت کے رشتہ دار ہو گئے ۱۵ روپیہ

فی ذلک الحبیب

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ  
ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ  
رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ خُذْ بِنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي غَزْوَةٍ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَمَّا بِنَا سَبِيًّا  
مِنْ بَنِي الْعَرَبِ فَاسْتَهْمَيْنَا النِّسَاءَ  
فَاسْتَدْتُ عَلَيْكَ الْعُرْبَةَ وَأَحْبَبْنَا  
الْعَرَالَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا  
تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَأَنِّي إِلَى يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ إِلَّا وَحْيِي كَأَنِّي

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَبِيبُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي  
زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَأَزَالُ  
أُحِبُّ بَنِي تَيْمِيمٍ

حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَحْبَبَنَا  
جُرَيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْبَغْيَةِ عَنْ  
الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
حَدَّثَنَا عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سُرُرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي

عبداللہ بن عمر نے مجھ سے بیان کیا وہ اس شکر میں تھے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام  
مالک نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے  
انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے عبداللہ  
بن محیریز سے۔ انہوں نے کمائیں نے ابو سعید خدری کو  
دیکھا۔ اُن سے عزل کا مسئلہ پوچھا۔ انہوں نے کہا ہم  
غزوہ بنی مصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے  
اور عرب کے چند قیدی ہمارے ہاتھ آئے اس وقت ہم کو  
عورتوں کی خواہش تھی اور عورت سے الگ رہنا ہم کو مشکل  
پڑ گیا۔ ہم نے چاہا عزل کریں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے پوچھا آپ نے فرمایا عزل کر سکتے ہو۔ کچھ قباحت  
نہیں۔ جو جان قیامت تک کبھی پیدا ہونے والی ہے  
وہ ضرور پیدا ہوگی۔

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر  
بن عبد الحمید نے انہوں نے عمارہ بن ققاع سے انہوں نے  
ابو زرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کمائیں تو  
بنی تميم سے برابر محبت کرتا رہا۔

دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد سلام نے  
بیان کیا کہا ہم کو جریر بن عبد الحمید نے خبر دی۔ انہوں نے میغیرہ  
سے انہوں نے حارث بن زید سے انہوں نے ابو زرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
تیسری سند اور میغیرہ نے عمارہ سے روایت کی انہوں نے  
ابو زرہ سے۔ انہوں نے ابو ہریرہ سے۔ انہوں نے کمائیں برابر

۱۔ عزل کہتے ہیں انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینے کو تاکہ رحم میں مٹی نہ پہنچے اور عورت کو حمل نہ رہے ۲۔ ہمارے محل کرنے سے اس  
کی پیدائش رک نہیں سکتی امام شافعی کے نزدیک نوڈی سے مطلقا عزل جائز ہے اور آزاد عورت سے اس کی اجازت سے بعضوں نے  
اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ اس میں قطع اور تقییل نسل ہے ۳۔ منہ



تَبَيَّنَ مِنْهُ ثَلَاثٌ سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ قَالَ وَجَاءَتْ مَدَنًا قَاهُمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ مَدَنَاتُ قَوْمِنَا وَكَأَنْتَ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ هُنْدُ عَابَتْهُ فَقَالَ أَحْوَقُ بِمَا فَا تَحَامِنُ وَكَذَلِكَ سَمِعْتُهُ.

بابُ تَضَلُّلِ مَنْ أَذَبَ جَارِيَةً وَهِيَ ۱۰۷۶ مُحَمَّدٌ شَكَرَ اسْتَنْقِ بَنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُطَرِّبٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ جَارِيَةٌ فَكَانَ أَحْسَنَ إِلَيْهَا ثَلَاثَ أَغْنَقِيهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ.

بابُ تَحْوِيلِ النِّسَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِيدَ إِخْوَانَكُمْ فَاطْعُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَكَافِّرُوا بِهِ شِرْكًا وَابْنُ الْوَالِدِ بْنِ إِحْسَانًا وَابْنُ الْقُرْبَى وَالْيَتِيمِ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجَنَبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنَبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَفِيًّا لَا نُفُوًّا لِلْقُرْبَى

بنی تیمم سے محبت کرتا رہتا ہوں جب سے ان کے متعلق میں نے تین باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں۔ آپ فرماتے تھے میری ساری امت میں بنی تیمم وصال کے بہت زیادہ مخالف ہوں گے اور ایک بار ایسا ہوا کہ بنی تیمم کی زکوٰۃ آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہماری قوم کی زکوٰۃ ہے اور ان میں کی ایک عورت حضرت عائشہؓ پاس قید تھیں آپ نے فرمایا۔ اس کو آزاد کر دے وہ حضرت اسماعیلؓ کی اولاد ہے۔

باب جو شخص اپنی لونڈی کو ادب اور علم سکھائے اکیس فضیل ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا۔ انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا۔ انہوں نے مطرف سے۔ انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو وہ اس کی اچھی طرح پرورش کرے۔ پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دو ہزار ثواب ملے گا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا غلام تمہارے بھائی ہیں (آدم کی اولاد) جو تم کھاؤ ان کو بھی کھاؤ سہ اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اللہ کو پوچھو اس کا سا بھی کسی کو نہ بناؤ اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار پڑوسیوں اور غیر پڑوسیوں اور پاس بیٹھنے والوں اور مسافروں اور غلام لونڈیوں سے اچھا سلوک کرو۔ اللہ اترنے والے بڑا مارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ آیت میں ذوالقربان سے

لے کیونکہ تیمم کا نسب یا اس سے نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے مل جاتا ہے ۱۱۷۶ اس پر درج اور تعلیم کا اور دوسرے نکاح اور آزادی کا ۱۱۷۷ اس حدیث کو ابامہاری نے باب مفرو میں منقول کیا ابوداؤد اور ترمذی نے ۱۱۷۸

الْقَرِيبَ وَالْجَنِّبَ الْغَرِيبَ الْجَارَ الْجُنُبَ  
يَعْنِي الْقَضَائِبَ فِي السَّفَرِ -

۱۰۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْأَحَدِ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا دَاوُدَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا دَاوُدَ  
الْفَارِسِيَّ وَكَانَ عَلَيْهِ سَلَامٌ وَعَلَى غُلَامِهِ سَلَامٌ عَنْ  
ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُهُ دَجَلًا فَشَكَانِي إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَعَزَّيْتَهُ بِأَيْدِيهِمْ قَالَ إِنْ إِخْوَانُكُمْ خَوْ لَكُمْ  
جَعَلَهُمُ اللَّهُ مَحْتًا أَيْدِيَكُمْ فَمَنْ كَانَ إِخْوَهُ  
مَحْتًا يَدِهِ فَلْيُطْعِمَهُ مِثْلَ يَدَيْهِمْ وَلْيُكْسِبَهُ  
مِثْلَ يَدَيْهِمْ وَلَا تُكَلِّمُوهُمْ مَا  
يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ  
مَا يَغْلِبُهُمْ فَاَعْيَبُوهُمْ

بَابُ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ  
رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ -

۱۰۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَكَايِكَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَالُ الْعَبْدِ

رشتہ دار اور جنب سے غیر یعنی اجنبی مراد ہے اور جارا جنب سے  
سفر کا رفیق -

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے  
شعبہ نے کہا ہم سے واصل بن حیان نے جو کبڑے تھے انہوں  
نے کہا معروہ بن سدید سے میں نے سنا - انہوں نے کہ میں نے  
ابو ذر غفاری (جنب بن جنادہ صحابی) کو دیکھا وہ ایک بوڑھا اپنے  
تھے ان کا غلام بھی (ویسا ہی) ایک بوڑھا ہم نے ان سے اس  
کی وجہ پوچھی - انہوں نے کہ میں نے ایک شخص سے گالی گلوچ کی تھی  
اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی آپ نے مجھ  
سے فرمایا تو نے اس کو ماں کی گالی دی پھر فرمایا دیکھو! تمہارے  
غلام لوٹ دی تمہارے بھائی بہن ہیں جو تمہاری خدمت کرتے  
ہیں اللہ نے ان کو تمہارا زیر دست کر دیا ہے پھر جس کو کوئی بھائی  
اس کا زیر دست (تابع دار) ہو وہ جو آپ کھائے شے اس کو بھی کھلائے  
جو آپ پینے اس کو بھی پینائے اور ان کو ایسے کام کی تکلیف مت  
دو جو ان سے نہ ہو سکے اگر ایسا کام کرنے کو کہو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔  
باب جو غلام اللہ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے  
صاحب کی بھی خیر خواہی اس کا ثواب -

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک  
سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا - غلام جب اپنے صاحب کی خیر خواہی کرے

سے یہ ابن عباس سے مروی ہے اس کو علی ابن ابی طلحہ نے بیان کیا اور جنب سے بعضوں نے یہودی اور نصرانی مراد رکھا ہے یہ ابن جریر اور ابن  
ابن حاتم نے نکالا اور جارا جنب کی تفسیر جو امام بخاری نے کی وہ مجاہد اور قتادہ سے منقول ہے ۱۰۷۸ منہ ۵۷ اس غلام کا نام معلوم نہیں ہے ۱۰۷۸ منہ ۵۷ کہ تم اپنا  
اور غلام کا لباس کیوں یکساں رکھتے ہو ۱۰۷۸ منہ ۵۷ کہتے ہیں وہ بلا لائے تھے موزن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضوں نے کہا ابو ذر  
کے بھائیوں میں کوئی تھے جیسے مسلم کی روایت میں ہے - یہ حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے ۱۰۷۸ منہ ۵۷ یہ حکم اکثر علماء کفر دیکھ استحقاقاً  
سنجہ اور ابو ذر اسی پر عمل کرتے جو افضل ہے یعنی غلام لوٹ دی کو اپنے برابر کھلاتے اور پیناتے تھے ۱۰۷۸ منہ ۵۷ یہ حکم صحیح ہے ۱۰۷۸ منہ ۵۷ اس حدیث  
سے ان پادریوں کو شرمندہ ہونا چاہیے جو اسلام پر یہ عیب لگاتے ہیں کہ اس میں غلامی جائز ہے یہ غلامی کیا ہے فرزدی سے مراد کہ ۱۰۷۸ منہ

إِذَا نَصَحَ سَيِّدُهُ وَأَخْسَنَ عِبَادَةً رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَثْرَتَيْنِ.

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا نَاصِحًا نَادِيًّا بَيْنَهُمَا وَاسْتَقْرَفَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَمْ أَجْلِدْهَا وَآتَيْتُهَا عَبْدًا أَدْبَى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ.

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ السَّبْيِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَوْنًا أَلْعَمَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ وَبَرٌّ أَوْ حُرٌّ كَأَجْنَبَتِ أَنْ أَمُوتَ وَ أَسَاءَ مَمْلُوكٌ.

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعَشِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

اود اپنے مالک (خدا) کی عبادت اچھی طرح بنالائے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے صالح سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو بڑہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اس کو اچھی طرح ادب سکھائے یہ تعلیم دے اور اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ اسی طرح جو غلام اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی۔ اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا میں نے سعید بن سبیب سے سنا وہ کہتے تھے ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام نیک نخت ہو (اللہ کا حکم بجالائے)۔ اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ ابو ہریرہؓ نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میرے جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا نہ ہوتا اور حج ادا کرنا کی خدمت تو میں یہی پسند کرتا کہ غلام رہ کر مروں۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے اعش سے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام

۱۔ اسلام کی شریعت میں عورت مرد سب کو تعلیم دینا چاہیے یہاں تک کہ لونڈی غلام کو بھی دوسری حدیث میں ہے کہ علم کا حامل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے جہاں کے مسلمان اپنی اولاد کو تعلیم نہیں دیتے پھر یا نیک لونڈی غلاموں کو۔ اسی وجہ سے کہ وہ دوسری قوموں سے مطلوب ہو رہے ہیں اللہ ان کو نیک توفیق دے۔ ۲۔ منہ سلہ ابو ہریرہؓ کا مطلب یہ ہے کہ غلام پر جہاد فرض نہیں ہے اسی طرح حج اور وہ بغیر اپنے مالک کی اجازت کے حج کے لیے جا ہی نہیں سکتا اسی طرح اپنی ماں کی خدمت بھی آزادی کے ساتھ نہیں کرتا اس لیے اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو میں آزاد کی کی نسبت کسی غلام رہنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمَ مَا لَاحِدٍ هِمَّ يُجْنِبُ عِبَادَةَ  
رَبِّهِ وَيَقْصُرُ لِسَبْدِهِ ۝

**باب ۲۳** كَذَاهِيَةِ الشَّطَوْدِلِ عَلَى  
الْمَرْثِيَةِ وَقَوْلِهِ عَبْدِي أَوْ أَمَتِي وَقَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ  
وَقَالَ عَبْدٌ أَمَلْتُكُمْ وَأَلْقَيْتُكُمْ هَا كَذَى  
الْبَابِ وَقَالَ مِنْ نَبِيِّكُمْ الْمُؤْمِنَاتِ  
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُ  
الرَّسُولِ سَيِّدُكُمْ قَاذِكُكُمْ فِي عِنْدِ  
رَبِّكَ سَيِّدُكُمْ وَ مَنْ  
سَيِّدُكُمْ ۝

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَ أَحْسَنَ عِبَادَةً  
رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ۝

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ إِبْنِ مُوسَى عَنْ

کے لیے یہ کیا اچھی بات ہے کہ اپنے خدا کی اچھی طرح عبادت اور  
اپنے صاحب کی خیر خواہی کرے ۔

**باب**۔ غلام پر دست درازی کرنا (یا اپنے تئیں اعلیٰ سمجھنا  
اور یوں کتابیہ میرا غلام ہے یا لونڈی مکر وہ ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے  
(سورہ نور میں) فرمایا اور نیک نعت تمہارے لونڈی غلاموں میں اور  
(سورہ نمل میں) فرمایا غلام مملوک اور (سورہ یوسف میں) فرمایا دونوں نے  
اپنے آقا کو دروازے پر پایا ۔ اور (سورہ نسا میں) میں فرمایا تمہاری  
مسلمان لونڈیوں میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے)  
فرمایا اپنے سردار کے لیے کو اٹھو ۔ اور اللہ نے (سورہ یوسف میں)  
فرمایا اپنے رب سردار سے میرا ذکر کیجیو اور آنحضرت نے (نبی سلمہ) سے  
پوچھا تھا تمہارا سردار کون ہے ؟

ہم سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم نے یحییٰ قطانی  
انہوں نے عبید اللہ سے کہا ۔ محمد سے نافع نے بیان کیا انہوں نے  
عبید اللہ بن عمر سے ۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے  
فرمایا جب غلام خیر خواہی سے اپنے مالک کا کام کرے اور اپنے پروردگار  
کی اچھی طرح سے عبادت کرے تو اس کو دو ہزار ثواب ملے گا ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسامہ نے انہوں نے  
برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے

۱۔ حافظ نے کہا کہ بہت تنزیہی مراد ہے کیونکہ غلام سے اپنے تئیں اعلیٰ سمجھنا ایک طرح کا تکبر ہے غلام بھی ہماری طرح خدا کا بندہ ہے ۔ آدمی اپنے  
تئیں جانور سے بھی بدتر سمجھے غلام تو آدمی ہے اور ہماری طرح آدمی کی اولاد ہے اور غلام لونڈی اس وجہ سے کہنا مکروہ ہے کہ کوئی اس سے حقیقی معنی نہ  
سمجھے کیونکہ حقیقی بندگی تو خدا کے سوا اور کسی کے لیے نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ ۱۵ اس آیت سے امام بخاری نے غلام اور لونڈی کہنے کا جواز ثابت کیا ۱۶ منہ  
۱۷ اس آیت سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ غلام اپنے مالک کو سید کہہ سکتا ہے جس کے معنی سردار اور صاحب اور آقا اور خاوند اور خداوند  
کے ہیں ۱۸ منہ ۱۹ یعنی سعد بن معاذ کے لیے یہ حدیث موصول کتاب البخاری میں مذکور ہوئی ۲۰ منہ ۲۱ یہ حضرت یوسف کا قول اللہ تعالیٰ نے نقل فرمایا  
جو انہوں نے ایک قیدی سے کہا تھا جو پھوٹنے والا تھا اور بادشاہ کا ساتھی تھا ۲۲ منہ ۲۳ اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا جابر بن عبد  
۲۴ منہ ۲۵ ترجمہ باب اس سے ملتا ہے کہ غلام کو عبد فرمایا اور مالک کو سید ۲۶ منہ ۲۷ اللہ تعالیٰ ۱۸ منہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّمْلُوكُ  
الَّذِي يُخَيِّنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي إِلَى  
سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّوِيحَةِ  
وَالطَّاعَةِ لَمْ أَنْجِدْ إِيَّاهُ.

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَاهُ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ  
أَلْحَمْدُ رَبِّكَ وَصِفَى رَبِّكَ اسْتَقِ رَبِّكَ  
وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مُؤَلَّى وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ  
عَبْدِي أَمْيَنُ وَلَا يَقُلْ قَتَايَ وَفَتَايَ وَغُلَاظِي  
۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
ابْنُ حَارِثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آغَتْهُ نَيْبَاتَا  
لَهُ مِنَ الْعَبِيدِ فَكَانَ مِنَ الْمَالِ مَا يُلْعَقُ فِيمَنْ  
يَهُوْمُ عَلَيْهِ فِيمَنْ عَدَلٍ وَاعْتَقَ مِنْ قَائِلِهِ وَإِلَّا نَقَدَ  
عَقَقَ مِنْهُ.

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جُبَيْرِ  
بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
رَسُولٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ.

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مملوک  
(غلام) جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے  
مالک کی جیسی لائق ہے غلوں اور خیر خواہی کے ساتھ خدمت کرے  
اس کو دو ہزار ثواب ملے گا۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے  
کہا ہم کو معمر نے خبر دی۔ انہوں نے ہمام ابن منبہ سے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان  
کرتے تھے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے (غلام لونڈی کو)  
یوں نہ کہے اپنے خوب (مالک) کو کھانا کھلا۔ اپنے رب کو وٹو کر  
اپنے رب کو پانی پلا بلکہ یوں کہے اپنے سردار، اپنے آقا کو اور کوئی  
تم میں یوں نہ کہے میرا غلام، میری لونڈی بلکہ یوں کہے میرا چھوٹا چھوٹا غلام نہ  
ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عازم  
نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد  
کر دے۔ اور اس کے پاس غلام کی قیمت کے برابر مال ہو تو اس  
کی واجبی قیمت لگا کر اس کے مال میں سے پورا آزاد ہو جائیگا ورنہ  
بیتنا آزاد ہو، اتنا ہی ہے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں  
نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا۔ انہوں نے  
عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم

لے رب کا لفظ کہنے سے منع فرمایا۔ اسی طرح غلام لونڈی کا تاکہ شرک کا شائبہ نہ ہو گا ایسا کہنا مکروہ ہے حرام نہیں۔ جیسے قرآن میں ہے (وَإِذَا كُنْتُمْ فِي عَذَابِكُمْ  
بعضوں کے کہا پکارے وقت اس طرح پکارنا منع ہے عرمن مجازی معنی جب مراد لیا جائے تو تعاقب و تدبیر فعل مکروہ ہو گا اور یہی وجہ ہے کہ علماء  
نے عبد اللہ بنی یا عبد الحمید ایسے ناموں کا لکھنا مکروہ سمجھا ہے اور ایسے ناموں کا لکھنا شرک اس معنی کو کہ ہے کہ ان میں شرک کا ایسا نام یا شائبہ  
ہے اگر حقیقی معنی مراد ہو تو خلیک شرک ہے اگر مجازی معنی مراد ہو تو شرک نہ ہو گا کہ بہت میں شک نہیں ۳۷ منہ ۳۷ اس حدیث کو اس واسطے لائے  
ہیں کہ اس میں عبد کا لفظ غلام کے لیے ہے ۳۷ منہ

لَكُمْ دَارٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَاَلَا مَبْرُؤٌ  
الَّذِي عَلَى النَّاسِ كِلَاجٌ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ  
وَالرَّجُلُ كِلَاجٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ  
عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ سَرَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَذَلِكَ  
رَجْعِيٌّ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ سَرَاعٌ عَلَى مَالِ  
سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَكَا فُكِّلَكُمْ  
سَرَايِعٌ وَكُنْكُمْ مَسْئُولُونَ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَمْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَرَسْتَ الْأَمَةَ فَاجْلِدْهَا هَاتِمًا إِذَا دَرَسْتَ فَاجْلِدْهَا هَاتِمًا إِذَا دَرَسْتَ فَاجْلِدْهَا فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ السَّارِعَةِ يُعَوِّفَا وَلَكُمْ بِضْعَانِ.

بَابُ الْبَابِ إِذَا آتَاكَ خَادِمٌ مِنْ بَطْعَانِ ۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَمْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدَكُمْ خَادِمٌ مِنْ بَطْعَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَادِلْهُ لِقَسَمًا

میں ہر ایک شخص حاکم ہے اور (قیامت کے دن) اس رعیت کی اس سے پوچھ ہوگی۔ ایک تو واقعی حاکم (بادشاہ یسوع لوگوں پر وہ حکومت کرتا ہے ان کی باز پرس اس سے ہوگی دوسرے آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اس کی رعیت کی اس سے پوچھ ہوگی۔ تیسری عورت جو اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے اور اپنی اولاد کی ان کی باز پرس اس سے ہوگی۔ چوتھے غلام اپنے مالک کے مال کا حاکم ہے اس سے اس کی پوچھ ہوگی سن لو تم میں ہر ایک حاکم ہے اور اس کی رعیت کی اس سے باز پرس ہوگی۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے۔ انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود نے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا اور زید بن خالد سے۔ ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا لونڈی جب زنا کر اٹھے تو اس کو حد مارو۔ کوڑے لگاؤ۔ پھر اگر زنا کر اٹھے پھر کوڑے مارو پھر اگر زنا کر اٹھے پھر کوڑے لگاؤ۔ تیسری بار یا چوتھی بار میں یہ فرمایا۔ اس کو بیچ ڈالو بالوں کی ایک رسی ہی کے بدل سہی۔

باب۔ جب خدمت گار کھانا لے کر آئے۔ ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو محمد بن زید نے خبر دی۔ کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خدمت گار کھانا لے کر آئے تو اگر اپنے ساتھ اس کو نہ بٹھائے تو خیر ایک نوالہ یادو

۱۰۔ ترجمہ باب میں سے نکلتے ہیں کہ غلام کو بعد فرمایا یہ حدیث اور بھی ٹور چکی ہے ۱۱۔ منہ ۱۲۔ اس حدیث کو اس لیے لائے کہ اس میں لونڈی کے لیے امر کا لفظ فرمایا اسطرحی نے کہا اس حدیث کے لالے سے یہ مقصود ہے کہ جب لونڈی زنا کر اٹھے تو اس پر دسے دوازی منع نہیں ہے بلکہ اس کو سزا دینا ضرور ہے ۱۳۔ منہ ۱۴۔ یہ فرمایا رادی کی شکل ہے کہ آپ نے تیسرے بار میں بیچنے کا حکم دیا یا چوتھی بار میں ۱۵۔ منہ

اَوْ لَقَسْتَنِ اَوْ اَكَلْتَنِ اَوْ اَمَلْتَنِ فَاِنَّكَ رَزِي  
عِلَاجَةً۔

**باب ۲۷** التَّبَعُ دَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ  
وَسَبَّ النَّبِيَّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ  
لِأَيِّ السَّيِّدِ۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَلَكَكُمْ رَجُلٌ  
وَمَسْئُولٌ عَنْ رِعِيَّتِهِ فَإِلَّا مَالُ دَاعٍ رَى  
مَسْئُولٌ عَنْ رِعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَغْلَبِهِ  
دَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ سَرِعَتِهِ وَالْمَرْءُ فِي  
فِي بَيْتٍ رَجَعًا رَاعِيَةً وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ  
رِعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ  
مَسْئُولٌ عَنْ رِعِيَّتِهِ قَالَ فِيمَنْ مَسْئُولٌ هَؤُلَاءُ  
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحِبُّ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ  
أَيِّهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ سَرِعَتِهِ  
فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ  
عَنْ رِعِيَّتِهِ۔

**باب ۲۸** إِذَا غَرَبَ الْعَبْدُ فَلْيَحْتَسِبْ لَوْحَةً  
۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ

لَوْ لَسَ يَا أَيْكَلَقْمَةً يَدُ وَلَقَمْتَهُ اس كودے دے کیونکہ اسی نے  
اس کو تیار کرنے کی تکلیف اٹھائی۔

**باب** غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مال اس کے صاحب کا قرار  
دیا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی  
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ بن عمر نے  
خبر دی۔ انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے تم میں ہر شخص (ایک  
طرح کا) حاکم ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا۔ امام (بادشاہ)  
تو حاکم ہی ہے اس سے تو اپنی رعیت کی باز پرس ہوگی آدمی بھی  
اپنے گھر والوں کا حاکم ہے۔ اس سے بھی ان کی باز پرس ہوگی اور  
عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھی  
جائے گی اور خادم (لوٹڈی غلام) بھی اپنے مالک کے مال  
سے پوچھا جائے گا وہ اس کا نگہبان ہے عبد اللہ بن عمر نے  
کہا یہ باتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں اور میں سمجھتا  
ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا بھی  
نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت (باپ کے مال) کی پوچھ  
ہوگی۔ غرض تم میں ہر کوئی حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا  
کی پوچھ ہوتی ہے۔

**باب** اگر کوئی غلام لوٹڈی کو مارے تو منہ پر نہ مارے  
ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ  
بن وہیب نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا۔ ابن وہیب

سہ جہانے حکم استعابا ہے اگر اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو غیر ایسی کھانے میں سے ایک قلمہ یاد رکھنے خادم کے لیے ہنہ دینے کا حکم وجوہا ہے  
بعضوں نے کہہ دیا بھی استعابا ہے ۱۲ منہ

وَأَخْبَرَنِي ابْنُ قُلَاحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِذَا عَاثَلَ أَحَدُكُمْ كُفْرًا فَلْيَجْتَنِبِ  
الْوُجْهَ .

## کتاب المکاتیب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝  
بَابُ ۱۲۱۱ اِثْمٌ مِّنْ قَذَفَ  
مَمْلُوكًا .

بَابُ الْمَكَاتِبِ وَجُزْئِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ خَمْسٌ  
وَقَوْلُهُ وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ الرِّكَابَ  
مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ

نے کہا مجھ کو فلاں کے بیٹے (ابن سمان) نے خبر دی۔ انہوں نے  
سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ (ابو سعید) سے۔ انہوں نے  
ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

دوسری سند۔ اور امام بخاری نے کہا ہم سے عبد اللہ بن محمد  
مسند میں نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے  
خبر دی انہوں نے ہشام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ جب  
کوئی مار پیٹ کر سے تو منہ پر مارنے سے بچا رہے۔

## کتاب مکاتیب کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
باب جو اپنی غلام لونڈی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائے  
اس کا گناہ۔

باب۔ مکاتیب اور اس کی قسطوں کا بیان۔ ہر سال میں  
ایک قسط اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا تمہاری غلام لونڈیوں  
میں سے جو مکاتیب بننا چاہیں ان کو مکاتیب کرو۔ اگر تم ان میں بھلائی پائے

۱۔ ابن سمان کا نام امام بخاری نے ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ ضعیف ہے اس کو امام مالک اور امام احمد نے جھوٹا کہا اور امام بخاری نے اس کی روایت  
اس مقام کے سوا اور کہیں اس کتاب میں نہیں نکالی اور یہاں بھی بطور متابعت کے۔ کیونکہ امام مالک اور عبد الرزاق کی روایت بھی بیان کی ۱۱۷۷  
اسلم کی روایت میں صاف اذاعزب ہے اور اس حدیث میں گو غلام کو مارنے کی صراحت نہیں ہے مگر امام بخاری نے اس طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو انہوں نے  
ادب مفرد میں نکالا اس میں یوں ہے اذاعزب احدکم خادمہ یعنی جب کوئی تم میں اپنے خادم کو مارے حافظ نے کہا یہ علم ہے خواہ کسی حدیث میں مارے یا تعزیر  
میں۔ ہر حال میں منہ پر نہ مارنا چاہیے اس کی وجہ مسلم کی روایت میں یوں مذکور ہے کیونکہ اللہ نے آدم کو اس کی صورت پر بنایا یعنی مارکھانے والے شخص کی  
صورت پر بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا ۱۱۷۸ اس کتاب اس غلام یا لونڈی کو کہیں گے جس کو مالک یہ کہہ دے  
کہ اگر تو اتنا رویہ اتنی قسطوں میں ادا کر دے تو آزاد ہے ۱۱۷۹ اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ شاید انہوں نے باب قائم کر لینے  
کے بعد حدیث لکھنا چاہی ہوگی مگر اس کا موقع نہ ملا اور کتاب الحدود میں انہوں نے ایک حدیث روایت کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ جو کوئی اپنے غلام  
یا لونڈی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اس کو قیامت کے دن کوٹے پڑیں گے بعض نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے ۱۱۸۰ عرب میں تمام معاملات تاروں  
کے طالع پر ہوا کرتے تھے کیونکہ وہ حساب نہیں جانتے تھے وہ یوں کہتے تھے جب فلاں تارا نکلتے تو یہ معاملہ ہو گا اسی وجہ سے قسط کو رقم کہنے لگے تخم کہتے ہیں تارے  
کو بدل کتابت میں خواہ سالانہ قسطیں ہوں خواہ ماہانہ ہر طرح جائز ہے اور کم سے کم دو قسطیں ہونا ضرور ہے اور مالک اور ضعیف نے کمال بدل کتابت نقدی ٹھکانا درست  
ہے ۱۱۸۱ یہ سمجھ کر وہ کماٹی کے لالچ اور ایماندار میں اپنا بدل کتابت ادا کریں گے محنت مزدوری کر کے۔ یہ نہیں کر لوگوں سے جھیک مانگتے پھر یہ ان کو ستائیں ۱۱۸۲



إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا دَأْتُوهُمْ مِنْ مَالِ  
اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ وَقَالَ دَوْخٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَوَاجِبُ عَلَى إِذَا عَلِمْتُ لَهُ  
مَالًا أَنْ أَكَاتِبَهُ قَالَ مَا أَزَاكَ إِلَّا وَاجِبًا  
وَقَالَ عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ تَأْثُرُ  
عَنْ أَحَدٍ قَالَ لَا لَكُمْ أَخْبَرَنِي أَنَّ مُوسَى  
ابْنَ أَبِي خَبْرَةَ أَنَّ سِيرِينَ سَأَلَ أَنَسًا  
الْمَكَاتِبَةُ دَكَانَ كَثِيرًا لِمَالِ قَابِي فَأُطْلِقَ  
إِلَى عُمَرَ فَقَالَ كَاتِبُهُ قَابِي فَضَرَبَهُ  
بِالْيَدِ دَرَّةً وَتَنَلُو عُمَرَ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ  
فِيهِمْ خَيْرًا فَكَاتِبُهُ وَقَالَ أَلَيْسَ حَدَّثَنِي  
يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ عُمَرُوهُ قَالَتْ  
عَائِشَةُ رَمَى ابْنَ بَرِيرَةَ دَخَلْتُ عَلَيْهَا  
تَسْتَعِينِي فِي كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَشِيسَةٌ أَدَانِ  
تَجِئْتُ عَلَيْهَا فِي خُبْسٍ سَنِئْتُ فَقَالَتْ  
لَهَا عَائِشَةُ وَفِيْسَتْ فِيمَا أَزَايْتُ إِنْ عُدْتُ  
لَكُمْ عُدَّةً وَاحِدَةً أَيْبُغِيكَ أَعْلَى فَأَقْبَلَتْ

اور اللہ کا مال جو اس نے تم کو دیا ہے ان کو بھی اس میں سے دو  
اور روح بن عبادہ نے ابن جریر سے نقل کیا ہے میں نے عطارد بن ابی  
رباع سے پوچھا اگر میں سمجھوں کہ میرا غلام ملدار ہے اور وہ مکاتیب بننا  
چاہے تو کیا مجھ پر واجب ہے اسکا مکاتیب کر دینا انہوں نے کہا میں تو واجب ہی  
سمجھتا ہوں اور عمرو بن دینار نے کہا میں نے عطارد سے پوچھا کیا تم یہ کسی روایت  
کرتے ہو انہوں نے کہا نہیں پھر انہوں نے موسیٰ بن انس سے نقل کیا کہ  
سیرین نے انس سے یہ چاہا۔ اس کو مکاتیب کر دیں وہ ملدار تھا۔  
انس نے قبول نہ کیا۔ سیرین حضرت عمرؓ سے پاس گئے۔ انہوں  
نے انس سے کہا۔ اس کو مکاتیب کر دے۔ انس نے نہ مانا  
حضرت عمرؓ نے ان کو درے سے مارا اور یہ آیت پڑھی فَكَاتِبُوهُمْ  
إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا۔ پھر انس نے ان کو مکاتیب کر دیا اور لیث نے کہا مجھ  
یونس نے بیان کیا۔ انہوں نے ابن شہابؓ کے عروہ نے کہا۔ حضرت  
عائشہؓ نے کہا۔ بریرہؓ ان کے پاس آئی اپنی بدل کتابت میں  
مدد مانگنے کو۔ اس کو پانچ اوقیہ چاندی پانچ سال میں دنیا  
فقیہہ (حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ کو آزاد کرنا پسند کیا) اور کہنے لگیں  
بتلا اگر میں یہ پانچ اوقیہ تیرے مالکوں کو ایک مشمت  
دے دوں تو وہ تجھ کو میرے ہاتھ بیچ ڈالیں گے یا

لہ یعنی تم بھی کچھ ان کی مدد کو اس طرح کر ان کو اپنے پاس سے کچھ روپیہ مہیہ دیا بدل کتابت میں سے کچھ معاف کرو ۱۲ من ۱۰ اس کو اسماعیل قاضی نے  
احکام القرآن اور عبد الرزاق اور شافعی نے وصل کیا ۱۲ من ۱۰ ہمارے اصحاب میں سے امام بن حزم اور ظاہر یہ کے نزدیک اگر غلام مکاتیب کا خواہاں  
ہو نہ لاک پر مکاتیب کر دیا تو واجب ہے کہ اگر قرآن میں کچھ غلطی ہو تو اسے جو عیب کے لیے ہوتا ہے بھروسہ کے لیے یہ امر استحباً ہے ۱۲ من ۱۰ یعنی وجوب  
کا قول کسی صحابی سے تم نے سنا ہے یا اپنے قیاس اور رائے سے کہتے ہو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمرو بن دینار نے عطارد سے پوچھا کیا تم  
نے کہا سمیع نہیں ہے بلکہ ابن جریر نے  
مسند میں قال عمرو بن دینار دخل معترضہ ہرگا اور نفی کی روایت میں یوں ہے وقال عمرو بن دینار یعنی عمرو بن دینار بھی وجوب کے قابل ہوتے ہیں اور  
ترجمہ یوں ہوگا اور عمرو بن دینار نے بھی اس کو واجب کہا ہے ابی جریر نے کہا میں نے عطارد سے پوچھا کیا یہ تم کسی سے روایت کرتے ہو ۱۲ من ۱۰ سیرین نے  
کے غلام تھے اور یہ دلدل میں سیرین کے جو بڑے مشہور تابعین اور فقہاء میں سے ہیں اور علم تعبیر میں بڑا کمال رکھتے تھے اس روایت کو عبد الرزاق اور ابی  
نے وصل کیا ۱۲ من ۱۰ اس سے یہ ظاہر کہ حضرت عمرؓ بھی اس کے وجوب کے قائل تھے جیسے امام ابی حزم اور ظاہر یہ کا قول ہے ۱۲ من ۱۰ اس کو ذہبی نے نہایت میں وصل کیا ۱۲ من ۱۰

وَلَا ذَرْبَ لِي فِي قَدْ هَبْتِ بَرِّيَّةً أَوْ إِلَى أَهْلِكَ  
فَعَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَعَالُوا إِلَّا الْآنَ  
يَكُونُونَ لَنَا الْوَلَاءُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَنَخَلْتُ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَكْتُ  
ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقْنِيهَا إِنَّمَا الْوَلَاءُ  
لِمَنْ أَعْتَقَى ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ سِرِّجَالٍ  
يَشْتَرِطُونَ ثُمَّ رُطِطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ  
اللَّهِ مِنْ اشْتَرِطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ  
اللَّهِ فَهُوَ بِاطِلٌ شَرَطَ اللَّهُ أَحَقُّ وَ  
أَوْثَقُ.

نہیں؛ اگر بیچیں تو میں تجھ کو آزاد کر دوں گی اور تیری ولایت  
میں لوں گی۔ بریرہ نے جا کر اپنے مالکوں سے یہ  
بیان کیا۔ انہوں نے نہ مانا مگر اس شرط پر کہ  
ولایت ہم لیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں یہ  
سُن کر اس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس گئی اور آپ  
سے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالک ایسا کہتے ہیں آپ  
نے فرمایا تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید لے اور آزاد کر دے  
ولایت تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ بعد اس کے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے) کھڑے ہوئے فرمایا  
لوگوں کو کیا ہو گیا ہے ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی اصل  
اللہ کی کتاب میں نہیں ہے جو کوئی ایسی شرط لگائے جس کی اصل  
اللہ کی کتاب میں نہیں ہے وہ محض لایعنی ہے اللہ کی مقرر کی  
ہوئی شرط زیادہ عمل کرنے کے لائق اور مضبوط ہے۔

باب۔ مکاتب سے کوئی شرطیں کرنا درست ہے اور بخض  
ایسی شرط لگائے جس کا ثبوت اللہ کی کتاب سے نہ ہو تاہو اس باب  
میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے  
ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے۔ انہوں نے  
ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے۔ ان سے حضرت عائشہ رضی  
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہؓ کو نڈی ان کے پاس آئی اپنی کتابت کا روپیہ  
ادا کرنے میں ان کی مدد چاہتی تھی اور اس نے اس روپیہ میں سے  
کچھ ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا اپنے مالکوں کے  
پاس لوٹ جا۔ ان سے کہہ اگر وہ پسند کریں تو میں تیری کتابت کا  
روپیہ ادا کر دیتی ہوں اور تیری ولایت میں لوں گی۔ بریرہؓ نے اپنے

باب ۲۸ مَا يَجُوزُ مِنَ شُرُوطِ  
النِّكَاحِ وَمَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ  
اللَّهِ نَبِيٌّ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۱۰۹۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اَللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُهَا  
فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا  
شَيْئًا قَالَتْ لِمَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ اِلَيَّ اَهْلِكَ  
فَاِنْ اَحْبَبُوْا اَنْ اُتْعَى عَنْكَ كِتَابَتُكَ وَيَكُوْنُ  
ذَلَاوَكِ لِيْ فَعَلْتُ ذَلَاوَكُكَ ذَلِكُ

۱۰۹۱ یعنی اللہ کی کتاب کے خلاف ہو ابی بلال نے کہا اللہ کی کتاب سے اس کا حکم مراد ہے خواہ اس کی کتاب سے ثابت ہو خواہ اجماع سے ۱۰۹۱ منہ ۱۰۹۱  
حدیث کے موصولہ ذکر ہوگی ۱۰۹۱ منہ

بِرَبْوَةٍ إِلَىٰ أَهْلِهَا فَأَبَوْا أَنْ يُوَثَّقُوا فِيهَا كُنْتُ لِرَبِّهِمْ  
 أَنْ تَخْتَلِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ وَلَا يَكُونُ  
 لَنَا فَنَدَّ كَرُثَ ذِيكَ لِيَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا  
 الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ كَأَمَّ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَانَ  
 أَتَاكِ يَشْتَرِيكَ شَرُّ مَا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ  
 اللَّهِ مِنْ شَرْطٍ شَرْطًا لَيْسَ فِي  
 كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَّكَ  
 مِائَةَ مَسْرُوقَةٍ شَرَّطَ اللَّهُ أَحَقَّ وَ  
 أَوْثَقَ.

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
 أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَاكَ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ  
 أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتَعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا  
 عَلَى أَنْ وَكَلَاءُ هَالِكًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعْلِكُ ذَلِكَ فَإِنَّمَا  
 الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

بَابُ ۷۲۹ اسْتِعَانَةُ الْمَغَاتِبِ  
 وَرَسُولِهِ النَّاسِ.

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

مالکوں سے یہ ذکر کیا۔ انہوں نے نہ مانا اور کہنے لگے اگر حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا کو ثواب کی نیت سے تیرے ساتھ کچھ سلوک کرنا منظور ہے  
 تو کہیں باقی ولادت تو ہم لیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ان سے فرمایا تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو مول لے کر آزاد کر دے۔ ولادت تو  
 اسی کو ملے گی جو آزاد کر دے راوی نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم (خطبہ منانے کو) کھڑے ہوئے فرمایا لوگوں کا کیا  
 حال ہے ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں  
 پتہ تک نہیں جو شخص ایسی شرطیں لگائے جو اللہ کی کتاب  
 میں نہ ہوں وہ ان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا گو سو بار  
 شرط لگائے اللہ کی شرط سب سے زیادہ معقول اور  
 مضبوط ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام  
 مالک نے خبر دی۔ انہوں نے نافع سے۔ انہوں نے عبد اللہ  
 بن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ انہوں نے کہا حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
 عنہا نے ایک لونڈی کو مول لے کر آزاد کرنا چاہا اس کے مالک کہنے لگے  
 ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ ولادت ہم لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ان سے فرمایا تو اپنا کام کر (خرید کر کے آزاد کر دے)  
 ولادت اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

باب اگر مغاتب دوسروں سے مدد چاہے اور لوگوں سے  
 سوال کرے (تو کیسا؟)

ہم سے عبید بن اسفیل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابو اسامہ

۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی کتاب سے ان کا عدم جو ریا عدم جو ریا ثابت ہو اور یہ مطلب نہیں ہے کہ جو شرط اللہ کی کتاب میں مذکور نہ  
 ہو اس کا لانا یا بل ہے کیونکہ میں نے کئی کفالت کی شرط ہوتی ہے کبھی نہیں یہ شرط ہوتی ہے کہ اس قسم کے رد یہ ہوں یا اتنی مدت میں دینے جائیں پس یہ شرطیں  
 صحیح ہیں۔ اگر اللہ کی کتاب میں ان کا ذکر نہ ہو کیونکہ یہ شرطیں مشروع ہیں ۲۔

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ  
جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتِبَتْ أَهْلِي  
عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ وَزَيْدَةٌ فَأَمْسَيْتُ  
فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَحَبَّ أَهْلِكَ أَنْ أُعْذِمَا  
لَهُمَا عُدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكَ فَعَلْتُ وَ  
يَكُونُ وَلَا وَكُلَّ بِي فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِهِمَا  
فَأَبَدُوا ذَلِكَ عَلَيْهِمَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ  
ذَلِكَ عَلَيْهِمَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ  
لَهُمَا فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ  
خُذِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِي لِي لَهَا الْوَلَاءُ  
يَا نَسَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ  
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ  
أَمَا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَشْتَرِطُونَ  
شَرْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَايْمَانُهُمْ  
لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ فَإِنْ  
كَانَ مِائَةً شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَ  
شَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ. مَا بَالُ سِرْجَالٍ  
مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتَقَ يَانُلَانُ  
وَلِي الْوَلَاءُ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

**بَابُ بَيْعِ الْكُتُبِ إِذَا رَضِيَ وَ**

باب بیع الکائب اِذَا رَضِيَ وَ

نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے اپنے بانیوں  
نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بریرہؓ (میرے پاس) آئی کہنے  
لگی میں نے اپنے مالکوں سے نوافقیہ چاندی پر کتابت کی ہے ہر سال  
ایک اوقیہ۔ تو میری مدد کر۔ میں نے کہا اچھا اگر تیرے مالک  
چاہیں تو میں ان کو نوافقیہ ایکسٹ دے دیتی ہوں اور تجھ کو آزاد  
کر دیتی ہوں۔ تیری ولاء میں لوں گی۔ وہ اپنے مالکوں پاس گئی ان سے  
کہا انہوں نے نہ مانا (کہا ولاء ہم لیں گے) پھر بریرہؓ آئی اور کہنے  
لگی میں نے ان سے گفتگو کی لیکن وہ اس شرط سے ماننے میں کدوا  
وہ لیں۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے  
مجھ سے پوچھا میں نے عرض کر دیا آپ نے فرمایا تو اس کو (دول  
لے کر) آزاد کر دے اور ولاء انہی کو دینا قبول کر لے  
ولاء تو اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہؓ نے  
کہا۔ پھر آپ لوگوں کو خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے پہلے اللہ  
کو سراہا۔ اس کی تعریف کی پھر فرمایا اَنَا بَعْدُ تَمَّ مِیں  
سے بعضے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے (کیا دیوانے ہیں) ایسی  
شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں وجود ہی نہیں ہے  
دیکھو جو شرطیں اللہ کی کتاب میں نہ ہوں وہ محض لغو ہیں اگرچہ سو  
شرطیں ہوں یا سو بار لگائی جائیں اللہ کا جو حکم ہے اسی پر چلنا  
چاہیئے اور اللہ ہی کی شرط کا اعتبار ہے تم میں سے بعضے لوگوں کو کیا  
ہو گیا ہے کہتے ہیں ارے فلا نے! آزاد کر ولاء ہم لیں گے۔ ولاء تو  
اسی کی ہے جو آزاد کرے۔

باب جب کتابچے سنیں نبیج ڈالنے پر اصرار ہوا اور حضرت عائشہؓ نے کہا

۱۷ ترجمہ باب اسی فقرے سے نکلتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ کو وہ بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز نہ ہو۔ اگر عاجز ہو گیا ہو تو وہ غلام ہو جاتا ہے اس کا بیچ ڈالنا سب کے نزدیک درست ہو جاتا ہے امام احمد کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہؒ شافعیؒ کے نزدیک جب تک وہ عاجز نہ ہو اس کی بیع درست نہیں ہے ۱۲ منہ اس کو ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے وصل کیا ۱۲ منہ





۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ رُمَّانَ عَنْ عُمَرَ وَكَ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا قَالَتْ لَعَزَّ وَابْنُ أَخِي إِنَّ كُنَّا لَنَسْتُرُ  
إِلَى الْجَلَدِ ثُمَّ الْجَلَدِ ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي  
شَهْرَيْنِ وَمَا أَذْهَبَتْ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَارَةً فَقُلْتُ يَا خَالَاتُ  
مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدُ الْتَمَرُ  
وَالنَّارُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَوَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ  
كَعَمَلٍ مَنَاجِمٍ مَوْكَاتُوا يَمْنَعُونَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبُتَيْنِ  
فَيَسْتَقِينَا.

### بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْهَبَةِ

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ  
أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُذِّبَتْ إِلَى ذِرَاعٍ  
أَوْ ذِرَاعَيْنِ لَأَجَبْتُ وَكُذِّبَتْ إِلَى ذِرَاعٍ  
أَوْ ذِرَاعَيْنِ لَأَجَبْتُ.

### بَابُ مَنِ اسْتَوْحَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اوسسی نے بیان کیا کہ ہم سے  
عبد العزیز ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں  
نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت  
عائشہ سے انہوں نے عروہ سے کہ میں نے بھانجے! ہم پر ایسا  
وقعہ گزر چکا ہے ہم ایک چاند دیکھتے۔ پھر دوسرا چاند پھر تیسرا  
چاند دو مہینے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آگ نہیں جلتی  
تھی (کھانا نہیں پکایا جاتا تھا) عروہ نے کہا خالہ پھر تمہاری  
گزر کا ہے پر ہوتی تھی۔ انہوں نے کہا یہی دو کالوں پر کھجور  
اور پانی تھے اتنا تھا کہ چند انصاری لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ہاں یہ تھے ان کے پاس دودھ کی بکریاں  
تھیں۔ وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی بکریوں کا  
دودھ دھنچھ کے طور پر بھیجا کرتے آپ ہم کو بھی  
پلاتے تھے۔

### باب مَنَاضِي حَبْرٍ كَرْنَا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن ابی عدی نے  
انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعش سے انہوں نے ابو حازم  
سلیمان اشجی سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر دعوت میں مجھ کو بکری کا دست پیاؤں  
کھانے کے لیے بلایا جائے تب بھی میں مزد جاؤں اور اگر بکری کو کوئی  
بکری کا دست یا پاؤں تھوچے بھیجے تو اس کو ضرور لے لوں  
باب جو شخص اپنے دو سنتوں سے کوئی چیز مانگے اور

سلاہ دو بھیجے میں تب چاند اس طرح دیکھتے کہ پہلے چاند چلے جھینے کے شروع ہونے پر دیکھا پھر دوسرا چاند اس کے نیم پر تیسرا چاند دوسرے جھینے کے آخر پر  
ہم نے یہ بکریاں کلا نہیں ہوتا لیکن اب اگر تھوچے ایک چیز کے ہم سے کہتے ہیں جیسے شہین قرین چاند سورج دونوں کو کہتے ہیں اسی طرح انہیں دودھ پانی دونوں  
کو کہہ دیتے ہیں اور مٹ دودھ انہیں بچے سفید ہوتا ہے پانی لالہ کوئی رنگ ہی نہیں ہوتا سلاہ ہمیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ہم نے یہ بکریاں کلا نہیں ہوتا لیکن اب اگر تھوچے ایک چیز کے ہم سے کہتے ہیں جیسے شہین قرین چاند سورج دونوں کو کہتے ہیں اسی طرح انہیں دودھ پانی دونوں  
کو کہہ دیتے ہیں اور مٹ دودھ انہیں بچے سفید ہوتا ہے پانی لالہ کوئی رنگ ہی نہیں ہوتا سلاہ ہمیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ہم نے یہ بکریاں کلا نہیں ہوتا لیکن اب اگر تھوچے ایک چیز کے ہم سے کہتے ہیں جیسے شہین قرین چاند سورج دونوں کو کہتے ہیں اسی طرح انہیں دودھ پانی دونوں

ترجمہ باب کا مطلب نکل آیا کہ ضروری چیز کا ہر کرنا حدیث ہے ۱۱۸

شَيْئًا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِرُوا إِلَى مَعَكُمْ سَهْفًا.

۱۰۹۹. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّاسٌ قَالَ لَهَا مَرِيضٌ مَبْدِيكَ فَاذْهَبِي لَنَا أَعْوَادَ الْيَنْبَرِ فَأَمَرَتْ عَبْدًا هَافِدًا هَبْ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْقَاءِ فَصَنَعَ لَهُ مَبْرَأَةً فَلَمَّا قَضَى أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلِي بِهِ إِلَى نَجَّاسٍ دَابِئِهِ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ.

۱۱۰۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ مَلْجَا السَّامِعِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَزَّلَ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُخْرَمُونَ وَكَانَا غَيْرَ مُخْرَمِينَ فَأَبْصَرْنَا حِمَانًا وَحَشِيًّا وَآثَامًا شَعْرًا أَحْصَيْتُ نَعْلِي فَكَمْ يُؤْذِنُنِي بِهِ وَأَحْبَبُوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُكَ وَالنَّعْتُ فَابْصُرْكَ

ابو سعید خدریؓ نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھ میرا بھی ایک حصہ لگاؤ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے ابو حسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین میں سے ایک عورت کو کہلا بھیجا۔ اس کا ایک غلام تھا بڑھئی آپ نے یہ کہلا بھیجا اپنے غلام سے کہ ہم کو منبر کی لکڑیاں بنا دے۔ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا وہ (غائب کی طرف) گیا وہاں سے مچاؤ کی لکڑی کاٹی اور آپ کے لیے ایک منبر بنایا۔ جب پورا کام کر چکا تو اس عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا، آپ کا کام اس نے پورا کر دیا۔ آپ نے کہلا بھیجا اچھا وہ منبر میرے پاس بھیج دے۔ پھر لوگ اس کو لے کر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اٹھا کر وہاں رکھا جہاں تم اب دیکھتے ہو۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سلمی سے انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن مکہ کے رستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی اصحاب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے (فاصلہ سے) اترے ہوئے تھے میرے ساتھی لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں احرام نہیں باندھے تھا۔ انہوں نے ایک گور خر جاتے دیکھا۔ میں اپنی جھوتیاں ٹانگنے میں مصروف تھا۔ انہوں نے مجھ کو خبر نہ کی لیکن انہوں نے دل میں چاہا کاش میں اس کو دیکھ لیتا پھر میں نے

اسے ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جو کتاب الاحسان میں موصوفہ لکھ کر ہے ۱۱۰۰ یہ ابو حازم سے ہے ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ ہم میں اختلاف ہے جسے کتاب البیہ



فَقَعْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَ  
 نَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّحْمَ فَقُلْتُ لَهُمَا نَادُونِي  
 السَّوْطَ وَالرُّحْمَ فَقَالَا لَا تَفْعَلْ لَافِعِيْبِكَ  
 عَلَيْهِ سَيْفٌ نَفَعِيْبَتٌ فَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا  
 ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَلَا دَتٌ عَلَى الْخَمَارِ نَعَقَرْتُهُ ثُمَّ  
 جِئْتُ بِهِ وَكَلَّمَاتٍ فَوَعَوْفِيْهِ يَأْكُلُونَهُ  
 ثُمَّ أَنَّهُمْ شَكُّوْا فِي أَكْلِهِمْ أَيَاَهُ وَهُمْ حَمْرٌ  
 فَرَحْنَا وَخَبَاتُ الْعَصْدِ مَعِي فَأَخَذْنَا رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ  
 ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ  
 نَنَا وَلَتُهُ الْعَصْدُ أَفَاكَلُهَا حَتَّى نَقْدَهَا  
 وَهُوَ مُعْرِمٌ فَخَذْتُ مِنْهُ زَيْدٌ مِنْ أَسْلَمَ  
 عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي دُرَّةٍ

بَابُ ۳۴۷ مَنِ اسْتَسْقَى وَقَالَ سَمِعْتُ  
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى -

۱۱۰۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طَوْلَةَ اسْمُهُ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

أَنَّا نَارَسُوهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا

هَذِهِ فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا ثُمَّ

شَبَبَهُ مِنْ مَاءٍ يَبْرِ نَاهِذِهِ فَأَعْطِيَتْهُ

وَأَبُو بَكْرٍ مِنْ يَسَارٍ وَعُمَرُ نَجَاهَهُ وَكَافُرِي

جو نگاہ پھیری اس کو دیکھ لیا اور جلدی سے گھوڑے پاس جا کر اس پر  
 زین لگا یا اور سوار ہو ایں کوڑا اور برچھ لیا بھول گیا میں نے اپنے ساتھیوں  
 سے کہا مجھ کوڑا برچھا اٹھا دو۔ وہ کہنے لگے قسم خدا کی! ہم تو کسی چیز سے  
 تمہاری مدد نہیں کرنے گئے۔ مجھے غصہ آیا میں نے خود اتر کر کوڑا  
 برچھ لے لیا۔ پھر سوار ہوا اور گورخر پر حملہ کیا اس کو زخمی کر ڈالا  
 پھر اس کو لے کر آیا وہ مر گیا تھا تو میرے ساتھی اس پر گرے اس  
 کو کھانے لگے۔ پھر ان کو احرام کی حالت میں اس کے کھانے میں  
 شک پیدا ہوئی۔ خیر! ہم وہاں سے چلے اور گورخر ایک دست  
 میں نے اپنے پاس چھپا رکھا جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا  
 کر ملے آپ اس کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا کچھ گوشت اس کا تمہارے  
 پاس ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہے اور وہ دست آپ کو دیدیا  
 آپ نے اس کو کھا کر تمام کر دیا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے  
 محمد بن جعفر نے کہا۔ یہ حدیث زید بن اسلم نے مجھ سے بیان کی۔  
 انہوں نے عطاء بن یسار سے۔ انہوں نے ابو قتادہ سے۔

باب پانی (یا دودھ) مانگنا اور سہل بن سعد نے کہا۔ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ پانی پلائے۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال

نے کہا ہم ابو طلحہ عبد اللہ بن عبد الرحمن نے۔ انہوں نے

کہا۔ میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے۔ اس حضرت صلی

اللہ علیہ وسلم ہمارے اس گھر میں تشریف آپ م

نے پانی مانگا ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کا دودھ

دوہا۔ پھر اپنے کنوئیں کا پانی اس دودھ میں ملا یا

اور آنحضرت م کو دیا۔ اس وقت ابو بکرؓ آپ کی بائیں طرف

کیونکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھا اور احرام کی حالت میں نہ خفا میں مدد کرنا نہ سہیل سے ترجمہ باب نکلتا  
 ہے کیونکہ آپ نے اس کا گوشت مانگا ۱۲۸۵ یہ حدیث امام بخاریؒ نے کتاب الکھاری میں موصول کیا ۱۲۸۵

هَٰذَا يَمِينُهُ نَكَلًا مَّعًا قَالَ هَٰذَا أَبُو بَكْرٍ  
فَأَعْلَى الْأَعْرَابِ ثُمَّ قَالَ لَا يَمْنُونُ  
أَلَا يَمْنُونُ أَلَا يَسْتَمْتُونَ قَالَ أَلَسَ فُحًى  
مُسْتَعْتَفًى فُحًى سُنَّةٌ ثَلَاثٌ  
مَنَابِتُ.

**باب** تَبْوِيلِ حَدِيثِ الْعَبْدِ تَبِيلِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ عَصَدِ الْعَنْبِ  
۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرْنَبَانِ أَرْنَبَانِ الظَّرْفَانِ  
فَسَقَى الْعَوْمَ فَلَعَبُوا فَادْرَكْتُمَا فَآخَذْتُمَا  
فَأَتَيْتُ بِمَا أَبَا طَلْحَةَ فَدَبَعَهُمَا وَبَعَثَ بِهِمَا  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُكُوعٍ  
أَوْ قُحْدَةٍ يَمَانًا قَالَ فَخِذَ يَمَانًا كَشَاكٍ  
فِيهِ نَقِيصَةً قُلْتُ وَآكَلَ مِنْهُ  
قَالَ وَآكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ  
تَبِيلُهُ.

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شَرِبَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ  
عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَسَّامَةَ رَأًى أَنَّهُ أَهْدَى  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحَمِيرًا

بیٹھے تھے اور عمرہ سلسلے اور ایک گنوار داہنی طرف۔ جب آپ  
پیچھے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یہ ابو بکرؓ ہیں (ان کو دیکھو)۔  
آپ نے گنوار کو دے دیا اور فرمایا داہنی طرف والے مقدم ہیں داہنی  
طرف والے مقدم ہیں سن لو داہنی طرف سے شروع کیا کرو انفس نے کہا  
تو داہنی طرف سے شروع کرنا سنت ہے تین بار کہا۔

**باب** شکاری کا تحفہ قبول کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ابو قتادہ سے شکار کا دست لیا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے  
انہوں نے ہشام بن زید بن انسؓ بن مالک سے، انہوں نے  
انسؓ سے۔ انہوں نے کہا ہم نے مرائظہ ان میں سے ایک خرگوش  
جکایا۔ لوگ اس کے پیچھے لگے لیکن شک گئے۔ آخر میں نے  
اس کو پکڑ پالیا اور ابو طلحہؓ پاس لایا۔ انہوں نے ذبح  
کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھٹہ بھجوا دیا یا انہیں  
بھجوائیں شعبہ نے کہا انہیں بھجوائیں کوئی شک نہیں کی آپؐ  
نے قبول کیا اور اس میں سے کھایا سلیمان نے کہا میں نے شعبہ سے پوچھا  
کیا آنحضرتؐ نے اس میں سے کھایا۔ انہوں نے کہا ہاں کھایا پھر کہنے لگے  
آنحضرتؐ نے قبول کیا۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالکؒ  
نے انہوں نے ابن شہاب سے۔ انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن  
عتبہ بن مسعود سے۔ انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے۔ انہوں  
نے صعب بن جشمہ سے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو ایک گور خر تحفہ بھیجا اس وقت آپؐ ابویا ودان میں تھے

۱۔ اس گنوار کا نام معلوم نہیں ہوا ۲۔ منسلک یعنی لڑ فرما۔ یہ حدیث اسی موصوفاً لڑی ہے۔ منسلک مرائظہ ان میں سے ایک مقام ہے مکر کے قریب ۳۔ منسلک معلوم ہوا  
پچھلے شعبہ کو شک ہوئی کہ پچھلے بھجوا یا یا انہیں پھر خیال آگیا اور انہیں کے ساتھ کہا کہ رافضی بھجوائیں ۴۔ منسلک تو ان کو شک ہو گئی کہ آپؐ نے اس میں سے کچھ کھایا  
یا نہیں ۵۔ منسلک ابواء اور دو بھڑوں گاؤں کے نام ہیں مدینہ ابو مکر کے مدینہ مدینہ

وَهُوَ الْأَوَّلُ أَوْ يَوَدُّ أَنْ فُتِّرَ عَلَيْهِ فَلْتَلْذِذِي  
مَا فِي دُجْبِهِ قَالَ أَمَا إِنَّكَ تُرَدُّ عَلَيْكَ إِلَّا  
أَنْتَ مُرَدٌّ

### باب قبول النہیۃ

۱۱۰۴ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ جَدِّ شَاهِبٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَعَذُّونَ بِهَذَا أَيَّامُهُمْ يَوْمَ  
عَائِشَةَ يَتَبَعُونَ بِهَا أَوْ يَتَبَعُونَ بِذَلِكَ  
مُؤْمِنًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۰۵ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
جَعْفَرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حَلِيفٍ خَاكَةً  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا  
وَسَمَاءً وَاطْبًا فَكَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمَنِ وَتَرَكَ النَّبْتَ تَعَذُّرًا قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَمَّا عَلَى تَأْيِيدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَرَامًا عَلَى سَائِدَةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ

۱۱۰۶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّسْرِ حَدَّثَنَا  
مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا

(حج کا احرام باندھے ہوئے) آپ نے پھیر دیا جب آپ نے صعب  
کا چہرہ بدلا دیکھا (اُن کو رنج ہوا) تو آپ نے فرمایا ہم نے مروت  
اس وجہ سے پھیرا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں

### باب تحفہ قبول کرنا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد بن  
سلیمان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ اموی  
حضرت عائشہؓ سے کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس تحفہ  
بھیجنے میں حضرت عائشہؓ کی باری دیکھتے رہتے اس سے یہ معنی  
حق کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے  
کہا ہم سے جعفر بن ایاس نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا  
انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ام حنفیہ (ہزلیہ) نے  
جو ابن عباس کی خالہ تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیسیر اور  
گھی اور گوہ بھیجی۔ آپ نے پیسیر اور گھی کھایا اور گوہ سے نفرت  
کر کے اس کو چھوڑ دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تو گوہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا مصلیہ نے کھایا اور اگر حرام  
ہو تو آپ کے دسترخوان پر کیوں کھایا جاتا

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے معن بن  
جیس نے کہا مجھ سے ابراہیم بن نعمان نے انہوں نے محمد بن زیاد

اب باب کا مطلب اس حدیث سے اس طرح نکلا کہ آپ نے فرمایا ہم نے مروت اس وجہ سے پھیرا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں معلوم ہوا اگر احرام  
باندھے ہوئے تو آپ عز و قبول کرتے، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیبیوں میں حضرت عائشہؓ سے بہت محبت رکھتے تھے  
مصلیہ جانتے کہ میں دن حضرت عائشہؓ کی باری ہوں اس دن آپ کو تحفہ بھیجیں تاکہ آپ کو اور زیادہ خوش ہو، اس لئے گوہ ایک جانور ہے مشور ہے  
اس کو گوہ پر بھیجیں کہ میں قلاتی نے کہا یہ بالہ پانی نہیں پیتا اور سات سو برس اس کی عمر مروتی ہے بلکہ زیادہ معجون نے کہا چالیس دن میں ایک  
قطر میشہ کرتا ہے اللہ اس کا دانت کہ نہ منہ لگے اس سے غصیوں کا رد ہوا بلکہ کو حرام جانتے ہیں۔ ابن عروہ کی روایت میں کہ آپ کو گوہ سے نفرت  
تھی اس لیے نہیں کھایا اس وجہ سے کہ وہ حرام ہے باقی حدیث اس مسئلہ کی ابتداء اللہ تعالیٰ ہمیں آئے گی، اس لئے رحمہ اللہ

رَبِّاٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهْدِيَهُ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لَا صَحَابِيَهُ كُلُّهُ أَوْ لَمْ يَأْكُلْ وَرَأَى قِيلَ هَدِيَّةٌ فَزَجَّ بِبَيْدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مِنْهُمْ ۝ ۱۱۰۷ ۝ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُكٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَدَاةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَجَمِلَ تَصَدَّقَ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ كَمَا صَدَقْتُ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۝

۝ ۱۱۰۸ ۝ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُكٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنِ الْقَيْسِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَرَادَتْ أَنْ تُشْتَرِيَ بَرِيرَةَ وَأَتَتْهُمْ اشْتَرَوْا وَلَا عَهْدَ فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقْهَا فَإِنَّمَا الْمَوْلَاؤُ مِنْ أَهْلِي وَأَهْلِي لَهَا نَحْوُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا تَصَدَّقَ عَلَى بَرِيرَةَ هُوَ كَمَا صَدَقْتُ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيْرٌ كَمَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَسْرَةُ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ مِمَّا قَالَ لَا أَدْرِي أَحْسَنُ أَمْ عَبْدُ ۝

۝ ۱۱۰۹ ۝ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا

سے۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی کھانا آتا تو آپ پوچھتے یہ ہدیہ ہے یا صدقہ اگر کہتے صدقہ ہے تو آپ صحابہ سے فرماتے تم کھاؤ اور خود نہ کھاؤ اور جو کہتے ہدیہ (تحفہ) ہے تو آپ بھی اُن کے ساتھ کھاتے لگاتے۔ کھاتے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت لایا گیا۔ لوگوں نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو ہریرہ کو صدقہ میں ملا تھا آپ نے فرمایا اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے۔ انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے شعبہ نے کہا میں یہ حدیث عبد الرحمن بن قاسم سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ انہوں نے ہریرہ کو مول لینا چاہا مگر اس کے مالکوں نے اس کی شرط کر لی کہ ہم بیس گے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا تو مول لے کر آزاد کر دے ولا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے اور ایسا ہو ابریرہ کو خیرات میں گوشت ملا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت ہریرہ کو خیرات میں ملا اس کے لیے تو صدقہ ہے اور ہمارے لیے تحفہ ہے اور ہریرہ جب آزاد ہوئی اس کو اپنے خاوند کے مفد میں اختیار دیا گیا عبد الرحمن نے کہا اس کا خاوند غنیمت آزاد تھا یا غلام شعبہ نے کہا میں نے عبد الرحمن سے اس کے خاوند کا حال پوچھا انہوں نے کہا میں نہیں جانتا وہ آزاد تھا یا غلام۔

ہم سے محمد بن معقل ابو الحسن نے بیان کیا کہا ہم کو خالد بن عبد اللہ نے خبر

اس میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ہریرہ کا قبول کرنا ثابت ہوا ۱۱۰۸ من لہ ہریرہ رضی اللہ عنہا گو ہریرہ کو صدقہ میں ملا تھا مگر فقیر کو اگر صدقہ ملے اور وہ کسی مالدار کو تحفہ کے طور پر بھیجے تو مالدار اس کو کھا سکتا ہے ۱۱۰۹ من

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ  
سَعْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ عِنْدَ كَمْ شَيْءٍ  
قَالَتْ لَا إِلَّا نَحْنُ بَعَثَتْ يَهُيَّ أُمُّ عَطِيَّةٍ مِنَ الْأَنْثَاءِ  
الَّتِي بَعَثَتْ إِلَيْنَا مِنَ الْمَكَّةِ قَالَتْ إِنْغَمَّا  
بَلَعَتْ مَحَلَّهَا.

باب ۳۱ مَن أَخَذَ إِلَى صَاحِبِهِ وَ  
تَعَارَى بَعْضُ رِثَائِهِ دُونَ بَعْضٍ.

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَكَّرُونَ  
بِهِمْ أَيَا هُمْ يَوْمِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ  
صَوَاحِبِي اجْتَمَعُوا فَكَرَرْتُ لَهُ فَاهْوُونَ  
غَنَمًا.

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي  
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حُذْرِيْنَ فَنَزَلَ فِيهِ عَائِشَةُ  
وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةٌ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْأَخَرُ.

انہوں نے خالد بن الحذاء سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں  
نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ  
پاس تشریف لائے پوچھا تمہارے پاس کچھ رکھانے کو ہے انہوں نے  
کہا کچھ نہیں مگر گوشت ہے جو ام عطیہ نے بھیجا ہے اس بکری کا جو آپ  
نے ام عطیہ کو صدقہ دی تھی آپ نے فرمایا بکری اپنے ٹھکانے  
پر بھیجی گئی ہے۔

باب اپنے کسی دوست کو خاص اس دن تحفہ  
بھیجنا جب وہ ایک اپنی خاص بی بی کے پاس ہو۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید  
نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں  
نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا لوگ اپنے اپنے تحفے بھیجنے  
میں میری باری کا خیال رکھتے اور ام سلمہ سے کہا میری سونگین سب  
اکٹھا ہوئیں میں نے آنحضرت سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے جواب  
ہی نہیں دیا۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے  
بھائی عبد الحمید بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان سے انہوں  
ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت  
عائشہ سے کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی دو ٹکڑیاں تھیں  
ایک ٹکڑی میں تو حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور

۱۱۔ یعنی صدقہ ام عطیہ کو دینے سے پورا ہو گیا اب ام عطیہ نے جو بھیجا ہے وہ دیر لگا جائے گا تو جہر باب اس سے خلاصہ کر کے آپ نے ام عطیہ کو ہدیہ قبول فرمایا  
۱۲۔ منہ سے مطلب یہ ہے کہ اس کی کو بیسیاں ہوا عدوہ باری باری ہر ایک کے پاس رہتا ہو تو ایسے دن کا خیال رکھنا جب وہ ایک میں بی بی کے پاس ہو اور اسی  
دن تحفہ بھیجنا ۱۳۔ منہ سے ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیسیاں ام المومنین ام سلمہ کے گھر میں اکٹھا ہوئیں اور یہ کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
عرض کرو آپ اپنے صحابہ کو حکم دیں کہ وہ ہدیہ اور تحفے بھیجنے میں یہ راہ نہ دیکھتے رہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی یا کسی تشریف رکھنے والی سے  
بھیجیں بلکہ باقیہ آپ کسی بی بی یا پاس ہوں بھی دیا کریں چنانچہ ام المومنین ام سلمہ نے عرض کیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے معروضے پر کچھ شکات  
نہ فرمایا وہ اشفاق نہ فرمائے کی یہ تھی کہ ام المومنین ام سلمہ کی درخواست منقول نہ تھی صحابہ بھیجے والے کی طرف وہ جب پہلے بھیجے اس کو جبراً کوئی حکم نہیں  
دیا جاسکتا کہ فلاں وقت بھیجے فلاں وقت نہ بھیجے ۱۴۔ منہ سے

أَمْرًا سَلَمَةً وَسَلَامَةً وَسَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْ عَائِشَةُ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ هَدِيَّةٍ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ حَقُّ إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبَ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَهُ حِذْبُ أَمْرًا سَلَمَةً فَقُلْنَ لَهَا أَتَلْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَدَاكَ أَنْ تُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً تُلْقِيهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بِيُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ لَهَا فَيَقُولُ لَهَا شَيْئًا فَتَقُولُ لَهَا كَلِمَتِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِينَ كَانَ إِلَيْهَا أَيُّهَا فَكَلَّمَتْهُ فَيَقُولُ لَهَا شَيْئًا فَتَقُولُ لَهَا مَا قَالَتْ فِي شَيْئًا فَتَقُولُ لَهَا شَيْئًا فَتَقُولُ لَهَا كَلِمَتِيهِ حَتَّى يَكَلِّمَكَ قَدْ أَرَاهُمَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا تَوَدُّ بَنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْمَوْحَى لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي تَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةُ قَالَتْ فَعَالَتْ أَتَوْبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّهُمْ دَعَوْنِ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْرَسْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْقِلْنَ نِسَاءً تَكُنَّ يَشُدُّ نَكَاحُ اللَّهِ الْعَدْلُ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بَنِيَّةُ أَلَا تَحِبُّنِ مَا أَحَبُّ نَا بَلَى نَدْبَعْتُهُ إِلَيْهِنَّ نَاخِبَرْتُهُنَّ فَقُلْنَ أَرَضَى إِلَيْنَا

حضرت صفیہ اور حضرت سودہ بنت قیس اور دوسری ٹکڑی میں ام المومنین ام سلمہ اور آپ کی باقی بیبیاں اور مسلمانوں کو یہ معلوم تھا کہ آپ حضرت عائشہ کو بہت چاہتے ہیں اور جب کسی کو کوئی تحفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا منظور ہوتا وہ اس میں دیر کرتا رہتا جب آخرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر میں ہوتے اس دن (ناک کر) حضرت عائشہ کے گھر بیٹنا یہ حال دیکھ کر ام المومنین ام سلمہ کی ٹکڑی نے ان سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں عرض کرو آپ لوگوں سے فرما دیں جس کسی کو آپ کے پاس کوئی تحفہ بھیجا ہو وہ بھیج دے خواہ آپ کسی بی بی یا اس ہوں (ام المومنین) ام سلمہ نے عرض کیا آپ نے کچھ جواب ہی نہ دیا ان بیبیوں نے ام سلمہ سے پوچھا انہوں نے کہا آپ نے کچھ جواب ہی نہ دیا انہوں نے کہا پھر عرض کرو جب ان کی باری ہوئی انہوں نے پھر عرض کیا آپ نے کچھ جواب نہ دیا ان بیبیوں نے پوچھا تو کہہ دیا کہ آنحضرت نے کچھ جواب ہی نہیں دیا انہوں نے کہا پھر عرض کرو انہوں نے پھر اپنی باری کے دن عرض کیا نب آپ نے تیسرے معروضے پر جواب دیا عائشہ کے مقدمہ میں مجھ کو ممت ستاؤ کسی عورت کے کپڑے میں جب میں ہوتا ہوں مجھ پر وحی نہیں آتی مگر عائشہ کے کپڑے میں آتی ہے ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو تکلیف دینے سے توبہ کرتی ہوں آخر ان بیبیوں نے حضرت فاطمہ زہراؓ آپ کی صاحبزادی کو اپنی طرف سے آپ پاس بھیجا یہ عرض کرنے کو کہ آپ کی بیبیاں آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں ابو بکرؓ کی بیٹی میں انصاف کیجیے انہوں نے عرض کیا آپ نے فرمایا بیٹا تو میری خوشی چاہتی ہے اعموں نے عرض کیا بے شک یہ سن کر وہ لوٹ گئیں اور ان بیبیوں کو جواب دے دیا انہوں نے کہا پھر باوجود حضرت فاطمہؓ

أَجْ تُرْسِعُ فَارْسَلْنِ زَيْنَبَ ۖ يَنْتَحِلْنَ فَاتَمَّوْا  
فَأَعْلَطَتْ وَكَانَتْ رَأْسُكَ يَشُدُّ نَكَ  
اللَّهُ الْعَدْلُ فِي بَيْتِ ابْنِ أَبِي عُفَاةَ فَرَعَتْ  
مَوْتَهَا حَتَّى تَنَادَكَ عَائِشَةُ رَنَدَ وَهِيَ تَأَلُّعٌ  
فَسَبَّهَا مَعْقِلُ بْنُ سُرْسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَيْسَ ظَرْفِي إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمْتَ قَالَ  
فَتَكَلَّمْتُ عَائِشَةَ تَوَدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى اسْكَنْتَهَا  
ثُمَّ لَعَنَ فَظَنَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا بَيْتُ ابْنِ بَكْرِ قَالَ  
الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْأَخِيرُ قِصَّةٌ فَاظْمَنِيذُكُمْ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ سَرِجٍ  
عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَالَ أَبُو مَرْزُوقٍ عَنْ هِشَامِ

نے فرمایا اب میں نہیں جاتی آخر انہوں نے ام المومنین زینبؓ کو  
اپنی طرف سے بھیجا وہ آئیں اور سخت گفتگو کرنے لگیں کہیں  
آپ کی بیبیاں ابن ابی قحافہؓ کی بیٹی کے مقدمے میں انصاف چاہتی  
ہیں آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں اور آواز بلند کی حضرت عائشہؓ اس وقت  
بیٹھی ہوئی تھیں ان کو برا بھلا کہنے لگیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کی طرف دیکھنے لگے (آپ کا مطلب یہ تھا)  
وہ کیوں نہیں بولتیں (آپ کی مرضی پا کر) انہوں نے بھی بولنا شروع  
کیا اور زینبؓ کو جواب دینے لگیں ان کو خاموش کر دیا آپ نے  
پھر حضرت عائشہؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا آخر یہ کس کی بیٹی ہے  
ابو بکرؓ کی بیٹی تھے امام بخاری نے کہا اخیر کا مضمون یعنی حضرت  
فاطمہؓ کا قصہ ہشام بن عروہ سے مروی ہے انہوں نے ایک شخص  
سے (جس کا نام نہیں لیا گیا) انہوں نے زہری سے انہوں نے  
محمد بن عبد الرحمن سے اور ابو مروان نے ہشام سے روایت کی

۱۔ حضرت فاطمہؓ زہراؓ اپنے والد بزرگوار کی عاشق زار تھیں جب انہوں نے دیکھا کہ آپ کی مرضی حضرت عائشہؓ کے مقدمہ میں دخل دینے کی نہیں ہے تو  
وہ خاموش ہو رہیں پھر کسی طرح اس بارے میں عرض کرنا منظور نہ کیا ہمارے مرشد حضرت شیخ احمد محمد درہ فرماتے ہیں کہ میں کھانا پا کر مسکینوں کو  
کھلاتا اور اس کا ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام یعنی امام حسن اور امام حسین اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ رضوان  
اللہ علیہم اجمعین کے ارواح مقدسہ کو بخش دیتا آپ کی ازواج مطہرات کا نام نہ لیتا ایک بار ایسا ہوا خواب میں آپ کی زیارت ہوئی دیکھا تو آپ  
مجھ سے کشیدہ ہیں میں نے بہت کچھ گریہ زاری کی اور وہ بوجھ آپ نے فرمایا سب کو معلوم ہے کہ میں کھانا عائشہؓ کے گھر میں کھانا کرتا ہوں گویا  
مرضی مبارک معلوم ہوئی کہ کھانے کا ثواب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روح مبارک کو کیوں نہیں بھیجا اس دفعہ سے میں مطہرات  
کو بھی مراعات شریک کرنے لگا جس کو پیا چاہے وہی سماں راہی مل کر مرجائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
سب بیبیوں سے زیادہ پیاری تھیں حضرت علیؓ کی کم اللہ وجہ فرماتے ہیں اللہ جانتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ دینا اور آخرت میں  
ان کی جانی ہیں عائشہؓ ۴۷۔ ابو قحافہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کا نام ہے ۴۸۔ جیسے ابو بکرؓ صحابہ میں زیادہ علم و فضل رکھتے  
تھے جیسے ہی ان کی صاحبزادی عورتوں میں فاضلہ اور عالمہ اور مقررہ تھیں کہتے ہیں حضرت عائشہؓ علم و فضل کا یہ حال تھا کہ ہزاروں لاکھوں  
تو شہر میں کو یہ تھیں اور سب تقریر کرتی تھیں تو اس فصاحت اور بلاغت کے ساتھ کہ کوئی جواب نہ دے سکتا ذلک فضل  
اللہ یؤتہ من یشاء اس حدیث سے حضرت ابو بکرؓ کی بھی بڑی فضیلت نکلی اور باب کی ملاحظت  
تو ظاہر ہے ۴۹۔

عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَخْشَوْنَ بَعْدَ أَيَّامِ  
يَوْمِ عَاثِمَةَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ  
قُرَاشٍ وَرَجُلٍ مِّنَ السَّوَادِ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ  
هِشَامٍ قَالَتْ عَاثِمَةُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنْتُ  
فَاطِمَةَ رَضِيَ

**باب ۳۸ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ**  
۱۱۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ نَافِعٍ الْأَكْصَادِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ صَلَّى  
فَنَادَى لِي طَيْبًا قَالَ كَانَ أَتَى رَدَّ لَأَيُّدُ الطَّيِّبِ  
قَالَ وَرَدَّ عَنْ أَتَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ -

**باب ۳۹ مَن رَأَى الْهَبَةَ الْغَائِبَةَ جَارًا**  
۱۱۱۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
حَدَّثَنَا الْيَشْكُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ  
شُعَابٍ قَالَ ذَكَرْتُ عُرْوَةَ أَنَّ الْبُسُودَ بْنَ مُحَمَّدٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ حَافَاً وَخَلَا هَؤُلَاءِ قَامَ

انہوں نے عروہ سے لوگ اپنے اپنے تحفے بھیجنے میں حضرت  
عائشہؓ کی باری تاکتے رہتے اور ہشام سے انہوں نے قریش  
کے ایک شخص سے اور ایک غلام سے (دونوں کے نام معلوم  
نہیں ہوئے) انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن  
عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ  
نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اتنے میں حضرت  
فاطمہؓ نے اجازت یہاں سے۔

**باب جس تحفے کا پھیر نادرست نہیں ہے۔**

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے  
کہا ہم سے عزرہ بن ثابت انصاری نے کہا مجھ سے ثمامہ بن  
عبداللہ نے بیان کیا عزرہ نے کہا میں ثمامہ پاس گیا انہوں  
نے مجھ کو خوشبو دی کہنے لگے انس رضی اللہ عنہ نہیں پھرتے  
تھے اور انسؓ یہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی  
خوشبو نہیں پھرتے تھے (جو کوئی دیتا لے لیتے)۔

**باب غائب چیز کا ہبہ کرنا ہے**

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے لیث  
نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا  
عروہ نے کہا مسور بن معزم اور مروان نے ان سے بیان کیا  
کہ ہوازن کے بھیجے ہوئے لوگ جب آں حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم پاس آئے آپ لوگوں کو خطبہ سنانے کے لیے

۱۔ ہشام کی روایت ایک شخص سے اسی طرح ابو مروان کی ہشام سے موصول نہیں لی کہ اقال الحافظ ۴ منہ ۵ شاید امام بخاری نے اس روایت  
کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے ابن عروہ سے نکالا کہ تین چیزیں نہیں پھیری جائیں تکبر اور تیل اور دودھ ترمذی نے کہا تیل سے خوشبو مراد ہے دوسری  
حدیث میں ابو ہریرہؓ سے ہے کہ میں نے سائے خوشبو پیش کی جائے وہ اس کو نہ پھیرے اس لیے کہ وہ بلی چیز ہے اور خوشبو دہر ہے ۴ منہ ۵ یعنی جو چیز  
ہبہ کے وقت حاضر نہ ہو اب کی حدیث سے یہ مطلب اس طرح سے نکلا کہ قیدی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہ تھے مگر آپ نے ہوازن کو  
والوں کو ہبہ کر دیے بعضوں نے کہا ہبہ غائب چیز مراد ہے کہ محبوبہ غائب ہو جیسے ہوازن کے لوگ اس وقت حاضر نہ تھے لیکن آپ نے ان کے قیدیوں  
کو ہبہ کر دیا ۵ منہ



فِي النَّاسِ فَاسْتَعِزَّ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ  
أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ إِيَّائِي لَنُكَفِّرَنَّ بَعْدُ ثُمَّ نُنَازِلُكُمْ وَتَآخَرُونَ  
عَنِّي سِرَابِيتٌ أَنْ أَسْرُدَ إِلَيْكُمْ سَبِيْرَهُمْ فَسَمِعُوا لَعْنَهُ  
مِنْكُمْ أَنْ يُطَلِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَ مَنْ أَحَبَّ  
أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقِّهِ حَتَّى تُعْطِيَهُ آيَاةٌ مِنْ أَوَّلِ  
مَا يُفِيْعِي اللَّهُ رَحْمَتِي فَقَالَ النَّاسُ طَلَبْتِ  
لَكَ .

### باب ۱۳۴ الكفاية في الهبة

۱۳۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَلِيسُ بْنُ  
يُؤُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْبَلُ الْمَدِيَّةَ وَيُؤَيِّبُ عَلَيْهَا كَمَا يَدْكُرُ  
وَكَيْفَ وَمَخَافَتُهُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهَا .

### باب ۱۳۵ الهبة للولد

وَإِذَا أُعْطِيَ بَعْضُ وَلَدِهِ شَيْئًا لَمْ يُجِزْ حَتَّى  
يُعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْآخَرِينَ مِنْ مِثْلِهِ وَلَا  
يُشْهَدُ عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ  
وَهَلْ تُلَوِّدُ أَنْ يَرْجِعَ فِي

کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے وہی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا  
اما بعد تمہارے بھائی تو یہ کہہ کے آئے ہیں اور میں مناسب  
سمجھتا ہوں ان کے قہدی ان کو واپس کر دیے جائیں پھر جو کوئی  
خوشی سے ایسا کرنا چاہے وہ کرے اور جو یہ چاہے کہ اپنا حصہ  
قائم رکھے (معاف نہ کرے) اور پہلی لوٹ جو اللہ ہم کو دے اس  
میں سے معاوضہ لے وہ ایسا ہی کرے لوگوں نے کہا ہم آپ  
کے فرمانے پر راضی ہیں۔

### باب ۱۳۶ ہبہ کا معاوضہ (بدلہ) کرنا۔

ہم سے مسند و نے بیان کیا کہ ہم سے جسی بن یونس نے ہمیں  
نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ہدیہ قبول کر لیتے تھے اور اس کا بدلہ کرتے اس حدیث کو  
وکیع اور محاضر نے بھی روایت کیا مگر انہوں نے اس کو ہشام  
سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ  
سے وصل نہیں کیا۔

### باب ۱۳۷ اپنی اولاد کو ہبہ کرنا۔

جب ایک اولاد کو کچھ ہبہ کرے تو وہ جائز نہیں جب تک  
انصاف نہ کرے اور دوسری اولاد کو بھی اتنا ہی  
نہ دے اور ایسے ظلم کے ہبہ پر گواہ ہونا بھی درست  
نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی  
اولاد کو دینے میں برابر کرنا اور یہ بیان کہ باپ

۱۳۵ بلکہ مسند ہشام سے روایت کیترندی اور بزار نے کہا اس حدیث کو مرفوع جسی بن یونس نے وصل کیا معاف نہ کرنا وکیع کی روایت کو تو ابی شیبہ نے  
مکالا اور حاکم کی روایت مجھ کو نہیں ملی بعض مالکیہ نے اس حدیث سے ہبہ کا بدلہ کرنا واجب رکھا ہے اور حنفیہ اور شافعیہ اور مجہور کے نزدیک  
واجب نہیں سمجھتے یہ قسطانی نے کہا ہبہ کا معاوضہ اگر معین اور معلوم معاوضہ کے بدل ہو تو بیع کی طرح درست ہوگا اور اگر معاوضہ معلوم ہو تو ہبہ  
صحیح نہ ہوگا ۱۳۶ یہ حدیث آگے موصول مذکور سہ کی ۱۳۷

عَطِيَّتِهِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَالٍ وَلَكِنَّهُ بِالْعَوْدِ  
وَلَا يَتَعَدَّى وَاشْتَرَى النَّخْلَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيْرًا ثُمَّ اعْطَاهُ  
ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ امْنَعْ بِهِ مَا شِئْتُ .  
۱۱۱۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ  
ابْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ  
بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ  
ابْنَ هَذَا غَلَامًا فَقَالَ أَكُلْ وَلَكِنَّكَ نَحَلْتَهُ  
مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَاسْرِجْهُ .

بَابُ الْإِشْمَاعِ فِي الْهَبَةِ  
۱۱۱۶ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ  
سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ  
أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ عُمَةُ  
بِئْسَ رَوَاحَةٌ لَا أَرْضِي حَتَّى تَشْهَدَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي  
أَعْطَيْتُ ابْنَ مِنْ عَمَتِكَ بَيْتَ سَرَوَاحَةٍ  
عَطِيَّةً فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو پھر رجوع کر سکتا ہے اور اپنی اولاد کا  
مال دستور کے موافق کھا سکتا ہے زیادہ نہ خرچے اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے ایک اونٹ لیا پھر وہ ان کے  
بیٹے عبد اللہ کو دے دیا اور فرمایا تو جو چاہے وہ کر۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک  
نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن  
اور محمد بن نعمان بن بشیر سے ان دونوں نے نعمان بن بشیر سے ان  
کے باپ (بشیر بن سعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
آئے اور کہنے لگے میں نے اپنے اس بیٹے (نعمان) کو ایک غلام  
(اس کا نام معلوم نہیں ہوا) دیا ہے آپ نے پوچھا کیا تو نے اپنے  
سب بیٹوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے  
فرمایا تو پھیر لے۔

باب ہبہ میں گواہ کرنا۔

ہم سے حامد بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے  
انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں  
نے کہا میں نے نعمان بن بشیرؓ سے سنا وہ منبر پر کوفہ میں خطبہ سنا  
رہے تھے کہتے تھے میرے باپ نے مجھ کو کچھ دیا (ایک غلام)  
عمرہ بنت رواحہ (میری ماں) نے کہا میں اس وقت تک راضی  
نہیں ہوں گی جب تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس ہبہ کا)  
گواہ نہ بنا دے یہ سن کر میرا باپ آنحضرتؐ پاس آیا کہنے لگا  
عمرہ بنت رواحہ کے پیٹ سے جو میرا بیٹا ہے اس کو میں نے کچھ دیا  
ہے اس کی ماں کہتی ہے آپ کو میں گواہ کروں یا رسول اللہ آپ نے

اسے اہل حدیث اور شافعی اور ائمہ اربعہ اور علماء اہل سنت نے قبول ہے کہ ہبہ میں رجوع جائز نہیں مگر باپ بوجہ اپنی اولاد کو ہبہ کرے اس میں رجوع کر سکتا ہے ترمذی اور حاکم نے نقل کیا اور کہا صحیح ہے کسی شخص کو درست نہیں کہ اپنے عطیہ یا ہبہ میں رجوع کرے مگر وہ اللہ کو اپنی اولاد کو دے اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے ان کے نزدیک قرابت موجب کہ مانع رجوع ہبہ ہے ہذا علیہ یہ حدیث موصول کتاب البیوع میں گذر چکی ہے اور آج بھی مذکور ہو چکی ہے

كَأَلِ اعْطَيْتُ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا قَالَ  
لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا أَحَدُكُمْ أَبَيْنَ أَوْ لَا وَكُمُ  
قَالَ فَسَجَّعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ

### بَابُ هَبَةِ الرَّجُلِ لِزَوْجَتِهِ وَالرَّأْسِ لِزَوْجَتِهِ

قَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ زَوْجَتُهُ وَقَالَ عَمَّ بَرُّ  
عَبْدُ الْعَزِيزِ لَا يُرْجِعُكَ إِلَّا شَاذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً أَنْ يَمْرُؤَ فِي  
بَيْتِ عَائِشَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هَبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ  
فِي مَنبِتِهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ  
لَا مَرَأِيَّتَهُ هَبِي فِي بَعْضِ مَوَادِّكَ أَنْ  
تُكَلِّمَهُ ثُمَّ لَمْ يَمُكِّثْ إِلَّا نِسِيرًا حَتَّى  
تَلْقَاهَا فَوَجَعَتْ فِيهِ قَالَ يُرَدُّ إِلَيْهَا  
إِنْ كَانَ خَلْبُهَا وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ  
طَبِيبٍ نَفْسٌ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ  
حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
فَإِنْ طِبَّكَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ  
نَفْسًا

۱۱۰۰ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ

فرمایا کیا تو نے اور بیٹوں کو بھی ایسا ہی کچھ دیا ہے اس نے کہا نہیں  
اب نے فرمایا لوگو! اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو یہ سن  
کر میرا باپ لوٹ گیا اور اپنی دی ہوئی چیز پھیر لی۔

باب خاوند کا بی بی کو اور بی بی کا خاوند کو  
ہبہ کرنا۔

ابراہیم غنی نے کہا یہ جائز ہے اور عمر بن عبد العزیز نے کہا پھر پھر  
نہیں سکتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو  
بیماری کی حالت میں حضرت عائشہؓ کے گھر رہنے کی اجازت  
مانگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہبہ میں  
رجوع کرنے والا لکھنے کی طرح ہے جو حقے کر کے پھر اس کو  
کھائے جاتا ہے اور ابن شہاب زہری نے کہا اگر کسی نے اپنی  
جوڑو سے یہ سوال کیا کہ کل مہر یا اس کا کچھ حصہ معاف کر دے  
(اس نے معاف کر دیا) پھر تھوڑی ہی مدت کے بعد اس  
کو طلاق دے دیا اور عورت نے ہبہ سے رجوع کیا تو خاوند  
بھی عورت نے ہبہ کیا تھا وہ بھی عورت کو ادا کرے اگر خاوند  
کی نیت فریب کی تھی اور جو عورت نے اپنی خوشی سے معاف  
کیا تھا خاوند نے کوئی فریب نہیں کیا تھا تو ہبہ جائز ہے (اب خاوند  
کو اس کا ادا کرنا ضرور نہیں) اللہ نے (سورہ نساء میں فرمایا اگر وہ  
دل کی خوشی سے تم کو کچھ معاف کر دیں تو مزے سے چکھو۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام نے

اسے ابن عباسؓ اور طرانیؓ کی روایت میں یہ لے کر آپ نے فرمایا میں ظلم پر گواہ نہیں بتا ہمارے امام احمد بن حنبلؓ کا یہ قول ہے کہ اولاد میں عدل کرنا واجب ہے  
اور ایک کو دوسرے سے زیادہ دینا حرام ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ نعمان کے باپ نے اس کو باج دیا تھا اور اکثر دوا جوں میں ظلم مذکور ہے حافظ نے کہا  
طاؤسؓ اور ثوریؓ اور اسحاقؓ بھی امام احمد کے ساتھ متفق ہیں بعضے ماکھیہ کہتے ہیں کہ ایسا ہبہ بھی باطل ہے اور امام احمد صحیح کہتے ہیں ہر رجوع واجب جانتے  
ہے اور ہر ہبہ کا قول یہ ہے کہ اولاد کو ہبہ کرنے میں عدل اور انصاف کرنا مستحب ہے اگر کسی اولاد کو زیادہ دے تو ہبہ صحیح ہو گا لیکن اگر وہ ہر گاہ حنفیہ بھی  
اس کے قائل ہوئے ہر گاہ خاوند بی بی کو ہبہ کرے یا بی بی خاوند کو ہڈوں اور ٹخنوں میں ہبہ لفظ ہبہ کا اور رجوع جائز نہیں ان دونوں اثر میں کو عبد الرزاق  
نے دلیل کیا ہر گاہ یہ حدیث اسی باب میں موصولاً مذکور ہوگی ہر گاہ یہ حدیث بھی آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۱۰۱

هَذَا عَنْ مَعْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَائِشَةُ رَضِيَ  
لَهُ تَعَالَى اللَّهُ عَنْهَا مَا قَالَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
وَجَعَلَهُ اسْتَاذَنَ أَرْوَاجَهُ أَنْ يُمْرَعَ فِي  
بَيْتِي قَدْ ذُنُّ لَهُ نَخْرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَحْطُ  
رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ  
سَرَجِلٍ اخْتَفَا فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ  
لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ مَا قَالَ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي  
وَحَلَّ تَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ  
عَائِشَةُ رَضِيَ ثَلَاثُ أَقَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي  
طَالِبٍ

۱۱۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِم  
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِشَةُ فِي حَبِيبِهِ كَالْكَلْبِ  
يَقْبُحُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْدِهِ .

بَابُ حَبِيبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا  
وَعَقَبُهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهِيَ جَائِزَةٌ  
إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيحَةً فَإِذَا كَانَتْ سَفِيحَةً  
لَمْ يُحْرَجْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَوْنُوا السُّفَهَاءَ  
أَمْوَ الْكُفْرَ

خبر دی انہوں نے عمر سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ  
بن عبد اللہ نے خبر دی حضرت عائشہؓ نے کہا جب آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے آپ کی بیماری سخت ہو گئی تو آپ  
نے دوسری بیبیوں سے بیماری میں میرے گھر رہنے کی اجازت  
چاہی انہوں نے اجازت دے لی آپ باہر نکلے (ماسے صنف کے)  
آپ کے پاؤں زمین پر لکیر کرتے جاتے عباسؓ (آپ کے چچا) اور  
ایک اور شخص دونوں طرف سے آپ کو تھامے ہوئے غصہ پیدا  
نے کہا میں نے یہ حدیث ابن عباسؓ سے بیان کی جو حضرت  
عائشہؓ سے سنی تھی انہوں نے پوچھا تو جانتا ہے وہ دوسرا شخص  
کون تھا جس کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا میں نے کہا انہیں  
انہوں نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب  
نے کہا ہم سے عبد اللہ بن طاووس نے انہوں نے اپنے باپ سے  
انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ کے پھر رجوع کرنے والا کتے کی طرح ہے  
بوتے کر کے پھر کھائے جاتا ہے ۔

باب اگر عورت اپنے خاوند کے سوا اور کسی کو کچھ مہر  
کے یا لونڈی آزاد کرے اور مہر کے وقت اس کا خاوند مجبور  
ہو تو مہر جائز ہے بشرطیکہ وہ عورت کم عقل نہ ہو اگر کم عقل  
(بیوقوف) ہو تو مہر جائز نہ ہو گا اللہ تعالیٰ نے (سورہ نسا) میں فرمایا  
بیوقوفوں کے ہاتھ اپنے مال نہ دو ۔

۱۱۹ - ہمیں سے ترجمہ باب نکاح کی دوسری بیبیوں نے اپنی باری کا حق آپ کو مہر کر دیا ۱۱۹ منہ ۱۱۹ امام شافعی اور امام محمد نے اسی حدیث سے دلیل لی ہے اور مہر  
میں رجوع ناجائز رکھا ہے مگر آپ کو اس مہر میں رجوع جائز رکھا ہے جو وہ اپنی اولاد کو کرے بدلیل دوسری حدیث کے جو آور کر رکھی اللہ ابو حنیفہؒ نے اگر عورت کو  
کچھ مہر کرے تو اس میں رجوع جائز رکھا ہے جب تک وہ شے مہر میں اپنے مال پر باقی ہو اور اس کا حق نہ ملے مگر اگر اس عورت کا خاوند مہر کے وقت  
موجود نہ ہو مگر عورت نے نکاح ہی نہ کیا ہو تو بالاتفاق مہر درست ہے لکھ مجبور ملایم قول ہے اللہ امام مالک کے نزدیک عورت کا مہر جب اس  
کا خاوند موجود ہو یا غیر خاوند کی اجازت کے صحیح نہ ہو گا وہ عقل والی ہو مگر تالی مال تک نافذ ہو گا و مہر کی طرح ۱۱۹

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَسْمَاءَ رَمَتْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي  
مَالٌ إِلَّا مَا أَذْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ رَمَتْ فَأَتَصَدَّقُ  
قَالَ تَصَدَّقِي وَلَا تُؤْمِي فَيُؤْمِي عَلَيْكَ .

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا هُبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُنْفِقِي وَلَا  
تُخْفِي فَيُخْفِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تُؤْمِي فَيُؤْمِي اللَّهُ عَلَيْكَ  
۱۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ ابْنِ لَيْثٍ  
عَنْ يَزِيدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهَا  
أَنَّهَا أَعْتَقَتْ رِبِيدَةً وَكَمْ تَسْأَلُ مِنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ مَعَاذِ الْيَوْمِ  
يَدُورُ عَلَيْهِمَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ أَسْخَرْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنِّي أَعْتَقْتُ رِبِيدَةً قَالَتْ أَوْ فَعَلْتِ  
قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَّا إِنَّكَ لَوْ أُعْطِيتِ مَاءَ  
أَخَوَاتِكَ كَانَ أَعْظَمَ لَكَ جَزَاءً وَقَالَ  
بُكَيْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُكَيْرٍ  
عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ سَرَتْ

ہم سے ابو عامر منہاک بن مہلہ نے بیان کیا انہوں نے  
ابن جریر سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عبد اللہ بن  
عبد اللہ سے انہوں نے اسماء سے انہوں نے کہا میں نے عرض  
کیا یا رسول اللہ میرے پاس اور کیا مال ہے وہی ہے جو زبیر نے  
مجھ کو دیا میں اس میں سے صدقہ دوں آپ نے فرمایا صدقہ  
دے اور جوڑ کر مت رکھ اللہ بھی روک لے گا۔

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ  
بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے فاطمہ بنت  
منذر سے انہوں نے اپنی دادی اسماء بنت ابی بکر سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ کر اور گناہ مت کر اللہ بھی گناہ  
کر دے گا اور نہ جوڑ رکھ اللہ بھی روک رکھے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے لیث بن سعد  
سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے بکیر سے انہوں  
نے کریم سے جو ابن عباس کے غلام تھے ان سے میمونہ بنت  
حارث ام المؤمنین نے بیان کیا انہوں نے اپنی ایک لونڈی آزاد  
کر دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی جب  
ان کی باری کا دن آیا اور آنحضرت ان کے پاس آئے وہ کہنے  
لگیں یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے میں نے اپنی لونڈی  
آزاد کر دی آپ نے فرمایا کیا سچ مچ آزاد کر چکی انہوں نے کہا جی ہاں  
آپ نے فرمایا اگر تو وہ لونڈی اپنے تمہیال والوں کو دیتی تو تجھ کو  
زیادہ ثواب ہوتا بکیر بن معمر نے بھی اس حدیث کو عمرو بن حارث  
سے انہوں نے کریم سے روایت کیا کہ میمونہ نے اپنی لونڈی

لے تیرم و پرکشائش نہیں دینے کا اگر خبرات کرے گی صدقہ دے گی تو اللہ تعالیٰ اور دے گا اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ خادہ و فلی عورت  
کا بہرہ صحیح ہے کیونکہ بہرہ اور صدقہ کا ایک حکم ہے ۱۱ مسئلہ نسائی کی روایت میں ہے ایک کانی لونڈی جو ان کی حق مانتے نہ تھا مجھے اس کا نام معلوم نہیں

أَعْتَقَتْ.

۱۱۲۲- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُذْرَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَبَ بَيْنَ نِسَائِهِ  
فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهُمَا خَرَجَ بِمَا مَعَهُ وَكَانَ  
يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِمَّنْ يَوْمُهَا وَكَيْلَتُهَا  
غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ وَجَبَتْ يَوْمُهَا  
وَكَيْلَتُهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَبَيَّنَ بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ بَيْنِ مُيَسَّدٍ أُمِّ الْهَدِيَّةِ  
وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ بُكَيرٍ عَنْ كُرَيْبٍ  
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلَدَهُ كَرْمًا  
فَقَالَ لَهَا ذُكُورُكَ مَوْلَاتٌ بَعْضُ أَخْوَالِكَ  
كَانَ أَكْظَمَ الْأَجْرِكِ.

۱۱۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

آزاد کردی اخیر تک۔

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن  
مبارک نے خبر دی کہ ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے  
انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جانا چاہتے تو اپنی  
عورتوں پر قرعہ ڈالتے اور جس عورت کا نام قرعہ میں نکلتا اس  
کو ساتھ لے جاتے اور ہر عورت کے پاس باری باری ایک  
ایک دن رات رہتے صرف سودہ بنت زمعہ نے (جو بہت  
بڑھئی ہو گئی تھیں) اپنا دن رات حضرت عائشہؓ کو  
بخش دیا تھا ان کی عزم یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
خوش ہوں۔

باب پہلے کن لوگوں کو ہدیہ دینا چاہیے :-

(اول خویش بعدہ ورویش) اور بکر بن معمر نے عمرو بن حارث سے روایت  
کی انہوں نے بکر سے انہوں نے کریم سے جو ابن عباسؓ کے  
غلام تھے کہ ام المؤمنین میمونہؓ نے اپنی ایک لڑکی آزاد کر دی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نواپنے تھیال والوں کو (بنی بلال  
کو) یہ لڑکی دیتی تو تجھ کو زیادہ ثواب ہوتا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے

۱۔ یہ سنا لے سے امام بخاری کی مرض یہ ہے کہ عمرو بن حارث نے بھی یزید بن ابی حبيب کے ساتھ اتفاق کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے ان دونوں کا خلاف کیا  
ہے انہوں نے اس حدیث کو بکر سے انہوں نے سلیمان بن یار سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی دارقطنی نے کہا یزید اور عمرو کی روایت زیادہ صحیح ہے  
۲۔ منہ ۲۷ ہیں سے باب ۱۸ طلب نکاح عورت کا ہمہ اپنے خاوند کے سوا دوسرے شخص کو ثابت ہوا کہ حضرت سودہؓ نے اپنا باری کا دن حضرت عائشہؓ  
کو بخش دیا تھا منہ ۲۷ ہوا یہ کہ آنحضرتؐ نے حضرت سودہؓ کو طلاق دینا چاہا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھ کی کاب مردوں کی خواہش نہیں ہے میں  
مرن یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی بیبیوں میں میرا خیر ہو اور میں اپنی باری حضرت عائشہؓ کو ہمہ کیے دیجی ہوں آپ خوش ہو  
گئے کیونکہ حضرت عائشہؓ آپ کو بہت پیاری تھیں آپ حضرت سودہؓ کی باری کے دن بھی ان کے پاس رہا کرتے منہ ۲۷ اس حدیث کو امام  
بخاری نے ادب مفرد اور البر الوالدین میں وصل کیا منہ ۲۷

۱۲۱۱. عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ  
عَنْ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي قُضَيْمٍ بَن  
مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنَّ لِي مَسَاكِينَ فَرَأَيْتَ أَتِيهِمْ أَهْدِي قَالَ  
لَا أَفَرِّهِمْ مِّنْكَ بَابًا.

باب ۴۷۱ مَن لَّمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ  
وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَتْ الْهَدِيَّةُ مِّنْ بَنِي  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً يَوْمَ رَسُو  
۱۲۱۲. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ عُثَيْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ  
سَمِعَ الصَّعْبَانَ بْنَ جَعْفَرَةَ الْقِنِّيَّ وَكَانَ مِّنْ أَصْحَابِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَخَيْشَ  
هُوَ بِالْبَصْرَةِ أَذْ بَدَا أَنَّهُ هُوَ مُحَمَّدٌ فَزَادَ  
قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَنِي وَخِجِي زَادَ هَدِيَّتِي  
قَالَ لَيْسَ بِنَارِدٍ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرَّمُ

۱۲۱۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو عمران جونی سے انہوں نے  
طلحہ بن عبد اللہ سے جو بنی قسیم بن مرہ (قبیلے) کے ایک شخص تھے  
انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
میرے دو یتیم دوسے ہیں میں کس کو (پہلے) حصہ بھیجوں آپ نے فرمایا  
جس کا دروازہ تجھ سے نزدیک ہو۔

باب کسی عذر کی وجہ سے حصہ نہ لینا۔

عمر بن عبد العزیز نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حصہ  
بھیجتا ہدیہ (تختہ) تھا لیکن آج کل تو شوث ہے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی  
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبد اللہ بن عبد اللہ بن غنبلہ  
خبر دی ان کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے صعوب بن ہشام  
بیش سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے  
انہوں نے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گوز خرچہ  
بھیجا اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے ابواریا و دان میں  
تھے (دونوں مقاموں کے نام ہیں) آپ نے پھیر دیا صعوب کہتے  
ہیں جب آپ نے میرے منبر پر حصہ پھرنے کی ناراضی دیکھی تو  
فرمایا ہم کچھ تیرا حصہ پھیرنا نہیں چاہتے مگر بات یہ ہے کہ ہم  
احرام باندھے ہیں۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیسیٰ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زہیر

لے کر کہ جس کا دروازہ نزدیک ہو گا وہ تیرے کھانے پکے اور تیری چیزیں آتی ہوائی دیکھے گا اس کے دل میں بہت شوق پیدا ہو گا ۱۱۵۱ اس اثر کو ابن سعد نے  
اور ابن نعیم نے علیہ السلام کو لیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رسول اللہ کے واسطے محبت رکھتے اور بلا کسی دنیاوی عزم کے محبت ایمانی  
وجہ سے پیدا کیا اور محبت بھیجا کرتے اور اب تو بغیر مطلب اور عزم کے کوئی کسی کو تختہ نہیں بھیجتا خصوصاً حکومت والوں کو تو ابی مطلب سے سے بھیجتے  
ہیں کہ وہ ان کی رعایت کریں اور انصاف چھوڑ دیں اس قسم کا تختہ وراثت ہے اور اس کا دیا ٹھکانا ہے حنفیہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ عاف اور عدالت کا عالم انہی  
لوگوں کا حصہ ہے جو عہدہ ملنے سے پیشتر اس کو حصہ بھیجا کرتے تھے اور جو لوگ عہدہ ملنے کے بعد حصہ بھیجیں ان کا حصہ قبول نہ کرے اسی طرح خاص دعوت میں  
نہ جانے البتہ عام دعوت میں جانا درست ہے ۱۱۵۲

الذَّبِيرُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَدَّ قَالَ السَّعْلُ  
النَّبِيُّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ  
يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأَنْبِيَةِ عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا قَدِمَ  
قَالَ هَذَا أَنْكُمُ وَهَذَا أُمَمِي لِي قَالَ فَهَلَا  
جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ يَسْتَفْظِرُ مِنْهُ  
لَهُ أَمْ كَذَلِكَ دِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَأَيَّاحُ أَحَدُ  
مَنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحُلَّةٍ  
عَلَى رَتْبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ سَرَّاءٌ  
أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خَاسِرٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ  
بِيَدِهِ حَتَّى سَرَّ أَيْنَا عَفْرَةً ابْطَلِيهِ اللَّهُ  
مَنْ بَلَغَتْ اللَّهُمَّ مَنْ  
بَلَغَتْ ثَلَاثًا.

بَابُ إِذَا دَخَلَ هَيْئَةُ أَوْ رَعَدَ  
تُتَمَّ مَا تَقْبَلُ أَنْ تُعْصَلَ إِلَيْهِ .

وَقَالَ عَبْدُكَ إِنَّ مَاتَ وَكَأَنْتَ فُصِّلْتَ  
الْمَدِيَّةُ وَالْمُحْدَى لَهُ مَحْيٍ فَيَحْيِي يَوْمَئِذٍ  
وَأِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِّلْتَ فَيَحْيِي يَوْمَئِذٍ  
الَّذِي أَهْدَى وَقَالَ الْحَسَنُ

سے انہوں نے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا اے حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ازوقیلہ کے ایک شخص کو جس کو (عبد اللہ)  
بن تیمیہ کہتے تھے زکوٰۃ تحصیل کرنے پر مامور کیا جب وہ لوٹ کر  
آیا تو کہنے لگا یہ مال تو آپ کا ہے اور یہ مال مجھ کو تحفہ ملا ہے آپ نے  
فرمایا (تحفہ تحفہ کرنا ہے) اپنے بادیاء ماں کے گھر بیٹھا رہتا  
پھر دیکھتے کوئی اس کو تحفہ دیتا ہے یا نہیں قسم اس خدا کی  
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو کوئی زکوٰۃ کے مال میں  
سے کچھ چیرا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر لاوے  
اس کو لائے گا اونٹ سہو گا تو وہ بڑ بڑ کر رہا سہو گا گائے ہوگی تو  
وہ بھائیں بھائیں کرتی ہوگی بکری ہوگی تو میٹیں کرتی ہوگی پھر  
پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ہم لوگوں نے  
آپ کی بغلوں کی سپید سی دیھی آپ نے فرمایا اللہ میں نے تیرا حکم  
پہنچا دیا یا اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔

باب اگر سہیہ یا سہبہ کا وعدہ کر کے کوئی مرجائے  
اور وہ چیز مومن ہو تب لہ کو نہ پہنچی ہو:-

اور عبیدہ بن عمر سلمانی نے کہا اگر سب سے بڑے والامرجائے اور محبوب  
پر مومنین کا قبضہ ہو گیا ہو وہ زندہ ہو پھر مرجائے تو وہ مزہوب  
کے وارثوں کا ہو گا اور اگر مومنین کے قبضہ ہونے سے پیشتر  
واہب مرجائے تو وہ واہب کے وارثوں کو ملے گا نہ اور اہم حسیں

**۱۔** اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاملہ کو ہدیہ نہ لینا چاہیئے افسانہ کو جو کچھ ہم دیکھے وہ بادشاہ ان سے لے کر بیت المال میں خریدا کرنے کے بعد بادشاہ خوشی سے اس کو اجازت دے تو وہ ہدیہ قبول کر سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو کما بزازت دی تھی۔ ترجمہ باب اس حدیث سے یوں نکلا کہ حاملہ یا حکم اس قدر سے کریں حاملہ یا حکم ہادیہ واپس کر سکتا ہے ۲۔ مندرجہ فسخ نہ ہو گا کیونکہ بیع کی طرح جب بھی ایک عقدا لازم ہے البتہ شرکت یا وکالت شریک یا وکیل یا مولیٰ کی موت سے فسخ ہو جاتی ہے ۳۔ مندرجہ قسط کیونکہ ہر تعبیر قبضے کے پورا نہیں ہوتا عیدہ کے اثر کو کسی نے وصل کیا معلوم نہیں ہوا اور ظاہر ہے ترجمہ باب کے خلاف ہے مگر بعضوں نے عیدہ کے قول کا یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر عیدہ کرنے والا مر جائے اور وہاب شی موہوب کو اپنے دو سرے املاک سے جدا کر چکا ہو تو شی موہوب موہوب لیا اور اس کے وارثوں کا حق سو گئی اور اگر جدا کرنے سے پیشتر وہاب مر جائے تب وہ وہاب کے وارثوں کو ملے گی اس صورت میں ترجمہ باب کے مطابق ہو جائے گا مانند



أَيْمُنًا مَاتَ قَبْلَ أَبِي لُبَابَةَ الْمُهَاجِرِ كَمَا  
إِذَا قُبِعَ هَذَا الرَّسُولُ.

۱۱۲۶ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا  
قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَاءَ  
مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ  
يَقْدَمْ حَتَّى تُوَفِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَأَمَّا دِيَارُ فَتَنَادَى مَنْ كَانَ لَنَا  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عِدَّةٌ أَوْ دِينَ قَلْبًا تَنَا قَاتِيَتُهُ فَقُلْتُ  
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي  
فَعَنَى لِي ثَلَاثًا.

باب كَيْفَ يَتَّبِعُ الْعَبْدُ  
الْمَتَاعَ وَكَانَ ابْنُ عَسَاكَ كُنْتُ عَلَى بَكْرِ صَعْبٍ  
فَأَشْرَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ اللَّهِ.

۱۱۲۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْوَسْطَرِيِّ  
خَرَّمَهُ رَدَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَعْطِ خَيْرًا مِمَّا  
مِنْهُمَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةٌ يَا مَعْ أَتُحِبُّ  
رَبَّكَ أَلَمْ يَأْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأُطْلِقَتْ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَاذْهَبْ  
فَلَا تَذْهَبْ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ وَمَكَثَ مَبَاكِبًا فَقَالَ

نے کہا دونوں میں سے کوئی مر جائے وہ جو سوہنہ لے کے وارثوں کا ہو  
گا جب جو سوہنہ لے گا وہ اس پر قبضہ کر چکا ہو۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیفہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے میں نے جابر سے سنا وہ کہتے  
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا اگر  
بحرین کے ملک سے روپیہ آیا تو میں تجھ کو اس طرح تین لپ دوں گا  
وہ روپیہ نہ آیا اور آپ کی وفات ہو گئی آپ کی وفات کے بعد  
ابو بکر نے ایک منادی کو مقرر کیا اس نے یوں منادی کی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے وعدہ کیا ہو یا آپ پر اس کا فرض  
آتا ہو تو وہ حاضر ہو یہ سن کر میں ان کے پاس آیا اور میں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا انہوں نے تین لپ  
بھر کر مجھے روپیہ دیئے۔

باب غلام لونڈی اور سامان پر کیونکر قبضہ ہوتا ہے  
اور عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں ایک شریعہ دور اونٹ پر سوار تھا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خرید فرمایا پھر فرمایا عبد اللہ یہ  
اونٹ تو لے لے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے  
انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن محزمہ سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں (اچکنیں) بانٹیں  
اور محزمہ میرے باپ کو کوئی اچکن نہیں دی والد نے مجھ سے  
کہا بیٹا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس میرے  
ساتھ چل میں ان کے ساتھ گیا والد نے کہا تو ادھر جا اور آنحضرت  
کو میری طرف سے بلا میں گیا اور آپ کو بلا یا آپ باہر نکلے انہی  
اچکنوں سے ایک اچکن پہنے ہوئے اور والد سے فرمانے

خَبَانًا هَذَا أَلَاكَ قَالَ فَتَنَزَّلَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ  
مَعْرُومَةً.

باب ۲۹۹ اِذَا دَخَلَ حَيْثُ تَقَبَّلَهُمَا  
الرَّاحِلُ وَكَذَلِكَ يُقَالُ قَبِلْتُ.

۱۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبُوبٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْرُومٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ  
وَكُنْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَحَدَّثَ رَقَبَةً  
قَالَ لَا قَالَ نَهَلْتُ كَسْتُطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ  
مُسْتَابَعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ  
سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ  
الْأَنْصَارِ بِعَرِيٍّ وَالْعَرِيُّ الْمِكْتَلُ فِيهِ شَمْرٌ  
فَقَالَ اذْهَبْ بِهَذَا أَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَ  
عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي  
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَا بَيْنَهُمَا  
أَحَدٌ بَيْنَ أَحْوَجَ مِنِّي قَالَ  
اِذْهَبْ فَاطْعِمَهُ أَهْلَكَ.

باب ۳۰۰ اِذَا دَخَلَ دِينًا عَلَى رَجُلٍ

لگے میں نے تیرے لیے یہ اچکن چھپا رکھی تھی والد نے اس کو دیکھا  
آنحضرتؐ نے فرمایا عمر مر خوش ہوا یا نہیں۔

باب اگر کوئی ہمہ کرے اور محبوب لہ اس پر قبضہ  
کر لے لیکن زبان سے قبول نہ کرے۔

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن  
زیاد نے کہا ہم سے عمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے  
حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے  
کہا ایک شخص (سلمہ یا سلمان بن مخرامہ) آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
آیا کہنے لگا میں بنا ہوا چکا آپ نے پوچھا کیوں بولا میں نے رمضان  
میں (روزے میں) اپنی جورو سے صحبت کی آپ نے فرمایا تجھے ایک  
برہ آزاد کرنے کا مقدور ہے بولا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے  
لگا تار روزے رکھ سکتا ہے بولا نہیں آپ نے فرمایا اچھا سا کھ  
مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے بولا نہیں اتنے میں ایک انصاری  
شخص (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کھجور کا ایک ٹوکرا لایا (جس  
میں پندرہ صاع کھجور آتی ہے) آپ نے پہلے شخص سے فرمایا  
لے اس کو لے خیرات کر وہ کہنے لگا کس کو خیرات دوں جو  
مجھ سے زیادہ محتاج ہو آیا رسول اللہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچا  
پیغمبر کر کے بھیجا مدینہ کے دونوں پتھر لیے کناروں میں ہم سے زیادہ  
کوئی گھروالے محتاج نہیں ہیں آپ نے فرمایا اچھا جا اپنے ہی گھر  
والوں کو کھلا۔

باب اگر کوئی اپنا قرض کسی کو ہمہ کر دے

لے بعضی نفلوں پر کر لیا ہے والد نے کہا اب عمر مر رہی ہو اگر مجھ باب اس سے نکلتا ہے کہ جب آپ نے وہ ایک عمر مر کو دی تو ان کا قبضہ پورا ہو گیا جو رکنے نزدیک ہم میں جب تک  
محبوب لہ کا قبضہ نہ ہو اس کی ملک پوری نہیں ہوتی اور مالکیہ کے خود ایک طرف عقد سے ہمہ تمام ہو جاتا ہے البتہ اگر وہ محبوب لہ اس وقت تک قبضہ نہ کرے کہ وہاں وہ چیز  
کسی اور کو ہمہ کر دے تو ہمہ باطل ہو جائے ۱۱۳۰ منسلک یہ ہے کہ ہمہ میں زبان سے ایجاب قبول کرنا ضروری نہیں اور شافعیہ نے اس کو ضروری رکھا ہے البتہ مدققیں  
زبان سے ایجاب قبول کسی نے ضروری نہیں رکھا ۱۱۳۱ منسلک خواہ خود وہ قرض دار کو معاف کر دے یا دوسرے شخص کو وہ قرض دے ڈالے حکم و معلول (باقی صفحہ ۲۸۹)

قَالَ شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ هُوَ جَابِرٌ وَوَهَبٌ الْحَمُّ  
ابْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَنِيَّةٌ وَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ  
حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لْيُحْكَلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ  
فَبَلَ آتَى وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا دَا أَنْ يُعْطِيَ النَّاسَ حَاتِلِي  
وَيُحْكَلُوا آتَى.

۱۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ  
أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ بَنِي  
مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
أَبَا قَتْلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَرِيعَةً أَفْشَدَ الْغُرْمَاءِ  
فِي حَقِّهِمْ فَكَثُرَتْ رُسُومُ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَكَثُرَتْ نَسَا لَهُمْ أَنْ يُعْطُوا أَمْ  
حَاتِلِي وَيُحْكَلُوا آتَى نَابُو قَلَمٌ يُعْطِيهِمْ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاتِلِي وَكَمْ يَكُنْ  
لَهُمْ وَلَكِنْ قَالَ سَاعِدُوْا عَلَيْنَا فَعَدَّ أَحْلِيَا  
حَتَّى أَصْبَحَ فَكَاتَ فِي الْفَجْرِ دَعَا فِي شَرَمٍ  
بِالْبَرَكَةِ فَجَدُّتُهَا فَتَعَيَّنَتْهُمْ حَقُّهُمْ  
وَجَعَلِي لَنَا مِنْ ثَمَرٍ حَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ  
جَدُّتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

شعبہ نے حکم سے نقل کیا یہ جابر ہے اور امام حسن نے ایک شخص کو  
(اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اپنا قرض معاف کر دیا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر کسی کا حق آتا ہو تو یا ادا کرے یا  
اس سے معاف کر اٹے جابر نے کہا میرے باپ (احمد کے دن)  
مارے گئے ان پر قرض تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض  
خوابوں سے فرمایا میرے باغ کا میوہ لے لیں اور قرض میرے  
باپ پر سے معاف کر دیں۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ امام کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہ امام کو یونس نے خبر دی اور لیث بن سعد نے کہا مجھ  
سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے  
ابن کعب بن مالک نے ان کو جابر نے خبر دی ان کے باپ  
(عبد اللہ) احمد کے دن شہید ہوئے ان کے شہید ہونے پر قرضوں  
نے اپنے قرضوں کا سخت تقاضا کیا آخر میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے عرض کیا (سفارش چاہی) آپ  
نے ان سے فرمایا تم اس کے باغ کا میوہ لے لو اور اس  
کے باپ کا قرضہ چھوڑ دو انہوں نے نہ مانا آپ نے ان کو  
میرا باغ نہیں دیا نہ میوہ درختوں سے تڑوایا آپ نے فرمایا میں  
کل صبح آؤں گا پھر آپ صبح کو تشریف لائے اور چھوڑ کے درختوں  
میں پھرے اور میوہ سے میں برکت کی دعا فرمائی بعد اس کے میں  
نے میوہ کاٹا اور سب قرضہا ہوں کا حق ادا کر دیا اور عقوڑی  
مکھڑ ہم کو بچ رہی پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ لو احادیث کا نام میں لاؤ مالکیہ کے نزدیک غیر شخص کو بھی دین کا سبب درست ہے اور شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک درست نہیں البتہ بدلیل  
کوئی نہ ہو اگر سبب کے نزدیک درست ہے ہاں منہ ۱۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے ومن کیا ۱۱ منہ ۱۵ حافظ نے کہا مجھے معلوم نہیں ہوا اس اثر کو کس نے  
وصل کیا ۱۱ منہ ۱۵ اس کو مدد نے اپنی سند میں وصل کیا باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ حق قرض کو بھی شامل ہے جب اس کو معاف کرانے کا حکم دیا تو  
معلوم ہوا کہ قرض کا معاف کرنا درست ہے ۱۱ منہ ۱۵ یہ حدیث اور بھی موصوفہ گذر چکی ہے اور آگے بھی آتی ہے ۱۱ منہ ۱۵ لیث کی روایت کو ذیل نسخہ روایات میں وصل کیا ہے

مَسْكَةً وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِعَمْرِائِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ لَا  
يَكُونُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ أَفَلَا تَكُونُ لِنُصَلِّهِ  
بَابُ هَبْهُ الْوَاحِدُ لِلْجَمَاعَةِ وَ  
قَالَتْ أَسْمَاءُ لِبَقَايِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي  
عَتِيْقٍ وَرِثَتْ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ بِالنَّابِ  
كَتَدَّ أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ فَهُوَ  
كُنْمَا.

۱۱۳۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ  
كَثْرَبَ وَعَنْ يَمِينِهِ عِلَاقَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ  
الْأَشْيَاحُ فَقَالَ لِلْعَلَامِ إِنْ أَذِنْتُ لِي  
أَعْطَيْتُ هَؤُلَاءِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِكُؤْتَرِ  
بَنِي عِيْنٍ مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدًا نَكَلَهُ  
فِي يَدِهِ ۝

آپ بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ سے یہ حال بیان کیا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا لو سنو عمروہ بیٹھے ہوئے  
تھے انہوں نے کہا کیوں نہ ہو ہم کو تو یقین ہے کہ آپ اللہ کے  
پیغمبر ہیں خدا کی قسم آپ اللہ کے پیغمبر ہیں۔

باب ایک چیز کئی آدمیوں کو سہہ کرے تو کیسا ہے۔  
اور اسمہ بنت ابی بکر نے قاسم بن محمد اور عبد اللہ بن ابی عتیق سے  
کہا مجھے اپنی بہن عائشہؓ سے حدیث کے ترکہ میں سے غائب ہیں کچھ جائداد  
ہاتھ آئی معاویہؓ اس کے بدل ایک لاکھ روپیہ دیتے تھے (میں نے  
نہیں پیچھا) یہ جائداد تم دونوں لے لو۔

ہم سے یحییٰ بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک  
نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعید سے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچنے کو کچھ لایا گیا (دودھ پانی) آپ نے  
پیا آپ کے واسطے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا (ابن عباسؓ) اور بائیں  
طرف عمروالے لوگ آپ نے لڑکے سے پوچھا اگر تو اجازت  
دے تو پہلے (یہ پیالہ) میں ان بوڑھوں کو دوں وہ کہنے لگا یا رسول  
اللہ میں تو آپ کے جوڑے میں سے اپنا حصہ کسی کو دینے والا نہیں  
آخر آپ نے وہ (پیالہ) اسی کے ہاتھ میں بیچ دیا۔

اسے معنی ہے کہ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابرؓ کے قرضہ انہوں سے یہ سفارش فرمائی کہ باغ میں مینا  
بیروہ نکلے وہ اپنے قرض کے بدل لے لو اور ہر قرضہ باقی رہے وہ معاف کر دو گویا باقی دینے کا جائزہ کو سہہ ہوا ۱۱۳۱ منسلک یعنی مشاع کا سہہ جائز ہے  
مثلاً ایک غلام یا ایک گھر چار آدمیوں کو سہہ کیا ہو ایک کا اس میں حصہ ہے حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں جو چیز تقسیم کے قابل نہ ہو جیسے چکی  
یا حمام اس کا تو بطور مشاع سہہ کرنا جائز ہے اور جو چیز تقسیم کے قابل ہو جیسے گدھن یا اس کا سہہ بطور مشاع کے درست نہیں ۱۱۳۲ منسلک غائبہ ایک  
موضع کا نام ہے حدیث کے متعلق وہاں حضرت عائشہؓ کا کچھ حصہ تھا زمین میں ۱۱۳۳ منسلک بیس سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ اسماءؓ نے بطور مشاع  
کے دونوں کو وہ جائداد سہہ کی قاسم بن محمد اسماءؓ کے بیٹے تھے اور عبد اللہ بختیہ کے بیٹے قسطلانی نے کہا میں نے اس تعلیق کو مرمو لاہمید یا اور  
حافظ نے بھی بیان نہیں کیا کہ کس نے اس کو وصل کیا ۱۱۳۴ منسلک یہ حدیث اور بھی گڈ رہی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے حافظ نے کہا ہرگز  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباسؓ سے یہ درخواست کی کہ وہ اپنا حصہ بوڑھوں کو سہہ کریں اور بوڑھے کئی تھے اور ان کا حصہ مشاع تھا  
اس لیے مشاع کے سہہ کا جواز نکلا ۱۱۳۵



۱۱۳۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ تَمَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِينِهِ فَلَا وَ عَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْعَلَامِ أَنَا ذَنْ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْعَلَامُ كَذَبَ اللَّهُ مَا أُذِثُّ بِشَيْءٍ مِنْكَ أَحَدًا فَسَلَّهُ فِي يَدِهِ.

۱۱۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرَيْنٌ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِمَصَاحِبِ الْحَقِّ مَعَالِدًا وَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ شَا تَا عَطُّوْهَا أَيَاكَ فَقَالُوا إِنَّا لَا نُحِبُّ شَا إِلا سَا حِي أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرَوْهَا تَا عَطُّوْهَا أَيَاكَ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ كَصَاءً.

باب ۳۱۱ إِذَا دَخَلَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ ۱۱۳۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَرَابٍ عَنْ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹے کو کچھ لایا گیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا اور بائیں طرف بڑھے لوگ آپ نے لڑکے سے فرمایا (میاں لڑکے) تم اجازت دیجئے سو پہلے میں یہ بڑھوں کو دوں لڑکے نے کہا نہیں میں تو آپ کا تبرک کسی کو دینے والا نہیں ہوں آخر آپ نے اسی کے ہاتھ میں بیٹھ دیا۔

ہم سے عبد اللہ بن عثمان بن جبلة (عبدان) نے بیان کیا کہ اس مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ سے کہا میں نے ابو سلمہ سے سنا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص کا اس کا نام معلوم نہیں ہوا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر) ایک اونٹ (قرض آتا تھا) اس نے سخت کلامی کی صحابہؓ نے اس کو سزا دینا چاہا آپ نے فرمایا جانے دو جس کا حق نکلتا ہے وہ ایسا کہہ سکتا ہے ایک اونٹ اس کو خرید کر دے دو لوگوں نے کہا اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی مول لے کر اس کو دے دو تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں۔

باب اگر کئی شخص کئی شخصوں کو ہمہ کریں۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

۱۱۳۵ یہ حدیث ابھی اور بڑھ چکی ہے باب کی مطابقت یوں نکلی کہ آپ نے لڑکے کا حق میں پر اس کا قبضہ نہیں ہوا تھا بڑھوں کو ہمہ کرنا چاہا ہوا ۱۱۳۶ ہمیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ اگر آپ نے بتنا مال بڑھ کر تھا اس پر قبضہ نہیں کیا اور ہمہ کر دیا ۱۱۳۷ بعضوں نے کہا اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادرافہ کو وکیل کیا تھا انہوں نے اونٹ خریدنا ان کا قبضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اس لیے قبضہ سے پہلے یہ ہمہ ہوا اور اس کا جواب یہ ہے کہ ادرافہ قرض خریدنے کے لیے وکیل ہوئے تھے نہ ہمہ کے لیے تو ان کا قبضہ ہمہ کے احکام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبضہ نہ تھا پس امام بخاری کا مطلب حدیث سے نکلا آیا اور غیر مقبول کا ہمہ ثابت ہوا ۱۱۳۸

عُرُوَّةُ أَنْ تُرَوِّقَ ابْنُ الْحَكَمِ وَالْبُسُورُ مِنْ  
مُحَرَّمَةَ الْخَبْرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَقَدْ هَوَّارَ مِنْ مُسْلِمِينَ  
فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرَدِّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبِيحَهُمْ  
فَقَالَ لَهُمْ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ  
إِلَى أُمِّدْتُهُ فَاخْتَارُوا أَحَدَ الطَّائِفَتَيْنِ  
أَمَّا السَّبِيُّ وَأَمَّا النَّالُ وَقَدْ كُنْتُ أَسْتَأْنِي  
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَظَرُهُمْ  
بِضَمِّ عَشْرَةٍ لَيْكَةً حِينَ قَعَلَ مِنَ الطَّائِفِ  
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ غَيْرُ رَايَةٍ إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدَ الطَّائِفَتَيْنِ  
ثُمَّ أَوَّافَانَا فَنَحْنُ سَبِيحَتَا نَقَامُ فِي السُّلَيْمِ  
فَانْخَبَأَ عَلَى اللَّهِ بِهَا هُوَ أَمْلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّا بَعْدُ  
فَإِنْ إِخْوَانُكُمْ هُوَ لَا وَجَاءَ مَوْنَانَا تَجِيئِينَ وَ  
إِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أُرَدِّ إِلَيْهِمْ سَبِيحَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ  
مِنْكُمْ أَنْ يَطْلُبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَمَبَّ  
أَنْ يَكُونَ عَلَى حِفْظِهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ  
أَوَّلِ مَا بَيْنِي وَاللَّهُ عَلَيْنَا فليُفْعَلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ  
طَيْبَتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّا لَا  
نَذَرُ مَنْ أَدَانَ مِنْكُمْ فِيهِ وَمَنْ لَمْ يَأْذَنْ  
فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عَرَفَانَا وَكَمْ أَمْرُكُمْ  
فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرُوقًا وَهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ  
أَنَّهُمْ طَيْبَتُوا وَأَدَانُوا وَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا بَيْنَ

عروہ سے ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب ہوا زن کے بھیجے ہوئے لوگ اسلام قبول کر کے آئے اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کو واپس مانگا تو آپ نے فرمایا (میں اکیلا غھوڑے سے ہوں) میرے ساتھ تو اتنے آدمی ہیں تم دیکھتے ہو اور مجھ کو سچی بات پسند ہے تم ایک بات اختیار کر دیا تو قیدی لو یا مال اور میں نے اسی خیال سے (تقسیم میں) دیر کی تھی اور (واقعی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتوں تک جب طائف سے لوٹ کر آئے تو ان کا انتظار کرتے رہے جب وہ سمجھ گئے کہ آپ دونوں چیزیں تو ان کو پھیرنے والے نہیں تو (مجبوراً) کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی پھر دیجیے اسی وقت آپ مسلمانوں کو خطبہ سناتے کھڑے ہوئے پہلے جیسی چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا ابا بعدد و کیعو مسلمانو تمہارے بھائی کفر سے توبہ کر کے آئے ہیں اور میں ان کے قیدی پھر دینا مناسب جانتا ہوں جو کوئی خوشی سے ایسا کرنا چاہتا ہو وہ کرے اور جس کو اپنا حق چھوڑنا منظور نہ ہو وہ اس کا معاوضہ پہلی لوٹ میں سے لے جو اللہ ہم کو دے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی سے ان کے قیدی پھر دیتے ہیں آپ نے فرمایا میں کیسے سمجھوں تم میں کس نے اس کو منظور کیا کس نے نہیں کیا (تم بہت سے آدمی ہو) بہتر یہ ہے تم جاؤ اور تمہارے نقیب (چوہدری) تمہارا حال ہم سے بیان کر میں یہ سن کر لوگ لوٹ گئے جو بدریوں نے ان سے گفتگو کی پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ ان لوگوں نے خوشی سے اجازت وئی ہوا زن کے قیدیوں کا یہ حال ہم کو

۱۰ باب کی مبالغہ کا ہر ہے کہ صحابہ نے جو متعدد لوگ تھے ہوازن کے لوگوں کو جو متعدد تھے قیدیوں کا سہرہ کیا ہوا

سَبِيْ حَوَازِيْنَ هَذَا اَخْبَرَنَا قَوْلُ الرَّهْزِيِّ يَحْيَى  
فَهَذَا الَّذِي بَلَّغَنَا

بَاب ۱۵۵ مَنْ اُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ  
وَعِنْدَهُ كَاجِلَسَاؤُهُ فَهُوَ اَحَقُّ

وَيَذْكُرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اَنْ جُلَسَاؤُهُ مُشْكَلٌ  
وَلَمْ يَصِحْ

۱۱۳۵ سَحَلْتُ ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ عَنْ

ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهُ اخَذَ سَائِحِيَاءَ

صَاحِبِيْنَ يَفَاضَاةً فَقَالَ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ

مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ فَقَالَ اَفْضَلُ مِنْ سَيِّئِهِ وَقَالَ

اَفْضَلُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

۱۱۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ابْنُ عَبَّيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اَنْهُ

كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

فَكَانَ عَلَى بَكْرِ بْنِ لُحَيْمٍ صَعْبٌ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ اَبُوهُ

يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْزِيْهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ نَاشِرٌ

ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَاَصْطَحَّ بِهِ مَا

پہنچا۔ یہ زہری کا کلام ہے (جو اس حدیث کے  
راوی ہیں۔

باب اگر کسی کو کچھ ہدیہ دیا جائے اس کے پاس اور  
لوگ بھی بیٹھے ہوں تو جس کو دیا جائے وہ زیادہ حق دار ہے۔

اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اس کے پاس بیٹھنے والے بھی اس میں  
شریک ہوں گے مگر یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک

نے خبر دی کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں

نے ابو سلمہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے

ایک اونٹ قرض لیا تھا پھر قرض والا تھا کر تاہم آیا سخت کلامی

کی آپ نے فرمایا جس کا قرض آتا ہو وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے پھر

اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ دیا اور فرمایا تم میں اچھے وہی لوگ

ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عیینہ

نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے وہ ایک

سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت عمر

کے ایک منہ زور اونٹ پر سوار تھے سہ گھڑی وہ آں حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے آگے بڑھ جاتا اور ان کے والد

حضرت عمر پکارتے ارے عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے آگے کوئی نہ بڑھے آخر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت عمر سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو انہوں

نے عرض کیا لیجئے آپ ہی کا ہے خیر آپ نے اس کو مول لیا اور

۱۵ اس سے مقدم اس قول کا ابطال ہے جو کہتے ہیں البیہ اشترک ایک بزرگ کے سامنے یہ قول بیان کیا گیا انہوں نے کہا تمنا خوشترک ۱۵ اس کو عبد بن حمید نے مرفوعاً  
اور موقوفاً دونوں طرح نکالا مگر اس کے اسناد میں مندل بن علی راوی ضعیف ہے ۱۵ باب کی ملاحظت ظاہر ہے کہ اس زیادتی میں دوسرے لوگ جو وہاں  
بیٹھے تھے شریک نہیں ہوتے مگر اسی کوئی جن کا اونٹ آپ پر قرض تھا ۱۵



سُئِلَتْ -

بَابُ ۵۵۳ إِذَا دَخَلَ بَعِيدًا لِرَجُلٍ وَ

هُوَ أَكْبَرُ فَهُوَ جَائِزٌ

وَقَالَ الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَفِينُ حَدَّثَنَا عَمْرُو  
عَنِ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى بَكْرِ صَعْبٍ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بَعْنِي  
فَاتَّبَعْنَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ -

بَابُ ۵۵۴ هَدِيَّةٌ مَا يَكُونُ لِبَشَرٍ

۱۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَابِغٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَرَةَ

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حُلَّةً سَيَرَاءً عِنْدَ

بَابِ السُّجْدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتُمَا

فَلَيْسَتْهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَوْ قُدَّ قَالَ إِنَّمَا

يَلْبِسُهُمَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ

جَاءَتْ حُلَّةٌ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَقَالَ

أَكْسُوْنِيْنَهَا وَكُلْتُ فِي حُلَّةٍ عَطَارِي

مَا ثَلُثْتُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكُمْ

لَتَلْبَسَتْهُمَا فَكَسَا عُمَرُ أَحَا

عبد اللہ کو دے دیا فرمایا جو چاہے وہ کرے

بَابُ ۵۵۳ اِنْ كُنْتُ شَخْصًا اَوْ نِثْرًا اَوْ سَوَارِثًا اَوْ سَوَارِثًا

وَهُوَ اَوْ نِثْرًا اَوْ سَوَارِثًا اَوْ سَوَارِثًا

اور حمیدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو  
بن دینار نے انہوں نے ابن عمرؓ سے ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک منہ زور اونٹ پر میں سوار تھا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ میرے  
ہاتھ بیچ ڈالو پھر اس کو مول لے کر مجھ سے فرمایا عبد اللہ توبہ اونٹ  
لے جا (میں نے تجھ کو دیا) -

بَابُ ۵۵۴ هَدِيَّةٌ مَا يَكُونُ لِبَشَرٍ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک

سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے

کہا حضرت عمرؓ نے مسجد نبوی کے دروازے پر ایک ریشمی دھاریدار

جوڑا بکتے دیکھا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر آپ اس

کو خرید لیں اور جمعہ کے دن یا جب باہر والے آپ پاس آئیں

پہنا کریں تو اچھا ہے آپ نے فرمایا اس کو تو وہ پہنے گا جس کا آخرت

میں کوئی حصہ نہیں پھر ایسا ہوا کہ اسی قسم کے چند ریشمی جوڑے آپ

پاس آئے آپ نے حضرت عمرؓ کو بھی ان میں سے ایک جوڑا دیا

انہوں نے کہا آپ یہ مجھے پہنانے ہیں اور پہلے عطار و جوڑا لایا

تھا اس کے باب میں آپ ہی نے ایسا فرمایا تھا آپ نے فرمایا یہ

میں نے تجھے اس لیے نہیں دیا کہ تو خود پہنے آخر حضرت عمرؓ نے

۱۔ ملاقات ظاہر ہے کہ عبد اللہ کے ساتھ والے اس اونٹ میں شریک نہیں ہوئے ۲۔ منہ ۳۔ حمیدی خود امام بخاری کے شیخ ہیں اگر یہ تعلق  
ہو تو اس کو اسمعیلی نے دیکھا ۴۔ منہ ۵۔ کہاہت عام ہے تنزیہی ہو یا تحریمی اہل حدیث حرام کو بھی مکروہ کہہ دیتے ہیں ۶۔ منہ ۷۔ عطار دین صاحب بن  
نزارہ بن عدس بن تیم کا بیجا ہوا ایک شخص تھا پہلا جوڑا جس کے خریدنے کی حضرت عمرؓ نے رائے دی تھی وہی لایا تھا ۸۔ منہ

بِسْمَةِ مُشْرِكًا۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ عَلِيَّ بَابَهَا سِتْرًا مُوَشَّيًا فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا فَأَمَّا هَا عَلِيٌّ فَذَكَرْتُ لَهَا فَقَالَتْ لِيَا مُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلُ يَدِي إِلَى فُلَانٍ أَهْلُ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ ۖ

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُتَمِّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَخْبَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيِّدَاءَ فَلَيْسَتْ مَا قَرَأْتُ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُ مَا بَيْنَ نِصَافِي ۖ

**باب** بَقُولِ الْمُهَدِّثَةِ مِنَ الْمَشْرِكِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةٍ فَدَخَلَ فَوَدَّعَ فِيهَا مَلِكًا أَوْ بَيْتًا مَرًّا فَقَالَ

وہ جوڑ اپنے ایک مشترک بھائی کو جو مکہ میں تھا پہنا دیا۔

ہم سے محمد بن جعفر ابو جعفر نے بیان کیا کہ ہم سے ابن فضیل نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر پر آئے اندر نہیں گئے (باہر ہی سے لوٹ گئے) حضرت علیؓ آئے تو حضرت فاطمہؓ نے ان سے یہ بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا میں نے فاطمہؓ کے دروازے پر دھاری دار پردہ پڑا دیکھا بھلا ہم لوگوں کو دنیا کی آرائش سے کیا غرض یہ سن کر حضرت علیؓ آئے حضرت فاطمہؓ سے کہا انہوں نے کہا آپ سے پوچھیں اس پر دے کو کیا کروں آپ نے فرمایا فلاں لوگوں کو بھیج دے وہ محتاج تھے۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا محمد کو عبد الملک بن مسیرہ نے خبر دی کہ میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک دھاری دار ریشی جوڑا بھیجا میں نے اس کو پہنا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرتؐ مجھ پر غصے ہیں میں نے اس کو بچاڑ کر اپنی عورتوں کو بانٹ دیا۔

**باب** مشرکوں کا تحفہ قبول کرنا۔

اور ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ابراہیمؑ سارہ (اپنی بی بی) کو لے کر (نرو د کے ملک سے) ہجرت کر گئے ایک بستی میں پہنچے جہاں کا بادشاہ عالم تھا (اس نے سارہ کو بلا کر دست دردی

۱۔ ان کا نام عثمان بن حکیم تھا وہ حضرت عمرؓ کے اختیاری بھائی تھے ۲۔ منسلک ابو صالح کی روایت میں لیوں ہے فاطمہ کو بانٹ دیا یعنی فاطمہ زہراؓ اور فاطمہ بنت اسد کو جو حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فاطمہ بنت حمزہ بن عبد المطلب کو اور فاطمہ بنت شیبہ یا بنت عتبہ بن ربیعہ کو جو عقیل بن ابی طالب کی بی بی تھیں ۳۔ منسلک اس کو خود امام بخاری نے ۱۔ حدیث الانبیاء میں ذکر کیا ۲۔ منسلک کہتے ہیں حضرت سارہ بہت خوبصورت تھیں ان کے حسن و جمال کی تعریف سن کر بادشاہ نے ان کو بلا لیا اس کا نام عمرو بن ادم اور القیس تھا بعضوں نے کہا صادق ۳۔ منسلک

أَعْطَوْهَا أَخْبَرَنَا هَدِيثٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمَةٌ وَقَالَ أَبُو حَنِيدٍ أَحَدِي مِلْكٍ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ يَبْنِصَاءُ وَكَسَاءُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِخَيْرِهِمْ.

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ هَدِيٍّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّةٌ سُدُسٌ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَيْرِ فَيُحِبُّ النَّاسُ وَهُمْ أَفْقَلُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَّا دِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْكَيْدَ رَدُّ مَمْلَةٍ أَوْ هَدَايَ إِلَى الْإِلَهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُوذَا بْنَ يَثْنَى أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَنُفِخَ فِي سُرْبِهَا

کرنا چاہی اس کا ہاتھ سوکھ گیا تب یوں کہنے لگا ہجرہ فونڈی اس کو دے کر نکالو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہر آمیز بکری تحفہ بھی گئی اور ابو حمید نے کہا کہ ایلہ (ایک شہر ہے وہاں) کے حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نفرہ (خمر تحفہ بھیجا اور آنحضرت نے اس کو ایک چادر بھی اور اس کے ملک کی اس کی سند لکھ دی۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سندس (باریک ریشی کپڑے) کا ایک چنہ تحفہ گزرا ناگیا اور آپ لوگوں کو ریشی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگوں نے وہ چنہ دیکھ کر تعجب کیا (کیسا عمدہ کپڑا ہے) آپ نے فرمایا قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کی تواریس بہشت میں اس سے اچھی ہیں اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس سے روایت کیا کہ دومر کے بادشاہ اکید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا۔

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انس بن مالک سے ایک یہودی عورت (زینب) زہر آمیز بکری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ لائی آپ نے اس میں سے کچھ کھایا (معاہبہ سے فرمایا تم نہ کھاؤ

یہ حدیث اسی باب میں موصولہ مذکور ہوئی ہے اس لئے یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں موصولہ گزر چکی ہے ایلہ ایک بندر تھا سندس کے کنارے مکہ سے مہر کر جاتے ہوئے راہ میں وہاں کے حاکم کا نام یوسنا بن روبہ تھا اس لئے وہاں ایک خبر کا نام تھا تبوک کے قریب وہاں کا بادشاہ اکید بن عبد الملک بن عبد الحمی نصرانی تھا خالد بن ولید اس کو گرفتار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے آنحضرت نے اس کو چھوڑ دیا وہ جزیرہ دبیحہ پر راضی ہو گیا ۷۸

قَوْلِ لَا تَقْتُلُوا نَالَ كَمَا مَرَّ لَتُ أَخْرَجَهَا  
فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ.

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا  
مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ  
مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مَرْنِ  
طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ نَعْنِ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ  
مُشْعَانٌ طَوِيلٌ يَبْعَثُ يَسُوءُ مَا فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عِلِيَّةً أَوْ قَالَ  
أَمْ هِبَةً قَالَ كَابِلٌ بَيْعٌ كَمَا تَشْرِي مِنْهُ  
شَاةٌ فَصْنَعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبُطْنِ أَنْ يُشْرَى وَأَيْمَنَ اللَّهُ  
بِأَبِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ خَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حَقٌّ مِنْ سَوَادِ الْبُطْنِ مَا تَكَلَّمَ  
شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبْرًا  
لَهُ فَيَجْعَلُ مِنْهَا قِصْعَتَيْنِ فَاكْلُوا أَجْمَعُونَ وَابْنُ  
شُبَيْعٍ فَقَضَلَتْ الْقِصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبُعْثِ

اس میں زہر ہے) اس عورت کو بکڑ کر لائے پوچھا اس کو قتل کر ڈالیں  
آپ نے فرمایا نہیں انسؓ نے کہا میں اس زہر کا اثر آپ کے  
تالوں میں برابر دیکھتا رہا۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے معتمر بن سلیمان  
نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں  
نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا ہم (ایک سفر میں)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سو تیس آدمی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا میں کسی کے پاس کچھ کھانا ہے  
دیکھا تو ایک شخص کے پاس (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) ایک صاع  
یا ایسا ہی کچھا ناج تھا خیر اس کا آٹا گوندھا گیا اتنے میں ایک پریشان  
سر لمبا تڑنگا مشرک (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) بکریاں ہانکتا  
آن پہنچا آپ نے اس سے پوچھا (ایک بکری) ہم کو یوں ہی  
مفت دیتا ہے یا بیچتا ہے وہ بولا بیچتا ہوں خیر ایک بکری آپ  
نے اس سے مول لی وہ کاٹی گئی آپ نے حکم دیا اس کی کلیجی بھونو  
عبد الرحمن کہتے ہیں قسم خدا کی ان ایک سو تیس آدمیوں میں کوئی  
باقی نہ رہا جس کو آپ نے اس کلیجی کا ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو اگر  
وہ سامنے آیا تو اس کو خود کو دے دیا ورنہ اس کا ہتھ رکھ چھوڑا  
اور گوشت کے دوپیا لے تیار کیے سب لوگوں نے سیر ہو کر  
کھالیا اور دونوں پیالوں میں کچھ کچھ گوشت بچ رہا وہ ہم نے اُدنٹ  
پر رکھ لیا بار ادوی نے ایسا ہی کچھ لفظ کہا۔

لہٰذا اثر سے مراد اس زہر کا رنگ ہے یا اور کوئی تیز جو آپ کے تالوں مبارک میں ہوا ہو گا کہتے ہیں بشر بن براہ ایک مقامی نے عی ذرا سا گوشت اس میں سے  
کھالیا تھا وہ مر گئے جب تک وہ مرے نہ تھے آپ نے صحابہ کو اس عورت کے قتل سے منع فرمایا چونکہ آپ اپنی ذات کے لیے کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہتے  
تھے یہی آپ کی نبوت کی ایک بڑی دلیل ہے جب بشر مر گئے تو ان کے قصاص میں وہ عورت بھی ماری گئی معلوم ہوا نہ ہر خزان سے لڑ کوئی ہلاک ہو جائے تیز  
کھلانے والے کو قصاص قتل کر سکتے ہیں اور عقیقہ نے اس میں غلات کیا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے قریب ارشاد فرمایا مائتہ  
جو کھانا میں نے خیر میں کھالیا تھا یہی زہر آگد گوشت اس نے اب اڑا کر اور میری شرک کا طہ دی اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہادت بھی عطا فرمائی ۷۷ منہ ۷۷ یہاں  
کی شک ہے کہ حملنا علی البکر کہا یا اور کوئی لفظ اسی مطلب کا ۷۷ منہ

### بَابُ الْمَدِينَةِ لِلْمُشْرِكِينَ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَنْفَعُكُمْ اللَّهُ عَنْ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِكْرَامِكُمْ فِي الدِّينِ وَلَكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِمَّا دَيَّرْتُمْ أَنْ تَبْرُدُوهُمْ وَتُفْسِدُوا فِيهِمْ

۱۱۴۳- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ

عُمَرَ حَلَّةً عَلَى رَجُلٍ ثَبَاةٍ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِغَ هَلَاكَ الْكُفَّةِ

تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا جَاءَكَ

الْوَفْدُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ تَرَكَكَ

لَهُ فِي الْأَمْرِ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا يَحُلُّ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ

مِنْهَا يَحُلُّ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ أَلْبَسُهَا دُونَ

تَلْبَسُهَا فَمَا قُلْتُ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكْتُفُ

لَتَلْبَسُهَا يَتَّبِعُهَا أَوْ تَكْسُوَهَا فَأَرْسَلَ بَعَا

عُمَرَ إِلَى أَجَلِهِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ

أَنْ يُسَلَّمَ

۱۱۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَرَدَّدْتُ عَلَى

أُمِّهِ وَهِيَ مُشْبِعَةٌ فِي عَقْدِ رَسُولِ اللَّهِ

### بَابُ مُشْرِكُونَ كَوَ تَحْفَظُهُمْ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ متحنین) فرمایا اللہ تم کو ان کافروں کے ساتھ انصاف اور سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے مقدمہ میں تم سے نہیں لڑے (جیسے عورت بچے وغیرہ) نہ تم کو انہوں نے تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال

نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن دینار انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے

کہا حضرت عمرؓ نے دیکھا ایک شخص (عطارد بن حاجب) ایک

ریشمی کپڑے کا جوڑا بیچ رہا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے عرض کیا آپ یہ جوڑا خرید لیجئے اور جمعہ کے دن اور حجب باہر

کے لوگ آپ پاس آتے ہیں اس وقت پہنا کیجئے آپ نے فرمایا

یہ تو وہ پہنے گا جو آخرت میں بے نصیب ہے پھر ایسا ہوا کہ وہی

ہی کپڑے کے کئی جوڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

آنحضرتؐ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو بھیجا انہوں نے

عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کو کیوں کر پہنوں آپ تو عطارد کے

جوڑے میں ایسا ایسا فرما چکے ہیں آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا

تجھے اس لیے نہیں دیا کہ تو خود اس کو پہنے تو اس کو بیچ ڈال یا کسی

اور کو پہنا پھر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو جو

مکہ میں تھا بھی اسلام نہیں لایا تھا بھیج دیا۔

ہم سے حمید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

اسامہ بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے زمانہ میں میری ماں (قتیلہ بنت عبد العزیٰ) آئی وہ مشرک تھی

۱۵ اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ مشرکوں اور کافروں سے دنیاوی اخلاق اور سلوک منع نہیں ہے ۱۶ منہ اس کا نام عثمان بن حکیم تھا جیسے اچے گز بچا ۱۷ منہ اس کا بیٹا حضرت ابی بکرؓ کے ساتھ آیا تھا مگر اس کا نام صحابہ میں نہیں ہے شاید وہ کھڑی پر مر ۱۸ یہ قتیلہ ابوبکر صدیقؓ نے اس کو اپنی بیوی بنایا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعْوَى سَرَّاجَةً  
أَخَاصِلُ أُبَيِّ قَالَ نَعَمْ صَلَّيْ أُمِّكَ .

### باب ۱۹۵ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَرْجِعَ

فِي حَبْتِهِ وَصَدَقَتْهُ :

۱۹۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْ هَاشِمٍ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا تَائِبٌ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَلُّهُ  
فِي حَبْتِهِ كَالْعَلَّاسِ فِي قَبْلَتِهِ .

۱۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ  
عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْرِ  
الَّذِي يَعُودُ فِي حَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَبْلَتِهِ  
۱۹۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَهُ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَّا عَمَّا الَّذِي كَانَتْ عِنْدَهُ  
فَارَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَطَنْتُ أَتْلَهُ

(میں نے اس کو گھر میں نہ آنے دیا نہ اس کا تحفہ لیا) اور میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے عرض کیا میری ماں میا (محبت)  
سے میرے پاس آئی ہے کیا میں اس سے سلوک کروں آپ نے  
فرمایا ہاں اپنی ماں سلوک کر۔

### باب ۱۹۶ اور حد قدیس رجوع کرنا درست نہیں ہے

ہم سے مسلم بن ابی ہاشم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام اور شعبہ  
نے ان دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے سعید بن مسیب  
سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اپنے ہبہ میں رجوع کرنے والا اس کو پھر لینے والا) ایسا ہے  
جیسے قے کر کے پھر کھانے والا۔

ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب  
نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن  
عباس رضی اللہ عنہما سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی  
ہم کو یہ بری مثال اپنے اوپر لانا پسند نہیں جو شخص ہبہ کر کے پھر لے  
وہ کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو چاٹے جاتا ہے۔

ہم سے یحییٰ بن قزحہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک  
نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے ہاشم سے انہوں  
نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ایک  
مجاہد کو اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دیا اس نے اس کو خراب کر ڈالا  
میں نے پھر اس کو خرید کر لینا چاہا میں سمجھا وہ ارزان (ستا) بیچ

(بقیہ صفحہ سابق) جاہلیت کے زمانہ میں للاق دے دیا تھا وہ بدین میں اس کو دیکھنے آئی اور میوے بھی وغیرہ کئی تحفے ساتھ لائی ۳ منہ (سوا ششی صفحہ  
۱۹۸) لے بھی روایتوں میں وہی راختر ہے یعنی وہ اسلام سے نفرت رکھتی ہے ۴ منہ ۵ ظاہر حدیث سے ہی نکلتا ہے کہ ہبہ اور صدقہ  
میں رجوع حرام ہے لیکن دوسری حدیث کی رو سے وہ ہبہ مستثنیٰ ہے بطور پ اپنی اولاد کو کرے اس میں رجوع کرنا جائز ہے امام شافعی اور امام مالک  
کا یہ مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ نے کلمہ رجوع مکروہ ہے حرام نہیں ۶ منہ اس گھوڑے کا نام ورد ہے جسے وہی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ گزارا تھا اور باقی صفحہ ۱۹۸



أَعْمَرْتُهُمُ اللَّهُ اسْمُ نَجِي عُمَرَى جَعَلْتُمْ كَالَهُ  
اسْتَعْمَرَ كُمْ فِيمَا جَعَلَكُمْ عُمَرَاسًا.

۱۱۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَعْمَرَى أَمَّا  
لِمَنْ ذُهِبَتْ لَهُ؛

۱۱۵۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي الْمَضَرِيُّ  
ابْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيٍ عَنْ أَبِي  
هَرَيْرَةَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَلْعَمَرَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ عَطَاءُ وَحَدَّثَنِي  
جَابِرُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُكَ  
بِالْمَعْنَى مِنْ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْقَمَرِ

۱۱۵۱- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ قُرْعٌ  
بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قُرْسًا مِنْ أَبِي هَلَعَةَ يَقَالُ لَكَ  
الْمُسَدُّ وَذُبْ فَرَكِبَ فَلَكَ رَجَعُ قَالَ مَا  
رَأَيْتُ مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ دَخَلْتَ نَاهُ لَبَحْرًا.

عرب لوگ کہتے ہیں میں نے اس کو گھر عمر بھر کے لیے دے دیا عمر بھر کے  
لیے یعنی اس کی ملک کر دیا اور (سورہ ہود میں بھی) استعمر فیما آیا ہے  
اس کا معنی یہ ہے کہ تم کو زمین میں بسایا ہے

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں  
نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جابر رضی  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ  
اسی کا ہے جس کو دیا جائے۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے  
قتادہ نے کہا مجھ سے نصر بن انس نے انہوں نے بشیر بن نہیک سے  
انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
فرمایا عمرے جائز ہے اور عطار نے بھی اس حدیث کو روایت کیا۔ یوں  
کہا مجھ سے جابر نے بیان کیا انہوں نے اس حضرت سے ایسی  
ہی حدیث۔

### باب گھوڑا وغیرہ مستعار مانگنا۔

ہم سے آدم بن ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں  
نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس رضی سے سنا وہ کہتے تھے  
ایک بار مدینے والوں کو (دشمن کے آجانے کا) ڈر ہوا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے ان کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب  
تھا اور سوار ہو کر گئے جب لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے تو کوئی ڈر کیا بات  
نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا اکیسے گویا دیا ہے۔

۱۱۵۲- بعضوں نے کہا تمہاری عربیت درازیں یا تم کو اس کے آئندہ کرنے کی اجازت دی ہیں اس میں کھیت باڑی کر سکتے ۱۱۵۲- یہ تعلق نہیں ہے بلکہ اسی ناماد  
سے مروی ہے یعنی قتادہ نے عطار سے بھی روایت کی ۱۱۵۳- دریا کی طرح تیز اور بے تکان جاتا ہے دوسری روایت میں ہے آپ ننگ بیٹھا اس پر سوار ہوئے  
آپ کے گئے بیٹھ عطار پڑی مٹی آپ اکیلے اسی طرح تشریف لے گئے جدھر سے مدینہ والوں نے آواز سنی تھی سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شجاعت  
اس واقعہ سے معلوم ہوتی ہے کہ اکیلے تھوڑا دشمن کی خبر لینے کو تشریف لے گئے سخاوت ایسی کہ کسی مانگنے والے کا سوال نہ نہ کرتے شرم اور حیا اور مروت ایسی  
کہ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ عفت ایسی کہ کبھی بدکاری کے پاس نہ ٹپکے حسن و جمال ایسا کہ سارے عرب میں کوئی آپ کا نظیر نہ تھا غافقت  
اور نظافت ایسی کہ جدھر سے نکل جاتے درود دیوار معطر ہو جاتے حسن خلق ایسا کہ دس برس تک انس رضی (باقی برصغیر آئینہ)



بَابُ الْإِسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ  
عِنْدَ الْبَنَاءِ۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ  
ابْنُ أَبِي نَجْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ  
عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دُرُوءُ قَطِيبٍ ثَمَنُ  
خَمْسَةِ دَرَاهِمٍ فَقَالَتْ اذْفَعُ بِصَوْرِكَ  
إِلَى جَارِ بَنِي النَّظَرِ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تَزْهِي أَنْ  
تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دُرُوءُ  
عَلَى عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَا كَانَتْ امْرَأَةً تُفَعِّلُ بِالْمَرْيَةِ إِلَّا أَرْسَلْتُهَا تَسْتَعْرِضُ  
بَابُ فَضْلِ الْمَنِيخَةِ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيخَةُ اللَّيْثَةُ الْخَفِيفَةُ  
مِنْخَةٌ وَالشَّاةُ الصَّغِيرُ تَعْدُو بَيَانًا وَ  
تُرُو حُ بَيَانًا  
۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

بَابُ شَادِي بَيْنَ دَلِينَ كَوَيْلِنَ كَيْلَ  
كُوَيْلِنَ مَانِكَا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواعظ بن ابی نعیم نے  
کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ  
کے پاس گیا وہ ایک موٹے کپڑے کا کمرہ پہنے ہوئی تھیں جس  
کی قیمت پانچ درہم ہوگی انہوں نے مجھ سے کہا خدا میری ٹونڈی  
کو دیکھو وہ یہ کمرہ میں پہننے میں تھری کرتی ہے اور آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس ایک ایسا ہی کمرہ تھا جس  
عورت کو مدینہ میں (شادی بیاہ کے وقت) سنورنے کی ضرورت

بَابُ دَوْدَہ کا جانور (یا اور کوئی چیز) مانگنے پر  
دینے کی فضیلت۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے  
انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھیل اونٹنی جو خوب  
دودھ دے اس کا دینا بھی کیا اچھا دینا ہے۔ اس طرح دودھیل بکری  
کا دینا جو خوب دودھ دیتی ہے بھی کو ایک برتن بھر کر شام کو ایک  
برتن بھر کر۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف اور اسمعیل بن ابی اویس نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) خدمت میں رہے کبھی ان کا بھروسہ نہیں عدل و انصاف ایسا کہ اپنے کچے چاکلی بھی کوئی رعایت نہ کی فرمایا اگر فاطمہ بھی چوری کرے  
تو میں اس کا بھی اٹھ کڑا ڈالوں عبادت اور ریاضت ایسی کہ نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں دم کر گئے بے طمعی ایسی کہ لاکھ روپیہ آنے سے سب مسجد میں ڈلوادیئے  
اسی وقت نبی دے مہر و قناعت ایسی کہ دودھ چیلے تک بولہ گرم نہ ہوتا تو کی سوکھی روٹی اور کھجور پر اکتفا کرتے کبھی دودھ تو تین فالتے پوتے ننگے پورے  
پر لیٹے بدن پر نشان چھاپا تا مگر اللہ کے شکر گزار اور خوش و خرم رہتے حرف شکایت زبان پر نہ لاتے کیا ان سب احوال کے بعد کوئی احمق سے  
احق بھی آپ کی نبوت اور پیغمبری میں شک کر سکتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم آکر وہ صحابہ و سلم (مناشی صفحہ ۱۲۸) حافظ نے کہا  
اس ٹونڈی کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲۸

رَأْسُ عَيْلٍ عَنْ مَالِكٍ قَالَ نِعِمَّ  
الصَّدَقَةُ:

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ  
الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَكِنَّ يَأْيِدُ بِهِمْ يَغْنَى  
شَيْئًا وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلُ الْأَرْضِ  
وَالْعَقَابِرُ فَقَامَتْهُمْ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ  
يُعْطَوْهُمْ شَيْئًا أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَ  
يَكْفُوهُمْ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ أُمَّةٌ  
أُمَّةً ابْنِ أُمِّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّةً عَيْدُ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَكَانَتْ أَهْلَتْ أُمَّةً ابْنِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةً أَقَا  
فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّةً  
أَيُّمَنَ مَوْلَاهُ أُمَّةً أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ  
ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ  
أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرِينَ  
إِلَى الْأَنْصَابِ مَنَافِعَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَحْضُومِينَ  
مِنْ شِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
أَقْبِهِ عِدَّةً أَهْلًا وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أُمَّةً أَيُّمَنَ مَكَانَهُمْ مِنْ حَائِطِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ  
ابْنُ شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَزِيدَ

امام مالک سے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کیا اچھا  
مدد ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ امام کو ابن وہب  
نے خبر دی کہ امام کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں  
نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا جب مہاجر لوگ مکہ سے مدینہ  
میں آئے ان کے ہاتھ میں کچھ نہ تھا (محتاج تھے) اور انصار  
پس زمین اور جائیداد تھی تو انصار نے مہاجرین کو اپنی آمدنی  
میں شریک کر لیا یعنی باغوں کا میوہ ان کو دیں گے اور محنت  
کا کام کاج خود کریں گے (ان پر کوئی بوجھ نہ ڈالیں گے)  
اور انس بن مالک ام سلیم نے جو عبد اللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں  
تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کھجور کے درخت دیے  
تھے (ان کا میوہ کھانے کو) آپ نے وہ درخت (اپنی کھلائی)  
ام ایمن کو دے دیے جو اسامہ بن زید کی والدہ تھیں ابن شہاب  
نے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غیر والوں کے قتل سے فارغ ہوئے  
اور مدینہ کی طرف لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی  
ہوئی جائیدادیں واپس کر دیں (کیونکہ خبر میں مہاجرین کو  
بہت جائیداد مل گئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ام  
سلیم کو ان کے درخت واپس دے دیے اور ام ایمن  
کو آپ نے ان کے معاوضے میں ایک باغ سے کچھ درخت  
دلوائے اور احمد بن شیبہ نے کہا (جو امام بخاری کے فیض میں)  
مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے یونس سے یہی حدیث  
روایت کی اس میں یوں ہے اپنی خاص جائیدادیں تھیں۔

ام ایمن بخاری من حال کے اس روایت میں من قالہ ہے امام مسلم رحمۃ اللہ کی روایت میں یوں ہے ایک شخص اپنی زمین میں سے چند کھجور کے درخت  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتا جب بنو قریظہ اور بنو نضیر کی جائیدادیں آپ کو ملیں تو آپ نے اس شخص کے درخت پھیر دیے (باقی برصغیر آئندہ)

۱۱۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى  
ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانِ  
ابْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي بَكْشَةَ السَّلَوِيِّ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خُصْلَةً أَغْلَاهَنَ  
مَنْبِجَةُ السَّوْمِ مِنْ عَامِلٍ كَيْسَلٍ يَخْصِلُهُ  
مِنْهَا رَجَاءٌ لَوْ أَبَاهَا وَتَقْدِيرٌ مَوْعُودٌ وَحَا  
لَا أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ فَتَدْرَأُ  
مَا دُونَ مَنِيخَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيطِ  
الْعَاطِسِ مَاطِلَةِ الْأَدْعَى عَنِ الطَّرِيقِ وَخُجُوبِ  
فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ خُمْسَةِ خُصْلَةٍ  
۱۱۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
كَانٍ كَانَتْ لِرَجُلٍ مِثْلُ حَقُولٍ أَرْضَيْنِ  
فَعَاثَا فَوَاجِرَ مَا بَالُ ثَلَاثٍ وَالرَّجُلُ جَعَلَ يَقُولُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ  
لَهُ أَرْضَانِ فَلْيُزِرْهُمَا أَوْ لِيُنْعِمْهُمَا أَخَاكَ فَإِنْ  
أَبَى فَلْيَمْسِكْ أَرْضَهُ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ  
يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي  
الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسْرِيدَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے  
کہا ہم سے اوزاعی نے انہوں نے مسدد بن عطیہ سے انہوں نے  
ابو بکشہ سلوی سے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس عمدہ خصلتیں ہیں ان سب  
میں افضل و دودھ والی بکری عاریت دینا ہے جو کئی ان خصلتوں میں  
سے کسی بھی خصلت پر ثواب کی امید سے اللہ کا وعدہ سچا جان کر  
عمل کرے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کو بہشت میں لے جائے  
گا حسان نے کہا ہم نے بکری دینے کے سوا دوسری خصلتوں کا  
شمار کیا جیسے سلام کا جواب دینا پھینک کا جواب دینا رستے  
سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا اور ایسی ہی بائیں تو سب چندہ خصلتیں  
بھی ہم بیان نہ کر سکے۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہ ہم سے  
امام اوزاعی نے کہا مجھ سے عطاء نے انہوں نے جابر سے انہوں نے  
کہا ہم لوگوں میں (انصار میں) بعضوں کے پاس ضرورت سے زیادہ  
زمین تھی وہ کہنے لگے ہم اس کو تھائی یا جو تھائی یا آدھوں آدھ پیداوار  
(تھائی) پر دے دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا  
جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو  
بلا کر لایوں ہی دے اگر ایسا نہ کرے تو اپنی زمین خالی رہنے  
دے اور محمد بن یوسف (امام بخاری کے شیخ) نے کہا، ہم سے  
اوزاعی نے بیان کیا کہ مجھ سے زہری نے کہا مجھ سے عطاء بن یزید نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہم سے کہا میرے عزیزوں نے مجھ سے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور جو دعوت ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے  
وہ سب کے سب یا ان میں سے کچھ وہیں مانگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دعوت ام ایمن اپنی کھلی (داہرہ کو دے دیے تھے میں جب آپ کے پاس  
آیا تو آپ نے وہ دعوت مجھ کو دے دیے اور ام ایمن آئیں اور میرے گے چڑ گئیں کہنے لگیں وہ دعوت تو میں تم کو کبھی نہیں دوں گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ان کو سمجھانے لگے ام ایمن قرآن کے بدل اتنے اتنے دعوت لے لیں کہیں کہیں ہرگز زمین نہ لوں گی تم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں یہاں تک کہ آپ نے دس گئے  
دعوت ان کے بدل دینا قبول کیے "مذہب ہاشمی ص ۱۱۱" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خصلتوں کو کسی مصلحت سے ہم رکھا شاید یہ مرقع ہو کہ ان کے صحابہ اور  
دوسری نیک خصلتوں میں لو لگتی نہ کرنے لگیں۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ جَاءَنَا عَنْ أَبِي ذَرٍّ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنْ أَبِي جَبْرَةَ  
قَالَ وَجِئْتُكَ إِنَّ الْمُهْجَرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ  
فَهَلْ تَكُ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطَى  
مَدَنُ قَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَعُهُ مِنْهَا  
شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْلَبُهَا يَوْمَ وَرَدِهَا  
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْمَلُ مِنْ وَرَأَى الْبَحَارِ  
فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ  
شَيْئًا

۱۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ عَمْرِو  
عَنْ طَاوُسٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَجِيٌّ أَعْلَمَهُمْ بِكَ  
يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ فَهَمَّ زَرْعَ مَا قَالَ  
بِمَنْ هَلِهِ فَقَالُوا اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ  
أَمَّا إِنَّهُ لَوْ مَنَعَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ  
أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا

باب ۱۵۹ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَكَتَ حَلِيلًا  
الْجَاهِلِيَّةَ عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَمِنْ عَمَلِهِ

کہا مجھ سے ابو سعید غدیری نے انہوں نے کہا ایک گنوار (اس کا نام معلوم  
نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے ہجرت پر بیعت  
کرنا چاہی آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت بہت مشکل ہے تیرے پاس  
اونٹ ہیں؟ اسی نے کہا میں آپ نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دیتا ہے  
وہ بولادیتا ہوں آپ نے فرمایا کسی کو دو دھ پیسے کے لیے مانگے  
پر بھی دیتا ہے بولاجی ہاں آپ نے پوچھا ان کو پانی پلاتے وقت  
دو ہتا ہے (اور دو دھ محتاجوں کو پلا تے) اس نے کہا جی ہاں آپ  
نے فرمایا پھر تو ساری بستیوں کے پرے رہ عمل کرتا رہ اللہ تیرے  
کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب نے  
کہا ہم سے ابوب نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاووس سے  
انہوں نے کہا ثعب صحابہ میں جو اس بات کو خوب جانتا تھا یعنی مزہمت  
(کو) میں نے اس سے سنا یعنی ابن عباس رضی سے وہ کہتے تھے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر گئے جہاں کھیت لہلہا رہے تھے  
آپ نے فرمایا یہ کس کی زمین ہے لوگوں نے کہا فلاں شخص کی ہے جس  
جس نے اس کو کرایہ لیا ہے آپ نے فرمایا اگر زمین کا مالک اس کو  
یوں ہی (بلا کر ایہ) اپنی زمین دیتا تو کرایہ ٹھہرا کر دینے سے بہتر ہوتا۔

باب ۱۶۰ اگر کوئی دوسرے سے بولے کہ میں نے اس کو بیعت  
کو تیری خدمت میں دیا جیسے رواج ہے اس کے موافق جائز ہوگا

۱۶۰ اور صحابہ میں کی طرح اپنا ملک چھوڑ کر مدینہ میں رہنا چاہا آپ جانتے تھے کہ اس گنوار سے ہجرت نہ ہونے کے لیے یہ فرمایا کہ اپنے ملک میں رہ کر ملک  
کا م کرتا رہی کافی ہے یہ واقعہ مکہ کی فتح کے بعد لکھ ہے جب ہجرت فرض نہیں رہی تھی ۱۲ من ۱۷ دوسری روایت میں ہے عمرو نے طاووس سے کہا کاش تم  
بٹائی کرنا چھوڑ دو کیونکہ لوگ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے انہوں نے کہا مدین میں تو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہوں اور صحابہ  
میں جو سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں یعنی ابی عباس رضی اللہ عنہ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ اخیر تک ۱۲ من ۱۷ تو طلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ اگر زمین بیکار  
پڑی ہو تو اپنے بھائی مسلمان کو مفت زراعت کے لیے دے اس کا کرایہ لینے سے یہ امر افضل ہے اور کرایہ لینے سے منع فرمایا ۱۲ من ۱۷ یعنی اگر یہ  
الفاظ عدل و عافیت میں بہر کے لیے بولے جاتے ہیں تو بہر پر معمول ہوں گے اگر عافیت پر بولے جاتے ہیں تو عافیت معمول ہوں گے ۱۲ من

اور بعض لوگوں (حنفیہ) نے کہا یہ عاریت پر معمول ہوگا اور یوں کہنا میں نے یہ کپڑا تجھے پہننے کو دیا ہے ہوگا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہ ہم سے ابوالناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیمؑ سارہ کو لے کر ہجرت کر گئے (پھر ظالم بادشاہ کا قصہ بیان کیا میں تک کہ ان کو باجرہ لونڈی دی وہ لوٹ کر حضرت ابراہیمؑ پاس آئیں اور کہنے لگیں تم کو معلوم ہوا اللہ نے کافر (بادشاہ) کو ذلیل کیا اس نے خدمت کے لیے ایک لونڈی دی ابن سیرین نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا ان کی خدمت کے لیے باجرہ کو دیا۔

**باب اگر کسی کو (اللہ کی راہ میں) سواری کے لیے گھوڑا دے تو اس کا حکم بھی عمر سے اور صدقے کا ہے**

اور بعض لوگوں (امام ابوحنیفہؒ) نے کہا اس میں رجوع درست ہے ہم سے حمید نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا میں نے امام مالکؒ سے سنا وہ زید بن اسلم سے پوچھتے تھے انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ اسلم سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے اللہ کی راہ ایک گھوڑا سواری کے لیے دے دیا پھر میں نے اس کو کینا ہوا پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا پھر میں اس کو لے لوں آپ نے فرمایا مست لے اور اپنا صدقہ مت پھیر۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هَذِهِ عَارِيَةٌ قَوْلُهُ قَالَ كَسَوْتُكَ هَذِهِ الثَّوبُ فَهِيَ حَبِيَّةٌ.

۱۱۵۹. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجِرًا إِذَا هَيَّمُ بِسَارَةٍ فَأَعْطَوْهَا أَجْرًا فَكَجَعَتْ فَقَالَتْ أَشْعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ كَبَّتْ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ قَوْلِيذًا وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مَهَا هَاجِرًا.

**باب ۱۱۶۰ إِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمَرِيِّ وَالصَّدَقَةُ.**

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهُ أَنْ يُرْجِعَ فَرَسَهُ. ۱۱۶۰. حَدَّثَنَا الْعُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سَفْيَانٌ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ هَمْرَةُ خَلَّتْ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكَرِهْتُهُ فَيَاغُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِ وَلَا تُعْطِ فِي صَدَقَتِكَ

**۱۱۵۹** مقصود امام بخاری کا روایت ہے حنفیہ پر کہ لونڈی میں تو وہ کلام خاص عاریت پر معمول ہوگا اور کپڑے میں ہے پر ترجیح با مروج اور تخصیص با مخصص ہے بعضوں نے کہا وہ ان کا کہیں ہذا الثوب یہ اگر کلام ہے حنفیہ کا مقولہ نہیں ہے۔ **۱۱۶۰** ہمیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اس لفظ سے کہ ان کی خدمت کے لیے باجرہ کو دیا تمہیک مراد ہے **۱۱۶۰** یعنی جس کو دیا اس کی ملک ہو جائے اور اس میں رجوع جائز نہیں **۱۱۶۱**

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الشہادات

۷۷۷۔ مَا جَاءَ فِي الْبَيْتَةِ عَلَى الْمَدْعَى  
يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنُكُمْ يَدَيْنِ إِلَى  
أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاتَّكَبُوا وَذَلِكُمْ تَبْيُكُّكُمْ كَايِبٌ  
بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْب كَايِبٌ أَنْ يَكْتُوبَ كَمَا عَلَّمَهُ  
اللَّهُ تَلْيُكُّكُمْ وَيُمِيزُ الَّذِينَ عَلَىٰ عَلَيْهِ الْحَقُّ  
وَلْيُفَيِّقَ اللَّهُ رَبَّهُ وَلَا يَجْحَسُ مِنْهُ شَيْئًا  
فَإِنْ كَانَ الَّذِينَ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ  
ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُمِيزُوا هُوَ لِيُمِيزَ  
وَلْيُفَيِّقَ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ  
مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ  
وَأَمْرَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ  
أَنْ تَقُولَ أَحَدُهُمَا شَيْءٌ كَرِهَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ  
وَلَا يَأْب الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْمُوا  
أَنْ تَكْتُبُوا صَعِيدًا أَوْ كِبَرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ  
ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَخْبَرُ  
أَنْ لَا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَمَاعَةً عَلَىٰ عَهْدٍ وَلَا يَذَرُ  
بَيْنَكُمْ قُلُوبًا عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ لَا تَكْتُبُوا حَاثِرَ عَدُوٍّ  
إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُعْصَرُ كَايِبٌ وَلَا شَهِيدًا وَإِنْ  
تَعَلَّوْا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ  
وَكَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا وَقَوْلُهُ تَعَالَىٰ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## کتاب گواہی کے بیان میں

باب گواہ لانا مدعی پر لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانوں جب تم ایک وعدہ پھیرا  
کر دہار کا معاملہ کرو تو اس کو لکھ لو اور کوئی لکھنے والا تم میں انصاف  
سے لکھ دے اور لکھنے والا جیسا اللہ نے اس کو سکھایا لکھنے سے  
انکار نہ کرے ضرور لکھ دے اور جس پر قرضہ ہے وہی لکھوائے  
اور اس سے ڈرتا رہے اور اس میں کچھ کات چھانٹ کر سے  
اگر جس پر حق ہے وہ نادان یا ناتوان ہو یا غور لکھوانہ سکتا ہو تو  
اس کا ولی انصاف سے لکھوا دے اور اپنے لوگوں میں سے  
جن کو تم اچھا سمجھو تم دو مردوں کو گواہ کر لو اگر وہ مرد نہ مل  
سکیں تو ایک مرد اور دو عورتیں سہی دو عورتیں اس لیے کشاید  
ایک بھول جائے تو دو سری اس کو یاد دلادے اور  
جب گواہ گواہی کے لیے بلائے جائیں تو جانے سے انکار نہ  
کریں اور میعاد میں معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کے لکھنے میں سستی نہ کرو  
اللہ کے نزدیک یہ بہت منصفانہ اور گواہی کے لیے مضبوطی کا  
باعث اور آئندہ شک نہ ہونے کے لیے قریب تر سبب ہے  
البتہ نقد نقد سودے میں جو ہاتھوں ہاتھ کرو اگر نہ لکھو تم پر کچھ گناہ  
نہیں اور بیچ کھوپڑ کے وقت گواہ کر لیا کرو ورنہ فتنی اور گواہ کسی  
کو نقصان نہ پہنچایا جائے اگر ایسا کرو تو یہ تمہاری شرارت ہے  
اور اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تم کو سکھاتا ہے اور اللہ سب  
اور سورہ نسا میں فرمایا مسلمانوں انصاف پر مضبوطی سے

۱۔ مدعی و شخص بر کسی حق یا شے کا دوسرے پر دعویٰ کرے مدعی علیہ حیدر دعویٰ کرے بار ثبوت، ضرور بھی مدعی ہی پر ہے اور قیاس کا بھی مقتضی ہی ہے

۲۔ منہ ۱۱ باب کا مطلب نہیں ہے لکھنا ہے ۱۱ منہ

قُوا امِّينَ بِالْقِسْطِ شَهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ  
أَوْ آلِوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَيْثٌ أَوْ  
فَجْرٌ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ  
أَنْ تَعْدِلُوا إِنْ تَعْدُوا أَوْ تَعْرِضُوا  
إِنَّكُمْ كَانُمْ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا۔

بَابُ إِذَا عَدَلَ رَجُلٌ أَحَدًا  
فَقَالَ لَا تَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَ مَا  
عَدَلْتُ إِلَّا خَيْرًا۔

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ حَدَّادٍ شَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ وَقَالَ  
الْثَّيْبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَرِبَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دَاوُدَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
ابْنِ دُرَّاقٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ  
عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا  
حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِنْسَانِ قَدْ عَارَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا وَأَسَاجِدَ  
حِينَ اسْتَلْبِثَ النُّوحِيُّ بَيْتًا مِنْهَا فِي  
فِرَاقِ أَهْلِهَا فَأَمَّا أَسَاجِدُ فَقَالَ أَهْلَكَ  
وَلَا تَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَتْ بِرَبِّكَ إِنْ دَاوُدُ

جے رہو اور اللہ سے ڈر کر گواہی دو گو خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ  
اور رشتہ داروں کے خلاف ہو کوئی امیر ہو یا فقیر اللہ دونوں کا نگہبان  
ہے تم انصاف کو چھوڑ کر نفس کی خواہش پر نہ چلو اگر بات بنا کر گواہی دو  
گے یا گواہی دینے میں شامل کرو گے تو اتنا سمجھ لو اللہ کو تمہارے  
(سب) کاموں کی خبر ہے۔

باب اگر تعدیل اور تزکیہ میں کوئی اتنا ہی کہے ہم تو اس  
کو اچھا ہی سمجھتے ہیں یا میں نے اس کو اچھا ہی جانا ہے  
تو کیا حکم ہے۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن  
عمر بن نعیر نے کہا ہم سے ثوبان نے اور لیث بن سعد نے کہا  
مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے  
کما مجھ سے عروہ اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور  
عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہؓ پر تمت کا قصہ بیان کیا  
اور ان میں سے ہر ایک کی روایت سے دوسرے کی تصدیق ہوتی  
ہے جب بہتان کرنے والوں نے حضرت عائشہؓ پر طوفان جوڑا  
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور اسامہؓ کو بلا  
بھیجا کیونکہ وحی آنے میں دیر ہوئی آپ نے ان سے رائے پوچھی  
کہ میں اس بی بی کو چھوڑ دوں اسامہؓ نے کہا انہی بی بی کو رہنے  
دیکھیے ہم تو اس کو اچھا ہی سمجھتے ہیں اور بریرہؓ نے کہا میں نے

۱۱۶۱۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ان دونوں آیتوں میں گواہی دینے اور گواہ بنانے کا ذکر ہے اور یہ ظاہر ہے کہ گواہ کرنے کی ضرورت اسی شخص کو ہوتی  
ہے جس کا قول قسم کے ساتھ مقبول نہ ہو تو اس سے یہ نکلا کہ مدعی کو گواہ پیش کرنا ضرور ہے امام بخاری کو اس باب میں وہ مشہور حدیث بیان کرنی چاہیے  
تھی جس میں یہ ہے کہ مدعی پر گواہ ہیں اور منکر پر قسم ہے اور شاید انہوں نے اس حدیث کے کھنکھنے کا اس باب میں قصداً کیا ہو گا موقوف نہ لایا صرف آیتوں  
پر اتنا مناسب سمجھی۔ واللہ اعلم ۱۱۶۲۔ تعدیل اور تزکیہ کے معنی کسی کو نیک اور سچا اور مقبول الشہادۃ جانا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ الفاظ تعدیل  
کے لیے کافی نہیں ہیں جب تک صاف باتوں نہ کہے کہ وہ اچھا شخص ہے اور عادل ہے ۱۱۶۳۔ لیث کی روایت کو امام بخاری نے تفسیر سورہ نور میں وصل کیا ہے  
کہ میں نے امام بخاری رو نے باب کا مطلب نکالا کہ اس لیے کہ اسامہؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعدیل ان لفظوں سے کی کہ میں

عَلَيْهَا أَمَّا الْخِيَصَةُ أَكْثَرُ مِنَ الْفَلَاحِ  
حَدِيثُهُ النَّبِيُّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا  
فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَنَتَأَمَّلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْعُدُ نَوْمًا مِنْ رَجُلٍ  
بَلَغَتْ أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ  
مِنْ أَهْلِ الْأَخْيَرِ إِلَّا لَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا  
مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا.  
**بَابُ شَهَادَةِ الْمُخْتَبَى**

وَأَجَانُكَ عَمْرُو بْنُ حَرْثٍ قَالَ وَكَذَلِكَ  
يُفَعَّلُ بِالْكَادِبِ الْفَاجِرِ قَالَ الشَّعْبِيُّ  
وَابْنُ سَيِّدِينَ وَعَطَاءُ وَفَتَاةُ السَّمْعِ  
شَهَادَةٌ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَمْ يَشْعُرْ بِي  
عَلَى شَيْءٍ وَرَأَيْتُ سَمْعًا كَذَا.  
۱۱۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلَ سَمِعٌ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ  
أَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاثِيًا  
كَعْبَةَ الْأَنْصَارِيِّ يُؤْمِنَانِ الْفُضْلُ الْأَخِي فَرَمَا ابْنُ

کوئی بات اس میں عیب کی نہیں دیکھی انتہا ہے وہ کم سن بچی ہے  
(ایسی بھولی بھالی) کہ آٹا گندھا ہوا اچھوڑ کر (بن ڈھانکے) سو جاتی ہے  
بکری اگر کھا جاتی ہے اس وقت آپ نے فرمایا کہ ہمارا ابداس  
شخص سے لیتا ہے جس نے میری بی بی پر تہمت لگا کر مجھ کو رنج  
پہنچا یا قسم خدا کی میں تو اپنی بی بی کو اچھا ہی سمجھتا ہوں اور  
جس مرد سے تہمت (لگاتے) ہیں اس کو بھی میں نے اچھا ہی  
سمجھا ہے۔

**باب جو اپنے تئیں چھپا کر گواہ بنا ہو اس کی گواہی**

درست ہے۔

اور عمرو بن حریث نے اس کو جائز رکھا ہے اور کہا کہ جو شخص جھوٹا بے ایمان  
ہو اس کے لیے یہی تدبیر کریں گے اور شبی ادا بن سیریں اور عطار اور قتادہ نے  
کہا جو کوئی کسی سے کوئی بات سنے تو اس پر گواہی دے سکتا ہے گو وہ  
اس کو گواہ نہ بنائے اور امام حسن بصری نے کہا ایسی صورت میں گواہیوں  
کے مجھ کو انہوں نے کسی بات کا گواہ نہیں کیا بلکہ میں نے ایسا ایسا سنا۔  
ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی  
انہوں نے زہری سے سالم نے کہا میں نے عبد الرحمن بن عمر سے سنا  
کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کے ساتھ اس باغ  
کے قعر سے چلے جہاں ابن میاد رہتا تھا جب آپ وہاں پہنچے

۱۱۶۲- یہ حدیث جہاں منافق مردود تھا ۱۱۶۲- معمر بن مطلق ایک صحابی تھے نیک اور صالح ان سے حضرت عائشہ کو بدنام کیا تھا وہ بچا ہے  
حدیث کے نام سے واقف نہ تھے اور اللہ کی راہ میں شہید ہوئے ۱۱۶۲- یہ کم سن صحابہ میں سے تھے ان کے باپ بھی صحابی تھے اس  
کتاب میں ان کا ذکر صرف اسی مقام میں ہے اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۱۶۲- جھوٹا بے ایمان شخص لوگوں کے سامنے کسی کا حق تسلیم کرنے سے  
ڈرتا ہے ایسا نہ ہو وہ لوگ گواہ بن جائیں اور تنہائی میں اقرار کرتا ہے تو اس کا اقرار چھپ کر ہی کہتے ہیں امام ابو حنیفہ نے اس کو جائز نہیں رکھا  
لیکن امام احمد اور مالک اور شافعی نے جائز رکھا ہے ۱۱۶۲- شبی کے قول کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور قتادہ کا قول آگے آئے گا  
اور عطار کا قول کہ ابی نے وصل کیا ۱۱۶۲- اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۱۶۲- اس کا نام صان تھا اس کے ماں باپ یہودی تھے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان تھا کہ شاید یہی وہاں ہو گا ۱۱۶۲-



مَيَّادُ حَتَّى إِذَا خَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِي بِجَدِّهِ النَّبِيِّ  
 وَهُوَ يَحْتَلِ أَنْ يَكُونَ مِنْ ابْنِ مَيَّادٍ شَيْئًا بَلْ أَنْ  
 يَرَاهُ وَابْنُ مَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قُبْلَتِهِ  
 فَبَكَرَ حَرَمَةً أَوْ ذُرْمَةً فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ مَيَّادٍ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقِي بِجَدِّهِ النَّبِيِّ  
 فَقَالَتْ لِابْنِ مَيَّادٍ مَا يَكُنْ هَذَا فَقَالَ ابْنُ مَيَّادٍ  
 ۱۱۶۳ - سَأَلَ شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
 سُلَيْمٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
 جَاءَتْ امْرَأَةً مِنْ قَاعَةِ الْعَصْرِ طَلِقَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ  
 فَطَلَعَنِي فَأَمَتْ حَلَاكِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدًا لِرَجُلٍ  
 ابْنِ الزُّبَيْرِ إِنَّهُمَا مَعَهُ مِثْلَ حَدِّ بَيْتِ الثُّوبِ  
 فَقَالَ أُتْرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ كَأَنِّي  
 حَتَّى تَكُنِّي وَفِي عُسَيْلِكَ وَفِي عُسَيْلَتِكَ  
 وَأَبُو بَكْرٍ كَجَالِسٍ عِنْدَهُ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ  
 مِنَ الْعَامِ بِالْبَابِ يَنْتَقِلُ أَنْ يَكُونَ لَهُ  
 فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَسْمَعْ إِلَى هَذِهِ مَا جَعَلَهُ  
 بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِأَدَبٍ إِذَا شَرِهْتَ شَاجِدًا أَوْ  
 شَرِهْتَ شَيْئًا فَقَالَ اخْرُوجِي مَا جَعَلْنَا ذَلِكَ

تو درختوں کی آڑ میں چلنے لگے آپ اس فکر میں تھے کہ ابن میاد آپ  
 کو نہ دیکھے اور آپ اس کی کچھ باتیں سن لیں اس وقت ابن میاد ایک  
 کپڑا پہن کر لیٹے ہوئے اپنے بچھونے پر لیٹا تھا اس میں گن گنا رہا تھا ابن  
 میاد کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا آپ درختوں  
 کی آڑ سے رہے تھے وہ (ایک دم) ابن میاد سے بول اٹھی  
 صاف یہ محمدؐ ان پہنچے یہ سن کر ابن میاد چپ ہو گیا آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کاش وہ چپ رہتی تو ابن میاد کچھ کہتا ہم سنتے  
 ہم سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن  
 عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے  
 حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا رفاعہ قرظی کی بی بی (سہیمہ) آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میں رفاعہ کے نکاح میں تھی  
 اس نے مجھ کو طلاق دے دیا طلاق بھی کیساتھ طلاق اس کے بعد  
 میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا وہ تو کپڑے کے حاشیہ  
 کی طرح ڈھیلے ہیں آپ نے پوچھا کیا تو پھر رفاعہ کے پاس جایا چاہتی ہے  
 یہ تو ہو نہیں سکتا جب تو دوسرے خاوند سے مزہ نہ اٹھائے اور  
 وہ تجھ سے مزہ نہ اٹھائے اس وقت ابو بکر صدیقؓ رہے آپ کے پاس  
 بیٹھے تھے اور خالد بن سعید بن حاص دروازے پر کھڑے اجازت  
 کے منتظر تھے خالد نے ابو بکرؓ کو پکارا کہا تم سنتے ہو یہ عورت پکار  
 پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہہ رہی ہے۔

باب اگر ایک گواہ یا کئی گواہوں نے ایک بات  
 کی گواہی دی دوسرے لوگوں نے یوں کہا ہم کو تو معلوم نہیں

لے ہیں یہ امام بخاری نے یہ کلام چھپ کر کسی کی باتیں متاثر نہ ہو اس پر گواہی دے سکتا ہے ہرگز نہ اسے یعنی نامردوں  
 کے منہ میں سختی نہیں دیا جھوٹا جملہ ہے کہ بالکل دخل نہیں ہوتا ۱۲ منہ اسے ایسی شرم کی باتیں کہہ کر کہہ رہی امام بخاری نے ہمیں  
 سے یہ کلام چھپ کر گواہ بنادو سنا ہے کیونکہ خالد دروازے کے باہر تھے عورت کے سامنے تھے باوجود اس کے خالد نے ایک قول کی نسبت اس عورت  
 کی گواہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد پر اعتراض نہیں کیا ہوتا

يَحْكُمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْمُحْمَدِيُّ هَلَا  
كَمَا أَخْبَرَ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى فِي الْكُعْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يَصِلْ فَلَخَذَ  
النَّاسُ بِشِمَاذَةِ بِلَالٍ كَذَلِكَ إِنْ شَهِدَ شَهِدًا  
أَنْ يَفْلَحَنَّ عَلَى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَشَهِدَا  
الْخُدَانِ يَأْتِي وَخَمْسَ مِائَةٍ تَغْفِي  
بِالزِّيَادَةِ.

۱۱۶۴. حَدَّثَنَا جَبَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
عُمَرُ بْنُ سُوَيْدٍ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ  
أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَتَهُ لِأَبِي إِهَابٍ بْنِ عَزْزِ بْنِ  
نَاسِئَةَ امْرَأَةٍ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتَ عَقْبَةَ  
وَأَلَّيْتُ تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عَقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّي  
أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي  
إِهَابٍ يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ مَا عَايَنَّا أَرْضَعَتْ  
مَاجِبَتَنَا فَكَرِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قَبِلَ  
فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا  
غَيْرَهُ.

بَابُ الشَّهَادَةِ الْعَدُولِ  
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاشْهَدُوا ذَوِي عَدْلٍ

تو جس نے گواہی دی اس کا قول قبول ہو گا عید کی گواہی کی مثال  
یہ ہے جیسے بلالؓ نے یوں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وعلیہ وسلم نے کہے کے اندر نماز پڑھی اور فضل بن عباسؓ نے یہ روایت  
کی کہ آپؐ نے نہیں پڑھی تو لوگوں نے بلالؓ کے قول کو لیا اسی طرح  
اگر دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ زید کے عمر پر ہزار روپیہ قرض  
نکلے ہیں اور دو گواہوں نے یوں گواہی دی کہ ایک ہزار پانسو  
نکلے ہیں تو ایک ہزار پانسو دینے کا حکم دیا جائے گا۔

ہم سے جہان بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہ ہم کو عمر بن سعید بن ابی حسین نے کہا مجھ کو عبد اللہ  
بن ابی ملیکہ نے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے ابو ہاشم  
بن عزیز کی بیٹی (غنیہ) سے نکاح کیا ایک عورت آئی (اس کا نام  
معلوم نہیں ہوا) کہنے لگی میں نے عقبہ اور اس کی جو دو دونوں کو دودھ  
پلایا ہے عقبہ نے کہا میں تو نہیں جانتا تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہے  
تو نے مجھ سے کبھی یہ بیان کیا پھر عقبہ نے ابو ہاشم کے لوگوں  
سے پوچھا ابھی ماہ بھی یہی کہنے لگے ہم کو معلوم نہیں کہ اس عورت  
نے غنیہ کو دودھ پلایا ہوا آخر عقبہ سواہر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وعلیہ وسلم پاس آئے مدینہ میں آپؐ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا اب  
اس عورت کو تو کیونکر رکھ سکتا ہے جب ایسی بات کہی گئی (کہ وہ  
تیری بہن ہے) عقبہ نے اس کو چھوڑ دیا اس نے دوسرے سے  
نکاح کر لیا۔

باب گواہ عادل (معتبر) ہونا چاہیے :-  
اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ طلاق) میں فرمایا دو معتبر آدمیوں کو اپنے

لے اور ایک ہر شہادت کی اس کے موافق حکم ہو گا اس لیے کہ اثبات نفی پر مقدم ہے ۲۷۷ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ عقبہ اور اس کی جو دو کے عزیزوں کا بیان  
نفی عقار دودھ پلانے والی عورت کا بیان اثبات تھا آپؐ نے اسی کی گواہی قبول کی ۲۷۷ عادل سے مراد یہ ہے کہ مسلمان آنا و قاتل باغ نیک ہو  
تو کافر یا غلام یا مجنون یا نابالغ یا فاسق کی گواہی مقبول نہ ہوگی ۲۷۷

مِنْكُمْ وَمِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ  
الشَّهَادَةِ.

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ تَائِبِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
بْنِ عَوْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ  
بِالْوَسْخِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْوَسْخَ قَدْ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمْ  
الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ  
لَنَا خَيْرًا مِنْهُ وَفَرَّغْنَا وَكَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ  
سِرِّهِ شَيْءٌ اللَّهُ يُخَاسِيهِ فِي سِرِّهِ وَهُوَ  
مَنْ أَظْهَرَ لَنَا مَوْءَلَهُ نَأْمَنُهُ وَكَمْ نَصَدَّقُهُ  
وَإِنْ قَالَ إِنَّ سِرِّهِ خَيْرٌ حَسَنَةٌ.

بَابُ تَعْدِيلِ كَلِمَةِ يَجُوزُ  
۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِجَنَازَةٍ فَاسْتَوْاعِلْنَهَا خَيْرًا فَقَالَ وَحَيْثُ نَزَلَتْ

میں سے گواہ کرو اور (سوز و پتھر میں) فرمایا جن گواہوں کو تم پسند کرتے ہو۔

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وحی اتر کر پہلے لوگوں سے موافقہ ہوتا (اللہ تعالیٰ ان کی دل کی بات آپ کو بتلا دیتا) اور اب تو وحی آنا بند ہو گیا اب ہم تم کو تمہارے ظاہری اعمال پر پکڑیں گے جو کوئی ظاہر ہیں اچھے کام کرے گا اس پر ہم بھروسہ کریں گے اسی کو اپنا مصاحب بنائیں گے اس کے دل کی بات سے ہم کو غرض نہیں اس کا حساب اللہ لے گا اور جو کوئی ظاہر میں برا کام کرے گا ہم نہ اس پر بھروسہ کریں گے نہ اس کو سچا۔ سمجھیں گے اگرچہ وہ دعویٰ کرے کہ میرا باطن اچھا ہے۔

باب تعدیل کے لیے کتنے آدمی ہونا چاہئیں۔

ہم سے۔ بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن ابن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گیا لوگوں نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا اس کے لیے وہ جہیز لگا

۱۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ فاسق بدکار کی بات نہ مانی جائے گی یعنی اس کی شہادت مقبول نہ ہوگی معلوم ہوا کہ شاہد کے لیے عدالت ضرور ہے ۲۔ منہ ۳۔ حضرت عمرؓ کے اس قول سے ان بے وقوفوں کا رد ہوا جو ایک بدکار فاسق کو رد و لیں اور وہی سمجھیں اور یہ دعویٰ کریں کہ ظاہری اعمال سے کیا ہوتا ہے دل اچھا ہونا چاہیے کہو جب حضرت عمرؓ ایسے شخص کو دل کا حال معلوم نہیں ہو سکتا تھا تو تم پیار سے کس باغ کی موٹی ہو دل کا حال بغیر خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا پیغمبر صاحب کرمی اس کا علم وحی یعنی اللہ کے بتلا نے سے ہوتا حضرت عمرؓ نے قاعدہ بیان کیا کہ ظاہر کے مد سے جس کے اعمال شرع کے موافق ہوں اس کو اچھا سمجھو اور جس کے اعمال شرع کے خلاف ہوں ان کو برا سمجھو اب اگر اس کا دل باطن اچھا بھی ہوگا جب بھی ہم اس کے برے سمجھیں کوئی موافقہ دار نہ ہوں گے کیونکہ ہم نے شریعت کے قاعدہ سے پر عمل کیا البتہ ہم اگر اس کو اچھا سمجھیں گے تو گنہگار ہوں گے ۴۔ منہ

مُرَّ بِأَخِي فَأَشْنُو عَلَيْهِمَا شَرًّا وَقَالَ غَيْرُ  
ذَلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ  
لِهَذَا وَجَبَتْ وَلِهَذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ  
الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُونَ شَهَادَةُ اللَّهِ فِي  
الْأَرْضِ.

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْعَاقِبَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ بَرْزَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَكَيْتُ  
الْمَدِينَةَ وَكَذَلِكَ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ  
يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيْعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ  
فَمَرَرْتُ جَنَازَةً فَأُخْبِنِي خَيْرٌ فَقَالَ عُمَرُ  
وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِأَخِي فَأُخْبِنِي خَيْرًا فَقَالَ  
وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِالثَّلَاثَةِ فَأُخْبِنِي شَرًّا فَقَالَ  
وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَيُّهَا مُسْلِمٌ شَهِدْ لِمَ أَرَبْعَةً خَيْرٌ أَوْ خَلِّهِ  
لِلَّهِ أَلْبَنَةُ تَلْنَا وَثَلَاثَةً قَالَ وَثَلَاثَةٌ  
قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ كَمْ نَسَأَلُهُ  
عَنِ الْوَاحِدِ.

بابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْأَنْسَابِ  
وَالرَّمْعَانِ الْمُتَقَفِّضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ

پھر دوسرا جنازہ گیا لوگوں نے اس کی برائی کی یا راوی نے اور کوئی  
لفظ کہا خیر آپ نے فرمایا اس کے لیے واجب ہو گئی لوگوں نے پوچھا  
یا رسول اللہ آپ نے دونوں کے لیے فرمایا واجب ہو گئی واجب  
ہو گئی آپ نے فرمایا مسلمانوں کی گواہی مقبول ہے مسلمان زمین میں  
اللہ کے گواہ ہیں۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے داؤد بن ابی  
الفرات نے کہا ہم سے عبد اللہ بن ربیعہ نے انہوں نے ابوالاسود  
سے کہا میں مدینہ میں آیا دہاں ایک بیمار سی پھیل گئی تھی جس  
میں لوگ جلدی سے مر جاتے تھے آخر میں حضرت عمرؓ کے پاس  
بیٹھا اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی تعریف کی حضرت  
عمرؓ نے کہا واجب ہو گئی پھر دوسرا جنازہ نکلا اس کی  
بھی لوگوں نے تعریف کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہو گئی پھر  
تیسرا جنازہ نکلا اس کی لوگوں نے برائی کی حضرت عمرؓ نے کہا  
واجب ہو گئی میں نے کہا کیا چیز واجب ہو گئی یا امیر المؤمنین  
انہوں نے کہا میں نے وہی کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جس مسلمان کے لیے چار آدمی نیکی کی گواہی دیں اللہ اس کو بہشت  
میں لے جائے گا میں نے کہا اگر تین گواہی دیں آپ نے فرمایا تین  
بھی میں نے کہا اگر دو آپ نے فرمایا دو بھی ہم نے یہ نہ پوچھا کہ  
اگر ایک گواہی دے۔

باب نسب اور رفاہیت میں جو مشہور ہو اسی  
طرح پرانی موت پر گواہی کا بیان کیا ہے

۱۔ یعنی جس کی مسلمانوں نے تعریف کی اس کے لیے بہشت واجب ہو گئی اور جس کی برائی کی اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی ۳۵ منہ ۵۷ اس حدیث سے  
امام بخاری نے یہ نکالا کہ تغریل اور تزکیہ کے لیے کم سکھ و شخصوں کی گواہی ضرور ہے امام مالک اور شافعی کا یہی قول ہے لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک کی بھی  
گواہی کافی ہے ۳۵ مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ ان چیزوں میں مرنے پر بلا شہادت دینا درست ہے گو گواہ نے اپنی آنکھ سے ان واقعات کو نہ دیکھا  
ہو پرانی موت سے یہ مراد ہے کہ اس کو چالیس برس یا پچاس برس گزر چکے ہوں ۴ منہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعْنِي  
وَأَبَا سَكْمَةَ ثَوْبِيَهُ وَالْثَّابِتُ  
فِيهِ -

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ  
ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ  
عَلِيٌّ أَلَّيْمٌ فَكَلَّمَهُ لَهْ فَقَالَ اُخْتَجِبِينَ .  
مِثْقَى وَأَنَا عَسَلِكُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ  
أَرْضَعْنِي امْرَأَةً أَرْجِي بِلَبَنِ أُمِّي فَقُلْتُ  
سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَدَدِي أَلَّيْمُ الْكُنْزِيُّ  
لَهُ -

۱۱۶۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَمَادَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ حَمْرَةَ لَا يَحِلُّ لِي  
يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ  
وَحَيِّ بَيْتُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ -

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اور ابوسلمہ دونوں کو ثوبیہ  
(ابولہب کی لونڈی) نے دودھ پلایا تھا اور رضاعت میں احتیاط  
کرنا ہے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے  
کہا ہم کو حکم نے خیر دی انہوں نے عراق بن مالک سے انہوں نے  
عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا  
افطی تم مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے ان کو اجازت  
نہیں دی وہ کہنے لگا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو میں تو تمہارا چچا ہوں  
میں نے کہا یہ کیسے اس نے کہا میری بھالہ جو نے تم کو دودھ پلایا  
ہے اور دودھ بھی میرے بھائی کا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا  
میں نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا  
افطی سچ کہتا ہے اس کو اندر آنے دے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے  
بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے حباب بن زید سے انہوں  
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کی بیٹی رانہہ  
یا عمارہ کے باب میں فرمایا وہ مجھ کو درست نہیں جو رشتے نسب  
سے حرام ہوتے ہیں وہی دودھ سے بھی حرام ہوتے ہیں وہ تو میری  
رضاعی بھتیجی ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے

لے یہ حدیث عروہ امام بخاری نے کتاب الرضاع میں وصل کی ہے ۱۱۷۰ منہ ۱۱۷۰ یعنی جب تک رضاعت اچھی طرح ثابت نہ ہو سنی بھائی بات پر عمل نہ کرنا مقصود  
امام بخاری کا اشارہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی طرف جو آگے اس کتاب میں مذکور ہے کہ سچ سچ کسی کو اپنا رضاعی بھائی قرار دے ۱۱۷۰ منہ ۱۱۷۰  
کیونکہ ابو الجعد قتی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بغیر گاہی کے صرف افطی کا کہنا قبول فرمایا اس کی وجہ یہی ہو گی کہ یہ  
مشہور ہو گا یا غامض طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گا کہ منہ ۱۱۷۰ قسطانی نے کہا ان میں سے چار رشتے مستثنیٰ ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں  
لیکن رضاع سے حلال نہیں ہوتے ان کا ذکر اللہ جہا ہے تو کتاب النکاح میں آئے گا حمزہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا تو دونوں  
رضاعی بھائی ہونے کو حمزہ رشتہ کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے ۱۱۷۰ منہ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حِينَئِذٍ هَاكُنْهَا  
مِمَّعَتْ مَمُوتٌ رَجُلٌ يَتَسَاءَلُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ  
ثَاكِلَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَاهُ  
فَلَا تَالِيعَةٍ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَالَتْ  
عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الرَّجُلُ يَتَسَاءَلُ  
فِي بَيْتِكَ ثَاكِلَتْ ثَعَالٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَرَأَاهُ فَلَا تَالِيعَةَ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ  
فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فَلَا تَالِيعَةً لَعَبَّاهُ مِنَ  
الرِّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرِّضَاعَةَ يَحْتَمُّ بِأَيِّ حَمَلٍ مَوْلَا  
۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ مَمْرُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
هِيَ دِي رَجُلٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هَذَا  
فَقُلْتُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ  
أَمْ تَطْرُقُ مِنْ إِخْوَانِكُنَّ يَا تَالِيعَةَ الرِّضَاعَةِ  
مِنَ الْجَبَاعَةِ تَابِعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ  
عَنْ سُفْيَانَ-

### بَابُ شَهَادَةِ الْقَاضِي

خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمن  
سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے  
ایک مرد کی آواز سنی (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ حضرت حفصہ  
کے گھر میں جانے کی اجازت مانگ رہا تھا حضرت عائشہ نے کہا  
یا رسول اللہ میں سمجھتی ہوں وہ فلاں شخص ہے حفصہ کا چچا دودھ  
کے ناطے کا (ایک نسخے میں یوں ہے) حضرت عائشہ نے کہا یا  
رسول اللہ یہ مرد آپ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگتا ہے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھتا ہوں فلاں شخص ہے حفصہ کا رضاع  
چچا حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر فلاں شخص زندہ  
ہوتا اپنے رضاعی چچا کو کہا تو وہ میرے پاس (بے حجاب)  
آسکتا آپ نے فرمایا ہاں کیونکہ جیسے نسب سے محرم رشتے ہوتے  
ہیں ویسے ہی رضاع سے بھی۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی  
انہوں نے اشعث بن ابی الشعثار سے انہوں نے اپنے باپ سے  
انہوں نے مسروق سے حضرت عائشہ نے بیان کیا ایک بار ایسا  
ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت  
ایک شخص (ان کا رضاعی بھائی جس کا نام معلوم نہیں ہوا) میرے  
پاس بیٹھا تھا آپ نے پوچھا عائشہ یہ کون ہے میں نے عرض کیا  
میرا رضاعی بھائی ہے آپ نے فرمایا عائشہ ذرا دیکھ بھال کر چلو کون  
تمہارا بھائی ہے رضاعت وہی معتبر ہے جو حکم سنی میں ہے محمد بن کثیر  
کے ساتھ اس حدیث کو عبد الرحمن بن ہمدانی نے بھی سفیان ثوری  
سے روایت کیا۔

### بَابُ قَاضِي (ز تَا كِي نَمَت لَكُنِي وَالَا) اَوْدَحُو رَاوِد

۱۱ یعنی رضاعت میں دو سال کے اندر اور مفصل بیان انشاء اللہ آگے آئے گا

## الشَّارِقِ وَالزَّانِي.

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا  
وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ يَتَابُونَ  
وَجَعَلَ اللَّهُ أَبَا بَكْرَةَ وَشَيْلَ بْنَ مَعْبُدٍ  
نَارِفًا بَعْدَ بَنِي السُّخَيْرَةِ ثُمَّ اسْتَبَا بَهُمْ وَ  
قَالَ مَنْ كَاتَبَ قَبْلَ شَهَادَتِهِ دَا جَا زَةَ عُنْدَ اللَّهِ  
بْنِ عُثْبَةَ وَحُمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ  
بْنِ جَبْرِ طَاوُسٌ وَجَاهِدٌ الشَّعْبِيُّ  
عِكْرَمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَخَارِثُ بْنُ دَثَايِرٍ  
وَشَرِيْعٌ وَمَعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةٍ وَقَالَ أَبُو  
الزَّنَادِ الْأَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَكْدُونَةِ إِذَا  
رَجَعَ الْقَادِتُ عَنْ قَوْلِهِ كَا شَعْفَرُ  
رَبِّهِ قِيلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَدَاةُ  
إِذَا أَكْتَبَ نَفْسَهُ جَلِدَ وَقِيلَتْ شَهَادَتُهُ  
وَقَالَ الشُّوْرِيُّ إِذَا جَلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعِيْنُ  
حَاذَتْ شَهَادَتُهُ وَإِنْ اسْتَقْفَى الْمُحْدُو

## حرام کاری کی گواہی کا بیان :-

اور اللہ نے (سورہ نور میں) فرمایا ایسے تہمت لگانے والوں کی گواہی  
کبھی نہ مانویں لوگ تو بدکار ہیں مگر جو توبہ کر لیں تو حضرت عمرؓ نے  
ابو بکرہ مجاہد (نقیع بن حارث) اور شیل بن معبد (ان کی ماں جائے  
بھائی) اور نافع بن حارث کو مد لگائی مغیرہ پر تہمت کرنے کی وجہ سے  
پھر ان سے توبہ کرائی اور کہا جو کوئی توبہ کر لے اس کی گواہی قبول ہوگی  
اور عبد اللہ بن عتبہ اور عمر بن عبد العزیز اور سعید بن جبیر اور طاؤس  
اور مجاہد اور شعبی اور عکرمہ اور زہری اور حارث بن دثار اور  
شریع اور معاویہ ابن قرہ نے بھی توبہ کے بعد اس کی گواہی  
بائز رکھی تھے اور ابو الزناد نے کہا ہم اس سے نزدیک مدینہ  
طیبہ میں توبہ حکم ہے جب قاذف اپنے قول سے پھر جائے  
اور استغفار کرے تو اس کی گواہی قبول ہوگی اور شعبی اور  
قتادہ نے کہا جب وہ اپنے تین بھٹلائے اور اس کو مد  
پڑ جائے تو اس کی گواہی قبول ہوگی اور سفیان ثوری نے کہا  
جب غلام کو مد قذف پڑے اس کے بعد وہ آزاد ہو جائے  
تو اس کی گواہی قبول ہوگی اور جس کو مد قذف پڑی ہو اگر وہ

اصغر بن ام غاریہ کی یہ ہے کہ قاذف اگر توبہ کرے تو آئندہ اس کی گواہی قبول ہوگی آیت سے یہی نکلتا ہے اور مہر علماء کا بھی قول ہے تنقیہ  
کہتے ہیں توبہ کرنے سے وہ قاصق نہیں رہتا لیکن اس کی گواہی کبھی مقبول نہ ہوگی مجتہدوں نے کہا اگر اس کو مد لگائی تو گواہی قبول ہوگی مد سے  
پہلے قبول نہ ہوگی ۲۷ منہ ۲۸ ہوا یہ کہ مغیرہ بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے ان تینوں نے ان کے نسبت یہ بیان کیا کہ انہوں نے ام حیل ایک  
محدث سے دنائی لیکن چوتھے گواہ زیاد نے یہ بیان کیا کہ میں نے دونوں کو ایک چادر میں دیکھا اور مغیرہ کی سانس پڑھ رہی تھی اس سے زیادہ  
میں نے کچھ نہیں دیکھا حضرت عمرؓ نے ان تینوں کو مد قذف لگائی ۲۷ منہ ۲۸ عبد اللہ بن عتبہ کی روایت کو طبری نے اور عمر بن عبد العزیز کی  
طبری اور قتال نے اور سعید بن جبیر کی طبری نے اور طاؤس اور مجاہد کی سعید بن منصور نے اور شعبی کی طبری نے اور زہری کی ابن جریر نے وصل کی  
اور حارث اور شریع اور معاویہ کی نسبت حافظ نے کہا مجھے ان کی روایت جس میں گواہی قبول ہونے کی مراد ہے پہنچی ۲۷ منہ ۲۸  
یہ مدینہ کے بڑے فقیہ ہیں ان کے اثر کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۲۷ منہ ۲۸ ان دونوں اثروں کو طبری نے وصل کیا ۲۷ منہ ۲۸ یہ روایت ان کی جامع  
میں موجود ہے عبد اللہ بن ولید مدنی نے ان سے روایت کی ۲۷ منہ

فَقَضَا بِهَا حَاجَاتَهُ وَ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَجُوزُ  
شَهَادَةُ الْغَاذِبِ وَإِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَا يَجُوزُ  
نِكَاحُ رَجُلٍ شَهِدَ بَيْنَ يَدَيْنِ تَزْوِجَ بِشَهَادَةِ  
مُحَمَّدٍ وَ دِينَ جَارٍ وَ إِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَقْدَتِ  
لَمْ يَجْزِ وَ أَجَازَ شَهَادَةُ الْمُحْدُوذِ وَ الْعَبْدِ  
وَ الْأَمَةِ لِزَوْجِيَّةٍ هَلَاكِ رَمَضَانَ وَ كَيْفَ  
تُعَرِّفُ تَوْبَتَهُ فَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِي سَعَةً وَ نَهَى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ كَعْبٍ  
أَبْنِ مَالِكٍ وَ مَا جَبَّيْنِهِ حَتَّى مَغْنَى عَشْرًا  
كَيْفَةً.

۱۱۷۳ حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي عَرِينَةَ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي  
يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَنْ وَهَّ  
أَبْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُمًّا أَعْرَفَتْ فِي عَزْرَةِ  
الْفُجْجِ نَارِي يَمُكَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

قاضی بنایا جائے تو اس کا فیصلہ نافذ ہوگا اور بعض لوگ امام ابوحنیفہ  
کہتے ہیں قاذف کی گواہی قبول نہ ہوگی گو وہ توبہ کرنے پھر یہ بھی کہتے ہیں  
کہ بغیر دو گواہوں کے نکاح درست نہیں ہوتا اور اگر حد قذف  
پڑے ہوئے گواہوں کی گواہی سے نکاح کیا تو نکاح درست ہوگا  
اگر دو غلاموں کی گواہی سے کیا تو درست نہ ہوگا اور انہی لوگوں نے  
حد قذف پڑے ہوئے لوگوں کی اور لونڈی غلام کی گواہی رضاع  
کے چاند کے لیے درست رکھی تھے اور اس باب میں یہ بیان ہے  
کہ قاذف کی توبہ کیونکر معلوم ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
توزانی کو ایک سال کے لیے اخراج کیا اور آپ نے کعب بن مالکؓ  
اور ان کے دونوں ساتھیوں سے منع کر دیا کوئی بات نہ کرے پچاس  
سائیں اسی طرح گزریں۔

ہم سے اسمعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب  
نے انہوں نے یونس سے اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان  
کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے وہ بن زبیر نے خبر دی  
ایک عورت (فاطمہ بنت اسود) نے غزوہ فتح میں چڑری کی اس کو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پکڑ لائے آپ نے حکم دیا

۱۱۷۴ یہ امام بخاری نے امام ابوحنیفہؒ پر اعتراض کیا کہ قاذف کی گواہی کہتے ہیں مقبول نہیں ہے لیکن نکاح قاذف کی شہادت سے جائز ہوتا ہے  
۱۱۷۵ منہ ۲۷ ملاحظہ کیجئے یہ بھی ایک قسم کی گواہی ہے توبہ محدود فی القذف کی گواہی حنفیہ نے ناجائز رکھی ہے تو اس کو کیوں جائز رکھتے ہیں منہ  
۱۱۷۶ شافعی اور اکثر سلف کا یہ قول ہے کہ قاذف سب تک اپنے تئیں جھٹلائے نہیں اس کی توبہ صحیح نہ ہوگی اور امام مالک کا یہ قول ہے کہ جب نیک  
کام زیادہ کرنے لگے تو ہم سمجھ جائیں گے کہ اس نے توبہ کی آپ اپنے تئیں جھٹلا تا فرور نہیں ہے اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا  
۱۱۷۷ منہ ۱۳ یہ روایت آگے موصول مذکور ہوگی منہ ۱۵ یہ روایت غزوہ تبوک میں مذکور ہوگی موصول ان دونوں روایتوں سے امام بخاری نے  
یہ نکالا کہ قاذف کو سزا ہو جائے یہی توبہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو اور کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کو سزا دینے کے  
بعد توبہ کی کوئی تکلیف نہیں دی ۱۱۷۸ منہ ۱۵ لیث کی روایت کو ابو داؤد نے وصل کیا ۱۱۷۹ منہ ۱۵ یہ عورت غزوہ قریش  
کے اشراف میں سے تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے ایک چادر چرائی تھی پیسے ابھرا جبکہ روایت میں اسل  
کی صراحت ہے اور ابن سعد کی روایت میں زبور پرانا مذکور ہے ۱۱۸۰ منہ



رَسُولُكُمْ ثُمَّ أَمَرَ فَنَقَطَ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ  
نَعَسْتُ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجْتُ وَكَانَتْ قَاتِي  
بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْكَلْبِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
أَمَرَ فِيمَنْ رَفَى ذَكَرَهُ يُعْصِنُ بِحَدِّ مَا تَكُونُ  
وَتُغْرِبُ عِلَامٌ۔

بَابُ لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةٍ  
جَنَاسٍ إِذَا أَشْهَدَ۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَخْبَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ  
التَّمِيمِيِّ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ  
أَيُّ بَعْضِ الْمَوْجِبَةِ لِي مِنْ مَالِهِ ثُمَّ  
بَدَأَتْ تَرْجُوهُ لِي فَقَالَتْ لَا أَرَى مَعِيَ  
شَيْئًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ  
بِيَدِي وَأَنَا غَلَامٌ كَانَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّ  
يَنْتَ سَرَّاحَةً سَأَلْتَنِي بَعْضَ

اس کا ہاتھ کٹا گیا حضرت عائشہؓ نے کہا اس عورت کی توبہ  
اچھی ہوگی اس نے نکاح کیا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آیا کرتی میں اس کی ضرورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے بیان کر دیتی۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے  
انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے  
عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے یہ حکم دیا کہ جو شخص محسن  
نہ ہو اور زنا کرے اس کو سو کوڑے مارو اور ایک سال کے  
لیے بلادین کر دو۔

باب اگر ظلم کی بات پر گواہ بنانا چاہیں تو نہ  
بنے۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہ ہم کو ابو حیان (یحییٰ بن سعید) تمہیں نے انہوں نے  
شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا میری  
والدہ نے والد سے کہا وہ اپنے مال میں سے کچھ میرے نام بہہ کر  
دیں (پہلے تو انہوں نے انکار کیا) پھر ان لیا اور میرے نام ایک غلام  
یا لونڈی یا باغ (بہہ کر دیا والدہ نے کہا میں اس وقت تک راضی نہ  
ہوئی جب تک تم اس بہہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ  
کر دو گے یہ سن کر والد نے میرا ہاتھ پکڑا ان دنوں میں لڑکا تھا  
مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے اور عرض کیا اس

۱۔ میں سے باب کا مطلب نکلتا ہے لحادی نے کہا ہر کی شہادت بالا جماع مقبول ہے جب وہ توبہ کرے باب کا مطلب یہ تھا کہ قاذف کی توبہ کیونکر  
مقبول ہوگی لیکن حدیث میں جو کہ توبہ مذکور ہے تو وہام بخاری نے قاذف کو ہر پر قیاس کیا ہے منہ ۵ اس حدیث سے باب کا مطلب نکلتا مشکل ہے اور  
شاید امام بخاری کا مقصد یہ ہو کہ جب حدیث میں زنا غیر محسن کی سزا یہی مذکور ہوئی کہ سو کوڑے مارو اور ایک سال کے لیے بلادین کرو اور توبہ کا  
میلہ ذکر نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا ایک سال تک ہے ورنہ ہوتا یہی توبہ ہے اس کے بعد اس کی شہادت قبول ہوگی ۲ منہ

الْمَوْحِيَةِ لِهَذَا قَالَ اَلَيْسَ ذَكَرْتُ سِوَاكَ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّكَ كَا تَشْهَدُنِي  
عَلَى جَوْهَرٍ وَ قَالَ اَبُو حَبْرٍ نَزَعَ عَنِ  
الشَّعْبِيِّ كَا اَشْهَدُ عَلَى  
جَوْهَرٍ -

کی ماں نے جو روادھ کی بیٹی ہے مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں اس  
بچے کے نام کچھ ہیہ کر دوں آپ نے پوچھا تیری اور اولاد بھی ہے  
اس کے سوا والد نے کہا جی ہے نعمان نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ  
نے فرمایا تو مجھ کو ظلم کی بات پر گواہ نہ بنا اور ابو حریز نے شعبی سے  
یوں نقل کیا آپ نے فرمایا میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں  
بنتا ۱۱۶۵

۱۱۶۵ - حَدَّثَنَا اِدْمُحَدُ ثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا اَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُهْدَمَ  
بْنَ مُصَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ  
حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ ثُمَّ  
الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ قَالَ هُمَا ابْنُ لَدَا ذَرِي  
اَذَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنَيْنِ  
اَوْ ثَلَاثَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ  
بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَفْعَلُونَ وَلَا يُؤْتُونَ بِشَيْءٍ بَعْدُ  
وَلَا يَسْتَشْفَعُونَ وَلَا يُنَادُونَ وَلَا يَفْعَلُونَ  
يُظْهِرُ فِيمَا بَيْنَهُمْ -

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبی نے کہا ہم سے  
ابو حیرہ نے کہا میں نے زہدم بن مہرب سے سنا کہا میں نے عمران  
بن حصین سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے (صحابہ کا) پھر ان کا  
جوان سے نزدیک ہیں (تابعین کا) پھر ان کا جو ان سے نزدیک ہیں  
(تابع تابعین) کا عمران نے کہا میں نہیں جانتا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے دوزمانوں کا (اپنے بعد) ذکر کیا یا تین کا پھر آپ نے فرمایا  
تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو رجس میں ایمان کا نام نہ ہو  
گلاور کوئی ان کو گواہ نہ بنائے یا نہ بلائے جب بھی گواہی دینے کو  
موجود ہوں گے منت مانیں گے پوری نہ کریں گے مٹا پان پر  
بھٹ پڑے گا ۱۱۶۶

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ مَنصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُكَيْدَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ  
يَكُونُ لَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی  
انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے  
عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں میں بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں  
پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب پھر ایسے لوگ

لے ہمارے مثلاً حاکم کرام رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ ادلا کو برابر برابر دیا جائے اور یہ عدل واجب ہے لیکن مہر اس کو  
واجب نہیں جانتے البتہ سنت کہتے ہیں ۲۰۰۰ حدیث میں قرآن کا نقل ہے جو اتنی یا چالیس برس کا ہوتا ہے یا ستوبیس برس کا ۲۰۰۰ حرام کا مال کھا  
کا کہ خوب موٹے ہیں گے ۲۰۰۰

تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ  
شَهَادَتُهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يُضَرِّفُونَ  
عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَمَلِ -

### باب مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ الزُّمَرِ

لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ لَا يَشْعُرُونَ  
السُّدُورَ وَكِبْرَانَ الشَّهَادَةِ وَلَا تَكْتُمُوا  
الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ أُمُّ  
قَلْبِهِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ تَكُونُوا  
أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ -

۱۱۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ  
وَحَبَّ بْنَ جَدِيرٍ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِدْرِيسَ  
قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ الْإِسْرَافُ  
بِاللَّهِ وَعُقُوبَةُ الْوَالِدَيْنِ وَتَقْتُلُ النَّفْسَ وَ  
شَهَادَةُ الزُّمَرِ تَابِعَهُ عَنْهُ رَوَاهُ أَبُو مَرْيَمَ  
وَبُخَارٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ -

۱۱۷۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ  
أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

(دنیا میں) آئیں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے  
پہلے قسم کھائیں گے ابراہیم نخی نے کہا (بچنے میں) ہم کو شہادت  
اور عمل پر مار پڑتی ہے

### باب جھوٹی گواہی بڑا گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ فرقان میں) فرمایا بہشت کا بالا خانہ انہی کو ملے  
گا جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اسی طرح گواہی چھپانا بھی گناہ ہے  
اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا گواہی مت چھپاؤ جو کوئی اس  
کو چھپائے اس کے دل میں کھوٹ ہے اور اللہ تمہارے کام  
خوب جانتا ہے اور (سورہ نسا میں) جو فرمایا اگر تم چھپدار  
بات کہو (مکی لپٹی) یعنی گواہی میں۔

ہم سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے وہب بن  
جریر اور عبد الملک بن ابراہیم سے سنا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ  
نے بیان کیا انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بڑے (گناہ کون  
کون ہے میں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور  
ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور (ناحق) خون کرنا اور جھوٹی گواہی دینا  
وہب بن جریر کے ساتھ اس حدیث کو بخند ر اور ابو عامر اور ہزار اور  
عبد الصمد نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے  
کہا ہم سے جریر بن ی نے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہوں  
نے اپنے باپ (نفع بن عمارث) سے انہوں نے کہا

۱۔ مطلب یہ ہے کہ گواہی میں کوئی ہر گز قسم کھانے میں جلدی کے مارے کبھی گواہی پہلے ادا کرے گے پھر قسم کھائیں گے کبھی قسم پہلے کھالیں گے پھر گواہی  
دیں گے ۲۔ منسلک یہ تفسیر نہیں ہے بلکہ اسی اسناد سے منقول ہے جو اوپر بیان ہوا مطلب یہ ہے کہ احمد باللہ یا علی محمد اللہ ایسی باتوں کے منہ سے نکالنے پر  
ہمارے بزرگ ہم کو مارا کرتے تھے کہ قسم کھانے کی عادت نہ پڑ جائے ۳۔ منسلک یہ تفسیر بھی اس سے منقول ہے اس کو طبرانی کا لا ۴۔ منسلک حدیث کا یہ  
مطلب نہیں ہے کہ بڑے گناہ میں ہی اور نہیں ہی بلکہ موت بیان کرنا لیکن گناہوں کا منظور ہے جو سب میں بڑے گناہ تھے ۵۔ منسلک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَرِ  
ثَلَاثًا قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَّا شَرَّكَ  
بِاللَّهِ وَعُقُوبِي الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسِي  
مَنْ مَتَّكَيْتَا فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ  
قَالَ نَسَا زَالَ يَكْتَرُ حَاضِقِي قُلْنَا كَيْفَ  
سَكَتَ وَقَالَ اسْتَعْيِلْ مِنْ ابْنِ أُمِّ هَانِمٍ  
حَدَّثَنَا الْفُجَّارِيُّ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بَابُ شَهَادَةِ الْأَعْمَى وَأَمْرِهِ  
وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقَبُولِهِ  
فِي التَّائِيْدِيْنَ وَغَيْرِهِ وَمَا يُعْرَفُ بِالْأَمْوَاجِ  
وَأَجَانَةِ شَهَادَةِ كَاهِنٍ وَالْحَسَنُ وَابْنُ  
سِيرِينَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَكَانَ  
الشَّعْبِيُّ يَجُوزُ شَهَادَتَهُ إِذَا كَانَ حَاتِلًا  
وَقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَيْءٍ يَجُوزُ فِيهِ  
قَالَ الزُّهْرِيُّ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
لَوْ شَهِدَ عَلَى شَهَادَةٍ أَكُنْتُ تَرَوُّمًا وَ  
كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ يَنْبَغُ رَجُلًا إِذَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ نہ  
بتلاؤں تین باریہ فرمایا صحابہ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ  
بتلائیے آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی  
نافرمانی کرنا آپ تکبیر لگائے بیٹھے تھے تکبیر سے الگ ہو گئے  
فرمایا اور جھوٹ بولنا سن رکھو بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک  
کہ ہم (دل میں) کہنے لگے کاش آپ چپ ہو جاتے اسفیل بن ابراہیم  
راوی نے یوں کہا ہم سے جریری نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن  
نے۔

باب اندھے کی گواہی اور اس کا معاملہ اور اپنا یا دوسرے  
کا نکاح پڑھانا یا بیع وشر کرنا اور اذان وغیرہ (جیسے امامت اور  
اقامت) بھی اندھے کی درست ہے اسی طرح اندھے کی گواہی ان  
باتوں میں جو آواز سے معلوم ہوتی ہیں اور قاسم اور حسن البصری  
اور محمد بن سیرین اور زہری اور عطاء بن ابی رباح نے اندھے  
کی گواہی جائز رکھی ہے اور شعبی نے کہا اگر اندھا عقل والا ہو تو اس  
کی گواہی درست ہے اور حکم بن عتیبة نے کہا بعضی باتوں میں  
اندھے کی گواہی جائز ہوگی اور زہری نے کہا بھلا بتلاؤ اگر  
عبد اللہ بن عباس (جو اندھے ہو گئے تھے) کسی بات کی  
گواہی دیں تو تم منظور نہ کرو گے اور عبد اللہ بن عباس ایک آدمی

۱۔ کیونکہ آپ کو بار بار یہ فرمانے میں تکلیف ہو رہی تھی صحابہ نے آپ پر شفقت کی راہ سے یہ چاہا کہ آپ تکلیف نہ اٹھائیں خاموش رہیں ۲۔ منہ ۳۔  
اس روایت کو امام بخاری نے کتاب استنابہ التمدین میں وصل کیا اس سند کے لٹنے سے یہ عرق ہے کہ جریری کا سامع عبد الرحمن سے ثابت ہو رہا ہے ۴۔  
قاسم کے اثر کو سعید بن منصور نے اور حسن اور ابی سیرین اور زہری کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور عطاء کے اثر کو اثرم نے وصل کیا قسطلانی نے کہا  
ماکیہ کا یہی مدعی ہے کہ اندھے کی گواہی قبول ہے اور ہرے کی گواہی فعل میں درست ہے اور گواہ کے لیے یہ مزید نہیں کہ انکھیاں اور کان والا ہو اور  
شافعیہ اور مجاہد وغیرہ قول ہے کہ اندھے کی گواہی درست نہیں ہے کیونکہ آواز مشتبہ ہو جاتی ہے ۵۔ منہ ۶۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۷۔ منہ  
۸۔ اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۹۔ منہ ۱۰۔ اس کو کریمانی نے ادب الفقہاء میں وصل کیا ۱۱۔ منہ ۱۲۔ اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا۔ اس آدمی  
کا نام معلوم نہیں ہو اس اثر سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اندھا اپنے معاملات میں دوسرے آدمی پر اعتماد کر سکتا ہے حالانکہ وہ اس کی صورت نہیں دیکھتا ۱۳۔

غَابَتْ الشَّمْسُ أَفْطَرْتُ وَيَسْأَلُ عَنِ النَّعْرِ فَإِذَا  
قِيلَ لَهُ فَلَمْ يَكُنْ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سَلِمْتُ مِنْ  
يَسَارِهِمَا إِشْرَافَتِ عَلَى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتَهُ  
قَالَتْ سَلِمْتُ أَنْ ادْخُلَ فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ تَابَقَ  
عَلَيْكَ شَيْءٌ وَتَرَا جَاءَ سَمُرَةٌ بَنُو جُنْدُبٍ  
شَهَادَةً أَمْرًا فِي مُنْتَقِبَةٍ

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ  
أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ فِي السُّجُودِ  
نَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَعَنَ أَوْ كَسَنِي كَذَا أَوْ كَذَا  
أَيَّةً أَسْقَطْتُ مِنْهُ مِنْ سُورَةٍ كَذَا أَوْ كَذَا  
وَرَأَى ابْنَ حَبِيبٍ اللَّهَ عَنْ عَائِشَةَ تَحْجِدُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي سَمِعْتُ  
صَوْتَ عُبَادٍ يَقُولُ فِي السُّجُودِ نَقَالَ يَا  
عَائِشَةُ أَمَوْتُ عُبَادٌ هَذَا أَقُلْتُ نَعَمْ  
قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
شَرِيقٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُرَيْشٍ

کو بھیجتے جب وہ کہتا سورج ڈوب گیا تو وہ روزہ افطار کرتے اور  
لوگوں سے پوچھتے کیا صبح ہو گئی جب وہ کہتے ہاں ہو گئی تو دور رکعتیں  
پڑھتے اور سلیمان بن یسار نے کہا (جو غلام تھے) میں حضرت عائشہ  
پاس گیا اور آنے کی اجازت چاہی انہوں نے میری آواز پہچانی لی  
اور فرمایا آج تک تجھ پر کچھ باقی ہے تو غلام بننے اور سرہ بن جہنم  
صحابی نے ایک نقاب ڈالی ہوئی عورت کی گواہی چھانو  
رکھی۔

ہم سے محمد بن عبید اللہ ابن میمون نے بیان کیا کہا ہم کو  
عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے  
باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا کہ حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک شخص (عبداللہ بن یزید انصاری)  
کو قرآن پڑھتے سنا فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے اس نے مجھے  
ایک سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلادیں جو میں بھول گیا تھا اور  
عباد بن عبد اللہ نے حضرت عائشہؓ سے اتنا اور بڑھایا کہ آپ  
میرے حجرے میں تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے آتے ہیں آپ نے  
عباد بن بشر کی آواز سنی وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے آپ نے  
پوچھا عائشہ کیا یہ عباد کی آواز ہے انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے  
فرمایا اللہ عباد پر رحم کرے۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز

بن ابی سلمہ نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے سالم  
بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا

لے اور غلام سے پردہ کرنا حضرت عائشہؓ ضروری نہیں سمجھتی تھیں خواہ اپنا غلام ہو یا کسی اور کا سلیمان بن یسار کتاب تھے ان کا بدلہ کتابت ادا نہیں ہوا تھا حضرت  
عائشہؓ نے فرمایا جب تک بدل کتابت میں سے ایک پیسہ بھی تجھ پر باقی ہے تو غلام ہی سمجھا جائے گا وہ منہ سلمہ اس عورت کا نام معلوم نہیں ہوا منہ سلمہ  
اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے ظاہر ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن یزید یا عباد کی عورت نہیں دیکھی مرنے کی آواز سنی اور  
اس پر اعتماد کیا تو معلوم ہوا کہ اہل حدیث کی آواز سننے تو عبادت دے سکتا ہے مگر اس کی آواز پہچاننا ہو منہ سلمہ

ابن عمرؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اِنَّ بِلَا لَا یُؤْذِنُ بِلَیْلِ مَلْکُوَادِشْرَ بُوَا حَتّٰی  
 یُؤْذِنُ اَوْ نَالَ حَتّٰی تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَلْکُوْمٍ  
 وَ کَانَ ابْنُ اُمِّ مَلْکُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰی لَا یُؤْذِنُ  
 حَتّٰی یَقُوْلَ لَهٗ النَّاسُ اَصْبَحْتُ .

۱۱۸۱ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَاتِمُ  
 بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ السَّوْرِ بْنِ خُزَيْمَةَ  
 قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَقْبِيَهُ فَقَالَ لِيْ أَبِي مَخْرَمَةُ انْطَلَقْتُ  
 بِنَا إِلَيْهِ عَلَى أَنْ يُعْطِينَا مِنْهَا شَيْئًا فَقَامَ  
 أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيدُهُ مَخَارَ  
 وَهُوَ يَقُولُ خَبَاتٌ هَذَا الْكَ حَيَاتٌ هَذَا الْكَ  
**باب شَهَادَةِ النِّسَاءِ**  
 وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ  
 وَامْرَأَتَانِ .

۱۱۸۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَدَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ  
 قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 عَنْ أَبِي سُوَيْدٍ أَخْبَرَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ  
 مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَا بَلَى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو بلالؓ رات رہے سے  
 اذان دے دیتا ہے تم کھاتے پیتے ہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم  
 اذان دے یا تم اس کی اذان کی آواز سنو اور ابن ام مکتوم اندر سے  
 تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک لوگ  
 ان سے نہ کہتے صبح ہو گئی۔

ہم سے زیادہ بن بھی نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن وردان  
 نے کہا ہم سے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی  
 ملکہ سے انہوں نے مسور بن مخزوم سے انہوں نے کہا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبائیں آئیں (اچکنیں) تو والد نے کہا تو  
 میرے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چل شاید آپ ہم کو بھی  
 ایک قبادین خیر والد دروازے پر کھڑے ہو رہے اور بات کرنے  
 لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز پہچانی آپ ایک  
 قبایہ ہوئے باہر نکلے اور والد کو اس کی خوبیاں دکھانے  
 لگے فرمایا میں نے یہ تیرے لیے اٹھا رکھی تھی تیرے لیے  
 چھپا رکھی تھی۔

### باب عورتوں کی گواہی کا بیان :-

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد  
 دو عورتیں بھی۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر  
 نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے عیاض بن عبد اللہ  
 سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی آدمے مرد کے  
 برابر نہیں ہے ہم نے عرض کیا بے شک آدمے مرد کے برابر ہے

اس حدیث کی مطابقت باب سے ظاہر ہے کہ لوگ جن کھنوم کی اذان پر اکتفا کرتے کھانپنا چھوڑ دیتے مگر وہ اندر سے ۲ منہ ۵ ہیں  
 سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ عورت کی گواہی آپ نے جائز رکھی ۲ منہ

قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نَفْصَانِ عَقْلِيَّاهُ.

بَابُ شَهَادَةِ الْإِمَامِ وَالْعَبْدِ

وَقَالَ أَنَسُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ عَدْلًا وَآجَاةً شَهِيدًا مُجْرٍ وَزَادَ بَنُ أَدْنَى وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ شَهَادَةُ جَائِزَةٌ إِلَّا الْعَبْدَ لَيْسَ بِهِ وَآجَاةُ الْحَسَنِ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ فِي الثَّانِي وَالثَّانِيهِ وَقَالَ شَرِيحُ مُتَكِّمٍ بَنُو عَيْبِدٍ وَرِثَاءُ.

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُنَيْكَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

اُپ نے فرمایا بس اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی عقل کم ہے۔

باب لونڈی غلاموں کی گواہی کا بیان ۱۔

اور انس بن مالک نے کہا اگر غلام عادل ہو تو اس کی گواہی جائز ہے اور شریح قاضی اور زرارة بن اوفی نے بھی اس کو جائز رکھا ہے اور ابن سیرین نے کہا غلام کی گواہی جائز ہے مگر اپنے مالک کے فائدے کے لیے جائز نہیں اور امام حسن بھری اور ابراہیم حنفی نے کم قیمت حقیر چیزیں اس کی گواہی جائز رکھی اور شریح نے کہا تم سب لوگ لونڈی غلام کی اولاد نہ ہو۔

ہم سے ابو عاصم ضحاك بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے علی بن محمد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے

۱۔ جب تو اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو ایک مرد کے برابر قرار دیا تمام حکماء اس پر اتفاق ہے کہ عورت کی عقلیت یہ نسبت مرد کے ضعیف ہے اس کے قوی دماغیہ جہان قوی کی طرح مرد سے کمزور ہیں اب اگر شاذ و نادر کوئی عورت ایسی نکل آئی جس کی جہان یا دماغی طاقت مردوں سے زیادہ ہو تو اس سے اکثری فطری قاعدہ نہیں کوئی فعل نہیں آسکتا یہ صحیح ہے کہ تعلیم سے مرد اور عورت کے قوی دماغی میں اسی طرح ریاضت اور کثرت سے قوی جہان میں ترقی ہو سکتی ہے مگر کسی حال میں عورت کی منفعت کی فضیلت مرد کے منفعت پر ثابت نہیں ہوتی اور جن لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ تعلیم اور ریاضت سے عورتیں مردوں کے برابر فضیلت حاصل کر سکتی ہیں یہ ان کی غلطی ہے کسی لیے کہ بحث نوع ذکر اور نوع فسواں میں ہے نہ کسی خاص شخص ذکر یا موزن میں قسطلانی نے کہا رمضان کے جہاد کی روایت میں ایک شخص کی شہادت کافی ہے اور امروا کے دعاوی میں ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے اسی طرح اموال اور حقوق میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت پر بھی اور مرد و نکاح اور عتقا میں عورتوں کی شہادت جائز نہیں ۱۱۸۳۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کی مختار بن قلقل سے انہوں نے انس سے ۱۱۸۳۔ شریح کے اثر کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے وصل کیا مگر اس میں یہ ہے کہ قزوینی کم قیمت چیزیں جب وہ عادل ہو ایک روایت میں وہ ہے بخاری اپنے مالک کے حق میں گواہی مدد ہے یعنی مالک کے فائدے کے لیے اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی نزارہ بن اوفی نے اس کے قاضی سے ۱۱۸۳۔ ابن میریہ کے اثر کو عبد اللہ بن احمد نے وصل کیا ۱۱۸۳۔ ان دونوں اثروں کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۱۸۳۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ شریح کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک خاندان کے آباؤ اجداد کسی نہ کسی زمانے میں غلام رہ چکے ہیں یہاں تک کہ عرب لوگ بھی حضرت ہاجرہ کی اولاد ہیں جو لونڈی تھیں یا مطلب یہ ہے کہ سب اللہ کے لونڈی غلام ہیں ہمارے امام احمد بن حنبل نے اسی کے موافق حکم دیا ہے کہ لونڈی غلام کی جب وہ عادل اور ثقہ ہو گواہی مقبول ہے مگر اگر غلام نہ اس کو جائز نہیں رکھا ہے ۱۱۸۳۔

سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِبَةُ  
ابْنُ الْحَارِثِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّهُ  
تَزَوَّجَ أُمَّ بَجْجِي بِنْتَ ابْنِ إِهَابٍ  
قَالَ فَجَاءَتْ أُمَّهُ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ  
أَرْضَعْتُكُمَا كَذَا كَرِهْتُ ذَلِكَ لِلسَّيِّئِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْ عَقِبٍ قَالَ  
فَتَنَعَيْتُ قَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لَكَ قَالَ  
وَكَيْفَ وَقَدْ رَهَمْتُ أَنْ قَدْ  
أَرْضَعْتُكُمَا فَنَمَاهُ عَنْهَا

### بَابُ شَهَادَةِ الْمَرْضِيَّةِ

۱۱۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو حَاسِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ مُلَيْكَةَ عَنْ عَقِبَةَ  
ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً  
فَجَاءَتْ امْرَأَةً فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا  
فَأَثَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعَمَلْتُكَ  
أَوْ تَعَوَّاهُ

### بَابُ تَعْدِيلِ النِّسَاءِ

بَعْضُهُنَّ بَعْضًا

۱۱۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ  
دَاوُدَ وَأَنَّهُمَا بَعَثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا  
فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ  
عَنْ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ النَّخَعِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کھایں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا انہوں نے کہا مجھ سے عقبہ بن حارث  
نے بیان کیا یا میں نے عقبہ سے سنا انہوں نے ام بکبی بنت ابی  
اہاب (غنیہ) سے نکاح کیا پھر ایک کالی لونڈی آئی (اس کا نام  
معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے  
عقبہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے  
منہ پھیر لیا میں دوسری طرف سے آپ کے سامنے آیا اور پھر عرض  
کیا آپ نے فرمایا اب نکاح کیونکر رہ سکتا ہے جب وہ لونڈی  
کہتی ہے اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے عرض آپ نے عقبہ  
کو اس عورت کے رکھنے سے منع فرمایا۔

### باب صرف دودھ پلانے والی کی گواہی کافی ہونا۔

ہم سے ابو حاسم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید سے  
انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں  
نے کہا میں نے ایک عورت (غنیہ) سے نکاح کیا پھر ایک دوسری  
عورت آئی کہنے لگی میں نے تو تم دونوں (میاں بی بی) کو دودھ پلایا  
ہے عقبہ نے کہا میں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ  
نے فرمایا تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے جب ایسی بات کہی جاتی  
ہے (کہ وہ تیری دودھ بہی ہے) یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

### باب عورتیں عوتوں کا تزکیہ کر سکتی ہیں (یعنی اُن کی

پاکیزگی اور ثقاہت بیان کر سکتی ہیں)۔

ہم سے ابو الربيع سليمان بن داود نے بیان کیا امام بخاری نے  
کہا مجھے اس حدیث کے کچھ مطلب احمد بن یونس نے سمجھائے  
کہ ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب  
زہری سے انہوں نے عمرہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ  
بن وقاص لیثی اور عبید اللہ بن عبید اللہ بن عقبہ سے

لے ہیں۔ باب کا مطلب نکاح یہ کہ آپ نے لونڈی کی شہادت جائز رکھی اور امثالہ کا رد ہوا۔



عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
وَسَلَّمَ عَيْنًا قَالَتْ لَمَّا أَهْلَ الْإِلَافُ مَا قَالُوا  
قَبْرًا هَذَا اللَّهُ مِنْهُ قَالَ الرَّحْمَنُ وَكَلَّمَهُ  
حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ  
أَدْعَى مِنْ بَعْضٍ وَاسْتَبْتُ لَهُ أَتَصْلَحُ  
قَدْ وَهَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ  
الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ  
يُصَدِّقُ بَعْضًا نَحْنُ نَعْمُو أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
أَنَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَبَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ  
فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمًا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ  
فَأَقْرَبَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ  
سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحَجَابُ  
فَأَنَا أَحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزِلَ فِيهِ نِسْرًا  
حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ غَزَاوَتِهِ بِتِلْكَ وَقَعَلْ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ  
أَذِنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ نَعْمَتْ حِينَ أَذِنُوا  
بِالرَّحِيلِ تَسْمَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَبِشَ  
فَلَمَّا تَصَيَّتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحِيلِ  
فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عَقْدَتِي مِنْ جَنْبِ  
أَخْطَا بِرَأْسِهِ أَنْعَلَهُ فَرَجَعْتُ فَلَمَسْتُ عَقْدَتِي  
فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ  
بِي فَأَحْمَلُونَا هَوْدَجِي فَرَحَلُونَا عَلَى بَيْتِي  
الَّذِي كُنْتُ أَذْكُبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي ذِيْبُهُ  
وَكَانَ النِّسَاءُ إِذَا ذَاكَ خَلَا فَاكُمُ يَتَقَلَّبْنَ وَلَمْ

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی  
تھیں وہ قصہ بیان کیا جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت  
لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکیزگی بیان کی نہ ہری نے کہا اُن  
سب لوگوں (یعنی عروہ اور سعید وغیرہ) نے مجھ سے اس حدیث  
کا ایک ٹکڑا بیان کیا اور ان میں کسی نے اس کو خوب یاد رکھا اور اچھی  
طرح روایت سے بیان کیا اور میں نے ان میں سے ہر ایک کی حدیث  
جو اس نے حضرت عائشہؓ سے نقل کی یاد رکھی اور ایک کی روایت  
دوسرے کی تصدیق کرتی ہے (باہم اختلاف نہیں ہے) انہوں  
نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو  
جانا چاہتے تو اپنی بیبیوں پر قرعہ ڈالتے اور جس کے نام پر پانا  
نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے ایک جہاد (بنی مطلق) کے لیے  
آپ جانے لگے تو میرا نام نکلا میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی  
اور یہ واقعہ پردے کا حکم اترنے کے بعد کا ہے خیر میں ایک  
ہودے میں سوار رہتی اس میں بیٹھے بیٹھے مجھ کو اتانا کرتے  
ہم اسی طرح چلتے رہے جب آپ اس جہاد سے فارغ ہوئے  
اور سفر سے لوٹے اور ہم لوگ مدینہ کے نزدیک پہنچ گئے ایک  
رات ایسا ہوا آپ نے کوچ کا حکم دیا میں یہ حکم سنتے ہی اٹھی اور لشکر  
سے آگے بڑھ گئی جب حاجت سے فارغ نہوتی تو اپنے ہودے کے  
پاس آئی سینہ پر جو ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا کہ قفار کے کالے  
نگینوں کا ہار جو میں پہنے تھی ٹوٹ کر گر گیا ہے میں اس کے  
ڈھونڈنے کے لیے پھر لوٹی اور ڈھونڈتی رہی میرا ہودہ اٹھا  
والے لوگ ہودے کے پاس آئے وہ سبھے کر بی اسی میں  
ہوں انہوں نے اس کو اٹھا یا جس اونٹ پر میں سوار ہوا کرتی  
تھی اس پر لا دیا اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوا کرتی  
تھیں بھاری صبر کم نہ تھیں نہ ان کے بدن پر زیادہ گوشت تھا

يَعْتَمِدُ اللَّحْمُ وَرَأْسًا يَأْكُلُنَ الْعُلُقَّةُ مِنَ الطَّعَامِ  
فَلَمْ يَسْتَكْبِرِ الْقَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ ثَقُلَ  
الْهُودُجُ فَاسْتَمْلَوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ  
الْبَرِّ نَبَعْتُ الْجَبَلِ وَسَارُوا فَوَجَدْتُ  
حَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْحَيْشُ فَبَعْتُ  
مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَاَمَنْتُ مَنْزِلِي  
الَّذِي كُنْتُ بِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي  
فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ بَيْنَنَا آتَا جَالِسَةً غَلْبَتِي  
عَيْنَايَ فَبِئْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ  
السَّكَنِيُّ ثُمَّ الدَّكْوَانِيُّ مِنْ ذُرِّيَةِ الْحَيْشِ  
فَأَصْبَحَ هَذَا مَنْزِلِي قَوَايَ سَوَادَ إِنْسَانٍ  
ثَائِمٍ قَاتِلِي وَكَانَ بَرَانِي قَبْلَ الْحَجَابِ  
فَأَسْتَقَطْتُ بِأَسْتَرْجَاعِهِ حِينَ أَنَا خَرَجْتُ  
فَوَطِئَ يَدَ حَاتَمَ كَيْتَمًا فَانْطَلَقَ يَقُودُنِي لَتَا حِدَةً  
حَتَّى أَتَيْنَا الْحَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مَعْرِسِي فِي  
نَحْرِ الظُّرَيْرَةِ فَهَذَاكَ مِنْ هَذَاكَ وَكَانَ الَّذِي  
قَوْلِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سُلُوكٍ فَقَدِمْنَا  
الْمَدِينَةَ فَاسْتَكْبَيْتُ بِمَا شَفَرُوا ابْنَيْ هُنُونَ  
مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِكَ وَبَرَّيْنِي فِي وَحْيِي أَنِّي لَا أَعْلَمُ

ذرا ساکھانا کھایا کرتی تھیں تو جب لوگوں نے میرا ہودہ اٹھایا اس  
کو معمول کے موافق بوجھل سمجھ کر اٹھایا کیونکہ میں اس وقت ایک  
کم سن (دہلی پتلی) لڑکی تھی خیر وہ اونٹ کو اٹھا کر پل دیئے اور جب سدا  
شکر نکل گیا اس وقت میرا ہار ملا میں جو لوگوں کے ٹھکانے پر آئی دیکھا  
تو وہاں کوئی نہیں ہے میں اس جگہ جا کر بیٹھ گئی جہاں پر اتری تھی میں یہ  
سمجھی کہ جب لوگ مجھ کو (قافلہ میں) بچائیں گے تو اسی جگہ لوٹ کر آئیں  
گے بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی میں سو رہی صفوان بن معطل سلمی  
دکوانی ایک شخص تھے وہ قافلہ کے پیچھے رہا کرتے تھیں میری جگہ پر آئے  
ان کو ایک آدمی سوتا ہوا معلوم ہوا جب میرے نزدیک پہنچے قاتلوں  
نے مجھ کو سچا ناکو نہ پر دے کا حکم اترنے سے پہلے وہ مجھ کو دیکھ کر کہتے  
انہوں نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا ان کی آواز سن کر میں جاگ  
اٹھی جب انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کے ایک ہاتھ پر پاؤں  
رکھا میں اونٹ پر چڑھ گئی وہ پیدل اونٹ کو کھینچتے ہوئے چلے  
اور قافلہ میں اس وقت پہنچے جب ٹھیک دوپہر کو لوگ آرام لینے  
کو اتر چکے تھے اب جس کی قسمت میں تباہی تھی وہ تباہ ہوا اور  
تہمت لگانے والوں کا سردار عبداللہ بن ابی سلول (منافق) بنا خیر  
میں مدینہ میں آئی اور ایک مہینہ تک بیمار رہی۔ لوگ اس طوفان  
کا چرچا کرتے رہے میں تو بیمار تھی مجھ کو شک یوں پیدا ہوا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مہربانی میں نے نہ پائی جو بیماری کی

۱۵ کہنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سابقہ میں معین کیا تھا لیکن شکر کے عقب میں وہ کیسا کرتے سب لوگ روانہ ہو جاتے اس کے بعد  
چلتے اور گری پڑی چیز جو لوگ بھول جاتے اس کو اٹھاتے ۱۶ منہ ۱۷ تاکہ حضرت عائشہؓ آسانی سے اونٹ کے ہاتھ پر پاؤں رکھ کر چڑھ جائیں ۱۸ منہ  
۱۹ یعنی ان مردوروں نے ناحق کا ایک بہتان اٹھایا کہ معاذ اللہ حضرت عائشہؓ صفوان سے ملوث ہو گئیں ارے مردود خدا سے ڈو و کہیں ایسی  
پاک بیبیوں کو ایسے ناپاک خیال آتے ہیں کوئی ان گدھوں سے اتنا پوچھے کہ اس میں برائی کیا ہوئی کہ حضرت عائشہؓ صفوان کے ساتھ چلی آئیں نہ آئیں تو  
تو کیا جنگل میں پڑی رہتیں صفوان بچارے خود پیدل چلے حضرت عائشہؓ کو اونٹ پر چڑھادیا انہوں نے حضرت عائشہؓ کا جسم تک نہیں چھوا اگر مردود  
کی حالت میں چھوتے ہی تو کیا منافق تھا تمام ہیبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹوٹے غلام اور بچوں کی طرح تھے اور آپ کی بیبیاں مسلمانوں کی مائیں  
تھیں ۲۰ منہ

وَمِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفُ الَّذِي  
كُنْتُ أُرَى مِنْهُ حِينَ أَمْرُضُ إِنَّمَا يَدْخُلُ  
فِي سِلْمٍ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَبْكُمُ كَأَشْعَرٍ يَبْكِي  
مِنْ ذَلِكَ حَتَّى تَقْعُثُ فَتَخْرُجُ أَنَا دَامُ  
مُسْطَحٍ قَبْلَ الْمَنَامِ مَسْبُورًا لَا تَخْرُجُ  
إِلَّا لَيْلًا إِلَى نَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَتَّخِذَ  
الْكُفْتُ قَرِيبًا مِّنْ بَيْتِنَا أَوْ مَوْثًا خَرُ  
الْعَابِ الْأَوَّلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي التَّنْزِي  
كَاقْبَلْتُ أَنَا دَامُ مُسْطَحٍ بَيْتُ أَبِي رَحِمَ  
تَشْتِي نَعَثَتِي فِي مِرْطَفًا قَالَتْ تَعَسَّ  
مُسْطَحٍ فَعَلْتُ لِرَبِّائِي مَا قُلْتُ أَتَسْتَبِينَ  
رَجُلًا شَرَعًا بَدَّ مَرَأَتَا قَالَتْ يَا هَذَا أَلَمْ  
تَسْمَعْ مَا قَالُوا أَنَا خَبَرْتُ بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِنْدِ  
فَارْدَدْتُ مَوْثًا إِلَى حَوْضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ  
إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَبْكُمُ فَقُلْتُ أَتَدْنِ  
لِي إِلَى أَبِي قَالَتْ وَاتَّخِذِيهِ أُرِيدُ  
أَنْ أَسْتَبِينَ الْخَبَرَ مِنْ بَيْتِنَا فَادْنِ لِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ أَبِي قَالَتْ  
فَعَلْتُ لِرَبِّي مَا يَجْعَلُ بِهِ النَّاسُ فَقَالَتْ  
يَا بَنِيَّةَ هَوِّنِي عَلَى نَفْسِكَ الشَّانَ فَإِنَّ اللَّهَ  
لَعَلَّكَ كَاتِبَتِ أُمَّكَ قَطُّ وَهَيْئَتُهُ عِنْدُ

حالت میں مجھ پر ہوا کرتی آپ صرف اندر آتے اور سلام علیک کرتے  
اور یہ پوچھ کر چلے جاتے اب کیسی ہے مجھے اس طوفان کی خبر تک نہ  
ہوئی میں بہت ناتوان ہو گئی ایک بار میں اور مسطح کی ماں دونوں منامع  
کی طرف نکلے منامع میں ہم لوگ پاخانہ کے لیے جایا کرتے اور رات  
ہی کو جایا کرتے ان دونوں ہمارے گھروں کے قریب پاخانہ  
نہ تھے اور اگلے زمانہ کے عربوں کی طرح جھل میں یا باہر دور جا کر  
پاخانہ پھر کرتے غیر میں اور مسطح کی ماں (سلمیٰ) جنت ابی رہم دونوں  
جا رہی تھیں وہ اپنی چادر میں اٹک کر پھسل کہنے لگی (ہاں) مسطح تباہ  
ہو گیا میں نے کہا یہ کیا بری بات نکالتی ہے تو ایسے شخص کو برا کہتی ہے  
جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا وہ کہنے لگی اری بھولی بھالی تجھ کو کچھ خبر  
بھی ہے لوگوں نے کیا طوفان اٹھایا ہے اس نے مجھ سے یہ طوفان  
بیان کیا ایک تو میں بیمار تھی ہی دوسرے یہ سن کر اور زیادہ بیمار  
ہو گئی جب میں اپنے گھر پہنچی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے  
پاس تشریف لائے اور آپ نے سلام علیک کی پوچھا اب  
کیسی ہے میں نے عرض کیا مجھ کو میرے والدین پاس جانے  
کی اجازت دیجیے میرا مطلب یہ تھا کہ میں ان کے پاس جا کر اس  
خبر کی تحقیق کروں غیر آپ نے مجھ کو اجازت دی میں اپنے ماں باپ  
پاس پہنچی اور اماں جان سے پوچھا یہ لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں  
انہوں نے کہا بیٹا تو ایسی باتوں کی پرواہ نہ کر یہ تو زمانہ کا دستور ہے  
جہاں کسی مرد کو کوئی گوری چٹی خوبصورت عورت ملی اور مرد کو اس  
سے محبت ہوئی تو اس کی سوسکین اس قسم کی باتیں بہت کی  
کرتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں میں کیا اس کا چرچا ہو گیا

اس منامع ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے باہر ۷۰ میل دور ہے دوسری روایت میں یہ ہے کہ میں چلا کر رونے لگی ابو بکر صدیقؓ اس وقت کوٹھے پر قرآن پڑھ  
رہے تھے انہوں نے میری والدہ ام رومان سے پوچھا یہ کیوں روئی والدہ نے کہا اس کو وہ خبر ہو گئی جو لوگوں نے طوفان اٹھایا ہے میں کہ ان کے آنکھوں سے  
آنسو بہ نکلے ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنی والدہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ خبر پہنچی انہوں نے (باقی برصغیر آئندہ)

رَجُلٌ فَمِنْهَا وَكَهَاتُهَا آتُرُ إِلَّا أَكَلْتُ عَنْ عَلَيْهَا  
فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَكَفَى يَخْدُكُ النَّاسُ  
بِعَدْلٍ أَفَالَيْتَ نَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ  
لَا يُزْغَانِي دُمُوعٌ وَلَا أَكْثَلُ يَنُومٌ ثُمَّ أَصْبَحْتُ  
فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ  
أَبِي طَالِبٍ وَاسْمَاءَ بِنْتُ زَيْدِ حَتَّى اسْتَلْبَثْتُ  
الْوُحْيَ يُسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَا مَا  
اسْمَاءُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ  
مِنَ الْوَدِّ لَهُمْ فَقَالَ اسْمَاءُ أَهْلُكَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ وَلَا نَعْلَمُ وَاللَّهِ الْآخِرُ وَآ مَا  
عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ  
يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ وَسِوَاهَا كَثِيرٌ  
فَسَلِ النَّجَارِيَّةَ تَعُدُّكَ فَدَعَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ يَا  
بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتَ فِيهَا شَيْئًا يَرِيكَ نَفَا  
بَرِيرَةُ لَا وَالَّذِي بَيْنَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتَ  
مِنْهَا أَمْرًا أَغْبِصَهُ عَلَيْهِمَا أَكْثَرُ مِنْ أَتَمَّا  
جَارِيَةِ حَدِيثِهِ السِّتَنَ تَنَامُ عَنِ الْجَعَيْنِ فَتَأْتِي  
الدَّاحِجَتِ فَتَأْكُلُهُ فَتَقَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْدَّ رَمِيْنٌ حَبِيْدُ اللَّهِ ابْنُ

(انہوں نے کہا ہاں) خیر میں نے یہ رات اس طرح کاٹی کہ ساری رات  
میرے آنسو تھے نہ مجھ کو نیند آئی جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے علی بن ابی طالبؓ اور اسماء بن زیدؓ (دونوں کو بلوا بھیجا) کیونکہ  
اس وقت تک کوئی وحی آپ پر نہیں اتری تھی آپ نے ان سے یہ  
صلاح کی کہ میں عائشہؓ کو چھوڑ دوں اسماء کے دل میں جو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں سے محبت تھی انہوں نے ویسی ہی رائے دی  
کہنے لگے یا رسول اللہ عائشہؓ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو اس کو پاک دامن  
ہی سمجھتے ہیں خدا کی قسم اور علی بن ابی طالبؓ نے یوں کہا یا رسول اللہ  
اللہ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں کی عائشہؓ نہ سہی تو نہ سہی عورتوں کی  
کیا کتنی ہے بھلا آپ عائشہؓ کی لونڈی (بریرہؓ) سے ان کا حال پوچھیے  
وہ سچ سچ کہہ دے گی آپ نے بریرہؓ کو بلایا اور پوچھا کیا تو نے  
عائشہؓ میں کوئی خشک کی بات کبھی دیکھی ہے وہ کہنے لگی جہیں قسم  
اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں نے تو اس میں کوئی  
ایسی بات نہیں دیکھی جس پر عیب لگاؤں ہاں یہ تو ہے وہ ابھی کم  
سن بچی ہے آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے بکری آکر آٹا چکھ جاتی ہے  
یہ سن کر آپ اسی دن خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور عبید اللہ بن  
ابی بن سلول کی شکایت کی (اس کو سزا دلوانا چاہی) آپ نے فرمایا  
کون میرا بدلہ لے گا اس (منافع مردود) شخص سے جس نے میری  
بی بی پر تہمت لگائی قسم خدا کی میں تو اپنی بی بی کو اچھا ہی سمجھتا ہوں اور  
جس مرد (مصفوان) سے تہمت لگاتے ہیں میں اس کو بھی نیک ہی جانتا ہوں

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہاں پوچھا کیا اب جان کو بھی معلوم ہوا انہوں نے کہا ہاں یہ سن کر حضرت عائشہؓ بیہوش ہو کر گر پڑیں اور زور کا بخاراں کو چڑھ آیا  
منہ (خوشی صفحہ ہذا) لے لے مطلب یہ ہے کہ عائشہؓ ایک بھولی بھالی کم سن لڑکی ہیں وہ بھلا ان باتوں کو کیا جانیں جن کا طوفان ان پر ماحول نے اٹھایا ہے  
طرائف کی روایت میں یوں ہے بریرہؓ نے کہا میں تو جب سے عائشہؓ کے پاس ہوں میں نے کوئی بات نہیں دیکھی آٹا جانتی ہوں کہ میں نے آٹا گوندہ کر دکھایا  
کہا زاد بھتی رہنا میں آگ لاتی ہوں میں تو ادھر گئی بکری آکر آٹا کھائی تو مجھ پر تہمت بلب میں سے نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ کے تذکرہ پر اعتماد  
کیا ۱۲ منہ لے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ حبیب کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تھا ورنہ اتنے دنوں تک آپ کیوں ٹکڑے اور مردہ میں رہتے پھر  
دوسرے بچوں یا درویشوں کی کیا بات ہے ۱۲ منہ

أَبِي بَكْرٍ سَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْنِي رُفِي مِنْ رَجُلٍ بَلَعَنِي أَخَاةً فِي أَهْلِي فَوَدَّاهُ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا أَحْبَبُوا وَتَدَّ ذِكْرُهُمْ وَأَجَلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا أَحْبَبُوا وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا وَاللَّهِ أَغْدِرُكَ مِنْهُ إِنَّمَا هُوَ مِنَ الْأَوْسِ فَتَرَبَّنَا عَنْقَهُ وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمْوَرُنَا نَفْعَلُنَا فِيهِ أَمْوَالُكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ تَبْلُ ذِيكَ رَجُلًا مَلِيًّا وَلَكِنْ أَحْمَلْتُهُ الْحَيِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ كَذَبْتُ اللَّهُ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ فَقَامَ أُبَيْدُ بْنُ الْأَضْيَرِّ فَقَالَ كَذَبْتَ نَعَمْ اللَّهُ وَاللَّهِ لَنَقْتُلَنَّكَ يَا نَكْرًا مَنَافِقِي تُجَالِدُ عَنِ الْأَنْبِيَاءِ قَوْلًا الْحَيَّانِ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ مَجْمُوعِي هُمُودُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَتَرَدَّدَ فَخَفَضَهُمْ حَتَّى سَكَنُوا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي وَمَعِي وَلَا أَكْتَلُ بَنُو مِمْبَرٍ وَنَدَى أَبَوَايَ فَدَبَّكَيْتُ لِيُكَلِّمَنِي فَيَوْمَ مَا حَتَّى أَكُنُّ أَنَّ أَبَاكَ وَكَانَ لِي كَيْدِي فَأَلَيْتُ نَبِيَّنَا هُمَا حَالِ لِسَانٍ عِنْدِي وَأَنَا أَيْحَى إِذَا أَسَاءَ ذَنْبٌ أَمْزَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَنَا

وہ بھی میری بی بی بکریا سے نہ آتا مگر میرے ساتھ یہ سن کر سعد بن معاذ کھڑے ہوئے (جو اس قبیلے کے سردار تھے) کہنے لگے یا رسول اللہ میں آپ کا بدلہ لیتا ہوں اگر وہ شخص اٹھیں گا ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے اور جو ہمارے بھائیوں خزر ج میں کا ہے تو جیسا آپ حکم دیں گے وہ ہم بجالائیں گے سعد بن معاذ جو خزر ج کے سردار تھے اور اس سے پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن اس وقت ان کو مہالہت آ گئی سعد بن معاذ نے بے کہنے لگے پروردگار کے بقا کی قسم تو جھوٹ کہتا ہے نہ تو اس کو مار سے گا نہ ایسا کر سکے گا یہ سن کر اسید بن حنیف (جو اوس قبیلے کے تھے) کھڑے ہوئے اور سعد بن معاذ سے کہنے لگے پل بے جھوٹے پروردگار کے بقا کی قسم واللہ ہم تو اس کو ضرور قتل کریں گے اور تو بیشک منافق ہے جب تو منافق کی (عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کی) طرف داری کرتا ہے یہ کہنا ہی تھا کہ اوس اور خزر ج دونوں طرف کے لوگ کھڑے ہو گئے اور ہتھیار چلنے ہی کو تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اترے اور ان کو ٹھنڈا کیا وہ خاموش ہوئے آپ بھی خاموش ہو رہے میرا یہ حال کہ سارا دن روتے گزرا نہ آنسو بہتا تھا دم بھر بند آتی تھی میرے ماں باپ میرے پاس آگئے میں دو رات اور ایک دن سے برابر رو رہی تھی میں سمجھی کہ میرا کلیجہ کہاں پھٹ جاتا ہے وہ میرے پاس ہی بیٹھے تھے میں رو رہی تھی اتنے میں ایک انصاری عورت نے (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اندر آنے کی اجازت چاہی وہ بھی آن کر بیٹھ گئی اور میرے ساتھ رونے لگی

سعد بن معاذ پر مسلمان اور نیک اور صالح بھی تھے مگر قری حیات آدمی پر غالب آجاتی ہے چونکہ اوس اور خزر ج دونوں قبیلوں میں مدت سے عداوت چلی آتی تھی اسلام کی برکت سے وہ گئی تھی سعد بن معاذ کا یہ کہنا کہ ہم خزر ج کے آدمی کو بھی جیسا آپ حکم دیں گے بجالائیں گے یعنی اریں گے اللہ سزا دیں گے سعد بن معاذ کو ان کو انکار کرنا ان کا مطلب یہ تھا کہ سعد بن معاذ کون ہیں جو ہم پر حکومت کریں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آدمی کو سزا دیں تو یہ اور بات ہے معاذ اور سعد بن معاذ عبداللہ بن ابی مرود کے طرف دار نہ تھے نہ اس کی تہمت کو سچا سمجھتے تھے نہ

فَجَلَسْتُ بَيْنَ مَعْنَى كَيْتَا نَحْنُ كَذَلِكَ رَأَى وَخَلَّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ دُكُمُ  
يَجْلِسُ هُنْدِي مِنْ يَوْمٍ قِيلَ فِي مَا قِيلَ قَبْلَهَا  
وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنٍ شَيْءٌ  
كَأَلْتَ قَسَمَهُمْ قَالُوا يَا عَائِشَةُ قَائِلًا بَلْ غَضِبَ  
عَنْكَ كَذَا أَوْ كَذَا إِنْ كُنْتَ بِرَبِّكَ تَنَبَّأُ بِكَ  
اللَّهُ وَإِنْ كُنْتَ أَلَمْتِ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ  
وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اخْتَرَفَ بَدَأَ بِهِ  
ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَالِمَهُ فَكَلَّمَ دُغْنِي  
حَتَّى مَا أَحْسَرْتَهُ قَطْرَةً وَقُلْتُ لِرَأْسِي أَجِبْ  
عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّ أَبِي عَنِّي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَأًا قَالَتْ قَالَتْ اللَّهُ  
مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَالْتِ وَأَنَا حَارِيَّةٌ حَدِيثُهُ السِّنُّ لَا  
أَقْرَأُ كَثِيرًا تَمَيُّزُ الْفَرَانِ فَقُلْتُ إِنِّي وَاللَّهِ لَعَدَدُ  
حِلْمَتِي أَنْكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَخْدَعُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَفَ  
فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَلَا ثُمَّ بَدَأَ يُلْقِي نَكَمًا لِرَسُولِهِ  
وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَأُصَدِّقُ فِي بَدَائِكَ وَلَكِنْ  
اعْتَرَضَتْ نَكَمًا بِأَمْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بِرَبِّكَ أَصْدَقُ قُلْتُ اللَّهُ

ہم اسی خیال میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے  
اور بیٹھ گئے اس سے پہلے جس دن سے یہ طوفان اٹھا تھا آپ میرے  
پاس بیٹھنے ہی نہ تھے ایک مہینہ (کامل) آپ اسی تردید میں رہے  
میرے باپ میں کوئی وحی نہ آئی آپ نے تشہد پڑھا اور فرمایا  
عائشہ مجھے تیری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے اگر تو پاک  
دامن ہے تو اللہ تیری پاک دامنی کھول دے گا اور جو تو (واقعی)  
پھنس گئی ہے تو اللہ سے بخشش مانگ تو بہ کر جب بندہ توبہ کرتا ہے  
اور گناہ کا اقرار تو اللہ معاف کر دیتا ہے جب آپ یہ گفتگو کر چکے  
تو میرے آسودہ فتنہ بند ہو گئے ایک قطرہ بھی نہ رہا اور میں نے اپنے  
باپ سے کہا تم میری طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب  
دو وہ کہنے لگے خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی ماں سے کہا تم تو بھی میری  
طرف سے کچھ بولو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دو وہ بھی یہی کہنے  
لگیں قسم خدا کی میری سمجھ میں نہیں آتا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو کیا جواب دوں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ان دنوں میں ایک کم سن لڑکی  
مقامی اتنا بہت قرآن بھی نہیں پڑھتی تھی میں نے خود ہی جواب دینا شروع  
کیا اور کہا میں جانتی ہوں لوگوں نے جو باتیں بنائیں وہ تم سن چکے ہو  
اور تمہارے دل میں جم گئی ہیں اور تم نے ان کو سچ بھی سمجھا ہے اور  
میں اگر اپنے تئیں پاک کہوں اور اللہ میری پاکی خوب جانتا ہے جب  
بھی تم مجھے سچا کیوں سمجھنے لگے اور اگر میں (جھوٹ موٹ) خطا کا اقرار  
کروں تو اللہ میری پاکی جانتا ہے تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے خدا کی قسم  
اب تو میری اور تمہاری وہی مثل ہے جو یوسفؑ کے باپ کی گورتی

لحدہ تو عاشق رسول اور فانی رسول تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دیتے باوجود کہ میں آؤ ازینا ملکہ ہم منہ سلمہ سمان اللہ حضرت عائشہؓ کو کم سن تھیں مگر فانی  
کبیر مٹ سکتا ہے فصاحت اور بلاغت اور غرض تقریری حضرت عائشہؓ کی ضرب الخلق ایسے سخت رنج اور غصے کے وقت بھی وہ تقریر کی کہ بڑے بڑے ثابت القلب  
اور مضبوط طردوں سے بہرہ ور و شہرہ ہے ہر مذہب دوسری روایت میں ہے حضرت عائشہؓ نے کہا مجھے اس رنج میں حضرت یحییٰؑ کا نام یاد نہ رہا میں نے یونسؑ کا نام یاد نہ کیا

بِذِكْرِهِ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُسُفْرَ إِذْ قَالَ خَصْبٌ مِثْلِي  
وَاللَّهُ السُّتْعَانُ عَلَى مَا تَعْمَقُونَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى  
فِرَاشِي وَآنَا أَرْجُو أَنْ يُبْرِئَنِي اللَّهُ وَلَكِنْ تَرَى اللَّهُ  
مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَحَيَاؤُكَ لَا تَأْخُفُ  
فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَكْلَمَكَ بِالنَّفْسِ إِنْ فِي أَمْرِي  
وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يُزَيِّدَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّؤْمِ رُؤْيَا يُبْرِئَنِي  
اللَّهُ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ حُجْرَةً وَلَا خَرَجَ أَحَدٍ  
مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزَلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ  
مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ حَتَّى إِنَّهُ  
لَيَنْتَحِدُ مِنْهُ مِثْلُ الْجَمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي  
يَوْمٍ شَدِيدٍ فَلَمَّا سُرِّي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَفِخَ فَكَانَ  
أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَعْمَدُ  
اللَّهُ فَقَدْ بَرَأَكَ اللَّهُ فَقَالَتُ لِي أَيْ قَوْحِي  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلْتُ كَمَا  
وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهُ فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ تَعَالَى إِنَّكَ لَذِي بَرٍّ جَاءُوكَ بِالْإِلَافِ حُصْبَةً  
وَعِظْمُ الْإِبْرِيَةِ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ بَرَأَكُنِي  
كَأَنَّ أَبَوَيْكَ الْعَدِيَّيْنِ رَدَّ وَكَانَ يَنْفَعُنِي عَلَى  
مِطْحَجٍ حِينَ أَتَانَا لِقَاءَ أَبِيهِ مِنْهُ وَاللَّهِ لَا أَنْفِقُ عَلَى

جب انہوں نے کہا اچھی طرح صبر کر تا یہی میرا کام ہے اور تم جو باتیں  
بنا رہے ہو ان میں اللہ ہی میرا مددگار ہے یہ کہہ کر میں نے اپنے  
بچھونے پر گردن موڑ لی مجھے امید تھی اللہ ضرور مجھ کو پاک کرے گا  
لیکن میں یہ نہیں سمجھتی تھی کہ میرے باب میں قرآن اترے گا (جو قیامت  
تک پڑھا جائے گا) میں اپنی حیثیت اتنی نہیں جانتی تھی کہ میرے مقدمہ  
میں قرآن پڑھا جائے بلکہ مجھے یہ امید تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
میرے مقدمے میں کوئی خواب دیکھیں گے جس سے اللہ میری پاک  
دامنی ظاہر کر دے گا پھر قسم خدا کی آپ اس جگہ سے سر کے بھی نہ تھے  
اور نہ گھر کے لوگوں میں سے کوئی باہر گیا تھا اتنے میں آپ پر وحی  
آنے لگی آپ کو پسینہ آنا شروع ہوا (جیسے وحی کے وقت آیا کرتا  
تھا) موتیوں کی طرح سردی کے دن میں بھی آپ کے چہرے سے ٹپکتا  
جب وحی کی حالت ختم ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خوشی سے)  
سنسنے لگے اور پہلے جو بات آپ نے فرمائی وہ یہ تھی مجھ سے فرمایا  
عائشہ اللہ کا شکر بجالا اللہ نے تیری پاکی بیان فرمادی اس وقت  
میری ماں (ام رومان) کہنے لگیں اٹھ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس آ آپ کا شکریہ کریں نے کہا اللہ کی قسم میں نہ آپ پاس اٹھ کر  
جاؤں گی نہ آپ کا شکریہ کروں گی بیش تو اپنے مالک کا شکریہ کروں گی  
پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں ان الذین جاوروا بالافک  
حصبۃ منکم آخر کو حصبہ اللہ نے میری پاکی اتاری تو ابوبکر  
مدین بننے جو پہلے مسطح بن اثاثہ سے قرابت کی وجہ سے کچھ سلوک  
کیا کرتے یہ قسم کھالی اب میں مسطح سے کبھی کچھ سلوک نہ کروں گا اس نے

لے یہ حضرت عائشہ نے ناز میں بیٹ سے فرمایا اور ان کا ناز کا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بدعاشوں کی بات پر ان سے لگان پیدا کر لیا  
اور ایک مہینہ کامل تر وہیں رہے ان کے پاس بیٹھا چھوڑ دیا آخر اللہ ہی نے ان کی صفائی بیان کی اور صفائی بھی کیس اپنی کلام پاک میں جس کی تلاوت قیامت  
تک جاری ہے سبحان اللہ گو ابتدا میں حضرت عائشہ کو مدد اور رنج رہا مگر خاتمہ کیسا عمدہ ہوا کہ ان کا ذکر غیر قیامت تک ہر مسلمان کے دل اور زبان  
پر قائم رہا یہ دولت کسی عورت کو نصیب نہیں ہوئی

مُسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا أَبَدًا مَا قَالَ بَعَا شَيْئَةً فَاكْتُرُوا  
 اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَأْتِيكَ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعْيُ  
 إِلَى قَوْلِهِ غُفُورٌ رَحِيمٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ لَأُحِبُّ أَنْ يُعْفِرَ اللَّهُ لِي فَمَجَّعَ (۱) فِي مُسْطَحٍ  
 الَّذِي كَانَ يَجْعَلُ عَلَيْهِ دَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ عَنْ  
 أُخْرَى فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتُ مَا ذَايَتِ  
 فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِنِي سَمْعِي وَبَصَرِي  
 وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ  
 الْبَنِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي فَخَفَعَهَا اللَّهُ يَا أُوْرِي  
 قَالَ وَحَدَّثَنَا فَلَيْتَ عَنْ جِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ  
 عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَحَبِيبَةَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ  
 مِنْهُ قَالَ وَحَدَّثَنَا فَلَيْتَ عَنْ رَسِيخَةَ بِنِ ابْنِ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَجْجٍ بَرِّعِيْنِ الْقَدِيمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ  
**بَابُ إِذَا زَكَى رَجُلٌ رَجُلًا**  
 كَفَاكَ

وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا مَثْبُودٌ قَالَ  
 زَيْنَبُ عَمَّتُ قَالَ عَسَى الْغَوِيْرُ أَبُو سَاكَاثَةَ  
 يَسْأَلُنِي قَالَ عَرِيفِي إِنَّهُ سَاجِدٌ  
 صَلَاحٌ قَالَ كَذَلِكَ إِذْ هَبْتَ وَهَلَكْنَا

عائشہ کے باب میں طوفان اٹھایا (نیکی برباد کنندہ لازم) اس وقت یہ  
 آیت اتری ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعی الی قولہ غفور رحیم تک ابو بکر کہنے  
 لگے بیشک میں تو اللہ کی مغفرت کا طالب ہوں (سمحان اللہ ایمان ہو  
 تو ایسا) اور مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے وہ پھر جاری کر دیا اور  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس طوفان کے زمانہ میں) زینب بنت جحش  
 (میری سوئی) سے میرا حال پوچھتے فرماتے زینب تو کیا سمجھتی ہے  
 تو نے کیا دیکھا ہے وہ کہتیں یا رسول اللہ میں نے جو سنا اور جو دیکھا  
 وہی کہوں گی میں تو عائشہ کو پاک دامن ہی سمجھتی ہوں اور آپ کی بی بی  
 میں میرے مقابل کی وہی تھیں مگر ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے اللہ نے  
 ان کو بچا تے رکھا ابو الریح سلیمان بن داؤد نے کہا ہم سے قلیع نے  
 بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے  
 حضرت عائشہؓ اور عبد اللہ بن زبیرؓ سے یہی حدیث نقل کی ابو الریح  
 نے کہا اور ہم سے قلیع نے بیان کیا انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن  
 اور یحییٰ بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے یہی حدیث  
**باب جب ایک مرد دوسرے مرد کو اچھا کہے**  
 توبہ کافی ہے :-

اور ابو جمیلہ (سنین) نے کہا میں نے ایک پڑا لڑکا پایا حضرت عمرؓ نے مجھ کو  
 دیکھا تو کہنے لگے ایسا نہ ہو یہ غار آفت کا غار تہو گو یا انہوں نے مجھ  
 پر زبر لگایا پھر میرے نصیب نے ان سے کہا نہیں یہ نیک نعت  
 آدمی ہے جب انہوں نے کہا ایسا ہے توبہ پچھ لے جا اس کا

لے وہ اس طوفان میں شریک نہیں ہوئیں حالانکہ وہ اول تو سو کی تھیں دوسرے عرب مورقی اشراف میں میرے مقابلہ کی تھیں مگر چونکہ نیک اور  
 پرہیزگار تھیں اس لیے سچی بات انہوں نے کہی رضی اللہ عنہما ۷۸ منہ ۷۸ یعنی ایک شخص کا تزکیہ کافی ہے اور شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک کم سے کم  
 دو شخص تزکیہ کے لیے ضرور ہیں ۷۸ منہ ۷۸ یہ ایک مثل ہے عرب میں اس موقع پر کہی جاتی ہے جہاں ظاہر میں سلامتی کی امید ہو اور درپردہ اس میں  
 ہلاکت ہو براہ یہ تھا کہ لوگ جان بچانے کو ایک غار میں جا کر چھپے وہ غار ان پر پر لایا دشمن نے وہیں ان کو دبا جب سے یہ مثل جاری ہو گئی ۷۸  
 ۷۸ حضرت عمرؓ یہ سمجھے کہیں اس نے حرام کاری دکھائی ہو اور یہ لڑکا اسی کا لطف ہو ۷۸ منہ ۷۸ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے  
 ایک شخص کی کڑی قبول کی ۷۸



نَفَقَةُ

۱۱۸۶- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا جَدُّهُ الْوَكَّافُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَبِكَ قَطَعْتَ حَقَّ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عَنْ صَاحِبِكَ مِرًا مَرَّتَيْنِ قَالَ مَنْ كَانَ مَا دَحَا أَخَاكَ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَدَنَا قَالَ اللَّهُ وَحُسْبِيَّةُ وَلَا أُرِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَلِكَ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ

**بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ فِي الْمَذْحِرِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ**

۱۱۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ ذَكْرِيَّاءَ حَدَّثَنَا جُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُتَنَّى عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَذْحِرِهِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ

خری ہم پر ہے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو عبد الوہاب نے خبر دی کہ ہم سے خالد غدار نے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے دوسرے کی تعریف کی آپ نے فرمایا ارے یہ کیا کرتا ہے تو نے اس کی گردن کاٹی۔ کئی بار آپ نے یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم میں کسی کو اپنے بھائی (مسلمان) کی تعریف کرنے کی ضرورت پڑے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں آگے اللہ خوب جانتا ہے میں اللہ کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا میں سمجھتا ہوں وہ ایسا ایسا ہے اگر اس کا حال جانتا ہوں۔

**باب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جتنا جانتا ہوتا ہے**

ہم سے محمد بن مبارک نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن زکریا نے کہا ہم سے برید بن عبد اللہ نے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے کی تعریف کرتے سنا وہ اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا آپ نے فرمایا تم نے اس کو تباہ کیا یا اس کی بیٹی توڑ ڈالی ہے

لے یعنی بیت المال سے اس کے کھانے پینے کا خرچہ دیا جائے گا اور تو پرورش کر اس کو امام مہدی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱۸۷- ان دونوں شخصوں کا نام معلوم نہیں ہوا جیسے کہتے ہیں تعریف کرنے والے الامین بن ابرار تھا اور جس کی تعریف کی اس کا نام عبد اللہ بن ذی الجہاد بن عطاء ۱۲ منہ ۱۱۸۷- یعنی خوب یقین ہو کہ اس میں یہ وصف ہیں۔ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ آپ نے ایک شخص کا تزکیہ جائز رکھا بشرطیکہ وہ یا دہ گونہ ہو اور مدح میں مبالغہ نہ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کی مدح میں مبالغہ کرنا جیسے شاعروں کی عادت ہوتی ہے مکروہ ہے اور دیندار ہی کے خلاف ہے ۱۲ منہ ۱۱۸۷- آپ کو یہ خبر ہو کہیں اس کی تعریف سے اس شخص میں تکبر اور غرور پیدا نہ ہو جائے باب کا دوسرا مطلب جیسے جتنا جانتا ہوتا ہے کہ اس حدیث میں مذکور نہیں ہے مگر جو حدیث ابو یوسف کا ہے اس میں مذکور ہے اور شاید امام بخاری نے اسی طرح اشارہ کیا اپنی عادت کے موافق ۱۲ منہ

## بَابُ بُلُوغِ الصَّبِيِّانِ وَ شَرَاءِ قِيَمِهِمَا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسِّدُوا لَهُمْ دِينَهُمْ وَمِنْهُمْ مَنِ اسْتَدْرَكَهُ بَغْيٌ يُضِلُّهُ أَوْ غَفْوٌ تَرَكَهُ فَاقْبِلْهُ مِنْكُمْ وَاسْتَخِرِ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعَالَمِينَ  
وَأَنَا ابْنُ مَرْثَدَةَ عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوغُ النِّسَاءِ فِي الْحَيْضِ بَقَرَتُهُ عَمَّ دَجَلٌ وَاللَّاتِي يَبْسُ مِنْ الْمَوَاضِعِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ يَغْفِرُ مِنْ حُلُمِهِمْ وَتَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ مَسْلَمٍ أَدْرَكَتْ جَارَتُ لَنَا جَدَّةً بِنْتِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً.

۱۱۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي رُبْنُ عُمَرَ رَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَرَهُ يَوْمَ أُحُدٍ هُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يَحْجْ ثُمَّ عَمَرَهُ يَوْمَ الْفَتْحِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ فَأَجَاؤُنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدْ مِتُّ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ كَالْيَوْمِ فَيَكُنْ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ بَيْنَ الصَّغِيرِ

بَابُ بچے کب جوان ہوتے ہیں اور ان کی گواہی درست ہے یا نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا اور جب تمہارے بچے مختلفا کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اجازت لیں اور مغیرہ بن مقسم نے کہا مجھے بارہ برس کی عمر میں احتلام ہونے لگا تھا اور عورتیں حیض آنے پر جوان ہو جاتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ طلاق میں) فرمایا جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں اخیر آیت یعنی حمل تک اور حسن بن صالح نے کہا ہمدی ایک ہمسائی تھی وہ الکیس برس کی عمر میں نانی ہو گئی تھی۔

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عمر نے کہا مجھ سے نافع نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمر نے وہ احمد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیش ہوئے اس وقت ان کی عمر چودہ برس کی تھی آپ نے ان کو شکر میں شریک نہیں کیا پھر خندق کے دن پیش ہوئے اس وقت پندرہ برس کی عمر تھی آپ نے منظور کیا نافع نے کہا میں عمر بن عبد العزیز پاس آیا جب وہ خلیفہ تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا بس بالغ اور نابالغ کی یہی حد رکھنی چاہیئے اور اپنے نائبوں کے نام حکم لکھا کہ جو مسلمان پندرہ سال کا ہو جائے

۱۱ یعنی بارہ برس کی عمر میں جوان ہو گئے تھے۔ کہتے ہیں عمرو بن عاص بھی اپنے بیٹے عبد اللہ سے صرف بارہ برس بڑے تھے اہل حدیث اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور شافعی کے نزدیک کم مدت بلوغ کی ضرورت کے لیے حیض اور مرد کے لیے پندرہ سال ہیں جیسے آگے ابن عمر کی روایت میں مذکور ہو چکا ہے انہوں نے کہا عورت کو جب حیض آگے اور مرد کو جب احتلام ہونے لگے تو بلوغ ہو گیا اور مالک اور لیث نے کہا جب شرم گرم کاہر بال نکل آئیں اور ابو حنیفہ نے کہا جب اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہو اور حق یہ ہے کہ بلوغ کی میعاد مقرر نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ ہر ملک کی آب و ہوا پر منحصر ہے عرب میں اور گرم ملکوں میں عورتیں دس برس کی جوان ہو جاتی ہیں اور سرد ملکوں میں جیسے روس وغیرہ ہے بیس برس تک عورت جوان نہیں ہوتی۔ اب رہی بچوں کی گواہی تو ہمہ طور علماء نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے مگر امام مالک نے کہا اگر بچے ایک میں ایک دوسرے سے لڑیں اور دعویٰ کریں تو ان کی گواہی منظور ہوگی ۱۲ منہ ۱۵ اس کو دیکھو نے مہلمت میں وصل کیا یعنی جو آدمی سے انہوں نے حسی ہی صالح سے ۱۳ منہ

اس کا حصہ (شکر والوں میں) لگائیں۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صفوان بن سلیم نے انہوں نے عطار بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جمعہ کے دن ہر اس شخص پر غسل واجب ہے جس کو احتلام ہو تا ہو یا

باب مدعا علیہ کو قسم دلانے سے پہلے حاکم کا مدعی سے یہ پوچھنا تیرے پاس گواہ ہیں؟

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی انہوں نے اعش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کی نیت سے بھوٹی قسم (جس کو وہ بھوٹ سمجھتا ہو) کھائے تو وہ خدا سے جب وہ ملے گا خدا اس پر غصے ہو گا اشعث بن قیس نے (یہ حدیث سن کر) کہا یہ حدیث تو میرے ہی باب میں آپ نے فرمائی ہو ایہ کہ مجھ میں ایک یہودی (جنشیش) میں ایک زمین سا جھجھجی تھی وہ مکر گیا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا آپ نے مجھ سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا نہیں تب آپ نے یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کھائیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا کر میرا مال اڑا لے گا اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران کی) یہ آیت اتاری جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور بھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا ہتھوڑا مول لیتے ہیں انہیں آیت تک۔

باب دیوانی اور فوجداری دونوں مقدموں میں مدعی علیہ سے قسم لینا۔

وَالْكَبِيرُ وَكَتَبَ إِلَى عُمَايَةَ أَنَّ يَوْمَئِذٍ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ  
۱۱۸۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ  
ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِه  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ  
الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

بَابُ مَا سَأَلَ الْحَاكِمُ الْمُدْعَى  
حَلَّ لَكَ بَيِّنَةٌ قَبْلَ الْيَمِينِ-

۱۱۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
حَلَفَ عَلَى بَيِّنَةٍ وَهُوَ يَمْنَانُ فَاجْرُ لِيَقْطَعُ

بِهِمَا مَالٌ مَرَرْتُ مُسْلِمًا لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ  
غَضَبَانُ قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ تَيْسٍ بَنِي  
وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ

الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَدَدَنِي فَقَعَدْتُ مَتْنًا إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ بَيِّنَةٌ قَالَ قُلْتُ

لَا قَالَ فَقَالَ لِي يَهُودِيٌّ أَحْلَفَ قَالَ قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِذَا تَحْلَفُ وَبَيْنَ حَبِّ بَنَانٍ قَالَ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ

بِعَمَلِهِمُ اللَّهُ وَإِيمَانِهِمْ ثُمَّ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى  
عَلَيْهِ فِي الْأَمْوَالِ وَالْحُدُودِ-

۱۔ اس سے امام بخاری نے یہ نکال کر احتلام سے مرد جو ان ہو جاتا ہے گواہ کی عمر پندرہ سال کو نہ پہنچی ہو ورنہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِدُكَ  
أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ  
أَبْنِ شُبَيْمَةَ كَلَّمَتْنِي أَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ  
الشَّاهِدِ وَيَمِينِ الْمُدْعَى فَقُلْتُ قَالَ اللَّهُ  
تَعَالَى وَاسْتَشِيرُوا شُعْبَةَ بْنِ مَرْجَانٍ  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَوَاصُلُكُمْ فَجَلُّ دَامَرُكَانِ  
مَنْ تَرَفَعُونَ مِنَ الشَّهَادَةِ أَنْ تَصِلَ  
إِحْدَاهُمَا فَنُذِرُ أَحَدَهُمَا الْآخَرَ  
قُلْتُ إِذَا كَانَ يَكْتَفِي بِشَهَادَةِ شَاحِدٍ وَيَمِينٍ  
الْمُدْعَى فَمَا تَحْتَجُّجُ أَنْ تُذَكِّرَ أَحَدَهُمَا  
الْآخَرَ مَا كَانَ يَفْتَنُ بَيْنَ كَرِهٍ وَآخِرٍ  
۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ  
ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَحَّى بِالْيَمِينِ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تو دو گواہ لا نہیں تھے اس سے  
قسم لے اور قتیبہ نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے  
عبد اللہ بن شبرہ سے (جو کوفہ کے قاضی تھے) مجھ سے ابو الزناد  
نے (جو مدینہ کے قاضی تھے) ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنے  
میں گفتگو کی تھی نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے مردوں میں سے دو  
مردوں کو گواہ کرو اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد و دو عورتیں ان  
لوگوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو اگر ایک عورت بھول جائے  
تو دوسری اس کو یاد دلا دے میں نے کہا جب ایک گواہی اور مدعی  
کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا تو پھر یہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی کہ اگر ایک  
بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے دوسری عورت کے یاد دلانے  
سے فائدہ ہی کیا ہے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر نے  
انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عباس نے  
(مجھ کو) لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی کو قسم دلانے

۱۱۹۱ یہ حدیث آگے چل کر خود امام بخاری نے اصل کی ہے ۲۷۷ قتیبہ امام بخاری کے شیخ میں تو یہ تطبیق نہیں ہے ۲۷۸ ابو الزناد مدینہ کے قاضی  
تھے جو شیخ ہیں امام مالک کے مدینہ والے اور شافعی اور احمد اور ابی حدیث سب اس کے قائل ہیں کہ اگر مدعی پاس ایک ہی گواہ ہو تو مدعی سے قسم لے کر ایک گواہ  
اور قسم پر فیصلہ کر دیں گے مدعی کی قسم دوسرے گواہ کے قائم مقام ہو جائے گی اور یہ امر صحیح حدیث سے ثابت ہے جس کو امام مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نکالا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کیا اور اصحاب منہ نے اس کو ابو ہریرہؓ اور جابر رضی اللہ عنہما سے نکالا ابن خزیمہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے  
ابن شبرہ کوفہ کے قاضی تھے اہل کوفہ جیسے امام ابو حنیفہ وغیرہ اس کو جائز نہیں کہتے اور صحیح حدیث کے برخلاف آیت قرآن سے استدلال کرتے ہیں حالانکہ  
آیت قرآن حدیث کے برخلاف نہیں ہو سکتی اور قرآن کا جانتے والا اور سمجھنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی نہ تھا منہ ۲۷۹ یہ استدلال  
وہی خبر مر کا صحیح نہیں ہے کیونکہ قرآن میں معاملہ کرنے والوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ معاملہ کرتے وقت دو مردوں یا ایک مرد و دو عورتوں کو گواہ کر لیں دو عورتیں اس لیے کہیں کہ ناقص  
العقل اور ناقص الحفظ ہوتی ہیں ایک بھولی جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے اور یہ ظاہر ہے کہ مدعی سے جو قسم لی جاتی ہے وہ اسی وقت جب نصاب شہادت کا پورا نہ ہو  
اگر ایک مرد اور دو عورتیں یا دو مرد و دو عورتیں تب مدعی سے قسم لینے کی ضرورت نہیں امام شافعیؒ نے فرمایا میں نے مع اشاہد کی حدیث قرآن کے خلاف نہیں ہے بلکہ  
حدیث میں بیان ہے اس امر کا جس کا ذکر قرآن میں نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم اس کے بغیر کہ حکم پر چلیں اور جس چیز سے اپنے منع کیا  
اس سے باز رہیں۔ میں کہتا ہوں قرآن میں تو یہ ذکر ہے کہ اپنے پاؤں وضو میں وضو کرنا یا مس کرنا یا مس کرنا جائز رکھتے ہیں اس طرح قرآن میں یہ ذکر ہے کہ  
اگر پانی نہ پاؤں تو تم کو رواد حنفیہ اس کے برخلاف ایک ضعیف حدیث کے مددے میں نہ تم سے وضو کرنا یا مس کرنا جائز رکھتے ہیں اور لفظ یہ ہے کہ یہ ذکر قرآن کی ضعیف اور مجہول  
حدیث کو ضعیف قرار دے کہ اس نے کتاب اللہ پر دیا وت جائز رکھتے ہیں اور میں نے مع اشاہد کی صحیح اور مشہور حدیث کو رد کرتے ہیں وہی ہذا الاظم عظیم ۲۸۰

عَلَى الْمَدَى عَلَيْهِ.

بَابُ

۱۱۹۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَوَيْرُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَا لَا لِقَىٰ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقِي ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْكُرُونَ بِعَمَدِ اللَّهِ وَإِيمَانِهِمْ إِلَىٰ عَذَابِ أَلِيمٍ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يَحْدِثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ مَدَقَ كُفَىٰ أُنْزِلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي شَيْءٍ فَأَخْتَصَمْنَا إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ إِذَا تَجَلَّيْتُ وَلَا يُبَالِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَا لَا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِقَىٰ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقِي ذَلِكَ ثُمَّ أَتَىٰ أَحَدُ

کامکم دیات

بَابُ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا جو شخص (جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مار لے تو وہ جب اللہ سے ملے گا اللہ اس پر غصے ہو گا پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کی تصدیق اتاری فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر عذاب الیم تک جب عبد اللہ یہ حدیث بیان کر چکے تو اشعث بن قیس ہمارے سامنے آئے انہوں نے پوچھا ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعودؓ) نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہم نے ان سے کہہ دی انہوں نے کہا عبد اللہؓ یہی یہ آیت میری ہے ہی باب میں اتری ایسا ہوا محمدؐ میں اور ایک شخص (یہودی معدان بن اسود بن معدیکرب جفیش) میں کچھ جھگڑا ہوا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا یا تو دو گواہ لایا اس سے قسم لے میں نے عرض کیا وہ تو قسم کھالے گا کچھ پروا نہیں کرنے کا تب آپ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مار لے گا تو جب اللہ سے ملے گا اللہ اس پر غصے ہو گا بعد ازاں کے اللہ نے اپنی کتاب میں اس کی تصدیق اتاری اور آپ نے بھی آیت پڑھی۔

۱۱۹۳- ابی بنی جب مدی پاس گواہ نہ ہوں پہنچتی تھیں عروہ بن شعیب بن ابیہ عن جبرہ سے مرفوعاً یوں نکالا البیہقی علی من ادعی الیہ من علی من انکر معلوم ہوا کہ مدی علیہ پر نکالیں قسم کھانا لازم ہو گا جب مدی پاس شہادت نہ ہو خواہ مدعی اور مدعا علیہ میں اختلاف اور ربط ہو یا نہ ہو شافعی اور اہل حدیث اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن امام مالک کہتے ہیں کہ مدی علیہ سے اسی وقت قسم لی جائے گی جب اس میں اور مدعی میں ارتباط اور اختلاف اور معاملات ہوں ورنہ ہر شخص شریعت آدمیوں کو قسم کھانے کے لیے جھوٹے دعوے ان پر کر دے گا ۱۱۹۴- ابی بنی جبرہ سے یہ حدیث ہے کہ یحییٰ مع الشاہدہ پر فیصلہ کرنا درست نہیں اور یہ استدلال قاصر ہے کہ لیے کہ یحییٰ مع الشاہدہ ہاں ہیں کی شق میں داخل ہے تو مطلب یہ ہے کہ دو گواہ لا اس اس طرح سے کہ دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک قسم ورنہ مدی علیہ سے قسم لے یہ عنفیانہ اتنا ضرر نہیں کرتے کہ اللہ اور پیغمبر کے کلام کو باہم ملا تا بہتر ہے یا ان میں مخالفت ڈالنا ایک پر عمل کرنا ایک کو ترک کرنا ۱۱۹۵- منہ

**باب ۱۱۹۳** اِذَا اُحْدَاكَ عَنِ اَزْوَاجِكَ اَوْ قَدَّتْ ثَلَاثَةٌ اَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيْتَةَ وَيَطْلُقَ بَطْنِ الْبَيْتَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ هَلْدَلُ بْنُ اُمَيَّةَ قَدَّتْ امْرَاَتَهُ هِنْدَ النَّخَعِيَّةَ صَالِيَةَ عَلَى سَلَمٍ وَبِشْرَ بْنَ بَنِي عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَةُ اَوْحَدٌ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِذَا رَأَى اَحَدُنا عَلَى امْرَاَتِهِ رَجُلًا يَطْلُقُ يَلْتَمِسُ الْبَيْتَةَ فَعَلَّ يَقُولُ الْبَيْتَةُ وَالْاُحَدُ فِي ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِيثُ النَّخَعِيَّةِ **باب ۱۱۹۴** اَلْيَمِينُ بَعْدَ الْعَصْرِ

۱۱۹۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ عَبْدِ الْجَبْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي مَسْلُومٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَكُلُّكُمْ عَدَاؤُكَ اَلَيْكُمْ رَجُلٌ عَلَى فَعْلٍ مَا يَكْفُرُ بِي يَمْنَعُ مِنْهُ ۱۲ ابْنُ السَّيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا كَا مَبَايَعَةٍ اِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ اَعْطَاكَ مَا يُرِيدُ وَفِي كَمَا وَالْاَلَامُ يَغْبِلُهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا يَبْلَعُهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَخَلَعْتَ يَدَهُ لَقَدْ اَعْطَى يَدَهُ كَذَا وَكَذَا

**باب ۱۱۹۳** اگر کسی نے کوئی دعویٰ کیا یا (اپنی عورت پر) زنا کا جرم لگایا اور گواہ لانے کے لیے مہلت چاہی۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے کہ ہلال بن امیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی جو روپر شریک بن سحار سے زنا کرانے کا جرم لگایا آپ نے فرمایا یا تو (اس جرم کے ثابت کرنے کے لیے چار) گواہ لاؤ ورنہ اپنی پیٹھ پر کوڑے لٹا قبول کر اس نے عرض کیا یا رسول کوئی اپنی جو رو کو برا کام کرتے دیکھے تو کیا گواہ ڈھونڈھنے کے لیے (دوڑتا) جائے آپ برابر یہی فرماتے رہے گواہ لا نہیں تو پیٹھ پر کوڑے لگوا پھر ابن عباس نے لعان کی حدیث بیان کی۔

**باب ۱۱۹۴** عصر کی نماز کے بعد (بھوٹی) قسم کھانا اور زیادہ گناہ ہے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے جبر بن عبد الحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات نہیں کرنے کا نہ ان کو دیکھے گا نہ ان کو (گندگی سے) پاک کرے گا اور ان کو دکھ کی مار پڑے گی ایک وہ شخص جس کے پاس رستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہوا اور وہ مسافر کو نہ دے دوسرے وہ جو دنیا کے لیے (حاکم سے) بیعت کرے اگر اس کی خواہش موافق اس کو دے تو بیعت پر قائم رہے ورنہ توڑ دے تیسرے وہ شخص جو عصر کے بعد مول تول میں بھوٹی قسم کھائے کہ اس کو یہ چیز اتنے میں پڑی ہے اور اس کے کہنے پر دوسرا شخص (دھوکا

لے کر مہلت دی جائے گی اگر مہلت کے بعد ایک گواہ لایا اور دوسرا گواہ حاضر کرنے کے لیے اور مہلت دی جائے گی ۱۲ منہ

تَلَخَذَ حَا.

بَابُ مَنْ خَلَفَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ خَيْثَمَا

وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِينُ وَلَا يُعْتَرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ

إِلَّا غَيْرِهِ قَضَى مَرْوَانَ بِالْيَمِينِ عَلَى زَيْدِ بْنِ

ثَابِتٍ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ أَخْلَفَ لَهُ مَكَانِي فَجَعَلَ

زَيْدٌ يُخْلِفُ وَأَبَى أَنْ يُخْلِفَ عَلَى الْمُنْبَرِ

فَجَعَلَ مَرْوَانَ يُجْعَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَلَمْ يَخْضُصْ كَمَا ذَكَرْنَا

۱۱۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْمَوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِيَقْطَعُ

بِمَا نَالَ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ-

بَابُ إِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي

الْيَمِينِ-

۱۱۹۶- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَدُ عَنْ هَمَامٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ كَأَسْرَعُوا كَأَمْرَانِ

يُسْرَمَ يَمِينُهُمْ فِي الْيَمِينِ أَتَمُّهُ يَخْلِفُ

کھاکر خرید لے۔

باب مدعی علیہ پر جہاں قسم کھانے کا حکم دیا جائے

وہیں قسم کھائے یہ ضرور نہیں کہ دوسری جگہ پر جا کر قسم کھائے

اور مروان نے زید بن ثابت کو منبر شریف پر قسم کھانے کا حکم دیا دینے

کے لیے یہیں قسم کھاؤں گا اور قسم کھانے لگے اور منبر پر قسم کھانے سے

انکار کیا مروان زید پر تعجب کرتے لگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے اشعث سے فرمایا تو دو گواہ لائیں تو اس سے قسم لے اور

آپ نے یہ نہیں تھیں کی کہ فلاں جگہ یا فلاں جگہ۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالواحد بن

زیاد نے انہوں نے امش سے انہوں نے وائل سے انہوں نے

عبد اللہ بن مسعود سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فسہ یا ابو

شخص (جھوٹی) قسم کھانے کسی کا مال مار لینے کو وہ جب اللہ سے ملے

گا تو اللہ اس پر غصے ہو گا۔

باب جب چند آدمی ہوں اور ہر ایک قسم کھانے

میں جلدی کرے تو پہلے کس سے قسم لی جائے۔

ہم سے اسحاق بن نضر نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے

کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ

سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں سے فرمایا قسم کھاؤ

ہر ایک جلدی کرنے لگا آپ نے فرمایا قرعہ ڈالو اور جس کا نام قرعہ

میں پہلے نکلے وہی پہلے قسم کھائے۔

۱۱۹۷- اوداد و اودنسا کی روایت میں ہے کہ دو شخصوں نے ایک ہمیز کا دعویٰ کیا اور کسی پاس گواہ نہ تھے آپ نے فرمایا قرعہ ڈالو اور باقی قرعہ ڈالو

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَمَلِهِمْ أَجْلاً وَيَأْتِيهِمْ مُتَالِفًا ۱۹۷  
 حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرْدَانَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي سَمِيعٍ السَّكْسَكِيُّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ أَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ فُخْلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَطْعَى بِمَا مَالَهُ يُعْطَا فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَمَلِهِمْ أَجْلاً وَيَأْتِيهِمْ مُتَالِفًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى النَّاجِشُ أَكَلِ رِبَا خَائِنٌ

۱۹۸ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبًا لِيَقْطَعَ مَالَ رَجُلٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ وَنَزَلَتْ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ فِي الْقُرْآنِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَمَلِهِمْ أَجْلاً وَيَأْتِيهِمْ مُتَالِفًا الْأَيُّهُ فَلْيَقْبِئِي الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ الْيَوْمَ قُلْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فِي أَمْرٍ كَذَا  
 بَابُ ۱۹۹ كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ  
 قَالَ تَعَالَى يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ وَقَوْلُهُ عَمَّا وَ

بَابُ اللَّهِ تَعَالَى فِي (سُورَةِ آلِ عَمْرٍاءِ) فِي (فَرَمَا يَجُولُ اللَّهُ كُورِ) دَرَمِيَانِ دَسْ كَرِ اور جھوٹی قسمیں کھا کر حقوڑا مول لیتے ہیں  
 مجھ سے اسحاق (بن راہویہ یا ابن منصور) نے بیان کیا کہ ہم کو زید بن ہرون نے خبر دی کہ ہم کو عوام بن حوشب نے کہا مجھ سے ابراہیم ابو اسماعیل سکسکی نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے ایک شخص (نام نامعلوم) نے بازار میں اپنا سامان رکھا قسم کھائی میں نے یہ اتنے کو خریدا ہے حالانکہ اتنے کو نہیں خریدا تھا اس وقت یہ آیت اتری جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر حقوڑا مول لیتے ہیں اور عبد اللہ بن ابی اوفی نے کہا بخش کرنے والا کو یا سود خوار چور کہتے۔

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے کسی کا مال مار لینے کو یا یوں فرمایا اپنے مسلمان بھائی کا مال مار لینے کو وہ جب اللہ سے ملے گا تو اللہ اس پر غصے ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن میں اتاری فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور قسمیں کھا کر حقوڑا سال کاتے ہیں اخیر آیت تک ابو داؤد نے کہا پھر مجھ سے اشعث بن قیس نے انہوں نے پوچھا عبد اللہ نے تم سے آج کو کسی حدیث بیان کی میں نے کہا یہ انہوں نے کہا یہ آیت تو میرے ہی باب میں اتری۔

باب قسم کیونکر لی جائے ۱۔

اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ براءہ میں فرمایا اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تم کو

(بقیہ صفحہ سابقہ) جس کا نام نکلے وہ قسم کھائے اور حاکم کی روایت میں یوں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک دوسرے کا دعویٰ کیا اور دونوں نے گواہ پیش کیے آپ نے وہ اونٹ آدھوں آدھوں کو دلا دیا ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے قرعہ کا حکم دیا اور جس کا نام قرعہ میں نکلا اس کو دلا دیا ۱۰۸۷ حدیث حواشی صفحہ ۱۸۷  
 لے بخش کا بیان اور اگر چاہے لینے مال کا مول اس نیت سے بڑا ناکہ دوسرا دھوکا کھائے اور خریدے ۱۰۸۸



جَلَّ ثَمَجَاءُ ذَكَ يَخْلُقُونَ بِاللَّهِ إِنَّ آدَمًا  
إِلَّا أَحْسَنًا وَتَوَفِّيْنَا قَالُ يَا لِلَّهِ دَمًا لِلَّهِ  
وَوَاللَّهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَدَجُلٌ خَلَفَ بِاللَّهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا  
يُخَلَفُ بِغَيْرِ اللَّهِ -

۱۱۹۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سَمْعِيلَ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ  
يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَحْنُ صَلَوَاتُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ  
عَلَى غَيْرِهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلُكُمْ رَمَضَانَ  
قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعُ  
قَالَ وَذَكَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ لَا إِلَّا  
أَنْ تَطُوعُ فَكَادَ بَرَاءُ الْجَلُّ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ  
لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

رامی کرنے کے لیے اور (سورہ نسا میں) پھر نیز سے پاس الشک قسم  
کھاتے آتے ہیں ہماری نیت تو بھلائی اور ملاپ کی تھی قسم میں یوں کہا  
جائے بالہ تابلہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک  
وہ شخص جس نے عصر کے بعد اللہ کی جھوٹی قسم کھائی اور اللہ کے سوا  
دوسرے کسی کی قسم نہ کھائیں گے۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اوسین نے بیان کیا کہا مجھ سے امام  
مالک نے انہوں نے اپنے چچا ابوسمیل سے انہوں نے اپنے باپ  
(مالک بن ابی عامر) سے انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے سنا وہ کہتے  
تھے ایک شخص (منہام بن ثعلبہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا  
معلوم ہوا وہ آپ سے اسلام کو پوچھ رہا تھا آپ نے فرمایا اسلام کیا  
ہے رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنا وہ کہنے لگا ان پانچ کے سوا  
اور بھی کوئی نماز مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل پڑھے تو اور  
بات ہے پھر آپ نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا وہ کہنے  
لگا اس کے سوا اور بھی کوئی روزہ مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں  
مگر نفل رکھنا چاہے تو خیر طلحہ نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا اس نے کہا اور بھی کوئی خیرات مجھ پر  
ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل صدقہ دینا چاہے تو اور بات ہے یہ  
اس کو وہ شخص بیٹھ موڑ کر چلا کہتا جاتا تھا قسم خدا کی میں نہ اس سے  
پڑھاؤں گا نہ کھاؤں گا آپ نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے تو اس نے مراد پائی

۱۲۰۰- لَعْنَةُ نَحْنُ فِيهِمْ اور دو آیتیں مذکور ہیں وَاخْلُقُونَ بِاللَّهِ اَنْتُمْ لَكُمْ اور قِيَسَانِ بِاللَّهِ شَهَادَاتُ اَقْرَبُ مِنْ شَهَادَاتِهِمَا ان آیتوں کے لانے سے امام بخاری  
کی طرف یہ ہے کہ قسم میں تغلیط یعنی ضرور نہیں صرف اللہ کی قسم کھانا کافی ہے ۱۲۰۱- عرب میں بالہ تابلہ واللہ یہ تینوں کلمے قسم میں کہے جاتے ہیں ۱۲۰۲- منہ  
یہ حدیث اور مرویوں کی ہے ۱۲۰۳- امام بخاری کا کلام ہے ہماری شریعت میں اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم کھانا درست نہیں نہ اس  
قسم کا کوئی اعتبار ہے مثلاً کوئی پیغمبر یا امام یا ولی کے نام کی قسم کھائے تو اول تو گناہگار ہو گا دوسرے وہ قسم محض لغو ہوگی صحیح حدیث میں ہے جس نے  
اللہ کے سوا کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کی دوسری میں ہے جو کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا عاموش رہے ۱۲۰۴- لینے  
بہشت میں جائے گا دوزخ سے بچے گا باب کا مطلب اس سے نکلتا ہے کہ اس نے کہا قسم خدا کی معلوم ہوا قسم میری کافی ہے واللہ کہنا ۱۲۰۵- منہ

عَنْ شَاہِدٍ مِّنْكُمْ مَّا شَهِدَ عَلَيْهِ اِمَامٌ مِّنْكُمْ يَوْمَ يَرٰهُ  
كَانَ ذَكَرًا نَّافِعًا عَنِ عِبَادِ اللَّهِ رَضِيَ اَنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالًا فَلْيُخْلِصْ بَالَهُ وَنَفْسَهُ  
بَاب ۹۹ مَنِ اقَامَ الْبَيْتَةَ  
بَعْدَ الْيَمِينِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ  
اَنْعَمُ مُجْتَبِئًا مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ وَابْرَاهِيمُ  
وَسَامِئَةُ الْبَيْتَةَ الْعَادِلَةَ اَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَارِغَةِ  
۱۲۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَسْرٍ  
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ اَنْتُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ  
اَنْعَمُ مُجْتَبِئًا مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ  
بِحَقِّ اُخِيهِ شَيْئًا بِقَوْلِهِ فَاِنَّمَا اقْطَعُ لَهُ  
قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذُهَا

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ بن اسماء  
نے کہا نافع نے عبد اللہ بن عمر رضی سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔  
باب جو شخص مدعی علیہ کے قسم کھالینے کے بعد پھر  
گواہ پیش کرے؟۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تم میں کوئی دلیل بیان کرنے  
میں دوسرے سے بڑھ کر ہوتا ہے اور طاووس اور ابراہیم نخعی اور شریح  
نے کہا معتبر گواہ جھوٹی قسم کی نسبت زیادہ قابل قبول ہیں۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام  
مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے  
انہوں نے زینب سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا میرے پاس بھگڑتے آتے ہوا در کبھی ایسا ہوتا ہے  
کہ ایک تم میں دوسرے سے دلیل بیان کرنے میں بڑھ کر ہوتا ہے  
(قوت بیان بڑھ کر رکھتا ہے) پھر میں (غلطی سے) اگر اس کے بھائی  
کا حق اس کو دلا دوں تو وہ (حلال نہ سمجھے) اس کو نہ ملے میں اس کو دوزخ

۱۔ قسطنطینی نے کہا معلوم ہوا کہ اس مخلوق کی قسم کھانا قصہ کر کے مکر وہ ہے اگر بلا قصد زبان سے نکل جائے تو کما دہار نہ ہوگا جیسے ملکی حدیث میں جو اوپر گزری  
ایک روایت میں یوں ہے اطلع دایمہ ان صدق مخلوق میں پیغمبر مسلم اور کعبہ اور جبریل اور صحابہ و تابعین بزرگ درویش فقیر و سب داخل میں نسا نے  
روایت کیا اور ابی حیان نے اس کو صحیح کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ نہ ان کی کہلی قسم اللہ کے سوا نہ کھاؤ  
قسطنطینی نے کہا اگر کوئی اللہ کے سوا دوسرے کسی کو اللہ کی طرح بزرگ سمجھ کر قسم کھائے تو وہ کافر ہو جائے گا اور جو بے قصد زبان سے کسی دوسرے کی  
قسم نکل جائے تو کراہت نہ ہوگی لیکن قسم لغو ہوگی یعنی اس کے خلاف کرنے میں کچھ کفارہ لازم نہ ہوگا ۲۔ منہ ۳۔ تو اس کے گواہ قبول ہوں گے اہل کفر  
اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے امام مالک کہتے ہیں اگر مدعی کو اپنے گواہوں کا علم نہ تھا اور اس نے مدعی علیہ سے قسم لے لی پھر گواہوں کا علم ہوا تو گواہ  
قبول ہوں گے اور جو گواہوں کا علم ہوتے ساتھے اس نے گواہ پیش نہیں کیے اور قسم لے لی تو اب گواہ منظور نہ ہوں گے ۴۔ منہ ۵۔ یہ حدیث اسی باب  
میں موصول آئے کہ جب ۶۔ منہ ۷۔ حافظ نے کہا طاووس اور ابراہیم کا قول چھ کو موصول نہیں ملا لیکن خرج کے قول کو بغوی نے جہدات میں وصل کیا ۸۔ منہ ۹۔  
اس حدیث سے امام مالک اور شافعی اور امام احمد اور حمود ملکا کا مذہب ثابت ہوا کہ قاضی کا حکم ظاہر نافذ ہوتا ہے نہ بالفاظ قاضی اگر غلطی سے کوئی فیصلہ  
کر دے تو قضا میں نہیں اللہ جس کے موافق فیصلہ کرے اس کے لیے وہ شے درست نہ ہوگی اور حنفیہ کا رد ہوا جس کے نزدیک قاضی کی قضا ظاہر اور باطل  
دونوں طرح نافذ ہو جاتی ہے۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیغمبر صاحب کو بھی دھوکا ہو جانا ممکن تھا اور آپ کو علم غیب نہ تھا اور جب آپ سے جو سارے  
برہان سے افضل تھے غلطی ہو جانا ممکن ہوا تو اور کسی قاضی یا مجتہد یا امام یا عالم کی کیا حقیقت اور کیا ہستی ہے اور بڑا بے وقوف ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں۔

باب وعدہ سے کا پورا کرنا ضرور ہے۔

اور امام حسن بصری نے اس کو پورا کرایا اور اللہ تعالیٰ نے (سید عالم) میں حضرت اسمعیل کا ذکر کیا ان کا وعدہ سچا ہوتا اور سعید بن اشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا اور سرہ بن جندب صحابی سے ایسا ہی نقل کیا اور مسور بن عزمہ (صحابی) نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنے ایک داماد (ابوالعاص) کا ذکر کرتے تھے اس نے جو وعدہ مجھ سے کیا وہ پورا کیا امام بخاری نے کہا میں نے اسحاق بن راہویہ (مجتہد مشہور) کو بھیجا وہ وعدہ سے پورا کرنے کے وجوب پر ابن اشوع کی حدیث سے دلیل لیتے۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے نقل کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے ان سے عبد اللہ بن عباس نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو سفیان کہتا تھا کہ ہر قتل (بادشاہ روم) نے اس سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا یہ پیغمبر تم کو کیا حکم دیتا ہے تو نے کہا نماز اور سچ بولنے اور حرام کا یہی سے بچنے اور وعدہ پورا کرنے اور امانت کو ادا کرنے کا ہر قتل نے کہا پیغمبر کی یہی صفت ہوتی ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن

بَابُ مَنْ أَقْرَبَ بِإِجْزَالِ الْوَعْدِ  
وَفَعَلَهُ الْعَمَلُ وَذَكَرَ اسْمُعِيلُ أَنَّكَ كَانَ مَدِينَةَ  
الْوَعْدِ وَفَضَى ابْنُ الْأَشْوَعِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ  
ذَلِكَ عَنْ سَمُرَةَ وَكَانَ الْيَسُودُ بْنُ مَعْرُومَةَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ  
صِهْلًا لَهْ قَالَ دَعَلْتُ فِي كُوفِي فِي قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَسَرَّ أَيْتُ إِسْحَاقُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ يَخْتَبِرُ بِحَدِيثِ ابْنِ أَشْوَعٍ.

۱۲۰۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ  
أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ  
لَهُ سَأَلْتُكَ مَاذَا يَأْمُرُكَ فَرَمَعْتَ أَنَّهُ أَمَرَكَ  
بِالصَّلَاةِ وَالْعِدَّةِ وَالْعَقَابَةِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ  
وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ قَالَ وَهَذَا مِنْ صِفَةِ نَبِيِّ  
۱۲۰۳- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

(تقریباً سابق) وہ شخص جو کسی مجتہد یا پیر یا دولہ یا ولی یا ولی کو خوار سے معصوم رکھے ۱۲۰۲ (حواشی صفحہ ۷۰۹) امام بخاری اور بعض علماء کا یہ قول ہے کہ وعدہ پورا کرنا چاہیے اگر کوئی نہ کرے تو قاضی پورا کرے گا لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ وعدہ پورا کرنا مستحب ہے اور اخلاقاً ضرور ہے پر قاضی جبراً اس کو پورا نہیں کر سکتا ۱۲۰۳ کہتے ہیں حضرت اسمعیل نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر تجھ سے ملوں گا حضرت اسمعیل وعدہ سے موافق اس مقام پر پہنچے وہ شخص نہ آیا آپ اس کے انتظار میں دوسرے دن تک وہیں ٹھہرے جب غرض صدق وعدہ انبیاء کی صفت ہے اور خلف وعدہ منفقون کا خبیثہ اور آیت کریمہ خدا اللہ ان تقولوا لا تفعلون سے وعدہ پورا کرنے کا جواب نکلتا ہے ۱۲۰۴ اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں نکالا ۱۲۰۵ منکر بن نے ابراہیم سے کہا کہ علیا حضرت زینب کو طلاق دے دو انہوں نے نہ سنا اور جب قید ہو کر مدینہ میں آئے آپ نے ان سے فرمایا کہ ہا کر زینب کو یہاں بھیج دو انہوں نے بھیج دیا ۱۲۰۶ میں سے امام بخاری نے وعدہ پورا کرنے کا جواب نکالا ۱۲۰۷

إِنَّمَا بَنِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَمِيعٍ ثَابِتٍ عَنْ  
مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسَدُ  
الْمَنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا أَوْفَى  
خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ.

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَيْشَامُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو  
ابْنُ دِينَاصٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ تَبَلِ الْعُلَاءِ مِنْ  
الْحَضَرَةِ مَتَّى فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ  
بَيْكَةٌ عَلَيْهِ؟ فَلَمَّا بَيَّنَّا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هَكَذَا  
وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ  
جَابِرٌ فَقَدَنِي يَدَايَ حَسْمَاءَ ثَمَّ حَسْمَاءَ ثَمَّ حَسْمَاءَ  
۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا  
سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ  
عَنْ سَالِمِ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ  
سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْخَيْبَةِ أَيْ  
أَلَا تَجِدُنِي قُضِيَ مُوسَى ثَلَاثَ لَكَ أَدْرِي

جعفر نے انہوں نے ابو سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر سے انہوں  
نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کہے تو ٹھوٹ  
جب اس کے پاس امانت رکھیں تو چوری کرے جب وعدہ کرے  
تو خلاف۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام نے  
خبر دی انہوں نے ابن جریر سے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی  
انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ  
انصاری سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات  
ہو گئی اور علامہ ابن ہشام (محررین کے حاکم) نے ابو بکر صدیقؓ  
پاس روپیہ بھیجا تو ابو بکرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کا  
کچھ قرض نکلتا ہو یا آپ نے اس سے وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے  
پاس آئے (اپنا حق لے لے) جابرؓ نے کہا میں نے ان سے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اتنا اتنا اتنا روپیہ دینے کا وعدہ  
کیا تھا تین بار دونوں ہاتھ پھیلا کر جابرؓ نے کہا ابو بکرؓ نے میرے  
ہاتھ میں پانسو گنے پھر پانسو پھر پانسو۔

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہ ہم کو سعید بن سلیمان  
نے خبر دی کہا ہم سے مروان بن شجاع نے بیان کیا انہوں نے  
سالم بن عفطس سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا  
یہ یہ کہ ایک یہودی نے (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) مجھ سے پوچھا حضرت  
موسیٰ نے دونوں میعادوں میں مجھے کونسی میعاد پوری کی تھی میں نے

۱۔ یہ حدیث کتاب الاموال میں مع شرح گزر چکی ہے امام بخاری نے کہا اس سے وفات کا وجوب نکالا اس لیے کہ اگر واجب نہ ہوتا تو تلف وعدہ نفاق کی نشانی  
نہ ہوتا ۲۔ منہ ۳۔ معلوم ہوا وعدہ کا پورا کرنا غزوہ بدر سے جب تو حضرت ابو بکرؓ نے قرعے کے ساتھ وعدے کو بھی بیان کیا اور اس کو پورا کیا ۴۔ منہ ۵۔  
حیرہ ایک بستی ہے مشہور کر بلا کے پاس ۶۔ منہ ۷۔ ایک آٹھ سال کی ایک دس سال کی جیسے قرآن شریف میں مذکور ہے کہ حضرت خبیثؓ نے ان سے کہا میں چاہتا  
ہوں ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کو تیرے نکاح میں دوں بشرطیکہ تو آٹھ برس تک میری نوکری کرے اگر تو دس برس پورے کر دے تو یہ تیرا احسان ہے  
میں تجھ پر تکلیف نہیں ڈالنا چاہتا ۸۔ منہ

کما مجھے معلوم نہیں میں عرب کے عالم سے جب تک نہ پوچھوں پھر میں ابن عباسؓ پاس آیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں میعاد جو شعیبؓ کو زیادہ دینا تھی (یعنی دس سال کی) پوری کی اللہ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کہتا ہے وہی کرتا ہے۔

**باب مشرکوں کی گواہی قبول نہ ہوگا۔**

اور عامر شعبیؓ نے کہا کافروں میں ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں پر قبول نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا ہم نے ان میں دشمنی اور عداوت ڈال دی اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا اور یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو ہم پر اترا اخیر آیت تک۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن غنہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا مسلمانو! تم اہل کتاب سے (دین کی باتیں) کیسے پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے پیغمبر پر اتری ہے (قرآن شریف) اللہ کی سب کتابوں کے بعد والی ہے (سب میں تھی

حَتَّى أَقْدَمَ عَلَى خَيْرِ الْعَرَبِ فَأَسْأَلَهُ فَقَدِمْتُ  
فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا قَضَى أَكْثَرُهَا  
وَأُطِيبَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا قَالَ فَعَلَ.

**باب ۹۶ لَا يُقْبَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ  
الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا يَجُوزُ  
شَهَادَةُ أَهْلِ الْبَيْتِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ لِقَوْلِهِ  
تَعَالَى فَأَعْرَضْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَ  
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَتَّبِعُوا  
وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ.**

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيبُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ  
الْكِتَابِ وَكُنَّا مِنْكُمْ الَّذِينَ أُنْزِلَ عَلَى نَبِيِّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُتُ الْأَحْصَاءَ بِاللَّهِ

۱۰۶ یعنی وہ عداوت نہیں کرتا میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے پیغمبر سے مراد حضرت موسیٰؑ ہیں دوسری روایت میں یونسؑ ہے سعید نے کہا پھر وہ یونسیؑ مجھ سے ملا تو میں نے جو ابن عباسؓ نے کہا قادم اس کو بتلا وہ زیادہ کہنے لگا ابن عباسؓ بیشک عالم ہیں۔ ابن عباسؓ نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جیسے ابن جریر کی روایت میں مراحت ہے ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جبریل سے پوچھا انہوں نے دوسرے فرشتے سے اس نے پروردگار سے پروردگار لے ہی فرمایا کہ وہ میعاد پوری کی جو زیادہ وہی اور زیادہ بہتر تھی ۱۲ منہ ۱۰ منہ مشرکوں پر نہ مسلمانوں پر نہ غنہ کے نزدیک مشرکوں کی گواہی مشرکوں پر قبول ہوگی اگرچہ ان کے مذہب مختلف ہوں کیونکہ آنحضرتؐ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو پھر یہودیوں کی شہادت پر رجم کیا ۱۲ منہ ۱۰ منہ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۰ منہ اس حدیث سے صاف نکلا کہ اہل کتاب کی شہادت مقبول نہ ہوگی ہمارے زمانہ میں مسلمان رہا ستوں میں یہ غنہ یہودی ہے کہ کافروں کی شہادت مسلمانوں کے برخلاف قبول کرتے ہیں جو کسی امام یا مجتہد کے نزدیک درست نہیں امام ابو حنیفہؒ بھی اس کو جائز نہیں جانتے تھے ۱۰ منہ

تَعْلَمُونَ أَنَّهُ يُكَلِّمُكُمْ وَكَذَلِكَ حَدَّثَكُمْ اللَّهُ أَنَا أَهْلُ  
الْكِتَابِ بِذِكْرِهِ مَا كَتَبَ اللَّهُ وَغَيْرَ ذَلِكَ بِأَيْدِيهِمْ  
الْكِتَابِ فَقَالُوا هُوَ مِنْ حَيْثُ اللَّهُ لِيُشْرُوا بِهِ  
مِمَّا قَلِيلًا أَلَّا يَتَّخِذَهُمْ مَآجَاءَ كُذِّبَ مِنَ الْعِلْمِ  
عَنْ قَسَائِلِهِمْ وَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا  
مُطَيِّسًا لَكُمْ عَنِ اللَّهِ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

### بَابُ الْقُرْعَةِ فِي الْمُسْكَاتِ

وَقَوْلُهُ إِذْ يَقُولُونَ أَتَلَامِعُهُمْ بَيْتُكُمْ يُكَلِّفُ  
حَزْرِيكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ افْتَرَعُوا فَعَجَزَتْ  
الْأَلَامِعُ مَعَ الْحِزْبِ وَقَالَ قَلْبُكُمْ ذِكْرِيَا  
الْحِزْبِيَّةُ تَكَلَّفَا ذِكْرِيَا وَقَوْلُهُ فَسَاحَ  
أَفْرَعُ مَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينِ فَاسْتَرْعَوْا فَاَمَرَ  
أَنْ يُسَمِعَهُ بَيْنَهُمْ أَيْتُهُمْ يَحْلِفُ

۱۲۰۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي  
الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْحِضِ

اتری ہے) اس میں کچھ غلط غلط (گول مال) نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ اسی  
کتاب میں فرماتا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کے لکھے کو بدل ڈالا اور  
اپنے ہاتھوں سے اس میں تصرف کیا کہنے لگے یہ اللہ کا کلام ہے دنیا  
کا حقیر مولیٰ کمانے کے لیے کیا تم کو جو اللہ نے علم دیا اس میں ان سے  
پوچھنے کی ممانعت نہیں ہے اور (تعبق تو یہ ہے) قسم خدا کی اہل کتاب  
کا کوئی آدمی تم سے وہ نہیں پوچھتا جو تم پر اترا ہے

### باب مشکل کے وقت قرعہ ڈالنا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران میں) فرمایا جب وہ اپنے اپنے قلم  
ڈالنے لگے کون مریم کی پرورش کرے ابن عباس نے کہا انہوں نے قرعہ  
ڈالا تو سب کے قلم پانی کے بھاؤ میں بہ نکلے اور حضرت زکریا کا قلم  
اوپر آ نکلا آخر انہوں ہی نے مریم کی پرورش کی اور (سورہ الصافات  
میں) فرمایا پھر قرعہ ڈالا تو حضرت یونس ہی پر قرعہ پڑا (وہ دریا میں بھینک  
دیئے گئے) اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
چند لوگوں کو حکم دیا قسم کھاتے کا وہ جلدی کرنے لگے آپ نے فرمایا  
قرعہ ڈالو (پہلے) کون قسم کھائے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے  
باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عامر شعبی نے بیان  
کیا انہوں نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اگن ہوں پر سکوت کرنا والے اور گن ہوں میں بڑھنا

یعنی وہ قرآن کے مضمون تم سے نہیں پوچھتے حالانکہ قرآن آخری کتاب ہے جو قیامت تک منسوخ نہیں ہو سکتی اور اس میں کچھ کی بیشی تغیر تبدیل بھی نہیں ہوا  
بالکل محفوظ ہے جب اہل کتاب ایسی کتاب کی قدر نہیں کرتے اور اپنی غلط طوطیوں پر نازاں رکھتے ہیں تو کئی بات دریافت نہیں کرتے تو تم کو کیا  
خطبہ لکھا ہے کہ ان سے جا کر دین کی باتیں پوچھتے ہر تہمدی شریعت میں سب کچھ موجود ہے اس پر عمل کرو ان سے پوچھنا ضرورت نہیں ہے نہ  
۱۲۰۸ ہر طار کے نزدیک قطع نزاع کے لیے قرعہ ڈالنا جائز اور مشروع ہے اور حنفیوں نے اس کا انکار کیا ہے لیکن ابن منذر نے امام ابوحنیفہ  
سے بھی اس کا جواز نقل کیا ہے ۱۲۰۹ اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲۱۰ یہ حدیث اور ہرمو لا گز رکھی ہے ۱۲۱۱ یہ ترجمہ بدین  
کا ہے یعنی جو گناہ دیکھ کر خاموش رہے یا کار ہو یعنی وہ امتوں میں مدین کے گناہ کا قلم علی حدیث اللہ ہے یعنی گناہوں سے بچنے والا حافظ نے کہا  
یہ زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ مدین کا حکم وہی ہے جو گناہ کرنے والے کا ہے ۱۲۱۲

فِي حُجْدٍ وَدِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ نَبِيًّا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَفْتَوْهُ  
سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيهَا اسْتَفْتَا قَوْمًا فَصَارَ بَعْضُهُمْ  
فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الدُّخَانُ فِي اسْتَفْتَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ  
عَلَى كَذِبٍ يَنْ فِي أَعْلَاهَا فَتَأْذِيهِ فَتَأْخُذُ  
فَأَسْأَلُ جَعَلَ يَنْفَعُهُمْ أَسْأَلُ السَّفِينَةَ فَتَأْخُذُ فَتَقَالُوا  
مَا لَكُمْ قَالَ تَأْذِيهِمْ فِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ  
كَانَ أَحَدٌ وَاعْلَى كَذِبِهِ الْجَوْزُ وَتَحْتَهُمْ أَنْفُسُهُمْ  
وَرَأَى تَرْكُوهُ أَهْلُكُمْ وَتَأْخُذُكُمْ أَنْفُسُهُمْ  
۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ  
الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ بَنِي تَمِيمٍ  
قَدَّ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ  
أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ طَاسَرَ لَهُمْ سَهْمُهُ فِي السُّكَّةِ  
حِينَ أَقْرَعَتِ الْأَنْصَارُ سُكَّةَ الْمُدَالِجِينَ قَالَتْ  
أُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ  
فَأَشْتَكَى فَمَرَضَتْهُ حَتَّى إِذَا تَوَفَّى وَجَعَلْنَا  
فِي نَبِيَّاهُ دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا أبا السَّائِبِ  
نَشَرْنَا فِيكَ عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مِنْ رِيكٍ إِلَّا اللَّهُ  
أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ لَا أَذْرِي بِأَيِّ أُمَّتٍ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عُمَرُ بْنُ  
فَقَدَّ جَاءَهُ وَاللَّهُ الْيَقِينُ وَآتَى لَا رَجُوهَ لِي كَيْفَ

جانے والے کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے قرعہ ڈال کر ایک  
جہاز بھرتے کی کچھ لوگ تو نیچے (تنق) میں رہے اور کچھ اوپر (چھتری) پر اب  
تنق والے پانی لے کر چھتری والوں پر ہو کر آنے جانے لگے ان کو ایذا پہنچی  
آخر نیچے والوں میں سے ایک شخص نے کہا ٹری لی اور جہاز میں سوار کرنے  
لگا (وہیں سے پانی لے لیے) کو یہ حال دیکھ کر اوپر والے اس کے پاس گئے  
اور کہنے لگے ارے یہ کیا غضب کر رہا ہے وہ کہنے لگا تم کو میرے آنے جانے  
سے ایذا ہوتی ہے اور پانی لینا تو ضرور ہے اب اگر جہاز والے اس کے  
ہاتھ پکڑیں تو وہ بھی بچے خود بھی پھینکے گئے وہ نہ وہ بھی (ڈوب کر مرے گا) یہ بھی مرے گئے  
ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ امام کو شعیب نے خبر دی انہوں نے  
زہری سے کہا مجھ سے خارجہ بن زید انصاری نے بیان کیا ام عمار  
انصار کی ایک عورت تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت  
کی تھی وہ کہتی تھی جب انصار نے مہاجرین کے رہنے کے لیے قرعہ ڈالا  
تو عثمان بن مظعون کا قرعہ ہمارے نام پر نکلا وہ ہمارے پاس رہے  
(اتفاق سے) بیمار ہو گئے ہم نے ان کی بیمار داری کی (یعنی خدمت سے)  
جب ان کا انتقال ہو گیا اور ہم نے ان کو (نہلا دیا) کہ کفن پہنایا تو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے میں کہنے لگی ابو  
السائب تم پر اللہ رحم کرے میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ  
نے تم کو عزت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تم کو  
کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے اس کو عزت دی میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے مجھ معلوم نہیں تب آپ نے  
فرمایا عثمان بن مظعون خدا کی قسم مر گیا اور مجھے اس کی بھلائی کی  
امید ہے (پر یقیناً میں بھی کچھ نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم  
میں اللہ کا رسول ہوں لیکن میں نہیں جانتا عثمان کا کیسے

۱۲۰۸ میں سے محمد بن عمار ۱۲۰۸ ہجری میں ایک مہاجر کو قرعہ ڈال کر اپنے پاس رہنے کو مجاہد عثمان بن مظعون کا قرعہ ام عمار  
کے گھر پر آیا وہ ام عمار کے پاس جا کر رہے ۱۲۰۸ ہجری میں عثمان بن مظعون کی کنیت ۱۲۰۸

وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَا يُعْمَلُ بِهِ قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا أَقْبَلُ  
أَحَدًا بَعْدَكَ أَبَدًا وَأَحَدٌ نَحْنُ ذَلِكَ قَالَتْ فَمَنْ  
تَأْتِيَتْ لِعُمَّانَ عَيْنًا تَجْعَلِي فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ  
ذَلِكَ عَمَلُهُ.

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ  
سَقْمًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ  
سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يُقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ  
قَتْلُهُنَّ يَوْمَها وَلَيْلَتِها خَيْرًا نَسُوذَ وَكَانَتْ  
ذَمْعَةً وَهَبَتْ يَوْمَها وَلَيْلَتِها لِعَائِشَةَ زَوْجِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَتْ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّغْفِ  
الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يُسَبِّحُوا أَعْلِيَهُ  
لَا يُسَبِّحُونَ مَا فِي الشَّجِيرِ كَأَسْبَغُوا

حال ہونا ہے ام علار نے کہا قسم خدا کی میں عثمان کے بعد اب کسی کی  
تعریف نہیں کرنے کی کبھی اور مجھے آپ کے فرمانے سے رنج ہو میں  
سو گئی خواب میں دیکھا کہ عثمانؓ کے لیے ایک چشمہ بہ رہا ہے میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ اس کا  
(نیک عمل ہے۔)

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہ ہم کو یونس نے انہوں نے نہ ہری سے کہا  
مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جانا چاہتے تو اپنی  
بیبیوں کے نام پر قرعہ ڈالتے جس کے نام پر قرعہ نکلتا اس کو  
سفر میں ساتھ لے کر نکلتے اور ہر ایک عورت پاس باری باری ایک  
دن ایک رات رہتے فقط سو وہ بنت زمعہ نے اپنی باری کا دن  
رات حضرت عائشہؓ (مد لیتہ) کو بخش دیا تھا ان کی عزم یہ تھی کہ آپ  
ان سے راضی ہو جائیں (اور طلاق نہ دیں)۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام  
مالکؒ نے انہوں نے سہی سے جو ابو بکرؓ بن عبد الرحمن کے غلام  
تھے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور صف اول میں جو ثواب ہے اگر لوگ  
اس کو جانتے پھر قرعہ کے بغیر اس کو حاصل نہ کر سکتے تو ضرور اس پر  
قرعہ ڈالتے اور اگر وہ جانتے جو اول وقت نماز کے لیے جاگیں ثواب

لے دوسری روایت میں یوں ہے میرا حال کیا ہونا ہے یہ موافق ہے اس آیت کے جو سورہ احقاف میں ہے وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَفْعَلُ  
بِالْوَالِئِمْ اس کی شرح اور پر زبانی ہے پادریوں کا یہ اعتراض کہ ہمارے پیغمبر کو جب اپنی نجات کا علم نہ تھا تو دوسروں کی نجات وہ کیسے کر سکتے ہیں محض لغو ہے  
کس لیے کہ اگر آپؐ سچے پیغمبر نہ ہوتے تو ضرور اپنی تعمیل کے لیے یوں فرماتے کہ میں ایسا کرونگا ویسا کرونگا مجھے سب اختیار ہے یہ حدیث اس وقت کی  
ہے جب تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو معلوم نہ کیا ہو گا کہ تمہارا آخرت میں یہ حال ہے یا معلوم کر لیا ہو گا مگر خداوند کریم کی بارگاہ الہی مستغنی بارگاہ  
ہے کہ وہ ہم بھریں مقبول ہے مقبول بندوں کو مردود و کر سکتا ہے اور مردود سے مردود بندوں کو مقبول بنا سکتا ہے بل شانہ اسلامہ



لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُدْعَىٰ لَهُ الْمَلِكُ الْمَقْبُورُ  
لَا تَوْحِيدًا وَلَا تَوْحِيدًا.

## کتاب الصلح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
۹۸ء مَا جَاءَ فِي الْإِسْلَامِ مِنْ النَّاسِ  
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ  
إِلَّا أَمْرٌ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِمْلَاكِ  
بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ  
مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا  
وَعُذْرُوجُ الْإِمَامِ إِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُقِيمَ بَيْنَ  
النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ.

۱۲۱۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَكِيمٍ عَنْ سَهْلِ  
ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَنَسًا مِنْ بَنِي عُمَرَ بْنِ عَوْفٍ  
كَانَ يَتْلُو شَيْءًا نَعَزَّجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَاكِبٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصَلِّحُ  
بَيْنَهُمْ فَصَحَّرَتِ الصَّلَاةُ وَكَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُجَاءَ بِلَالٍ كَاذِبٍ بِلَالٍ  
بِالصَّلَاةِ وَكَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُجَاءَ

ہے تو ضرور اس طرف لپکتے اور اگر وہ جانتے ہو مٹا اور فجر کی جماعت  
میں شریک ہونے کا ثواب ہے تو گھنٹوں کے بل گھٹتے ہوئے  
ان میں جا کر شریک ہوتے۔

## کتاب صلح کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
باب لوگوں میں صلح کرانے کا ثواب:-

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نسا میں) فرمایا ان کی اکثر کا ناچوسیدوں میں  
بھلائی نہیں ہوتی مگر اس کی ناچوسوس میں جو خیرات یا اچھی بات یا  
لوگوں میں ملاپ کرانے کے لیے کرے اور جو کوئی اللہ کو راہنی کرنے  
کی نیت سے (نہ ریا کی نیت سے) ایسا کرے اس کو ہم بڑا ثواب دیں  
گئے اور اس باب میں یہ بیان ہے کہ حاکم خود اپنے لوگوں کو ساتھ لے  
جا کر صلح کرائے۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان  
نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد  
سے کہ بنی عمرو بن عوف (انصار کے ایک قبیلے) میں کچھ تکرار ہوئی  
(وہ قبائیں رہتے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب ابی  
بن کعب بن سہیل بن جہاش کو ساتھ لے کر ان میں ملاپ کرانے کو تشریف  
لے گئے نماز کا وقت آن پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے)  
واپس تشریف نہ لائے بلال آئے انہوں نے نماز کی اذان دی لیکن  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائے تو بلال بن حضرت ابو بکر کے

۱- صلح کہنے پر قطع نزاع یعنی جھگڑا مٹانے کو اور وہ ہر حال میں درست ہے خواہ مدعا علیہ کو اقرار ہو یا انکار اسی طرح غلو اور جو رد میں بھی اور زخمی کرنے  
میں اور بائی گروہ ۱۰۱۵ء امام بخاری نے صلح کی فضیلت میں اسی آیت پر اقتصار کیا شاید ان کو کوئی صحیح حدیث اس باب میں اپنی  
مشرک پر علی امام احمد نے ابو الدرداءؓ سے مروی ماکالا کر میں تم کو وہ بات نہ جلاؤں جو روزے اور نماز اور صدقے سے افضل ہے وہ کیا ہے آپس میں  
ملاپ کر دینا آپس میں فساد نیکیوں کو میٹھ دینا ہے ۲۰۰

إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حُيِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَبُهِلَ لَكَ أَنْ تَتَوَكَّلَ  
 النَّاسُ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتُ نَأْتِيَا الصَّلَاةَ  
 فَتَقْدَمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَسْتَبِيحُ فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِ  
 الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتَّى أَكْثَرُوا  
 وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكُنْ يَلْتَمِثُ فِي الصَّلَاةِ فَالْتَمَثَ  
 فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ  
 فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ يُصَلِّي كَمَا هُوَ  
 فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ تَعْبِيدًا لِلَّهِ ثُمَّ رَجَعَ  
 إِلَى صَفِّهِ وَرَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِ  
 وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى  
 بِالنَّاسِ فَلَمَّا نَزَعَ أَمَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا  
 النَّاسُ إِذَا تَابَكُمُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ أَخَذْتُمْ  
 بِالتَّصْفِيحِ  
 إِنْ تَابَكُمُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَلْتَمَعَتْ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا  
 مَنَعَكَ وَحِينَئِذٍ لَمْ يَسْلَمْ بِالنَّاسِ فَقَالَ كَانَ يُتَّبَعُ  
 ۱۲۱۲. كَلَّمْتُ أُمَّدَّ وَخَلْتُ أُمَّعِيْمَ قَالَ  
 سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ أَسْرَارَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ آتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَاتِلٍ  
 إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ

پاس آئے اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو وہاں پھنس گئے جنی  
 عمر و بن عوف میں اور نماز کا وقت آگیا اب تم لوگوں کی امامت کرتے  
 انہوں نے کہا اچھا اگر تم چاہو خیر بلالؓ نے تکبیر کی ابو بکرؓ آگے بڑھے  
 (نماز شروع کر دی) اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ  
 صفوں کو پھیرتے ہوئے پہلی صف میں آئے کرکھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیان  
 بہت بجانا شروع کیں اور ابو بکرؓ کی عادت تھی وہ نماز میں ادھر ادھر  
 لگا نہیں کرتے تھے جب بہت تالیان دی گئیں تو انہوں نے نگاہ  
 کی دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہیں آپ نے  
 ہاتھ سے ان کو اشارہ کیا نماز پڑھائے جاؤ ابو بکرؓ نے ہاتھ اٹھا کر  
 اللہ کا شکر کیا پھر اسے پاؤں پیچھے سر کے صف میں آگئے اور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھانی جب  
 نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف (مبارک) منہ کیا فرمایا لوگو جب  
 نماز میں تم کو کوئی بات پیش آتی ہے تو تم تالیان بجانے لگتے ہو  
 تالیان تو عورتوں کے لیے ہیں جس کسی کو نماز میں کوئی بات پیش  
 آئے تو سبحان اللہ کہے اس کو سن کر ہر کوئی لگا کر نہ لگا (پھر فرمایا)  
 ابو بکرؓ نے تم کو اشارہ کیا تم نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے  
 انہوں نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ شایان نہیں کہ اللہ کے  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے ۱۱

ہم سے مسدوف نے بیان کیا کہ ہم سے معتز بن سلیمان نے بیان  
 کیا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ انسؓ نے کہا لوگوں نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو رائے دی اگر آپ عبد اللہ بن ابی پاس تشریف لے  
 چلیں تو بہتر ہے یہ سن کر آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس گئے

۱۔ یہ حدیث اوپر مع شرح گزر چکی ہے یہاں اس پر لکھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صلح کرانے کے لیے تشریف لے جانے کا اس میں بیان ہے  
 ۲۔ منہ سلمہ عبد اللہ بن ابی غزوہ کا سردار قتادہ بن زوالے اس کو بادشاہ بنانے کو کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فریق لائے اور یہ امر ملوث رہا  
 لوگوں نے آپ کو یہ رائے دی کہ آپ اس کے پاس تشریف لے جائیں گے تو اس کی دہمائی ہوگی اور بہت سے لوگ اسلام قبول کریں گے (باقی برصغیر آئندہ)

حَتَّىٰ نَأْتِيَ النَّاسَ بِبَيِّنَاتٍ مِّنَ اللَّهِ أَنَّهُمْ قَوْمٌ مُّسْلِمُونَ ۚ  
 سَبِّحْهُمَا فَمَّا آتَاهُمُ النَّبِيُّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ آخَا فِي نَفْسِهِ حِمَارَكَ فَقَالَ  
 رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللَّهِ لِيَحْمِلَنَّ رَسُولُ اللَّهِ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ رَجُلًا مِّنْكَ تَغْتَضِبُ لِعَبْدِ اللَّهِ  
 رَجُلٌ مِّنْ تَوْبِهِ قَسَمْتُ تَغْتَضِبُ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمَا  
 أَصْحَابُهُ فَكَانَ بَيْنَهُمَا عَدُوٌّ بِالْأَمْرِ يَدُورُ الْأَيْدِي  
 وَالْقِيَامُ فَلَمَّا كُنَا أَمَّا أَمْرًا لَّنَافِيحًا مِّنَ الْوَيْلِ مِمَّا كُنَّا  
**باب ۹۹ كَيْسُ الْكَاذِبِ الَّذِي**  
**يُضِلُّ بَيْنَ النَّاسِ -**

۱۲۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
 حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ  
 شَرِبَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
 أُمَّهُ أُمُّ كَلْبُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَيْسُ الْكَاذِبِ  
 الَّذِي يُضِلُّ بَيْنَ النَّاسِ فَخَيَّرْنِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا

مسلمان آپ کے ساتھ چلے وہاں کی زمین کھاری تھی جب آپ اس  
 مردود پاس پہنچے تو کیا کہنے لگا چلو پرے ہٹو تمہارے گدھے کی بدلو  
 نے میرا دماغ پریشان کر دیا یہ سن کر ایک انصاری (عبداللہ بن رواحہ)  
 بولے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبو  
 دار ہے اس پر عبد اللہ کی قوم کا ایک شخص غصے ہوا (نام نامعلوم مردوں)  
 میں کالی گلوں کی طرف سے لوگوں کو غصہ آیا پھر ہی ہاتھ بٹاتا  
 چلے لگا انہوں نے کہا ہم کو یہ بات پہنچی کہ (سورہ ہجرات کی) یہ آیت  
 وَإِن مَّا لَفِئَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَقْتُلُوا فَاصْلُوا بَيْنَهُمَا اِذَا بَاتَ فِي اَرْضٍ

باب دو آدمیوں میں میل کرانے کے لیے جھوٹ  
 بولنا گناہ نہیں ہے نہ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم  
 بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب  
 سے ان سے حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا ان سے ان کی والدہ  
 ام کلثوم بنت عقبہ نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ شخص جھوٹا نہیں ہو لوگوں میں میل  
 کرانے اور (ملاپ کی نیت سے) اچھی بات پہنچانے یا کہنے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) پیغمبر مفرور نہیں ہوتے آپ بلا تکلف تشریف لے گئے مگر اس مردود نے جو اپنے آپ کو بہت نفیس مرآج سمجھتا تھا آپ کے  
 گدھے کو بددودار سمجھا آپ کے سواری کا گدھا اس مردود سے کہیں زیادہ مسطراور خوشبودار تھا یہ خوشبودار ایمان والوں کو معلوم ہوتا ہے کافر  
 مردود خود گندے ہیں ان کو خوشبو کی کیا قدر عبد اللہ بن ابی کی مثال وہی ہے جیسے ایک سوچی عطاری دکان پر گذرے اور خوشبو سے بہوش ہو گیا  
 لوگوں نے بہت کچھ دوا میں کہ اس کو بہوش ہی نہ آیا آخر ایک سوچی آن پہنچا اس نے سڑے چڑے کے کی بدبو سنائی تو بہوش آگیا ۱۲ منہ خوشی  
 سفر ہذا) یعنی اگر مسلمانوں کے دو گروہ لڑ پڑیں تو ان میں میل کرنا دو ملکیاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ آیت تو مسلمانوں کے باب میں ہے اور  
 عبد اللہ بن ابی کے ساتھی تو اس وقت تک کافر تھے قسطلانی نے کہا کہ اس میں اس کی تفسیر میں ہے کہ عبد اللہ بن ابی کے ساتھی بھی مسلمان ہو چکے تھے  
 واللہ اعلم ۱۲ منہ ۱۲ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے لکھا میں نے گویا اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ دروغ مصلحت اسیر یہ ازراہی فتنہ انگیز ۱۲ منہ  
 ۱۲ منہ ۱۲ آدمیوں میں رنج ہوا اور یہ ملاپ کرانے کی نیت سے کہجہ وہ تو آپ کے غیر خواہ میں یا آپ کی تعریف کرتے ہیں قسطلانی نے کہا  
 ایسے جھوٹ کی رخصت ہے جس سے بہت فائدہ کی امید ہو امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت ہے  
 میں دو سرے مسلمانوں میں میل جول کرانے میں تیسرے اپنی جو رو سے بعضوں نے اور مقاموں کو بھی جہاں کوئی مصلحت ہو انہی پر قیاس  
 کیا ہے وہ کہتے ہیں جھوٹ بولنا جب منع ہے جب اس سے نقصان پیدا ہو یا اس میں کوئی مصلحت نہ ہو بعضوں نے کہا (باقی پر صفحہ بعید)

**بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ لَا صَلَاحَ إِذْ هَبْنَا بِهَا صَلَاحَهُ**

۱۲۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَنِيُّ وَابْنُ مُحَمَّدٍ الْغَدَّادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَمْعَلٍ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَمْرًا قُبَاةً اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامُوا بِالْعِجَارَةِ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ أَذْهَبُوا بِهَا صَلَاحَهُ بَيْنَهُمْ.

**بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ**

۱۲۱۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَكَانَتْ هِيَ الرَّجُلُ يُرِي مِنْ امْرَأَتِهِ مَا لَا يُحِبُّهَا كَبَلًا أَوْ غَيْرَهُ فَيُرِيدُ فِرَاقَهَا فَنَقُولُ أُمِّسْكِي وَاشْمُذِي مَا شِئْتِ فَكَانَتْ فَلَابَسَ إِذَا تَرَاضِيَا.

**بَابُ حَاكِمِ لَوْ كُنْتُ شَيْءٌ كَيْفَ هُمُ كَوْنُهُ جَلُّوهُمُ مِيلَ جَوْلٍ كَرَادِيں۔**

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ ادیسی اور اسحاق بن محمد فردی نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ قبائیر کے لوگ آپس میں لڑیے یہاں تک کہ پتھر چلے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی آپ نے (لوگوں سے) فساد مایا چلو ہم کو (ان پاس) لے چلو ہم ان میں میل کرادیں۔

**بَابُ (سُورَةُ نَسْرِ) اللّٰهُ كَايَ فَرَمَانَا اَلْكَرُجُورُ وَخَاوَدُ صُلْحٍ كَرَلِيں تَوَصْلِحُ بَهْتَرُ هے۔**

ہم سے قتیبہ بن سعد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے (سورہ نسا میں جو یہ آیت ہے) اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی شرارت یا بے پروائی سے ڈرے اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد اپنی عورت میں بڑھا پایا اور کوئی بات دیکھ کر اس سے جدا ہونا چاہے وہ عورت کہے نہیں مجھ کو اپنے پاس رہنے دے اور جو تیرا چاہے وہ میرے لیے مقرر کر دے انہوں نے کہا اگر دونوں کسی بات پر راضی ہو جائیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے

(یہ مسوالم) محبت ہر حال میں منع ہے اور ایسے مقاموں میں تو یہ کہ نہایت بڑے مثلاً کوئی ظالم سے یوں کہے میں تو آپ کے لیے دعا کیا کرتا ہوں اور مطلب یہ رکھے کہ اللہم اغفر لیسلمی کہا کرتا ہوں اور ضرورت کے وقت تو جھوٹ بولنا بالاتفاق جائز ہے مثلاً کوئی ظالم ظلم سے کسی کو قتل کرنا چاہتا ہو اور وہ بیچارہ ان کو چھپ جانے تو جس کے پاس چھپے وہ کہہ سکتا ہے بلکہ قسم کھا سکتا ہے کہ میرے پاس نہیں ہے وہ گناہ گار نہ ہو گا اس لیے کہ نیت بخیر ہے یعنی مظلوم کا بچانا اور بھیج حدیث ہے انما الاعمال بالنیات منہ خواشی صغیر ہذا پھر اگر مرد قرار داد کے موافق اس کی باری میں دوسری عورت کے پاس رہے یا اس کو خرچ کم دے تو گناہ گار نہ ہو گا کیونکہ عورت نے اپنی رضامندی سے اپنا حق ماقط کر دیا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودقہ سے عہد لیا تھا کہ ان کی باری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں کریں گے منہ



عَاشَتْهُ رَضِيَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْرُوفِيُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَرِيمٍ -

**بَابُ كَيْفَ يَكْتُبُ هَذَا أَمَّا صَلَاتُ**  
فُلَانٍ بَيْنَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ بَيْنَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ  
لَمْ يَنْسِبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ -

۱۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
حُذَّافَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ  
قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ كَتَبَ  
صَلَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحَدِيثِ  
كَتَبَ عَلَى يَتِيمِهِمْ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَا  
تَكْتُبُ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ لَوْ كُنْتَ رَسُولًا لَمْ  
نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لَيْعَى أَمَحُّهُ فَقَالَ عَلَى مَا أَنَا  
بِالْبَلَاءِ أَمَحُّكُمْ ثُمَّ حَكَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدًا وَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات نکالی (جس کی اصل شریعت سے نہ ہو) وہ لغو اور باطل ہے اس حدیث کو عبد اللہ بن جعفر معمری اور عبد الواحد بن ابی عون نے بھی سعد بن ابراہیم سے روایت کیا۔

باب صلح نامہ میں یہ لکھنا کافی ہے یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر فلاں ولد فلاں اور فلاں ولد فلاں نے صلح کی اور خاندان اور نسب نامہ لکھنا ضرور نہیں ہے (اگر دونوں شخص مشہور معروف ہوں)۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے عندرنے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے برابر بن عازب سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علیؓ صلح نامہ لکھنے بیٹھے انہوں نے یوں لکھا محمد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیبیہ والوں سے ان شرطوں پر صلح کی) مشرک کہنے لگے یہ مت لکھو محمد اللہ کے رسول نے اگر تم اللہ کے رسول ہوتے تو ہم تم سے لڑتے کیوں آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اچھا رسول کا لفظ میٹ دے انہوں نے کہا میں تو اس کو نہیں میٹوں گا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے رسول کا لفظ میٹ دیا اور کافروں سے یہ صلح کی کہ

۱۔ عبد اللہ بن جعفر کی روایت کو امام مسلم نے اور عبد الواحد کی روایت کو دارقطنی نے وصل کیا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو صلح برخلاف قواعد شرع ہو وہ لغو اور باطل ہے اور جب معاہدہ صلح باطل ظہر اتوجہ معاہدہ کسی فریق نے لیا ہو وہ واجب الرد ہوگا۔ یہ حدیث شریعت کی اصل الاصول ہے اس سے تمام بدعات کا جو لوگوں نے دین میں نکال رکھی ہیں پورا رد ہو جاتا ہے ۲۔ منہ ۱۷ یہ حضرت علیؓ نے مدلل علمی کے طور پر نہیں کہا بلکہ قوت ایمان نبیہ کے جو شش سے ان سے یہ نہیں ہو سکا کہ آپ کی رسالت جو سراسر برحق اور صحیح تھی اس کو میٹیں اور حضرت علیؓ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کا حکم بطور وجوب کے نہیں ہے ۳۔ منہ ۱۷ دوسری روایت میں ہے رسول کی جگہ عبد کا لفظ لکھ دیا یہ آپ کا کھلا معجزہ تھا باوجودیکہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے اسی تھے اس پر بھی رسول کا لفظ پڑھ لیا اور اس کو میٹ کر عبد کا لفظ لکھ دیا ۱۳ منہ

وَأَمَّا صَابِئَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَا يَدْعُو مَا دَعَى الرَّجُلَانِ  
السَّلَامُ فَسَأَلُوهُ مَا لَجَبَانُ السَّلَامِ فَقَالَ  
الْقَعَابُ بِمَا فِيهِ -

٢١٩ احَدًا ثَمَّ اَجْبَدُ اللهُ مِنْ مُوسَى عَنِ  
اِمْرَاةٍ اَيْلَ عَنْ اَبِي اسْمٰعِيْلَ عَنِ اَبِي بَكْرٍ رَدَّ قَالَ  
اَعْتَمَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رِوَايَةِ  
فَاَبَى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَدْخُلُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ  
حَتّٰى قَامَ اَهْلُهَا عَنْهُ اَنْ يُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ  
فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هَذَا اَمَّا قَاضِي  
عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ  
مَا مَنَعَكَ اِلَّا كُنْتَ مُحَمَّدٌ بَنُ عَبْدِ اللهِ  
قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللهِ وَاَنَا مُحَمَّدٌ بَنُ عَبْدِ اللهِ ثُمَّ  
قَالَ لَعَلِّي اُمُّ رَسُوْلِ اللهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا  
اَمْحُوكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتَابَ فَاَكْتَبَ هَذَا اَمَّا قَاضِي  
عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بَنُ عَبْدِ اللهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحًا  
اِلَّا فِي الْفَرَسِ وَاَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا  
يَا حُدَّ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ وَاَنْ لَا يُنْبَغَ اَعْدَا  
مِنْ اَمْتِيَابِهِ اَرَادَ اَنْ يُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ  
وَمَضَى الْاَجَلَ اَتَوْا بَعْضًا فَقَالُوْا قُلْ لِّصَاحِبِهِ  
اَخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلَ فُتُحِيَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيْعَتَهُمْ اَيْنَهُ

(سال آئندہ) آپ اپنے اصحاب سمیت تین دن مکہ میں رہیں گے اور ہتھیار جہان میں رکھ کر مکہ میں داخل ہو گئے لوگوں نے آپ سے پوچھا جہان کیا ہے آپ نے فرمایا غلظت اور جو اس میں ہے۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسراکيل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے برابر بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعد مہینے میں عمرے کا ارادہ کیا لیکن مکہ والوں نے آپ کو نہ چھوڑا (مکہ میں گھسنے نہ دیا) یہ طریقہ مقام میں آپ اتر پڑے یہاں تک کہ فیصلہ یوں ہوا آپ (سال آئندہ تشریف لائیں) بنی دن مکہ میں رہیں جب صلح نامہ لکھ چکے تو اس کے شروع میں یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد اللہ کے رسول راضی ہوئے کافر کہنے لگے ہم تو آپ کی رسالت نہیں مانتے اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے سہرتے تو آپ کو روکتے ہی کیوں یوں کہیں محمد بن عبد اللہ آپ نے فرمایا میں رسول اللہ ہوں اور ابن عبد اللہ بھی ہوں پھر حضرت علیؑ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ میثد سے انہوں نے کہا میں تو اللہ کی نبیؐ میں نے کا فر آپ نے کاغذ اپنے ہاتھ میں لیا اور یوں لکھا (لکھو ایا) یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا وہ مکہ میں سہیقہ ر غلات میں رکھ کر داخل ہوں گے اور مکہ والوں میں جو کوئی ان کے ساتھ جانا چاہے گا اس کو ساتھ نہیں لے جائیو گے اور اپنے ساتھ والوں میں سے اگر کوئی مکہ میں رہ جانا چاہے گا تو اس کو منع نہیں کریں گے جب (شرط کے موافق سال آئندہ) آپ تشریف لائے اور مدت گزر گئی (تین دن) تو کافر حضرت علیؑ پاس آئے کہنے لگے اپنے صاحب (آنحضرت) سے کہو اب جاؤ مدت گزر چکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے

۱۷۔ صلح اودھ اس کی نشانی ہے گویا نور زبردستی سے داخل نہیں ہوتا بلکہ رفا مندی سے ۱۲ منہ ۱۷ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ صلح نامہ میں صرف غلام بن غلام کہنے پر اقتصار کیا اور زیادہ شب نامہ خاندان وغیرہ نہیں لکھوایا ۱۲ منہ

خَيْرُهُ يَا عَمَّةُ يَا عَمَّةُ فَنَزَلَتْ لَهَا عَلَى نَاخِدَةَ  
بَيْدَهَا وَقَالَ لَهَا طَمَعٌ عَلَيْهَا السَّارِمُ دُونَكَ  
ابْنَةُ عَمَلٍ حَمَلُهَا فَانْخَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ  
وَزَيْدٌ وَجَعَفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّا أَحَقُّ بِهَا  
وَحَيُّ ابْنَةُ عَمَتِي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمَتِي  
وَمَا لَهَا نَحْوِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي  
فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِحَاكِمَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ  
وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لَجَعْفَرٍ  
أَسْتَهْتِ خَلْقِي وَخَلْقِي وَقَالَ لَزَيْدٍ أَنْتَ أَخُو نَاخِدَةَ

### بَابُ الصَّلَاحِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

فِيهِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُونُ  
هَذَانِ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فِيهِ  
سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ وَأَسْمَاءُ وَابْنُ مَسْرُورٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى بْنُ  
مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي  
رُمَيْثٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّاهُ النَّبِيُّ

حضرت کی صاحب زادی (عمارہ یا امامہ) ان کے پیچھے ہوئی کہیں گے چلی  
حضرت علیؑ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہؑ سے کہا اپنے چچا  
کی بیٹی کو لو انہوں نے اس کو اونٹ پر سوار کر لیا اب علیؑ اور زیدؑ اور  
جعفرؑ اس کی پرورش کے لیے جھگڑنے لگے علیؑ نے کہا میری چچا زاد  
ہیں سب جعفرؑ نے کہا میری بھی چچا زاد ہیں اور اس کی خالہ (امامہ بنت  
عمیس) میرے نکاح میں ہے اور زیدؑ نے کہا میری بھتیجی ہے لیکن  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کی خالہ کے حوالے کیا اور  
فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے اور حضرت علیؑ سے فرمایا تم تو میرے ہو  
میں تمہارا ہوں اور جعفرؑ سے فرمایا تو صورت اور عادت سے میری  
استہانت خلقی وخلقی و قَالَ لَزَيْدٍ أَنْتَ أَخُو نَاخِدَةَ

### باب مشرکوں سے صلح کرنا

اس میں ابو سفیان کی حدیث ہے اور عوف بن مالک اشجعی نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے پھر تم میں اور بنی اصغر (فساری) میں  
ایک صلح ہو جائے گی اور اسی باب میں سہل بن حنیف کی حدیث بھی  
ہے اور اسماء بنت ابی بکرؓ کی اور مسعود بن عمرؓ کی آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اور موسیٰ بن مسعودؓ نے کہا ہم سے سفیان بن ثوری  
نے بیان کیا انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے برابر بن عازبؓ  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن

۱۱ حضرت حمزہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے اس لیے ان کی صاحب زادی نے آپ کو چچا چچا کر کے پکارا ۱۲ منہ ۱۱ کیونکہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو حضرت حمزہ کا بھائی بنا دیا تھا ۱۳ منہ ۱۱ مولیٰ اس غلام کو کہتے ہیں جس کو مالک آزاد کر دے آپ نے حضرت زید کو آزاد کر کے  
چاہا بنا لیا تھا۔ جب آپ نے یہ لوگ از روئے اتفاق کے جعفر کو دلائی تو اردوں کا دل خوش کرنے کے لیے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے حضرت  
علیؑ کی بڑی فضیلت نکلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تیرا بہن تو امیرا ہے مطلب یہ کہ ہم تم دونوں ایک ہی داد کی اولاد میں اور خون ملا  
ہوا ہے ۱۲ منہ ۱۱ جو اوپر گزر چکی ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ ابو سفیان نے ہر قتل کے سامنے یوں کہا تھا قاتل میں اور اس پیغمبر میں ایک مدت  
کے لیے صلح ہو گئی ہے ۱۳ منہ ۱۱ یہ حدیث آگے امام بخاری نے کتاب الجزیہ میں وصل کی ہے ۱۴ منہ ۱۱ ابو جندل کی حدیث بھی کتاب الجزیہ  
میں موملاً آئے گی ۱۵ منہ ۱۱ اسماء کی حدیث کتاب البیہ میں موملاً گزر چکی ہے ۱۶ اور مسعود بن عمرؓ کی کتاب الشرح میں ۱۷ منہ ۱۱ اس کو ابو اسحاق  
نے اپنی میچ میں وصل کیا ۱۸ منہ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْرُكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ  
عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنْ مَنْ أَنَاةٌ مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ كَذَبَهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَنَاةٌ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَنَا  
مِنْ قَابِلٍ وَيَقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَنَا  
إِلَّا بِجُلْبَانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ نَحْنُ  
نَجَاءُ الْكُوفَةِ لِيُعْجَلَ فِي قِيَمِهِ قَرَدَةُ الْبَرِّ  
قَالَ لَمْ يَدْ كُرْ مُوْثِلٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي جَنْدَلٍ  
وَقَالَ لَا يَجُزُّ السِّلَاحُ

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا  
مُروِّجَةُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ نَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ بِشِ  
بَيْتِهِ وَبَيْنَ الْبَيْتِ تَحَرَّ هَدْيُهُ وَحَلَقَ  
رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَكَامَنَاهُمْ عَلَى أَنْ يَقِيمُوا  
الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَعْبُدُ سِوَاكَ عَالِمِهِ  
إِلَّا سَيُوقًا وَلَا يَقِيمُوا بِهَا إِلَّا عَامًا أَحَبُّوا قَاتَمَةً  
مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلْنَا كَمَا مَأْمُورٌ  
فَلَمَّا أَنَا بِهَا ثَلَاثَ أَمْوَاجٍ أَنْ تَجْرِمَ نَحْرَهُ  
۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي  
حَكْمَةَ قَالَ أَتَلَقَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَحُصَيْنَةُ  
ابْنُ مَسْعُودٍ بَنَ دَيْدٍ إِلَى حَبْرَةَ دَعَى يَوْمَئِذٍ  
بَابُ الصَّلَاحِ فِي الدِّيَةِ

مشرکوں سے تین شرطوں پر صلح کی ایک یہ کہ جو مشرک (مسلمان ہو کر)  
ان کے پاس آئے اس کو پھیر دیں گے دوسری جو مسلمان بھاگ  
کر مشرکوں پاس چلا جائے گا تو مشرک اس کو نہ پھیریں گے تیسری  
یہ کہ آپ سال آئندہ مکہ میں آئیں گے اور تین دن رہیں گے اور ہتھیار  
علافت میں رکھ کر آئیں گے جیسے تلوار کمان وغیرہ خیر یہ شرطیں  
لکھے جانے پر ابو جندل میرٹویں میں لڑکھڑاتا آن پہنچا آپ نے اس  
کو کافروں کے حوالے کر دیا امام بخاری نے کہا مولیٰ بن اسماعیل نے  
سفیان ثوری سے ابو جندل کا ذکر نہیں کیا اور جالبان کے بدل  
جلب کہا۔

ہم سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے سر سچ بن نعمان  
نے کہا ہم سے قلیع نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے  
کہ انھرت صلی اللہ علیہ وسلم عمر سے کی نیت سے (مکہ سے) نکلے  
قریش کے کافروں نے آپ کو خانہ کعبہ کے پاس جانے نہ دیا اور  
آئے آخر آپ نے (مجبور ہو کر) حدیبیہ میں ہدی کے جانور خر کر  
دیے اور سر منڈایا اور کافروں سے یہ ٹھہرا کہ سال آئندہ آپ عمرہ  
کریں اور تلواروں کے سوا کوئی ہتھیار ساتھ نہ لے جائیں اور مکہ میں  
جب ہی تک رہیں جب تک کافروں کی مرضی ہو خیر آپ سال آئندہ  
مکہ میں گئے جیسے ٹھہرا تھا تین دن وہاں رہنے کے بعد کافروں نے  
کہا آپ تشریف لے جائیے آپ روانہ ہو گئے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر نے کہا ہم سے  
یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے بشر بن یسار سے انہوں نے سہل  
بن ابی حمزہ سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن سہل اور حبیصہ بن مسعود بن  
دید خیر کی طرف گئے ان دنوں خیر والوں نے صلح تھی

باب دیت پر صلح کر لینا

لے خیر والے یہودی تھے کافروں سے صلح کرنا ثابت ہو ۱۲۱ منہ لے یعنی قحاص معان کر کے دین پر راضی ہو جانا ۱۲۱ منہ

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ الرَّبِيعَ وَبَنِي ابْنِهِ النَّظَرَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا الْأَنْشَاقَ وَطَلَبُوا الْعَفْرَةَ بَابُ نَاكُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسٌ بَيْنَ النَّظَرِ أُنْكَسَرَتْ ثَنِيَّةُ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذَا الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ كَأَنَّهُمْ ثَنِيَّتُهُمَا فَقَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَقُّوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ كَوَّأْتُمْ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَكَةَ زَادَ الْفِتْرَةَ ارْجِعْ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقِيلُوا لَأَرْضٍ

### بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا أَيْدٍ وَكَلَّ اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فَتَنَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ وَتَوَلَّاهُ جَدًّا ذَكَرَهُ قَامِلٌ حَقَّ ابْنُهُمَا.

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ اسْتَقْبَلَ وَاللَّهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَوِيَّةَ بِكَنَاءَتَيْهِ امْتِنَالِ الْجَبَالِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ إِنِّي لَا أَرَى كِتَابًا يَبْلُغُ لَوْ تَوَلَّيْتُ حَتَّى تَقُولَ أَفْرَأَهُمَا فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللَّهُ خَيْرَ التَّحَكُّلَيْنِ

یعنی معاویہ اور عمرو دونوں میں معاویہ غنیتر تھا کہ اس کو ذرا نرم تو آیا اور خلق خدا کی خون ریزی سے ڈرا مگر عمرو کو ذرا درد نہ تھا اس کا مطلب یہ تھا (باقی برسرِ آئندہ)

ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہ ہم سے حمید طویل نے ان سے انس نے بیان کیا کہ ربیع لفظ کی بیٹی نے (جو انس کی بھوپھی تھیں) ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) ربیع کے لوگوں نے لڑکی کے وارثوں سے کما دیت لے لویا معاف کر دو وہ راضی نہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے قصص کا حکم دیا انس بن نضر (انس بن مالک کے چچا) یہ حکم سن کر کہنے لگے کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا یا رسول اللہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ایسا تو کبھی نہ ہوگا آپ نے فرمایا اسے انس اللہ کی کتاب قصاص کا حکم کرتی ہے (قصاص ضرور ہوگا) پھر خدا کی قدرت سے ایسا ہو کر لڑکی کے وارث راضی ہو گئے انہوں نے قصاص معاف کر دیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جو اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم ضرور سچی کرے مروان بن معاویہ فزاری نے حمید سے انہوں نے انس سے آنا بڑھایا کہ لڑکی کے وارث راضی ہو گئے دیت منظور کر لی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امام حسن بن علی علیہ السلام کی نسبت یہ فرمانا یہ میرا بیٹا ہے جو (مسلمانوں کا) سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں میل کر دے اور اللہ نے (سورہ ہجرات میں) فرمایا ان میں گرا دو۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا میں نے حسن بھری سے سنا وہ کہتے تھے قسم خدا کی امام حسن علیہ السلام معاویہ کے مقابل پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر آئے تھے عمرو بن عاص نے (جو معاویہ کے مشیر خاص تھے) یہ کہا میں تو یہ فوجیں ایسی دیکھ رہا ہوں جو اپنے برابر والوں کو جب تک مار نہ لیں گی بیٹھ نہیں پھیریں گی یہ سن کر معاویہ نے کہا جو پھر اچھا

[illegible]

آدمی تھا ان دونوں میں عمرو اگر انہوں نے ان کو مارا یا انہوں نے ان کو آخر ان کے خون کا (خدا کے پاس) کون ذمہ دار سہوگا اور ان کی عورتوں بچوں کی کون خبر گیری کرنے کا پھر معاویہؓ نے قریش کے دو شخص جو بنی عبد شمس کی اولاد میں سے تھے عبدالرحمن بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر بن کرینہ کو امام حسن کے پاس بھیجا اور کہا ان کے پاس جاؤ اور صلح پیش کرو ان سے گفتگو کرو اور جو کہیں وہ مان لو بغیر یہ دونوں امام کے پاس گئے اور گفتگو کی اور صلح کے طلب گار ہوئے امام صاحب نے فرمایا ہم عبد المطلب کے اولاد ہیں اور ہم کو (خلافت کی وجہ سے) روپیہ پیسہ خرچنے کی عادت ہو گئی ہے اور ہمارے ساتھ جو یہ لوگ ہیں یہ خون خرابہ کرنے میں طاق ہیں (بغیر روپیہ دیئے ملنے والے نہیں) وہ کہنے لگے معاویہ آپ کو اتنا اتنا روپیہ دینے پر راضی ہے اور آپ سے صلح چاہتا اور جو آپ چاہیں وہ منظور کرتا ہے امام صاحب نے فرمایا اس کی ذمہ داری کون لیتا ہے ان دونوں نے کہا ہم ذمہ دار ہیں امام صاحب نے جو بات چاہی انہوں نے یہی کہا ہم اس کا ذمہ لیتے ہیں آخر امام صاحب نے معاویہؓ سے صلح کر لی

(بقیہ سفر سابقہ) کہ خوب جنگ ہو لوگ مارے جانیں ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ۵۲) **۱۔** اگر ہم خلافت چھوڑ دیں تو روپیہ پیسہ کہاں سے آئے گا عادت تو بہت خرچ کرنے کی ہو گئی ہے پیسہ نہ ہو تو خلافت عادت بہت تکلیف اٹھانا پڑے گی کہتے ہیں امام صاحب کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ کسی سائل کا سوال رو نہ کرتے کئی بار سارا مال اسباب گھر بار مسکینوں پر لٹا دیا سحان اللہ آخر بیٹے کس کے تھے اس پیغمبر کے جو سارے جہان سے بزرگ ہے رضی اللہ عنہ دار فناء ۱۳ منہ **۲۔** حالانکہ امام صاحب کے ساتھ ٹھوڑی دل پیٹاڑوں کی طرح لشکر تھا اور سب سے لڑنے مرنے پر بیعت لے چکے تھے معاویہؓ کو چھٹی کا دودھ یاد دلا سکتے تھے خوب مزہ چکھا سکتے تھے مگر پیغمبرؐ کی وراثت اور ذاتی شرف نے آپ کے رحم و کرم کو جو جوش دلایا اور اپنے نانائے بزرگوار کی امت کی تباہی اور خون ریزی پسند نہیں آئی خلافت اور حکومت سبھی شے چھوڑ دی جس کا چھوڑنا نہایت مشکل ہے یہ نہیں کہ امام حسن علیہ السلام نے کچھ ڈر کر یا دہ کر حکومت سے ہاتھ دھویا ہو - کہتے ہیں معاویہؓ نے سادہ کاغذ کر کے بھیج دیا اور یہ کہلا بھیجا کہ امام حسن علیہ السلام کا جو بی چاہے وہ کھ لیں کہتے ہیں ان شرطوں میں یہ بھی ٹھہرا تھا کہ خلافت امام حسن کا حق ہے اور وہ اپنی خوش سے معاویہؓ کی زندگی تک معاویہؓ کو سپرد کرتے ہیں معاویہؓ کے مرنے کے بعد پھر خلافت اپنے مستحق کے حق رجوع کرے گی لیکن معاویہؓ نے بدھمدی کی اس کے بیٹے یزیدؓ نے اسی ڈر ہے کہ معاویہؓ کے بعد امام حسن پھر خلیفہ ہوں گے آپ کی بی بی عیدہؓ کو بلا کر آپ کو زہر دوا یا اور معاویہؓ نے امام حسن کی شہادت کی جب خبر آئی تو یوں کہا ایک انگارہ تھا جس کو اللہ نے بجھا دیا اور اپنے مرتے وقت یزیدؓ سے بیعت کرادی پھر یزیدؓ نے قہر وہ ستم ڈھائے جس کے بیان سے قلم خطر کرتا ہے کہجنت شراب خواران فاسق قاجر اور کسی قاعدے سے خلافت کا مستحق نہ تھا (باقی برصغیر آئیں)

جس بصری فرماتے ہیں میں نے ابو بکرہ (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور امام حسن علیہ السلام آپ کے پہلو میں تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف منہ کرتے کبھی امام صاحب کی طرف فرماتے یہ میرا بیٹا ہے (مسلمانوں کا) سردار اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں میل کرادے امام بخاری نے کہا مجھ سے علی بن مدینی نے کہا ابو بکرہ سے حسن بصری کا سنا ہم کو اسی حدیث سے ثابت ہوا ہے۔

باب کیا امام صلح کر لینے کے لیے (دو فریقین کو) اشارہ

کر سکتا ہے۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابو الریحان محمد بن عبد الرحمن سے ان کی والدہ بنت عبد الرحمن نے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑنے چھوڑنے والے لوگوں کی بلند آوازیں دروازے پر سنیں ان میں ایک یوں کہہ رہا تھا کچھ قرعہ معاف کر دے ذرا مجھ پر مہربانی کر دوسرا کہہ رہا تھا قسم خدا کی میں نہیں کرنے کا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر برآمد ہوئے فرمانے لگے وہ شخص کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھا کر یوں کہہ رہا تھا میں نیکی نہیں کرنے کا (قرعہ معاف نہیں کرنے کا) اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ میرا دین دار جو چاہے ہے میں اس کو منظور کرتا ہوں۔

أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَ يَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا أَسِيدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُخَيِّرَ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّمَا تَبِتَ لَنَا سَعْلُ الْحَسَنِ مِنْ ابْنِ بَكْرَةَ بِهَذِهِ الْحَدِيثِ.

باب هل يشير الإمام

بالصلح

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَرَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمَةً بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ تَمُوتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَوْتَ خُصُومَ بَابِ عَالِيَةِ أَمْوَاحِمْ وَأَإِذَا أَحَدٌ مِمَّنْ يَسْتَوْفِرُ الْفَصْرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آيْنِ الْمَتَاكِ عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكُ أَيْ ذَلِكَ أَحَبُّ.

(فقہی مضموناً) امام حسین علیہ السلام خلافت کے مستحق تھے اور انہوں نے یزید سے بیعت نہیں کی تھی پس آپ کا خروج بغاوت نہیں ہو سکتا اور جی مروود نے امام حسین علیہ السلام کو باغی سمجھا ہے اور یزید کو خلیفہ قرار دیا ہے خدا ان سے سچے وہ پیغمبر صاحب کو کیا منہ دکھلا دیں گے (منازعتی مضموناً) امام کا حفظ نہ کرنا ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے اس شخص کو پوچھا وہ کہاں ہے جو اچھی بات نہ کرنے کے لیے قسم کھا رہا تھا تو آپ نے اس کے فعل کو برا سمجھا اور صلح کا اشارہ کیا وہ سمجھ گیا آپ کے پوچھنے ہی کہنے کا جو میرا دین دار جو چاہے مجھ کو منظور ہے ۱۲۲۵

۲۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدَادَةَ الْأَسْلَمِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى أَزْنَعَتْ أَمْوَالُهُمَا فَمَّا بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَالَ يَا كَعْبُ يَا شَأْسَ بَيْدِهِ كَانَتْ يَقُولُ لِنَعْفٍ فَآخَذَ نَعْفٌ مَا عَلَيْهِ وَتَرَ لِنَعْفٍ بَابُ فُضِّلَ الْإِسْلَامُ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلُ بَيْنَهُمْ.

۱۲۲۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَاحٍ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ مَدَّةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ مَدَّةٌ.

بَابُ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبَى حَاكِمُ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيْنِ

۱۲۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمرَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصِمٌ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَا بَدْءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَارٍ مِنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَتَوَقَّانِ فِيهَا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے کعب بن مالک سے ان کا عبد اللہ بن ابی حداد اسلمی پر کچھ قرض نکلتا تھا عبد اللہ کعب کو رستے میں لے تو کعب نے ان کو گانٹھ لیا دونوں آواز سے جھگڑ رہے تھے ادھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزرے آپ نے فرمایا کعب اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا قرض چھوڑ دے کعب نے آدھا قرض اس سے لے لیا اور آدھا چھوڑ دیا۔

باب لوگوں میں ملاپ کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم کو عبد الرزاق نے خبر دی کہ ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن کے ہر جوڑ پر (تین سو ساٹھ جوڑوں میں سے) ہر دن جس میں سورج نکلتا ہے خیرات کرنا لازم ہے (کیونکہ ہر جوڑ خدا کی ایک نعمت ہے) لوگوں میں انصاف کرنا یہ بھی ایک خیرات ہے۔

باب اگر حاکم صلح کرنے کے لیے اشارہ کرے اور کوئی فریق نہ مانے تو قاعدے کا حکم دے دے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو مروہ بن زبیر نے خبر دی زبیر بیان کرتے تھے ان میں اور ایک انصاری میں (حمید بن) جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا مدینہ کی پھرتی زمین کی نالی کے باب میں جھگڑا ہوا دونوں (اپنے اپنے باغ میں) اس کا پانی لیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے فرمایا تم اپنے درختوں کو پانی پلاؤ پھر اپنے

سے میں سے باب کا مطلب نکلتا ہے آپ نے آدھے قرضے پر صلح کر لینے کا اشارہ فرمایا ۳۱۸

فَقَعِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ قَتَلَنِي وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ نَعْمَ أَحِبُّسَ  
حَتَّى يَبْلُغَ الْحُجْدَ وَنَاسْتَوْعِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ حَقَّقَهُ لِلزُّبَيْرِ وَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ  
أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيِ سَعْدٍ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِ  
فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّقَهُ فِي  
صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ عُمَرُوهُ قَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ  
مَا أَحْبَبْتُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذَلِكَ  
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَحْكُمَوكَ نِيْمًا تَحْكُمُهُمْ

بَابُ الصَّلَاحِ بَيْنَ الْغَنَاءِ وَ  
أَصْحَابِ الْبِرِّ وَالْمَجَازَةِ فِي ذَلِكَ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَخَارَجَ  
الشَّرِيكُ بِنَاخِدَةٍ هَذَا أَدِينًا وَهَذَا عَيْنًا  
فَإِنْ تَوَيَّ لِأَحَدٍ هُمَا لَمْ يَزِجْهُ عَلَى  
صَاحِبِهِ.

۲۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ عَنْ رُوَيْبِ  
ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِي أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَدَّ مَتْنِي عَلَى  
عُمَرَ مَا بِهِ أَنْ يَأْخُذَ الشَّيْءَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبْزَأَهُمْ يَزِيدُ

ہمسایہ کی طرف پانی چھوڑ دو یہ سن کر انصاری غصے میں ہوا اور شیطان  
کے اغواء سے کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر آپ کے چھو بھی زاد بھائی  
میں نا آپ کے چہرے کا رنگ (غصے سے) بدل گیا آپ نے فرمایا  
اسے زبیر درختوں کو پانی پلا پھر جب تک پانی مینڈوں تک نہ آجائے  
اس کو روکے رہ آئندہ حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کا پورا حق دلا دیا  
اور پہلے جو حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اس میں زبیر اور  
انصاری دونوں کی رعایت تھی جب انصاری نے (بے ادبی کر کے)  
آپ کو غصہ دلا یا تو آپ نے زبیر کا پورا حق مان حکم دے کر دلا  
دیبا عروہ نے کہا زبیر کہتے تھے قسم خدا کو میں سمجھتا ہوں یہ آیت (سورہ  
نسا کی) قسم تیرے مالک کی وہ اس وقت تک مومن نہ ہوں گے جب  
تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو حاکم نہ بنائیں اخیر تک اسی مقدمہ میں  
اتری ہے۔

باب میث کے قرض خواہوں اور وارثوں میں صلح  
کا بیان اور قرض کا انداز سے ادا کرنا  
اور ابن عباسؓ نے کہا دو شریک اگر یہ بٹھرائیں کہ ایک نقد ملے لے  
اور دوسرا (اپنے حصے کے بدل) قرضہ وصول کرے تو کچھ قباحت  
نہیں پھر اگر ایک کا حصہ تلف ہو جائے (مثلاً قرضہ ڈوب جائے)  
تو وہ اپنے ساجھی سے کچھ نہیں لے سکتا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب  
نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں وہب بن کیسان سے  
انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا میرے  
باپ مر گئے ان پر قرضہ تھا تو میں نے ان کے قرض خواہوں سے کہا  
تم اپنے قرضہ کے بدل جو مرحوم پر لگتا ہے درختوں پر کی کھجور لے لو

۱۔ قاعدے اور مقابلہ کا حکم یہی ہے کہ جس کا کھیت اور ہر وہ مینڈوں تک پانی بھر جانے کے بعد اپنے ہمسایہ کے کھیت میں پانی چھوڑ دے ۲۔ منہ  
۳۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۴۔ منہ

أَنَّ فِيهِ وَقَدْ أَفْأَيْتُ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَعَاكَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا جَدَّتُهُ فَوَضَعَتْهُ  
فِي الْمِثْبَدِ أَذِنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَجْلِسَ عَلَيْهِ وَدَعَا  
بِأَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ أَيْعُ غُرْمَاءُكَ فَأَوْفِيهِمْ  
ثُمَّ تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَيْ دَيْنٍ إِلَّا قَضَيْتُهُ  
وَقَضَيْتُ ثَلَاثَةَ عَشْرَ دِينَارًا سَبْعَةَ عَشْرَ دِينَارًا  
ثَوْبًا وَدِينَارًا سَبْعَةَ دِينَارًا وَثَوْبًا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّعْبِ  
فَدَعَاكَ ذَلِكَ لَهُ فَصَحَّكَ فَقَالَ أَمِنَ أَبُو بَكْرٍ  
وَعُمَرُ نَاحِيَةً هَافًا فَقَالَ لَقَدْ عَلَيْنَا إِذْ مَنَعَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَ أَنْ  
سَيَكُونُ ذَلِكَ وَقَالَ هِشَامُ عَنْ وَهْبٍ عَنْ  
جَابِرٍ صَلَاحُ الْعَصْرِ وَلَمْ يَدْرِكُوا أَبَا بَكْرٍ وَكَأَنَّ  
صَحْبَكَ وَقَالَ وَتَرَكَ ابْنِي عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ دِينَارًا  
دَيْنًا وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ  
مَلَاحُ الظُّهْرِ

### بَابُ الصَّلَاحِ بِالْأَيُّمِ وَالْعَيْنِ

۱۲۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يُونُسُ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَنَا  
أَنَّهُ تَقَاعَى ابْنُ أَبِي حَذْرَةَ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ

انہوں نے نہ مانا سمجھ کر وہ قرضہ کو کافی نہ ہوگی پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو کھجور کا ٹکڑا کر وہیں کھلیاں میں رہنے دے اور مجھ کو خبر کر (میں نے خبر دی) آپ تشریف لائے آپ کے ساتھ ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی تھے آپ کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلا بھیج ان کا قرضہ بھر لو پورا داکر میرے باپ پر جس جس کا قرضہ تھا میں نے ادا کر دیا اور تیرہ دسوق کھجور پچ رہی سات دسوق عجمہ اور چھ دسوق لون یا چھ دسوق عجمہ اور سات دسوق لون خیر میں (سب قرضخواہوں کا قرضہ ادا کر کے گھر کو لوٹا) اور مغرب کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ ہنس دینے اور فرمانے لگے ذرا ابو بکرؓ اور عمرؓ سے پاس جا کر ان کو بھی خبر کر دے وہ دونوں کہنے لگے تم تو جانتے ہی تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات کی تھی (اس پر بیٹھے برکت کی دعا کی کہ ایسا ہو گا اور ہشام نے وہیٹ سے انہوں نے جابرؓ سے مغرب کے بدل صحر کہا اور ابو بکرؓ کا ذکر نہیں کیا نہ آپ کے پہننے کا اس میں یوں ہے کہ میرا باپ تیس دسوق کھجور کا قرضہ چھوڑ گیا اور محمد بن اسحاق نے وہیٹ سے انہوں نے جابرؓ سے ظہر کے وقت کہا (مغرب کے بدل)۔

### بَابُ كَيْفَ نَقْدَ دَيْنِ كَرِضٍ كَيْفَ بَدَلَ صِلَحٍ كَرِضًا

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمرؓ نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی اور بیٹھنے کے بعد ہم سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبد اللہ ابن کعب نے خبر دی ان کے والد کعب بن مالک نے ان سے بیان کیا ابن ابی حذرہؓ پر ان کا کچھ قرض آتا تھا انہوں نے اس پر تقاعا کیا آنحضرت

۱۔ ایک دسوق صاع کا ہوتا ہے عجمہ مدینہ کی کھجور میں بہت اعلیٰ قسم ہے اور لون بھی ایک قسم کی کھجور کا نام ہے جو عمدہ قسم کی نہیں ہوتی ۲۔ منہ ہشام کی روایت کو خود بخاری نے استقرض میں وصل کیا ۳۔ منہ بیٹھنے کی روایت کو ذہبی نے نہ روایات میں وصل کیا ۴۔ منہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ  
أَصْوَاتُهُمْ حَتَّى سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ نَخْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
لَكُمْ بِمَا حَاقَتْكُمْ كُفْرًا بِمَا كُفِرَ بِهِ فَنَادَى كَعْبُ بْنُ  
كَالْبِ فَقَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَكَ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاشْكُرْ  
بَيْدَةً أَنْ مَنَعَ الشَّطْرُ فَقَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَاتَلَهُ

## کتاب الشروط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرْطِ  
فِي الْإِسْلَامِ وَالْأَحْكَامِ وَالْمَبَايِعَةِ  
۳۳۰ أَحَدٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَرِيَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ  
ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ قُرْآنَ وَالْمُسَوْرَيْنِ  
مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا كَاتِبُ سُمَيْلُ بْنُ عَمْرِو  
يَزِيدٍ كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُمَيْلُ بْنُ عَمْرٍاءَ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنْ  
أَحَدٍ وَرَأَى أَنَّكَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَغَلَبَتْ  
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فِكْرَةُ الْمُؤْمِنِينَ ذَلِكَ عَمَّا مَعْنَى  
مِنْهُ وَابَى سُمَيْلُ الرَّادُّ ذَلِكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ فَكَرَّرَ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلَى  
أَيِّهِ سُمَيْلُ بْنُ عَمْرٍاءَ لَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ  
لَوْ يَأْتِيهِ قَرْنَهُ نَقْدَ دَسْ كَلَّ قَرْنَهُ كَيْ يَدُلَّ صُلْحَ كَرَى ۳

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خاص مسجد نبوی کے اندر دونوں کی  
آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرے  
میں سے سن لیں آپ باہر برآمد ہوئے اور حجرے کا پردہ اٹھایا پکارا  
کعب کعب انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے  
ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی آدھا قرض معاف کر دے کعب نے  
کہا بہت خوب میں نے معاف کر دیا یا رسول اللہ تب آپ نے  
ابن ابی حدرد سے فرمایا چل اٹھ ادا کرے

## شروط کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
باب اسلام لانے وقت اور معاملات بیع و شرا میں  
کونسی شرطیں لگانا جائز ہے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے  
عقیل سے انہوں نے ابن شریاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر  
نے خبر دی انہوں نے مروان اور مسور بن مخزوم سے سنا وہ دونوں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے تھے انہوں  
نے کہا جب آپ نے (حدیبیہ میں) سہیل بن عمرو سے صلح نامہ لکھوایا  
اس میں جو شرطیں آپ نے قبول کی تھیں ان میں یہ بھی تھی کہ کافروں میں  
سے ہمارے پاس کوئی مرد آجائے گو وہ مسلمان ہو تو ہم اس کو پھر دیں  
گے اور کافروں کو دیں گے وہ جو چاہیں کریں یہ شرط مسلمانوں کو ناگوار  
ہوئی وہ بہت چڑھے اور سہیل نے اس شرط بغیر صلح قبول نہ کی  
آخر آپ نے اسی شرط پر صلح نامہ لکھوایا اسی دن ابو جندل  
جو مسلمان ہو کر آیا آپ نے اس کو اس کے باپ سہیل بن عمرو کو دے  
دیا اور مردوں میں سے مدت صلح کے اندر جو آپ پاس آیا آپ نے



لَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الْمَلِكِ حَرَجٌ لَكَ مُسْلِمًا وَجَاءَ  
 الْمُؤْمِنَاتُ مُهْجِرَاتٍ ذَكَرْتُ أُمَّ كَلْبُومٍ  
 بِنْتُ عَقْبَةَ بْنِ أَبِي مَعْصُومٍ مِّنْ حُرِّ رِزِّ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَرَجِي عَائِشَةُ  
 نَجَّاهَا أَهْلُهَا يَسْتَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ لَكُمُ يَرْجِعُهَا إِلَيْكُمْ لَهَا  
 أَنْزَلَ اللَّهُ بِهِنَّ إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ  
 مُهْجِرَاتٍ فَاْمَحْضُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَخْفَى  
 إِلَى قَوْلِهِ وَلَا هُمْ يَحْلُونَ لِهِنَّ قَالِ عُرْوَةُ  
 فَاخْتَرْتُ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْتَحِضُ بِهَذَا  
 الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ  
 الْمُؤْمِنَاتُ مُهْجِرَاتٍ فَاْمَحْضُوهُنَّ إِلَى  
 غُفُورٍ رَّحِيمٍ قَالِ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ  
 نَمَنْ أَكْثَرُ هَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكُمْ كُلَّكُمْ بِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاللَّهِ  
 مَا مَسَّبَ يَدُكُمْ لَكُمْ أَشَدَّ قَطْعَ الْيَمِينِ وَمَا

۱۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ  
 زَيْدٌ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا  
 يَقُولُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَاشْرَطَ عَلَى النَّصِّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

۱۲۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى  
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي تَيْمِيُّ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
 جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اس کو پھر دیا گو وہ مسلمان ہو کر آیا اور عورتوں میں سے مسلمان ہو کر  
 چند عورتیں ہجرت کر کے آئیں ان میں ایک ام کلثوم عقبہ بن ابی معیط  
 کی بیٹی تھی جو جو ان کنواری تھی وہ بھی اسی دن آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس آگئی اس کے رشتہ دار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 پاس آئے اس کو مانگتے تھے آپ نے اس کو واپس نہیں دیا کیونکہ  
 شرط مردوں کے واپس کرنے کی تھی نہ عورتوں کی (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے  
 (سورہ ممتحنہ میں) یہ اتارا تھا جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت  
 کر کے آجائیں تو ان کو جانچ لو اللہ ان کو ایمان خوب جانتا ہے غیر  
 آیت و لایم یحلون لہن تک عروہ نے کہا مجھ سے حضرت عائشہ رضی  
 بیان کیا کہ اسی آیت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو جانچا  
 کرتے یعنی اس آیت کے یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المؤمنات  
 مهاجرات فامحضوهن تک عروہ نے کہا حضرت عائشہ رضی  
 کہا پھر جو کوئی عورت ان شرطوں کو قبول کرتی جو اس آیت میں مذکور  
 ہیں آپ زبان سے فرمادیتے میں نے تجھ سے بیعت کر لی قسم خدا کی  
 آپ کا ہاتھ بیعت کرنے میں کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا  
 ہر ایک عورت سے آپ زبان سے بیعت کرتے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں  
 نے زیاد بن علاقہ سے کہا میں نے جریر بن عبد اللہ بخلی سے سنا وہ  
 کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے مجھ  
 سے شرطیں کیں یہ شرط بھی لگائی کہ ہر مسلمان کا غیر خواہ وہ جوں گا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے انہوں نے  
 اسمعیل سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے جریر بن  
 عبد اللہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر بیعت

۱۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں سے بیعت لینے میں مرد زبان سے کہہ دینا کافی ہے ان کو ہاتھ لگانا درست نہیں جیسے ہمارے زمانہ کے بعض جاہل پیر  
 کیا کرتے ہیں خدا ان سے سچے اور ان کو ہدایت کرے آمین

کی کہ نماز پر حاکروں کا اور زکوٰۃ دیا کروں گا اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

**باب بیوند لگانے کے بعد اگر کھجور کا درخت بیچے**  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ ہم حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوند لگا یا ہو کھجور کا درخت بیچے تو اس کا بیوہ بیچنے والا ہی لے گا مگر جب خریدار شرط کرے۔  
**باب بیع میں شرطیں کرنے کا بیان۔**

ہم سے عبد اللہ بن سلمہ قعنی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ بریرہؓ اپنی کتابت کے روپیہ میں ان سے مدد مانگنے آئی اس نے کچھ ادا نہیں کیا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا اپنے لوگوں پاس جا اگر وہ اس پر راضی ہوں کہ تیری دلا میں لوں تو میں تیری کتابت کا روپیہ ادا کر دیتی ہوں وہ گئی اور اپنے لوگوں سے کہا انہوں نے نہ مانا کہنے لگے اگر حضرت عائشہؓ خدا کے واسطے تیرے ساتھ سلوک کرتی ہیں تو کر میں تیری دلا ہم لیں گے حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو بریرہؓ کو مول لے کر آزاد کر دے دلا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

**باب اگر بیچنے والا یہ شرط کرے کہ اس جانور کو میں اس شرط پر بیچتا ہوں کہ فلاں مقام تک میں اس پر سوار رہوں**  
گا تو یہ شرط جائز ہے۔

ہم سے ابو نعیم (فضل بن وکیع) نے بیان کیا کہا ہم سے ذکر کیا کہ میں نے عام شہمی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے جا بڑھنے بیان کیا وہ ایک اونٹ پر (سفر میں) جا رہے تھے جو بالکل خستہ ہو گیا تھا (پل نہ سکتا تھا) آنحضرت

اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوٰۃ وریاء الزکوٰۃ والنصح لکل مسلم۔

**باب اذ اباء تخلّا قد ابرت**  
۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاءَ تَخْلًا قَدْ اُبْرَتْ فَتَمَّ ثَمَّ الْبَائِعُ إِلَّا أَنْ يَشْرَوْهُ بَائِعُهُ.  
**باب الشروط في البيع.**

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا الْيَاسِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَكَهْ تَكُنْ فَفَعَلَتْ مِنْهَا كِتَابَةً شَيْئًا فَتَاكَتَ لَهَا عَائِشَةُ اِزْجِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضَى عَنْكَ كِتَابَتِكَ وَيَكُونُ وَلَا ذَلِكَ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِرَبِيرَةَ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَا ذَلِكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَا ابْتَاعِي نَأْتِي نَأْتِي

**باب اذ اباء تخلّا قد ابرت**  
الدَّائِبَةُ إِلَى مَكَانٍ مُسَمًّى جَائِزٌ.

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّكَ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَغْيَا قَمَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّجَهُ قَدْ عَالَكَ نَسًا مِنْ بَنِي  
لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ يُعْنِيهِ بِوَيْتِهِ فَلَمْ  
لَا ثُمَّ قَالَ يُعْنِيهِ بِوَيْتِهِ فَبَعَثَهُ فَاُسْتُثِنَتْ  
جُنْدًا ثُمَّ إِلَى أَهْلِ فَلَمَّا قَدِمَتْ أَيْتُهُ بِالْحَجَلِ  
وَقَدْ دَنَى ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفَتْ فَأَرْسَلَ  
عَلَى إِثْرِي قَالَ مَا كُنْتُ لِإِحْدَى جَمْعِكَ فَخُذْ  
جَمْعَكَ ذَلِكَ فَهَوَ مَا لَكَ قَالَ شَعْبَةُ عَنْ  
مُعِيبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ أَنَّ فَقْرًا فِي رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ لَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ  
وَقَالَ اسْتَحْتِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُعِيبَةَ فَبَعَثَهُ  
عَلَى أَنْ لِي فَقَاسَ ظَهْرَهُ حَتَّى أَتْلَعَ الْمَدِينَةَ  
وَقَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ  
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْكِدِ عَنْ جَابِرٍ ثُمَّ ظَهَرَ  
إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ  
جَابِرٍ لَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَرِجِمَ وَقَالَ  
أَبُو الزَّيْبِ عَنْ جَابِرٍ أَفْهَمَكَ ظَهْرُهُ  
إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ الرَّحْمَنُ عَنْ سَلَمَ  
عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغَ عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِكَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ  
وَأَبْنُ اسْتَحْتِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ أَشْكَاهُ  
إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَيْتِهِ وَتَابِعَهُ زَيْدُ  
بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَغَيْرِهِ

صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سے گزرے اس کو مارا اور دھکی وہ ایسا تیز چلے  
لگا کہ ویسا کبھی چلا ہی نہ تھا (رد کے سے نہیں رکتا تھا) آپ نے فرمایا جابر  
ایک اوقیہ چاندی کے بدل یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے عرض  
کیا میں نہیں بیچتا آپ نے پھر فرمایا نہیں ایک اوقیہ کے بدل بیچ ڈال میں نے  
بیچ دیا اور یہ شرط لگائی کہ میں اپنے گھر پہنچے تک اس پر سوار نہ ہوں تاخیر جب  
میں (گھر پہنچا) اونٹ لے کر آپ پاس آیا آپ نے اس کی قیمت مجھے دلا دی  
جب میں چلا تو آپ نے بلا میما فرمایا میں تیرا اونٹ حقوڑے لوں گا اپنا اونٹ  
لے جاؤ تیرا مال ہے شعبہ نے مغیرہ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے  
جابر سے یوں روایت کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تک  
اس اونٹ پر چڑھنے کی مجھ کو اجازت دی اور اسحاق بن راہویہ نے  
جبر سے انہوں نے مغیرہ سے یوں روایت کیا میں نے اس اونٹ کو  
بن ابی رباح وغیرہ نے جابر سے یوں نقل کیا کہ آنحضرت نے فرمایا تو مدینہ تک  
اس کی پیٹھ پر چڑھ سکتا ہے اور محمد بن منکر نے جابر سے یوں روایت کیا  
کہ انہوں نے مدینہ تک اس کی پیٹھ پر رہنے کی شرط کر لی اور زید بن اسلم  
نے جابر سے یوں روایت کیا آنحضرت نے فرمایا مدینہ تک لوٹتے تو اس  
کی پیٹھ پر چڑھ سکتا ہے اور ابو الزبیر نے جابر سے یوں نقل کیا ہم نے  
مدینہ تک اس کی پشت دی اور اعشش نے سالم سے انہوں نے  
جابر سے یوں نقل کیا تو اس کی پیٹھ پر مدینہ تک پہنچ جاؤ اور عبید اللہ  
اور محمد بن اسحاق نے وہب سے انہوں نے جابر سے یوں نقل کیا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹ کو ایک اوقیہ کے بدل

۱۵ شعبہ کی روایت کو امام بیہقی نے وصل کیا کیجیے بن ابی کثیر سے انہوں نے شعبہ سے ۱۱۰ منہ ۱۵ اسحاق کی روایت کو خود امام بخاری نے جہاد میں وصل  
کیا ۱۱۰ منہ ۱۵ اسحاق کی روایت اور ابو موسیٰ اباب الوکالتہ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۱۰ منہ ۱۵ اس کو طبرانی اور بیہقی نے وصل کیا  
۱۲ منہ ۱۵ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو امام احمد اور امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ عبید اللہ کی روایت کو خود امام بخاری نے بیرواح میں  
اور محمد بن اسحاق کی روایت کو امام احمد اور ابو موسیٰ اور بزرگ نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ جَابِرٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ بَانَ بَعْلُهُ دَنَائِيرًا وَهَذَا  
يَكُونُ دَقِيقَةً عَلَى حِسَابِ الدِّينَارِ  
بِعَشْرَةِ دَنَاهِمَ وَلَهُ مِائَتِينَ ثَمَنًا مُخِيرَةً  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ دَانُ الثَّنَكْدِ  
وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ الرَّاعِشُ  
عَنْ سَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ دَقِيقَةٌ ذَهَبٌ وَقَالَ  
أَبُو اسْتَحْقَ عَنْ سَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ  
بِاسْتِحْقَ دَرَاهِمَهُ وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ  
قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ  
اشْتَرَاهُ بِطَرِيقٍ تَبَوَّكَ أَحْبَبُهُ قَالَ  
بَارِبَعٌ أَقَاتِي وَقَالَ أَبُو نَظْمَةٍ عَنْ جَابِرٍ  
اشْتَرَاهُ بِعِشْرِينَ دِينَارًا وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ  
بِوَيْتَةٍ أَكْثَرُ الْإِشْطَارِ أَكْثَرُ دَرَاهِمٍ  
عِنْدِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ -

خرید لیا اور وہ سب کی طرح زید بن اسلم نے بھی جابر سے روایت کی  
اور ابن جریر نے عطار وغیرہ سے انہوں نے جابر سے یوں نقل کیا  
آنحضرت نے فرمایا میں نے یہ اونٹ چار دینار کے بدل خرید لیا اور  
چار دینار کی ایک اوقیہ چاندی ہوتی ہے ہر دینار دس درم کے  
نرخ سے اور مغیرہ نے اس حدیث کو شعبی سے انہوں نے جابر سے  
اور محمد بن منکدر اور ابو الزبیر نے بھی جابر سے روایت کیا انہوں نے  
قیمت کا بیان نہیں کیا اور اعمش نے سالم سے انہوں نے جابر سے  
ایک اوقیہ سونا نقل کیا اور ابو اسحاق نے سالم سے انہوں نے جابر  
سے دو سو درم قیمت بیان کی اور داؤد بن قیس نے عبید اللہ بن مقسم  
سے انہوں نے جابر سے روایت کی آپ نے اس اونٹ کو توبوک  
کے رستے میں خرید میں سمجھتا ہوں چار اوقیہ کو اور ابو نعزہ (مذہب  
مالک) نے جابر سے یوں روایت کی کہ بیس دینار کو خرید اور شعبی نے  
جو ایک اوقیہ نقل کیا اکثر روایتوں میں ایسا ہی ہے امام بخاری نے کہا  
مدینہ تک سوار رہنے کی شرط بہت روایتوں میں ہے اور میرے  
نزدیک بھی زیادہ صحیح ہے۔

### باب معاملات میں شرط لگانا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعبی نے خبر دی  
کہ ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا انصاری لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ الشَّرْطِ فِي الْمَعَامَلَةِ  
۱۲۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَوْجُحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ مِثْلَتِي مَعِيَ اللَّهُ مِثْلَتِي مَعَكُمْ

۱۱۔ زید بن اسلم کی روایت کو امام بیہقی نے وصل کیا ۸ منہ ۱۵ اس کو خود امام بخاری نے باب الوکالت میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ مغیرہ کی روایت کو امام بخاری  
نے استقرام میں وصل کیا ۱۳ منہ ۱۵ اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۴ منہ ۱۵ اس کو امام احمد اور امام مسلم نے وصل کیا  
۱۵ منہ ۱۵ حافظ نے کہا معلوم نہیں اس کو کس نے وصل کیا ۱۶ منہ ۱۵ معلوم نہیں اس کو کس نے وصل کیا ۱۷ منہ ۱۵ اس کو ابن ماجہ نے وصل کیا  
۱۸ منہ ۱۵ امام بخاری کی وسعت علم بیان سے معلوم ہوتی ہے کہ ایک ایک حدیث کے کتنے کتنے طرق ان کو محفوظ تھے حاصل ان سب روایات کے ذکر  
کرنے سے یہ ہے کہ اکثر روایتوں میں سوار کی شرط کا ذکر ہے جو ترجمہ باب ہے معلوم ہوا کہ بیع میں ایسی شرط لگانا درست ہے امام غزالی نے  
ہمارے شیخ حافظ ابن حجر کا مرتبہ ہے شاید کوئی کتاب حدیث کی ایسی ہو جو ان کے نظر سے نہ گزری ہو اور صحیح بخاری تو الحمد کی طرح ان کو محفوظ تھی واللہ  
ہم کو عالم برزخ میں امام بخاری اور ابن تیمیہ اور حافظ ابن حجر کی زیارت نصیب کر ۱۳ منہ

اَشْرَهُ بَيْنًا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا الَّذِي لَقِيَ قَالَ  
لَا نَقَالَ تَكْفُونَا الْمَوْنَةَ وَنُشْرُكُمْ  
فِي الشَّرَةِ قَالُوا لَمْ يَمْنَعْنَا وَاطْعَنَّا

سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں اور ہمارے بھائی مہاجرین میں کمزور  
کے درخت تقسیم کر دیجئے آپ نے فرمایا انہیں یہ نہیں ہو سکتا (وہ)  
تمہاری جا بیداد ہے) تب انصار مہاجرین سے کہنے لگے اچھا ایسا  
کر دو درختوں کی خدمت تم کرو ہم تم میں شریک رہیں انہوں نے  
کہا بہت خوب ہم نے سنا اور مان لیا۔

۱۲۳۷- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ  
ابْنُ اَسْمَاءَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
عَنْ اَبِيهِ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَيْرَ الْبَعْدِ اَنْ يَعْمَلُوَهَا وَيَرْدَعُوَهَا  
وَكُلُّهُمُ سَطْرٌ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ بن  
اسماء نے انہوں نے ثابع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی زمین یہودیوں کے حوالے کی اس  
شرط پر کہ وہ اس میں محنت کریں اور بوئیں جو تیں اور پیداوار کا ادا  
حصہ وہ لیں۔

بَابُ الشَّرْطِ فِي الْمَهْرِ  
عِنْدَ عَقْدِ النِّكَاحِ

باب نکاح کرتے وقت مہر میں کوئی شرط لگانا

وَقَالَ عُمَرُ اِنْ مَقَاطِعَ الْحَقُّوقِ عِنْدَ الشَّرْطِ  
وَكُلَّ مَا شِئْتَ وَقَالَ الْيَسُودُ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِفَةَ  
فَأَسْخَى عَلَيْهِ فِي مَصْنَعِهِ تَبَهُ فَأَحْسَنَ قَالَ  
حَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي خَوْفِي لِي

اور حضرت عمرؓ نے کہا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب شرط پوری  
کی جائے اور تو جو شرط کرے اس کے پورا کرنے کا تجھ کو حق ہے اور  
مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
نے اپنے داماد (ابو العاص) کا ذکر کیا ان کی تعریف کی فرمایا انہوں نے  
دامادی کا رشتہ اچھی طرح پورا کیا بات کہی تو سچ وعدہ کیا تو پورا۔

۱۲۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ  
عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشَّرْطِ  
اَنْ تُؤْمَرُ اِيْهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفَرْوُ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے لیث  
نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں  
نے عقبہ بن عامر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے  
زیادہ جو شرطیں پوری کرنے کے لائق ہیں وہ شرطیں ہیں جن پر تم نے  
عورتوں کی شرمگاہ حلال کی ہو۔

۱۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۵ منہ اس کو خود امام بخاری نے باب النکاح میں وصل کیا ۱۵ منہ یعنی جس شرطوں پر تم نے نکاح باندھا  
ہو ان کو پورا کرنا واجب ہے گو اور شرطوں کا بھی پورا کرنا ضروری ہے مگر نکاح کی شرطیں اور زیادہ پوری کرنے کے لائق ہیں قسطلانی نے کہا مراد  
وہ شرطیں ہیں جو عقد نکاح کے خالف نہیں ہیں جیسے معاشرت یا انانہ عقد کے متعلق شرطیں لیکن اس قسم کی شرطیں کہ دوسرا نکاح (باقی برصغیر آئندہ)

## باب الشروط فی المزارعة

۱۲۳۹- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
كَثْمَةَ الزَّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ زَافِعَ بْنَ خَدِجٍ  
يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نَكْرِي  
الْأَرْضَ قَرْمًا أَخْرَجَتْ حِلَّةً وَكَمْ نَخْرُجُ  
فِيهَا نَمِينًا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ يَنْتَهِ عَنِ الزَّرَقِ  
باب ما لا يجوز من الشروط

## فی النکاح

۱۲۴۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ خَافِلٌ لِبَاقٍ  
وَلَا تَنَا جَشْوًا وَلَا يَزِيدُ لَانَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا  
يُحْطَبُ عَلَى خُطْبَتِهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ  
أَخْنَمًا لَتَسْتَكْفِي لِبَاءَهَا  
باب ۱۲۵ الشروط التي لا تحل  
فی الحدود

۱۲۴۱- حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
كَثْمَةُ عَنِ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(بقية صفحہ سابقہ) نہ کرے گا یا لڑی نہ کرے گا پوری کرنا ضروری نہیں ہیں بلکہ یہ شرطیں لغو ہوں گی میں کہتا ہوں امام احمد اور اہل حدیث  
کا یہ قول ہے کہ ہر قسم کی شرطیں پوری کرنی چاہئیں کیونکہ حدیث مطلق ہے ۱۳ منہ (حواشی صفحہ ۷۱) لے لینے وہ مزارعت منع ہوئی جس میں یہ  
قرار دہو کہ اس قطعہ کی تم لینا کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید اس قطعہ میں کچھ پیدا نہ ہو ۱۴ منہ اس کی شرح کتاب البیوع میں ملے گی ہے ۱۵ منہ  
۱۶ منہ میں سے ترجمہ باب نکاح ہے معلوم ہوا نکاح میں یہ شرط کرنا درست نہیں کہ دوسری بیویوں کو طلاق دے دے گا ۱۷ منہ

## باب مزارعت میں شرط لگانا۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عبید نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے منطلہ زرقی سے سنا  
کہ میں نے زافع بن خدیج سے سنا وہ کہتے تھے تمام انصاری لوگوں  
میں ہمارے کھیت زیادہ تھے ہم زمین کو کرایہ پر دیا کرتے تھے ایک  
مگر کچھ اکتا دوسری مگر نہ اکتا اس لئے مزارعت سے ہم منع کیے گئے  
لیکن روپیہ کے بدلہ کرایہ دینا منع نہیں ہوا۔

## باب نکاح میں کونسی شرطیں درست نہیں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے بیان  
کیا کہ ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب  
سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے آپ نے فرمایا بستی والا بھگل والے کا مال نہ بیچے اور بخش نہ کرو  
اور اپنے بھائی (مسلمان) کی بیع مت بڑھاؤ (مت بیچو) اور اپنے  
بھائی کے پیغام پر (نکاح کا) پیغام مت دو اور کوئی عورت اپنی سوکنی  
کو طلاق نہ دلو اس لئے کہ اس کا حصہ بھی خود لے لے گی۔

## باب حدوں میں جو شرطیں کرنا درست نہیں۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں  
نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ ابن عبد اللہ بن شنبہ سے  
انہوں نے ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے ان دونوں نے کہا

(بقیہ صفحہ سابقہ) نہ کرے گا یا لڑی نہ کرے گا پوری کرنا ضروری نہیں ہیں بلکہ یہ شرطیں لغو ہوں گی میں کہتا ہوں امام احمد اور اہل حدیث  
کا یہ قول ہے کہ ہر قسم کی شرطیں پوری کرنی چاہئیں کیونکہ حدیث مطلق ہے ۱۳ منہ (حواشی صفحہ ۷۱) لے لینے وہ مزارعت منع ہوئی جس میں یہ  
قرار دہو کہ اس قطعہ کی تم لینا کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید اس قطعہ میں کچھ پیدا نہ ہو ۱۴ منہ اس کی شرح کتاب البیوع میں ملے گی ہے ۱۵ منہ  
۱۶ منہ میں سے ترجمہ باب نکاح ہے معلوم ہوا نکاح میں یہ شرط کرنا درست نہیں کہ دوسری بیویوں کو طلاق دے دے گا ۱۷ منہ

الْبَحْثِيُّ رَمَاهُمْ مَا كَانُوا لَكَ أَنْ تَجْعَلَ مِنْ الْأَعْرَابِ  
 أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنْتُ لَكَ اللَّهُ إِلَّا تَضَيُّتَ لِي  
 بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْغَضَمُ الْأَخْزَرُ وَهُوَ أَفْضَلُ  
 مِنْهُ نَعَمْ كَاتِبِينَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّكَ  
 لَتَنُفَّالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قُلْ كَالِ إِنْ أَبْنَى كَانَ عَيْتًا عَلَى  
 هَذَا أَتَرَى بِأَمْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ أَحَبُّتُ أَنْ عَى  
 ابْنِي الرَّجْمَ فَتَدَايْتُ مِنْهُ بِبَاشَةِ  
 شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ نَسَاكَتِ أَحَدَ الْعِلْمِ فَخَبَّرَ  
 أَتَى عَلَى ابْنِي حَبْدًا وَمَا مَدَّ وَتَعْرِيْبُ عَامٍ  
 قَرَأَ عَلَى أَمْرٍ أَنَّهُ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالِدِي نَفْسِي  
 بَيْدَةٍ لَا تَضَيُّتَ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ  
 أَنْوَلِيدَةٍ وَالْعَمَمُ وَرَدَّ عَلَى ابْنِي حَبْدًا  
 مَا مَدَّ وَتَعْرِيْبُ عَامٍ اْعْدَا يَا أُنَيْسُ إِلَى  
 أَمْرٍ أَنَّهُ هَذَا كَانَ اْعْتَرَفْتُ فَارْجُمْنِي  
 قَالَ نَعْدَا عَلَيْهِمَا فَاعْتَرَفْتُ فَأَمَرَ بِمَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَحْتُ  
 بَاب ۲۲ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ  
 الْكَاتِبِ إِذَا كَتَبَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُفْتَقَرَ  
 ۲۲۲ أَحَدًا مَكَانَ خَلْدٍ مِنْ بَيْعِي حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ يَسْمَنَ السَّكَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا

ایک گنوار (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
 آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں آپ میل  
 فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے اس کا دشمن دوسرا فریق (نام  
 نامعلوم) جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا کہنے لگا جی ہاں ہمارا فیصلہ اللہ  
 کی کتاب کے موافق کر دیجئے اور مجھ کو بیان کرنے کی اجازت دیجئے  
 آپ نے فرمایا اچھا بیان کر وہ کہنے لگا میرا بیٹا (نام نامعلوم) اس کا  
 نوکر تھا اس نے اس کی جو رو سے زنا کی لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرا  
 بیٹا سنگسار ہونا چاہیئے تو میں نے سو بجزیاں ایک لونڈی اس  
 کی طرف سے فدیہ دے کر اس کو چھڑا لیا پھر میں نے علم والوں  
 سے پوچھا انہوں نے کہا میرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور  
 ایک برس کے لیے دیس نکالا ہو گا اور اس کی جو رو سنگسار  
 کی جائے گی آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری  
 جان ہے میں اللہ کی کتاب کے موافق تمہارا فیصلہ کروں گا بیکریا  
 اور لونڈی تو پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے  
 پڑیں گے ایک سال کے لیے پرولیس میں رہنا انیس کل  
 تو اس (دوسرے) شخص کی جو رو پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار  
 کرے تو اس کو سنگسار کر صبح انیس اس کے پاس گیا اس  
 نے زنا کا اقرار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ  
 سنگسار کی گئی۔

باب مکاتب اگر آزاد ہونے کی شرط پر بیع پر رہنی  
 ہو جائے تو یہ درست ہے۔

ہم سے علاء بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد  
 بن ایمن کی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ

سے ترمیم اب میں سے لکھا ہے کہ جو عمر اس نے زنا کی حد کے بدل یہ شرط کی کہ سو بجزیاں اور ایک لونڈی اس کی طرف سے دوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باطل اور غلط قرار دیا۔





عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَتَقَى عَنِ النَّجَسِ وَعَنِ  
التَّصْرِيفِ تَابِعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الصَّامِدِ  
عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ  
نُجَيْمٌ وَقَالَ إِدْمٌ نُهَيْتَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ  
وَحَجَّاجٌ بْنُ مِنْهَالٍ نَحْيٌ.

کے سودا چکانے پر چکانا اور بخشش سے بھی منع فرمایا اور زوال نور  
کے حق میں دودھ رکھ بھوڑنے سے محمد بن عمرہ کے ساتھ اس  
حدیث کو معاذ بن معاذ اور عبد الصمد بن عبد الوارث نے بھی  
شعبہ سے روایت کیا اور غندر اور عبد الرحمن بن مہدی نے  
یوں کہا ان باتوں سے منع کیا گیا اور آدم بن ابی ایاس نے یوں کہا  
ہم منع کیے گئے اور لغز اور حجاج بن منہال نے یوں کہا منع کیا فقط۔

القیہ صفحہ سابقہ) کیونکہ معلوم ہوا اگر وہ سرکن کی طلاق کی شد ذکر لے اور بخاند شرط کے موافق طلاق دے دے تو طلاق پڑ جائے مگر مرد و زن لگانے  
کی ممانعت سے کوئی فائدہ نہیں رہتا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ۷۳۹ معاذ کی روایت کو امام مسلم نے اور عبد الصمد اور غندر کی روایتوں کو بھی امام  
مسلم نے وصل کیا اور عبد الرحمن بن مہدی کی روایت حافظ صاحب کو موصلاً نہیں ملی اور حجاج کی روایت کو امام بیہقی نے وصل کیا اور آدم کی  
روایت کو ابن ابی شیبہ نے اپنے نسخہ میں وصل کیا اور لغز کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

